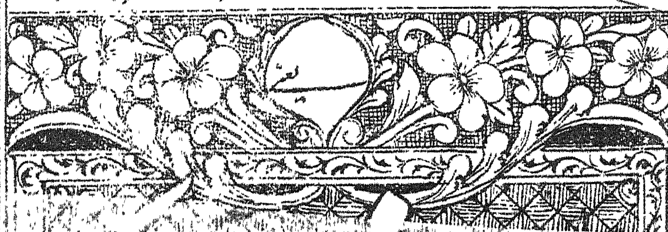
بعون صناع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و آسمان

گل نو دمیدہ گلزار خدائی ثمر نو رسیدہ شاخسار سحر بیانی نشتر رگ دل نمونہ سحر بابل فلک عجبی کا اختر







مصنفہ منشی احمد حسین قمر مرحوم بحسن اہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع ہذا

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں بحسن خوبی چھپا

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہیں جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تینوں صفحہ میں انھیں بعض کتب قصہ جات نثر اُردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب قصہ جات نثر اُردو

داستان امیر حمزہ صاحبقران جسکو ابوالفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے بسوط [illegible] دفتروں میں داستان گویوں کے حسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ شئے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو میں ہو جائے لہٰذا مطبع منشی نولکشور میں دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہے۔

نام کتاب	قیمت
(۱) نوشیروان نامہ جلد اول دفتر اول۔	غما پ
(۲) " جلد دوم۔	تما پ
(۳) ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم	للعہ پ
(۴) ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم	تبعہ پ
(۵) کوچک باختر دفتر دوم۔	عک پ
(۶) بالا باختر دفتر سوم۔	
(۷) ایرج نامہ جلد اول دفتر چہارم	
(۸) " جلد سوم	
(۹) طلسم ہوشربا جلد اول - دفتر پنجم	
[illegible]	
(۱۱) [illegible] "	
(۱۲) " جلد چہارم۔	
(۱۳) جلد پنجم کا حصہ اول - دفتر پنجم	
(۱۴) " حصہ دوم۔	
(۱۵) " جلد ششم	
(۱۶) " جلد ہشتم۔	
(۱۷) بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول	
(۱۸) " حصہ دوم۔	
(۱۹) صندلی نامہ دفتر ششم	
(۲۰) تورجنامہ جلد اول دفتر ہفتم	
(۲۱) تورجنامہ جلد دوم۔	
(۲۲) لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم۔	

فہرست مضامین طلسم ہفت پیکر جلد اول

مضمون	صفحہ
دیباچہ۔	۳
نعت سرور کائنات اشرف موجودات	
پیغمبر آخر الزمان حبیب رب دو جہان۔	۴
منقبت حیدر کرار غیر فرار جناب امیر المومنین	
علیہ السلام	۵
سبب تصنیف طلسم ہفت پیکر۔	۶
دو کلمہ داستان حیرت بیان طلسم	
ہفت پیکر بصد کر و فر تحریر ہوتا ہے۔	
نسخہ نور افشان کی تیسری جلد مین	
لکھ چکا ہون قاسم و لندھور ہفت پیکر	
کو سجدہ کر چکے ہین امیر کے مقابلہ کو	
جاتے ہین یہین سے طلسم مذکور شروع	
ہوتا ہے۔ ساقی نامہ مصنف۔	۱۱
دو کلمہ داستان جلالت عنوان شاہزادہ	
بدر الدہر بن بدیع الزمان پہونچنا قلعہ جات	
اور پہلوانون سے مقابلے بشکل فتح	
رشید۔ ساقی نامہ مصنف۔	۳۵
دو کلمہ داستان حیرت بیان ایرج نوجوان	
بیان ہوتے ہین۔ ساقی نامہ مصنف۔	۵۹
دو کلمہ داستان چابک صبا رفتار کے	
گذارش ہوتے ہین رہائی جہانگیر کی مکر	
ہفت پیکر سے باقی حالات متعلقہ داستان	
ہذا۔ عوض ساقی نامہ غزل تصنیف مصنف	۷۴
دو کلمہ داستان حیرت بیان شاہزادہ	
بدیع الزمان گرد لشکر شکن کا مع لشکر پہونچنا	
قریب قلعہ بہم جادو باقی حالات متعلقہ	
داستان ہذا۔ غزل مصنف عوض ساقی نامہ	۱۰۴
دو کلمہ داستان شوکت بیان رستم نوجوان	
فرزند رشید صاحبقران کا مع سماک بن راقی	
بن عمرو طرف طلسم ہفت پیکر چلنا باقی	
حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ	
تو تصنیف مصنف۔	۱۲۸
دو کلمہ داستان جلالت عنوان کہ جملہ	
سرداران تہمتن زیر کوہ بو قلمون لڑتے	
بھڑتے پہونچے آخر کار قید ہوئے ...	
حقیر کو منظور ہے خواجہ کو لیے ہوئے	

مضمون	صفحہ
ندیم جادو طرف کوہ ہفت پیکر کے جاتا ہے اسی ضمن مین یہ بھی ذکر ہوگا و ذکر رہائے رستم پیلتن و عشق لالہ عذار دختر مصر التعراب و تدبیر ہونا ملنے نوح کی اور باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ مصنف۔	۳۴۷
دو کلمہ داستان جلالت بیان بادشاہ لشکر اسلام کہ ہمراہ اُنکے صرف فیروزہ بن عمرو عیار ہے پہونچنا اُنکا قلعہ ترکان خونریز پر و دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ مصنف	۳۳۰
دو کلمہ داستان حیرت بیان جوہر برق فرنگی کے عشق مین ملکہ انجم مہر طلعت کے کہ دختر نعمان زمیندار ہے خواجہ عمرو نے برق کو نظر بند کیا ہے اسکا ذکر تحریر کرتا ہون باقی حالات متعلقہ داستان ہذا۔ ساقی نامہ مصنف۔	۴۰۴
دو کلمہ داستان حیرت بیان ملکہ دردانہ گوہر پوش سے جو امیر نے عقد کیا تھا اُسکا ذکر کرنا اس مقام پر واجب و لازم ہے اور دردانہ گوہر پوش سے پیدا ہونا فرزند امیر کا فرزند برق کا برق ثانی نام ہے فرزند امیر کا نام خسرو شیر دل ہے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا۔	۴۳
دو کلمہ داستان، اُس حریق آتش اشتیاق و لجۂ فراق مرجان نیلم پوش کا ذکر منظور ہے	۵۵۵
دو کلمہ داستان شوکت بیان رستم پیلتن کہ تلاش زرہ ہفت جوش و تیغہ ہفت جوہر مین چلے ہین و خواجہ عمرو و برق فرنگی صاحبقران سے رخصت ہو کر بہ خدمت رستم چلے ہین کہ ذکر اُنکا بھی تحریر ہوگا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا۔ ساقی نامہ نو تصنیف مصنف۔	۵۵۸
تقریظ چکیدۂ کلک جواہر سلک منشی اشتیاق حسین صاحب سہیل فرزند مصنف۔	۷۰۹

بصنائع مکین و مکان وفضل خلاق زمین و آسمان

گل نو دمیدۂ گلزار سخندانی ثمر نو رسیدۂ شاخسار سحربیانی نشتر رگ دل او نشتر یا یل فلک غبی کا اختر



مصنفہ منشی احمد حسین قمر مرحوم بحسن اہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع ہذا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں حسن خوبی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنائے بے عد اُس خالق کونین کو سزا دار ہی کہ جو کل مخلوق کا پروردگار ہی زمین کو ہفت پیکر
کیا جوہر خاکساری عطا فرمایا اُسی خاک پاک سے پہلا آدم کا بنایہ شرف مرحمت ہوا کل ملائک
آسمان نے حضرت آدم کو سجدہ کیا شیطان علیہ اللعن نے انکار کیا کہ بندۂ خاکی کو کیا سجدہ کرون
مغضوب درگاہ الٰہی ہوا کیا مصلحت و مشیت تھی چونکہ شیطان نے ہر آسمان پر عبادت بے نہایت
کی ہی اُسکا بدلا یہ ملا کہ اُسکو انسان پر اختیار رہی لیکن یہ بھی رحمت واسطے بندگان خدا کے ہوئی کہ کلمہ لاحول
جو پڑھے گا شیطان ملعون اُسکے پاس نہ آسکے گا ناظرین پر واضح ہو کہ یہ براے شیطان کوڑا ہی جب
لاحول پڑھا شیطان بھاگ جاتا ہی اپنے کو اِس کوڑے سے بچاتا ہی ہر شخص کو لازم ہی کہ ہر وقت
لاحول پڑھے کہ وسوسہ شیطان سے بچے کیا رحیمی اور کیا کریمی ہی کیا کلمہ مقرر کیا شیطان کے وسوسہ
سے اپنے بندون کو بچایا کیا رحم فرمایا زہے بندہ نوازی و خہے کارسازی کہ اپنے بندونکے واسطے
کیا کیا نعمتین مقرر کین رنگ آمیزی گلشن سرسبزی صحن چمن عشق بلبل گل سے پیچ و تاب مسلسل برا ے
سنبل خوش بیانی واسطے سوسن صد زبان کے نگاہبازی واسطے نرگس شہلا کے بہ نگاہ حسرت طرف چمن کے
دیکھتی رہی کبھی آنکھ نہ اُٹھائی کبھی پلک نہ جھپکائی قدرت پروردگار کو بہ نگاہ غور دیکھ رہی ہی سوسن چاہتی ہی
کلام کرون فصل بہار مین اپنا نام کرون کہ چراغ لالہ نے روشنی دکھائی باغ کی رونق بڑھائی سوسن سے اشارے

کر رہا ہی کہ مین چراغ گلشن ہون کلام کرنے والے کا رہزن ہون نرگس شہلا نے یہ معاملہ بچشم غور دیکھکر
اشارہ کیا ای ساکنان گلشن مقام عبرت ہی باغبان قضا و قدر کی عنایت ہی کہ رنگ آمیزی بہار جوش پر
ہی نہرون کی دریا دلی خروش پر ہی چشمہ شباب بہ نگاہ حیرت سمت گلشن نگران سنبل حیران و پریشان ہی
خیال ہی کہ رنگ پر بال بال بحر ہوگئے گرم خزان سے رنگ آمیز عالم بچائے رنگ خزان نہ دکھائے
عجب دور خزان ہی بعد بہار کے خزان کا آنا بربادی چمن کا دکھانا پتون کی زرد رنگت باغ کی عجب
کیفیت صیاد و باغبان خوشی خوشی پھرتے ہین پتے زرد ہوکر شاخہاے نخل سے گرتے ہین یکایک
جھونکے ہواے گرم کے چلے خزان کی ہوا بندھی عندلیبان خوشنوا سر پٹکنے لگین طائرون کی تقدیر پلٹی
کا یہ بدلا ہوا کہ فریاد کرنے لگے صیاد بیداد کرنے لگے دام بے دام کے کاندھون سے اُتارے
عندلیبان خوشنوا کو دام مین پھنسایا ظلم کا رنگ جمایا صدہا بلبلین گرفتار کرلین باغبانون نے نخل
ہرے بھرے کاٹے پودے خوش ہوکر جو باٹے نخلہاے پر ثمر کو پھل ملا غنچۂ آرزو نہ کھلا پھول گل کر زمین پر
گرے تھوڑے عرصے مین خزان کا رنگ جم گیا باغ ویران ہوا جس مقام پر عندلیبان خوشنوا چہچہاتی
تھین اُسی جگہ پر زاغ و زغن کا ہجوم ہے خوشی کی دھوم ہے پرون کے انبار ہین ساکنان باغ کو آمد بہار کا
اشتیاق ہی تا آوان فراق ہی باغبان قضا و قدر پردۂ فراق اُٹھائیگا وہ مالک حقیقی رب تحقیقی خزان مین
بہار و بہار مین خزان نئے سامان دکھاتا ہی اس رنگ کو دیکھکر تردد بڑھ جاتا ہی اُسکی صفت نہایت
دشوار ہی ہر شی پر اُسی کو اختیار ہی رنج کو راحت سے بدلتا ہی نخل بے برگ و بار پھولتا پھلتا ہی
اُسکی صفت کیا تحریر کرون دنیا مین عجب رنگ دکھائے مثل خزان و بہار ہر رنگ دکھاتا ہی
راحت و بکر رنج کو مٹاتا ہی یہی آرزو ہی یہی ہر وقت جستجو ہی کہ ای کریم کارساز و ای بے نیاز وقت مدد ہی نظم

الٰہی یارب کرامت کن بیان را — بآتش آب وہ تیغ زبان را
زخاک پاے عشقم آبرو بخش — زبانی در صدا این گفت وگو بخش
ازین گلشن پدید آید گلِ نو — گلستانِ کہن را بلبلِ نو
کہ عالم پُر شود ز آوازۂ عشق — سرایم داستانِ تازۂ عشق
دلم را مایہ بخش از نقد توفیق — زبانی دہ کہ بیند گنج تحقیق
مگر اکنون خدایا چند گاہست — کہ اقلیم سخن بے بادشاہست

نعت سرور کائنات اشرف موجودات پیغمبر آخر الزمان حبیب رب دو جہان

سبحان اللہ زہے رتبۂ پادشاہ ذیجاہ کیا اپنے حبیب کا رتبہ بڑھایا معراج قرار دیکر اپنے پاس بلایا صاحب قاب قوسین او ادنیٰ لقب دیا قریب پردۂ اسرار جب حضرت حضوری رب اکبر سے سرفراز ہوئے کیا کیا کلام راز و نیاز ہوے حضرت نے عرض کی کہ اے کریم و رحیم و اے سمیع و علیم تو نے جبرئیل کو ستر ہزار بال و پر دیے اسکا بدلا مجھکو کیا ملا حکم ہوا کہ اے پیغمبر نیکو خواسکے ستر ہزار پر کا بدلا تیرا ایک تار مو ہے تیرے گیسوے عنبرین کی زیارت کریگا اگر اُسکے گناہ از حد ہونگے مثل ریگ روان وستارہاے آسمان عوض مین زیارت موے سر کے گناہ اُسکے بخش دونگا حضرت نے عرض کی کہ کل ملائک نے حضرت آدم کو سجدہ کیا اُسکا بدلا مجھکو کیا ملا آواز آئی تیرے نور کو صلب آدم مین قرار تھا اس وجہ سے اُسکا عزو افتخار تھا اُس سے ترک و لے ہوا اُسکو بہشت سے باہر کیا تیری اُمت کو باوجود گناہ داخل فردوس برین کرینگے ابدالآباد وہ اُسی مین رہینگے الغرض جو حضرت نے سوال کیا اُسکا جواب با صواب پایا جس سے ثابت ہوا کہ ہمارے پیغمبر اشرف انبیا ہین فخر دوسرا ہین

نظم

احمد مرسل آن خلاصۂ کون
یعنی این بندہ آن خداوند است
نور او آفتاب را مایہ
سایہ او را رہا نکردہ بخاک
روشنائی دہ چراغ یقین
منشگاف و سپہر پیوند است
کار پرداز کارنامۂ غیب
قلمش راست کار در سخن
بہترین نقطۂ رسل بشمار
ذات پاکش خمیر مایۂ کون
ہستی از وے علم برآوردہ
ہم حیات جہان ہم آب حیات

پردہ پوش امم بدامن عون
عاصیان را در آفتاب نشور
سایۂ خلق را بروسایہ
پایۂ قدرش آسمان پیوند
نور شمس و شمع با زمین
انبیا پیش آن خجستہ چراغ
خازن گنج خانۂ لاریب
کاف و نون یک رقم ز نامۂ او
آسمان دائرہ است او پرکار
درۃ التاج کن مکان نسبش
او تفاخر بہ نیستی کردہ

احمد اندر احد کمر بستہ
ظل ممدود دار دار نشور
بہر تعظیم وے ارادت پاک
سایۂ نورش آفتاب بلند
نور او گرز سپہر صد چند است
طفل گہوارہ در مقام بلاغ
امی و حرف سنج تختۂ کن
لوح محفوظ زیر خامۂ او
در سرشت خود آن وثیقۂ عون
قرۃ العین الست جان لقبش
ذات او خلق را کلید نجات

کیا صفت اُس حبیب رب دو جہان کی لکھون وانی سے پاسے قلم کو روکون

منقبت جناب حیدر کرار غیر فرار جناب امیر المومنین علیہ السلام

کیا وصی برحق و جانشین مطلق پروردگار نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا اپنے حبیب کا مرتبہ بڑھایا کیا اُس شیر بیشۂ جلال و کمال نے بڑے بڑے پہلوان مارے ساحرون کو قتل کیا کافرون کو مٹایا کفر و شرک سے خانۂ خدا کو پاک کیا بتون کو دوش حق نیوش احمد مختار پر چڑھ کے توڑا اس مضمون مین ایک شعر قصیدے کا مصنف نے لکھدیا **فرد** دست خدا کے ہاتھ سے پائی جو ہی شکست + عزت کا تاج سر پہ ہمیشہ ہو لات کے + جب خانۂ خدا کو بتون سے پاک کر چکے خوشی خوشی خدا کے گھر سے نکلے جناب احمد مختار نے فرمایا یا علی آج تمنے عجب مرتبہ پایا خدا کے گھر کو لوث کفر سے پاک کیا **نظم**

ابن عم مصطفےٰ سے مرسل
عرش آمدہ فرش آستانش
اوراک ملائک است نامش
آمدگہ زخوان جودستش

اوراک پسین و عقل اول
خاک قدمش کہ بر کہ و مہ
آب خضر است رشحہ جامش
بحر کرم است و کان انصاف

فردوس گلے زبوستانش
زاب رُخ قدسیان بود بہ
جبرئیل بحرمتے کہ بود دستش
سنگی ست زکوہ حلم او قاف

ہر زبان مین آپ کی صفت و ثنا ہی ہر کتاب مین نام آپ کا لکھا ہو آپ کے اوصاف با انصاف کیا لکھ سکتا ہو مرتبہ اُس شیر کا اعلیٰ ہی چند اشعار ایک قصیدے کے جو صفت مین اُس شیر بیشۂ جرأت کے عرض کیے ہین اُسکو تحریر کرتا ہون **قصیدۂ مصنف**

شمع بزم حب حیدرؑ کا یہ دل پروانہ ہی
نور خالق سے سدا روشن چراغ خانہ ہی

اس قصیدے مین جو وصف نرگس مستانہ ہی
چشم حق بین حرف ہی ہر دائرہ پیمانہ ہی

وصف زلف حیدرؑ صفدر سے دل دیوانہ ہی
روح کو قید تعلق صاف زندان خانہ ہی

ہین منور داغ عشق پنجتن مانند مہر
آفتاب صبح محشر یان چراغ خانہ ہی

ہی ہمیشہ دور دورہ بادۂ خم غدیر
ساقیا مجھ رند میکش کا نجف میخانہ ہی

مرتضےٰؑ کے وصف لکھتا ہی جو عاشق عشق مین
کلک کی رفتار طرز ناز معشوقانہ ہی

حضرت موسےٰ سے ہوگی لن ترانی طور پر
طالب دیدار محو جلوۂ جانانہ ہی

باب خیبر جب اُکھیڑا دی فرشتون نے ندا
یا علی تجھپر فدا یہ ہمت مردانہ ہی

اے ولی اللہ تو ہی رونق بزم نبیؐ
تیری شمع حسن کا روح الامین پروانہ ہی

ٹوٹ کر دریا مین دیتے ہین صدا ہر دم حباب
دل مین ہی نور ولائے حیدر روشن ضمیر
حضرت روح الامین کا بھی معلم تھا یہی
ہو شب مرقد منور مثل ماہ چاردہ

ہان کنارہ کش ہو غافل یہ مسافر خانہ ہی
طور موسیٰ سے فزون روشن مرا کاشانہ ہی
مظہر اعجاز خالق مرتضیٰ ہی یا نہ ہی
مدح حیدر لکھ قمر گر عاقل و فرزانہ ہی

سبب تصنیف طلسم ہفت پیکر

ایک دن یہ حقیر بعد ختم کرنے بقیۂ طلسم ہوشربا کے حاضر خدمت فیضدرجت جناب مستطاب معلی القاب فصیح و بلیغ قدردان اہل سخن سخن شناس فلک اساس فرزند دلبند تاجر جلیل سخن سنج کے کفیل جناب منشی نولکشور صاحب مرحوم سی۔ آئی۔ ای۔ یعنی جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ ہوا بعنایت و مرحمت ارشاد فرمایا کہ طلسم ہفت پیکر کا اشتہار آپ نے طلسم فتنۂ نور افشان کے آخر مین دیا ہی فرمائشین بھی اُسکی آگئین لہذا قلم اُٹھائیے جودت طبع دکھائیے ناظرین مشتاق ہین حقیر نے ارشاد فیض بنیاد مالک مطبع بسر و چشم قبول کیا یقین کامل ہی کہ اس طلسم ہفت پیکر کو دیکھکر ناظرین باتمکین طلسم ہوشربا کو بھول جائینگے تین جلدین اس طرح سے قرار پائی ہین کہ جلد اول چالیس[40] جزو جلد دوم پینتالیس[45] جزو جلد سوم پچپن[55] جزو اب ناظرین والا مقام اس طرف متوجہ ہون طلسم ہفت پیکر کو ملاحظہ کرین۔

دو کلمہ و داستان حیرت بیان طلسم ہفت پیکر بعد کرو فر تحریر ہوتا ہی۔ فتنۂ نور افشان کی تیسری جلد مین لکھ چکا ہون قاسم و لندھور ہفت پیکر کو سجدہ کر چکے ہین امیر سے مقابلے کو آتے ہین یہین سے طلسم مذکور شروع ہوتا ہی۔ ساقی نامہ مصنف

پلا ساقیا ساغر زر فشان
مجھے بلبلین یہ سنانے لگین
چل اے کلک جادو نگار و فصیح
کہ ہو طبع روشن کا پھر امتحان
پلا ساغر بادۂ دلفریب
سمان دیکھ لون رنگ گلزار کا

طبیعت کا ہوتا ہی پھر امتحان
اُٹھا اے قمر کلک نصرت نشان
لکھون حال پھر مین بلیغ و ملیح
مرے ساقی ماہ وش لاجواب
کہ ہی ہجر ساقی سے دل ناشکیب
ہوے طائران چمن نغمہ سنج

گھٹائین فرح خیز آنے لگین
کہ اُٹھتا ہی آہو نکاول سے دھوان
لکھون ہفت پیکر کی اب داستان
ہوا فضل خالق سے مین کامیاب
جمے جلسہ پھر رند میخوار کا
کہ غنچے لٹانے لگے اپنا گنج

ہر اک پھول ہی عارض مہوشان
کہ لیلی کا ناقہ گیا نجد مین
محبت مین شیرین کے سودا ہوا
کہ اے کوہ کن یہ شرف مل گیا
یہ انجام الفت کا بیجا ہوا
کہ انجام الفت کی خوبی ہوئی
لکھون ہفت پیکر کو باشد و مد

صبا کر رہی ہی جو اٹکھیلیان
ہوا نخمر پھر روح فرہاد کو
کہ تیشہ لیا کوہ کن بن گیا
کہ شیرین پہ ہی جان شیرین نثار
کہ آخر کو فرہاد مروا ہوا
مرے ساقی سیمتن مہ لقا
طبیعت کریگی ہر اک جا مدد

درختان صحرا بھی ہین وجد مین
سنبھالا نہ کیون جان ناشاد کو
ہر اک سنگ سے آرہی ہی صدا
گل امتحان نے دکھائی بہار
مگر جان شیرین نے بھی آکے دی
مجھے جلد راز محبت سنا

چہرہ شہسواران مراکب جلا تبازی وتہور شعاران میدان سرفرازی گوہر آبدار سخن کو اس طرح زیب گوش ناظرین ذی ہوش کرتے ہین شعر دبیر سخن سنج شیرین مقال + چنین مینگارد ز کلک خیال + سابق مین تحریر کر چکا ہون جن حضرات نے تمام و کمال تیسری جلد طلسم فتنہ نور افشان کو ملاحظہ کیا ہوگا اُنکو معلوم ہی کہ قاسم ولند حضور نے جا کر ہفت پیکر کو سجدہ کیا کئی دن قصر عشرت مین رہے بعد اُسکے نخل وحی سے حکم ہوا کہ ہمارے سپہ سالار قدرت کو جا کر سمجھا کے لاؤ قاسم جس معشوق پر عاشق ہین اُسکا فراق ناگوار ہی قاسم نے عرض کی کہ فراق اس مہ جبین کا مجھپر شاق ہی وہ نازنین بھی رو رہی ہی دوسرا پتہ نخل وحی سے گرا اُسمین مرقوم تھا کہ اے یکہ تاز میدان جلالت واے مرد رزم معرکہ ہیبت جس منزل پر اُترو گے وہان معشوق ملیکی نازنین کو بھی تسکین ہوئی قاسم ولند حضور بیرون قصر عشرت آئے دیکھا خوبین جمی کھڑی ہین لند حضور کے ساتھ لاکھ بندی جوانان خوشرو و خوشخو جمے ہوے موجود ہین ایک جانب قیماس خان خاوری فوج قاسم کے افسر بادشاہ لشکر شاہزادہ عمر گورزاد ختنی تخت پر ** ار قاسم کا انتظار کر رہے تھے جیسے ہی یہ دونون جوان باہر آئے داراب عیار نے فیل میمون مبارک لند حضور کا حاضر کیا سیارہ بن عمرو مرکب شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی سامنے لایا دونون جوان سوار ہوے کل اہل لشکر دم محبت کا خداوند ہفت پیکر کی بھرتے ہوے سیر صحراے سبزہ زار کرتے ہوے بڑے کروفر سے دونون شیر چلے صاحبقران پر یہ معرکہ گذرا کہ جب لشکر مین مشہور ہوا کہ قاسم و لند حضور جا کر مطیع مذہب ہفت پیکر ہوے کل فرزندان صاحبقران مثل نور الدہر و بدیع الزمان و ایرج و جہانگیر صاحب جاہ و توقیر فردا فردا نکل گئے ایک شب بادشاہ نے جو جنگل خالی پائے

دل بھر آیا شب کو ایک عرضی بخدمت صاحبقران لکھی مضمون یہ تھا کہ کُل فرزندان صف شکن و گلشاد تیغزن وغیرہ بہ فکر قاسم گئے یہ غلام بھی خدمت سے رخصت ہوتا ہے یہ عرضی لکھکر پلنگ پر ڈال دی فیروزہ بن عمرو عیار کو ساتھ لیا پشت مرکب خنگ سیاہ قیطاس پر سوار ہوئے طرف صحرا کے روانہ ہوگئے صبح کو جو صاحبقران کو معلوم ہوا خواجہ کو بُلا کر فرمایا خواجہ تمھین معلوم ہوا کہ سب جوان قاسم کی فکر مین گئے خدا سب کی خیریت کرے اب مین پیر نحیف و ضعیف ان سب کی جدائی کا صدمہ کیونکر اُٹھاؤن پہلوان عادی کو بلاؤ اٹالہ بارگاہ سلیمانی کا لیکر جسے عمرو نے عرض کی کہ مقام سخت و صعب ہے اُدھر کا حضور قصد نہ کرین امیر نے آنکھوں مین آنسو بھر کے فرمایا کب ممکن ہے کہ فرزند میرے جائین اور مین تامل کرون اُسی وقت اٹالہ بارگاہ سلیمانی کا لیکر پہلوان عادی چلے کُل لشکر ساتھ ہے عیارون سے فرمایا تم لوگ تلاش کرو کہ فرزندون پر کیا گذری جو صاحب جہان طلبین ہمارے چلنے کی خبر پہنچاؤ سمجھا کر اُن شیرون کو ہمارے پاس لاؤ چند عیار دشت گردان عمرو نامدار بہ تلاش فرزندان عالی وقار چلے لیکن امیر با توقیر رہ روی کرتے ہوئے آتے ہین ہر روز آب نو و جائے نو لیکن کُل صحرائے سبزہ زار و نواح دلکشا ملتے ہین صاحبقران سیر کرتے ہوئے منزل بمنزل جاتے ہین ہر منزل پر خواجہ سے فرماتے ہین کہ خواجہ سرحد طلسم ہفت پیکر عجائب و غرائب سے مملو ہے ذرا سمجھکر چلنا عمرو نے کہا مین تو خداوند ہفت پیکر کا مطیع و منقاد ہون جاتے ہی اُسکو سجدہ کرونگا چھٹے دن صاحبقران ایک صحرائے سبزہ زار مین جاکر اُترے نہایت صحرائے فرح خیز بو پھولون کی عنبر آمیز نخل سرسبز و شاداب حوض مملو از آب نایاب حباب شناوری کر رہے ہین اُبھر کر کبھی مٹ جاتے ہین ناپائداری دنیا کا رنگ دکھاتے ہین کبھی آہوان صحرا سے آنکھ ملاتے ہین امیر نے اُس صحرا کو بہت پسند فرمایا لشکر وہین ٹھہرا صاحبقران تماشا صحرا کا دیکھا کیے طائرون کی زمزمہ سرائی نخلستان کی رعنائی و زیبائی بعد خاصے کے جب چھپر کھٹ پر تشریف لائے آوازین کان مین آنے لگین کہ خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہے امیر گھبرا کر اُٹھ بیٹھتے ہین کبھی خواجہ کو جگا کے فرماتے ہین کہ خواجہ سُنتے ہو کیا آوازین آرہی ہین خواجہ کہتے ہین حضور میرے کان مین آواز نہین آتی نہایت پریشان ہون صاحبقران کو شب بھر نیند نہ آئی آوازین سُنتے ہین سر دھنتے ہین یکایک ستارۂ سحری آسمان پر چمکا مقبل نے آکر امیر سے عرض کی کہ وقت نماز قریب ہے امیر فوراً اُٹھے

شہر دریا رت سے مہلت پاکر نمازادی کی حکم دیا کہ پہلوان عادی سے کہو بارگاہ سلیمانی لیکر آگے بڑھے عادی نے بوق ترکی بجایا بارہ ہزار قزاق تیار ہوکر سامنے آئے ارادہ ہی عادی کا کہ اٹھالے بارگاہ کا ایک زینہ ان کو صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی امیر دیکھنے لگے دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا سب نے شبرنگ تازی پر قاسم لندھور بہ سر فیل سیموئنہ پشت پر دونون کے لشکر چھے ہوے اٹھالے بارگاہون کے ساتھ لشکر صاحبقران جو دونون شیرون نے دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے حکم دیا کہ کل لشکر یہین ٹھہرے بارگاہین استادہ ہون ایک جانب بارگاہ لندھور ایک جانب بارگاہ قاسم قاسم خرامان خرامان جب دربار گاہ پر پہونچے دیکھا دربار گاہ پر تجلدار کرسی پر بیٹھی ہی کہاریان وچوبداریان صفین جمائے کھڑی ہین قاسم کو سب نے سلام کیا قاسم نے سب کو پہچانا کہ یہ سب نازنیان مہ جبین ساتھ والیان اُس معشوق گلعذار کی ہین پوچھا کہ اے تم کیونکر آئین سب نے عرض کی قدرت نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ ہر مقام پر معشوق پریچہرہ موجود ہو آج ہم سب کو حکم ہوا کہ فرزند سپہ سالار قدرت فلان منزل پر مقابلۂ صاحبقران مین پہونچا اپنے کو جلد پہونچاؤ ملکۂ عالم تشریف لائی ہین ہم سب اُنکے ساتھ آئے ہین ملکۂ عالم اندر بارگاہ کے تشریف رکھتی ہین قاسم تعریفین خداوند ہفت پیکر کی کرتے ہوے داخل بارگاہ ہوے دیکھا وہی مہ جبین حور پیکر منتظر آنکھون مین جادو براے استقبال کھڑی ہی قاسم کا استقبال کیا براے تسلیم خم ہوئی ہاتھ مین ہاتھ ڈال دیا کہا کہ اے شہریار حکم خداوند صادر ہوا کہ جلد اپنے کو پہونچاؤ قصر عشرت مین بیچین تھی پیک صبا نے مثل بوے گل مجکو پہونچایا شکر ہی کہ آپ کو بخیر و خوبی پایا لاکے قاسم کو مسند پر بٹھایا کنیزین براے خدمتگزاری حاضر ہوئین دور جام بے اندیشۂ انجام شروع ہوا قاسم نے بعد تھوڑی دیر کے حکم کیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگی بجے ہرکارون نے امیر کو خبر پہونچائی امیر نے بھی نوازش طبل کو حکم دیا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین صاحبقران کو بڑا افسوس ہی کہ اپنے روح روان قاسم عالیشان سے کیونکر مقابلہ کرونگا کیا انجام ہوگا اسی فکر مین چار پہر رات گذری مرغ زرین نیر اعظم کا شانۂ مشرق سے اڑا شاخ نخل شعاع پر آکے بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا ادھر سے صاحبقران سوار ہوے تمام فوج ہمراہ میدان کارزار مین پہونچے خواجہ عمرو صاحبقران زمان کے ساتھ ہی صدائین سُن رہا ہی کہ ہر شجر و ہر طائر یہی آواز دیتا ہی کہ خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہی خواجہ عمرو مضطر ہین امیر انتظار مین ہین کہ

لشکر حریف آئے تو مقابلہ ہو لیکن نہایت متردد و متوحش ہین کہ دیکھیے قاسم سے کیا گذرے مین نے زمانۂ
کمسنی مین زیر کیا تھا کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی قاسم و لندھور آگے آگے پشت پر فوج ہندیان
بڑے زور و شور سے آکر پہونچے صفین جمنے لگین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے کہ قاسم نے
مرکب نکالا لندھور نے بڑھ کر عرض کی کہ ای شہنشاہ اقلیم جلالت و ای مقبول بارگاہ قدرت
آپ تامل فرمائیے ایسا ایک گرز دو دستی امیر کو مارون کہ پیوند خاک ہون قاسم نے کہا کہ آپ کی
ضرورت نہین آپ تامل فرمائیے ای دارای ہند وحی بھی میرے نام آئی ہی لندھور کو سمجھا کر پھیرا
تنگ مرکب کو موافق مرضی کے درست کیا تا کہ عرصہ حریف پر تنگ کرے صاحبقران حیران حیران
قاسم کی جانب دیکھ رہے ہین قاسم مرکب اڑاتے ہوئے گھوڑا چمکاتے ہوئے میدان مین آ کر
اسپ تازی چوگان بازی فنون نیزہ و تیر اندازی صاحبقران کو دکھا رہے ہین مرکب کو روکا ارادہ
کیا کہ صاحبقران کو آواز دون صحرا سے گرد اڑی خورشید بن ہاشم تیغزن پشت مرکب پر سوار مہتر
خورشید مہتر کوکب عیار رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے اس شان سے خورشید آکر پہونچے صاحبقران
کو سلام کیا عرض کی کہ کیون جد عالی تبار یہ خاوری حضور کے مقابلے کو میدان مین آیا ہی اگر حکم ہو
تو مشکین باندھ کر لاؤن امیر نے فرمایا ای نور نظر قاسم فرزند رستم صاحب شوکت و حشم ہی ایسا نہ ہو کہ
تمپر کوئی افتاد پڑے عرض کی حضور ملاحظہ کرینگے ہر چند امیر نے روکا خورشید نے نہ مانا امیر کو
سلام کر کے مرکب بڑھایا سامنے قاسم کے آئے تکاورزن ہوئے تین قدم مرکب قاسم کا ہٹا پانچ
قدم مرکب خورشید قاسم نے کہا کہ ای خورشید اپنے خداوند حقیقی کو نہین پہچانتا مقام تعجب ہی خورشید
ہنس پڑے کہا ای قاسم مزاج کیسا ہی عجب کلمہ تمنے اسوقت کہا کہ لائق کہنے کے نہ تھا خداوند حقیقی
کو چھوڑا معبود برحق کی محبت سے منھ موڑا دین باطل اختیار کیا الٹا آپ مجھے سمجھاتے ہین ای قاسم
شرم نہین آتی قاسم نے نیزہ مارا کہا بس خاموش رہو بمقدمۂ مذہب کوئی کلمہ نہ کہو ورنہ زبان ستان
دلستان سے چھیدونگا دونون جوانون مین نیزہ چلنے لگا چند طعنین رد و بدل ہوئی تھین کہ قاسم نے
طرف آسمان کے دیکھا منھ سے نکل گیا کہ یا خداوند ہفت پیکر تیری قدرت کے نثار یہ کہکے نیزہ
کا نٹھے کر کے مارا کہ ہاتھ سے خورشید کے نیزہ نکل گیا خورشید نے گردن مین ہاتھ ڈالا دونون شیر پشت ہاے
مرکب سے کود پڑے آپس مین کشتی ہونے لگی شام قریب تھی لیلاے شب گیسوے عنبرین کھولا چاہتی ہی

نقاب چہرے سے اٹھائی ہی مجنون روز داخل نجد ضرب ہوا چاہتا ہی کہ قاسم خورشید کو لے دوڑے
دس بارہ قدم ریل کر لائے وہان پر لا کر کہا مارا کہ دونون گھٹنے خورشید کے آشنا بہ زمین ہوئے قاسم نے
کمر مین ہاتھ ڈال کر لنگر نہ قایم ہونے دیا یا خداوند ہفت پیکر کہہ کے زور جو کیا لنگر خورشید کا اکھاڑا تیسرے
زور مین سر سے بلند کیا خورشید کا چہرہ زرد دل مین ورد بیہوش ہو گیا قاسم نے زمین پر مارا خورشید
کی مشکین باندھین سیارہ کو دیا سیارہ خورشید کو لے گیا دونون لشکر پلٹے صاحبقران رنجیدہ و
کبیدہ واپس ہوئے خواجہ سے فرماتے ہوے کہ ذرا دریافت تو کرو خورشید پر کیا گذری ہرکارون نے
راہ مین خبر دی کہ خورشید قید خانے مین پہونچا لیکن آب و دانے کا حکم دیا ہی عیار سے تاکید کی کہ توقیر
کا اس جوان کی خیال رہے صاحبقران خاموش ہو رہے قاسم جو بارگاہ مین آے لندھور بھی
ساتھ پہونچے کہا ای شہریار کس لطف سے آپ لڑے ہین کس دھوم سے خورشید کو زیر کیا قاسم نے کہا
کہ ای دادا اسے ہنر جب دادا جان سے مقابلہ پڑے تب حال کھلے لندھور نے کہا کہ ای
صاحبقران ہفت پیکر تمسے کون مقابلہ کر سکتا ہی تم پر نگاہ مہر و محبت خداوند ہی قاسم مونچھون پر تاؤ
پھیر رہے ہین بیٹھتے ہی حکم دیا کہ پھر طبل جنگی بجے دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا صاحبقران نے نماز سحر سے فراغت حاصل کی پشت اشقر پر سوار ہوے
طرف میدان کارزار کے چلے ادھر سے قاسم و لندھور بقاعدہ دیرینہ میدان کارزار مین آئے صفوف
جدال و قتال آراستہ ہوئین قاسم نے مرکب نکالا میدان کارزار مین آکر نعرہ کیا کہ یا صاحبقران زمان
مقابلے مین اس حقیر کے آئیے امیر نے اشقر کو پھیرا عمرو قدمون سے لپٹ گیا کہتا ہی کہ ای آقائے نامدار
و ای مولائے قدرشناس آپ مقابلے مین قاسم کے نہ جائین بڑا مقام تعجب ہی کہ حضور سے اور قاسم
سے مقابلہ پڑے نہین معلوم کیا گذرے امیر نے فرمایا خواجہ وہ پکار رہا ہی نام میرا لیتا ہی کیونکر نہ جاؤن
یہ کہکے اشقر کو مہمیز کیا تین ٹھیکون مین مرکب مقابلہ قاسم مین آیا قاسم نے امیر کو سلام کیا ہاتھ باندھ کر
عرض کی غلام براہ خیر خواہی عرض کرتا ہی حضور نے بڑے بڑے شاہون کو شکست دی آج تک مذہب
کو نہ تحقیق کیا بہتر یہ ہی کہ خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کیجیے امیر نے جھلا کر جواب دیا کہا او بے غیرت کیا بیہودہ
بکتا ہی جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کر قاسم نے نیزہ اٹھایا نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا
چنگاریان آگ کی گرین نیزہ بازی ہونے لگی دونون لشکر نگران ہین امیر ہر مقام پہلو تہی کرتے ہین قاسم

تنگ ہو رہا ہے جب صاحبقران نے کئی مرتبہ چاہا کہ نیزہ اسکا کھینچ لون مگر کھچ نہیں ہوتا قاسم اپنے کو
بچاتے ہین قاسم نے طرف آسمان کے دیکھا پکارا اٹھا کہ یا خداوند ہفت پیکر میری مدد کیجئے اگر نیزہ نکالا
تو اپنے کو ہلاک کرونگا جیسے ہی قاسم نے یہ پکار کہا صاحبقران کا قلب تھرایا دل گھبرایا امیر سمجھے کہ
یہ تاثیر سحر ہی فوراً اسم اعظم پڑھا کہ نظر کر کے قاسم کو نیزہ مار آگئی۔ آہستہ قاسم کے نکالا گیا قاسم
غصے مین کانپا آتش شعلہ مزاج جاہلون کے سر کا تاج جھلا کر تیغہ چار کر کے [illegible] شمشیر کھینچی
ہاتھ صاحبقران پہ مارا امیر نے تلوار کو تلوار پہ روکنا ارادہ ہوا کہ ہاتھ [illegible] کا دو دن محبت نے روکا
مگر ہاتھ تلوار کا الگ سے لگایا قاسم تو بہوت ہاتھ لگاتے ہین صاحبقران قاسم کو بچا کے ہاتھ لگاتے
ہین حیران ہین کہ مین کیا کرون اگر خدا نخواستہ قاسم کو کوئی چشم زخم پہونچا تو مین رستم کو کیا منھ دکھاؤنگا
ایسے ایسے خیال دل مین ہین مگر ہاتھ تلوار کا لگایا قاسم نے بلا تکلف کلائی پر ہاتھ ڈال دیا امیر کو
ناگوار تو ہوا اگر سیان قاسم کا پکڑا دونون پہلوان گھوڑون سے کودے آپس مین کشتی ہونے لگی دونون لشکر
دیکھ رہے ہین امیر و قاسم کے کشتی کس زور و شور سے ہو رہی ہے دوپہر کامل آپس مین کشتی ہوئی دوپہر
کا وقت تھا ایک مقام پر صاحبقران کو زیر کر لے دوڑا امیر چند قدم ہٹ کر بیٹھنا چاہتے تھے اس سے دونا
قاسم کو زیل کرے گئے چاہتے ہین کہ مار دین قاسم نے بیقرار ہو کر طرف آسمان کے دیکھا پکار اٹھا کہ یا
خداوند ہفت پیکر مدد کیجیے یہ جو قاسم نے بیقرار ہو کر کہا زمین پر زور سے پاے صاحبقران کے شق ہوئی
امیر و قاسم غرق زمین ہوے لشکر مین امیر کے شور گریہ و زاری بلند ہوا عمرو گھبرا کر دوڑا صاحبقران کی
آنکھ بند ہوگئی تھی اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک کمرے مین پایا ایک جادوگر کو دیکھا کہ سیاہ رو بدخو ہتھکڑی
ہاتھ مین ہاتھ صاحبقران کا تھام کر چاہتا ہی کہ ہتھکڑی پہناؤن صاحبقران نے فرمایا او ملعون تو کون
ہو کہ پہلو سے قاسم نے آواز دی دادا جان سرکشی کو کام نہ فرمائیے سر جھکائیے یہ شخص فرشتۂ قدرت
خداوند ہفت پیکر ہی اسکے سامنے سرکشی بہتر نہین ہو ورنہ بہت پچھتائیے گا امیر نے قاسم کی طرف سے تو
منھ پھیرا جادوگر کی کلائی پر ہاتھ ڈالا معلوم ہوا شعلۂ آتش پر ہاتھ رکھدیا امیر نے اسم اعظم پڑھا گرمی شعلے
کی موقوف ہوئی صاحبقران نے کلائی پر ہاتھ ڈال کے ایک طمانچہ مارا سر ساحر کا اڑ گیا جہان قاسم
کھڑے تھے اس مقام کی زمین شق ہوئی قاسم تو غرق زمین ہوے جب اس ساحر کا سر اڑ گیا تو وہان
اندھیرا ہوا آواز مہیب آنے لگین آخر کو صدا آئی کشتی مرا نام من خاکسار جادو بود بعد عرصہ درانہ

جو اندھیرا دفع ہوا امیر نے اپنے کو لشکر کے کنارہ پر پایا سردار امیر کو دیکھکر دوڑے اُدھر قاسم نے اپنے کو اپنے لشکر کے کنارے پر پایا قیماس خان وغیرہ نے قاسم کو بیچ مین لیا طرف اپنی بارگاہ کے پلٹے صاحبقران جو کنارے پر اپنے لشکر کے نمایان ہوئے عمرو عیار بدحواس تلاش امیر مین دوڑتا پھرتا تھا اپنے آقا کو جو دیکھا دوڑ کر لپٹ گیا کہا کہ آقا کیا سانحہ گذرا امیر نے فرمایا ایک ساحر نے چاہا تھا کہ گرفتار کرون مگر بہ عنایت پروردگار واصل جہنم ہوا جب اسم اعظم مین نے پڑھا تب وہ ملعون دابہ تو خواجہ عمرو کو بخوبی ظاہر ہوا کہ ہفت پیکر ساحر بردست ہے زمین و آسمان سب سحر بند ہین خدا اسکے شعبدون سے بچائے اپنے کو بہت محفوظ رکھنا یہ ثابت ہوا کہ ہر مقام پر ساحر موجود ہین خواجہ امیر سے باتین کرتے ہوے بارگاہ مین آئے قاسم جو پلٹ کر بارگاہ مین آئے لندھور سے کہا کہ ای عم نامدار عین وقت پر قدرت نے مدد کی لیکن امیر بچ گئے کل انشاء اللہ گرفتار کرلونگا یہ کہکے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے جب طبل جنگی بج چکا امیر کو ہرکارون نے خبر دی امیر نے بھی حکم دیا کہ یہان بھی طبل سکندری پر چوب پڑے تیاریان ہونے لگین لیکن مہتر کوکب عیار خورشید بن ہاشم تیغزن فراق مین اپنے آقا کے دیوانہ وار وحشی مثال ایک بڑھیا کی شکل بنکر لشکر قاسم مین آیا پھرتا پھراتا سامنے قید خانے کے پہونچا دیکھا کہ ایک خیمہ استادہ ہے اسکے دروازے پر حسن خان خاوری برادر قیماس خان مع چالیس جوانون کے بیٹھے ہین کوکب عیار نے دریافت کیا معلوم ہوا کہ خورشید اسی مقام پر قید ہین حال دریافت کرکے کنارے ہوا رنگ و روغن عیاری کا لگا کر ایک کلوار کی شکل بنکر تیار ہوا سر پر انگوچھا آدھا کھلا آدھا بندھا ہوا جسقدر انگوچھا کھلا ہے زمین پر لٹک رہا ہے دھوتی آدھی کھلی آدھی بندھی ایک گھڑا شراب کا سر پر رکھا ہے گاتا ہوا چلا حسن خان نے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ اسکو بلاؤ نشے مین ہے شراب چھین لو چند ملازم دوڑے عیار نے اُن کو دیکھکر گھڑا زمین پر رکھدیا آپ الگ جا کر گرا ظاہر مین سب کو معلوم ہوا کہ بیہوش پڑا ہے فرزند عمرو بھی دیکھ رہا ہے کہ اُن سب نے شراب اُٹھائی آپس مین تقسیم ہونے لگی تھوڑے ہی عرصے مین سب کے سب بیہوش ہوئے کوکب اُٹھا خنجر کھینچا پھر خیال آیا کہ اہل اسلام کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا مناسب نہین بیہوش پڑے ہین مین چلکر آقا کو رہا کرون اندر خیمے کے آیا دیکھا کہ خورشید بن ہاشم سر زنجیر پر سر خم کیے بیٹھے ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے کوکب نے آکر سلام کیا کہ آقا چلیے آپ کو لیچلون

خورشید نے کہا کہ ای کوکب ہرچند کہ قاسم میرا افسر ہی کسی دست راستی کے ہاتھ سے مین زیر نہین ہوا تھا ہم
سرِ ما دست چپی ہی مگر مقام غیرت ہی اگر قاسم مجکو ایک ہاتھ تلوار کا مارتا کہ دو ٹکڑے ہوجاتے تو بہتر تھا لشکر
مین جد امجد کے قاعدہ بندھا ہوا ہی کہ کل فرزندان صاحبقران ایک کو ایک زیر نہین کرسکتا
وست راستی مضحکہ کرینگے کہ خورشید کو قاسم نے زیر کیا اُس وقت کیا جواب دونگا کیسا شرمندہ
ہونگا بس یہ تیرا احسان ہی کہ ایک خنجر مار دے کہ میرا خاتمہ ہو کوکب نے باتون مین لگا کر عطر بیہوشی
سُنگھایا خورشید کو بیہوش کیا ہتھکڑیان بیڑیان کاٹ کے وہین ڈالدین پشتارہ باندھ کر لے بھاگا
لیکن جب لشکر سے نکلا پشتارہ بھاری ہوتا جاتا ہی یہ دبا جاتا ہی لیکن بھاگا ہوا چلا آتا ہی اتنی دور
نکل آیا کہ لشکر صاحبقران کے نشان معلوم ہونے لگے خوشی خوشی جاتا ہی کہ خدمت مین امیر باتوقیر
کی پہونچون یقین ہی کہ بہت خوش ہون قریب ایک چشمے کے پہونچا خیال مین گذرا کہ پشتارہ بہت
بھاری ہوگیا ہی تھوڑی دیر ٹھہر جاؤن یہ سوچ کر پشتارہ ایک تختۂ سنگ پر رکھا چشمے سے ہاتھ منھ
دھویا ٹہل رہا تھا کہ چشمے سے ایک مچھلی نے سر نکالا پکار کر آواز دی کہ ای عیار طرار تو خداوند
ہفت پیکر کو بالکل دور جانتا ہی وہ خداوند برحق ہی اگر اُسکو بھولیگا کسکو یاد کریگا کوکب کے
ہوش اُڑگئے کہ مچھلی مثل انسان کے سمجھا رہی ہی پکار پکار کے کہتی ہی کہ او عیار خداوند ہفت پیکر
کو سجدہ کر ورنہ بہت پریشان ہوگا کیون اپنی جان کا دشمن ہوا ہی بھاگ جا ورنہ آفت آیا چاہتی ہی
یہان سیارہ بن عمرو عیار قاسم پڑا سو رہا ہی کہ ایک آواز ہیبتناک کان مین آئی کہ او عیار فرزند
سپہ سالار قدرت ہوشیار ہو قیدی کی خبر لے تیرا بھائی اُس کو لیے جاتا ہی فلان چشمے پہ ٹھہرا ہی
سیارہ گھبرا کر اُٹھا آنکھین ملتا ہوا باہر آیا طرف قید خانے کے گیا دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہین
اندر قید خانے کے جا کر ہتھکڑیان بیڑیان دیکھین سیارہ کو ثابت ہوا کہ خورشید کو کوئی چھڑا لے گیا
بیقرار ہو کر آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر کدھر تلاش مین جاؤن آواز آئی کہ فلان چشمے پر جا کر
کوکب سے مقابلہ کر اُسکی بھی مشکین باندھ لا سیارہ یہ آواز سُنکر بھاگا یہان مہتر کوکب جب مچھلی
نے کئی مرتبہ آواز دی کہ اعتقاد خداوند ہفت پیکر کیون نہین کرتا پیدا کرنے والے کو
بھولتا ہی تیرا سر کوب آیا چاہتا ہی خوف سے ذرا جھپٹ کر چاہا کہ پشتارہ اُٹھا لون آواز آئی کہ او
کوکب خبردار آگے نہ بڑھنا غضب کیا تو نے کہ عیاری کر کے آقا کو اپنے لیے جاتا ہی کوکب نے

پلٹ کر دیکھا کہ سیارہ نیچہ کھینچے ہوے آتا ہی جھپٹ کر چاہا پشتارہ اُٹھاؤن کہ سیارہ نے آکر نیچہ مارا
کوکب سے اور سیارہ سے نیچہ چلنے لگا کوکب دیکھتا ہی کہ میرا نیچہ پوری چوٹ پر نہین پڑتا اور
سیارہ جب نیچہ مارتا ہی یقین ہوتا ہی کہ سر اُڑ جائیگا بمشکل چوٹ کو بچاتا ہی کہ آواز آئی او گستاخ
خوف خداوند بالکل دل مین نہین نیچہ پھینک دے تیرا بڑا بھائی ہی اسکے قدمون پر گر خطا معاف کرا
پلٹ کر دیکھا کہ وہی مچھلی چشمے سے آواز دے رہی ہی ذرا ایک جو کوکب کی جھپکی سیارہ نے حلقہاے
کمند مارے گلے مین حلقے پڑے چاہا جست کرکے نکلون سیارہ نے حباب مار دیا کوکب گرا سیارہ
نے مشکین باندھین مچھلی نے جھپٹ کر خورشید کو مُنھ مین دبا لیا چشمے مین پھاند پڑی سیارہ
کوکب کو لیکر تعریف ہفت پیکر کی کرتا ہوا پلٹا یہان قاسم اُٹھکر دربار مین بیٹھے ہین قیماس خان
وغیرہ نے عرض کی کہ کوکب عیار خورشید آپ کے سردارون کو بیہوش کرکے اپنے آقا کو لے گیا
مگر آپ کا عیار سیارہ فکر مین گیا ہی لندھور نے کہا کہ ہمین ان باتون سے کیا کام خداوند ہفت پیکر
کو سب طرح کا اختیار ہی قاسم نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا کہ مین ابھی جاکر سامنے سے صاحبقران کے
خورشید کو لاتا ہون یہ ذکر تھا کہ آواز زنگ کی آئی دیکھا کہ سیارہ پشتارہ بدوش آتا ہی قاسم نے کہا
کہ ارے یہ کسکا پشتارہ ہی کہا حضور عیار خورشید تہتر کوکب کو پکڑ لایا لیکن پشتارہ خورشید پر
عجب معرکہ گذرا کہ ایک مچھلی چشمے سے نکلی پشتارہ خورشید کا مُنھ مین دبا کر چشمے مین کود گئی لندھو
د قاسم نے کہا کہ یہ قدرت خداوند ہفت پیکر ہی کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے عرض کی کہ خورشید
آتے ہین ہتھیار باندھے ہوے پوچھ رہے ہین کہ ہمارا افسر شاہزادہ خاور سیاہ کس مقام پر ہی
قاسم نے چند سردارون کو اشارہ کیا کہ خورشید کا استقبال کرو قیماس خان وغیرہ باہر نکلے
دیکھا خورشید بن ہاشم مسلح آتے ہین تعریف خداوند ہفت پیکر کی کرتے ہوے سامنے قاسم کے
آئے قاسم کو جھک کر سلام کیا کہا کہ ای نور نگاہ رستم تمھارے بڑے مرتبے ہین مچھلی مجکو اُٹھا کر
کوہ زبرجدی پر لیگئی تصویر خداوند حقیقی کو دیکھا پردے جو آنکھون پر پڑے تھے وہ اُٹھ گئے
آپ کو پہلوے تخت خداوند پر پایا عیار بھی سامنے حاضر تھا اسکو بھی حکم ہوا کہ سجدہ کر یہ سنتے
اور عیار نے ملک سجدہ کیا حکم ہوا کہ لشکر مین فرزند سپہ سالار قدرت کے جاؤ اُسی کے ساتھ
رہو قاسم نے پہلو مین جگہ دی سیارہ نے عیار کو ہوشیار کیا اُٹھتے ہی قدمون پر قاسم کے گرا

کہا آپ مقبول بارگاہ خداوند ہین مین نے دربار خدائی کو دیکھا آج اعتقاد ہوا اگر حکم ہو تو خواجہ کو
پکڑ لاؤن قاسم نے کہا کہ مقدمے مین اُسکے قدرت کو اختیار رہی جو مناسب جانین گے وہ کرینگے
مجھے تو مقدمے مین داداجان کے حکم ہو کہ آج سر میدان زیر کرونگا خورشید نے کہا کہ بھائی صاحب
تم کیون تکلیف کرو مین صاحبقران کو گرفتار کر لاؤنگا یہ ذکر تھا کہ مرغ زرین آفتاب آشیانہ مغرب سے
اُڑا شاخ نخل شعاع پر آکر بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا ضیاء مہر نے دنیا مین اپنا عمل کیا قاسم اُٹھے
چند ساعت ہفت پیکر کی تعریفین کین حکم ہوا کہ مرکب لاؤ شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی پر سوار ہوے
خورشید بھی مثل سردارون کے ساتھ ہین مہتر کوکب بل کرتا ہوا سیارہ سے کہتا ہی کہ بھائی صاحب
مین عمرو کو گرفتار کرونگا سیارہ کہتا ہی تامل کرو کیا جلدی ہی بڑا تردد یہ ہی کہ آقاے نامدار و
صاحبقران عالی وقار سے کیا گذرے گی لشکر کو لیکر قاسم میدان کارزار مین آئے یہان ہرکارون
نے امیر کو خبر دی کہ شاہزادہ خورشید و مہتر کوکب پر یہ معرکہ گذرا کہ قاسم کی اطاعت کی امیر کی
آنکھون مین آنسو بھر آئے فرمایا کہ دیکھیے میدان کارزار مین کیا گذرے عمرو کہتا ہی کہ یا امیر
ہفت پیکر کو سجدہ کرنا ہوگا امیر فرماتے ہین کہ خواجہ اپنی حیات مین تو ممکن نہین شیطان رہزن
دین و ایمان نہ ہو یہ فرما کر پشت اشقر پر سوار ہوے لشکر کو لیکر میدان مین آئے صف بندی ہوئی
جب نقیب نقابت کرکے ہٹے شاہزادہ خاور سپاہ نے مرکب بڑھایا میدان کارزار مین آکر
سلحشوری دکھائی پکار کر آواز دی کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے صاحبقران نے اشقر صف سے
نکالا مقابلے مین قاسم کے آئے قاسم نگاہ ور زن نہ ہوا جھک کر سلام کیا دست بستہ عرض کی کہ
آپ کو خداوند ہفت پیکر نے صاحبقران اعظم کیا کن کن مقام پر مدد کی بڑے بڑے ملک آپ نے
فتح کیے مقام افسوس ہی کہ آپ نے اپنے پیدا کرنے والے کو نہ پہچانا امیر نے فرمایا کہ اے قاسم توبہ
کرو ہفت پیکر کوئی ساحر زبردست ہی اُس پر لعنت کرو قاسم نے نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی
سنان پر لیا نیزہ بازی آپس مین ہونے لگی دو گھڑی کامل نیزہ چلا صاحبقران نے قصد کیا کہ بند
صاحبقرانی کا ٹھون نیزہ قاسم کا نکالون کہ ہواے تند چلی نخل اُکھڑ کے گرنے لگے اسقدر اندھیرا
ہوا کہ عمرو نے دیکھا صاحبقران و قاسم نہین معلوم ہوتے گرد اُڑ رہی ہی کہ دونون پہلوان
جھپٹ گئے عمرو حیران ہی کہ یہ کیا معرکہ ہوا بعد تھوڑی دیر کے دیکھا صاحبقران مع مرکب

نمارد ہین اور قاسم بھی نہین عمرو گھبرا گیا حیران تھا کہ کہان جا کر ڈھونڈھون لشکر کو لیکر پلٹا حیران ہو
کہ کہان تلاش کرون مگر صاحبقران زمان اُس اندھیرے مین ایسا گھبرائے ہرچند چاہتے تھے کہ
دیکھون کیا معرکہ ہوا کچھ نہ معلوم ہوتا تھا یکایک زمین شق ہوئی نیزہ ہاتھ سے صاحبقران کے گرا
صاحبقران و قاسم غرق زمین ہوے بعد تھوڑے عرصے کے اپنے کو مسلسل و مطوق پایا دو زنگی
صاحبقران کو کشان کشان لیے جاتے ہین امیر جو اسم اعظم یاد کرتے ہین تو بالکل فراموش ہرچند
چاہا کہ یاد کرون اسم اعظم یاد نہ آیا زنگی امیر کو لیے ہوے برسر کوہ فیروزہ آئے پہاڑ پر دیر بنا ہوا ہو
تصویر فیروزہ بیچ مین کھڑی ہو گرد بت ہاے سنگین فیروزہ تاجدار دست بستہ کھڑا پوچھ رہا ہو
کہ کیون خداوند سپہ سالار قدرت سے کیا گذری تصویر نے آواز دی یہان حاضر ہوا چاہتا ہو کہ
صاحبقران سامنے اُس تصویر کے آکر پہونچے مثل اہل اسلام کے امیر نے صاحب سلامت کی
تصویر سے قہقہے کی آواز آئی صدا دی کہ کیون سپہ سالار قدرت قدرت نے کس کس مقام پر تمھاری
مدد کی باختر ایسا ملک تمھارے ہاتھ سے فتح کرایا لقا آخر بدحواس ہو کر بھاگا پردۂ قاف مین
تمھارے ہاتھ سے دیوزادون کو قتل کرایا ثانی سلیمان لقب دلوایا مگر تمنے قدرت کو اب تک نہین
پہچانا صاحبقران جواب وسوال تصویر سے کر رہے ہین تصویر سے ہر مرتبہ آواز آتی ہو امیر بھی
ویسا ہی جواب دیتے ہین ناظرین پر واضح ہو کہ اسم اعظم تو صاحبقران کا بند ہو گیا لیکن حرز ہیکل
گلے مین ہو طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ جس ساحر نے اسم اعظم بند کیا تھا اُسکو حرز ہیکل امیر کا
حال معلوم نہ تھا یہ وجہ ہو کہ صاحبقران ہوشیار ہین اور سوال و جواب بھی کر رہے ہین پھر تصویر
سے آواز آئی کہ اے سپہ سالار قدرت تمکو قدرت نے کہان کہان بچایا ہوش ربا ایسا طلسم تمھارے
نواسے کے ہاتھ سے فتح کرایا حیرت ایسی شاہزادی نے چالاک ایسے عیار کو لیشو بہری قبول کیا
یہ بھی قدرت نمائی قدرت کی ہو اگر سجدہ نہ کروگے قید کرکے ہلاک کرونگا اگر قدرت چاہین تو ابھی برق
قہر و غضب کو حکم دین کہ تمپر گرے ابھی تمھارے دو ٹکڑے ہون اور کیون اے حمزہ تم کو اُس ناعیار
ساربان زادے کی ذات کا بڑا گھمنڈ ہو کہ آکے عیاری کریگا تم کو چھڑا لیجائیگا یہ کہکے آواز دی کہ
اے فیروزہ جادو امیر کو لیجا کر قلعۂ فیروزہ نگار مین قید کرو یہ کہکے تصویر نے منھ کھولا دھوان منھ سے
نکلا پھر تصویر سے آواز آئی کہ اے بندگان خداوند ہفت پیکر عمرو کو فوراً گرفتار کرکے لاؤ دیر نہ ہو

ساربان زادوے کے نام سے لوگ بہت ڈرتے ہین یہ آواز سُنکر دھوئین سے ایک طائر پیدا ہوا
مثل انسان کے آواز دی کہ مین جاتا ہون عمرو کو لینے طائر آسمان مین ڈوب کر غائب ہوا
فیروزہ تاجدار صاحبقران کو مسلسل و مطوق کرکے اپنے قلعے مین لایا دیکھا امیر نے کہ دروازہ
بہت بلند ہے بالاے قلعہ گولہ انداز و برق انداز ٹہل رہے ہین فیروزہ لیے ہوے صاحبقران
کو داخل قلعہ ہوا امیر نے دیکھا کہ شہر آباد دعایا دل شاد زنجیر کو سنبھالے ہوے ارابے پر سوار
شہر کی سیر دیکھتے ہوے چلے چلے دارالامارۃ شاہی ملا ایک قصر مین لاکر صاحبقران زمان کو
بند کیا نگہبان مقرر کیے گر جب لشکر صاحبقران پلٹا خواجہ عمرو حیران و پریشان کمیدان و
رسالدار مضطر و حیران عمرو نے سب کو تسکین دی کہا کہ یارو تم سب اسی مقام پر ٹھہرو مین
تلاش مین آقا کی جاتا ہون یا تو انشاءاللہ آقا کو لیکر آؤنگا یا جان دونگا عمرو بصورت اصلی
لشکر سے نکلا دیکھا کہ لشکر قاسم و لندھور نمارد معرکہ لندھور و قاسم پر یہ گذرا کہ یا تو قاسم
صاحبقران سے لڑ رہے تھے یکایک آنکھ بند ہوئی اپنے کو قصر فیروزہ پر پایا تصویر خداوند
کو دیکھا آواز آئی کہ اے فرزند سپہ سالار قدرت دو چار دن مین تکلیف اُٹھا کے وا واتھارست قدرت
کو سجدہ کریگے قاسم نے عرض کی کہ قدرت اُنکو قتل کیون نہین کرتے آواز آئی کہ اے شیر بیشۂ
جرأت وا یک یکا زمان جلالت وہ سپہ سالار قدرت ہے وہ جو قدرت کو سجدہ کریگا ملک یاختر
و ستجالان وغیرہ مذہب قدرت جاری کریگا تمکو اُس پر بھی افسر کرینگے قصر عشرت مین جاکر
مصروف عیش و نشاط ہو دارا ب کشور کشا و شاہزادہ جہانگیر بھی اُسی مقام پر موجود ہین
جب کوئی جنگ درپیش ہوگی تمکو اور اُنکو تکلیف دیجائیگی یہ باتین سُنکر قاسم کی آنکھ بند ہوئی اب
جو آنکھ کھلی اپنے کو قریب قصر عشرت پایا لندھور فیل مینوں سے اُتر رہے ہین قاسم نے لندھور
سے کل کیفیت بیان کی قدرت نے یہ پرورش فرمائی لندھور نے سجدۂ شکر خداوند ہفت پیکر کیا
لندھور نے پوچھا کہ اسپر کیا گذری لندھور و قاسم ہاتھ پکڑے ہوے داخل قصر عشرت ہوے دونون
کی معشوقین پری پیکر گل اندام مقبول جمیع خاص و عام عارض رشک ماہِ تابان گیسوِ مشکین نشان
قاسم عمر عیار نے آپ نے لندھور کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا اور ایک قریب قاسم آئی جہانگیر و داراب
نے اُٹھکر تعظیم کی پیاسے تعظیم قاسم آئے جہانگیر سے قاسم نے حال پوچھا جہانگیر نے کہا کہ

اے فرزند آج حال ہمپر تمھارے مرتبے کا کھلا کہ مقبول بارگاہ ہفت پیکر ہو ہمکو بھی اسی قصر میں رہنے کا حکم ملا ہے یہ چارون شیر داخل قصر عشرت ہین ناظرین پر واضح رہے کہ عیار انکے اور مقام پہ قید ہین کہ انکا ذکر بھی وقت پر کیا جائیگا اب حال خیریت مآل خواجہ عمرو تحریر کیا جاتا ہے کہ خواجہ عمرو تلاش مین صاحبقران کی صحرا صحرا مارے مارے پھرتے ہین ایک دن عمرو پھرتے پھرتے ایک نخل کے سایے مین آکر بیٹھا کہ گانے کی آواز کان مین آئی طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ سات عورتین ملی ہوئی گا رہی ہین خواجہ عمرو اُس صدا کی جانب متوجہ ہوے تھوڑی دور چلکر دیکھا کہ ایک باغ کے آگے ایک نخل کلان ہے اُسمین جھولا پڑا ہوا بارہ چودہ نازنینان سہ جبین اُس پر بیٹھی ہوئی تانین اُڑا رہی ہین ایک نازنین بیچ مین تاج سر پہ سب کی افسر معلوم ہوتی ہے ڈھول آگے رکھا ہوا بجا رہی ہے سب کنیزین گا رہی ہین خواجہ کنارے کھڑے دیکھا کیے ایک کنیز اُن مین سے براے رفع حاجت اُٹھکر ایک جھاڑی کے قریب آئی براے ضرورت بیٹھی عمرو نے کنارے آکر اُس کنیز کو بیہوش کیا اُسکو تو کنارے ڈالدیا رنگ و روغن عیاری کا لگایا اُس کنیز کی شکل بن کر تیار ہوئے اُسی کے کپڑے پہنے اُسی کا زیور زیب جسم کیا جب چلے تو خیال آیا کہ اسکا نام نہ پوچھا ٹہلتے ہوے طرف جھولے کے چلے ایک نے اُن مین سے آواز دی کہ اری غنچہ دہن جلدی آ کر پینگ لگا خواجہ نہ بولے ایک کنیز نے ہاتھ پکڑ کے کہا کہ کیون تو کیا گونگی ہوگئی ہو بات کا جواب نہین دیتی ہو ملکہ گلشن گلرخسار یاد فرماتی ہین خواجہ عمرو اُسکے ساتھ چلے تام ہی اپنا سمجھ گئے کہ اُسکے پیچھے پر آ کے کہا واری آپ کی خوشی ہو تو ایک چیز مین گاؤن اُس شاہزادی نے کہا کہ اری غنچہ دہن تجھکو تو گانے سے نفرت ہے تو گانا کیا جانے کہا واری ابھی نیا معرکہ گذرا لونڈی جو ابھی واسطے پیشاب کے گئی خود بخود آنکھ بند ہوگئی دیکھا کہ خداوند ہفت پیکر سامنے کھڑے ہین فرماتے ہین کہ ہم نے تجھکو علم موسیقی عطا کیا جاکر ہماری معشوقہ گلشن گلرخسار کے سامنے گا اپنا کمال دکھا گلشن نے کہا کہ اری غنچہ دہن مین ڈھول بجاتی ہون تو گا خواجہ نے گنگنا کر یہ غزل شروع کی

نظم

گشتہ ہے گرم جوشی ہرجائی یار کا	مارا ہوا دل اپنا ہے فصلی بخار کا
نافہمی کی دلیل یہ تکیہ ہے دار کا	منصور پہ یقین ہے سمجھے نہ سوار کا
بلبل کو ساز دار ہو موسم بہار کا	عہد شباب مجکو مبارک ہو یار کا

رنگِ طلائی رکھتا ہی اندام یار کا
وے کمر کو رتبہ ہی سونے کے تار کا

پہونچا دیا عدم شبِ تارِ فراق نے
دکھلا دیا سواد ہمارے دیار کا

کرتا ہی مجھسے ابلقِ ایام شوخیان
پہچانتا نہیں مگر اُس سوار کا

خاموشی مین بھی باقی ہی گویائی کا نشان
طوطے کا پر ہی سبزہ ہمارے مزار کا

جلوے سے روے یار کے ہی دل مین روشنی
ماہ چہاردہ ہی چراغ اس دیار کا

اللہ سے دعا ہی یہی عندلیب کی
گلچین کے ہاتھ کے لیئے کھٹکا ہو خار کا

عاشق نگاہ ناز کے رہتا ہی سامنے
پھرتا نہین ہی تیر سے منھ اس شکار کا

کُشتہ تنک مزاجی محبوب کا ہون مین
نازک ہی سنگ شیشے سے میرے مزار کا

اہل صفا کی قدر نہین کرتے تیرہ روز
روشن ہی حال آئینے سے زنگبار کا

چلنا پڑیگا ملک عدم کو پیادہ پا
اس راہ مین نہین ہی گذارا سوار کا

آتش یہ کسکی چاہ کا دم مارتے ہو تم
وہ دلربا ہی دشمن جان دوستدار کا

خواجہ سنے اس طور سے یہ غزل گائی کہ گلشن نے گلے سے لگا لیا کہا کہ ای غنچہ دہن تو نے تو دل ٹکڑے کر دیا چلو باغ مین چلو حقیقت مین تو منظور نظر خداوند ہفت پیکر ہوئی مین نے تجکو مصاحبون مین درج کیا یہ کہکے ہاتھ تھام لیا اندر باغ کے لائی عمرو نے دیکھا کہ باغ پُر بہار پھول کھلے ہوے طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین گلشن غنچہ دہن نقلی کا ہاتھ پکڑے ہوے بارہ دری مین لائی اپنے مقام پر بیٹھی کہا غنچہ دہن آج جو راز دار جادو آئین گے اُنکو تیرا گانا سنوائین گے اُن کو گانے کا بڑا شوق ہی غنچہ دہن نے گھبرا کر کہا کہ داری میرا مزاج بھی نیا ہو گیا مین نہین سمجھی کہ راز دار جادو کون صاحب ہین میرے مُنھ سے اگر کوئی بات خلاف نکلے غصہ نہ فرمائیے گا مین اگلی سب باتین بھول گئی اب مجکو بالکل یاد نہین ہر وقت یہ معلوم ہوتا ہی کہ جلسہ جمع ہی خداوند ہفت پیکر بیٹھے ہین مین اُنکے سامنے گا رہی ہون گلشن نے کہا کہ ای غنچہ دہن راز دار جادو وہ شخص ہی کہ مدت سے مجھپر عاشق ہی ہفتے مین ایک مرتبہ آتا ہی کہ شاید ملکہ قبول کرے مین نے ابھی تک اُسکا کہنا نہین مانا دو چار دن سے بڑے تردد مین ہی صاحبقران کو قدرت نے اُسکے سپرد کیا ہی دو عیار فرزندان عمرو بھی اُسی کی قید مین ہین دیکھیے آئے یا نہ آئے لیکن آج اُسکے وعدے کی شب ہی یقین تو ہی کہ ضرور آئے

عمرو کی تلاش کرتا ہی امیر کی حفاظت الگ ہوئے ہیں اُسکو حکم ملا ہی کہ عمرو کو گرفتار کرکے لا آج کل بڑے
بڑے اُسکو کام ہین یہ سب حال اُسنے رستے مین لکھے تھے عمرو یہ سُنکر خاموش ہو رہا خیال مین گذرا کہ
اچھے مقام پر پہونچے اُسی کی تو مجکو فکر تھی وہ آج آئین گے ہین اُنکی گردن لونگا گلشن نے صحن باغ مین
فرش کرایا شامیانہ استادہ ہوا باغ مین روشنی کرائی خود مسند پر آکے بیٹھی خواجہ مسخرہ پن کر رہے ہین
کبھی گاتے ہین کبھی صفت ہفت پیکر کبھی حال قید صاحبقران پوچھتے ہین گلشن کہتی ہی کہ قلعہ
فیروزہ مین قید ہین تھوڑی رات گذری ہی چاندنی باغ مین پھیلی ہوئی ہی گلشن انتظار مین رازدار
کے بیٹھی ہی کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا خواجہ نے کہ ایک ساحر تخت پر سوار تاج سر پر تخت اُڑاتا ہوا آیا
سب کھڑے ہو گئے اُس جادوگر نے آکر گلشن کا ہاتھ پکڑ لیا بخوشامد پوچھا کہ کیون ملکۂ عالم مزاج
کیسا ہی گلشن نے کہا کہ ای رازدار آج نیا معاملہ درپیش ہوا ہماری کنیز غنچہ دہن نظر کردہ ہوئی
قدرتنا نے اُسکو علم موسیقی تعلیم کر دیا ایسا گاتی ہی کہ اسکا مثل نہین ہین تو اُسکا گانا سُنکر عرصہ دراز
تک روپا کی ایسا گاتی ہی کہ جی چاہتا ہی کہ آٹھ پہر گانا سُنیے رازدار نے کہا کہ ملکہ اُسکو بلاؤ گلشن نے
کنیزون سے کہا کہ غنچہ دہن کو بلاؤ کہنا کہ میان رازدار آئے ہین تم کو گانا پڑیگا ای رازدار
کیا کہون اُسکا تو مزاج بدل گیا سب باتین بھول گئی جب مین بتاتی ہون تب اُسکی سمجھ مین آتا ہی
کنیزین گئین پکارتی ہوئی کہ اری غنچہ دہن کہان گئی خواجہ صحنچی مین بیٹھے تھے کہ کنیز کی آواز کان
مین آئی حاضر حاضر کہتے ہوئے دوڑے کنیز نے کہا کہ چل تجکو ملکہ بلاتی ہین اُسکے عاشق صاحب
آئے ہین خواجہ چست وچالاک ہو کر چلے آکے دیکھا کہ ایک ساحر تاجدار مسند پر بیٹھا ہی ملکہ گلشن
مسند سے الگ بیٹھی باتین کر رہی ہین کہ غنچہ دہن نے آکر سلام کیا گلشن نے کہا کہ لو غنچہ دہن
آؤ شہنشاہ تمھارا ذکر سُنکر مشتاق ہوئے خواجہ نے رازدار کو سلام کیا رازدار جادو نے کہا کہ
بی غنچہ دہن خداوند کی ملاقات کا حال ہمسے بھی بیان کرو عمرو نے اٹھلا اٹھلا کے باتین کین رازدار نے
بیقرار ہو کر کہا ای غنچہ دہن کچھ گاؤ ملکہ تمھاری بڑی تعریفین کرتی ہین خواجہ نے پایان کھینچا سیدھا
سیدھا ٹھیکہ بجا کے چند اشعار ایسے سامنے رازدار کے گائے کہ رازدار نے کلیجہ پکڑ لیا
چوٹ کھائے ہوئے تھا اشعار عاشقانہ سُنکر بیتاب ہو گیا کہا کہ ای غنچہ دہن حقیقت مین خوب گاتی ہو
دل کے ٹکڑے کر دیے بلاشک تیرے گانے مین تاثیر ہی غنچہ دہن نقلی نے دست بستہ عرض کی کہ حضور نے

ابھی کمال کیا سنا ہین ساقی گری خوب کرتی ہون راز دار نے کہا کہ شراب اونڈیل کر پلانا یہ کتنی بڑی بات ہی غنچہ دہن نقلی نے عرض کی کہ حضور ملاحظہ فرمائین گے کنجی میخانے کی مجکو ملے تو حضور کو میرا کمال ظاہر ہو گلشن نے کنجی میخانے کی خواجہ کو دی خواجہ میخانے مین پہونچے سب شراب کو خراب کیا پکار کر آواز دی کہ جسکو شراب پینا ہو لیجائے ہم ساقی ہین کوئی باقی نہ رہے کنٹر و گلابیان و سبئے اٹھا اٹھا کر کنیزین لے گئین خواجہ نے چالیس گلابیان مے ارغوانی اُس مین بھر کے کشتی مین لگائین محفل مین لے کر بے تکلف آئے راز دار نے کہا کہ دیکھو صاحب کس سلیقے سے شراب لائی ہو زاہد کا بھی دل چاہے کہ ایک جام پی لے عمرو نے لا کر گلابیان سامنے رکھین غزل ہائے عاشقانہ گائین گانے پر تو راز دار مبہوت ہو رہا ہی خواجہ نے کہا کہ دو ایک جام بھی پیجیے تو رنگ جمے آپ کو راضی کرون مجھے کچھ آپ سے عرض بھی کرنا ہی کنارے چلیے تو کہونگی یہ کہکے جام لبریز کیا

کئی شعر مضمون شراب کے پڑھے

نظم

آنکھوں کو جانتے ہین پیالہ شراب کا ۔۔۔ مستوں کو فرض عین ہے پینا شراب کا

میرا خمیر بادۂ انگور سے بنا ۔۔۔ گھٹی مین میری پڑ گیا قطرہ شراب کا

آتش مزاج یار ہی عاشق ہی بادہ خوار ۔۔۔ پتلا وہ آگ کا ہی مین پتلا شراب کا

دل توڑ ڈالا ساقیِ مہوش نے ای قمر ۔۔۔ دکھلا کے ٹکڑے کر دیا شیشا شراب کا

یہ اشعار پڑھ کر بصد ناز و ادا جام طرف راز دار کے بڑھایا نخل پر ایک طائر بیٹھا تھا اُس نے کچھ آواز دی راز دار نے سر اُٹھا کے دیکھا پکار اُٹھا کہ ای طائر قدرت خداوند اگر شراب کا پینا نا منظور ہی تو لے تو ہی پی لے شراب شعلہ بنکر اُڑی اُس طائر نے وہ شعلہ شراب دہن مین اپنے لیا پکار اُٹھا کہ ہم تجکو آگاہ کر چکے اب بھی تجکو غفلت ہی راز دار نے کہا کہ کیون غنچہ دہن یہ معاملہ تمنے دیکھا قدرت خداوند ہفت پیکر کو ملاحظہ کیا سچ بتا کہ تو کون ہی عمرو نے کہا کہ مین وہی کنیز نذر کردۂ خداوند ہون کیا تم کو کچھ شک گذرا ہی مفصل حال مجھ سے کہو ذرا کنارے چلو تو ایک مژدہ سناؤن یقین ہی کہ خوش ہو جاؤ گے راز دار نے باتین کرتے کرتے مُنہ سے اُف جو کی دھوان نکلا عمرو کا رنگ و روغن اُڑ گیا اب تو صحبت مین ہڑ ہوا کہ ارے بن بانس کہان سے آیا خواجہ خیال کرتے ہین کہ پاؤن زمین سے تھام لیے راز دار نے کہا کہ او ساربان زادے

خداوند نے فرمایا تھا کہ اب جو باغ گلشن میں جاؤ گے عمرو کا ضرور سامنا ہوگا پھر گلشن سے کہا کہ میں اس ظالم کو لیجاؤں قید خانے میں پہونچاؤں جب یہ ظالم تڑپ تڑپ کر مرے تب یہ معاملہ صاف ہو یہ کہکے اپنے مقام سے اٹھا خواجہ غل مچاتے ہیں کہ ای گلشن مجھے بچالے یہ ظالم لیجاکر مار ڈالے گا گلشن نے کنیزوں سے کہا کہ اسے جاکر میری کنیز کو تلاش کرو کہ غنچہ دہن پھر کیا گذری ادھر کاہ فروشوں نے غنچہ دہن کو ہوشیار کیا غنچہ دہن روتی ہوئی آئی کہا حضور میں جنگل میں پڑی تھی بڑا مقام شکر ہو کہ کوئی شیر بھیڑیا نہیں آیا رازدار نے کہا کہ ملکہ میں کل حاضر ہونگا اب میں اس ساربان زادے کو لیے جاتا ہوں قید خانے میں اسے پہونچاؤں یہ کہکے عمرو کی کمر میں پنجہ دیا خواجہ تسبیح ہوا سے بیہوش ہوگئے قریب ایک کوہ کے رازدار پہونچا کان میں آواز آئی کہ یا خداوند ہفت پیکر آپ آج اکیلے کیوں آئے پھر آواز آئی کہ بندۂ خاص الخاص عیار کو گرفتار کیے ہوئے لاتا ہو اُس کی خاطر کرو ہم سے ملواؤ ہم اسکو فرشتۂ رحمت بنائیں گے اپنے ساتھ آسمان پر لیجائیں گے رازدار یہ آواز سُنکر ملٹا پہاڑ پہ آ کے دیکھا کہ ایک منڈیا پڑی ہو اُس میں ایک درویش بیٹھا ہو ہفت پیکر کو یاد کرتا ہو جوڑا بندھا ہوا دھونی آگے لگی ہو آسمیں سے دھواں نکل رہا ہو رازدار نے عمرو کو گوشے میں ڈالدیا آپ آکر سلام کیا کہا کہ ای مقبول بارگاہ ہفت پیکر کیا خداوند اس پہاڑ پہ آتے ہیں فقیر نے سونٹا اُٹھایا کہا او نادان دیکھتا ہی خداوند سامنے کھڑے ہیں سجدہ کر خداوند فرماتے ہیں رازدار ہاتھ باندھ کر واسطے سجدہ کے جھکا ہفت پیکر ہفت پیکر پکارنے لگا فقیر نے اُٹھکر اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ عمرو آلی

سریع السیر چون باد بہاری	جہان سرہنگ در خنجر گزاری
منم عیار قران شیر یا نم	بمیدان اژدر آتش فشانم

یہ کہہ مارا کہ رازدار کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوے گلشن باغ میں بیٹھی کہہ رہی ہی عجب معرکہ در پیش ہوا کہ عمرو میرے باغ میں آیا رازدار گرفتار کرکے لیگئے یہ کہتی تھی کہ طائر نے آواز دی کہ ای گلشن رازدار مارا گیا گلشن ہائے رازدار کہہ کے اُٹھی ہی کہ برق چمکی گلشن پر گری گلشن کے دو ٹکڑے ہوے یہاں خواجہ عمرو و قران پہاڑ پہ ہیں عمرو نے ہوشیار ہوتے ہی قران کی تعریف کی کہ ای قران خوب وقت پہ پہونچے یکایک پہاڑ پھٹا عمرو و قران کی آنکھیں بند ہوگئیں اب جو آنکھ کھلی اپنے کو قلعۂ فیروزہ نگار میں پایا صاحبقران کو

اسم اعظم یاد آیا اُٹھ کر قید توڑی جنگ کر رہے ہین فیروزہ جادو کے ملازمون نے چارجانب سے گھیرا ہی
امیر مسلح و مکمل مصروف جنگ ہین فیروزہ تاجدار سوار ہوا اپنے ساتھ والون سے کہہ رہا ہی کہ
حمزہ یکہ و تنہا ہی اسکو مارو معلوم ہوتا ہی کہ ابھی وار مارا گیا جب تو یہ معرکہ گذرا کُل فوج امیر پر
آپڑی صاحبقران لڑ رہے ہین کہ آسمان سے نوبت و نقارے کی آواز آئی نقابدار زرین پوش
مع بارہ ہزار جوانون کے آکر پہونچا باز سفید سر پر سایہ فگن دریاے خون سے زمین رشک گلشن
باز سفید جسپر سایہ ڈالتا ہی وہ جل کر رہجاتا ہی نقابدار زرین پوش لڑتا بھڑتا قریب امیر کے آیا
کہا کہ ای شہریار نکل چلیے بڑی خیر یہ ہی کہ آج کوہ فیروزہ پر ہفت پیکر نہین ہی امیر نے فرمایا کہ مین
بدون قتل فیروزہ تاجدار نہ جاؤنگا نقابدار نے زبردستی امیر کو گود مین لیکر ہوادار پر سوار کیا
کہا یارو نکل چلو یہ بھی عرض کیا کہ ای شہریار ان ملکون کا فتح ہونا کمال دشوار ہی ہفت پیکر بڑا مکار و
غدار ہی اس ملک مین حضور تشریف لائے ہین اب یہان کا حال کھلیگا ساتھ والون سے کہا کہ نکل چلو
دیوزادون نے ہوادار صاحبقران کا اُٹھا لیا نقابدار ساتھ ساتھ صاحبقران کے دیوزادون
نے مع مرکب نقابدار کو اُٹھایا بیرق تین چمکاتے ہوے چلے نقابدار نے امیر کو لاکر قریب لشکر پہونچایا
دیوزادون سے کہا کہ امیر کو اُتارو اور آپ اُسی طرح نوبت و نقارے بجاتا ہوا روانہ ہوگیا
سرداران صاحبقران امیر کو بارگاہ مین لائے امیر نے فرمایا عجب طرح کی مشکل ہی کہ آج مجکو
نقابدار نے قلعۂ فیروزہ سے نکالا ورنہ پھر کسی بلا مین پھنستا عجائب و غرائب یہان کے ذہن مین
نہین آتے کہ عمرو و قران آکر پہونچے امیر نے فرمایا کہ خواجہ یہان سے کوچ کرو قصد کیا کہ لشکر تیار ہو
صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا ایک پہلوان گینڈے پر سوار پشت پر سات لاکھ فوج وہین سے
پکارتا ہوا کہ ای حمزہ تو قید سے چھوٹا خداوند پر سب حال کھل گیا مجکو بھیجا ہی کہ مین تجکو گرفتار کر کے
لیجاؤن قدرت کو سجدہ کرنا پڑیگا یہ کہکے مقابلۂ صاحبقران مین اُتر پڑا امیر کو ہرکارون کی
زبانی معلوم ہوا کہ بطلان نیزہ باز اس کا نام ہی امیر بھی اُسی مقام پہ اُتر پڑے کوچ کرنا
موقوف رہا اب امیر کو انتظار ہی کہ بطلان طبل جنگی بجوائے تو مقابلہ ہو امیر اسی فکر مین تھے کہ
زبانی ہرکارون کے معلوم ہوا کہ بطلان کسی کے انتظار مین ہی وقت پر یہ داستان حیرت بیان تحریر ہوگی

یہان حال نورالدہر بن بدیع الزمان کا تحریر کرنا منظور ہی

دوکلمۂ داستان جلالت عنوان شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان پہونچنا قلعہ جات پر اور پہلوانون سے مقابلے مشکل فتح در بند۔ ساقی نامۂ مصنف

کدھر ہی نوای ساقی لاجواب
کہ آئی ہی اس باغ مین پھر بہار
عروسان گلزار ہین سبز پوش
تو گرداب ہی خنجر لاجواب
اڑنے لگے نخل گلزار ار بھی
کہ لالے نے روشن کیے ہین چراغ
ادھر سرو پر قمریان وجد مین
عروسان گلشن کے دیکھو سنگار
لکھون داستان جلالت نشان

کہ لکھنا ہی مجکو یہ ساری کتاب
چہکتے ہین ہر سمت مرغان باغ
ہی نہرون کو بحر محبت کا جوش
حبابون کو آنکھیں ہرن کی لکھون
کہ ہین جوش مین آج میخوار بھی
یہ منظور ہی باغ مین دھوم ہو
ادھر بلبل خوش بیان وجد مین
جو آمد ہی فصل بہاری کی آج
کہ ہو شاد جس سے دل ناظران

چلے دورۂ بادۂ نوشگوار
کہ ہو رنگ پر آج سامان باغ
جو ہر موج ہی تیغۂ برق تاب
کہ تعریف سیر چمن کی لکھون
چلے رند ہنستے ہوے سوے باغ
کہ کیفیت رنگ معلوم ہو
ہوا رشک سے لالہ کیون داغدار
ہر اک گل کے سر پر شگفتہ ہی تاج

پھرہ مرحلہ پیمایان منازل حیرت وہمت طی کنندگان مراحل مصیبت ومحنت اس داستان حیرت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر
مرصع خیال سخن آفرین ۔ سخن را بکرسی نشاند این چنین ۔ کہ جسوقت گل نودمیدۂ گلزار خلیل الرحمن نور دیدۂ مومنان ومسلمانان برہم زنندۂ زہر و بے ایمان شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان نے کیفیت قاسم کی سُنی اور یہ بھی خبر معلوم ہوئی کہ لندھور کو بھی ساتھ لیگئے نہایت قلق ہوا منظور ہی کہ چل کر ہفت پیکر کی سرکوبی کرین طہماس سے اشارہ کیا کہ آج رات کو لشکر تیار رہے ہم چھوٹے قبلہ وکعبہ کی فکر مین جائین گے انکو بدعت سے ہفت پیکر کی بچائین گے یا موت اُس طرف لیے جاتی ہی طہماس نے لشکر تیار کیا شبرنگ بن عمرو کو ساتھ لیا مع لشکر ایک جانب روانہ ہوگئے سات منزلین طی کی تھین کہ ایک صحرا مین پہونچے شب کو اُسی مقام پر خرگہ نشین ہوئے صبح کو بہ قاعدۂ قدیم اُٹھے پشت اسپ پر سوار ہوئے چاہتے تھے کہ لشکر کو لیکر روانہ ہون کہ توپ کی آواز کان مین آئی نور الدہر نے شبرنگ سے کہا کہ کوئی قلعہ کسی مقام پر لڑرہا ہی ذرا بڑھکر دریافت تو کرو کہ یہ کس مقام پر لڑائی ہورہی ہی شبرنگ بڑھا صحرا سے نکلکر دیکھا کہ ایک قلعہ ہی

سر بہ فلک کشیدہ ایک بادشاہ پیر زمین گیر بالاے قلعہ خوف سے تھر تھر کانپ رہا ہی ایک پہلوان
زبردست یلوہ کرتا ہوا قلعے پر جاتا ہی وہ پہلوان گولون کو رد کرتا ہوا قریب خندق پہونچ چکا ہی للکار رہا
ہی کہ ای بادشاہ دروازہ کہولدے اگر دروازہ توڑکر آؤنگا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا وہ بادشاہ پیر
فریاد کر رہا ہی کہ کوئی مجھ مسلمان کا بچانے والا نہین کہ اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے دیکھیے یہ کیا بدعت
کرتا ہی شبرنگ نے پلٹ کر نورالدہر سے بیان کیا کہ ایک بادشاہ نحیف و ضعیف طریقے سے
معلوم ہوتا ہی کہ مرد مسلمان ہی اُسپر ایک پہلوان بدعت کر رہا ہی نورالدہر کو یہ سُنکر نہایت
بیقراری ہوئی فرمایا اہل اسلام کی مدد ضرور ہی یہ کہکے مرکب بڑھایا طہماس پیچھے پیچھے
صدران ماہ منظر و دراج دورگوش لشکر کو سنبھالے ہوے عقب مین آتے ہین نورالدہر
اُسوقت سامنے قلعے کے پہونچے کہ وہ پہلوان قریب خندق پہونچکر گینڈے سے اُترا چاہتا
ہی کہ خندق قرادن دامن گردان رہا ہی آستینین چڑھاتا ہی نورالدہر نے نعرہ کیا کہ او ظالم
کہان جاتا ہی آگے نہ بڑھنا اُس پہلوان نے بنگاہ قہر و غضب طرف نورالدہر کے دیکھا
گینڈے پر سوار ہو کے پلٹا مقابلے مین نورالدہر کے آیا بعد تکاور کے پوچھا کہ او جوان تیرا
کیا نام ہی نورالدہر نے نام اصلی بتا دیا وہ پہلوان قہقہہ مار کر ہنسا کہا کہ تم لوگون کی تلاش
خداوند ہفت پیکر کو ہی ہر چند کہ مین اُنکا معتقد نہین ہمارا بادشاہ سلطان نیرہ بار بہادر
بے نظیر وہ کسی قدر خراج دیتا ہی میرا نام مفتوح فیل پیکر ہی اس بادشاہ نے کہ کیوان یمنی
اسکا نام ہی کئی سال سے خراج نہین دیا سلطان نے مجکو حکم دیا کہ اس کی مشکین باندھ کر
لاؤ یا خراج وصول ہو تم لوگون کے مقدمے مین غلغلہ سُنا کہ ہفت پیکر سے آپلوگون نے
بگڑی اُلجھائی اکثر سردار اُسکے برا سے مدد بادشاہ نورافشان گئے وہان جاکر قتل ہوے
اب ہفت پیکر نے حکم دیا ہی کہ سب کو گرفتار کرکے لاؤ بڑے بڑے پہلوان آپلوگون کی
تلاش مین نکلے ہین ای جوان سبحے مجھے تیری صورت پر رحم آیا لیکن اُن پہلوانون کے ہاتھ سے
بچنا دشوار ہی ایک ایک پہلوان کوہ پیکر لڑائیان جھیلے ہوے ہی بڑے تکلف سے اگر خداوند
ہفت پیکر نے طلسم مین خدائی جمائی ہی مین تیری گستاخی معاف کرتا ہون اس سرحد سے نکل جا
اپنی جان کو بچا نورالدہر نے کہا کہ او مفتوح انشاء اللہ اس طلسم ہفت پیکر کو

مثل ہوش ربا و نور افشان فتح کرینگے ہر چند کہ مفتوح نے سمجھایا نور الدہر نے نہ مانا
مفتوح نے نیزہ مارا آپس مین نیزہ چلنے لگا دو گھڑی کامل نیزہ بازی ہوئی نور الدہر نے گا ٹھ کر
تجھپیڑ مارا نیزہ ہاتھ سے مفتوح کے نکل گیا اُسنے جھلا کر تلوار کا ہاتھ مارا نور الدہر نے تلوار
کو تلوار پر روکا اب جو تیغہ خارا شگاف سلیمانی کو کھینچا بجلی تڑپ کر ابر نیام سے نکلی
مفتوح کانپنے لگا دل کو یقین ہوا کہ اس تلوار کا وار نہ رکے گا کہا اے جوان تو ظاہر مین جری
بہادر ہی باطن مین یہ کیا کہ تیرے ساتھ دوسرا جوان ہی مجکو تیر مارا چاہتا ہی نور الدہر غصے
مین پلٹے کہ کون سردار آ گیا منہ جو پھیرا مفتوح نے اوپر سے ہاتھ تلوار کا مار دیا تا دوابرو تلوار
پہونچی نور الدہر نے زخم کاری کھایا چاہا تلوار ماروں غش آنے لگا سر ہر شہ زین پر جھک گیا
مفتوح نے چاہا کہ سر کاٹ لوں طہماس جو سر پہ کھڑا ہی عاشق جمال نور الدہر خون کے قطرے
جو سر سے ٹپکے کلیجہ خون ہو گیا وہین سے گینڈا اُڑایا آواز دی کہ او قالو پرست کیا کرتا ہی اتنے
جلدی طہماس آئے کہ گینڈا انچ بیچ مین ڈالدیا ہاتھ مفتوح کا بلند ہو چکا تھا وہی وار اُس نے
طہماس پر کیا طہماس نے ساطور آگے کر دیا ساطور پر جو تلوار پڑی دو ٹکڑے ہو گئی قبضہ اسنے
کھینچ مارا طہماس غصے مین گینڈے پر سے کود ے زیر شکم کر گدن ہاتھ دیکر مفتوح کو مع گینڈے
اُٹھا لیا اُکھیڑ کر مارا کہ استخوان مفتوح کے چور چور ہوے اہالی فوج مفتوح طہماس پر آ پڑے
فوج نور الدہر نے طہماس کی مدد کی ساتھ والوں کو مفتوح کے شکست ہوئی نا شدہ اپنے
آقا کا لیکر بھاگے وہ بادشاہ بہر خوشی خوشی قلعے سے نکلا نور الدہر کو سلام کیا کہا کہ حضور نے
غلام کو تو نہ پہچانا ہوگا ہم نمکخوار قدیم ہین اے شہریار بھائی میر النعمان بن منظر ملازم
نوشیروان تھا جب وہ امیر پر چڑھ کے گیا صاحبقران کے ہاتھ سے زیر ہو کے
مسلمان ہوا بھائی صاحب نے مجکو لکھا کیوان بن منظر میرا نام ہی صاحبقران کو دعا دیا
کرتا ہون اب حضور قلعے مین تشریف لے چلین آج بڑی مراد حاصل ہوئی کہ پوتا امیر کا میرے
قلعے مین آئے آج نہایت روز سعید ہی نور الدہر نے کیوان پر بڑی مہربانی فرمائی ساتھ
کیوان کے قلعے مین تشریف لائے لشکر باہر اُترا بعد زخم دوزی دار الامارۃ مین آئے کیوان
نے کہا کہ تخت پر بیٹھیے نور الدہر نے انکار کیا کیوان تخت پر بٹھیا شاہزادہ نور الدہر

شکن زرین پر جلوہ فرما ہوے صحبت عیش آراستہ ہوئی سرداران نور الدہر بھی آئے جب ہنگامۂ صحبت گرم ہوا نور الدہر نے پلٹ کے دیکھا کیوان رو رہا ہی اسقدر بیقرار ہی کہ وحال پر رومال تر ہوتا ہی نور الدہر نے گانے والے کو منع کیا فرمایا کہ کیون کیوان خیر تو ہی کہا کہ ای شہریار آپ مصروف عیش و نشاط ہون میرے مقدمے مین دخل نہ دین نور الدہر نے فرمایا کہ آپ ہمارے بزرگ ہین آپ کی پریشانی کیونکر دیکھون قسم ہی آپ کو سر صاحبقران کی جلد مفصل حال بتائیے کیوان بہت رویا دل تھام کر کہا کہ ای شہریار ایک فرزند گنبد پر درگاہ نے عنایت فرمایا تھا حسین و جمیل تیغزن صف شکن ایک دن برائے شکار نکلا یہان سے بارہ کوس پر ایک صحرا ہی اُس صحرا کو صحرائے عجائب کہتے ہین اُس صحرا مین جا کر ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا آج تک اُسکا نشان نہین ملا کئی سال سے فراق مین فرزند کے بیقرار ہون اس وقت یاد آگیا ساتھ والون نے اُسکے آکر خبر دی کہ جسوقت سے مرکب عقب مین ہرن کے لے گیا پھر پتہ نہین لگا نہین معلوم اُس دلیر پر کیا گذری الماس خوشرو اُسکا نام ہی اُسکے فراق مین زندگی دشوار ہی نور الدہر نے فرمایا کہ کل ہم اُسکا پتہ لگائین گے لاکر تمسے ملائین گے کیوان قدمون پر گر پڑا کہ برائے خدا ایسا نہ فرمائیے آپ کا میرے ملک مین تشریف لانا میرے لیے سعادت دارین ہی بخیر و خوبی دو چار روز تشریف رکھیے پاس اپنے دادا جان کے جائیے ورنہ پریشان ہو جیے گا نور الدہر خاموش ہو رہے بوقت سحر مسلح ہوکر سامنے کیوان کے آئے کہا کہ ای کیوان وہ صحرا ہمکو چل کر دکھاؤ کیوان نے بہت بہت سمجھایا نور الدہر نے نہ مانا طہماس سے کہا کہ تم لشکر لیکر یہان ٹھہرو ہم اندر ایک ہفتے عشرے کے آتے ہین طہماس بہت بیقرار رہا ہر چند کہا کہ مین آپ کے ساتھ چلونگا شاہزادہ نور الدہر نے کہا کہ لشکر بے سردار رہیگا شبرنگ بھی یہین ٹھہریگا شبرنگ نے کہا کہ آقا مین ضرور چلونگا نور الدہر نے منع کیا کہ ای شبرنگ تم بھی ساتھ نہ چلو شبرنگ خاموش ہو رہا کیوان کو ساتھ لیکر نور الدہر چلے شبرنگ کنارے کنارے چلا نور الدہر جب قریب اُس صحرا کے آئے کیوان نے رو رو کر عرض کی کہ اسی صحرا مین میرا فرزند گم ہوا نور الدہر نے کیوان کو رخصت کیا آپ گھوڑا بڑھا کر صحرا مین چلے جب صحرا مین پہو نچے شبرنگ

چھپا ہوا دیکھ رہا ہی کہ ایک ہرن سامنے نورالدہر کے آیا نورالدہر نے ہرن پر گھوڑا ڈالا ہرن
بھاگا شبرنگ دیکھ رہا ہی کہ نورالدہر پیچھے ہرن کے کوس بھر گئے وہان پر گھوڑے سے
اُترے ہرن کھڑا تھا ارادہ ہوا کہ کمندون سے پکڑون شبرنگ گوشے سے دیکھ رہا ہی نورالدہر
نے حلقہاے کمند ہرن پر مارے جب حلقہاے کمند آہو پہ پڑے آہو نے ایک چیخ ماری
غبار بلند ہوا بعد عرصے کے غبار ہٹا شبرنگ نے دیکھا کہ مرکب نورالدہر کا کوتل ٹہل رہا ہی
نہ آہو ہی نہ نورالدہر شبرنگ حیران ہو گیا جنگل مین مارا مارا پھرتا ہی مرکب تو اس نے لشکر
مین روانہ کر دیا آپ پھر جنگل مین آیا جس مقام پر نورالدہر غائب ہوے ہین وہان آتا ہی
نورالدہر کو چہار جانب دیکھتا ہی کہین پتہ نشان نہین معلوم ہوتا نہ کوئی گانون اور نہ کوئی قریہ
اُس جنگل مین حیران و پریشان ہی کہ ای شبرنگ کون آقا کو لے گیا شبرنگ تو جنگل مین
مارا مارا پھرتا ہی کہین پتہ نہین ملتا وقت پر حال شبرنگ لکھا جائیگا اب حال نورالدہر
تحریر ہوتا ہی کہ جب نورالدہر نے حلقہاے کمند اُس آہوے وحشی پر مارے غبار بلند
ہوا آنکھ بند ہو گئی اب جو آنکھ کھلی دیکھا کہ چند زنگی مجکو گرفتار کر کے لیے جاتے ہین ہاتھ مین
ہتھکڑیان پانون مین بیڑیان ایک بارگاہ کلان مین لیکر نورالدہر کو لے آئے ایک بادشاہ
تخت پر بیٹھا تھا اُسنے کہا کہ ای جوان تو نے اپنے کو کیون مصیبت مین ڈالا یہ سرحد طلسم
فرنگ ہی بڑے بڑے لوگ فتح کرنے کی امید پر آئے اور شرمندہ ہو کر پلٹ گئے آپ کو
مناسب ہی کہ خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کیجیے نورالدہر نے کہا ادبیہودہ کیا بکتا ہی جو تجھسے
ہو سکے قصور و کوتاہی نہ کر بہ عنایت پروردگار اس طلسم کے مٹنے کا وقت قریب آیا یہ سُنکر
اُس بادشاہ نے حکم دیا کہ اس جوان کو لیجا کر صحراے معیبت خیز مین چھوڑ دو زنگی کشان کشان
نورالدہر کو لے چلے جب شہر کے باہر آئے اُن زنگیون نے طرف آسمان کے دیکھکر آواز
دی کہ یا خداوند طلسم اس جوان کو صحراے مصیبت مین پہونچا دیجیے یہ کہکر زنگی الگ کھڑے
ہوے آسمان پر برق چمکی برق سے ایک پنجہ نکلا پنجہ مثل برق چمکتا ہوا قریب نورالدہر آیا کمر
مین نورالدہر کی پنجہ پڑا آسمان پر پنجہ اُٹھا کر لے گیا تموج ہوا سے نورالدہر بیہوش ہو گئے
بعد تھوڑے عرصے کے جو ہوش آیا دیکھا کہ ایک صحرا مین کھڑا ہون اور دو تین سو جوان

صحرا مین جو چمن طولانی ہین اُن چمنون مین گل چینی کر رہے ہین نور الدہر ٹہلتے ہوے جو اُن سب کے پاس آئے جمال کو دیکھکر وہ لوگ افسوس کرنے لگے نور الدہر بگڑے کہا کہ اے بیچارو افسوس کیا کرتے ہو اُنھون نے کہا کہ آپ کے حُسن و شباب پر افسوس آتا ہی کہ آپ کیونکر قید ہوے نور الدہر نے کہا کہ قیدی وہ جو ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہو ہم اپنے قابو و اختیار مین ہین جہان چاہین وہان جائین اور جہان چاہین بیٹھین ان باتون پر نور الدہر کی وہ لوگ رونے لگے کہا کہ ای نو گرفتار ابھی یہان کے مزے سے آگاہ نہین ہو بڑی برائی یہ ہی کہ کھڑے کھڑے پھر رہے ہو گل چینی کرو کچھ بناؤ نور الدہر نے کہا کہ ہم کیا مالی ہین ایک نے کہا کہ بھائی یہ نئے نئے آئے ہین جب تکلیف اُٹھائینگے پھر راہ پر آئینگے ابھی تو ہماری باتون پر خفا ہوتے ہین سمجھ جائینگے نور الدہر کنارے آکر بیٹھے وہ لوگ جب گل چینی کر چکے کنارے بیٹھکر زیور بنانے لگے اپنے اپنے طور پر سبھون نے بنایا جب دن پہر بھر باقی رہا تو اُس صحرا سے ایک جانب چلے نور الدہر سوچے کہ دیکھین یہ لوگ کہان جاتے ہین الگ الگ اُنکے چلے جنگل مین ایک مقام پہ ایک چبوترہ تھا وہان جاکر سب بیٹھے اپنے دونے زیور کے آگے رکھ لیے کہ ایک طرف سے ایک نازنین پیدا ہوئی آگے آگے وہ نازنین پیچھے ایک عورت کے سر پر خوان رکھا ہوا اُس عورت نے آکر خوان طعام اُسی مقام پر رکھا دو دو روٹیان ایک ایک آبخورہ پانی کا سب کو بانٹا نور الدہر کی طرف پلٹ کر نازنین نے کہا کہ ای جوان تو نے کچھ نہین بنایا نور الدہر نے کہا کہ کیا ہم مالی ہین ہنسکر اُسنے کہا کہ جب بھوکون مروگے تب مالی بننا اچھا معلوم ہوگا نئے نئے آکے قید ہوے اور یہ نخرے کرتے ہین خدا ہماری ملکہ کو سلامت رکھے کہ اُنکی وجہ سے یہان کھانا نصیب ہوتا ہی یہ صحرا مصیبت خیز ہی مصیبت کی یہان انتہا نہین اس سال مین ہماری مالک نے کیا کیا کوشش کی تو یہ سامان مقرر ہوا یہ کہکے ہنستی ہوئی چلی گئی دن بھر نور الدہر کو گذرا شب بسر ہوئی نوجوان شاہزادے بھوک سے بیقرار ہوے ٹہلتے ہوے اُن سب کے پاس گئے اُن سب نے کہا کہ ای نوجوان آج تو تکلیف کر اگر کچھ مشقت نہ کریگا تو کھانا نہ ملے گا نور الدہر نے کچھ جواب نہ دیا جب تیسرا پہر ہوا خیال مین گذرا کہ تھوڑی دور بڑھکر کھانا وہ جو لاتی ہی اُس سے چھین لین یہ سوچ کر نخل سے

ایک لاٹھی توڑی جب یہ سب بنا نہوا نے زیور گل بنا کر اُسطرف چلے نور الدہر اُنکے پیچھے ہو لیے
وہ تو جا کر ایک مقام پر ٹھہرے کہ صحرا سے وہی نازنین آگئے آگے ایک فرد ورنی پشت پر
نور الدہر نے للکارا کہ اری خوان رکھدے اُسنے چِلّا کر کہا کہ بی بی دیکھئے یہ قیدی کھانا چھینتا ہی
نور الدہر نے بڑھکر ایک لاٹھی ماری فرد ورنی خوان رکھکے بھاگی اُس عورت نے اُن قیدیون
کو پکارا کہ ارے قیدیو دوڑو تمھارا کھانا آج یہ مسٹنڈا چھینے لیتا ہی قیدی سب دوڑے جو قریب
آیا نور الدہر نے ایک لکڑی ماری وہ بھاگا پانچ چھ کو جو نور الدہر نے چوٹیلا کیا اب سب
دور سے لینا لینا کہہ رہے ہین قریب نہین آتے نور الدہر نے روٹیان بیٹھکر کھانا شروع
کین بارہ پہر کے بھوکے تھے پیٹ مین آگ لگی ہوئی تھی آدھی آدھی روٹی کا نوالہ منھ مین
ڈال گئے حلق سے نہ اُترا تو پانی پینے لگے بمشکل پانی سے نوالے حلق سے اُتارے وہ نازنین
روتی پیٹتی سامنے قصر تھا اُسمین پہنچی پکار کر آواز دی حضور آج ایک بڑا ظالم جنگل مین آیا ہی
فرد ورنی کو لاٹھی ماری مجھ پر چلا تھا مین تو بھاگی کہ مجھپر جو شاخ تر کی لکڑی پڑیگی زندہ نہ رہونگی
کیونکر یہ مصیبت سہونگی یہ کہکے جو غل مچایا پردہ قصر کا اُٹھا ایک نازنین گلنار پوش جوڑا سُرخ
پہنے ہوئے بانکی ترچھی ادا دریاے جواہر مین غوطہ زن نہایت حسین نکلی نگاہ اُسکی شاہزادہ
نور الدہر پر پڑی کہ ایک جوان نہایت حسین وجمیل غبار چہرے پر پڑا ہی یا ذرے چمک
رہے ہین صاف ثابت ہوتا ہی کہ ماہ تابان پر ستارے جڑے ہین نور الدہر نے بھی دیکھا کہ ایک
نازنین پشت پر کئی سی کنیزین عہدے ہاتھون مین لیے ہوے ساتھ ساتھ آگے وہ ماہ تابان عقب
مین ہجوم سیارگان مگر نور الدہر کھانے مین مصروف ہین اُس نازنین کی جو نگاہ پڑی غصے مین کہا
کہ اوگلشن کیون اسقدر غل مچاتی ہی وہ دن کا بھوکا تھا کیا کرتا قیدی کیون چیخ رہے ہین اُنکو
منع کرو غل نہ مچائین اور کھانا بھیجا جائیگا شمشاد قد وزیرزادی برابر کھڑی تھی کہا کہ اے شمشاد قد
اس جوان کو یہان سے بلا ے خشک روٹی اس سے کھائی نہین جاتی کوئی شاہزادہ
جلیل ہی بھوک سے پریشان ہی شمشاد قد نے کہا کہ واری مقدمۂ طلسم ہی کوئی خرابی نہ ہو ملکہ
نے کہا کہ قیدی کو کھانا کھلانے مین خرابی کیسی مین تو حکم دے چکی ہون کنیزون نے بموجب
اشارہ وزیرزادی پکارا کہ او جوان وہ کھانا چھوڑ دے ملکۂ عالم بلاتی ہین نور الدہر

دیکھ رہے تھے بیقرار ہوکر دوڑے جب قریب قصر کے آئے کنیزون نے دروازہ کھول دیا
نورالدہر سیڑھیان طی کرکے بالاے قصر آئے اُس نازنین کو بخوبی قریب سے دیکھا اور زیادہ
مبہوت ہوے وہ نازنین فرش پر آکے بیٹھی نورالدہر بھی اسی مقام پر آئے بیٹھنے کا اشارہ ہوا
نورالدہر مسند پہ آکے بیٹھے ملکہ نے کنیزون کو اشارہ کیا کنیزین خاصہ لائین کہا ای شہریار اب
نوش فرمائیے نورالدہر نے سر جھکا لیا کہا کہ ای شہنشاہ تو بی نہین معلوم تمھارا مذہب کیا ہی
اِس وجہ سے عذر ہی اُس نازنین نے کہا کہ اس طلسم مین خداوند شہنگ دریاے قہار سے
پیدا ہوے ہین اُنھین کو سب سجدہ کرتے ہین مین اپنے حال سے خود آگاہ نہین اُنھین عقلمند اور
شہنگ کو سجدہ کرتی ہون نورالدہر نے کہا کہ کوئی ساحر شعبدہ باز ہوگا اُسکو خدا جانتی ہو پروردگار
وہ ہی کہ جس نے تمام عالم کو ایک کلمۂ کن سے پیدا کیا چند کلمے مذمت کفر کے اور چند
تعریف خدا مین بیان کیے اُس نازنین نے سر جھکا کر کہا کہ مہمان کی خاطر ضرور ہی جو تم کہتے ہو
یہی اعتقاد کیا ملکہ نے اور کنیزون نے کلمہ پڑھا ملکہ نے کہا کہ اب تو نوش فرمائیے شاہزادہ
نورالدہر نے کہا کہ اگر خاطر ہماری مدنظر ہی تو آپ بھی شریک ہون ملکہ نے بھی ہاتھ بڑھایا نورالدہر
نے نوالہ بنا کر ہاتھ بڑھایا ملکہ نے کہا کہ صاحب میرے ہاتھ موجود ہین یہ تکلیف کیا ضرور نورالدہر
نے شرما کر سر جھکایا ملکہ نے مسکرا کر غنچۂ دہن وا کیا کہا کہ صاحب کیون رنجیدہ ہوتے ہو لاؤ
مین تمھارے ہاتھ سے نوالہ کو کھاؤن مطلب تمھارا یہ ہوگا کہ مین بھی نوالہ تمکو دون یہ کہکے
نوالہ نورالدہر کو دیا نورالدہر نے بھی کھایا راز و نیاز سے دونون نے خاصہ نوش کیا بعد
خاصے کے شراب طلب کی نورالدہر نے جام پیا ایک جام ملکہ کو پلایا کنیزین چپ حیران
ہین کہ آج ملکہ عالم نے غضب کیا دیکھیے کوئی آفت نہ آجائے قیدی طلسم صحراے مصیبت خیز
کو بالاے قصر بلا لیا پہلو مین لیے بیٹھی ہین شراب چل رہی ہی ایسا نہ ہو کہ کچھ خرابی آجائے بعض
بعض تو ایسی باتین سوچ کر گوشے مین ہٹ گئین کنارے جا کے بیٹھین یہان یہ دونون شراب پی رہے
ہین ملکہ نے باتون باتون مین حال پوچھا نورالدہر نے کہا کہ واسطے رہا کرنے فرزند کیوان
بن منتظر کے آیا ہون ملکہ نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا کہ ای شہریار دو برس سے پیشتر کا وہ
قیدی ہوگا دو برس تک قیدی اس صحرا مین رہتے ہین بعد دو برس کے قیدی زندانِ جانہ

طلسم [illegible] جب پیدا ہوئے جاتے ہین یا تنگ جا کر [illegible] لوح [illegible] لکھا کہ اللہ [illegible] پروردگار
ہی وانشاء اللہ تعالیٰ وہان تک پہونچین گے اور اسکو رہا کرینگے اسکے باپ سے وعدہ کر گئے تھے
ہین انشاء اللہ جس دن فتح طلسم واپس نہ ہونگے ملکہ تجھے [illegible] سے یہ طلسم ہوشربا پیدا ہوا
ہی مقام [illegible] لوح [illegible] کسی کو کلید فتح دستیاب ہی نہ ہوگی ہون کہ اسکا نشان نہین ابای طلسم پہ کچھ ذکر کرتے
ہین کہ لوح طلسم [illegible] نابود ہی جب تک لوح نہ دستیاب ہو طلسم فتح کیونکر ہو سکتا ہی تو لکھا
ہے کہ پروردگار عالم سب خبر رکھتا ہے جاننے والا ہی وہ نشان بتا دیگا تا یہ لوح پھر سچا ہیگا
یہ ذکر تھا کہ آسمان پر ایک ابر تیرہ و تار آیا اُس ابر سے برقین چمکنے لگین ایک برق
چمک کر گری اور آواز ہیبتناک آئی کہ او گیسو بریدہ یہ تو نے کیا کیا گنہگار کو پہلو مین جگہ دی یا کا
قصر ہلا لیا پنجہ کمر مین ملکہ کی پڑا ایک پنجہ کمر مین نورالدھر کی پڑا کنیزین سب گرفتار ہوئین فریاد
فریاد کی صدا ئین بلند کرتی تھین کہ یا خداوند نہنگ فریاد ہی پھر ناحق یہ بیداد ہی ہمنے ملکہ کو
سمجھایا ہمارا کہنا نہ مانا قیدی کو بالا ے قصر بلا لیا ہم بیخطا ہین یہ غلغلہ ہوتا ہوا وہ ابر سب کو لیکر
چلا جس ساحر نے ابر گرایا ہی شعبان جادو اُسکا نام ہی بیکران سب کو ابر پر ڈال لیا اور
طرف خاص طلسم کے چلا جب کئی کوس راستہ طی کیا قضا ے کار راہ مین باغ ہی ملکہ ہوشربا ے
شیرین کلام کا ملکہ باغ مین بیٹھی ہین کنیزین خدمت مین حاضر ہین کہ آسمان پر ابر نمایان ہوا کنیزون
نے کہا کہ اری کوئی ساحر زبردست جاتا ہی ملکہ نے جو ابر کو دیکھا ہاتھ سے اشارہ کیا ابر اُسی
مقام پر رک گیا پکار کر آواز دی کہ ارے اس ابر مین کون ہی ہمارے مکان کے سامنے
سے جاتا ہی جواب نہین دیتا ہی شعبان نے کچھ جواب نہ دیا ملکہ ہوشربا نے کان سے بجلی اُتار کر
پھینک ماری برق ابر پر گری کہ ابر پھٹا شعبان جو بڑھا چھا برق کا گرا کہ شعبان کے
دو ٹکڑے ہوے ابر پھٹا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا نورالدھر ابر سے گرے ملکہ نے ہاتھ پر روکا نگاہ
جو جمال جہان آرا پر پڑی پسینے پسینے ہو گئی قلب کانپا کلیجے پر ہاتھ رکھ کے دل کو سنبھالا نورالدھر
کو مسند پر لٹا دیا شاہزادہ ہوش مین آیا کہ ابر سے کنیزین گرنے لگین ملکہ کی کنیزون
نے دوڑ کر عرض کی کہ حضور کنیزین ابر سے گرتی ہین بعد اسکے دیکھا کہ ابر سے ایک
برق چمکی ایک نازنین گرتی ہوئی آتی ہی ملکہ ہوشربا نے اسکو بھی ہمسر کا پہلو مین بٹھا لیا

بیہوش تھی ہوشیار کیا پوچھا کہ کیون صاحب یہ کیا معرکہ ہی کہان سے آپلوگون کو شعبان اُٹھا کر
لے آیا ملکہ نے سب حال رو رو کر بیان کیا کہ مین اپنے قصر مین تھی یہ بیجیا جاکر پہونچا اُٹھا لایا ملکہ
نورالدہر کو یہ نگاہ حسرت دیکھ رہی ہی ہوشربا نے کہا کہ خاموش رہو سمجھا جائیگا مین جانبازی کو
موجود ہون جہان تک ہوگا کد و کوشش کرون گی اور لوح طلسمی کی بھی کوشش کیجائیگی تمہارے
حال زار پر رحم آیا مین لوح کا حال خود شاہ سے پوچھون گی دیکھون کہ وہ کیا فرماتے ہین یہ
کہکے نورالدہر کو ہوشیار کیا ہوشربا نے بڑی خاطر کی نورالدہر کو مسند پر بٹھایا آپ قریب لگے
بیٹھی کہا کیون صاحب کیا قصد ہی نورالدہر نے کہا کہ فتاحی طلسم مجنون کی آرزو ہی خواہ اسمین
جان جائے خواہ رہے جو زبان سے کہا ہی وہ کرینگے طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتے تھے کہ
یہ معاملہ در پیش ہوا ہوشربا نے کہا کہ ای شہریار اگر آپ عمر بھر رہ روی کرتے تو بھی سرحد طلسم
ہفت پیکر مین نہ پہونچتے لیکن راستہ دربند ہا ے طلسم ہفت پیکر کا اسی جگہ سے متعلق ہی جب تک
آپ طلسم مجنون نہ فتح کرین کے تب تک سرحد طلسم ہفت پیکر مین نہ پہونچین سگے اور
بھائی بھتیجے آپکے جو اسی فکر مین نکلے ہین سالہا سال مارے مارے پھرین گے اور سرحد
طلسم ہفت پیکر مین نہ پہونچین گے آپکی انیا لمنذی ہی کہ شعبان کا اسطرف سے گذر ہوا
اور مین نے چھڑا یا میرا عجب طرح کا معرکہ ہی بہن میری ملکہ نرگس حیرت افزا اُسپر بادشاہ
طلسم مجنون عاشق ہوا دعوت کے نام سے بلا بھیجا قید کر لیا کنیز نے اکثر نامے لکھے اُس
ملعون نے جواب دیا کہ اپنی بہن کی شادی ہمارے ساتھ کر دو ورنہ عمر بھر قید مین رہے گی
جفا قید خانے کی سہیگی ہم بادشاہ طلسم مجنون ہین اور ہمسے انکار وصل ای شہریار مین یہان سے
نکنی ہو حسب حکم مجنون جادو بہن سے ملاقات کی ناچار ہو کے یہ بھی پوچھا کہ تم وصل شاہ کا
کیون نہین قبول کرتین جفائین اُٹھاتی ہو بہن نے مجھ سے کہا کہ بہن مین نے خواب مین دیکھا
ہی کہ نبیرہ صاحبقران اس طلسم مین آئین گے مین اُنکی زوجہ کہلاؤنگی بزرگان دین میرے
خواب مین آئے مجکو مسلمان کر گئے بہن تم بھی اعتقاد اسلام کرو مجکو جیسے آپکے آنیکا اشتیاق
تھا شاہ جور عجائب وان وزیر اعظم مجنون مجھپر عاشق ہی روز آتا ہی ہنقین خوشامدین کرتا ہی
مین نے ابتک اُسکو عقلمندی سے ٹالا ہی امروز فردا کرتی ہون چونکہ ساحرہ ہون طاعت

دین اسلام کی قبول کی آج جو وہ بچیا آئے تو مین اُس سے حال لوح کا پوچھون اُسکی ذات سے
لوح کا پتہ ملیگا نور الدہر خاموش ہو رہے جب شام ہونے لگی وہ نازنین جو باغ سے ساتھ
آئی ہی گلشن دریا بار اُسکا نام ہی اُسکو اور نور الدہر کو ایک گوشے مین چھپا دیا آپ سامان
کر کے بیٹھی نور الدہر نے گوشے سے دیکھا کہ پہلے آندھی چلی برق چمکی ایک تخت نمایان ہوا
اُسپر ایک جادوگر سیہ فام بد انجام تخت اُڑاتا ہوا ایا تھ ہلاتا ہوا آکر پہونچا ملکہ کو دیکھکر مثل گل شگفتہ
ہو اکہا کیون جان جہان مزاج کیسا ہی آج تمکو پریشان پاتا ہون ہوشربا نے آنکھون سے
آنسو ٹپکائے کہا کہ ای شاہور عجائب دان کیا پوچھتا ہی آج ہمکو بڑا قلق ہی اب تک تو ہمکو یہ
خیال تھا کہ بہن نرگس کی شادی شاہ کے ساتھ ہوگی ہم گھر مین وزیر کے رہین گے سلطنت
طلسم مجنون پر ہمارا اختیار ہوگا آج جان کا خوف پیدا ہوا تمھاری زندگی کیونکر ہوگی بادشاہ
کیونکر بچیگا ہمنے خبر سنی ہی کہ طلسم کشاے اصلی نے طلسم سرحد مجنون مین داخلہ کیا اگر
طلسم کشاے اصلی آیا اور اُسنے کدو کوشش کی لوح طلسمی پا گیا پہلے ہمین قتل کرے گا کہ ہم
متعلقین وزیر طلسم کہلاتے ہین شاہور نے کہا کہ ای ملکۂ عالم لوح طلسمی کون پا سکتا ہی کوئی ایسا
ہو کہ اس باغ کے بائین جانب ایک صحرا ہی وہان جا کر زیر نخل جنار آواز دے کہ ای داؤد جنی
جلد آؤ داؤد جنی بشکل طائر آئے اُسکی پشت پر سوار ہو وہ صحراے ریگستان مین
پہونچائے صحراے ریگستان مین جاکر ایک آواز دے کہ ای ماہی تازہ کہ لقب جس کا
ریگ ماہی ہی جلد میرے پاس آ ایک جوان زمین سے پیدا ہوگا ہاتھ مین اُس کے
ریگ ماہی ہوگی جب وہ جوان ایسا زبردست ہو کہ اُس جوان کو زیر کرے وہ بخوشی مچھلی
اُسکو دے وہ مچھلی کا شکم چاک کرے تب شکم ریگ ماہی سے لوح طلسم مجنون نکلے گی کون ایسا
ہوگا اور یہ حال کسے معلوم ہی کہ داؤد جنی کو پکارے اور داؤد صحراے ریگستان مین پہنچائے
تم ناحق پریشان ہو رہی ہو ای ہوشربا ے شیرین کلام تمھاری بھی شرکت ضرور ہی
قواعد مین لکھا ہی کہ ہوشربا شریک ہوگی پس تمکو کب منظور رہی اور تم کاہے کو شریک
ہوگی طلسم مجنون تمھارا ہی جب تک تم مدد نہ کردگی تب تک طلسم کشا صحراے ریگستان تک
نہ پہونچیگا یہ کہہ کے کہا کہ صاحب شراب پیو گا بن کو بلاؤ ایک دو غزلین گا سنے طبیعت کو

بھلاوے پڑیا الاست جسکی نازن کیا کرن مار سکتا ہی اگر سر کردن زمین ہلا دون لاکھو دو ... ایک دم مین
قتل کردون ملکہ نے جلسہ آراستہ کیا گانا ہونے لگا شراب چلی رات بھر اسی ہنگامے مین بسر ہوئی
صبح ہوتے آواز الفراق والوداع بلند ہوئی شاہ ہور عجائب وہان رخصت ہوکر روانہ ہوا
ملکہ نے نورالدہر سے کہا کہ اے شہریار حال آپ نے سنا تلاش لوح مین پہلے نورالدہر
آمادہ ہوے ملکہ ہوشربا نے نورالدہر کو تخت پر سوار کیا ملکہ گلشن کو کنیزون کے
سپرد کیا نورالدہر کو لیکر صحرا سے عجائب مین آئین کہا کہ اے شہریار داؤد حبشی کو پکاریے
وہین غضب سے حاضر ہوگی نورالدہر نے بہ فصاحت آواز دی کہ اے داؤد حبشی جلد آؤ یہین
آواز ین ہو دین آسمان پر سناٹا ہوا ایک طائر قوی جثہ اُڑتا ہوا آیا زمین پر آکے قائم ہوا
نورالدہر جھپٹ کر اُسکی پشت پر سوار ہوے طائر اُڑا عقب مین ہوشربا چلی
صحراے ریگستان مین لاکر داؤد نے نورالدہر کو اُتارا نورالدہر پشت طائر سے
اُترے طائر نے چمک چلا کہا کہ جب مجکو طلب کیجیے گا مین حاضر ہونگا طائر تو اُڑ گیا کہ ملکہ ہوشربا
بھی پہونچین کہا کہو اے شہریار آواز دیجیے کہ اے ماہی تازہ جلد ہمارے پاس آؤ نورالدہر نے
آواز دی زمین شق ہوئی ایک جوان قوی تن وقوی من نکلا ایک ماہی پھڑکتی ہوئی ہاتھ مین کہا
کہ اے ... یہ ایک ماہی میرے پاس موجود ہی اسکو لے مگر مین تیرا زور مین امتحان
چاہتا ہون اگر ... پچھاڑے تو تمہا جسقدر ان ہی مجکو زیر کرے گا پھر لوح طلسمی کا
اختیار ہوگا اگر مین غالب آیا پھر تو ... دن گا افسوس کا مقام ہی کہ شاہ ہور نے سب
حال کہدیا یہ کہکے ہاتھ سے اشارہ کیا مچھلی مثل ہیکل گلے مین اُسکے لپٹ گئی اب خم مار کر
سامنے نورالدہر کے آیا نورالدہر بھی آمادہ ہوے قریب تھا کہ کشتی شروع
ہو ملکہ ہوشربا آگے بڑھین آواز دی کہ اے برادر داؤد طلسم کشا سے مقابلہ کرتے ہو
تم قید سے رہا ہوگے اس حفاظت سے بچ گئے تمہارا بھائی یہان تک پہونچ گیا وہ بھی قید سے
رہائی پائیگا ہمیشہ متصل طائر رہتا ہی یہ جو ہوشربا نے سمجھا کر کہا کہ وہ جوان دوڑ کر قدمون پہ گرا
کہا کہ اے شہریار ہم آپکے آنے کے مشتاق تھے ہم دونون بھائی مدت سے اس طلسم مین
پھنسے ہین رحیم حبشی میرا نام ہی وہ طائر بنے رہتے ہین مین زمین پہ رہتا ہون خدا آپ کو

مظفر و منصور کرے قید طلسم پروردگار ہمارے جسم سے دور کبھے کئی سال ہوے کہ عزیز و اقارب
سب چھوٹے یہ ریگ ماہی موجود ہی بسم اللہ شکم چاک کیجیے لوح طلسمی لیجیے نورالدہر نے ریگ ماہی
اُسکے ہاتھ سے لی رحیم حبشی بھی دیکھ رہا ہی کہ نورالدہر نے خنجر کمر سے نکالا شکم مچھلی کا چاک کیا ایک برق
چمکی کہ آنکھیں خیرہ ہوگئیں اب جو نورالدہر نے دیکھا ایک تختی الماس کی مدور رکھی ہے اُسپر
یاقوت احمر کے نورالدہر نے لوح کو ہاتھ مین لیا ماہی مردہ کو ہاتھ سے پھینکا لوح کو دیکھنے
لگے کہ پہلو سے آواز آئی ای شہریار شکر ہی کہ آپ نے لوح پائی ہوشیار رہیے ذرا غلام کو بھی
دیکھیے نورالدہر نے پلٹ کر دیکھا کہ شبرنگ بن عمرو عیار جست و خیز کرتا ہوا آتا ہی قریب
پہونچا کہا کہ ای شہریار آپ بڑے صاحب اقبال ہین لوح طلسمی ملی ہین ذرا دیکھون جسدن
سے آپ سے چھوٹا جنگل مین مارا مارا پھرتا تھا آج حضور کے سامنے پہونچا ہی لوح طلسم
مجنون ہی نورالدہر نے خوش ہوکر شبرنگ کو گلے سے لگا لیا کہا کہ ای برادر یہ دیکھو لوح
طلسمی موجود ہی شبرنگ نے لوح کو ہاتھ مین لیا دیکھنے لگا دیکھتے دیکھتے کہا کہ دیکھیے اے بُھلا یہ
کوئی ساحر آتا ہی ذرا اپنے کو بچایئے نورالدہر اُدھر پلٹے شبرنگ نے پرواز پیدا کیے
آواز دی کہ منم ماہور جادو دیکھیو لوح لیجاتے ہین نورالدہر تو دیکھ کے رو گئے
ہوشربا نے جو دیکھا کہ ماہور اُڑکر چلا آواز دی کہ منم ملکہ ہوشربا سے شیرین کلام
او ماہور کہان جاتا ہی جست کرکے بلند ہوئین برق بنکر ماہور پر گرین کہ ماہور کے
دو ٹکڑے ہوے لاشہ زمین پر گرا نورالدہر نے دوڑ کر لوح اُٹھالی لوح کو چوم کر گلے
مین ڈالا فرمایا کہ ہوشربا بڑا کام کیا ہوشربا نے کہا کہ اب حضور پہ بڑی سختیان پڑینگی جبتک
ہو سکیگا مین ہروقت سامنے پہونچون گی یہ کہکر ہوشربا ایک کبوتر کی شکل بنکر بلند ہوئی
آسمان مین ڈوبی نورالدہر نے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ پڑھ دو دو جنی حاضر
ہو اُس سے کہو کہ مجکو باغ مین موشک زمین کن کے پہونچادے شاہزادہ
نورالدہر نے اسم حاشیہ لوح پڑھا دو جنی بشکل طائر حاضر ہوا مثل انسان کے
گویا ہوا کہ ای شہریار لوح طلسمی مبارک ہو ہروقت ہر مقام پر ہوشیار رہیے گا ایسا نہ ہو کہ
ایالی عرصہ دم دیگر لوح لے لین لوح سے خبردار رہیے گا نورالدہر نے کہا کہ ہمکو

باغ موشک زرین کن مین پہونچاوے یہ کہکر پشت پر اودو کی سوار ہوئے اودو اُڑتا ہوا اچھلا ایک
تھوڑے عرصے کے صحرا مین ایک باغ معلوم ہوا لیکن باغ ویران ہے درختون کے زرد
روشین ٹوٹی ہوئین اودو نے کہا کہ ای شہریار یہی باغ موشک زرین کن ہی پہلو سے باغ پر
نور الدہر کو لاکر اُتارا نور الدہر اُترتے ہی لوح کو دیکھتے ہوئے طرف باغ کے چلے بعد
ملاحظہ مضمون لوح بسم اللہ کہکر باغ مین داخل ہوئے کہ تڑپنے کی آواز کان مین آئی نور الدہر
اُس صدا کی جانب متوجہ ہوئے پے درپے صدا آتی ہی کہ ای پروردگار یہ مصیبت سہی نہین
اُٹھتی ہمارا جلد خاتمہ ہو نور الدہر نے دیکھا کہ ایک نخل مین طہماس بندھے بیٹھے ہین بدن
مین مار سیاہ لپٹے ہوئے نور الدہر دیکھکر بیتاب ہوگئے پکار کر آواز دی کہ ای طہماس
تم کیونکر گرفتار ہوئے رو رو کر طہماس نے عرض کی کہ حضور نے جو لوح طلسمی حاصل کی
تھی اُسکا کیا انجام ہوا نور الدہر نے کہا کہ میرے پاس موجود ہی کہا حضور اس باغ کی
مالک ملکہ موشک زرین کن ہی وہ مجکو پکڑ لائی طالب وصل ہوئی ابھی تک تو مین نے
قبول نہین کیا نور الدہر نے قریب آکر کمندین توڑین عکس جو نور الدہر کا جسم پر طہماس کے
پڑا مار سیاہ بدن سے گر گئے طہماس نے قدمونکو بوسہ دیا کہا کہ حضور موشک آئے گی آپ
بہت ہوشیار رہین یہ کہتا ہوا طہماس نور الدہر کے ساتھ چلا وسط باغ مین بارہ دری ہے
نور الدہر اس بارہ دری مین آئے طہماس ہر مرتبہ عرض کرتا ہی کہ غلام کئی دن سے یہان قید
ہی موشک زرین کن شب کو آتی ہی کبھی سمجھاتی ہی کبھی وعدہ کرتی ہی کہ تیرا مرتبہ عالی کردونگی
پھر کہا ارے کوئی اس مقام پر نہین کہ شاہزادے کیواسطے شراب وکباب لائے تھکے ہوئے
آئے ہین ذرا طبیعت کو ڈھارس ہو یہ کہکے طہماس خود اُٹھا الماری کھولی گلابی شراب کی
مع جام نکالی جام لبریز کیا کہا کہ ای شہریار غلام کے ہاتھ سے ایک جام نوش فرمائیے نور الدہر
نے ہاتھ سے جام طہماس کے لیا چاہا کہ نوش کرین ایک سوکھا ہوا درخت تھا اُسپر ایک
عندلیب خوشنوا یا تو پرون کو کرید رہی تھی یا تڑپ گئی جیسے ہی نور الدہر نے ہاتھ مین
جام لیا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے نور الدہر اُسکو دیکھنے لگے اُس عندلیب نے
آواز دی کہ مقام افسوس ہی اُستاد پاس ہو اُس سے نہ پوچھے نور الدہر کی جیسے سوتے سے

اُٹھکر وہ چھلی جام تو بائین ہاتھ مین لیا لوح پر جو نگاہ ڈالی نوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا یہ ہوشنگ زمین کن
ہی اگر ایک قطرہ شراب کا حلق سے اُترا جسم پانی ہوکر بہ جائیگا مناسب ہی کہ یہ جام پھینک مارو
اور تماشا قدرت پروردگار کا دیکھو نورالدہر نے فوراً کہا کہ ای طہماس تو شراب تم بھی پیو
طہماس نے ہاتھ بڑھایا نورالدہر نے جام پھینک مارا قطرات شراب جو جسم پر طہماس کے
پڑے ایک چیخ ماری کہا کہ او ظالم یہ فعل تجکو کسنے تعلیم کیا یہ کہکے جلنے لگا باغ مین بھی آگ
لگ گئی سارا باغ جلنے لگا طہماس نقلی جلکر خاک ہوا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ہوشنگ زمین کن
بود زمین کا طبقہ اُڑکر آسمان پر گیا ایک قصر ظاہر ہوا دروازے پر قصر کے چند زنگی سیاہ رو
بیٹھے تھے اُنکو نورالدہر نے مارا دروازہ کھول کر اندر آئے دیکھا ہزار ہا بندگان خدا
مسلسل و مطوق بیٹھے ہین کہ رہے ہین کہ آج ماران جسم کیون جل گئے کیا کسی نے اُس ظالم
کو مارا کہ نورالدہر سامنے آئے بارہ ہزار جوان قیدخانے مین تھے تاجدار و وزیرزادے
و تاجر بچے بیٹھے رو رہے تھے نورالدہر نے آکر سب کی قید کاٹی جو اُٹھا قدمون پر گرا تعریفین
کرنے لگا کہ خدا آپکو مظفر و منصور کرے یہ بلا آپ کے سر سے دور کرے ایک جانب
دیکھا کہ ایک تاجدار حسین و جمیل سرنگون رستم صولت اسفندیار جرأت بیٹھا ہوا ہے دریا ہی نورالدہر
اُسکے قریب آئے فرمایا کہ ای جوان تو کس حال مین ہی مین تجکو بہت پریشان پاتا ہون
کہا ای شہریار میرا الماس خوشرو نام ہی باپ میرا کیوان بن منتظر فراق مین میرے
روتا ہوگا مان باپ کا عجب حال ہوا ہوگا تیسرا برس ہی مجکو کہ ہوشنگ زمین کن اُٹھا
لائی مجھ پر عاشق ہی رات کو بلاتی ہی وہ وہ صدمے پہونچاتی ہی کہ عرض نہین کرسکتا
اُسکی بدعت سے موت مانگتا ہون نورالدہر نے فرمایا بہ عنایت خدا مین نے ہوشنگ
کو قتل کیا جب تو ماران سیاہ تمھارے جسم سے گرے ای برادر مین تمھاری ہی تلاش مین
آیا تھا کوٹھے وہان کے کھلوائے الماس خوشرو رہا ہوتے ہی کوٹھون سے ہتھیار
نکالنے لگا اُن سب جوان کو مسلح کیا بارگاہ بھی اُسی مقام پر نکلی بارگاہ کو باہر لاکر استادہ
کرایا نورالدہر اُن جوانون کو لیکر داخل بارگاہ ہوے شبرنگ بن عمرو صحرا مین
مارا مارا پھر رہا تھا کہ یکایک صحرا مین آگ لگ گئی کان مین آواز آئی کہ کشتی مرا

نام مین موشک زمین کن بود شبرنگ نے جو یہ معاملہ دیکھا پہاڑ سا سامنے تھا وہ گر گیا وہ سمجھا کہ آقا
پہونچے جو ساحر یہان کا منتظم تھا وہ مارا گیا اُس وقت شبرنگ آکر پہونچا کہ بارگاہ استادہ ہو رہی ہے
بارہ ہزار تاجدار اُس صحرا مین پھر رہے ہین نورالدہر کرسی پر بیٹھے ہین کہ شبرنگ نے آکر
سلام کیا قدمون سے لپٹ گیا نورالدہر چونکہ دھوکا کھا چکے تھے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا
کہ تمھارا عیار ہی ہے اسے انتظام اشارہ کیا شبرنگ نے بارگاہ استادہ کرائی خیمے واسطے
سردارون کے جا بجا نصب کیے نورالدہر داخل بارگاہ ہوے فرما رہے ہین کہ کل انشاء اللہ
مرحلہ ثانی پر جاؤنگا لیکن موشک جو قتل ہوئی مجنون جادو بادشاہ طلسم تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ
عجائب نگار وزیر اعظم کرسی وزارت پر اور جملہ سردار و تاجدار جمع ہین کہ چند جادوگرنیان روتی
پیٹتی حاضر ہوئین کہا کہ اے بادشاہ طلسم طلسم کشا کے اصلی طلسم مین آگیا لوح اُس نے پائی
موشک نے مار لیا ہوتا لیکن کسی نے خبر کر دی کہ لوح اُسنے دیکھی اب اُسی صحرا سے
موشک مین موشک کو قتل کر کے طلسم کشا فرکش ہی بارہ ہزار تاجدار ہمراہ ہین کل مرحلہ
ثانی پر جائیگا حضور کیا غافل بیٹھے ہین فلک کیسے مجنون یہ حال سُنکر دیوانہ ہو گیا کہا یارو موشک
کا مارا جانا بڑا غضب ہوا بڑی مکارہ کارگذار تھی جسکا مثل نہ تھا ارے تم مین کوئی ایسا ہی کہ جاکر
طلسم کشا کو مع اُسکی لوح لائے ساحرون نے کہا کہ حضور بسبب لوح کے ہمارا سحر تاثیر نہ کریگا
غیر ساحر جائے طلسم کشا کو گرفتار کر کے لائے خرطوم فیل دندان اپنے مقام سے
اُٹھا کہا کہ غلام طلسم کشا کی مشکین باندھ کر لائیگا یا اپنی جان دیگا لاکھ سوار و پیدل مجنون نے
ساتھ کیے خرطوم قلعے سے نکلا گینڈے پر سوار ہو کے چلا جنگلون کو طے کرتا ہوا جاتا ہی قضاے
کار ایرج نوجوان پھرتے پھراتے سرحد کیوان بن منظر مین پہونچے کیوان نے جو خبر سُنی
کہ قاسم کا بیٹا آتا ہی قلعے سے نکلا استقبال کر کے ایرج کو قلعے مین لایا سامان دعوت
کیا عین گرمی صحبت مین اسنے جانے کا نورالدہر کے ذکر کیا کہ میرے بیٹے کو رہا کرنے گئے
ہین یقین ہی کہ لیکر آئین ایرج کے تیور پر بل پڑ گئے کہا کہ وہ کشتی گیر زادہ حیلہ کر کے بھاگ گیا
ہمین وہ سرحد دکھا دو کل ہی تمھارے بیٹے کو رہا کر کے لائینگے لا کے تمسے ملائینگے
ہر چند کہ کیوان نے منع کیا ایرج نے نہ مانا صبح کو مع فوج دریافت کر کے اُس صحرا مین آگئے

پہاڑ وغیرہ ندارد ہو چکا ہی راستہ کُھلا ہوا ہی ایرج گھوڑے کو ڈالے ہوئے آتے ہین پشت پر
فوج شاپور الیاس عیار ساتھ باتین کرتا ہوا ایک صحرا مین پہونچے تھے کہ دن کم باقی تھا اُسی مقام
پر اُتر پڑے کرسی پر آکے بیٹھے ہین سیر صحرا دیکھ رہے ہین کہ صحرا سے گرد اُٹھی دیکھا کہ ایک پہلوان
دیو خصال گینڈے پر سوار پشت پر لاکھ سوار و پیدل آکر اُسی صحرا مین یہ بھی اُترا دریافت کیا کہ یہ
کسکا لشکر اُترا ہی معلوم ہوا کہ ایرج نوجوان ہمچشم نور الدہر بن بدیع الزمان واسطے
طلسم کشائی کے جاتے ہین خرطوم نے شاطر سے کہا کہ اگر یہ جوان بھی وہان پہونچگیا تو دونون ملکر
طلسم کشائی کرینگے بادشاہ کو بڑی مشکل پڑیگی ایک نے تو جاکر ہنگامہ ڈالدیا مین پہلے اسی کو قتل کرونگا
بعد اُسکے جاکر طلسم کشا کو لونگا بارگاہ استادکرائی حکم دیا کہ طبل جنگی بجے ہرکارون نے آکر ایرج کو
خبر کی ایرج نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے اُس ملعون کی میرے ہاتھ سے
قضا ہی یہان بھی طبل جنگی بجا تیاریان ہونے لگین صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین
جمین خرطوم نے گینڈا اپنا میدان مین آکر آواز دی کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے ایرج
نے مرکب بڑھایا کرۂ بن اشقر طرارہ بھر کے چلا سامنے خرطوم کے پہونچا بعد تگاور خرطوم
نے جو جمال بیمثال دیکھا کہا کہ ای جوان میرے ساتھ چل شاہ طلسم سے تیری خطا معاف کرادونگا
شاہ تجکو افسر کرینگے ایرج نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی یہ میدان کارزار ہی زبان تیر کلمۂ عمود سے
کلام کرنا چاہیے خرطوم نے نیزہ مارا ایرج نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ چلنے لگا
ایک مقام پر ایرج نے نیزہ گانٹھ کر تھپیڑ امارا کہ نیزہ ہاتھ سے خرطوم کے نکل گیا خرطوم
نے غصے مین قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا ایرج نے گردہ سپر کا
آگے کیا تلوار نے خرطوم کی سپر کو کاٹا اوچھا زخم سر پہ ایرج کے آیا جیسے شیر زخم کھاکر بھپرتا ہی
خبردار خبردار کہکے تیغۂ دودم ہندی کا ہاتھ مارا سپر کو کاٹکر تلوار جوگری خود کو کاٹا تا دوابرو
تیغہ پہونچا خرطوم نے دستانہ مارا تیغہ جھٹکا کر نکلا اس زور مین تیغہ جاتا تھا کہ گردن گینڈے
کی کٹی اور خرطوم تہ وبالا ہوا فوج والون نے جانا کہ افسر ہمارا مارا گیا لاکھ سوار
و پیدل لینا لینا کہکر آپڑے ادھر سے نیلم و فیلم پہونچے دونون لشکر مل گئے تلوار چلنے
لگی لشکر والون نے خرطوم کو ہوادار پر سوار کرلیا خرطوم نے زخم باندھا دوسرے

گینڈے پر سوار ہوا لڑائی مین مصروف ہوا ایرج نوجوان کے فوج والے لڑے بھڑے ہوے
صف شکن تیغ زن چند حملون مین پانون فوج دشمن کے اُٹھا دیے خرطوم بھاگتا ہوا جاتا ہو ملازمان
ایرج تعاقب کیے ہوے آتے ہین قضاے کار نور الدہر بن بدیع الزمان بارگاہ مین
بیٹھے ہین شبرنگ گس رانی کر رہا ہو کہ صداے یا ہوے دلیران کان مین آئی شبرنگ
سے کہا ذرا دریافت تو کرو یہ کیسا ہنگامہ ہو کہ چند ملازم دوڑتے ہوے آئے کہا حضور ایک
لشکر بھاگا ہوا آتا ہو ایک لشکر والے تعاقب مین ہین مگر جسنے شکست دی ہو وہ جوان
بالکل آپ کے ہم صورت ہو کس زور و شور سے لڑتا ہوا آتا ہو نور الدہر نے ہنسکر کہا کہ اے
شبرنگ سمجھے ایرج کا پتہ دیتے ہین اس تاجرزادے کو بھی چین نہین لشکر ہمارا ابھی تیار کرو
تاجدار فوراً تیار ہوے نور الدہر نکل کر اسپ پریوش پر سوار ہوے دیکھا کہ ایرج نے
قیامت برپا کر دی ہو مگر فوج کفار بہت ہو ملازمان ایرج زخمی ہو رہے ہین ایرج پہلوانون
کو قتل کرتے ہوے آتے ہین چاہتے ہین کہ خرطوم پر جا پڑون افسر کو مار دون تو فتح ہو آگے
خرطوم کے پرے بندھے ہوے ہین سب افسر سینہ سپر کیے کھڑے ہین اپنے آقا کو بچاتے ہین
اسی سمت بھاگے ہوے آتے ہین نور الدہر بھی نعرہ کر کے جا پڑے نعرۂ نور الدہر نظیر
حمزۂ صاحبقران بخشیم دلبقہر شہِ ستارہ حشم شاہزادہ نور الدہر بارہ ہزار جوان جو لگے
گرے اور نور الدہر کے نعرے کی آواز جو ایرج نے سنی بیقرار ہو گیا سر اُٹھا کے جو دیکھا
گلے مین نور الدہر کے لوح طلسمی مثل ماہ تابان چمک رہی ہو اور نور الدہر شیرانہ لڑتے ہوے
آتے ہین ایرج نے دور سے دیکھا پکار کر آواز دی کہ او کشتی گیر زادے میرے
مقام پر کیون آیا مین تو شکست دے چکا ہون اسی مین بہتر ہو کہ ہٹ جا نور الدہر نے کہا کہ
او تاجرزادے تجھے کچھ شرم بھی آتی ہو یہ کلمہ جو نور الدہر نے کہا ایرج نوجوان بگڑ گیا
صفون کو درہم و برہم کرتا ہوا قریب نور الدہر پہونچا خبردار خبردار کہہ کے ہاتھ تلوار کا مارا
سپر نور الدہر کی کٹی ہر طرح چاہا کہ اپنے کو بچاؤن مگر نہ ممکن ہوا سر بھی کسی قدر زخمی ہوا نور الدہر
نے دستانہ مارا تیغہ جھنجھنا کر نکلا ہاتھ تیغۂ خارہ شگاف کا مارا کہ سر ایرج کا بھی زخمی ہوا
ایرج کو خوف ہو کہ مین گھوڑے سے گر نہ پڑون مگر پلے پڑتے ہین کئی تلوارین چلین

خرطوم والون نے جو دیکھا کہ مسلمان آپس مین لڑنے لگے فوراً راہ صحرا لی بھاگ کر نکل گئے یہان ان دونون لشکرون مین تلوار چل رہی ہی دونون سردار زخمدار لیکن لڑائی مین مصروف ہین ہنگامۂ گیرودار بلند ایک طور پر جنگ ہو رہی ہی اب دونون جوانون کو منظور ہوا کہ گھوڑون سے کود کر آپس مین کشتی لڑین دامن گردانے آستینین چڑھائین قصد ہی کہ کودین مصروف جنگ وجدل ہون کہ آسمان پر نوبت ونقارے کی صدا بلند ہوئی دیکھا نقابدار زرین پوش تخت پر سوار دونون شیرون کو جو لڑتے ہوے دیکھا نقابدار نے زانو پر ہاتھ مارکے کہا کہ کیا غضب کی بات ہی آپس مین شکست یا فتح ایک کے مرنے پر ہو گی وہین سے نعرہ کرکے نقابدار گرا بیچ مین دونون شیرون کے جا پڑا دونون کو گھڑکا کہا یارو یہ کیا حرکت ہی غیر ملک مین آئے ہو اور آپس مین یہ فساد خبردار اب ایسی حرکت ہو گی تو بہت بُری طرح پیش آؤنگا تم دونون جوانون نے نام اہل اسلام کا مٹایا یہ کہکر ایرج کو اپنے ساتھ لیا کہا کہ چلو یہان تمہارا رہنا بہتر نہین اور نورالدہر سے کہا کہ قاحی مین مصروف ہو ایرج کو ساتھ لیکر نقابدار چلا گیا بارہ کوس پر جا کے ایرج کا ساتھ چھوڑا کہا خبردار اب اگر اُس طرف گئے تو تم جانوگے ایرج کو چھوڑکر نقابدار چلا گیا ایرج ایک جانب چلے کہ ذکر انگا الگ تحریر کرونگا لیکن بعد جانے ایرج کے نورالدہر نے سب جوانون کو اُسی مقام پر چھوڑا قصد ہوا کہ اب دیکھون خرطوم جو شکست کھاکے ایک صحرا مین اُترا تھا ایک عرضی مجنون کو لکھی کہ ای بادشاہ طلسم غلام اسطرح جاتا تھا یہ معرکہ درپیش ہوا غلام شکست خوردہ زخمدار فلان صحرا مین فروکش ہی یہ عرضی پاس مجنون کے پہونچی مجنون نے توسن بلند رکاب کو تین لاکھ فوج دیکر روانہ کیا کہدیا کہ فلان صحرا مین خرطوم موجود ہی اُس سے ملاقات کرنا وہ تجکو بہ مقابلہ نورالدہر لیجائیگا تو طلسم کشا سے مقابلہ کرنا توسن بلند رکاب مع اپنی فوج کے پاس خرطوم کے پہونچا خرطوم توسن کو دیکھکر خوش ہو گیا اُسی دن فوج کو تیار کیا زخم ابھی سر پر باقی ہی پٹی چڑھی ہی کوچ کرکے مقابلے مین نورالدہر کے پہونچا شب کو طبل جنگی بجوایا نورالدہر سے شب تک بے خبر کی نورالدہر نے بھی طبل جنگی بجوایا تیاریان ہونے لگین صبح کو دونون لشکر بہ قاعدۂ قدیم میدان مین آئے توسن آگے بڑھا خرطوم انتظام فوج کرتا ہوا نورالدہر ان بارہ ہزار

جوانون کو لیکر میدان مین آئے صفین جمین کمی فوج نورالدہر کی دیکھکر توسن ہنستا ہی کہتا ہی
کہ نبیرۂ حمزہ قیدیان طلسم کو ہمارے مقابلے مین لایا ہی یہ ہمسے کیا لڑسکین گے جب صفین
جم چکین توسن نے اپنا گینڈا نکالا میدان مین آکر آواز دی کہ ای فرقۂ خدا پرستان جسکو تمنا
مرگ کی ہو نکلے الماس خوشرو نے قصد کیا تھا کہ نکلے نورالدہر نے اُسکو روکا اسپ
پریوش بڑھایا کوڑا جو اُٹھایا مرکب طلسمی طرارہ بھر کے چلا گینڈا مثل ماہ نو کے کیا دُم سے
چنور کرتا ہوا توسن نے جو نورالدہر کو آتے ہوے دیکھا خوش ہوگیا جی مین کہتا ہی یہ نوجوان
معشوق وضع ہی اگر ہاتھ رکھدونگا کلائیان ٹوٹ جائینگی یہ سوچ کر گینڈا ایراتے نگاور بڑھایا
نگاور بیچو آپس مین چلی کچھ قدم گینڈا توسن کا اور چار قدم اسپ پریوش ہٹا جلوۂ نور جمال
نورالدہر سے تمام صحرا روشن ہوگیا توسن چہرۂ بےنظیر دیکھکر حیران جمال و محو دیدار ہوا کہا
ای جوان اگر میری اطاعت کرے تو تجھے سپہ سالار طلسم مجنون کرادون یا اپنے لشکر کا بادشاہ
کرون مجھ ایسا پہلوان سپہ سالار تجھ ایسا لشکر کا تاجدار ہو تو تمام دنیا کو تسخیر کرون نورالدہر
نے مسکرا کر جواب دیا کہ آپ کی مہربانی ہم بہ ادائے قتل مجنون آئے ہین اُسکی ملازمت کرینگے
اُسکے قتل کی فکر مین ہین آخر توسن نے نیزہ مارا مگر سینہ بچا کر نورالدہر نے نیزے کو نیزے
کی سنان پر لیا نیزہ بازی ہونے لگی دونون لشکر نگران ہین دو گھڑی کامل نیزہ چلا ایک مقام
پر نورالدہر نے نیزہ توسن کا گانٹھا جھٹکا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے توسن کے سن سے
نکل گیا یا تو نیزہ بازی کر رہا تھا یا ایک چیخ ماری کہ او جوان دو دریا سے لشکر دیکھ رہے
ہین تو نے نیزہ میرا نکالا یہ تیغۂ بےدریغ ہی ایک ہی وار مین خاتمہ ہی خبردار خبردار کہ کے
ہاتھ مارا نورالدہر نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر سپر کٹی سر پر آکے تلوار پڑی زخم کاری
نورالدہر نے کھایا مگر زخم کھا کر تیغۂ خارہ شگاف کھینچ ہاتھ مارا اسپر توسن کا بھی زخمی ہوا
اُسنے دستبانہ مارا تیغہ چھینا کر گردن پر گینڈے کی پڑا جو مار اُٹھیا ساتھ والے اسکے دوڑ
پڑے طرف سے نورالدہر کے بارہ ہزار تاجدار آپڑے توسن کی فوج جنگی ہی سبب
اپنے ملکون کے تاجدار بہت لوگ مارے گئے شاہزادہ نورالدہر کے
سر سے اسقدر خون جاری ہی کہ یقین ہی غش کھا کر گر پڑین تلوار کو نیام مین کیا ہاتھ گردن مین

گھوڑے کی ڈال دیے اسپ پریوش الہمی نے جو راکب کو اپنے شست پایا ایک جانب نکلا
پشتکین دولتیان مارتا ہوا ایکبارگی نکل گیا یہان یہ تابعدار جب ضعف سے بھی کمر ریختہ شکست
کھائی ایک صحرا کی جانب رخ کیا توسن کو غنیمت ہوا مال و اسباب لوٹنے لگا یہ لوگ جا کر ایک
درۂ کوہ مین چھپے شبرنگ نے جو اپنے آقا کو نہ پایا الماس نوشیرو سے کہا کہ تم اسی مقام پر
رہنا مین تلاش مین آقا کی جاتا ہون جیتا ہی تو ڈھونڈھکر لاتا ہون یہ سوچ کر چلا مرکب شاہزادہ
نور الدہر کو لیے ہوے جاتا ہی قضاے کار غزال آہو چشم کوٹھے سے بنگلے پر بیٹھی ہوئی بنگلہ
پھاٹک پر بنا ہی ملکہ غزال نے دیکھا کہ ایک گھوڑا ایک زخمی کو لیے ہوے آیا سامنے پہنچکر
راکب کو گرا دیا ملکہ غزال نے کنیزون سے کہا کہ کسی مسافر کو قزاقون نے زخمی کیا گھوڑے نے لاکر
گرا دیا بڑے افسوس کی بات ہی کہ ہمارے حوالی مین یہ بدعت ہو فوراً اس جوان کو اٹھوا کر لاؤ
جب اسکو ہوش آئے تو اس سے وضع قزاقون کی پوچھی جائے انکو گرفتار کر کے سزا
دیجائیگی لیکن یہ جوان بڑا جری و بہادر معلوم ہوتا ہی کہ اسقدر زخم کھائے مگر اسباب جسم کا نہین
دیا کنیزین ذرا رکین غزال خود اٹھی کہا کہ ارے ڈرتی ہو زخمی سے ڈرنا کیا غزال خود اٹھکر
آئی اب جو نگاہ جمال جہان آراے نور الدہر پر پڑی بیقرار ہوئی کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا
فرش خاک پر بیٹھ گئی سر اٹھا کر زانو پر رکھا گرد چہرے سے پاک کر کے کہا کہ ارے باغ
سے چارپائی لاؤ اسکو اٹھا کر لے چلین ایک کنیز جراح کو بلانے جائے ایک کنیز واسطے لینے
جراح کے چلی گئی کنیزین دوڑی ہوئی گئین چارپائی اٹھا کر لائین ملکہ نے سر کے نیچے ہاتھ دیا
اب تو کنیزین بھی لپٹ گئین اٹھا کر چارپائی پر ڈالا ملکہ نے خود پائے پر ہاتھ رکھا کنیزین بھی
ساتھ تھین دس بارہ نے کاندھا دیا چند نے مرکب کو چمکار کے بلایا گھوڑا ابھی سرنگون حال پر
اپنے آقا کے آنکھون سے اپنی اشک حسرت ٹپکاتا کنیزون نے کہا کہ واری گھوڑا بھی
روتا ہی غزال نے جھلا کر جواب دیا کہ مرکب قدیم ہی خدمت مین مدت سے رہا اب
جو آقا کو اس پریشانی مین دیکھا آنکھون سے آنسو ٹپکانے اسکا تعجب کیا یہ کہتی ہوئی باغ
مین لائین ملکہ نے اشارہ کیا کہ جراح آیا کنیز نے عرض کی حاضر ہی کہا ہمارے سامنے لاؤ جراح
جب آیا زخم دیکھکر گھبرایا مگر دیکھا کہ کوئی رگ دیٹھا نہین کٹا کہ جس سے نوشہ جہان کا ہو یہ سکیے

جراح نے زخم دھو یا پٹی چڑھائی لوح طلسمی گلے مین نورالدہر کے پڑی ہی تھی غزال سمجھی کہ یہ بھی کوئی
زیور ہی گلے سے نہین اُتاری اشتیاق مین کلام کرنے کے بکس پرائی کر رہی ہی کبھی تلوے
سہلاتی ہی کبھی پیشانی پر ہاتھ رکھا پھر دن رہے نورالدہر نے آنکھ کھولی سرھانے اپنے
ایک نازنین کو دیکھا خوش نگاہ آسمان خوبی کی ماہ گلچینی گلشن جمال کی کر رہی ہی نورالدہر نے
جوان ہی آنکھ کھولی غزال سے شرما کر رومال روک لیا نورالدہر اُٹھ بیٹھے ملکہ غزال نے چپکے
سے کہا کہ دیکھو صاحب ٹانکے نہ ٹوٹین نورالدہر نے نہ سنا اُٹھکر بیٹھے تکیہ پشت پر لگا دیا گیا
غزال نے محبت پوچھا کہ کیون صاحب کیا کیفیت گذری کس صحرا مین قزاقون نے گھیر لیا تھا
نورالدہر نے جواب دیا کہ قزاق ہمکو کیا گھیر سکتے توسن نامے ایک پہلوان بادشاہ طلسم کا
ہمپر چڑھ کے آیا اُسکے ہاتھ سے زخم کھائے گھوڑا اسطرف نکال لایا اور نورالدہر نے
ملنا لوح کا بھی بیان کیا غزال کو سناٹا آگیا چپ خاموش بیٹھی ہی سوچ رہی ہی کہ کیا کرون آخر
کچھ ذہن مین نہ آیا نورالدہر کو پھر غش آگیا غزال نے پلٹ کر کنیزون سے کہا کہ صحن باغ
مین فرش بچھاؤ نورالدہر کو غش سے گونہ افاقہ ہوا اب دونون شیدا اے یک دیگر کا ارادہ
ہوا کہ مسند پر بیٹھین شاہزادہ نورالدہر کو بوجہ زخمداری کے بیٹھنے کی طاقت نہ تھی چند
ساعت بیٹھکر اُٹھ گئے کمرے مین جاکر لیٹ رہے یہان غزال خاموش بیٹھی ہی حیران ہی کہ کیا
کرون اطاعت شاہ یہ کہتی ہی کہ اسکو گرفتار کرون الفت دل مانع ہی کہ معشوق گرفتار ہو نہین
معلوم کیا سنے لیکن جب لوح دیکھیگا پہلے میرے ہی قتل کا ارادہ کرے گا اس سوچ مین تھی
کہ آسمان پر بجلی چمکی ایک جوان تاجدار تخت پر سوار آ پہونچا کہا کیون ملکہ پریشان کیون ہو
ملکہ نے ٹھنڈی سانس کھینچی فرمایا کیا بیان کرون یہ سننے کے لائق نہین ہی تاجدار نے
کہا کہ صاحب مجھسے چھپاتی ہو تمھارا پرسون سے طالب دیدار ہون جو کہوگی وہ بجا لاؤنگا
غزال کا دل بھرا ہوا تھا کہا کہ ای نرگس شیر سوار عجب معرکہ گذرا کہ طلسم کشا زخمی ہو کر میرے
باغ مین آگیا مین نے علاج کیا تب مجھکو یہ حال معلوم ہوا کہ یہی جوان طلسم کشا ہی اب مجھکو یہ تردد
ہی کہ کیا کرون نرگس یہ سنکر اُچھل پڑا کہا کہ ملکہ غزال تمھارا اقبال دوسرے مرحلے
کی تم بھی تو مالک ہو وہ جب لوح دیکھیگا تمپر ضرور ہاتھ ڈالے گا تم کنارے رہو مین

جاکر گرفتار کرون خدمت مین شاہ کی لیجاؤن اگر یہ جوان بچا پہلے تمہارا اہی ملک تباہ کرے گا
غزال نے کہا کہ اے نرگس میرا دل نہین مانتا عجب عجب بھولی بھولی باتین ہین آج یہ سوال
تھا کہ اگر کبھو تو ہراے فتاحی طلسم جائین ہین تو باتون مین پڑو کہ زخم اچھا ہوے تو جانا نرگس سیر آ
نے کہا کہ وہ جوان کہان ہو غزال بولی ذرا ٹھہرو ہو جائیے عجب تلبس کھڑا ہوا غزال نے انگلی
سے اشارہ کیا کہ وہ سامنے کمرے مین طلسم کشا چھپر کھٹ پر سو رہا ہو نرگس اپنے مقام
سے چلا کہا کہ مین ابھی گرفتار کیے لیتا ہون اے ملکہ بڑے بڑے جھگڑے ہین اگر طلسم کشا قتل
ہو جائے تو شاہ طلسم کی جان بچے ورنہ لوح نہ رہیگی تا بہ قلعہ طلسمی پہونچائیگی یہ کہتا ہوا چلا
غزال کہتی ہو کہ اے نرگس بات کو سمجھ تو لو نرگس دوڑا جاکے دروازہ کمرے کا کھولا
دروازہ جو کھلا نور الدہر کی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ ایک ساحر گھر کو تا ہوا آتا ہی لوح کا تو نرگس کو
خیال نہ رہا چند دانے ماش کے پھینکے سمجھا کہ شاید یہ جوان میرے سحر مین پھنس گیا
غزال دور سے دیکھ رہی ہو نرگس نے آکر قصد کیا کہ ہاتھ پکڑ کے کھینچون نور الدہر
نے کلائی پکڑ کے ایک جھٹکا دیا منھ کے بل نرگس گرا ایک طمانچہ مارا کہ سر نرگس کا اڑ گیا
غزال زور بازو کو دیکھکر کانپ گئی کچھ کہہ نہ سکی نور الدہر نے جو لوح کو دیکھا لکھا تھا
کہ غزال صاحب مرحلہ ہی نور الدہر کا ارادہ ہوا کہ چل کر اسکو قتل کرون غزال دوڑکر
قدمون پر گری کہا کہ اے شہریار یہ بادشاہ کا بھائی تھا مگر اب اس کا مرنا بڑی قیامت
بپا کرے گا مجنون کو ضرور خبر پہونچے گی کیونکر گوارا کرے گا کہ بھائی مارا جائے اور
صاحب اختیار ہو کر دخل نہ دے اور مین تو کنیز ہون یہ چھپا آیا اسنے جو حال سُنا
قتل کا قصد کیا مجھے آپ کو صدمہ دینا گوارا نہین جو حکم دیجیے بجا لاؤن شاہزادہ
نور الدہر خاموش ہو رہے یہان تو یہ رنگ ہو غزال ہاتھ باندھے ہوئے کہہ رہی ہو کہ
اب یہان سے نکل چلیے ایسا نہ ہو کہ مجھپر بھی کوئی افتاد پڑے مجنون تخت طلسم مجنون پر
بیٹھا ہو وزیر و مشیر حاضر ہین کہ آسمان سے رونے کی آواز آئی سر اٹھا کر دیکھا کہ سو طائر رخ خون
آکے بیٹھے ایک طائر کلان سامنے بیٹھکر آنکھون سے اشک حسرت ٹپکانے لگا مجنون نے پوچھا
اے طائر طلسمی خیر تو ہو طائر اور زیادہ چیخین مار کر رویا کہا کہ اے بادشاہ آپ کے بھائی صاحب

ہاتھ سے طلسم کشا کے باغ مین غزال کے مارے گئے مجنون نے تاج دے مارا کہا کہ ارے
طلسم کشا نے بھائی کو کیونکر پایا کہا غزال پر عاشق تھے براے نظارہ بازی جاتے تھے طلسم کشا کو
دیکھکر جا پڑے طلسم کشا نے مار ڈالا یہ سنکر مجنون اٹھا کہا کہ یار و سر پٹکنے کی جگہ ہے وزرا و امرا نے
ہاتھ پکڑ لیا کہا کہ اے شہریار آپ قصد نہ کرین ہم جائینگے طلسم کشا کو گرفتار کر لائینگے
علاوہ اسکے توسن فریب طلسم کشا جاتے ہین انھین کے ہاتھ سے طلسم کشا زخمی ہو کر باغ
غزال مین پہونچے نامہ لکھیے بنام توسن کہ وہ غزال اور طلسم کشا کو گرفتار کر کے بھیجدے یہ
راے سب کے پسند آئی توسن وخر طوم کو نامہ لکھا کہ اے توسن وخر طوم طلسم کشا باغ مین
غزال کے آج کئی روز سے فروکش ہے دونون کو گرفتار کرنے کا تمکو حکم دیتے ہین ایسی کبھی
طلسم کشا پر افتاد نہ پڑی ہوگی باغ غزال مین اکیلا ہی شاطر تک ساتھ نہین یہ نامہ روانہ کیا
توسن تا جدار ون کو جھکا کر اسی مقام پر اترا تھا کہ نامہ لا کر ایک ساحر نے ہاتھ مین دیا توسن
نامہ پڑھکر بہت خوش ہوا کہا کہ ابھی چلکر گھیر لو یہ کہکر لشکر مین قرنا کرائی اور طرف باغ غزال کے
چلا یہان سب غزال نے سامنے نور الدہر کے عذر کیا نور الدہر نے کہا کہ اے ملکہ غزال
صاف تو یہ ہے کہ ہم تمھارے شکر گذار ہین تم اپنے باغ مین ہمکو لائین آپ سب صاحبون سے
ملاقات بدی تھی جو گذرا وہ گذرا اسکا ذکر نہ کرو اگر تمھاری خوشی ہو تو ہم یہانسے چلے جائین
غزال نے کہا کہ مین تو نہین چاہتی کہ آپ میرے باغ سے جائین یہ ذکر تھا کہ چند کنیزین دوڑی
ہوئی آئین جھک کر سلام کیا عرض کی کہ حضور کیا غافل بیٹھی ہین سارا باغ گھر گیا توسن بلند رکاب
طرف در باغ کے آتا ہی کہتا ہے کہ مین ہی نے تو طلسم کشا کو زخمی کیا تھا غزال ہٹنے لگی
کہ مین جا کر سب کو ہٹائے دیتی ہون ایک سحر مین سب بھاگ جائینگے نور الدہر
نے کہا کہ ملکہ خبردار تم سحر نہ کرنا زخمی کر کے اسکو بڑا گھمنڈ ہوا ہے ہمارا مرکب تیار کرو
کنیزدن سلئے اسپ پری پوش کو تیار کیا نور الدہر اسپر سوار ہوے طرف در باغ کے چلے
پیچھے غزال ہے روروکہتی ہے اے شہریار آپ کیا غضب کرتے ہین نور الدہر نے غصے مین
جواب دیا کہ ان مقدمات مین دخل نہ دو ورنہ ہمارے تمھارے نہ نبے گی غزال خاموش ہو رہی
دروازہ کھلوا کر نور الدہر باہر نکلے توسن نے دیکھا کہ وہی جوان آفتاب جمال خورشید مثال

دروازے سے نمایاں ہوا توسن نے گرز اٹھایا نورالدہر جا پڑے نیزہ چلا نورالدہر نے نیزہ
اسکا نکالا اُس نے قبضے پر شمشیر کے ہاتھ ڈالا نورالدہر پر وار کیا نورالدہر نے تلوار کو تلوار
پر روکا اُچھاوے سے ہاتھ نکال کر خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا کہ توسن ساری بدلگامی بھولا تلوار جو
پڑی مع مرکب چار ٹکڑے ہوئے توسن کا مارا جانا کہ اہالی فوج نورالدہر پر آپڑے نورالدہر
نعرہ کرکے فوج پہ جا پڑے تلوار چلنے لگی عین گرمی جنگ تھی کہ صحرا سے گرد اُڑی الماس رخ شورو
تلاش کرتا ہوا نورالدہر کو آتا تھا شاہزادے کو جنگ میں دیکھکر شریک جنگ ہوا توسن
کا لشکر بے سردار سب شکست کھا کر بھاگے جس فوج کے افسر گرفتار ہوئے تھے وہ
شریک ہوئے نورالدہر فتح کرکے پلٹے غزال استقبال کرکے باغ میں نورالدہر کو لائین
تصدق اتارے نورالدہر آکر داخل باغ ہوئے لشکر بیرون باغ اُترا فرمایا صبح کو واسطے
طلسم کشائی کے جاؤنگا شب بعیش راحت گذری بوقت سحر نورالدہر نے لوح کو ملاحظہ کیا
شبرنگ سے کہا تم فوج اور ملکہ کے نگہبان ہو باغ سے باہر نکلے طرف صحرا کے روانہ ہوئے
لیکن یہ ملحوظ رہے کہ توسن کے مارے جانے کی خبر جو مجنون کو پہونچی مرعلون پر نامے لکھے
کہ طلسم کشا آتا ہی ہوشیار رہنا اہالی مرحلہ مشتاق ہیں کہ نورالدہر نے اسم حاشیہ لوح پڑھا
داؤد حبشی حاضر ہوا مگر روتا ہوا آیا عرض کی کہ ای شہریار اب اہالی طلسم میری فکر میں ہیں صورت
جو طائر کی بنا رہنا تھا وہ تو وقوع ہوئی اب صورت کا مجکو اختیار ہی وہ جو قوم آتشی کا طریقہ ہی
کہ جو چاہوں بنجاؤں لیکن سرحد طلسمی سے نکل نہیں سکتا اہل طلسم نے مجھپر راستہ روکا ہوا اب
جو چند مرحلے یہ باقی ہیں انمیں بڑی سختیاں پڑینگی حضور لوح سے نہایت ہوشیار رہیں ایسا ہو
کہ اہالی طلسم دھوکا دیں نورالدہر نے کہا کہ پروردگار حافظ و نگہبان ہی ہمکو باغ رنگین جادو
میں پہونچاؤ داؤد حبشی لوٹ کر بشکل طائر بنا نورالدہر اُسکی پشت پر سوار ہوے
داؤد اُڑتا ہوا جاتا ہی کہ ایک طرف سے صدائے ہیبت ناک آئی کہ اے داؤد طلسم کشا
کو کہاں لیے جاتا ہی دیکھا کہ دیو سیاہ دوڑتا ہوا آیا داؤد نے نورالدہر کو اپنے کاندھے
سے اُتار دیا دیو نے نورالدہر پر ضرب لگائی نورالدہر نے تلوار کھینچی اُسکی دار
پر ہاتھ مارا وار اُسکی کٹی اُسنے ڈنڈا کھینچ مارا نورالدہر نے اُسکو خالی دیا ہاتھ تلوار کا

دیو پہاڑ اکہ دیو کے دو ٹکڑے ہوے داؤد تعریفین کرنے لگا نورالدہر نے چاہا کہ پلٹن پھر پشت
پر داؤد کی سوار ہون کہ صحرا سے ایک شیر پیدا ہوا اور داؤد کو منھ مین دبا کے لے بھاگا نورالدہر
دوڑے ہر چند چاہا کہ داؤد کو چھڑا دین شیر داؤد کو لیکر غائب ہوگیا شاہزادہ نورالدہر نے
لوح کو دیکھا تو نوشتہ پایا کہ باغ رنگین کا راستہ داؤد ہی کو معلوم تھا جب تک داؤد نہ ملین
ہوگا اسی صحرا مین سرگردان رہوگے نورالدہر چہار جانب جاتے ہین صحرا سے ہولناک وحشت انگیز
جنگل سے نکلنے کی صورت نہین معلوم ہوتی چہار جانب پھر رہے ہین راستہ نہین ملتا تین دن
نورالدہر کو اسی پریشانی مین گذرے تیسرے دن وقت صبح لوح کو دیکھا وہی حکم نکلا کہ سوائے
داؤد کوئی باغ رنگین مین نہین پہونچا سکتا پریشان ہو کر اپنے مقام سے اٹھے کہ ایکطرف
سے رونے کی آواز آئی کہ جیسے کوئی صداے دردناک سے رو رہا ہی کہ ای لات ومنات
ملک الموت کو حکم ہو کہ میری روح قبض کرے اب مجھ سے مصیبت نہین اٹھتی نورالدہر
نے ایک نخل کے سائے مین آکر دیکھا کہ ایک مرد نحیف وضعیف بیٹھا ہوا رو رہا
ہی نورالدہر کا دل بیقرار ہوگیا قریب آکر فرمایا کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہو کیون
بلک بلک کے روتے ہو حال اپنا بیان کرو اسنے رو کر کہا کہ ای شہریار مین اور
میرا بیٹا شید اسے تیغ زن واسطے شکار کے اس جنگل مین آیا میرا نام فیروز تاجدار
ہی بیٹا میرا اس صحرا مین شکار کھیلتا پھرتا تھا ایک شیر پیدا ہوا اسکو اٹھا کر لے گیا مین اسکی
یاد مین نہایت پریشان ہون اسکے سوا اور کوئی اولاد نہین سلطنت چھوڑ کے آسائش
سے منھ موڑ کے اس تنہائی مین آبیٹھا نجومی رمال جمع کیے ان سب نے یہ بیان کیا کہ
جو طلسم مجنون کا فتاح ہوگا وہی تمہارے فرزند کو رہا کرے گا مین پیر زمین گیر دست و پا
شکستہ فتاح طلسم مجنون کو کہان تلاش کرون نورالدہر نے کہا کہ فتاح طلسم مجنون مین ہی
ہون مقام اس شیر کا بتاؤ نام ونسب جو اپنا نورالدہر نے ظاہر کیا وہ شخص وجد کرنے لگا
کہا کہ آپ اس کے فرزند ہین جنھون نے ہمیشہ غربا کی دستگیری کی ہین اسوقت مسلمان
ہونگا کہ جب میرا بیٹا مجکو ملے چلیے مقام شیر کا مجکو بتاؤن ایک پہاڑ ہی کہ شب کو اسپر بہت
عیش وجشن ہوتی ہی وہ شیر آکر مسند پر بیٹھتا ہی جب ہم لوگ قریب کوہ کے

جاتے ہین ہاتھ پانوں مین رعشہ ہوتا ہی خوف معلوم ہوتا ہی اکثر جو آگے بڑھے سامنے مین بہاڑ کے جاکر بیہوش ہوے باقی جو بچے وہ بھاگ آئے نورالدہر نے کہا مجھے اُس مقام پر لے چلو کہا کہ دن کو تامل کیجیے قریب شام چلیے چند ملازم فیروز تاجدار کے آئے فیروز نے سامان عیش طلب کیا نورالدہر کو بارگاہ مین داخل کیا خود مشغول اُسی مین مصروف ہوا جب دن قلیل باقی رہا کہا کہ اے شہریار چلیے نورالدہر فیروز کے ساتھ چلے جب دوسرے صحرا مین آکر پہونچے دور سے ایک پہاڑ دیکھا ویران دستسان نہ اُس پہاڑ پر حیوان نہ انسان کف دست میدان شاہزادہ نورالدہر نے فیروز کو علیحدہ کیا آپ لوح کو چمکاتے ہوے بالاے کوہ پہونچے ایک درخت کی آڑ پکڑ کے بیٹھے شام ہوئی دیکھا کہ چند زنگی سیاہ روپیدا ہوے اُنھون نے فرش بچھایا مسند لگائی دست بستہ بیٹھے نورالدہر نے سُنا کہ صحرا سے شیر کی آواز آئی دیکھا ایک شیر ڈکارتا ہوا آتا ہی جست کر کے پہاڑ پر آیا مسند پر بیٹھا غلامان زنگی سے اشارہ کیا دو غلام اُٹھے ایک قفس لائے قفس مین ایک نوجوان بند ہی غلامان زنگی نے قفس سے اُس جوان کو نکالا شیر غلطک مار کر ایک نازنین کی شکل بنا اب نورالدہر نے دیکھا کہ ایک نازنین مسند پر بیٹھی ہی وہ اُس جوان سے کہہ رہی ہی مین فتور جادو اپنے نام کی ہون مجھکو قبول کر ورنہ عمر بھر قید مین رکھکر مار ڈالونگی ہمیشہ آزار اُٹھائیگا صدمے پائیگا میرا قیدی کبھی چھوٹتا نہین داؤد جنی کہ جو طلسم کشا کا مددگار تھا اُسکو مین نے قید کر لیا اسی صحرا مین طلسم کشا مارے مارے پھرتے ہین عمر بھر اسی مقام پر رہین گے صحرا سے نکل نہ سکین گے کسی دن لوح بھی لے لونگی اور روز عیش مین رہتی ہون آخر تجھکو کیا عذر ہی وہ جوان جواب دیتا ہی کہ قتل کر ڈال مگر تجھکو نہ قبول کرونگا جو تجھ سے ہو سکے قصور نہ کر نورالدہر اپنے مقام سے اُٹھے نعرہ کیا او فتور جادو مین تیرے قتل کرنے کو آ پہونچا نورالدہر جو نعرہ کر کے پہونچے فتور نے جو دیکھا آواز دی کہ ارے طلسم کشا آگیا اسکو مارو پہاڑ شق ہوا ہزار ہا زنگی تیغہا ے برہنہ لیے ہوے نورالدہر پر آ پڑے نورالدہر لڑ رہے ہین ہر مرتبہ طرف اُسی کے قصد کرتے ہین زنگی نہین جانے دیتے اپنے تو قتل کراتے ہین فتور نے کہا کہ شیدا اے تیغزن کو تو پنجرے مین بند کرو زنگیون نے شیدا کو کھینچکر قفس مین بند کیا کھڑے کھڑے اُسی مقام پر غائب ہوے فتور زمین پر گری غلطک مار کر

پر پرواز پیدا کیے اُڑکر چلی تھی کہ نور الدہر نے لوح کو دیکھا لوح مین نوشتہ پایا کہ اگر یہ نکل جائیگی پھر
دستیاب نہ ہوگی نور الدہر نے دیکھا کہ قندیل فلک ہوا چاہتی ہے جلدی سے کمان کاندھے سے
اُتاری تیر بجر کمان مین پیوست کیا تاک کر مار افتور کے سینے کو توڑکر پشت کے پار گذرا افتور
زمین پر گری شعلے جسم سے نکلے زنگی جلنے لگے تھوڑے عرصے کے بعد جل کر خاک ہوے آواز
آئی کہ کشتی مرا نام من فتور جادو بود یکایک کوہ شق ہوا دیکھا کہ ایک قصر ہے اُسمین دو قفس لٹکے
ہین نور الدہر نے بڑھکر داؤد وشیدا نے تیغزن کو قفس سے نکالا داؤد قدمون سے لپٹ گیا
شیدا کو ساتھ لیکر پہاڑ سے اُترے فیروز بیٹے کو دیکھکر دوڑا بیٹے سے ملا کہا اب اپنے ملک مین جاکر
سب کو مسلمان کرو دین اسلام جاری ہو نور الدہر نے فیروز و شیدا کو رخصت کیا آپ داؤد
سے کہا کہ اب مجکو باغ رنگین مین پہونچا دو جہانتک ہو سکے جلدی کرو داؤد نے اپنی پشت
پر نور الدہر کو سوار کیا بلند ہوا تھوڑے ہی عرصے مین ایک باغ دلکشا دکھائی دیا داؤد سے کہا
کہ اُتار دو داؤد نے دربارگاہ پر لاکر نور الدہر کو اُتارا کہا حضور بہت ہوشیار رہیے گا
سارا باغ سحر سے مملو ہے ساحرون کو آپ سے لوح لینے کی آرزو ہے نور الدہر بسم اللہ کہکر
باغ مین آئے جیسے ہی نور الدہر باغ مین پہونچے غنچے چٹک کر گل ہونے لگے پھول لہرائے
شاخین جھکین چاہتی ہین کہ قدمون سے لپٹ جائین نور الدہر رنگ باغ دیکھتے ہوے لوح
کو ملاحظہ کر چکے ہین طرف بارہ دری کے جاتے ہین یکایک ہزارہا طائر شاخون سے اُڑے
غل مچانے لگے طائرون نے غل جو مچایا پہلوے باغ سے ہزارہا جادوگر اسباب سحر لیے
ہوے سامنے آئے نور الدہر پر سحر کرنے لگے غلغلہ کرتے ہین کہ طلسم کشا کو گرفتار کر لو لوح
چھین لو نور الدہر اُن ساحرون سے لڑ رہے ہین جس ساحر کو مارا لاشہ زمین پر گرا اور
غائب ہو گیا نور الدہر حیران اسقدر ساحرون کا بلوہ ہے کہ نور الدہر نکل نہین سکتے چاہتے ہین
کہ قریب بارہ دری کے پہونچین تا ممکن ہی پہونچ نہین سکتے یکایک پردہ بارہ دری کا اُٹھا
برق چمکی ایک ساحرہ بارہ دری سے نکلی ایک چیخ ماری کہ برق چمکی نور الدہر پر گری نور الدہر
نے لوح کو چمکایا برقین غائب ہوئین رول کر ساحرون کو ہٹایا آپ ایک نخل کے سائے
مین آئے لوح پر نگاہ ڈالی نوشتہ پایا کہ ہم جانشینہ لوح پڑھ کر دستک دو کہ رنگین جادو

ظاہر ہو جب تک اسکو قتل نہ کرو گے یہ ہنگامہ برطرف نہ ہوگا نور الدہر نے اسم حاشیہ لوح پڑھا
دیکھا کہ ایک ساحرہ سیہ فام لباس سیاہ پہنے ہوے کھڑی سحر کر رہی ہی نور الدہر نے کمان کاندھے
سے اُتاری اسم یا مالک پڑھکر تاک کر تیر مارا سینے کو توڑ کر پشت کے پار گذرا مرتے ہی رنگین
کے ہا ہو کی صدا بلند ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من رنگین جادو بود داود
لے آکر مبارکباد سنائی کئی مرحلے اسی باغ مین تھے نور الدہر نے بحکم لوح فتح کیے اب باہر باغ
کے نکلے باغ غائب ہوا نور الدہر تھوڑی دور چلے ہین کہ صحرا سے گرد اڑی طہماس آکر
پہونچا دوسری طرف سے گرد اُڑی الماس آکر پہونچا شبرنگ ساتھ آیا دونون لشکر
مل کر اُترے نور الدہر داخل بارگاہ ہوے مجنون جادو کو خبر پہونچی کہ رنگین جادو
قتل ہوئی مرحلہ جات شکست ہوے گھبرایا مشیرون وزیرون کو جمع کیا سب سے کیفیت
بیان کی سب نے کہا کہ حضور لشکر کشی کرین طلسم کشا صحراے رنگین مین فروکش ہی یہ رائے
مجنون کو پسند آئی سات لاکھ جادوگر تیار کیے ہوشیار آسمان سیر وزیر اعظم کو حکم دیا کہ تم لشکر
لیکر چلو مین فکر مین طلسم کشا کی جاتا ہون یا لوح لایا یا طلسم کشا کو لیا یہ کہکر مجنون جادو روانہ
ہوا ہوشیار لشکر کو لیکر چلا مجنون لشکر مین نور الدہر کے پہونچا بصورت مبدل پھر رہا ہی
کہ شبرنگ کو دیکھا واسطے انتظام لشکر کے نکلا مجنون نے سحر کیا شبرنگ بیہوش ہوا
شبرنگ کو ایک گوشے مین ڈالدیا آپ بصورت شبرنگ بارگاہ نور الدہر مین آیا نور الدہر
نے کہا کہ ای شبرنگ دریافت تو کرو سنا ہی کہ لشکر مجنون آتا ہی شبرنگ نے کہا کہ کیا
عرض کرون آج غلام کو تردد ہی ذرا حضور کنارے چلین تو عرض کرون شبرنگ کے
ساتھ کھیل کر پرورش پائی ہی ساتھ شبرنگ کے تخلیے مین آئے شبرنگ نے کہا کہ
آقا مین نے سنا ہی شب کو مجنون آیا لوح سرکار سے لیگیا غلام سمجھنا چاہتا ہی کہ کیا دشمنون نے
یہ مشہور کیا ذرا لوح تو اُتار لے غلام نور الدہر نے بلا تکلف لوح گلے سے اُتاری شبرنگ
نقلی لوح لیکر دیکھنے لگا دیکھتے دیکھتے پیچھے ہٹا ایک دو تھپڑ مارا کہ نور الدہر بیہوش
ہوے لوح جھولی مین رکھی نور الدہر کی کمر مین پنجہ دیا لے اُڑا اہل لشکر نے
دیکھا کہ ایک ساحر نور الدہر کو لیے جاتا ہی طہماس گھبرا کے لشکر سے نکلا شبرنگ

ہوشیار ہوکر آیا کہا کہ اے شہریار غضب ہوا مجکو ساحر بیہوش کرکے ڈال گیا تھا طہماس نے کہا
کہ آقا کو لیے جاتا ہے یہ کہکر طہماس نے اُسیوقت لشکر تیار کیا شبر تک آگے بھاگا مگر یہ کہہ گیا
کہ اے طہماس تم لشکر لیکر آؤ مین آگے جاتا ہون شاید کوئی تدبیر بن پڑے یہ کہتا ہوا بھاگا
طہماس نے کل لشکر تیار کیا کل لشکر کو لیکے چلا ہوشیار آسمان سیر ساحرون کو ساتھ لیے ہوے
ایک مقام پر اُترا ہے ارادہ ہے کہ کوچ کرون آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا کہ منم مجنون جادو
اے وزیر اعظم طلسم کشا کو مع لوح لایا یہ کہکے اُترا آہنگرون کو طلب کیا کہا کہ اس جوان
کو مسلسل و مطوق کرکے بارگاہ مین لاؤ وزیر نے نورالدہر کو ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین
طرف بارگاہ کے لیکے چلا مجنون تخت پر بیٹھا ہے لوح سامنے رکھی ہے وزرا و امرا سب جمع
ہین تعریفین کررہے ہین کہ اے شہنشاہ بڑا کام کیا مگر طلسم کشا کو فوراً قتل کیجیے انکا زندہ رہنا
اچھا نہین کہ وزیر نورالدہر کو لیکر آیا نورالدہر نے مثل اہل اسلام کے سلام کیا
مجنون نے آواز دی کہ او ظالم تو نے سارا طلسم تہ و بالا کردیا اب بچنے کی کون صورت
ہے ارے جلاد کو بلاؤ شبر تک بھی آکر پہونچا چاہتا ہے کہ جلاد بنکر جاؤن اپنے آقا کو چھڑاؤن
لیکن حیران ہے کہ لوح تو تخت پر رکھی ہے مین کیونکر لوح کو اُٹھا سکتا ہون اس سوچ مین حیران
کھڑا دیکھ رہا ہے جلاد سے مجنون جادو نے بہ عتاب خطاب دیا کہ جلد طلسم کشا کو قتل کر
جلاد دست بستہ کرکے قریب نورالدہر آیا گردن پر کوئلے کا خط دیا خنجر پکڑ کے آواز دی
کہ اے بادشاہ طلسم مجنون حکم اول ہی سمجھ بوجھ کے دیجیے گا نبیرہ حمزہ کا قتل ہے بڑے بڑے لوگ
دعویدار خون کے ہونگے چہار سمت سے بلوہ ہوگا جان بچانا مشکل پڑیگی مجنون نے حکم دیا
کہ جلد سر کاٹ لے اُسی وقت نورالدہر کی بیتابی و بیقراری بے اختیار پکار اُٹھی کہ اے
خالق کارساز و اے رب بے نیاز ان ظالمون کے ظلم سے نجات دے تیری ذات رحیم و
کریم ہے تو سمیع و علیم ہے

نظم

بلکن ز نور محبت جہان منور شمع — کہ افکند آتش غیرت ز جلوہ اش در شمع
بہ نیم سوختہ جانان نہ جلوہ گر گردید — نشست تا رخ روشن بدیدہ تر شمع
ز یک چراغ فروغے بہر چراغ رسید — شد از تجلی یک شمع جلوہ گر ہر شمع

چراغ زندگی خلق گل شود یک روز	ہو شد از رخ ایجاد روے انور شمع
ندید صورت پروانہ کس بہ محفل باز	بوقت صبح چو از بزم لبست بستر شمع
ز نور ذات بر افروز سینۂ خود را	بکن بخانۂ تاریک خود منور شمع
بسوز و ساز محبت بسوخت تا ہندی	نیافت بر سر مجلس مقام برتر شمع

بیقرار ہو کر جو نور الدہر نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا کہ آسمان پر برق چمکی ایک ابر سیاہ پیدا ہوا مجنون نے کہا کہ صاحبزادی تشریف لاتی ہین وہ ابر قریب بارگاہ آکر چھٹا سب نے دیکھا کہ بیٹی بادشاہ کی نہایت حسین و جمیل گرد کنیزین گھیرے ہوے تخت زمین پر آیا باپ کو سلام کیا پوچھا کہ کیا کیفیت ہی کنیز دکھتی ہوئی آئی سب مرحلے ویران پڑے ہین بڑے بڑے ساحر مارے گئے سارا طلسم برباد ہوا مجنون نے کہا کہ ای نور نظر اپنا کام اپنے ہاتھ سے خوب ہوتا ہی آجتک مجکو مصاحب روکتے رہے جب خود گیا تو لوح بھی لایا طلسم کشا کو بھی گرفتار کیا اب قتل کرتا ہون کیا زندہ چھوڑونگا اب میرے ہاتھ سے کیا یہ جوان زندہ بچےگا گلگونۂ رنگین پوش نے کہا کہ طلسم کشا کہان ہی سلیمین باپ کے آکر تخت پر بیٹھی مجنون نے کہا کہ وہ سامنے بیٹھا ہی گلگونۂ رنگین پوش نے نگاہ اٹھا کے دیکھا کہ ایک جوان غزال چشم شیر خشم سینہ چوڑا خوبصورتی کی تیاری موے سر سراسر پریشان زلفین غلیلی خال سبز و رک ہاشمی چہرے پر جو شان و خرد شان جمال جہان آرا کی رعنائی آنکھین بعینہ رشک دیدۂ غزال ابرو شبک ہلال دیکھتے ہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا پیشانی پر پسینہ ہر قطرہ الماس کا نگینہ آنکھین لہرائین تھرتھر کانپ کر بیہوش ہو گئی باپ کے کاندھے پر سر رکھدیا منکا ڈھلک گیا ہلکر جو ہوا نور الدہر نے نگاہ اٹھائی صورت زیبا و طلعت کو دیکھا کہ ایک نازنین حور مثال پری خصال عارض ماہ تابان زلفون سے پریشانی آئینہ عارض سے حیرانی بوٹا سا قد اٹھین ثمر پستان کا ظہور یا معکوس جام بلور گلا صراحی وار شراب حسن سے سرشار آنکھین بند بادام سے مثال معقول ہی نور الدہر نے بھی سر زنجیر پر رکھدیا غش آنے لگا مگر چونکہ مصیبت مین ہین اپنے کو سنبھالا مجنون نے گھبرا کر کہا کہ ارے گلاب و کیوڑا و بید مشک لاؤ چھوٹی مٹی پر کیوڑا ڈال کر سنگھاؤ میری نور نظر کو کیا ہوا کنیزون نے تلوے سہلائے آنکھ کھولی باپ نے پوچھا کہ

کیون نور نظر خیر تو ہی مزاج کیسا ہی ملکہ نے ضبط کر کے جواب دیا کہ کچھ نہو و بجز و دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو
آتا ہی کسی نے مجھ پر سحر نہ کیا ہو دزدیدہ نگاہ سے طرف نور الدہر کے دیکھ رہی ہین جلاد خنجر بکف
سر پر کھڑا ہی حکم کا منتظر ہی بیان دوسرا معاملہ درپیش ہی مجنون کو دوسری بات کا پس و پیش
ہی کئی مرتبہ مجنون نے پوچھا کہ ای نور نظر مزاج کیسا ہی ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا حیران ہی
کہ دل کی کیا کیفیت بیان کرون کیونکر اس شخص پر احسان کرون سوچ رہی ہی کہ ایک کنیز
کے منہ سے نکلا حضور باعث ملکہ کی بیقراری کا یہ ہوا کہ کبھی کسی کو اس طرح زنجیرون مین بندھا
نہین دیکھا ڈر معلوم ہوا خوف سے یہ کیفیت ہو گئی ملکہ گلگونہ کو پہلو ملا کہا کہ ای والد حقیقت
مین یہی کیفیت ہوئی اس گنہگار کو جو اس مصیبت مین دیکھا دل کو تاب نہ رہی غش آگیا
مجنون نے کہا کہ ای نور نظر قیدی کو بیان سے ہٹا دین باہر جا کر قتل کرین تمہارے سامنے
یہ بدعت نہ ہو ملکہ نے کہا کہ جلاد کو اسکے سر پر سے ہٹا دیجیے تھوڑی دیر ٹھہر کر قتل کیجیے مجھے بھی
اس شخص سے دشمنی ہی جی چاہتا ہی کہ اپنے ہاتھ سے قتل کرون اسکے سبب سے کیسے کیسے عزیز
مارے گئے بڑے بڑے ساحر قتل ہوے جلاد تو سر پر سے نور الدہر کے ہٹ گیا تخت پر لوح
رکھی تھی ملکہ نے ہاتھ مین اُٹھا لی مجنون نے کہا کہ ای نور نظر اسے نہ چھوؤ ہم سحر بھولے جاتے ہین
اسی لوح کے سبب سے تمام طلسم برباد ہوا بڑے بڑے ساحر اس ظالم کے ہاتھ سے قتل ہوئے
گلگونہ لوح دیکھنے لگین کہا کہ اسمین کیا لکھدیا جو ساحر گھبرا جاتے ہین سحر بھولتے ہین مجنون نے
کہا کہ اسمین نام خدا اے نادیدہ کے لکھے ہین اسی وجہ سے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا اگر سامری
و جمشید بھی ہوتے تو وہ بھی عاجز آتے سحر نہ کر سکتے یہ سب باتین گلگونہ نے سُنین حیران ہی
کہ اس جوان کو کیونکر بچاؤن سب اہل دربار کہ رہے ہین کہ اسکو جلد قتل کر ڈالیے ایسا نہ ہو کہ کوئی
اُفتاد پڑے صاف صاف سامری نامے مین مرقوم ہی کہ بروقت طلسم کشا ٹھہرا رہا آفتین آتی
ہین ملکہ لوح کو لیے سوچ رہی ہی شہزادہ شیرنگ بن عمرو نے کہ خدمتگارون مین ملا کھڑا ہی تیور
ہو ملکہ کے دیکھے کنیز کی شکل بنکر پشت پر آکر کھڑا ہوا ملکہ نے جو اسطرف منھ پھیرا اشارہ کیا
کہ لوح طلسم کشا کے گلے مین ڈال دیجیے یہ شیر دلیران سب کو شکست دیگا سب سے
سمجھ لیگا آپ اپنا کام کیجیے ملکہ حیران ہی کہ یہ کنیز میری کیا کہتی ہی کہا کہ نرگس میرے پاس تو آ

جب قریب آئی کہا کہ جو کہتی ہو کان میں کہدے شبرنگ نے کہا کہ ای ملکۂ عالم مین شہریار کا عیار ہون بس اب اسی مین بہتر ہی کہ لوح گلے مین ڈالدیجیے قتل کرنیکے حیلے سے اُٹھیے اب تامل نفرمایئے یہ کہکے شبرنگ الگ ہوا ملکہ کے دل کو تقویت ہوئی باپ سے کہتی جاتی ہی کہ لوح اب میرے ہی پاس رہیگی مجھ تک کوئی کیونکر آئیگا نہین معلوم کہ جسکے پاس لوح تھی اُسنے کیا میل کرکے لوح دیدی مجنون کہتا ہی کہ بی بی تمکو اختیار ہی جب طلسم کشا قتل ہوجائے پھر اپنی رائے پر انتظام طلسم کرنا بس ملکہ نے کمر سے نیمچہ کھینچا جھپٹ کر قریب نورالدہر کے آئی کہتی ہوئی کہ او ظالم تیری وجہ سے کیسے کیسے عزیز مارے گئے اور تو زندہ بیٹھا ہی مجنون ہان ہان کرتا رہا ملکہ جھپٹ کر قریب نورالدہر کے آئین لوح گلے مین ڈالدی کہا کہ ای شہریار اُٹھیے تمام قید سحر جسم سے رفع ہوئی نورالدہر نعرہ کرکے اُٹھے ملکہ پشت پر تھر تھر کانپتی ہوئی سنگ بڑے زمین سے اُٹھاکر داہنے بائین پھینک مارے کئی سو جادوگرون کے سر پھٹے پتھر برسنے لگے کبھی ہاتھ ہلایا برق چمکائی شبرنگ جھپٹ کر پہلو پر نورالدہر کے آیا حقۂ آتشبازی داغ کر مارا کسی کا منہ جلا کسی کا ہاتھ پھنکا سات لاکھ جادوگرون مین ہلڑ ہوا کہ طلسم کشا نے رہائی پائی ایک سے ایک یہی پوچھ رہا ہی کہ کیا وجہ ہوئی جو طلسم کشا رہا ہوا کوئی سبب اصلی بتاتا ہی کوئی کہتا ہی کہ طلسم کشا صاحب اقبال ہی طلسم پر سراسر زوال ہی مجنون کہ رہا ہی کہ یارو جہانتک ہوسکے جانبازی و سرفروشی کرو مجنون جب آواز دیتا ہی فوج کا بلوہ بڑھتا جاتا ہی سات لاکھ ساحر سحر کر رہے ہین جسنے سحر کیا شاہزادۂ نورالدہر نے لوح کو چمکایا سحر اُلٹا پلٹا اُسکے سینے پر پڑا توڑ کر پشت کو پار گذرا مجنون نے پکار کر آواز دی کہ ای یارو سحر نہ کرو طلسم کشا کو گرفتار کرلو ساحرون نے مل کر بلوہ کیا نورالدہر نے ایک ساحر کو مار کر گھوڑا اُسکا چھین لیا تلوار غیر کی شمشیر زنی کر رہے ہین ملکہ گھبرائین کہ ساحر ہر طرف سے بلوہ کرتے ہوے آئے ہین بیقرار ہوگئین نورالدہر سے کہتی ہین کہ اپنے کو بچائیے ایسا نہ ہو کہ آپ گرفتار ہوجائین کبھی پکارتی ہین کہ ای معبود حقیقی و ای رب تحقیقی اس آفت ناگہانی سے بچائیے اس بلا سے مہلت دے ای پروردگار عالم تجھکو سب طرح کا اختیار ہی تو سب کا پروردگار ہی

نظم

زرد ہے گل تو بتائی یہ گلشن چہرۂ زیبا	گئی ظاہر زہر سرو بھی حُسن قد رعنا

تو از قامت بہر جانب قیامت کردہ برپا ‌‌— تو افگندی ز حسن دلربا اندر جہان غوغا
بحسن یوسفی خود کردہ بودی گرم بازاری — تو خواندی سوی خود بہر خریداری زلیخا را
چہ اسکندر چہ دارا چہ جمشید و چہ افریدون — کند چون و چرا در حکم تقدیرت کرا یارا
ز ہر آئینہ در چشم زمانہ جلوہ گر گشتی — ز ہر شکل و ز ہر صورت تو بنمودی رخ زیبا
منم از کمترین بندگانت بندۂ ہندی — بحال بندۂ خود یا الٰہ العالمین بخشا

بلک بلک کر جو گلگونہ نے دعا کی شبرنگ آمین کہہ رہا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی دیکھا کہ ہزبر بیشۂ
کلنگان صاحب ساطور گران صف شکن وصفدر طہماس بن عنقویل دیو پرور مع کل فوج کے
آکر پہونچا نعرے کی جو اپنے آقا کی آواز سنی وہین سے ساطور کھینچا جا پڑا انکل سردار آکر لڑنے لگے
یا تو ان سب نے سحر موقوف کیا تھا یا سحر بھی کرنے لگے مگر کچھ کارگر نہین ہوتا دو حملون مین کئی لاکھ
آدمی مارے گئے مجنون نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ کل فوج طلسم کشا کی آگئی گھبرایا قصد ہوا کہ نکل
جاؤن اپنے کو خدمت مین خداوند ہفت پیکر کی پہونچاؤن وہ ضرور مدد کرین گے یہ سوچکر
زمین پر گرا غلطک مار کر پر پرواز پیدا کیے بلند ہوا گلگونہ نے پکار کر کہا کہ ای شہریار بادشاہ
طلسم نکل جاتا ہی اگر یہ نکل گیا فساد برپا کریگا سرکار کی تکلیف بڑھیگی نورالدہر نے سر اُٹھا کے
دیکھا کہ مجنون پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوا ہی آسمان پر ٹھہرا رہا ہی ساتھ والون کو آواز دیتا ہی
کہ یارو نکل چلو اب ٹھہرنے کا موقع نہین ہی خدمت مین خداوند ہفت پیکر کی چلکر انتظام کرونگا
ہفت پیکر کی قدرت آج کل مثل آفتاب کے روشن ہی ساتھ والے بلند ہوتے جاتے ہین
شاہزادہ نورالدہر نے کمان کیانی دوش سے اُتاری تین بھال کا تیر بجبر کمان مین پیوست کیا
تاک کر مارا کہ سینہ پر کینہ مجنون پر پڑا سینے کو توڑ کر پشت سے پار گذرا مجنون زمین پر گرا
تڑپ کر جان دی جادوگر بھاگنے لگے افسر کلان رومال سے ہاتھ باندھکر سامنے آیا عرض کی کہ حضور
امان دین سب بصدق دل مسلمان ہوتے ہین افسر کا نام اکوان برق بار ہی نورالدہر نے
امان دی بارہ ہزار جادوگر مطیع اسلام ہوئے اکوان برق بار نے عرض کی کہ حضور کا
کیا مدعا ہی نورالدہر نے کہا کہ طلسم ہفت پیکر مین ہمارے بزرگ قید ہو گئے ہین اُنکی
رہائی کو جاتے ہین اکوان نے عرض کی کہ غلام کو حضور ساتھ لین راستہ بتاؤنگا تا بہ ہفت پیکر

پہونچاؤ بگانو نورالدہر نے آکر خزانہ طلسمی نکلوایا کئی سو چھکڑا مال و اسباب کا نکلا ار ابے لدوا کے ساتھ لیے اول آکر قلعۂ فیروزہ پر پہونچے فیروز تاجدار سے اُسکے بیٹے کو ملایا تین دن اُسی مقام پر قیام کیا تمام فوج ساتھ ہوئی اکوان برقیار نے ایک ابر بنا کر اُسپر بارہ ہزار جادوگروں کو سوا کیا ملکہ ہوشربا نے اپنی بہن نسیم کو رہا کیا ملکہ گلشن کو اُسی قلعے پر چھوڑا قلعہ دار سے سفارش کی کہ انکو کوئی تکلیف نہ پہونچے ہوشربا و نسیم و نرگس بھی ساتھ ہوئیں اُسی ابر مین یہ جادوگرنیان بھی مخفی ہین اس شوکت و شان سے شاہزادہ نورالدہر طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتے ہین دیکھیے کہان پہونچین کہ پہونچنا انکا تحمہ پر ہوگا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان ایج نوجوان بیان ہوتے ہین۔ ساقی نامۂ مصنف

پلا ساقیا ساغر لالہ فام
کہ ساقی نے مشہور کردی خبر
گُل و غنچے ہین جوش مین سرسبر
کہ گل کو خبر مل گئی گوش کی
مجھے زلف سنبل کا آتا ہے دھیان
جو تقریر ہے بس وہ تحریر ہے
ہوئی مست دیوار پہ فاختہ
کہ بیان حزین آج بیتاب ہے
عرے ساقی دلکش و مہ لقا
کہ رنگ چمن کے ہین مشتاق ہم
قم داستان جلالت لکھون
کہ اب رنگ پر آگئی ہے کتاب

کہ بنت العنب سے کرون مین کلام
بہار گلستان کی آمد ہوئی
صبا دے رہی ہے خوشی کی خبر
صبا آج کرتی ہے اٹکھیلیان
کرین بلبلین اتفاق زبان
سر سرو قمری کو کو پہ ناز
چمن پر اُٹھائے نظر فاختہ
چہکتے ہین طائر بوجہ حسن
مجھے لطف گلشن کا سامان دکھا
کہ سب بلبلین بھی نواسنج ہین
کہ ہر اک کو ہو شوق قصہ پڑھون

نہال تمنا ہوا بارور
قم نظم اشعار ہین کہ ہوئی
کہ آمد ہے رندان ذیہوش کی
عجائب غرائب چمن کا سمان
یہی آمد گُل کی تدبیر ہے
چمن مین ہر اک جا نشیب و فراز
چمن صاف سرسبز و شاداب ہے
کہ ہے رنگ پر آج سارا چمن
پلا جام صہبا سے لطف و کرم
کہ غنچون کی مٹھی مین بھی گنج ہین
چل اے ساقی سیم تن لاجواب

چہرہ محرران داستان دلستان وراقمان اخبار گوہر فشان

اس داستان حیرت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین نظم

درین زیر نہ پردۂ آسمان
درین پردہ آواز ناگم چونی

مغنی فنان کہ آمد بجان
بہ احوال جم یا بہ احوال کی

حال کیفیت مآل ایرج نوجوان تحریر کرتا ہون کہ جنگ ہر ایک شاہزادہ نورالدہر سے جو غلطی دہ ہوے نقابدار زرین پوش نے لاکر بارہ کوس پر چھوڑا کہ پھر جاکر نورالدہر سے مقابلہ کرین نقابدار تو چلا گیا ایرج نوجوان نے شاپور سے کہا کہ ای شاپور نورالدہر نے اسباب شوکت پیدا کیا مین بھی چل کر سپوچون قبلہ و کعبہ کی رہائی میرے ہاتھ سے ہو بڑی ذلت ہی کہ اگر کشتی گیر زادہ نے رہا کیا اور بڑا باعث خرابی ہی اس مقدمے مین دل کو بیتابی ہی شاپور نے عرض کی کہ بسم اللہ حضور تشریف لے چلین تو کیفیت ظاہر ہو چل کر زمین ہفت پیکر پالا دین گے ایرج ایک جانب چلا ایک صحرا مین جاکر اُترے سب لشکر فروکش ہوا ایک نخل سامنے دیکھا کہ ہزار ہا طائر اُس پر بیٹھے ہین زمزمہ سرائی کر رہے ہین ایرج ٹہلتے ہوے قریب نخل پہونچے کہا کہ باغبان قضا و قدر نے کسقدر نخل کو سرسبز و شاداب کیا ہی جیسے ہی قریب نخل پہونچے طائر اُڑے ایک طائر نے سایہ اپنا ایرج پر ڈالا جیسے ہی عکس طائر کا ایرج پر پڑا اُس مقام پر غبار بلند ہوا تھوڑی دیر کے بعد غبار دفع ہوا اُجالا ہوا کہ ایرج غائب ہوے شاپور شیردل تو سرداروں کے خیمے استادہ کرا رہا تھا یہ سنکر دوڑا آیا خبر سُنی کہ ایرج اسوجہ سے غائب ہوے شاپور نے سرداروں کو اشارہ کیا کہ یہ مقام عجائب و غرائب ہی لشکر تو یہان سے ہٹا لیجاؤ مین تلاش مین آقا کی جاتا ہون شاپور شیردل ایکجانب بھاگا نیلم و فیلم نے تین کوس ہٹکر لشکر اُتارا شاپور کو تین دن اُسی صحرا مین گذر گئے دن بھر پھرا کرتا ہی شام کو کسی مقام پر پڑ رہتا ہی چوتھے دن آقا کے واسطے پریشان ایک نخل کے سائے مین بیٹھا ہوا ہی سامنے جھیل ہی طائر آتے ہین پانی پی کے چلے جاتے ہین کہ شاپور نے دیکھا ایک عقاب بزرگ اُڑتا ہوا آسمان سے آیا گلے مین ایک نامہ بندھا ہی پانی کو دیکھکر اُترا شاپور کو خیال ہوا کہ یہ عقاب ساحر ہی کیا عجب ہی کہ کسی کا نامہ لیے جاتا ہو خدا اسکا انجام بخیر کرے یہ سوچکر ایک پتھر مارا عقاب کا سر پھٹا اندھیرا ہو گیا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من عقاب جادو بود شاپور شیردل نے آکر گلے سے اُسکے نامہ کھولا اُسکو پڑھا طرف سے عنوان جادو کے مرقوم تھا کہ ای ملکہ سیمتن یہان معرکہ درپیش ہی ایک لشکر آکر صحرا سے نگارستان مین اُترا ہی اُسکے افسر ایرج کو قید کر لیا آپ تشریف لائیے تو ایرج نوجوان کو خدمت خداوندین روانہ کرین شاپور شیردل مضمون نامہ دیکھکر خوش ہو گیا رنگ و روغن عیاری کا نکالکر عقاب کی شکل بنا نامہ

کمرمین رکھا تلاش سمنتن مین چلا دوسرے دن دیکھا کہ ایک باغ سامنے ہی لیکن دروازہ باغ کا بند ہی شاپور شیردل ایک نخل کے سایہ مین بیٹھ گیا اس فکر مین کہ کوئی اندر سے نکلے تو حال دریافت کرون دروازہ کھلی ایک کنیز نکلی اُسنے پکار کر آواز دی کہ عقاب جادو کہا تم آتے ہو شاپور نے بڑھکر کہا کہ صاحب میرے ہوش درست نہین ہین صحرا مین آتا تھا تخت خداوند ہفت پیکر کا جو اُڑتا ہوا نکلا مجھپر اُسکا سایہ پڑگیا کئی دن سے دیوانہ وار پھرتا ہون کسی کو نہین پہچانتا ہی سمنتن کو ڈھونڈھتا ہون کنیز نے کہا کہ یہی باغ سمنتن ہی چلو ملکہ کے پاس لیچلون عنوان جادو کے پاس سے آتے ہوگے شاپور شیردل اُٹھ کھڑا ہوا ساتھ کنیزون کے باغ مین آیا سمنتن بارہ دری مین مع کنیزون کے بیٹھی ہی عقاب نقلی نے نامہ پیش کیا ملکہ نے پڑھکر کہا کہ عقاب ہم چلین گے شاپور نے ایک گوشہ مین آکر مقام کیا جب دن چڑھا ہاتھ منھ دھویا گانین آکر گانے لگین سمنتن نے دیکھا کہ سب تعریفین کررہے ہین عقاب جادو منھ پھلائے بیٹھے ہین کہا کیون عقاب تمھین گانا اُن کا پسند نہین آیا عقاب نے سر جھکا کر کہا کہ حضور آج جو سایۂ تخت خداوند ہفت پیکر مجھپر پڑا کسی نے میرے گلے پر بھی ہاتھ پھیرا اور کہا کہ تجکو علم موسیقی کا ہمنے بادشاہ کیا ہین امیدوار ہون کہ ایک غزل مجھ سے سُنیے شاید یہ حکم مجکو حقیقت مین ہوا ہو سمنتن نے کہا کہ ہان میان عقاب سُنین شاپور شیردل بیچ مین آبیٹھا گُنگُنا کے یہ غزل شروع کی نظم

لبریز اُسکے ہاتھ مین ساغر شراب کا
بنتا ہی عکس رُخ سے کٹورا گلاب کا

وہ مست ناز اگر کرے نظارہ آب کا
لبریز ہو شراب سے شیشہ حباب کا

رکھتا ہی چرخ اوج کسی کا کب ایک دن
ہوتا ہی دوپہر مین زوال آفتاب کا

ہم زائران ساقی کوثر ہین واعظا
کشتی ایاغ کی ہو تو دریا شراب کا

ای میکشو یقین ہی نکلے بط شراب
وہ مست ناز توڑے جو بیضہ حباب کا

راحت طلب کرون تو ملے آسمان سے رنج
حاضر ہو موت ابھی جو خیال آئے خواب کا

جو ہی حسین اُسکو ہی نفرت جہان سے
ہوتا نہین ادھر کبھی منھ آفتاب کا

پیری مین شعلہ رویون سے خالی کنار ہی
کیونکر گذر کمان مین ہو تیر شہاب کا

تا صبح شراب پی شب تاریک ہی تو کیا
محتاج آفتاب نہین ماہتاب کا

اس رنگ میں شاپور نے یہ غزل گائی کہ سیمتن بیقرار ہوگئی کہا اے عقاب جادو حقیقت میں تم
تو سیمتن کا خداوند ہفت پیکر نے عالم کیا خوش آواز بنایا ہے سوز دل کہا شاپور شیر دل سے
کہ ذرا گلنار ے پہلے میں کچھ اور بھی عرض کرونگا سیمتن بلا تکلف اُٹھی شاپور شیر دل نے
پہلے میں سیمتن کو لایا باتیں کرنے کرتے حباب مارکے بیہوش کیا زبان میں سوزن نکالی
سے سیمتن کو باندھا تصویر ایرج کی نکالی سیمتن کو ہوشیار کیا اپنی صورت اُنکی بنائی
ایرج نوجوان دکھائی کہا کہ اے ملکہ عالم میں اُس شہر کا یار ہوں کہ جسے عنوان جادو نے قید
کیا ہے اگر آپ چل کر مدد کریں تو اُس شہر کو چھڑالائیں سیمتن تصویر ایرج نوجوان پر مائل ہوئی اشتیاق
کیا کہ سوزن نکال میں تیرے ساتھ کد و کاوش کو موجود ہوں شاپور شیر دل نے سوزن نکالی
سیمتن نے کہا کہ اے بہتر یہ ہے اگر اب میں تمکو پکڑوں تو کیا کرو تمنے بڑا امیر سے ساتھ ... کیا
کیا شاپور نے کہا کہ اب بھی کیا مجال دیکھو کنیزیں باہر سے جھانکتی ہیں سیمتن اُٹھی شاپور نے
حلقہ سے کمند مارے پھر حباب مارکر بیہوش کیا تین مرتبہ سیمتن کو ہوشیار کیا سیمتن بگڑی اور شاپور
شیر دل نے بیہوش کر لیا تیسری مرتبہ دل سے مطیع ہوئی کہا کہ اے شاپور شیر دل میں دل و جان سے
کر لی تجھی میں تیرے ساتھ چلنے کو موجود ہوں لیکن تم وہی عقاب جادو کی شکل ہو شاپور
شیر دل اُسی شکل پر تیار رہا سیمتن باہر آئی کنیزوں سے کہا کہ ہم عنوان کی ملاقات کو جاتے ہیں
تم یہاں ہوشیار رہنا یہ کہہ کے تخت سحر تیار کیا شاپور شیر دل کو اپنے پاس بٹھایا اور طرف قلعہ
عنوان کے روانہ ہوئیں عنوان جو ایرج کو قید کر کے لایا ہے سیمتن کو خراج دیتا ہے مشتاق ہے
کہ ملکہ آئیں تو قید کو روانہ کروں کہ تخت سیمتن کا آکر پہنچا عنوان جادو نے ملکہ سیمتن کو لاکر
تخت پر بٹھایا سب کیفیت بیان کی کہ نبیرۂ حمزہ طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتا تھا میں پکڑ لایا
گرفتار کر لایا سیمتن نے کہا کہ قیدی کو ہمارے سامنے لاؤ عنوان نے ایرج نوجوان کو دربار
میں بلوایا ایرج نوجوان نے آکر مثل اہل اسلام کے سلام کیا خانۂ زنجیر میں غل ہی پر ہو کے بیرگ گل
سیمتن بیقرار ہوگئی مسکرا کر کہا کیوں نبیرۂ حمزہ طلسم ہفت پیکر کا قصد کیا اپنی جان کا کچھ خوف
نہیں ایرج نوجوان نے جو جمال سیمتن دیکھا سر جھکا لیا سیمتن نے عنوان سے کہا کہ اے
عنوان جادو قیدی ہم لیکر جائینگے تخت پر اس جوان کو سوار کیے لیتے ہیں کہ ہفت رنگ

پہونچا دیکھتے جاتے ہی قدرت کے سامنے سجدہ کر نیلگی فرزندان صاحبقران وہان ابھی حال
سے سمجھے نہین عنوان جادو نے کہا کہ آپکو اختیار ہو سمیتن نے ایرج کو تخت پر سوار کیا
عقاب نقلی کو ساتھ لیا عنوان جادو سے کہا کہ یہ ساحر ہوشیار ہے ساتھ رہیگا یہ کہکر تخت اڑایا
طرف قلعہ کے عنوان جادو ان کے روانہ ہوئین راہ مین شاپور نے سب حال ایرج کا بیان کیا سمیتن
نے ایرج کو قید سے رہا کر لیا کہا کہ ای شہریار تا یہ کوہ پہونچنا بہت دشوار ہے بیتین کنارے پر
طلسم کے رہتی ہون کہ اس طلسم کا طلسم میمون نام ہے میمون تاجدار حاکم ہے آپ نے سنا ہوگا
جب آپ اسکو طلسم کو فتح کرین تب راستہ طلسم ہفت پیکر کا کھلیگا ایرج نے کہا کہ مین ضرور جا کر
فتح کرونگا سمیتن نے کہا کہ یہ بھی مین نے سنا ہے طلسم مجنون کو اپنے پوتے صاحبقران کے
ہاتھون فتح کیا تو طرف طلسم ہفت پیکر کے گئے یہ سنکر ایرج بہت گھبرائے کہا کہ ملکہ آج ہی
لوح کی فکر کرو سمیتن نے عرض کی کہ ای شہریار لوح بڑے شخص کے قبضے مین ہو مقام علامت
دکھادونگی ایرج نوجوان نے کہا کہ مین آج ہی داخلہ کرونگا ملکہ بڑا مقام افسوس ہے اگر وہ
[illegible] پہلے طلسم مین پہونچگیا مقدمہ ربانی میرے قبلہ و کعبہ کا ہو بڑی مشکل پڑیگی تم پہلے سے
مجھکو مقام علامت بتادو مین جاؤن [illegible] یا طلسم مین جاؤنگا اپنے قلعے پر مجھکو لیجا کر کیا کروگی اسیطرح
سے مجھکو مقام بتادو شاپور شیر دل نے اشارے سے سمیتن سے کہا کہ یہ مزاج کے بڑے
جیالے ہین اسنے ذکر نور الدہر بن بدیع الزمان کا کردیا اپنے ہوش مین نہین ہین سمیتن نے
کہا کہ ابھی وہ کتنی مقام پر روکے جائینگے صاحبان [illegible] راہ ہونگے جب اس طرح
سمیتن نے کہا تب ایرج خاموش ہوئے قلعے مین آکر پہونچے سمیتن نے سب ساحرون کو
جمع کیا منتر اٹھی ہزار ساحر ہین سب کو مطیع اسلام کیا اسنے کہا کہ شاہزادے کو برسر علامت طلسم
لیجاؤ مین فکر مین لوح کے جاتی ہون چند ساحر ایرج کے ساتھ ہوئے سمیتن اسیوقت پر پرواز
پیدا کر کے روانہ ہوئی ایرج ساتھ ان چند ساحرون کے قلعے سے باہر نکلے ہین پانچ کوس راستہ
طی کیا ہو کہ ایک پہاڑ دیکھا نہایت بلند اودھر تنفع ہی ہزارہا طاؤس زرین بال برسر کوہ رقص
کر رہے ہین ایرج نے ایک گنہگار سے کہا کہ تو اس پہاڑ کو چھو کر چلا آ ہم تجھے رہا کر دینگے
گنہگار چلا جیسے ہی سامنے مین کوہ کے پہونچا طاؤس رقص زیادہ کرنے لگے جب درہ کوہ قریب رہا

گنہگار نے دیکھا اندر سے پہاڑ کے ایک نازنین مہ جبین خرامان بصد ناز و انداز نکلی کنیزون نے
دو کرسیان بچھا دین ایک کرسی خالی ہی جب وہ جوان قریب پہونچا اُس مہ جبین کو دیکھکر عاشق ہوا اشعار
عاشقانہ پڑھنے لگا اُس حسین نے مسکرا کر کہا کہ ای عاشق صادق کیون بیقرار ہوتا ہی میرے
پاس آ یہ جوان جاکر کرسی پر بیٹھا اُسنے اپنے ہاتھ سے جام شراب لبریز کرکے دیا یہ مبہوت جام بلا تکلف
پی گیا نشہ جو ہوا چاہتا ہی کہ اُس نازنین پری چہرہ سے لپٹ جاؤن اُس نازنین نے جھڑک کر کہا کہ
دیکھہ ادب سے نہین بیٹھتا ایسا نہو کہ میرا شوہر آجائے یہ کب مانتا ہی چاہتا ہی کہ لپٹ جاؤن جب تو
اُس نازنین نے آواز دی کہ ای خونریز جلد آ دیکھہ یہ میرے ساتھہ بے ادبی کرتا ہی یہ جو اُس نازنین
نے پکار کر کہا درہ کوہ سے آواز آئی کہ ارے کون ہی وہ مبہوت دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک زنگی قوی
تن قوی ہیکل تیغ برہنہ ہاتھہ مین وہین سے للکارتا ہوا آتا ہی کہ او بے ادب میرے ناموس پر
دست انداز ہوتا ہی اُس گنہگار نے جو زنگی کو تلوار کھینچے ہوے دیکھا چاہا کہ بھاگون اُس نازنین
نے دامن تھام کے کہا کہ کیسا مرد ہی جو بھاگتا ہی یہ سنتے ہی وہ گنہگار بھی پلٹا زنگی نے ہاتھ تلوار کا
مارا گنہگار کے دو ٹکڑے ہوے نازنین کا ہاتھ تھام کر اندر درے کے چلا گیا وہی طاؤس جو سر کوہ
بیٹھے تھے رقص کرنے لگے ایرج نے جو یہ معاملہ دیکھا قصد کیا کہ جاؤن شاپور نے کہا کہ
ای شہریار شب کو دعا کیجیے دیکھیے غیب سے کیا حکم ہوتا ہی ایرج نے تامل کیا شاپور شیر دل نے
عبادت خانہ آراستہ کیا ایرج نے نماز مغرب پڑھکر دعا مانگنا شروع کی شاپور باہر سے سن رہا ہی
کہ ایرج دعائین مانگ رہے ہین پہر رات رہے دعا مانگتے مانگتے ایرج بیہوش ہوے عالم
خواب مین ایک مرد بزرگ کو دیکھا کہ فرماتے ہین ای نور نگاہ صاحبقران کیا مطلب تمھارا ہی ایرج
نے بھی اُس حیرانی و پریشانی مین مطلب فتاحی طلسم بیان کیا اُن بزرگ نے فرمایا ای نبیرہ حمزہ
جس راہ سے گنہگار گیا اُس راہ سے اگر لاکھ آدمی جائینگے بلا مین پھنسینگے داہنے پر
کوہ کے ایک چشمہ آب ہی اُسمین اپنے کو گرا دو سرحد طلسم میمون مین پہونچوگے ایرج نے چاہا
کہ کچھہ اور پوچھون آنکھہ کھل گئی وقت سحر تھا اُٹھکر نماز ادا کی جب نماز پڑھ چکے شاپور سے سب حال بیان
کیا شاپور نے کہا بسم اللہ ایرج مسلح ہوے شاپور دیکھہ رہا ہی کہ جب ایرج سایۂ کوہ مین
پہونچے وہی نازنین پیدا ہوئی آواز دیتی ہی کہ ای جوان اس طرف آ مین تیری مشتاق تھی ایرج نے

کچھ جواب نہ دیا بر ابر اُس چشمے کے پہونچے بلا تکلف اپنے کو چشمے مین گرا دیا یہ معلوم ہوا کہ مین کسی سے باتین کر رہا ہون اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک شہر وسیع مین پایا جو دیکھتا ہی وہ اوصاف ایرج بیان کرتا ہی کہتا ہی کہ کیا جوان حسین ہی ایک طرف سے چند سپاہی پیدا ہو ے ایک سپاہی نے آکر ایرج کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ چلو تمھین بادشاہ بلاتے ہین ایرج نے ہاتھ چھڑا کر کہا کہ او بیہودہ ہاتھ پکڑتا ہی کیا ہم تیرے بادشاہ کے نوکر ہین اُس سپاہی نے کہا کہ ای جوان تجکو چلنا ہوگا ایرج نے تلوار کھینچی سپاہی نے سونٹا اُٹھایا ایرج نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ سپاہی کے دو ٹکڑے ہوے اُن سب نے مل کر ایرج پر بلوہ کیا ایرج لڑنے لگے پانچ چھ سپاہی قتل کیے ہین کہ ڈنکے پر چوب پڑی دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر سوار بارہ ہزار فوج ساتھ آتے ہی اشارہ کیا کہ اس جوان کو گرفتار کرو چہار طرف سے فوجین ٹوٹ پڑین ایرج لڑ رہے ہین جب دس بیس آدمی مارے گئے اُس بادشاہ نے کہا یاردیہ جوان بڑا ظالم ہی اُس شخص کو چہار جانب سے گھیر کر گرفتار کرو کمند انداز ایرج پر ٹوٹ پڑے ایرج کو از رد بلوے کے گرفتار کیا کشان کشان لیکر بارگاہ مین آئے وہ بادشاہ تخت پر بیٹھا کہا کہ کیون ای جوان تو نے ملازمان شاہی کو کسواسطے قتل کیا ایرج نے کہا کہ تمھارے سپاہی نے بلا وجہ ہمارا ہاتھ پکڑ لیا میرے ہاتھ سے مارا گیا بادشاہ نے کہا کہ ایک شخص نے پچیس آدمی قتل کیے اسکو قیدخانے مین لیجاؤ کشان کشان ایرج کو لاکر قیدخانے مین چھوڑا ایرج نے دیکھا کہ مکان تنگ وتاریک تھا اُس مقام پر چھوڑ کر دروازہ بند کیا باہر برا سے نگہبانی بیٹھے ایرج نے بلکنا شروع کیا دعائین مانگ رہے ہین کہ ای پروردگار اس قید سے مجکو نجات دے دو پہر رات گئے زمین شق ہوئی سمتن بسینے پسینے نکلی کہا کہ ای شہریار کل صبح کو وہ بادشاہ پھر آپ کو طلب کرے گا یہ انگوٹھی آپکو دیتی ہون یہی دستگیری کرے گی وہ سوال کرے گا کہ ایک پہلوان سے مقابلہ کیجیے اگر اُسکو زیر کیجیے گا تو آپ کی رہائی ہوگی وہ پہلوان ساحر ہی جب اُس سے مقابلہ ہو انگشتر چمکا کے اُسکی کمر مین ہاتھ دیجیے گا اُٹھا کر بادشاہ پر ماریے گا آپ اپنے کو ایک صحرا مین پائیے گے مین آکر تدبیر بتاؤنگی آئندہ آپ کا اقبال ہی مین نے بمشکل اپنے کو یہانتک پہونچایا کہکر غرق زمین ہوئی اور غائب ہوئی صبح کو ایرج طلب ہوے پہلوان کے مقابلے کو بادشاہ نے کہا ایرج راضی ہوے پہلوان آیا ایرج کی قید کاٹی گئی جب مقابلہ ہوا ایرج نے وہی حرکت کی کہ اُس جوان کو اُکھیڑ کر تخت پر مارا تمام دربار جلنے لگا ایرج کی آنکھین بند ہوئین اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک صحرا مین

پایا پہلے تحمل سے تمکین پیدا ہوئی اور کہا الٰہی شہریار سامنے کوہ آتشبار ہی وہان اپنے کو پہونچا دیجیے اگر آتشبار
کو مارا اُسکی بہن ہو دخان جادو واگر اسنے آپکی اطاعت کی تو اُسکی معرفت لوح کا پتہ ملے گا کنیز بر اسکے
بجا لانے کو حاضر ہوگی یہ کہکر سیمتن تو غائب ہوئی ایرج طرف کوہ آتشبار کے چلا لیکن میمون جادو
تخت پر بیٹھا تھا کہ کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من پیران جادو بلود گھبرا کر کہا کہ اسے دریافت تو کرو
جو مالک دروازہ اول طلسم ہی اسپر کیا افتاد پڑی چند ساحر گئے تھوڑی دیر مین پلٹ کر آئے کہا کہ وہ شہر پرین
پڑا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ آسمان سے ایک پارہ یا کتاب لیے ہوے کہا کہ بادشاہ طلسم عمر طلسم تمام
ہوئی طلسم کشا سے آئی طلسم مین آگیا پیران جادو مارا گیا اب طلسم کشا طرف کوہ آتشبار کے جاتا ہی ضرور
کچھ وہان فتور ہوگا جلد انتظام کیجیے ورنہ طلسم ہاتھ سے جائیگا میمون جادو نے کاہن طلسمی کو رخصت
کیا ایک نامہ آتشبار کو لکھا کہ اے آتشبار طلسم کشا تیرے کوہ کی طرف آتا ہی اُس سے بہت
ہوشیار رہنا آتشبار کو یہ نامہ پہونچا آتشبار یہ سنکر جل گئی اپنے مقام سے اُٹھی کہا کہ مین طلسم کشا
کو گرفتار کر لاؤن دیکھون میرے ہاتھ سے کیونکر بچتے ہین یہ کہکے اسباب سحر ہاتھ مین لیکر نکلی سامنے
دیکھا کہ ایک جوان حسین آتا ہی اُٹھا کر اُسے ایک گولہ مارا ایرج لڑکھڑا کر گرے آتشبار نے
گرفتار کیا دیکھا کہتی ہوئی چلی کہ او نگوڑے تجھے یہ راستہ کسنے بتایا ملک پیران کیونکر تباہ ہوا کسنے یہ راستہ
بتایا کشان کشان اپنے قصر مین لائی آواز دی کنیزین حاضر ہوئین کہا زنگن کو بلاؤ اور لبو دخان کو خبر کرو
کہ آکر قتل طلسم کشا دیکھین آج ہماری تیغ کے چراغ روشن کرینگے کہ طلسم کشا قتل ہوگا صاف صاف کتاب
ساحری مین مرقوم ہی تمام جاننے والون مین دھوم ہی کہ حبیب ملک پیران برباد ہوگا کچھ طلسم میمون
نے بھیجا کنیزین دوڑی ہوئی گئین زنگن کو اور دخان کو بلا کر لائین دخان کی نگاہ جمال ایرج پر پڑی
عاشق ہوئی کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا اس حال مین ایرج کو پایا مشکین بندھی ہوئین گریبان پھٹا ہوا
بال سر کے پریشان دیکھکر مضطر ہوئی کہا کہ کیون بوا آتشبار اس بیچارے نے کیا خطا کی یہ بھولی بھولی
صورت تم غصے مین کانپ رہی ہو وہ حیران بیٹھا تمھارے چہرے کو دیکھ رہا ہی آتشبار نے کہا
کہ بوا یہ طلسم کشا ہے اصلی ہی پیران قتل ہوا ملک تباہ ہوگیا میری فکر مین آیا تھا مین نے گرفتار کیا
آت حکم ساحری و جمشید مین نقل پڑا جو وہ لکھ گئے ہین اُسکے سراسر خلاف ہوا صاف لکھا
ہی کہ طلسم کشا کو موت نہین دیکھیے ہم ابھی قتل کرتے ہین یہ کہکے زنگن کو اشارہ کیا دخان نے کہا

کہ لیا کئی ہزار آدمی اسی جرم میں قید ہیں آج تک نہیں ثابت ہوتا کہ طلسم کشا سے اصلی کون ہی پھر ان
بادشاہ نحیف و ضعیف تھا کسی وجہ سے قتل ہوا اسکا کیا اعتبار ہی میرے نزدیک تو یہ مناسب ہی
کہ اس جوان کو قید سے چھوڑ دو دوبارہ اسنے کہا کہ لو امیری خوشی یہ ہی کہ اس جوان کو رہا کر دو پھر اگر
طلسم میں بھٹکتا پھرے گا یہاں بچانا مشکل پڑے گی تم کیوں اسکے خون سے ہاتھ بھرو آتشبار نے
کہا کہ میں ضرور قتل کرونگی تم لوا جاؤ تمہیں اسوقت کیا ہو گیا کیسی باتیں کرتی ہو میں ابھی اسکو قتل
کرتی ہوں زنگن سے اشارہ کیا کہ سر کاٹ لے زنگن نے تلوار کھینچی چاہا کہ ایرج کا سر کاٹے
دخان نے ہاتھ ہلا دیا برق گری زنگن کے دو ٹکڑے ہوئے مرنا زنگن کا تھا تو آتشبار اٹھی کہتی
ہوئی لو لو اتمنے زنگن کو کیوں قتل کیا دخان نے کہا کہ میں تمہیں قتل کردونگی آتشبار نے گولہ
مارا دخان و آتشبار سے سحر چلنے لگا دو چار سحر آپس میں چلے تھے کہ زمین سے ایک ریگ ماہی
پیدا ہوئی تڑپ کر آتشبار پر گری کہ سینے کو توڑ کر پار گذری نعرہ کیا کہ منم سیمین کنیزوں کو قتل کیا
دخان بھی شریک ہوئی دخان و سیمین نے مل کر کنیزوں کو قتل کیا اب سیمین و دخان ایرج کو
لیکر قصر میں آئیں سیمین نے کہا کہ ای دخان لوح کا پتہ شاہزادے کو بتاؤ دخان نے کہا کہ میں جان
سے کوشش کو حاضر ہوں اصل حال یہ ہی کہ باغ زنگار رنگ خطا کار جادو اس باغ کی مالک ہی
اُسی کے پاس لوح ہی وہاں کیونکر رسائی ہو سیمین نے کہا کہ میں لیکر انکو جاؤں کنیز کی شکل بنا دوں
ایرج نے کہا کہ میں بشکل کنیز نہ جاؤنگا اگر یہ بات مشہور ہو گئی کشتی گیر زادہ ہنسے گا اپنے مقام پر
کہیگا کہ کنیز کی شکل بنکر گئے میرے واسطے باعث بدنامی ہی دخان نے کہا کہ میں بصورت اصلی لیجاونگی
تم سیمین عقب میں آؤ جو کچھ ہوگا وہ سمجھا جائیگا یہ کہکر ایرج کو تخت پر سوار کیا دخان ایرج کو لیکر
چلی عقب میں سیمین نے بھی قصد کیا لیکن دخان ایک صحرا میں پہونچی دیکھا کہ ایک نخل کے سائے
میں ایک شخص بیٹھا ہوا رو رہا ہی گرد کا پتلہ بنا ہوا خاک اڑا رہا ہی ایرج کا نام لے لیکر پکارتا ہی
کہ آقائے نامدار کہاں ڈھونڈوں ایرج نے کہا کہ ای ملکہ دخان میرا عیار بیٹھا رو رہا ہی
اب سب کچھ بن پڑے گا تخت اتارو یہ کہکر تخت اتارا ایرج نے پکار کر آواز دی کہ ای یار
دانا و ارد ای مونس غمخوار کس حال میں ہو مجھے ڈھونڈتے تھے میں آپہونچا شاپور نے جو بعد مدت
اپنے آقا کو دیکھا دوڑ کر قدموں سے لپٹ گیا کہا کہ ای آقائے نامدار آپ نے لوح وغیرہ پائی

ایرج نے سب حال بیان کیا شاپور نے کہا کہ غلام ساتھ چلے گا ای دخان ایک کام کرو بادشاہ طلسم
کی تقریر مین تصویر دکھاؤ چلتے ہی لوح لے لین آقا کو بصورت بادشاہ طلسم لے چلین دخان نے
نقشہ میمون جادو کا بیان کرنا شروع کیا شاپور نے ایرج کو اسی صورت پر بنایا پوچھتا جاتا ہی
کہ خال و خط مین تو فرق نہین دخان نے کہا کہ ای عیار طرار کیا صورت بنائی ہی آپ ایک ساحر ملازم
کی صورت بنکر تیار رہو ایا تین شاپور نے دخان کو سکھا دین کہ باغ زنگار رنگ مین سامنے خطا کار
کے اس طور سے کلام کرنا یہ اختیار لوح لے آئینگے دخان بہت خوش ہی کہ اب لوح کا ملنا بہت آسان
ہی تخت کو اڑا کر چلی خطا کار توہم کی زنگین باغ زنگار رنگ کی نگہبان مالک لوح طلسمی اپنے باغ مین
بیٹھی ہی فکر کر رہی ہی کہ صاحبو کاہن نے بیان کر دیا ابکی مرتبہ جلسہ روز پیدائش خداوند ہفت پیکر
جو سال مین ہوتا ہی کاہن نے لکھ بھیجا کہ سب میرے قصر مین آئین احکام نجوم سننا منظور ہی سب
اہالی طلسم جمع تھے بادشاہ طلسم بھی بیٹھے تھے اسنے ممبر پر جاکر تعریف قدرت پڑھی اور پکار کر
کہا کہ وہ آگاہ ہو جائین اب ایسا جلسہ نہ ہوگا عمر طلسم تمام ہوئی ہی حضرت پیکر پرستون کو چاہیے کہ
قدرت کو یاد کرین پیدا کرنیوالے سے فریاد کرین کہ جو بلا آئی ہی دفع ہو مجکو کہا کہ بعد پیران جادو
تمھارے گھر پر طلسم کشا آئیگا لوح کو حفاظت سے رکھنا اسی شکل پر آئیگا لوح دینا پڑیگی سب اہالی دربار
ہوشیار رہین یہ بھی خبر سن چکی کہ پیران جادو قتل ہوا اور ملک اسکا ویران ہو گیا مین حیران ہون
کہ طلسم کشا کیونکر آئیگا یہ باتین تھین کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا کہ میمون تاجدار تخت پر سوار ایک
ساحرہ پہلو مین ایک جادوگر پشت پر رومال ہلاتا ہوا خطا کار کھڑی ہو گئی سب کنیزون نے پرا
باندھا اسے تسلیم جھکین تخت زمین پر آیا ایرج تخت پر بیٹھے جادوگر نے پکار کر آواز دی کہ ای خطا کار
تمکو کچھ معلوم ہی کہ طلسم مین کیا انقلاب ہی اہالی طلسم کو پیچ و تاب ہی طلسم کشا سے اصلی طلسم مین آ گیا
لوح طلسمی منگاؤ شاہ لوح اپنے پاس رکھین گے خطا کار نے کہا کہ ابھی لوح حاضر کرتی ہون جی مین
کہتی ہی کہ اب طلسم کشا کیون میری تلاش کریگا انقلاب کو دیکھا جائیگا جیسا وقت ہوگا ویسا کرین گے
پکار کر کنیزون سے کہا کہ ارے جو طاق مین صندوقچہ رکھا ہی اٹھا لاؤ کنیزین جاکر صندوقچہ لائین اس نے
تخت پر رکھدیا کہا لیجیے اسمین لوح ہی نکال لیجیے ایرج نے طرف دخان کے اشارہ کیا کہ کلید اسمین
نہین ہی دخان نے کہا کہ ای خطا کار کلید تو صندوقچے کی لاؤ یہ کہنا تھا کہ خطا کار نے کہا او مکارہ

مین جانتی تھی کہ طلسم کشا آگیو نکہ آئیگا بانیان طلسم نے یہی تو دھوکا رکھا دخان نے ایک دو تھپڑ زمین پر مارا
شعلہا کار بلا سے دزدگار رہ نیچہ سے اُف اُف کرنے لگی شعلہ بھڑک کر دخان پر گرا دخان شعلہ آتش بنکی
طرف ایرج کے چلی ایرج نے تلوار کھینچی خطا کار نے اشارہ کیا تلوار ہاتھ سے گری لڑکھڑا کر ایرج
گرے رنگ و روغن عیاری کا چہرے سے اُڑ گیا چہرہ مثل آفتاب کے ظاہر ہوا نیمچہ کھینچکر چاہی کہ سر ایرج
کا کاٹ لون شاپور کود کر کنیزون مین شریک ہوا جیسے ہی خطا کار نے قصد کیا کہ سر ایرج کا کاٹ لون
شاپور عیار پشت پر سے ہان ہان کہہ کے کنیزون کو ہٹاتا ہوا قریب پہونچا کہا دیکھیے ابر اُٹھا ہی کوئی ساحر
آتا ہی جیسے ہی خطا کار پلٹی شاپور نے حلقہائے کمند مارے وہ ارے کہہ کے پلٹی حباب مار اگرتے
گرتے لپٹ کے خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک مرنا خطا کار کا صندوقچہ کھلا لوح مثل جرم قمر کے چمکی ایرج نے
لوح اُٹھا کر گلے مین ڈالی کنیزین غلغلہ کرتی ہوئی بھاگین چند کو دخان نے قتل کیا اب دخان نے
کہا کہ ای شہریار آپ لوح ملاحظہ کرین خاتمی مرحلہ جات مین مصروف ہون کنیز جا کر آپ کے لشکر کو
لاتی ہی جو مرحلہ شکست ہو لشکر آپ کا اُسی مقام پر پہونچے باتین کرتی ہوئی باغ سے باہر نکلی
دخان کا قصد ہوا کہ مین جاؤن قضا سے کار میمون تاجدار تخت پر بیٹھا ہی گلدستہ سحر خطا کار سامنے
رکھا ہی کہ ایک صدا ے مہیب کان مین آئی شعلہ بھڑک کر گرا گلدستہ جلا میمون نے سر پیٹ لیا
کہا کہ لو یارو غضب ہوا خطا کار قتل ہوئی اگر اُسے قتل کیا لوح پائی ہوگی اوراق جادو پہلو مین بیٹھا ہی
اوراق نے کہا کہ غلام جائے ابھی مضمون لوح سے آگاہ نہ ہوے ہونگے یہ دیکھون جا کر کہ لوح کسکی مدد
سے پائی یہ کہکے اپنے مقام سے اُٹھا پانچ چار سو جادوگر ساتھ لیے پرواز پیدا کر کے چلا پشت پر
پانچ سو جادوگر کہتے ہین حضور اگر لوح بھی لے لی تو ابھی دیکھی نہ ہوگی اوراق کہتا ہی اگر اسوقت
پہونچا تو لوح چھین لونگا مگر اُسوقت پہونچا کہ ایرج باغ سے نکلے ہین دخان رخصت ہو کر جایا چاہتی ہی
کہ آسمان سے آواز آئی منم اوراق جادو ارے ان سب کو تیغ کر مار لو شاپور تو یہ کہکر بھاگا
کہ ای شہریار ہوشیار رہیے ایرج نے تلوار کھینچی دخان بھی سحر کرنے لگی اوراق لڑتا بھڑتا سحر کرتا
ہوا قریب دخان کے پہونچا آواز دی کہ او ظالم تو مقام لوح پر طلسم کشا کو لائی خطا کار تیری وجہ سے
قتل ہوئی دخان نے نیمچہ مارا اوراق نے سحر کیا کہ نیمچہ اُلٹا سر پر دخان کے پڑا دخان کا
سر زخمی ہوا چاہا کہ سر کاٹ لون کہ دخان نے آواز دی ای شہریار کنیز نثار ہوتی ہی ایرج نے

جو پلٹ کر دیکھا دہقان کو اوراق قتل کیا چاہتا ہی بڑھ کر لوح چمکائی اوراق نے کہا کہ ارے یہ کیا
یہ کہکر پیچھے ہٹا ایرج نے قریب آکر دہقان کو سنبھالا دہقان نے زخم باندھا مصروف جنگ ہوئی سحر کر رہی
ہی ایرج کو ہر مرتبہ آواز دیتی ہی ہوشیار رہیے گا اوراق نے فوج والون کو اشارہ کیا آپ کھڑے کھڑے
سامنے سے غائب ہوا بعد تھوڑے عرصے کے ایرج نے دیکھا کہ سلیم زنگی سامنے سے آتا ہی پکارتا ہوا
کہ ای شہریار غلام کو بچائیے غلام سرکار کی تلاش مین آیا تھا آپکو جو بخیر و عافیت پایا نہایت خوشی حاصل ہوئی
اوراق نے غلام پر سحر کیا ہی کلیجہ جل رہا ہی ہڈیون سے دھوان نکل رہا ہی ذرا لوح مجھے دیجیے ایرج نے سمجھ لیا
کہ شعبدہ ہی لوح چمکائی جسم سے مس کر دی لوح کا مس ہونا تھا کہ اوراق نے ایک چیخ ماری مثل ہیزم خشک
جلنے لگا تھوڑے ہی عرصے مین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اوراق جادو۔ لو دا ب تو شاپور نے
غار سے نکل کر حقہ ہائے آتشبازی مارے ساحر جلنے لگے کئی سو ساحر جلکر خاک ہوے چند جو باقی رہے
وہ بھاگے ایرج کی فتح ہوئی دہقان کو رخصت کیا شاپور سے کہا کہ تمھارا ابھی چلنا مناسب نہین یہی
لوح مین مرقوم ہی کہ طلسم کشا اکیلا جائے شاپور ناچار ہو کر ایک فقیر کی شکل بنکر کسی مقام پر بیٹھا ایرج
نے لوح سے اطمینان کر کے اسم حاشیہ لوح پڑھا جھونکا ہوا کا چلا غبار بلند ہوا بعد تھوڑی دیر کے غبار دفع
ہوگیا اپنے کو ایک صحراے سبزہ زار مین پایا ہزار ہا طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین نخل سرسبز و شاداب
سنبل کا پیچ و تاب نہرین جاری حباب شناوری کر رہے ہین چشم محبوب کا نشان دکھاتے ہین جو مضمون
لوح مین دیکھا ہی اسکی فکر مین ایرج جاتے ہین قریب ایک نخل کے پہونچے اسپر ایک عقاب بیٹھا تھا اسکو
تیر سے مارا عقاب کے مرتے ہی صحرا ویران کف دست میدان ہوگیا جنگل کو دیکھکر وحشت ہوتی ہی کہ ایک
طرف سے آواز آئی ای شہریار بلا گردان جانباز بھی آپہونچے دیکھا کہ نیلم و قیلم وغیرہ مع کل لشکر کے آئے
آتے ہی عرض کی کہ حضور نے لوح پائی ایرج نے کہا کہ بہ عنایت پروردگار لوح دستیاب ہوئی
ایک ساحر کو مارا اب کوتوال طلسم کی تلاش مین نکلا ہون اسی صحراے ویران مین وہ بھی ملیگا ای نیلم و قیلم
مین اب چاہتا ہون کہ جلد طلسم ہفت پیکر مین پہونچاؤن قبلہ و کعبہ کو رہا کر دن سردارون نے فوراً بارگاہ استاد
کی عرض کی بارگاہ مین چلیے ایرج بارگاہ مین آئے چالیس سرداران نامی ایرج کو گھیر کر بیٹھے
صدران بن ماہ منتظر یہ کہکر اٹھا کہ ای شہریار ذرا لوح طلسمی مین بھی دیکھون کہ دل کو تسکین ہو ایرج نے
گلے سے لوح اتاری چاہا کہ صدران کو دون کہ حروف لوح پر نگاہ پڑی نوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا خبردار

لوح دی اور غضب ہوا لوح اسپر پھینک مارو پھر قدرت کا تماشا دیکھو ایرج نے ڈور انتقام سے کے
لوح کو پھینک مارا صدر ان نے ایک چیخ ماری جلنے لگا جسم سے شعلے نکلنے سا تھ والون پر گرنے لگے
تھوڑی ہی عرصے مین سب جل کر خاک ہوے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من قمر توت جادو کوتوال طلسم
بود ایرج نے لوح کو اُٹھایا صرف ایک ہی ساحر کا لاشہ پایا باقی نمود بے بود طلسم تھے آگے بڑھے تلاش
مین وزیر طلسم کی جاتے ہین لیکن قمر توت جو مرا ایک بوندا جسم مین لپٹا لاشے کو اُٹھا کے لے گیا سامنے
میمون کے لاشہ آیا بیرون نے عرض کی کہ ہمارے افسر نے طلسم کشا سے مکر کرکے لوح لے لی ہوتی مگر
ہوشیار ہو گیا قمر توت کو قتل کیا میمون نے گھبرا کر کہا کہ ارے دخان کی ذات سے سارے فساد
ہوے اسکو گرفتار کرکے لاؤ ساحر تلاش مین دخان کی نکلے وزیر یہ کہکر اُٹھا کہ مین اپنے مرحلے پر
جاتا ہون گرفتاری طلسم کشا کی تدبیر کرون اور دام مکر پھیلاؤن یہ کہکے روانہ ہوا قضا سے کار ملکہ
دخان جادو لشکر ایرج مین پہونچین نیلم دفیلم سے اطلاع کی کہ آقا کی طرف کوچ کرو صحرا مین جا کر شاہزادے
کو پاؤ گے لشکر نے کوچ کیا دخان پلٹی ہوئی آتی ہے صحرا سے نیلوفر سے گذری تھی کہ وزیر سامنے سے
پیدا ہوا بارہ ہزار جادوگر ساتھ ہین دخان نے چاہا کہ بھاگون قنطور وزیر نے آواز دی کہ اسکو گرفتار
کرلو چہار جانب سے جادوگر دوڑے دخان کو گرفتار کیا چند جادوگر ساتھ تھے اُنسے کہا کہ
خدمت مین شاہ کی اسکو لیجاؤ کہنا کہ فوراً اسے قتل کرین اسنے طلسم کشا کو لوح تک پہونچایا در بدر سوحل
بھٹکتا لوح تک نہ پہونچا دس بارہ جادوگر دخان کی زبان مین سوزن کشان کشان لیے جاتے ہین سے گلا
راہ مین شاپور ایک ساحر کی شکل بنا ہوا تھا اسنے جو دور سے دیکھا کہ دخان جادو کو چند ساحر گرفتار کیے
لیے جاتے ہین شاپور ایک جانب بھاگا میمون تاجدار کی شکل بنکر ایک نخل کے سایے مین بیٹھا اسباب
سحر آگے رکھ لیا کہ وہ ساحر اُدھر سے گذرے بادشاہ کو دیکھکر سلام کیا کہا کہ حضور وزیر صاحب نے
اسے گرفتار کرکے بھیجا ہی مگر فرمایا ہی کہ فوراً اسے قتل کیجیے شاپور نے کہا کہ یارو مین قتل طلسم کشا کی تدبیر مین
ہون تم لوگ سامنے آگئے تمسے بات کرنا پڑی مین سحر بھیج رہا ہون دخان کو یہان ٹھہراؤ چند کس جھپٹ کر
گلابیان شراب کی لاؤ چند آدمی دوڑے گئے بھٹی سے جا کر تلین لائے سامنے شاہ کے رکھین شاپور
نے کہا کہ مین اسم سحر پڑھتا ہون تم سب ایک ایک جام پیو جب تم بیہوش ہو جاؤ گے یہان طلسم کشا گر یگا
بیہوش ہو جائیگا امان نہ پائیگا جادوگر بیٹھکر شراب پینے لگے شاپور نے بیہوشی ملا دی ہی شراب پی پی کر

بلبلا کے اٹھے گر و پڑے بیہوش ہوے شاپور نے دہقان کی زبان سے سوزن نکالی کہا بھاگ کر نکل
جائیے دہقان نے کہا کہ ای شاپور بڑا احسان کیا اب ان سب کو قتل کرنا چاہیے شاپور نے خنجر کھینچا
دو چار جادوگر قتل کیے مرنے کی ساحرون کے آواز بلند ہوئی سامنے کوہ ہی کہ کوہ سنگین اُس پہاڑ کا نام
ہی اور مالک اس پہاڑ کا اندر دورے کے بیٹھا ہی کہ کان مین آواز مرنے کی جادوگرون کے آئی سر نکال کے
دیکھا کہ ایک عیار اور ایک ساحرہ ساحرون کو قتل کر رہی ہی سنگین نکلا آواز دی کہ او دہقان مین نے
تجھکو پہچانا ای بربادی طلسم کے درپے ہی یہ کہکے سنگین دوڑا دہقان نے سمجھ کیا سنگین نے ایک وہ پتھر مارا کہ
دہقان گر کر بیہوش ہوئی شاپور نے چاہا کہ جست کر کے بھاگون سنگین نے اشارہ کیا شاپور بھی زمین
پر گرا اب آگے اسنے باقی جادوگرون کو ہوشیار کیا اُنسے حال پوچھا کہا کہ اب تم جاؤ مین ان دونونکو حضرت
شاہ مین پہونچا دونگا جادوگر روانہ ہوے سنگین کو مکن دونون کو کھینچتا ہوا درہ کوہ مین لایا دونون
کو بٹھایا شاپور حیران دیکھ رہا ہی سنگین نے جھولی اُٹھائی بائین ہاتھ پر ڈالی چلنے کی تیاری کر لیگا
شاپور نے کہا کہ ای شہنشاہ ساحران مین کچھ عرض کیا چاہتا ہون ذرا کنارے آئیے تو کچھ عرض کرون
سنگین کنارے آیا شاپور نے کہا کہ یہ تو فرمائیے مین طلسم کشا سے بگڑ کر نکلا ہون میری خطا معاف ہو جائینگی
سنگین نے کہا کہ تو طلسم کشا کو پکڑ لائیگا شاپور نے کہا کہ ابھی اگر مجھکو چھوڑ دیجیے تو ابھی گرفتار کر لاؤن فوراً
دھوکا کھائیگا میری قدردانی نہ کی شاہ طلسم اگر مجھکو نوکر رکھین گے کیا مجال کوئی پسر حمزہ طلسم مین آسکے
علاوہ اسکے میرے پاس کچھ مال ہی جادوگرون کو مار کر لیا ہی چاہتا ہون کہ آپکے سپرد کرون مال کا نام سُنکر
سنگین خوش ہو گیا پوچھا کیا مال ہی شاپور نے کمر سے اشرفیان نکال کر پیش کین کہا یہ تو لیجیے مجھے
خدمتگارون مین شاہ کے نوکر رکھا دیجیے تو بڑا عیاری کا ٹھی پھینکتا ہون یہ کہکے توبڑا کھولا انار نہ
اُسمین رکھا تھا سنگین نے کہا یہ انار کیسا ہی شاپور نے کہا ہم عیار ہین جہان آب و دانہ نہ ملا اسی کو
کھا کے بسر کی نوش فرمائیے عجب فصل کا انار ہی سنگین نے دانے نکال کر کھائے کیسا لذیذ انار تھا خوش
ہو گیا شاپور نے سارا انار کھلا دیا جب کھا چکا گھبرا کر کہا کہ میرا دل گھبراتا ہی شاپور نے کہا کہ انار نے
قوت دکھائی ذرا اُٹھکر ٹہلیے قوت آجائے سنگین اُٹھا دو قدم چلا تھا کہ گرا شاپور نے خنجر سے اُسکا
سر کاٹا دہقان کی زبان سے سوزن نکالی مرتے ہی سنگین کے پہاڑ جلنے لگا شاپور اور دہقان باہر نکلے
شاپور نے کہا کہ مین خدمت مین آقا کی جاتا ہون تم کہان جاؤگی کہا مین تلاش لشکر طلسم کشا مین جاتی ہون

یہ سنکے دخان روانہ ہوئی شاپور تلاش مین ایرج نوجوان کی چلا لیکن ایرج بموجب حکم لوح ایک باغ
مین پہونچے باغ مین سناٹا پایا حیران ہین کہ بموجب ہدایت لوح آیا یہان کسی کو نہ پایا قصد ہوا کہ لوح
دیکھون آسمان پر برق چمکی دیکھا دخان آکر پہونچی جھک کر سلام کیا کہا ای شہریار قنطور وزیر بارہ ہزار جادوگرون
کی جمعیت سے آپکی فکر مین آتا ہی لونڈی بہت بیتاب ہی ذرا لوح دیکھون سینے سے مس کرون کہ بیتابی مٹے
ایرج نے لوح دی دخان نے لوح دیکھی پیچھے ہٹی کہا او طلسم کشا منم قنطور جادو دیکھیو یون لوح
لیتے ہین سامنے دھوکا دیتے ہین ایرج جھپٹتے تھے کہ قنطور نے سحر کیا ایرج گرے قنطور نے کمر مین پنجہ دیا
لوح کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا خوشی خوشی طرف بادشاہ کے چلا صحرا مین جو پہونچا دیکھا کہ ایک طفل حسین
ہیکل سے گلے مین کُرتا ململ کا پہنے ہوے مشروع کا پائجامہ جوتا بھاری پہنے ہوے جنگل مین دوڑتا پھرتا ہی
قنطور نے دیکھا کہ کسی رئیس کا لڑکا دیوانہ ہو گیا ہی لیکن نہایت حسین وجمیل ہی یہ سوچکر ہوا سے اُترا ایرج
کو ایک نخل کے نیچے ڈالدیا لڑکے کو آواز دی کہ میان صاحبزادے ادھر آؤ لڑکے نے اُٹھا کر ڈھیلا
مارا قنطور نے اپنے کو بچایا دوڑکر ہاتھ پکڑلیا لڑکا مچلنے لگا قنطور جھکا کہ گود مین اُٹھا لون لڑکے
نے جھانپ مارا قنطور گرا نعرہ ہوا کہ منم شاپور شیردل جھولی سے لوح لی ایرج کے گلے مین ڈالی کہا
اسکو قتل کیجیے ایرج نے کہا کہ ای شاپور بیہوشی مین قتل کرون اسکو ہوشیار کرو شاپور نے کہا کہ آقا
یہ فتور برپا کریگا ایرج نے نہ مانا چھینٹا پانی کا مار دیا قنطور کی آنکھ کھلی اٹھتے ہی سحر کرنے لگا آگ
برسادی آواز دی کہ طلسم کشا کو لینا گوشہ ہاے صحرا سے بارہ ہزار جادوگر پیدا ہوے ایرج تلوار کھینچکر
مصروف جنگ ہوے لوح کو چمکا کر شمشیرزنی کر رہے ہین کہ دخان بھی آکر پہونچی شریک جنگ ہوئی
قضاے کار صیمون تخت پر بیٹھا ہی کہ چند طائر آسمان سے گرے بشکل انسان ہو کر سامنے آئے عرض کی
کہ ای شہریار قنطور وزیر جنگل مین طلسم کشا سے لڑرہا ہی لیکن طلسم کشا نہین رکتا جنگ ہو رہی ہی آپ فوج گران
لیکر پہونچیے صیمون اپنے مقام سے اُٹھا حکم ہوا تین لاکھ ساحرون کا لشکر تیار ہونے لگا خود تخت پر سوار
ہوا جادوگرون کو تعلیم کیا جہانتک ہوسکے سحر نہ کرنا دخان کو تو گرفتار کرون گا تم لوگ بلوہ کرکے کمندون
سے طلسم کشا کو گرفتار کرنا اُسوقت آکر پہونچا کہ جنگ ہو رہی ہی نعرہ ہوا کہ منم صیمون تاجدار تین لاکھ
فوج سے آکر پہونچا دخان نے عرض کی کہ ای شہریار اب مشکل ہوئی بڑی جمعیت سے بادشاہ طلسم آیا
ایرج نے کہا کہ ای ملکہ دخان پروردگار مالک ہی شاپور نے حقہ ہاے آتشبازی مار جادوگرون نے

ایرج پر بلوہ کیا سحر خوانی موقوف کی کمندین رسیان زنجیرین چہار جانب سے پھینکنے لگے ایرج کی بیقراری یہی کہ کہکے اشکباری کہ ای رب بے نیاز وای خالق کارساز آفت سے ان ساحرون کے بچائے نظم

ہست پیشش ہر نظر نور خدا	مثل خور زیر و زبر جلوہ نما	ہر حسین خوبرویان جہان
جلوہ گر ہست آن جمال جان فزا	ہر گدا سائل بباب دولتش	خاکبوس بارگہ ہر بادشا
دام و دو وحش و طیور و انس وجان	مستعد در بندگی صبح و مسا	در ثنا خوانی کشادہ ہر زبان
در دعاگوئی دہان خلق وا	عاشقان اندر محبت میکنند	جان و مال خویش بر جانان فدا
ہر کرا نور نظر اومید ہد	بیند او را در خلاؤ در ملا	سینۂ اہل صفا از ہر غبار
مثل آئینہ صفا باشد صفا	خاکسارش را نباشد در جہان	خواہش دولت نہ فکر کیمیا
دائما خمدار گردن در سجود	کن عبادت کن عبادت ہندیا	بیقرار ہو کر ایرج نے دعا کی

صحرا سے گرد اٹھی سلیم و فیلم لشکر ایرج کا لیکر پہونچے جو ملازمان ایرج نے ایرج کو اس آفت مین دیکھا تلوارین کھینچکر جا پڑے شاپور نے گھوڑا ایرج کا پہونچایا کرہ بن اشقر کی پشت پر سوار ہوئے جسطرف آئے افسر کو تاک کر مارا میمون بہ قہر و غضب تمام ایرج پر جا پڑا کئی ہاتھ تلوار کے مارے سحر کرکے آگ برسائی تب ایرج لوح کو چمکاتے ہوئے طرف میمون کے بڑھے اسنے ہاتھ تلوار کا پھر مارا ایرج نے تلوار کو تلوار پر روکا جیسے ہی قصد کیا کہ پلٹون ایرج نے ہاتھ تلوار کا مار دیا گھبرا کر سپر سحر کو اٹھایا برق شمشیر چمک گری سپر کو کاٹا خرمن حیات کو برق شمشیر نے جلا دیا مارا جانا میمون کا کہ ہنگامہ ہوا ساحر بھاگ گئے لگا افسر کلاہان آکر شریک ہوا عرض کی غلام کو معاف فرمائیے ایرج نے سب کو مطیع کیا سب نے بخوشی اطاعت اسلام قبول کی اب ایرج قلعۂ طلسمی مین آئے مال طلسمی نکلوایا ایک اژدہا حوالی طلسم مین تھا اسکو مارا پوست کشتی کرائی اسکو درست کراکے ارابے پر لادوا کئی سو ارابہ زر سرخ و سفید کا لاکھ جادوگر آن کی افسر ملکہ دخان جادو فرمایا طرف طلسم ہفت پیکر کے چلو بیقرار ہون کہ قاسم کو جا کر مین رہا کرون اس زور و شور سے ایرج طرف طلسم ہفت پیکر کے چلے کہ ان کا کچھ وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان چابک صبا رفتار کے گزارش ہوتے ہین رہائی جہانگیر کی مکر ہفت پیکر سے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا سے عوض ساقی نامہ غزل تصنیف مصنف

تا لب کو وصل کے پیغام رات بھر جواب
تارِ نظر کمر ہی نظر سے کا کمر جواب

تکیے کا نام مُہر خموشان ہی اس لیے
طالب ہوئے تھے وید تو نقش ہما کے گر پڑے

تیر نگہ کو دل مین جگہ ہین جگہ سے ملے
اُس گل سے ٹیڑھے نامے کے پُرزے اُڑا دیے

تار نگاہ غنچہ گل کی نظیر کیا
تو قتل سے بچا مرا خط بھی پڑھا گیا

معجز نمائیون پہ جو آئے مرا مسیح
عہد شباب مین تھا مزا جھانک تاک کا

تقدیر کا لکھا کہ جب آیا دم اخیر
وصف رخ صبیح کے مضمون مین رقم

کرتی ہی ہمسری شب زلف دراز سے
شب بھر تو شور قلقل مینا تھا بزم مین

طول شب فراق جو مین نے بیان کیا
دو ماہ اوج حسن اگر امتحان سے لے

دیگا ترے سوال کا مرغ سحر جواب
باریک اہ ہی مجھے دیگی نظر جواب

دیتا نہین لحد مین بشر کو بشر جواب
موسے کو کیا ملا یہ سرِ طور پر جواب

ہی اس سوال کا لب سوفار پر جواب
لائی یہ خط شوق کا بادِ سحر جواب

مثل کمر دہن ہی دہن کا کمر جواب
اُس ترک سے ملا بھی کچھ ای نامہ بر جواب

دینے لگین سوال کا سنگ و شجر جواب
رعشہ ہی سر مین دے گیا پائے نظر جواب

لایا سوال وصل کا تب نامہ بر جواب
اس فرد کا تو دے یہ بیاض سحر جواب

ای شام ہجر سوچ کوئی مختصر جواب
دینے لگی سحر کو صبوحی نگر جواب

فرمایا ہنس کے بات کا دے مختصر جواب
دیوان انوری کا لکھون ای قمر جواب

چہرہ عیاران طرار وطراران خنجر گزار اس داستان دلستان کو یون تحریر کرتے ہین معصر واقفانی کہ در سخن فروانند ہا شرح این داستان چنین کردند ہ سابق مین گزارش کر چکا ہون کہ داراب وجہانگیر داخل قصر عشرت ہین ہر وقت معشوقان پری چہرہ حاضر خدمت چابک وفتاح کشوری ایک قصر مین قید ہین عیارون کا سامنا ہفت پیکر کا نہین ہوا کئی مرتبہ نگہبان نے عرض بھی کی ہفت پیکر سے حکم ہوا کہ ان مکارون کو پڑا رہنے دو تکلیف اُٹھائین قید خانے مین پڑے ہی رہین ایک دن چابک سوچا کب تک پڑے رہو گے کچھ نکلنے کی تدبیر کرین ایک دن صبح کو جو اُٹھا چیخین مار کر رونے لگا نگہبان نے پوچھا ارے قیدی کیون روتا ہی چابک نے کہا کہ ابھی مین نے قدرت کو خواب مین دیکھا مین نے

قدرت کو سجدہ کیا مجھے قتل کر ڈالو زبان میری کاٹو کہ اس زبان سے قدرت پر لعنت کی ملکہ اب مین
آگاہ ہوا کہ وہی پیدا کرنے والا ہے آپ نے سب کو شہرت عطا کیا لشکریاؤن نے افسر سے عرض کی افسر نے
کہا کہ اسکو قید سے رہا کرو پاس اسکے آقا کے پہونچا دو قید چابک کی کاٹی ور قصر عشرت پہونچا چابک کو لا کے
دیکھا تو بین لشکر حضور و قاسم کی ور قصر عشرت پر اتری ہین اندر آیا جہانگیر کو عیش و عشرت مین دیکھا
بیٹھے ہین پہلو مین معشوقہ پریچہرہ ناچ گانا ہو رہا ہے چابک کو دیکھکر جہانگیر خوش ہوئے مسکرایا اور
چابک تم بغیر عیش و نشاط ہلاک تھا چابک نے محبت مین ہفت پیکر کی جہانگیر کو بہت دکھایا اکثر
ہفت پیکر کا نام زبان پہ چابک خاموش ہے مگر موافق مزاج جہانگیر باتین کرتا ہے ایک دن عرض کی
کہ ای شہریار برائے شکار چلیے جہانگیر نے طرف جنگل وحشی کے دیکھا اور دل کا ارادہ کیا بلکہ حکم ہوا برائے
شکار جاؤن جنگل سے پتہ کر اسپر مرقوم تھا کہ برائے شکار جاؤ جہانگیر نے ملازمون کو حکم دیا پہلے قراول
حاضر ہوئے چابک جہانگیر کو لیکر واسطے شکار کے چلا معشوقہ کو بھی ساتھ لیا بارگاہ زرنگار بھی ساتھ ہے
صحرا مین آئے شکار کھیلنے لگے دن کو شکار کھیلتے ہین رات کو آکر معشوقہ سے صحبت ہوتی ہے ہنگامہ عیش و
نشاط گرم ہوتا ہے دو دن شکار مین گذرے تیسرے دن چابک شب کو اسی فکر مین تھا کہ کوئی تدبیر ایسی ہو
کہ آقا اس بلا سے مہلت پائین پھرتا پھرتا شب ماہ ہی صحرا مین ایک باغ دیکھا اندر سے گانے کی آواز آئی
چابک عیار دیوار پر چڑھ کے باغ مین اترا دیکھا صحن باغ مین چبوترے پر ایک نازنین بیٹھی ہے ناچ گانا ہو رہا
ہے دو تصویرین سامنے رکھی ہین انپر ہاتھ پھیرتی ہے کبھی ماش کے دانے مار دیتی ہے چابک یہ معاملہ دیکھ چکا
ہے گانے والی برائے رفع حاجت آئی چابک نے گائن کو بیہوش کیا اسکی شکل بنکر محفل مین آیا ایسا گایا
کہ مالک سب کی افسر منتظم جادو بیقرار ہو گئی چابک کو بہت کچھ دیا کہا لو آج تو ایسا گایا ہے کہ بیقرار
کر دیا خانہ دل غم و عیش سے بھر دیا دونون باتین حاصل ہوئین فرحت تازہ و سرور بے اندازہ چابک
نے کہا اب دن کو گاؤنگی منتظم نے کہا ہمکو فرصت بہت کم ہے جہانگیر جو قصر عشرت مین ہے
اسکا انتظام میرے سپرد ہے چابک خاموش ہوا کہا کہ اے ملکہ عالم مین ساقی گری خوب کرتی ہون
کنجی میخانے کی مجکو دیجیے منتظم نے کنجی چابک کو دی چابک نے میخانے مین آکر شراب تقسیم کرنا شروع
کی پانچ سات گلابیان نہایت لطف سے محفل مین لایا پیشواز منگا کر پہنی زنانے کپڑے پہنکر خوب ناچا خوب گایا
جام لبریز کر کے سر پر رکھا توڑے لیتا ہوا سامنے منتظم کے آیا سر جھکا کر کہا کہ ایسی شاہزادیون کو

سحر سے شراب پلانا چاہیے یہ کہکے جھک کا منتظم نے جام لیا بخوف پی گئی چابک نے دورہ باندھا دو گھڑی مین
سب کو شراب پلائی منتظم گھبرا کر اپنے مقام سے اٹھی گر کر بیہوش ہوئی ساتھ والیان بھی اٹھ اٹھ کر گرین سب
بے خبر فرش ہوئین چابک نے خنجر کھینچا یہان بارگاہ جہانگیر مین وہ وقت ہی کہ معشوقہ سے اختلاط و انبساط کر رہے
ہین کہ چابک نے خنجر مارا منتظم کا سر کٹا سر کٹتے ہی ایک شعلہ بھڑک کر گرا تمام کنیزین جلنے لگین باغ مین
آگ لگ گئی چابک منتظم کو مار کر بھاگا یہان وہ وقت ہی کہ جہانگیر نے اُس معشوقہ کے گلے مین ہاتھ ڈالکر
بوسہ لیا اُس نازنین نے ایک چیخ ماری اور گر کر بیہوش ہوئی جہانگیر بھی بیہوش ہو گئے سب لشکر والے غافل
پڑے ہین کہ چابک آکر پہونچا دیکھا سب بیہوش پڑے ہین بارگاہ مین آیا دیکھا پہلو مین جہانگیر کے ایک
سیاہ رو زنگن پڑی سو رہی ہی جہانگیر بھی بیہوش ہین چابک نے پہلے جہانگیر پر گلاب کیوڑہ بید مشک
چھڑکا جہانگیر نے آنکھ کھولی گلے مین تصویر ہفت پیکر پتلے بازو پر بندھے ہین جہانگیر نے کہا کہ ای
چابک یہ ہفت پیکر کون شخص ہی پتلے کسنے تپھر کے میرے بازو پر باندھے چابک نے رو رو کر
سب کیفیت بیان کی کہا آپ کے غلام نے جاکر منتظم کو مارا اب حضور اپنے ہوش مین آئے دیکھیے معشوقہ
آپکی سو رہی ہی یہ دام مکر بچپا نے پھیلایا تھا جہانگیر نے کہا کہ ای چابک پروردگار ہر جگہ مالک ہی
نہین معلوم قاسم نوجوان کسکے سحر مین مبتلا ہین اب چل کر انکی تدبیر کرین صبح کو پشت مرکب پر سوار ہوکے
چابک نے رکاب پہ ہاتھ رکھا پانچ سی جوان ہمراہ تھے انکو ساتھ لیکر اُس صحرا سے نکلے کوہ یاقوت پر
صبح کو ہفت پیکر کا جلوس تھا یاقوت تاجدار سامنے حاضر ہی کہ تصویر سے آواز آئی کہ ای بندگان
مین عیار مکار نے بڑی بے ادبی کی کہ منتظم جادو کو مارا جہانگیر کو لیکر نکل گیا کوئی ایسا سردار ہی کہ
مشکین باندھکر جہانگیر کو لائے بڑے بڑے جادوگر بڑے بڑے پہلوان جمع ہین ہر ایک نے قصد کرکے عرض کی کہ اگر
حکم خداوند ہو فوراً مشکین باندھکر لائین سرکش فیل سوار غیر ساحر ہی چالیس ہزار فوج کی جمعیت
سے تلاش جہانگیر مین چلا جہانگیر اُس جنگل سے نکلے کئی صحرا طی کر چکے ہین کہ ایک گانون سامنے معلوم
ہوا چند مکان خام اور پختہ اور چھپر ہزارون پڑے ہوئے اندر سے گانون کی گرد اُڑتی دیکھا ایک
جوان قوی تن قوی من ایک ٹٹو پر سوار تیغہ چوڑا کمر سے لگا ہوا ڈھال سیاہ گردن کی پشت
پر تیر کمٹھا بائین ہاتھ پر لگائے ہوئے پشت پر بارہ ہزار ملازم دھوتیان باندھے ہوئے مرزائی
پہنے ہوئے اوراج کے مالے گلون مین ایک دانہ اوراج کا اور ایک سونے کا اس طرز سے مرزائی پر

اسکو پیتا ہی مہجوار زمیندار جہانگیر کا آکر سدّ راہ ہوا پکار کر آواز دی کہ ہمارے ڈانڈے سے لشکر نہ لیجاؤ
جہانگیر اسی مقام پر اُتر پڑے زمیندار نے بھی خیمہ استادہ کرایا مقابلے مین جہانگیر کے اُترا دلن سے
طبل جنگی بجوادیا جہانگیر بے سامان ہین ایک نقارہ لشکر مین تھا وہی بجوایا رات بھر تیاری ہوئی صبح کو
میدان مین آئے زمیندار نے آکر ٹٹو کو بڑھایا پکار کر آواز دی کہ وہ جوان کہان ہی جہانگیر کسکا نام ہی
جہانگیر نے مرکب نکالا آکر تلوار زن ہوئے قریب تھا کہ زمیندار ٹٹو سے گر پڑے اسنے گر
سنبھالا جہانگیر پر نیزہ مارا جہانگیر نے تیسری طعن مین نیزہ نکالدیا زمیندار نے تیغ تلوار کا ہاتھ مارا جہانگیر
نے روک کر ہاتھ مارا کہ زمیندار کے دو ٹکڑے ہوئے فرد فرد افسر جوان جہانگیر کے مقابلے مین آئے
چودہ افسر جہانگیر کے ہاتھ سے مارے گئے گنوارون کا یہ بند ہی جہانگیر للکار رہے ہین کوئی مقابلے
مین نہین آتا بعض آواز دیتے ہین کہ گستاخان اب آپ جائیے آپکو کون روکتا ہی جہانگیر کہتے ہین تمکو
مسلمان کرکے جائین گے گنوار ہاتھ جوڑ رہے ہین کہ آپ کو روکا تھا اب نہین روکتے جائیے گانون
کے بیچ سے چلے جائیے کھیت بھی پامال ہونگے تو ہم بھی کچھ نہ کہین گے جہانگیر مبارزطلبی کر رہے ہین کہ
صحرا سے گرد اُٹھی سرکش فیل سوار مع چالیس ہزار فوج کے آکر پہونچا جہانگیر کو جو دیکھا آواز دی کہ او
جوان تو نے غضب کیا کہ خداوند کو چھوڑا یہان بھاگ کر آیا اب تجھے گرفتار کرکے لیجاؤنگا گنوارون سے
پوچھا گنوارون نے دُہائی دی کہ چودہ افسر ہمارے مارے گئے اے پہلوان قدرت ہمکو اس ظالم کے
ہاتھ سے بچائے سرکش نے کہا کہ اے جہانگیر اب جاکر اُترو ہم طبل جنگی بجوائین گے اگر صبح کو تمنے ہمسے
اصلاح کی خدمت خداوند مین پا برد تمکو لے چلین گے اب یہی سرکشی باعث خرابی ہی اگر خلاف کیا
تو ن لیجائین گے کہ جیسے گنہگار کو لیجاتے ہین یہ کہہ کے پلٹا گنوارون کو بھی ساتھ لے گیا فرسنگ کو
پشت پر لیکے اُترا جہانگیر اپنے مقام پر آکر فروکش ہوئے سرکش نے طبل جنگی بجوایا جہانگیر نے
حکم دیا یہان بھی طبل جنگی بجا لشکرون مین تیاریان ہونے لگین لیکن سرکش تنہائی مین بیٹھکر بلک بلک کر
دعائین مانگنے لگا کہ یا خداوند ہفت پیکر یہ جوان نہایت زبردست ہی چودہ افسر گنوارون کے جسکے
ہاتھ سے قتل ہوئے ہین ایسے ظالم سے کیونکر بچونگا یا خداوند مدد کیجیے پہلو سے خیمے سے آواز آئی
کہ غلام حاضر ہی جو ارشاد ہو بجا لاؤن یہ کہکے عیار اسکا سر صرباد پیما سامنے آیا عرض کی کہ غلام نے
ابھی خواب مین خداوند کو دیکھا حکم ہوا کہ تیرا آقا دعا مانگ رہا ہی جاکر اُسکی شراکت کر بندۂ مغضوب کو

پہلوان سرکش خوش ہوگیا کہا کہ اے صرصر اپنے کو جلد پہونچا گرفتار کیجیے لاصرصر باد پیما صورت بدل کر باہر نکلا ایک ضعیفہ کی شکل بنکر لشکر جہانگیر مین آیا چالاک اپنے مقام پر پڑا سو رہا ہے صرصر نے نقب لگائی پھر اسکے سینے پر نقب توڑا جہانگیر کو دیکھا سوتے ہین قریب آیا بیہوشی رکھکر بیہوش کیا پشتارہ باندھا اور نقب سے لے نکلا بھاگا جاتا ہے چالاک پڑا سو رہا تھا عالم خواب مین صاحبقران کو دیکھا فرماتے ہین کہ کیون چالاک یہ غفلت تیرے آقا کو عیار لیے جاتا ہے چالاک گھبرا کر اٹھا دوڑا ہوا دربار نگاہ پر آیا نگہبانون سے پوچھا خیر و عافیت تو ہے نگہبانون نے کہا کہ اب تک تو خیریت ہے چالاک اندر آیا پلنگ خالی پایا نقب دیکھکر بدحواس ہوا فوراً نقب مین کود پڑا نقب طے کرکے نقش پا دیکھتا ہوا صحرا مین پہونچا دیکھا کہ عیار ایک مقام پر ٹھہرا ہے پشتارہ زمین پر رکھدیا ہے چالاک دوڑا آواز دی کہ او مکار و غدار تجکو کیا جاتا ہے دونگا منہ چالاک صبار فتار یہ کہکے نیچہ مارا دونون مین نیچہ چلنے لگا سناٹا جنگل کا چالاک نے تنگ کر دیا ہے ناظرین کو یاد ہوگا کہ طلسم ہوشربا مین عمرو کو یہی جواب دیتا تھا اس فن سے لڑ رہا ہے کہ صرصر کو حیران کر دیا ہے اتنی دیر تلوار چلی کہ سپیدۂ سحری نمودار ہوا صرصر نے دیکھا کہ اب یہ مجکو گرفتار کر لے گا اندھیرے مین بچ رہا تھا اب روشنی مین جان بچانا دشوار ہے بیقرار ہوکر آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر غلام کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچا لے جیسے ہی صرصر باد پیما نے یہ کہا ایک پنجہ آسمان سے گرا چالاک کو اٹھا لے گیا صرصر باد پیما نے پشتارہ اٹھایا لیکر بھاگا تعریف ہفت پیکر کرتا ہوا لیکن چالاک کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ ایک ساحرہ پہاڑ پر لیکر آئی نیچہ کھینچے کہ رہی ہے کہ او ظالم تو نے عیار پہلوان قدرت کو رد کا ذرا خوف نہ کیا ابھی تجکو قتل کرتی ہون چالاک نے ہاتھ باندھ کر کہا کہ اے ملکۂ عالم مین تو ہمیشہ سے اس فکر مین تھا کہ کوئی ساحرہ جلیل مجکو ملے خدمت مین خداوند ہفت پیکر کی لیجائے مین بھی سے قدرت کو سجدہ کر چکا لیکن جمال دیکھ لون تو اعتقاد مضبوط ہو کلننگ جادو نے کہا کہ او عیار میرے ساتھ مکر کی باتین نہ کر چالاک نے کہا کہ ملکۂ عالم جو دل مین ہے عرض کرتا ہون میرے پاس کچھ مال ہے وہ اپنی حفاظت مین رکھیے جا بجا اکثر ساحرون کو مارا انکا مال لوٹا وہ حاضر ہے بطور حفاظت اسکو اپنے پاس رکھیے حسب عنایت خداوند میرے حال پر ہوا اور مین بندگان خاص مین منسوب کیا جاؤن اس وقت آپ سے لے لون گا کلننگ نے کہا کہ کیا شی ہے کہا حضور سب کچھ ہے جو آپ کہین وہی دون ایک ڈبیہ

میرے پاس ہی تاج افراسیاب کا اُسمین جواہر ہی جب مین نے دکھایا مہاجنون سے یہ کہا کہ اسکی قیمت کوئی
بڑا مہاجن لگائیگا کلنگ نے کہا کہ مین تو دیکھون چابک نے توڑے سے نکال کر ایک ڈبہ پیش کیا
کلنگ نے دیکھا کہ ایک چاندی کا ڈبہ کیسا خوبصورت بنا ہی کہ سبحان اللہ کلنگ بیقرار ہو گئی کہا کہ
میان چابک اسے کھول کر دیکھون چابک نے کہا حضور اسے دیکھیے نہین آپ تو میرے مال کی فقط
نگہبان ہین میرا دل بیتاب ہوتا ہی آپ کھولنے کا نام لیتی ہین مین بیقرار ہون باغ سیب مین جا کر عیاری کی
افراسیاب ایسے ہوشیار کو بیہوش کیا تب یہ چیزین دستیاب ہوئین آپ اُنھین دیکھنے کو کہتی ہین خیر
دیکھ لیجیے جیسے ہی کلنگ نے ڈبہ کھولا دھوان نکلا کلنگ بیہوش ہوئی چابک نے خنجر مارا
اندھیرا ہو گیا چابک کود کر بھاگا آوازین پشت پر سے آتی ہین کہ او ظالم غضب کیا کہ ایسی ساحرہ
کو مارا قدرت مجھ سے بدلہ لین گے جب کئی کوس نکل آیا تو آواز آئی کشتی مرا نام من کلنگ جادو
بود پھر آوازین آنا موقوف ہوئین چابک صورت بدلکر بھاگا ہوا لشکر سرکش مین آیا دیکھا فوج مین
چابک کا ذکر ہو رہا ہی کہ پسر حمزہ کو گرفتار کر منگایا اب پہلوان صاحب قتل کرین گے چلو چلکر پسر حمزہ کو دیکھ
تو لین کوئی کلمات حسرت کہہ رہا ہی کہ بھائیو مسلمان بلا سے ہین طلسم نور افشان کو فتح کیا افراسیاب
ایسے ساحر کو مارا اب طلسم ہفت پیکر پر سب کی لشکر کشی ہی دیکھین کیا ہوتا ہی چابک سُنتا ہوا بارگاہ
مین آیا دیکھا سرکش تخت پر بیٹھا ہی جہانگیر سامنے مسلسل و مطوق بیٹھے فرما رہے ہین کہ او مکار عیار کے
پکڑوا دینے پر دعوی پہلوانی انشاء اللہ کھل جائیگا سرکش کہتا ہی کہ او پسر حمزہ دم بھر مہلت نہ دونگا
سر کاٹ کر تیرا خدمت مین خداوند کی روانہ کرونگا مین جس پر چڑھ گیا اُس ملک کو ویران کیا میرے
ہاتھ سے کبھی حریف نہین بچا ارے جلاد کو بلاؤ چابک ڈھاٹا باندھے ہوئے شلنگین لگاتا ہوا خنجر کھینچے
ہوئے سامنے آیا کہا کہ اے شہنشاہ پہلوانان مین مسلمانون کے نام کا دشمن ہون مجھکو اشارہ کیجیے کسے
قتل کرون سرکش نے کہا کہ اس مسلمان کا سر کاٹ لے چابک جھپٹ کر قریب جہانگیر کے آیا اشارہ
کیا کہ آقا غلام آپ کا حاضر ہی ذرا سنبھل کر بیٹھیے غلام ہتھکڑی کاٹتا ہی جہانگیر یون ہی زنجیر ہلا رہا تھا اتو
تیور پر بل پڑ گئے سنبھل کر بیٹھے سرکش نے حکم دیا چابک نے خنجر مارا ہتھکڑی کٹی خانۂ زین مین آ کر قید کو
توڑ کر پھینک دیا ایک پہلوان کو اُٹھا کر مار النعرہ کر کے لڑنے لگے پانچ سی سواران کے گوش بر آواز
تھے اپنے آقا کے نعرے کی آواز سُنتے ہی جا پڑے چابک نے چند حقے آتشبازی کے مارے جہانگیر

لڑتے ہوئے باہر نکلے ایک سوار کو مار کر گھوڑا الیا سرکش گینڈے کو اڑا کر باہر نکلا جہانگیر کو لڑتے دیکھکر جا پڑا
کئی ہاتھ تلوار کے مارے جہانگیر نے کلائی پر ہاتھ ڈالا تلوار چھین کر پھینک دی کمر مین ہاتھ ڈال کر
اُٹھا لیا سرکش نے کہا کہ ای شہریار الامان فرمایا امان بشرط ایمان سرکش نے کہا کہ غلام مسلمان ہوتا ہی
جہانگیر نے ہاتھ سے رکھدیا سرکش قدمون سے لپٹ گیا کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا پکار کر آواز دی کہ خبردار
کوئی ہاتھ نہ اُٹھائے افسران فوج آکر حاضر خدمت ہوئے خیمے بارگاہین موجود وہین بارگاہ استادہ ہوئی
جہانگیر سرکش کو ساتھ لیکر بارگاہ مین آئے صحبت آراستہ ہوئی کہا ای برادر شاہزادہ خاور سپاہ
ہماری فوج کا افسر بلا مین مبتلا ہی ہفت پیکر پرست ہو گیا ہی مین چاہتا ہون کہ اپنے کو تا طلسم
ہفت پیکر پہونچاؤن قاسم کو چھڑاؤن سرکش نے عرض کی کہ غلام آپکو لیے چلیگا مگر ای شہریار
کیا تدبیر ہوگی یہ مقامات عجائب و غرائب سے مملو ہین سحر کا اُسکے زور بندھا ہوا ہی جو کہتا ہی وہی ہوتا ہی
کیونکر کہون کہ آپ چلیے جہانگیر نے کہا کہ ای برادر جب تلوار کھینچی کوئی شعبدہ سحر سامنے نہین آتا جب
مین نورافشان مین پہونچا اول تیغہ بلاکش ملا پھر لوح بھی لی گل حیات کوکب پہ قبضہ کیا میان
کوکب کی جان پر بنی تھی صاحبقران آگئے مجکو زیر کیا مین نے سب تحفہ جات کوکب کے
سپرد کیے یہان بھی سبب پیدا ہوگا قاسم کی رہائی ہم دست جیپون کے ہاتھ سے ہو دست راستی کا ہمین خلل
نہ ہوا اور سب جوان چلے ہین کشتی گیر و کشتی گیر زادہ بلکہ خبر پائی ہی کہ نورالدہر نے کوئی طلسم فتح کیا
لیکن ہمارا شیر دلیر بھی برابر پہونچا دوسرا طلسم ایرج نے فتح کیا افسوس ہی کہ یہ لوگ پہونچے اور ہم
نہ پہونچین سرکش نے عرض کی کہ حضور وہان بڑی مشکلین ہین مین کیونکر عرض کرون کہ تا بکوہ ہفت پیکر
پہونچین اور جو شخص اُسکے عجائب و غرائب مین مبتلا ہوا اُسکو آپ رہا کرین نہایت ہی دشوار ہی جہانگیر
فرماتے ہین کہ ای برادر تم چل کر دیکھنا کیسی تلوار چلتی ہی الامان الامان کی صدا بلند ہوگی سرکش نے
عرض کی کہ غلام دامن دولت نہ چھوڑے گا حضور کے ساتھ چلیگا کہا کہ لشکر تیار کرو سرکش نے نکل کر
قرنا کرائی لشکر تیار ہونے لگا چابک قریب جہانگیر کھڑا ہی چپکے چپکے کچھ عرض کر رہا ہی کہ لشکر مین ہلچل پڑا
باعث یہ ہی کہ کوہ الماس پر تصویر ہفت پیکر اپنے بندون سے باتین کر رہی ہی کہ الماس [illegible]
نے عرض کی یا خداوند سرکش فیل سوار جو پہلوان گیا تھا اُسکا کچھ حال نہ معلوم ہوا تصویر نے [illegible]
بلی آواز دی کہ ارے سرکش پہ کیا گذری ایک طائر پہلو سے کوہ سے پیدا ہوا آواز دی کہ یا [illegible]

سرکش مسلمان ہوگیا اُس مغضوب کا ساتھ دیا تصویر نے آواز دی کہ اے طائر قدرت گنہگار کو لینا وہ طائر غائب
ہوا اہالی لشکر جہانگیر نے دیکھا کہ ایک جوان سیاہ رو پکارتا ہوا کہ ارے گنہگار کہان ہو راہ مین جسنے روکا
کسی کو طمانچہ مارا کہ اُسکا سر اُڑ گیا کسی کو لات ماردی وہ پامال ہوا اس طرح لشکر والون کو مارتا ہوا
جہانگیر کا نام زبان پر چلا آتا ہی ہرکارون نے بڑھکر خبر دی ایک زنگی لشکر کو پامال کرتا ہوا آتا ہی جہانگیر
تلوار کھینچکر اُٹھے چاپک ایک جانب بھاگا گوشے سے آکر دیکھنے لگا جہانگیر تلوار کھینچے ہوے سامنے
اُس زنگی کے پہونچے زنگی نے للکارا کہ منم شہباز رازدار میرے سامنے یہ بے ادبی جہانگیر نے چاہا
کہ ہاتھ تلوار کا مارون اُسنے تلوار چھین لی کمر مین ہاتھ ڈال کر اُٹھا لیا آواز دی کہ اے سرکش تجکو خوف نہ آیا
قدرت کو بُرا کہا تلوار کھینچکر سرکش بھی چاپڑا ہاتھ تلوار کا مارا ایک ہاتھ پر جہانگیر چڑھا ہوا ہی دوسرے
ہاتھ سے تلوار سرکش کی بھی چھین لی کمر مین ہاتھ ڈال کے سرکش کو بھی اُٹھا لیا دونون کو لیکر
لشکر والون کو آواز دی کہ تم یہین پڑے رہو آپ وہ اللہ تم سب پر بند جو حکم خداوند ہوگا ویسا کیا
جائیگا یہ کہکے اشارہ کیا منھ سے دھوان چھوڑا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ورہ کوہ کھل گیا دھوان نکل رہا
ہی اسقدر دھوان منھ سے نکلا کہ سارے لشکر کو دھوئین نے گھیر لیا دھوئین مین اہل فوج مبتلا ہوے
جہانگیر و سرکش کو لیکر طرف آسمان کے چلا کوہ الماس پر پہونچا تصویر سے عرض کی کہ یا خداوند
یہ گنہگار حاضر ہین پتھر غضب تمام آواز آئی کہ ان دونون کو قصر مشقت مین لیجاؤ ذرا اپنے
حال زار کو دیکھین یہ جو تصویر نے آواز دی جہانگیر اور سرکش کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا
آنکھین بند ہونے لگین بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ ایک قصر تنگ و تاریک ہی جہانگیر نے اپنے
کو قریب سرکش فیل سوار پایا زنجیرین ہلانے لگے اندھیرے مین سر ٹکراتے ہین کسی مددگار کو نہین پاتے
ہین دن بھر اسی آفت مین گذرا شام جو ہوئی دروازہ کھلا ہی زنگی سیاہ رو تیرہ ذرون دو روٹیان اور
ایک آبخورہ پانی کا لیکر آیا جہانگیر نے پھینک دیا کہا یہ لیجاکر ہفت پیکر کے سر پر مارو
صاحبقران کے بیٹے کیواسطے یہ کھانا کیا رئیس زادے قید نہین ہوتے اُس زنگی نے کہا کہ اے
جوان قیدی کو یہی کھانا ملتا ہی اول تمکو قدرت نے قصر عشرت مین داخل کیا اُسکا انجام یہ ہوا کہ تم قصر عشرت
سے نکل گئے اب چندے تمکو اسی مصیبت مین رہنا پڑیگا جب تک کہ قدرت کا حکم نہ ہو تب تک یہانسے
رہائی نہ پاؤگے یہ کہکے زنگی چلا گیا جہانگیر نے کھانا نہ کھایا سرکش نے کھایا کہا کہ اے شہریار پرائے

بس مین بین کیا اختیار جہانگیر نے کہا کہ ہم نہ کھائین گے دوسرے دن پھر زنگی آیا جہانگیر کا عجب حال دیکھا
ہر چند زنگی نے مجھی کہا کہ ای شخص کھانا کھا لے کیون جان دیتا ہی یہان کوئی پوچھنے والا نہین ہی اور ای گنہگار
اب تجھ سے بات نہین کیجاتی ہی جہانگیر نے کہا کہ رزاق مطلق مجکو رزق پہونچائیگا زنگی چلا گیا مگر پھرتا
ہوا جاتا ہی کہ اسنے دیکھا ایک لڑکا نہایت حسین کمسن بیٹھا ہوا نخل کے نیچے رو رہا ہی زنگی نے کہا ای لڑکے
تو کون ہی کیون روتا ہی لڑکے نے کہا کہ باپ میرا شکار کو آیا ایک شیر نے اُسکو کھا لیا مین تین دن
سے اس جنگل مین مارا مارا پھرتا ہون زنگی کو اس لڑکے کے حال پر رحم آیا کہا کہ میرے ساتھ چل مین ایسے
مقام پر تجھے پہونچا دون کہ نہایت چین سے رہیگا لڑکا اُٹھ کھڑا ہوا زنگی لڑکے کو لیکر چلا جنگل مین ایک
قصر تھا اُسمین لایا کنیزین وہان پھر رہی تھین اُنھون نے پوچھا ارے سیاہ صحرائی یہ لڑکا کون ہی
زنگی نے کہا کہ اسکے باپ کو ایک شیر کھا گیا تھا یہ بھوکا پیاسا جنگل مین پڑا تھا مین اسکو لے آیا ہون حضور
مین ملکۂ عالم کی رہیگا کھانا ملا کرے گا تم سب کا کام کرے گا ملکہ کہان تشریف رکھتی ہین کنیزون نے کہا
کہ ملکہ ماہ رخسار بارہ دری مین تشریف رکھتی ہین ابھی سو کے اُٹھی ہین زنگی لڑکے کو لیے ہوے بارہ دری
مین آیا ایک نازنین آفتاب عالمتاب نہایت حسین و جمیل مسند پر بیٹھی ہی سیاہ صحرائی نے سلام کیا لڑکے کو دیکھکر
ملکہ نے پوچھا کہ ارے یہ لڑکا کسکا ہی سیاہ نے کہا کہ حضور اس طرح اسکا باپ مارا گیا یہ بھوکا پیاسا مارا
مارا پھرتا تھا ملکہ نے لڑکے سے اشارہ کیا لڑکا بیٹھ گیا سیاہ صحرائی نے عرض کی کہ حضور ایک نیا معرکہ
گذرا ہی آپ نے جو حکم دیا تھا مین جا کر دو افسرون کو پکڑ لایا ایک شخص اُنمین ایسا حسین و جمیل و شکیل ہی کہ جی
چاہتا ہی اُسکی صورت دیکھا کرین آج تیسرا دن ہی کہ اُسنے کھانا نہین کھایا جب سمجھاؤ تو کہتا ہی کہ ہمارا
رزاق مطلق پہونچائیگا آج تو بیہوش پڑا تھا ماہ رخسار نے کہا کہ ارے وہ بڑا رئیس زادہ ہی مین نے
سُنا ہی کہ حمزہ عرب کا بیٹا ہی بلا مین پھنس گیا ہی ہم آج کھانا بھیجین گے قدرت کا تو یہ حکم ہی کہ تڑپا تڑپا
کے مار ڈالو قدرت نے تو اسکو عیش و طیش دیے قصر عشرت سے نکل گیا قدرت کی پرورش
کا کچھ خیال نہ کیا یہ سُنکر سیاہ صحرائی تو چلا گیا لڑکا کام خدمت مین مصروف رہا جب دن قلیل باقی رہا تو ا
کو بلا کر حکم دیا کہ ارے نرگس ہمارے خاصے سے کھانا لیکر قید خانے مین جا قید خانے مین دو آدمی ہین جنہون نے
تین دن سے کھانا نہین کھایا اسکو کھانا کھلا آ نرگس کھانا لیکر چلی اُسی قید خانے مین آئی جمال بیمثال جہانگیر
پر جو نگاہ پڑی بیقرار ہو گئی جہانگیر سر بزنجیر پر خم کیے اپنے خدا کو یاد کر رہے تھے کہ نرگس نے

قریب آکر کہا کہ میان اُٹھو کھانا کھالو ملکہ ماہ رخسار کو دعا دو اُنکے تصدق سے یہ کھانا ملتا جہانگیر نے
بتھر و غضب اُسکی جانب دیکھکر کہا کہ او شفقت کچھ دیوانی ہوئی ہی صدقہ تو جاکر کسی محتاج فقیر کو کھلا اُنکو کیون
ہمارے حال پر رحم آیا ہو جبر جاہین کرین ہم کبھی ایسا کھانا نہ کھائینگے نرگس مٹک کر اُٹھی کہتی ہوئی کہ میان
کچھ دیوانے ہوئے ہو نہ کھاؤگے نہ کھاؤ قیدی کیے واسطے خاطر کیا ملکہ کو خیال آگیا کہ اپنے خاصے سے یہ
کھانا بھیجا تم نخرے کرتے ہو جہانگیر نے جھڑک دیا نرگس بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی یہان دسترخوان بچھا ہی ملکہ
لڑکے سے باتین کر رہی ہین ایسی لڑکے نے میٹھی میٹھی باتین کین کہ ماہ رخسار نہایت محبت سے باتین کر رہی
ہی کہ نرگس بکتی ہوئی آکر پہونچی ملکہ نے پوچھا کہ ارے نرگس کیا ہوا نرگس نے کہا کہ واری وہ جوان تو
بڑا سخت مزاج ہی بھوک سے آنکھون مین دم ہی اسپر اتراتے ہین مین نے جو کہا کہ ملکہ کی ترقی حسن و جمال
کی دعا کرو اُنکا صدقہ قیدخانے مین کھانا ملتا ہی یہ سُنکے وہ بہت جھلایا واری مین سچ کہون مجھے اُسکا بڑا نہایت
ناگوار ہوا مین کھانا لیکر چلی آئی ملکہ نے کھانے سے ہاتھ کھینچا کہا او نرگس تیری آنکھین پھوٹین ایسے جلیل سے
یہ سخت کلامی کیون وہ کھانا کھاتا ہم خود کھانا لیکر جائینگے یہ کہکر کنیزون سے اشارہ کیا کہ روشنی تیار کرو
کنیزون نے لالٹینین الماس نگار و یاقوت نگار ہاتھ مین لین ملکہ کے ساتھ ہوئین ملکہ خرامان خرامان
چلین یہان جہانگیر کو آج چوتھا دن ہی دل بیقرار ہی بھوک سے شکم و پشت ملا ہوا سر بنیچے چشم کیے بیٹھے
ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے کہ دروازہ کھلا جہانگیر سنبھل کر بیٹھے کہ روشنی نمودار ہوئی چند کنیزون
نے آکر لالٹینین رکھین بعد تھوڑے عرصے کے ایک ماہ تابان و مہر درخشان نہایت حسین و جمیل دریاے
جواہر مین غوطہ زن غنچہ دہن رشک چمن خرامان خرامان قیدخانے مین آئی مسکرا کر کہا کہ نرگس وہ میان ان
قیدی کہان ہین نرگس نے جہانگیر کی طرف اشارہ کیا اب جو نگاہ ملکہ ماہ رخسار کی جمال بے مثال
جہانگیر پر پڑی عجب جوان حسین کو دیکھا آنکھون مین چلتے یہ آنکھین نرگس شہلا تھین یا نرگس بیمار ہین
یا آہوان ختا و ختن کھینچے ہوئے تلوار ہین ابروے خمدار کمان کیانی تیر مژگان براے شکار طائر دل
لیس ہین گردن صراحی دار چوڑا سینہ چھٹا ہوا گرتہ زیب جسم دیکھتے ہی ماہ رخسار کا یہ حال ہوا کہ پیشانی
پر پسینہ آیا ہاتھ پانون مین رعشہ پڑگیا جہانگیر کی بھی جو نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک معشوقہ خوبرو خوش خو
عنبرین مو نشان شب فراق گیسو بقول شاعر شیرین کلام نظم

ہمیشہ مستعد کارزار ہین پلکین
کبھی چھری کبھی تیری کٹار ہین پلکین

سیہ گھٹائین نہ برستی ہین جیسے بارش مین
فراق یار مین یون اشکبار ہین پلکین

یہان گذرتی ہی آنکھون مین رات وعدت کی
گواہ طول شب انتظار ہین پلکین

وہ آنکھ جس سے بچھڑتی ہی اس سے چھٹتی ہین یہ بھی
شریک گردش لیل و نہار ہین پلکین

کھڑی ہین سینون کو تانے ہوے صف عشاق
سنبھالین نیزے اگر نیزہ دار ہین پلکین

پیکاوش مژہ لیجائےگی کہین پس مرگ
کہ اپنے کام مین زیر مزار ہین پلکین

جگر کی پھانس ہی مژگان یار کی الفت
جو دلمین چبھ کے نکلین وہ خار ہین پلکین

غضب ہے شوخ نگاہی تمھاری آنکھونکی
کہ جسکو دیکھکے خود بے قرار ہین پلکین

جھپک گئی تھین شب ہجر مین کہین ای دل
ہماری آنکھ سے کیا شرمسار ہین پلکین

ننگ چلے بہت آہوے چشم یار سے دل
کہ تیر افگن صید شکار ہین پلکین

رل رہی ہی لہو یاد حق جو آنکھون کو
جگر کے ٹکڑے ہین منصور وار ہین پلکین

بجا ال شارونین کیا کچھ نہین ہین کہ لیتین
زبان چشم سخنگوے یار ہین پلکین

عجب حسین ومہ جبین کو دیکھا کہ جہانگیر کے ہاتھ پانون مین رعشہ پڑ گیا قلب ٹھہر گیا سر جھکا لیا ملکہ اپنے کو سنبھالنے لگین بعد عرصہ دراز کہا کہ کیون صاحب کھانا کیون نہین کھایا جہانگیر نے کہا کہ طبیعت بے لطف تھی آپ کی کنیز ہمکو صدقہ کھلاتی تھی ہمنے نہ کھایا ملکہ نے آنکھ سے اشارہ کیا قید جہانگیر کی کٹ کر گری مسکرا کر اٹھین کنیزون سے اشارہ کیا کہ انکو باغ مین لاؤ یہ مقام ہمارے بیٹھنے کا نہین ہی جہانگیر نے دامن پکڑ لیا کہا کہ ای ملکۂ عالم اگر ہمکو رہا کیا تو ہمارے رفیق کو بھی رہا کرو ملکہ نے مسکرا کر اشارہ کیا سرکش کے بھی جسم سے قید گر گئی سرکش بھی اٹھکر ساتھ ہوا ملکہ آگے آگے جہانگیر اور سرکش کو لیکر چلین شدت سے بھوک کی جہانگیر سے چلا نہین جاتا کبھی اکڑتے ہوے چلتے ہین کبھی سرکش کا ہاتھ تھام لیا آکر باغ مین پہونچے دیکھا کہ باغ پر بہار جنت نظیر شب کا وقت چاندنی کی بہار نسیم چلتی ہی بھینی بھینی بو پھولون کی آتی ہی روشن پٹریان آراستہ ایک جانب جوانان چمن کا نکھار نرگس شہلا کی دیدہ بازی سوسن کی زبان درازی عشق پیچان نے دام پھیلایا ہی طائران باغ کو پھنسایا ہی کبک خوش رفتار قہقہہ زن بار اثمار سے سر بسجدہ شاخہاے نخل چمن پھولون کے جابجا انبار باغ پر بہار عندلیبان خوشنوا کی پکار شراب شبنم سے ہر گلعذار سرشار تماشا جہانگیر دیکھتے ہوے بارہ دری مین پاس ملکہ ماہ رخسار کے آکر بیٹھے سرکش ٹہل سوا

اقبال پر شاہزادے کے عشق عشق کرتا ہی پیچھے آکر جہانگیر کے بیٹھا اُسوقت ہنگامۂ صحبت گرم ہی ملکہ نے
دسترخوان کو اشارہ کیا دسترخوان بچھا ملکہ نے اشارہ کیا کہ تشریف لائیے خاصہ حاضر ہی تناول فرمائیے
جہانگیر آبیٹھے چابک نے جو اپنے آقا کو دیکھا ملکہ کو آکر سلام کیا جسکو سیاہ صحرائی لایا تھا وہ چپکا پاس
صبا رفتار ہو آکر رومال ہلانے لگا جب ملکہ خاصہ نوش کر چکین جہانگیر نے اول کھانے مین انکار کیا
جب ملکہ مطیع اسلام ہوئین تب جہانگیر نے کھانا کھایا جب کھانا کھا چکے ملکہ نے اشارہ کیا کہ گائین کو
بلاؤ چابک نے دست بستہ عرض کی کہ اگر حکم ہو کوئی چیز غلام گائے ملکہ نے اشارہ کیا کہ ساز درست ہو
چابک ٹھیکر تانین مارنے لگا اب تو سب تعریفین کر رہے ہین ملکہ کہتی ہین کہ میان طفل صحرائی کیا کہنا
سب یہی کہتے ہین کہ لڑکا خوب گاتا ہی کیا خوش آواز ہی صدا مین سوز و گداز ہی قضائے کار سیاہ صحرائی
جو قید خانے مین آیا دیکھا کہ ہتھکڑیان بیڑیان کٹی پڑی ہین دونون قیدی ندارد بدمزاج وہان سے پلٹا
باغ مین ملکہ کے آیا گانے کی آواز سُنی کنیزون سے پوچھا کہ کون گا رہا ہی ایک نے اُن مین سے کہا کہ آج
ملکۂ عالم نے بڑی گستاخی کی بالکل خوف خداوند بھولین تمہارا بھی خیال نہ کیا قیدیون کو زندانخانے سے
لے آئین اُنکے پاس بیٹھی ہین طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ جس جوان نے کھانا نہین کھایا تھا اُسپر عاشق ہین
یہ خبر سُنکر سیاہ صحرائی جھلاتا ہوا کہتا ہوا کہ ملکہ کی کیا شامت آئی ہی مشکین باندھکر پاس خداوند کے
لیجاؤنگا سزا ملیگی یہ عہد نکل جائیگا مجکو برائے حفاظت حکم ہوگا یہ کہتا ہوا بارہ دری مین آیا دیکھا کہ
ملکہ ماہ رخسار نے عمدہ لباس جہانگیر کو پہنایا ہی چابک بیٹھا ہوا گا رہا ہی سرکش پشت پر چھپا بیٹھا
ہی کہ سیاہ صحرائی نے آواز دی کہ کیون ملکۂ عالم یہ کیا حرکت کی یہ تمکو مناسب تھا کہ اس قیدی کو خداوند
کے سامنے [illegible] کیا ایسا دل بیزار رکھا کہ اپنی جانب نہین توجہ کرائی یہی فرمایا کہ اسکو سزا دو جب تو ہمارے
سپرد ہوا تم اسکو رہا کر کے یہان لائین اور پہلو مین جگہ دی ہی کچھ خوف خداوند نہین بلا تکلف
بیٹھی ہو خیر جو کچھ کیا بہت اچھا کیا اب دونون کو مجھے حوالے کر دو مین جا کر انکو قید کر دون مین عرض
کرتا ہون کہ خداوند سے نہ کہونگا اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ بہت بُری طرح پیش آؤنگا سامنے
خداوند کے لیجاؤنگا وہ سزا ملیگی کہ عمر بھر یاد کرو ملکہ نے بعجز کہا کہ اے سیاہ صحرائی اب جو ہمسے ہوا سو ہوا
مقدمے مین ہمارے شریک رہو اب تو جو کیا سو کیا انکو قید خانے نہ لیجاؤ دشمنون کی انکے جان
جائیگی غضب ہی کہ اس شیر نے چوتھے دن کھانا کھایا سیاہ صحرائی نے کہا کہ مین انھین کھینچتا ہوا لیجاؤنگا

جا کر وہین قید کر دونگا یہ کہکے طرف جہانگیر کے چلا جہانگیر نعرہ کرکے اُٹھے سیاہ صحرائی نے اشارہ کیا کہ تلوار ہاتھ سے نکل گئی لڑکھڑا کر زمین پر گرے سرکش اپنے مقام سے اُٹھا اُسنے پھر کچھ اشارہ کیا سرکش بھی گر پڑا ملکہ ہان ہان کرکے اُٹھی کہتی ہوئی کہ او سیاہ کچھ دیوانہ ہوا ہی خبردار انکو گرفتار کرکے نہ لیجا اگر گرفتار کرکے لیجائیگا تو بہت بُری طرح پیش آؤنگی سیاہ نے کلمات سخت ملکہ کو کہے جب تو ملکہ نے موے زلف توڑا کھینچ مارا زنجیر آہنی قریب تھا کہ گردن مین سیاہ کے پڑے سیاہ نے نام ہفت پیکر کا جو لیکر اشارہ کیا زنجیر گلے مین ملکہ کے پڑی جھٹکا مارا کہ ماہ رخسار زمین پر گرین سیاہ صحرائی چلا کہ سر کاٹ لون چابک صبا رفتار نے جو یہ معرکہ دیکھا کہتا جاتا تھا کہ آقا ے نامدار انکو سزا دیجیے ملکہ نے بہت خلاف کیا جب اسنے ملکہ کو بھی گرایا اور خنجر کمر سے کھینچا اور طرف جہانگیر کے چلا یہ کہتا ہوا کہ خوب تو نے مکر پھیلایا اسی وجہ سے کھانا نہین کھایا تھا ملکہ ایسی پری کو تسخیر کر لیا ملکہ کی اُس وقت بیقراری زنجیر آہنی گلے مین پڑی ہی آنکھین نکل آئین ہین جہانگیر کے قتل کرنے کو سیاہ صحرائی چلا کلمات سخت کہتا ہوا کہ مین خداوند سے عرض کرونگا ایسے مغضوب کا قتل ہونا ہی بہتر ہی چابک کہتا جاتا ہی کہ حضور نے خوب سزا دی جھپٹ کے پشت پر آیا حلقہ کمند کا مارا اسباب بھی مار دیا سیاہ صحرائی چرخ کھاکے گرا جہانگیر و ملکہ دیکھ رہے ہین کہ چابک نے لپٹ کر خنجر مارا سیاہ صحرائی کا شکم چاک قصہ پاک مرتے ہی اُسکے اندھیرا ہوگیا عرصے تک سنگباری و برفباری رہی بعد اسکے آواز آئی کشتی مرا نام من سیاہ صحرائی بو ملکہ کی بھی زنجیر چلی جہانگیر نے اُٹھتے ہی چابک کو گلے سے لگا لیا فرمایا کہ ای برادر تم کیونکر پہونچے چابک نے کہا کہ مین کل سے حاضر ہون خدا کی قدرت کہ آپ بھی یہین آئے جہانگیر نے کہا کہ ملکہ پرور دگار نے اپنا فضل شریک کیا یہ مفتری مارا گیا اب مہربانی تمھاری یہ ہی کہ ہمین ٹھیک راستہ بتاؤ کہ ہم طلسم ہفت پیکر پر جائین ہمین معلوم کہ قاسم پر کیا گذری ماہ رخسار نے کہ وہ قصر عشرت مین چین کر رہے ہین اور صاحبقران ایک پہلوان کے مقابلے مین فردکش ہین اور بھی تمھارے بھائی بھتیجے لشکر لیکر گئے ہین یقین ہی کہ پہونچے ہون لیکن ای شہریار اصل کیفیت یہ ہی کہ طلسم ہفت پیکر نہایت مقام سخت ہی وہان جاکر کیا کیجیے گا سب مجھسے خبر متعلق تھی اب مین خبر نہ پہونچاؤنگی لیکن ہفت پیکر کے سلام کو ضرور جاؤنگی ایسا نہ ہو دراندازی کرین کہ ماہ رخسار نہین آئی اور کوئی فتور نہ برپا ہو دل تو یقین یہ ہی کہ سیاہ صحرائی کے مرنے سے ہفت پیکر باہر ہو کچھ بلا نازل ہو تو عجب نہین یہ

سیاہ صحرائی بڑا ساحر تھا اسکا مرنا قدرت کو شاق ہوگا جہانگیر نے کہا کہ کچھ ہو ہم طرف طلسم ہفت پیکر
ضرور جائینگے ماہ رخسار نے کہا مین نے سر ہتھیلی پر رکھا آپ کے ساتھ ہون جو کچھ گذرے جہانگیر
نے کہا کہ فوج ہماری بلوائی جائے ماہ رخسار نے ایک کنیز کو حکم دیا کہ انکا لشکر لاؤ چالاک نے کہا کہ
مجکو بھی ساتھ لیچلو کنیز نے تخت سحر تیار کیا چالاک کو اسپر بٹھالیا آکر لشکر والون کو اطلاع کی کہ آقا تمھارے
باغ ماہ رخسار پر ہین تم سب وہین چلو لشکر کوچ کر کے آیا جہانگیر نے بیرون باغ آکر بارگاہ استادہ کرائی
سرکش بھی ساتھ ہی بارگاہ استادہ ہوئی بارگاہ مین داخل ہوے سب سردارون سے حال بیان کیا
سب نے کہا کہ حضور چل کر طلسم ہفت پیکر فتح کرین ایرج و نورالدہر روانہ ہو چکے ہین یقین ہے کہ
سرحد مین پہونچے ہون ان دونون شیرون نے دو طلسم فتح کیے جسکی وجہ سے راستہ کھلا دو دن جہانگیر
نے بمشکل مقام کیا تیسرے دن رات کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ماہ رخسار نے بارہ ہزار کنیزین ساتھ لین
ایک ابر تیار کیا قصد ہی کہ روانہ ہون پھر اسے گرد اڑی سو علم سیاہ نشان لاکھ فوج کا ظاہر ہوا ایک پہلوان
وضع گیند ٹوپیتالم سوار و پیدل پشت پر اس دھوم سے آکر پہونچا مقابلے مین جہانگیر کے اترا آواز دی
کہ ای ماہ رخسار تمنے وہ حرکت کی کہ غضب قدرت مین گرفتار ہوئین منم سلطان ساحران تمھاری
بھی گرفتاری کا حکم ہی بہتر یہ ہی کہ چلی آؤ ورنہ سر میدان گرفتار کرونگا حکم ہی کہ بدولت لاؤ ماہ رخسار نے
جہانگیر سے کہا کہ دیکھیے آمد فوج شروع ہوگئی یہ ساحر جو آیا ہی نہایت زبردست ہی جہانگیر نے کہا
کہ جب ہمین انکے خداوند سے جنگ منظور ہی تو یہ بیچارے کیا ہین جیسا کچھ ہوگا وہ دیکھا جائیگا لشکر مین
چرچے ہونیلگے چالاک نے کہا کہ حضور کیون گھبراتے ہین انشاء اللہ رات ہو لنے دیجیے گرفتار
کر لاؤنگا سلطان ساحران اتر پڑا اسنے طبل جنگی بجوایا یہان خبر پہونچی یہان بھی طبل جنگی بجا تیاریان
ہونے لگین چالاک رنگ و روغن عیاری کا لگا کے لشکر مین سلطان کے آیا دریافت کیا معلوم
ہوا کہ سلطان سحر تیار کر رہا ہی چالاک نے ایک مقام سے نقب دینا شروع کی سلطان بیٹھا سحر
تیار کر رہا ہی اسباب سحر سامنے رکھا ہی کہ زمین کانپی طبقہ ٹوٹا ایک ساحر زمین سے نکلا پکارتا ہوا کہ منم فرستادہ
خداوند ہفت پیکر سلطان ٹھہر گیا ساحر نے نکلتے ہی نامہ دیا سلطان نے کہا کہ ارے تو زمین سے
کیون آیا کہا قدرت نے فرمادیا تھا کہ عیار اسکا بلاے روزگار ہی ایسا نہ ہو کہ تجھے گرفتار کر کے مار ڈالے اسی مین
اس طور سے آیا آپ نامہ پڑھیے سلطان نے نامہ کھولا اسمین لکھا تھا کہ ای سلطان تمھاری مدد کو یہ ساحر

آتا ہی جو تعلیم کرے بموجب اُسکے کاربند ہونا خلاف اسکے حکم کے نہ کرنا اُسی وقت سلطان نے کہا کہ ای ساحر
سحر جنگ ہی ماہ رخسار نے آئی عشق مین جہانگیر کے مبہوت ہی سیاہ صحرائی کو قتل کرایا آپ جہانگیر کا ساتھ
دیا ساحر نے کہا کہ حضور انگیٹھی آگ کی منگائین آگ روشن کرین تو مین عرض کرون سلطان نے انگیٹھی منگائی آگ
اُسمین روشن کی لوبان اپنے پاس سے ساحر نے نکالا کہا یہ لوبان آگ پر ڈالیے سلطان نے لوبان
ہاتھ مین لیا قصد کیا کہ آگ پر ڈالون کہ اسباب سحر جو سامنے رکھا ہی ایک پتلی سنہری اُٹھکر ناچنے لگی کہتی جاتی ہی
کہ گھڑی دو مین مر لیا باجگی سلطان نے پلٹ کر طرف چابک کے دیکھا کہا کہ ای ساحر دیکھو تو پتلی کیا کہتی ہی
جیسے ہی چابک طرف پتلی کے پلٹا سلطان نے ایک دو ہتھڑ زمین پر مارا آواز دی کہ اونا عیار مجکو ایسا
نا سمجھ سمجھا ہی آج سب مسلمانون کی قضا میرے ہاتھ سے ہی چابک زمین پر گرا پتلی نے منھ پر ہاتھ پھیر دیا رنگ و
روغن عیاری کا اُتر گیا صورت اصلی ظاہر ہوئی سلطان نے چابک کو گرفتار کیا خدمتگارون کو آواز دی
خدمتگارون نے آکے ایک عیار کو پڑے ہوے دیکھا کہا کہ اسکو لیجا قید خانے مین قید کرو خدمتگار
کشان کشان لے چلے داروغہ جیل خانے کو آواز دی زندان جادو دوڑا ہوا آیا چابک کو سپرد کیا
زندان جادو چابک کو لیکر قید خانے مین آیا چابک نے کہا کہ ای زندان سلطان ہماری
ساعت نہین کرتے ورنہ جہانگیر اور ماہ رخسار کو گرفتار کرلاتے تم ہماری سفارش کرو ہمکو رہا کرا دو ہم قدرت
خداوند ہفت پیکر سے آگاہ ہوے کہ سونے کی پتلی ناچتی تھی ہفت پیکر مین یہ قدرت ہی پھر ہم کیون ایسے کو
سجدہ نکرین یہ کہکے سجدے کرنے لگا کہ یا خداوند ہفت پیکر مین دل سے تیرا مطیع ہوا مجکو حکم ہو کہ مین جاکر
جہانگیر اور ماہ رخسار کو پکڑ لا دن بندون مین خداوند کے ہمیشہ رہون زندان جادو نے کہا کہ ای
عیار طرار ایسا نہ ہو کہ مین تجکو رہا کرون اور تو پلٹ کر نہ آئے چابک نے کہا جو زبان سے کہون اور
وہ نہ ہوے ابھی جا کے دونون کو لاتا ہون زندان نے عہد واثق لیکر چابک کو رہا کیا چابک عیار
قید خانے سے نکل کر بھاگا حیران ہی کہ کیا تدبیر کرون جنگل مین پھر رہا تھا کہ دیکھا دو گنوار آتے ہین ٹرھکر چابک
نے دونون کو بیہوش کیا ایک کو جہانگیر بنایا اور ایک کو بشکل ماہ رخسار دونون کے پشتار سے
پشت پر باندھے لشکر مین سلطان کے آیا لوگون نے پوچھا کہ مہتر صاحب کسے لائے چابک
کہتا ہوا کہ یارو کیا پوچھتے ہو مجکو خداوند کا ارشاد ہوا مین اُن سرداروں کو پکڑ لایا کہ جنکے نہ ہونے سے
لشکر بے سردار ہو گیا کل سب لشکر بھاگ جائیگا یا آکر اطاعت کرینگے یہ کہتا ہوا سامنے زندان کے آیا

کہا اے افسر عالی مین ان دونون کو لایا زندان خوش ہو گیا کہا کہ اے چاپک کمال کیا کہا حضور یہ کتنی بڑی بات
ہے میرا اعتقاد تھا شراب پلا کر بیہوش کر لایا اے زندان جب لشکر حمزہ مقابلہ قدرت مین آئے گا
وہ عیار کہ جسکے نام لینے کی منادی ہے اُس سے مقابلہ پڑیگا تب عیاریان دیکھنا آپ خیمے مین بیٹھے
میرا کمال دیکھیے آپکے سامنے چند شعر گاؤن صبح ہوتے افسر کے پاس چلیے گا کہ میدان کارزار
مین نہ جائے افسران عالی کو پکڑ لیا جس طرح سے لشکر کو ہٹا دیجیے آپ بہت خوش ہون گے زندان
کو لا کے خیمے مین بٹھایا باجا بجا کر کچھ اشعار گائے زندان بہت خوش ہوا جام شراب بھر کر کہا اسے
نوش کیجیے عجب لطف آپکو ملے گا قدرت میرے سامنے آئینگے فرماتے ہین کہ زندان کو راضی کرو تمکو
راضی کر کے جاؤنگا یہ کہہ کے شراب پلائی زندان گھبرا کے اُٹھا لڑکھڑا کے زمین پر گرا چاپک نے
اُٹھتے ہی اسکا سر کاٹا اور نکل کر بھاگا سلطان ساحران اپنے مقام پر بیٹھا سحر تیار کر رہا ہے کہ کان مین آواز
آئی کشتی ہے ہرا نام من زندان جادو بود یہ صدا سنتے ہی سلطان دوڑا آ کے دیکھا بیر عمل مچا رہے ہین
پکھے بہت پڑتا سلطان اُس خیمے مین آیا آ کے دیکھا کہ دو پشتارے رکھے ہین انکو کھول کے دیکھا کہ دو
گنوار اُس پشتارے مین بندھے ہوئے پڑے ہین ملازمون نے سب حال بیان کیا کیفیت سب سنکر
سلطان بہت جھلایا صبح ہو چکی تھی لشکر کو تیار کیا طرف میدان کارزار کے چلا یہان صبح کو جہانگیر نے
اُٹھکر نماز پڑھی دعا کی کہ پروردگار مجھکو جلد طلسم ہفت پیکر مین پہونچا یہ کہکر سلاح جسم پر آراستہ کر کے
ماہ رخسار بھی آکر موجود ہوئین جہانگیر باہر نکلے لشکر تیار ہوا چاہا کہ طرف میدان کارزار کے
جائین کہ ابر سیاہ اُٹھا بڑے زور سے مینہ برسنے لگا لشکر والے گھبرائے برف گرنے لگی ماہ رخسار
نے طرف آسمان کے دیکھا کہا اے شہریار یہ سحر ہے سلطان کا یہ کہکے چند گولے مارے برف گھلنے لگی ابر پست
ہوا دھوپ نکل آئی لشکر نے تہلکہ سے نجات پائی طرف میدان کارزار کے چلے دیکھا کہ سلطان
کھڑا ہوا سحر کر رہا ہے یہی قصد ہے کہ لشکر کو مٹاؤن ہرکارون نے برف کی خبر دی پھر ابر کا مٹنا بیان کیا
سلطان بہت جھلایا یہان جہانگیر میدان مین آئے ہین کہ سامنے سے چاپک آیا سب کیفیت
بیان کی کہا کہ حضور میدان مین چلیین مین کنارے کنارے آتا ہون جہانگیر میدان مین آئے ماہ رخسار
برابر ہین کہ سلطان نے گینڈا میدان مین بڑھایا میدان مین آکر آواز دی ملکہ ماہ رخسار صاحب
آ گئیے آپنے میرا ابر برف مٹایا اس طرح گرفتار کر کے لیجاؤن کہ سب کو تمھارے حال سے عبرت ہو

ہمنے رات بھر کی مہلت دی تمنے آکر شرکت نہ کی اب میدان مین نکلو تو حال معلوم ہو ماہ رخسار نے
جہانگیر سے اجازت مانگی جہانگیر نے کہا کہ مین خود جاؤنگا ماہ رخسار نے جہانگیر کو روکا خود میدان مین آئی
آپسمین سحر چلانے لگے دو چار سحر آپس مین رفع دفع ہوے دونون برابر سحر کر رہے ہین کہ سلطان نے
ایک چیخ ماری ہفت پیکر کا نام لیا گولہ پھینکا گولہ جاکر پھٹا اسمین سے دھوان نکلا ماہ رخسار بیہوش
ہوکر گری سلطان نے گرفتار کیا دو پہر ہوچکی تھی ماہ رخسار کو لیکر پلٹ آگیا کہ کل سب سے سمجھ لون گا
ایک زندہ نہ بچیگا یہی ماہ رخسار پر بڑا گھمنڈ تھا آکر ایک خیمے مین قید کیا سلطان آکر اپنی بارگاہ مین بیٹھا
سردارون کو ترغیب دے رہا ہے کہ بلوہ کر کے کل سب کو گرفتار کر لینا کل مسلمان بچنے نہ پائین کہ عرض ہوئی
در دولت پر جہانگیر دست بستہ حاضر ہے آپ سے تنہائی مین ملاقات چاہتا ہے سلطان خوش ہوگیا
سردارون سے کہا کہ باہر جاؤ پسر حمزہ کو یہان بھیجو سردار باہر گئے جہانگیر کو دیکھا کہ سر جھکائے ہوے
چپکے کھڑے ہین سردار الگ ہوے جہانگیر اندر آئے سلطان کو جھک کر سلام کیا سلطان ساحران
اٹھ کھڑا ہوا کہا کہ ای شیر بیشہ صاحبقران تشریف لائیے کیا وجہ آنیکی ہوئی جہانگیر نے کہا کہ مین برای
اطاعت حاضر ہون مجھے خدمت خداوند ہفت پیکر مین لیچلیے پھر وہی قصر عشرت ملے سلطان نے
کہا کہ مین آپ کی سفارش کرونگا وہی قصر عشرت رہنے کو ملیگا آپ سے خداوند کو ایک ملال ہو چکا ہے
لیکن ضرور رحم فرمائین گے جہانگیر نے باتین کرتے کرتے ادھر ادھر دیکھا سلطان نے پوچھا کہ کیا
تلاش ہے جہانگیر نے کہا کہ شب سے مین نے شراب نہین پی سلطان نے اٹھکر گلابی اٹھائی کہا لیجیے
نوش فرمائیے جہانگیر نے جام لبریز کیا کہا کہ پہلے آپ پیجیے مجکو یقین ہو کہ میری خطا معاف فرمائیے گا
سلطان خوشی خوشی جام پیگیا پیتے ہی گھبرا کر کہا کہ کیسی شراب تھی دل گھبرانے لگا جہانگیر نے کہا کہ ذرا اٹھکر
ٹہلیے سلطان اپنے مقام سے اٹھا لڑکھڑا کے زمین پر گرا نعرہ ہوا کہ منم چابک صبار فتار خنجر مارا کہ شکم
سلطان کا چاک ہوا ماہ رخسار جو خیمے مین بیہوش پڑی تھی اسکو ہوش آیا تڑپ کر جو بلند ہوئی سنا
کہ صدائین آرہی ہین کشتی مرا نام من سلطان ساحران بود اب تو ماہ رخسار کڑک کڑک کر گرنے لگی
لشکر سلطان پر آگ برسا دی لشکر والون نے کھینچ کھانچ کے لاشہ سلطان کا اٹھایا ایک طرف صحرا کے
بھاگے جہانگیر اپنے مقام پر بیٹھے تھے نہایت تردد تھا کہ لشکر دشمن مین ہنگامہ سنا باہر نکل کر دیکھا کہ لشکر
بھاگا جاتا ہے ماہ رخسار اور چابک آکر پہونچے سب کیفیت بیان کی جہانگیر نے کہا کہ بس اب کوچ کرو

طرف طلسم ہفت پیکر کے چلیں ماہ رخسار نے کہا کل سویرے چلیے جہانگیر نے کہا اب ایسا نہ ہو کہ اور کوئی ساحر آجائے تو بڑی مشکل پڑیگی بھائی چابک نے بڑا کام کیا کہ سلطان کو مارا تھا نگیر تو فوج میں ہیں لیکن ساحر جو لاشہ سلطان لیکر بھاگے ایک صحرا میں آکر اترے اُس صحرا کا حاکم زندہ مزاج ہی لشکر سلطان میں آیا حال پوچھا دریافت کرکے لاشہ سلطان پر آیا آواز دی کہ ای سلطان بڑا مقام تعجب ہی کہ تم عیار کے ہاتھ سے مارے گئے جاؤ جا کر سب کو گرفتار کر لاؤ یہ جو زندہ مزاج نے آواز دی لاش کو یکایک جنبش ہوئی باقتدار خداوند ہفت پیکر کیکر اُٹھ کھڑا ہوا زندہ مزاج سے ملا کہا بھائی تمنے بڑا احسان کیا ایکی جا کر آفت برپا کرونگا فوج کو ساتھ لیکر چلا یہان جہانگیر فروکش ہین قصد ہی کہ کوچ کرین صحرا سے گرد اُٹھی وہی سلطان ساحران فوج کو جاے ہوے آکر پہونچا پکار کر آواز دی کہ ای فرقۂ خدا پرستان دیکھو قدرت نے مجکو زندہ کیا یا تو بہشت مین سیر کر رہا تھا یا فرشتے لاکر پہونچا گئے اب تم لوگ کیدھر بچو گے اب تو جہانگیر کو بڑی حیرت ہوئی ماہ رخسار نے کہا کہ ای شہریار ہفت پیکر بڑا شعبدہ باز ہی کوئی اور ساحر ہی وہ اسی صورت پر آیا چابک نے کہا کہ مین انکی بھی جا کر گردن لیتا ہون یہ کہکے چند شاگرد ساتھ لیے ایک طرف روانہ ہوا یہان کوتوال شکر شکرد کوتوال بیٹھا تھا کہ اسنے دیکھا ایک بڑھیا جوان عورت کا ہاتھ پکڑے جاتی ہی جوان عورت کے رونے کی آواز آتی ہی کوتوال نے کہا کہ اس ضعیفہ کو بلاؤ جب ضعیفہ سامنے آئی پوچھا یہ عورت تیری کون ہی کہا حضور یہ میری نواسی ہی اسکو سسرال لیے جاتی ہون یہی باعث اسکے رونے کا ہی یہ جو ضعیفہ نے کہا جوان عورت نے منھ کھولا کوتوال کی نگاہ پڑی ایک بجلی چمک گئی کھینچ پکڑ لیا بڑھیا سے کہا کہ صاف صاف بتا یہ کون ہی بڑھیا یہ کہکے دوڑی کہ مین اور لوگون کو گانون سے بلا لاؤن یہ کہکے ایک جانب غائب ہو گئی کوتوال نے کہا کہ اس عورت کو ہمارے خیمے مین پہونچاؤ ملازمون نے لاکر خیمے مین پہونچایا کوتوال صاحب ہنستے ہوے آئے پاس بیٹھ گئے کہا صاحب تم حال اپنا بیان کرو نازنین رونے لگی کہا کہ یہ کٹنی تھی میرے گھر سے مجکو نکال لائی یہان یہ فقرہ دیتی تھی میرے گھر تجھے پہونچا دیجیے وہ گانون یہانسے دور ہی جہان بھینسیں بندھتی ہین اُسی مقام پر مکان ہی وہان مجھے پہونچا دیجیے کوتوال نے کہا کہ مین نے محافہ طلب کیا ہی پیادے ساتھ کرکے تمکو روانہ کرونگا ذرا اچھی طرح بیٹھو رو دھو نہین مین تمھارا خیر خواہ ہون اُس نازنین نے گاڑھے کی چادر اُتاری دیکھا شبنم کا دوپٹہ اطلس کا پائجامہ دریاے حسن مین غوطہ مارے ہوے سامنے بیٹھی ہی یہ بناوٹ دیکھکر بیقرار ہو گیا

کبھی منتین کرتا ہی کبھی کہتا ہی غلام ہون تابعدار ہی سے کبھی منھ نہ موڑونگا عمر بطور خود منتگزار تھی کہ دن نکال شکر
سلطان کا کوتوال ہون خزانہ بھی میرے سپرد ہی نازنین نے جو یہ سنا کہا کہ صاحب میرے ماں باپ سے
مجھے ملا دو بڑے افسوس کی بات ہی وہ سب روتے ہونگے جب مجکو گھر مین نہ پایا ہوگا حیرت ہوئی ہوگی کہ لڑکی
کہاں گئی مین کمبخت یہاں پہونچی اور آپ تو بسبب سن وسال کے میرے نانا معلوم ہوتے ہین مشتاق ہوگیا یون
بھولی بھولی باتون پر دیوانہ ہوگیا منتین کرنے لگا گلابی اُٹھا کے لایا کہا لو صاحب شراب پیو نازنین نے
جام لبریز کیا کہا کہ پہلے آپ پیجیے شبگیر دو نے خوشی خوشی جام پیا گھبرا کے اُٹھا گرتے ہی بیہوش ہوا
چالاک نے اُٹھکر کوتوال کو کنارے ڈال دیا اُسی کے کپڑے پہنکر کوتوال کی شکل بنا طرف سلطان
کے چلا سلطان اپنے مقام پر بیٹھا ہی کہ خبر پہونچی کوتوال لشکر آتے ہین پاس سلطان کے آیا جھک کر
سلام کیا کہا کہ حضور نے سُنا لشکر مسلمان آمادہ ہی کہ شب کو حضور پر شبخون مارے دیکھیے کیا کیفیت ہو
سلطان نے کہا کہ لشکر طیار رکھو جس وقت مسلمان شبخون کے طور پر آئین آتے ہی وہ سحر کرو کہ سب گرفتار
ہون بیہوش ہوکر گرین کہا حضور ایسا ہی ہوگا چالاک نے باتین کرتے کرتے میز پر سے گلابی اُٹھائی جام
لبریز کیا کہا کہ حضور نوش کرین تو غلام بھی پیے پہ کو سے جام دیا سلطان جام پی گیا پیتے ہی گھبرایا کہا کہ
اس شراب مین کیا تھا معلوم ہوتا ہی کلیجے مین آگ لگ گئی گھبرا کر اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کر گرا
چالاک نے زبان مین سوزن دیا پشتارہ باندھکر پشت پر لگایا سر انچہ چالاک کرکے لے بھاگا یہان
جہانگیر اور ماہ رخسار دربار مین بیٹھے تھے حیرت مین تھے کہ سلطان مارا بھی گیا پھر وہی سلطان
جنگ پر آیا عجب شعبدہ ہی ماہ رخسار کہ رہی ہی حضور یہ کرامت دکھانا منظور ہی شعبدے دکھاتا ہی اس
حیلے سے تسخیر کرنا منظور ہی کہ ہلڑ ا ہوا کہ چالاک سلطان کو گرفتار کر لایا چالاک سامنے آیا پشتارہ
سامنے ڈال دیا کہا حضور یہ سلطان حاضر ہی ماہ رخسار نے کہا کہ ستون سے باندھ دو ستون
سے سلطان کو باندھا فتیلہ رفع بیہوشی دیا سلطان کی آنکھ کھلی ماہ رخسار نے کہا کہ او ساحر
صاف بتا کہ تو کون ہی بہتر یہ ہی کہ اطاعت کرو ورنہ قتل کرینگے دربار اسنے دیکھا جہانگیر کی شوکت
دیکھکر حیران ہوگیا ماہ رخسار ایسی ساحرہ خدمت مین حاضر ہی اشارہ کیا کہ زبان سے سوزن نکالیے
تو حال مفصل بیان کرون جہانگیر نے اشارہ کیا کہ اسکی زبان سے سوزن نکالو ماہ رخسار سنبھلی سباب
سحر ہاتھ مین لیا چالاک صبار فتار نے زبان سے اسکے سوزن نکالی سوزن کے نکلتے ہی

قدموں پر جہانگیر کے گرا کہا کہ اے شہریار ہامان جادو میرا نام ہے زندہ عزراج کے ان کارخانوں کا منتظم ہوں اسنے مجھ کو حکم دیا کہ بشکل سلطان جا کر لڑو کہ قدرت خداوند کی مسلمانوں پر ظاہر ہو غلام چلا آیا اب مجھکو آپکے مذہب کا اعتقاد ہوا اطاعت کرتا ہوں حکم ہو تو جا کر اپنے لشکر کو لاؤں حاضر خدمت کردوں ملکہ ماہ رخسار نے کہا کہ جاؤ ہامان صحرا نورد خوشی خوشی اپنے لشکر میں آیا افسروں کو آواز دی کہ یارو میں تو مطیع اسلام ہوا ہوں میں نے جہانگیر کی اطاعت کی جسکو میرا ساتھ دینا ہو میرے ہمراہ آئے ورنہ پاس ہفت پیکر شعبدہ باز کے جائے بارہ ہزار جادوگر ہامان صحرا نورد کے ساتھ ہوئے باقی روتے پیٹتے طرف طلسم ہفت پیکر کے روانہ ہوئے ہامان صحرا نورد خوشی خوشی آکر شریک جہانگیر ہوا جہانگیر نے اسکو بارگاہ میں دین ہامان بھی اُترا اب جہانگیر کا ارادہ ہے کہ میں طرف طلسم ہفت پیکر کے کوچ کروں ماہ رخسار و ہامان کو حکم ہے کہ تم لوگ ہمارے لشکر سے الگ رہو ہمارے واسطے بدنامی ہے ماہ رخسار نے عرض کی کہ اے شہریار ایک مقام بیابان کا سحر سے مملو ہے جس طرف سے گذر لیے گا ساحر روکیں گے کنیز جو ساتھ ہو گی راستہ بتائیگی ان ساحروں کا شریک ہونا غنیمت جانیے یہ جو ساحر شریک ہوا ہے اپنے صحرا تک تو پہونچائیگا جہانگیر نے قبول کیا چابک نے بھی سمجھایا کہ اے شہریار یہ حضور کا اسباب شوکت ہے اپنے انکو مطیع کیا ان سب کا ساتھ رہنا ضرور ہے جہانگیر نے کوچ کیا ہامان صحرا نورد اپنے صحرا میں لایا عرض کی یہ صحرا غلام کا آباد کیا ہوا ہے امیدوار ہوں کہ دو شبین اس مقام پر تشریف رکھیے جو کچھ عجائب و غرائب غلام کے قبضے میں ہیں اُن سب کو لے لوں تو آپکے ساتھ چلوں آگے جنگل ہے کہ اُسکا وادی فرحناک نام ہے فرحناک جادو جو وہاں کی حاکم ہیں اُس سے مقابلے پڑینگے غلام سمجھ لیگا جہانگیر اُسی مقام پر اُترے لیکن ساتھ والے جو ہامان کے بھاگے کوہ ہفت رنگ پر گئے ہفت رنگ جادو جو وہاں کا حاکم ہے سامنے تصویر کے کھڑا ہوا حالات گذشتہ عرض کر رہا ہے اور یہ بھی عرض کرتا ہے کہ ہر طرف سے مسلمانوں نے بلوہ کیا ہے در بند ہاتھ سے جاتے ہیں یہ ذکر تھا کہ بارہ چودہ ہزار جادوگروں نے فریاد کی کہ یا خداوند ہفت پیکر اصل یہ ہے کہ ہامان صحرا نورد جسکو قدرت نے صورت سلطان دی تھی وہ مسلمان ہو گیا جہانگیر کا ساتھ دیا اب لیے ہوئے جہانگیر کو آتا ہے کسی کو بھیجیے ایسا نہ ہو جو ان صاحب اقبال فتح کرتا ہوا آتا ہے یہاں تک نہ آجائے کہ قدرت کو تکلیف ہو تصویر سے آواز قہر و غضب آئی وہ بندۂ مغضوب کیا چیز ہے اُسکی بھی یہ مجال ہے کہ یہاں تک آسکے برق قہر کو حکم دوں کہ

سب کو جلا کر خاک کر ہے ابھی قدرت مسلمانون کے زور دیکھتے ہین ایک دن سب کو مٹا دینگے ارے
کوئی حاضر ہو ایک پہلوان بیٹھا ہی مجمر آتشخوار اسکا نام ہی اپنے مقام سے اُٹھا کہا یا خداوند غلام کو حکم ہو کہ جاکر
جہانگیر کو باندھکر لائے ارشاد ہو تو گشت کر دون جسقدر مسلمان آئے ہین سب کو گرفتار کر لاؤن ایک
دن مین سب حاضر ہون حکم ہوا کہ ای مجمر جاؤ جہانگیر کو گرفتار کر کے لاؤ مجمر اپنے مقام سے جھومتا ہوا اُٹھا
چنگھار کر آواز دی کہ ارے میرے ساتھ والے کہان ہین گوشۂ صحرا سے بیس ہزار جادوگر مع بارگاہ وسامان
سفر حاضر ہوے مجمر تخت پہ سوار ہوا فوج کو ساتھ لیکر چلا منزل در منزل آتا ہی جسکو مسلمان سُنا اُسکو سزا
دی اپنے ساتھ لیا بیس ہزار ساحر اب اسکے ساتھ ہین جس صحرا مین جہانگیر اُترے تھے تیسرے دن داخل
کیا ہی کہ کوچ کرین صحرا سے گرد اُڑی مجمر آتشخوار بیس ہزار جادوگرون سے آکر پہونچا مقابلے مین آکر جہانگیر
کے اُترا بارگاہ استادہ کرا کر باہر ٹہلنے لگا ہامان صحرا نورد انتظام لشکر جہانگیر کر رہا ہی کہ مجمر نے اپنے
کنارے لشکر کے آکر آواز دی کہ او ہامان تو بندۂ مغضوب خداوند ہفت پیکر کو اپنے جنگل
مین لایا مایۂ دولت تشریف لائے ہین تم حاضر نہ ہوے ہامان نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی مجمر نے
آواز دی کہ ای ہامان توبہ کر جلد میرے پاس حاضر ہو ورنہ آتش قہر وغضب سے جلا دونگا یہ آواز
جو کان مین ہامان کے پہونچی دیوانہ ہو گیا بیقرار ہو کے دوڑا آواز دیتا ہوا کہ ای مجمر میری خطا معاف کر
مسلمانون نے مجھپر سحر کیا تھا یہ کہتا ہوا پاس مجمر آتشخوار کے پہونچا قدمون پر گر پڑا کہتا ہی کہ واسطے
خداوند ہفت پیکر کا خطا میری معاف کر مجمر نے ہامان کے مُنھ پر ہاتھ پھیرا ہامان مجمر آتشخوار کے
ساتھ ہو گیا کہتا ہی کہ کیون ای مجمر مسلمانون نے کیا مجھ پر سحر کیا تھا کہ مین خداوند ہفت پیکر سے پھر گیا
اب آنکھ کھلی جلوۂ قدرت خداوند ہفت پیکر نظر آتا ہی دل گھبراتا ہی مجمر آتشخوار نے پشت پر
ہاتھ پھیرا ہامان مطمئن ہوا مجمر آتشخوار ہامان کو ساتھ لیکر اپنی بارگاہ مین آیا کہا لشکر کا انتظام کرو
ہامان انتظام لشکر کرنے لگا جہانگیر بارگاہ مین بیٹھے ہین قریب ملکہ ماہ رخسار گلچینی گلشن جمال کی کرتی
ہی کہ ہرکارے حاضر ہوے بعد دعا وثنا کے عرض کی کہ ای شہریار عجب خبر کہ ہوا ہامان جاکر شریک
مجمر ہوا اُسکے لشکر کا انتظام کر رہا ہی یہ سنکر جہانگیر کے ہوش اُڑ گئے کہا ملکہ ماہ رخسار یہ شعبدہ
دیکھا ماہ رخسار نے سر جھکا لیا کہا کہ میدان مین سمجھا جائے گا یہان مجمر نے طبل جنگی بجوایا شاہزادہ جہانگیر
کے یہان بھی طبل جنگی بجا چابک صبا رفتار اُسیوقت ایک ساحر کی شکل بنکر لشکر مجمر آتشخوار

مین آیا پھرتا پھراتا در بارگاہ پر پہونچا خدمتگار بنا کھڑا ہی خود بخود حاضر حاضر کہتا ہوا اندر پہونچا دیکھا کہ بالامان
مقام صدر پر بیٹھا ہی اور جادوگر جمع ہین مجیر یہان نہین ہی چاپک نے ایک خدمتگار سے پوچھا کہ شہنشاہ
کہان ہین خدمتگار نے چاپک کا ہاتھ پکڑ لیا کہ ارے تو کوئی عیار ہی ساحرون نے سر اٹھایا کہ چاپک نے
خنجر مارا کہ خدمتگار لڑکھڑا کر گرا چاپک کود کر بھاگا ایک غار مین آکر چھپا دیکھا کہ ساحر دوڑے دوڑے پھرتے
ہین ہر مقام پر پہرا ہی کہ عیار آیا تھا خدمتگار کو مار کر چلا گیا چاپک حیران ہی کہ مین نے صرف اتنا پوچھا اُسپر
ظاہر ہو گیا کہ عیار ہی کیونکر عیاری ہو گی حیران حیران غار سے نکلا چند قدم چلا کہ آواز آئی او ناہنجار کہان
جاتا ہی چاپک نے پلٹ کے دیکھا کہ مجیر آتشخوار ایک نخل کی بیخ سے نکلا چاپک بھاگا مجیر نے پھر آواز
دی کہ کہان جاتا ہی ٹھہر جا ای نخل قدرت اسکو لینا درخت سے چند پھول چاپک پر گرے بوے دماغ
مین آئی چاپک گرا دیکھا کہ ایک جادوگر کھڑا ہی مجیر تو غائب ہو گیا اُس ساحر نے نعرہ کیا کہ مین
نخل قدرت یہ کہکے چاپک کا ہاتھ پکڑ لیا کہا کہ چل تجکو شہنشاہ مجیر بلاتے ہین چاپک نے کہا
کہ ای نخل قدرت اب تجکو اعتبار خداوند ہفت پیکر ہوا مجھے اعتقاد قدرت تعلیم کرو معلوم ہوا
کہ درخت بھی قبضے مین ہین مجیر کے آواز دیتے ہی تم پیدا ہوے نخل قدرت نے کہا کہ ای عیار زمین
و آسمان بنایا ہوا خداوند کا ہی جس وقت جہان پکارو اُسی مقام پر مدد کرتے ہین جب تم اس مذہب
مین آؤ گے تب کرامتین خداوند کی دیکھو گے چاپک نے کہا مین قائل ہوا میری مشکلین کھول مین
ابھی جہانگیر کو پکڑ لاؤن نخل قدرت نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت ہی صبح کو جب مجیر آتشخوار آواز دیگا
ماہ رخسار اور جہانگیر دوڑے چلے آئین گے چاپک نے کہا اور جو کام کو حکم ہو وہ بجا لاؤن جس عیار
طرار کا نام نہین لیتے وہ میرا باپ ہی اُسکو گرفتار کر کے لاؤنگا نخل قدرت نے چاپک کو رہا کیا
ساتھ اُسکے باتین کرتا ہوا چلا راہ مین چاپک ایک مقام پر رُکا کہا کہ ای نخل قدرت مجکو قدرت
معلوم ہوتے ہین تیسر یقین میری کر رہے ہین یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا حلقہ ہاے کمند مارے نخل گرا
چاپک نے خنجر مار انخل کو قطع کر کے بھاگا آوازین کان مین آ رہی ہین کہ لینا جانے نہ پائے چاپک
بھاگا ہوا لشکر مین آیا اہالی طلایہ نے پوچھا کہ کیون مہتر صاحب کسواسطے گھبرائے ہوے ہو چاپک نے
کسی کو جواب نہ دیا بارگاہ جہانگیر مین آیا جہانگیر سے سب حال بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ پروردگار
مالک ہی چاپک نے کہا کہ ای آقاے نامدار مجیر آتشخوار پر عیاری مشکل سے ہو گی مگر پھر جاتا ہون شاہزادہ

جہانگیر نے ہر چند پیش کیا ایک نے کہا کہ آج تو صبح کو قیامت ہوگی زبانی ساحر کے سنا کہ مجمر آتشخوار کے
آواز دیتے ہی ماہ رخسار و جہانگیر خود بخود چلے آئیں گے غلام کو بڑا تردد ہی یہ کہکے چابک جدا صورت بدلکر
لشکر مجمر میں آیا جا بجا پھرنے لگا ایک مقام پر دیکھا کہ نہایت اندھیرا ہی ایک نخل کے سایے میں مجمر کھڑا ہی
چابک کو دیکھکر آواز دی کہ او ساحر کہاں جاتا ہی میرے پاس آ مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہی چابک قریب
آیا مجمر نے کہا کہ تو کون ہی کہاں جاتا ہی چابک نے کہا کہ حضور کا ملازم ہوں عیار کی فکر میں نکلا ہوں مجمر
نے کہا کہ جا کر تلاش کر جب کوئی شخص مجھکو پوچھے فوراً گرفتار کر لینا میرے پاس لانا چابک نے کہا کہ ای
شہریار اور کوئی نشان معقول بتائیے مجمر نے کہا کہ اب جا میں اور فکر میں کھڑا ہوں وہ سحر کر رہا ہوں کہ صبح کو
جہانگیر اور ماہ رخسار خود بخود چلے آئیں اسوقت اور جانب خیال ہی اب تو چابک باتیں کرنے لگا ای
شہنشاہ میں نے بھی فکر کی ہی کہ جہانگیر کو پکڑ لاؤں آپ تک پہونچاؤں بڑا اس مغضوب نے ستم کیا کہ
ماہ رخسار نے اسکی اطاعت کی مجمر نے کہا کہ ماہ رخسار جہانگیر پر عاشق ہی وہ صورت جہانگیر کو بھول
جائے نام جہانگیر کا نہ لے کہا ای شہنشاہ آپ کا سحر دل پر قبضہ کریگا میں وہ سحر کروں کہ غرق زمین ہو جائے
مجمر نے کہا کہ یہ بندگان قدیم خداوند ہیں ان پر یہ بدعت نہیں چاہیے صرف ان کی یہ خطا ہی کہ کیوں مسلمانوں
کا ساتھ دیا اسکی سزا دونوں کو دینی چاہیے ایسا سحر کروں کہ آپ چلے آئیں باتیں کرتے کرتے چابک
نے کہا کہ دیکھیے جہانگیر آتا ہی اسی وقت آپ کے سحر نے تاثیر کی مجمر پلٹا چابک نے دل پر پتھر رکھکر
حلقہ ہاے کمند مارے مجمر گرا چابک صبا رفتار نے حباب مار کر بیہوش کیا چاہا کہ پشتارہ
باندھوں کہ زمین شق ہوئی ایک ریگ ماہی نکلی مجمر آتشخوار کے لپٹ گئی لیکر غرق زمین ہوئی یہ معاملہ
دیکھکر چابک بھاگا اب دیکھا ستارہ سحری آسمان پر چمک چکا ہی کوتوال فلک چہارم گشت کر کے
بر سر چرخ زبرجدی آیا جہانگیر و ماہ رخسار فوج کو ساتھ لیے ہوئے آتے ہیں لشکر پشت پر ماہ رخسار
بھی اسباب سحر سے آراستہ چابک کو جہانگیر نے دیکھا پوچھا کہ کیوں بھائی کیا ہوا کہا حضور مجمر آتشخوار بلا کے
روزگار ہی میں نے بیہوش کیا غرق زمین ہو کر غائب ہوا ایک ریگ ماہی لیگئی جہانگیر نے کہا کہ دیکھا جائیگا
یہ کہتے ہوئے میدان میں پہونچے دیکھا اس طرف سے لشکر لیے مجمر آتا ہی آپ تو آگے بڑھا ہوا ہامان
انتظام فوج کرتا ہوا میدان میں پہونچا صفیں جمیں نقیبوں نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہہ رہے کہ
مجمر میدان میں آیا پکار کر آواز دی کہ کیوں ماہ رخسار قدرت نے تمکو عہدۂ جلیل دیا تم بندۂ مغضوب

خداوند پر عاشق ہوئین آؤ میرے پاس چلی آؤ اگر اسکے خلاف کروگی تو بڑی سزا ہوگی مجمر نے یہ باتین کین ماہ رخسار کا چہرہ سُرخ ہوا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے کنیزون سے کہا کہ تم جاؤ تمھارا کام جاہے تو لشکر مسلمانان مین رہو خواہ میرے ساتھ آؤ مین تو خدمت مجمر مین جاتی ہون اس وقت اُس کے سمجھانے سے آنکھین کھل گئین یہ کہکے چلی کنیزون نے چاہا کہ روکین ماہ رخسار نے گولہ مارا کئی کنیزون کے سر پھٹے کنیزین الگ ہوئین ماہ رخسار بھاگی کنارے پر لشکر اسلام کے آئی ہی ایک ساحر کھڑا تھا اُسنے کہا کہ کیون ملکہ کیون گھبرائی ہو ماہ رخسار نے کہا کہ گھبرانا کیسا مجھے مجمر بلاتا ہی مین جاتی ہون ساحر نے کہا کہ دیکھیے اس طرف سے کون آتا ہی جیسے ہی ماہ رخسار پلٹی ساحر نے حلقہ پاے کمند مارے حباب مارکر بیہوش کیا پشتارہ باندھکر لیے بھاگا سامنے جہانگیر کے آیا کہا کہ حضور ماہ رخسار جاتی تھین اُن کو تو مین گرفتار کر لایا جہانگیر نے کہا کہ لیجاکر قید کرو چابک نے ماہ رخسار کی زبان مین سوزن دی ایک خیمے مین لاکر قید کیا ماہ رخسار کو جو ہوش آیا زبان مین سوزن ہی سر ٹکرا رہی ہی غل مچا رہی ہی کہ مین پاس مجمر کے جاؤنگی یہان مجمر کو ہرکارون نے خبر دی کہ ماہ رخسار کو گرفتار کر لیا ایک خیمے مین قید کیا ہی وہ سر ٹکرا رہی ہی مجمر نے کہا کہ دیکھو تدبیر ہوئی جاتی ہی یہ کہکے دو گولے جھولی سے نکالے چابک تو لشکر جہانگیر سے نکل کر بھاگا درۂ کوہ مین آکر ٹھہرا کہ مجمر نے گولہ مارا وہ گولہ لشکر اسلام پر جاکر پھٹا دھوان نکلا دوسرا گولہ پھینکا وہ بھی جاکر پھٹا اس سے بھی دھوان نکلا جہانگیر اپنے مقام پر کھڑے کھڑے تھرائے گھوڑے سے کودے پکارکر آواز دی کہ ای چابک کہان ہو چابک درۂ کوہ مین کھڑا تھا فوراً آواز دی کہ غلام حاضر ہی جہانگیر نے کہا کہ مین پرورش خداوند کو یاد کرتا ہون کہ کیا کیا میرے حال پر عنایت فرمائی قصر عشرت مرحمت ہوا مجھے لوگون نے ناحق برگشتہ کیا کہ مین مقابلۂ ملازم قدرت مین آیا اب پاس مجمر کے جاتا ہون وہ میری خطا قدرت سے معاف کرادیگا یہ کہکر جہانگیر پیدل چلے جس ملازم نے روکنے کا ارادہ کیا آواز دی کہ ہٹ جا تجکو کیا اختیار ہی یہ کہکر جہانگیر سامنے مجمر کے آئے کہا ای مجمر آتشخوار مین تجھ سے اقرار اطاعت خداوند ہفت پیکر کرتا ہون کہ مجکو خدمت مین خداوند ہفت پیکر کی لے چلو مین عذر کرونگا مجمر نے کہا کہ ای شیر بیشۂ سپہ سالار قدرت تم پر نہایت عنایت قدرت ہی لیکن خیال کرو کہ تم قصر عشرت سے شکار کا بہانہ کرکے نکلے اور یہ لڑائیان شروع کردین پس شرمندہ ہونا ضرور ہی ہتھکڑیان بیڑیان منگاؤن اُنکو پہن لو تب میرے ساتھ چلو مین خدمت خداوند مین پہونچاؤن

یہ کہکر آہنگر کو آواز دی ہتھکڑیان بیڑیان حاضر ہوئین جہانگیر نے اپنے ہاتھ سے خوشی خوشی ہتھکڑیان پہنین
بیڑیان پاؤن مین آراستہ کین جب ہتھکڑیان بیڑیان پہن چکے طوق بھی گلے مین پہنا زنجیر ہلانے لگے غل
مچانے لگے آواز دی کہ او مجہر تو نے میرے ساتھ مکر کیا مین ہفت پیکر پر لعنت کرتا ہون مجہر نے
ملازمون کو آواز دی کہ ماہ رخسار کو ڈھونڈھ کر لاؤ ان دونون عاشق و معشوق کو ایک ارا بے
پر سوار کرو اس ذلت سے انکو لیجاؤن کہ دیکھنے والے عبرت کرین بندگان خداوند کو معلوم ہو کہ
گنہگار آئے ملازمان مجہر آتشخوار ماہ رخسار کو لائے زبان مین سوزن ہی قلب پر ہجوم رنج و محن ہی
جہانگیر کو جو قید دیکھا منہ پیٹ لیا ارشاد کیا کہ ای شہریار کیا ہوا جہانگیر نے طرف مجہر آتشخوار کے
اشارہ کیا کہ اس ظالم نے مکر سے مجھکو قید کیا اب چلو سامنے ہفت پیکر کے آفت برپا کر نکلے اہل لشکر
پر یہ گذری کہ وہ جو انہون نے سارے لشکر کو گھیرا سب بیٹھ گئے خاک منہ پر مل رہے ہین پریشان پریشان
غل مچا رہے ہین کنیزان ماہ رخسار خاک پر لوٹ رہی ہین لشکر کو اس حال مین چھوڑ کر مجہر نے ایک ارابے
پر دونون عاشق و معشوق کو سوار کیا ہامان انتظام کرتا ساتھ ہی اس کر و فر سے مجہر گینڈے پر سوار ہوا طرف
طلسم ہفت پیکر کے چلا چالاک بھی فقیر بنا ہوا ساتھ ہی جس منزل پر مجہر اترتا ہی چالاک صبا رفتار
بہ شکل خدمتگار اس بارگاہ مین جاتا ہی مجہر کو نہین پاتا ہامان بیٹھا ہی اور سردار بھی حاضر ہین چالاک خوف
سے کسی سے پوچھتا نہین کئی منزلین اسی طور سے گذرین پانچوین منزل ہی ایک صحرا مین جاکر مجہر اترا
جب لشکر اتر چکا قیدیون کو قید خانے مین چھوڑ آپ ٹہلتا ہوا ایک جانب چلا چالاک نے جو
دیکھا یہ عقب مین چلا تھوڑا راستہ طی کر کے سامنے ایک باغ کے پہونچا کنیزین دروازے پر حاضر تھین
انھون نے جھک کر سلام کیا کہا کہ ای شہنشاہ مجہر آپ کو ملکہ عالم یاد کرتی ہین بعد عرصۂ دراز کے آپنے
سرفراز کیا مجہر آتشخوار نے کہا کہ جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ نیاز مند حاضر ہی چالاک صبا رفتار نے
عیاری کر کے ایک کنیز کو بیہوش کیا اسکی شکل بنا ہوا کنیزون مین کھڑا ہی تھوڑے عرصے کے بعد ایک
کنیز دوڑی ہوئی آئی عرض کی کہ حضور تشریف لیچلیے مجہر اندر چلا چالاک بھی بہ شکل کنیز ساتھ ہی وسط
باغ مین پہونچا باغ نہایت آراستہ چہار جانب باغ مین روشنی سرو چراغان پر جوبن بہار پر گلشن
مجہر دیکھتا ہوا سامنے چبوترے کے پہونچا دیکھا کہ ایک نازنین مسند پر مثل طاؤس طناز سرگرم
ناز و نیاز زرو زیبا سے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے گلے مین زری ہیکل طوق جبین چاند سورج دہ گلے مین

پڑا ہوا بڑی بڑی آنکھین سرمہ دنبالہ دار زیب چشم نہایت مغرور مجیر کو جو آتے ہوئے دیکھا اپنے مقام سے اٹھی مجیر کا استقبال کیا لاکر مسند پر بٹھایا گائنون سے اشارہ ہوا گائنون نے غزلین شروع کین اشعار وصل و ہجر جو گائین عاشق و معشوق کی طبیعتین ٹھہرآئین دونون کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے گائینین بدلی جاتی ہین جب چابک نے دیکھا کہ ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہی عاشق معشوق کو دیکھکر بے خبر ہی چابک نے اتنے عرصے مین ایک گائن کو بیہوش کیا اسکی شکل بنکر محفل مین آیا مجیر سے آنکھ ملا کر یہ غزل عاشقانہ بصد اشتیاق شروع کی

نظم

صبح محفل مین جو ذکر گیسوے جانانہ تھا — پنجۂ خورشید تابان پر گمان شانہ تھا

سحر تھا رقص پری رو نغمہ تھا جادو نما — ہر بشر دیوانہ تھا سننے مین غرض دیوانہ تھا

خواب مین نیرنگی عالم نظر آئی مجھے — شہر دیکھا اک عجائب جس جگہ ویرانہ تھا

ایک سو سبزہ و صحرا اک طرف آب روان — میکدہ مسجد کہین کعبہ کہین بتخانہ تھا

جا بجا تھے اک عشرت دیکھی عجب بزم طرب — جو مہیا اس جگہ سامان تھا سب شاہانہ تھا

وحشت رز تا [illegible] جلوہ کہین ساغر کا دور — جو بشر تھا محو ذوق بادۂ مستانہ تھا

مجکو بھی جام صبوحی بھر کے ساقی نے دیا — کیا کہون کیا ذائقہ تھا جسپہ دل دیوانہ تھا

جوش مستی سے گرا جسدم زمین پر یک بیک — ہو گئے نشے ہرن دیکھا وہی ویرانہ تھا

ہمدمو کیا پلو سمجھے ہو تم بقول اوستاد — خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اس رنگ مین چابک نے یہ غزل گائی عاشق و معشوق رونیلگے گلرخسار نے کہا کہ ای شبلو آج تو تو نے خوب آفت برپا کر دی کیا غضب کے اشعار گائے دل بیقرار کر دیا چابک نے اور غزلین گائین ساری محفل تعریفین کر رہی ہی مجیر بھی خوش بیٹھا ہی چابک نے دست بستہ عرض کی لونڈی ساقی گری خوب کرتی ہی میخانے کی کلید مجھے مرحمت ہو تو مین حضور کو تماشا دکھاؤن ملکہ نے کنجی دی چابک جھپٹ کر میخانے مین آیا شراب تقسیم کرنا شروع کی چند گلابیان آراستہ کین کشتی مین لگا کر محفل مین آیا مجیر تعریفین کرتا ہی کہ ای شبو کس مزے سے شراب لائی ہی خواہ مخواہ جی چاہتا ہی کہ پیجیے چابک نے دوسری پشواز پہنی غزل عاشقانہ گائی گت بھی خوب ناچا جھک کر جام لبریز کیا سر پر رکھا ٹھوکرین توڑے لیتا ہوا آکر سامنے مجیر کے جھکا یا عرض کی کہ ایسے شاہون کو سر سے شراب پلانا چاہیے مجیر نے دونون ہاتھ بڑھائے بے اندیشۂ انجام جام لے لیا محبت معشوق مین

مبہوت بیٹھا تھا کسی سحر کا خیال نہ کیا بے اندیشۂ انجام جام پی گیا چابک نے دوسرا جام گلرخسار کو دیا
یہ تعریفین کرنے لگی خوشی خوشی جام پی گئی اسپر چابک نے دور دورہ باندھا کنیزون کو بھی پلانا شروع کیا تھوڑے
عرصے مین ساری صحبت کو شراب پلائی جو کنیزین شراب اُٹھا کر لے گئی تھین وہ درختون کے نیچے بیٹھی پی رہی تھین
کوئی یہ کہکر دوڑی کہ جانور اڑا جاتا ہی دوسری یہ کہکر اٹھی ارے درخت گرا جاتا ہی جو اٹھی وہ گر کر بیہوش
ہوئی تھوڑے ہی عرصے مین سب کنیزین بیہوش ہوئین یہان گھبرا کے مجمر اُٹھا یہ کہتا ہوا ارے خداوند آتے
ہین تا زمین بھی اٹھی اُٹھتے ہی دونون گرے گرکر بیہوش ہوے چابک خنجر برہنہ لیکر اُٹھا اوّل اپنے مجمر کو
قتل کیا جب مجمر کو خنجر مارا اور سر مجمر کا کٹا ایک آواز ہیبت ناک آئی درخت جلنے لگے زمین سے شعلہ ہاے آتش
نکلنے لگے تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مجمر آتشخوار ہو اب روشنی ہوئی چابک نے گلرخسار کو
بھی قتل کیا اسکے مرنے پر بھی اندھیرا ہوا کنیزون کو قتل کرنے لگا ملکہ ماہ رخسار قنیرہ خلنے مین بیٹھی روبرو تھین
کہ یکایک دناتا ہوا زمین کانپی زبان سے خودبخود سوزن نکل گئی ماہ رخسار نے کہا ای شہریار معلوم ہوتا ہی
مجمر کو کسی نے قتل کیا طریقے سے معلوم ہوتا ہی میرے ہوش و حواس درست ہین یہ کہکے ماہ رخسار نے ہاتھ
ہلایا قنید جہانگیر بھی کٹ کے گری جہانگیر اپنے مقام سے اٹھے ماہ رخسار بلند ہوئی سحر کرنے لگی جب گوم پھینکا
پتھر برسنے لگے لشکر والے یا تو پڑے سو رہے تھے آنکھ جو کھلی معلوم ہوا ہوا ے تند چل رہی ہی پتھر برس رہے
ہین ایک طرف سے نعرۂ شیر کی آواز آئی منم شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر صاحب عظم و شان اور فرزند
صاحبقران والی قاف دنیا یہ کہکر خیمے گرانا شروع کیے ہزار ہا کافر جلے خیمون مین دبکر مرے اب جو ساحر
اُٹھے بھاگنے لگے اندر سے کنیزونکو قتل کر کے چابک نکلا نکلتے ہی دیکھا اسنے کہ جہانگیر لڑ رہے ہین آسمان
سے ملکہ ماہ رخسار سحر کر رہی ہین جادوگر بھاگ رہے ہین چابک نے حقّہ ہاے آتشبازی مارے سیکڑون
جادوگر جلے ہامان کو بھی ہوش آیا یہ تو محبت جہانگیر مین کامل ہی جو بت سنگی اسکے گلے مین پڑے تھے انکو توڑ کر
پھینکا یہ بھی نکلکر لڑنے لگا سحر جو کیا سب طرف سے جادوگر بھاگے تھوڑے عرصے مین دیکھا خیمے بارگاہین
پڑی رہگئین جادوگر سب بھاگ گئے ماہ رخسار و جہانگیر و ہامان و چابک اب آمادہ ہوے ماہ رخسار
نے تخت سحر تیار کیا اسپر جہانگیر و چابک و ہامان کو سوار کیا ایک سحر کیا اژدہان آتش فشان پیدا ہوے
انھون نے بارگاہون کو اپنی پشت پر لاد لیا تجرے کر وفر سے لشکر مین اپنے آئے دیکھا اہل فوج نے
رہائی پائی سب حیران ہین کہ جو ساحر شاہزادے کو گرفتار کر کے لیگیا تھا شاید وہ مارا گیا جب تو ہم لوگون نے

رہائی پائی اس خیال مین تھے کہ آسمان سے تخت آکر ماہ رخسار کا پہونچا لشکر مین خوشیان ہونے لگین ایکدن
وہان مقام کیا دوسرے دن کوچ کیا سامنے ایک قلعے کے آکر پہونچا اُس قلعے کا حاکم سفاک تیرہ درون
قلعے سے دیکھ رہا ہی کہ ایک لشکر آتا ہی آکے اُسی صحرا مین اترا ایک طرف ملکہ ماہ رخسار فروکش ہوئین ہامان بھی
اُترا سفاک نے ہرکارے بھیجے ہرکارون نے آکر خبر کہی کہ فرزند صاحبقران ساحر و غیر ساحرون کو تسخیر کرکے
طرف ہفت پیکر کے جاتے ہین یہ سُنکر سفاک نے کہا اپنے ڈانڈے سے نہ جانے دونگا لاکھ سوار و پیدل
کا لشکر لیکر قلعے سے باہر نکلا کہلا بھیجا اے فرزند صاحبقران مین نے سُنا ہی کہ آپ ساحر و غیر ساحرونکو لیکر طرف
ہفت پیکر کے جاتے ہین میرا قلعہ راہ مین ہی مین اپنی طرف سے نہ جانے دونگا جہانگیر نے سُنکر جواب سخت دیا
کہ جاکر سفاک سے کہو جسطرح منظور ہو ہمکو روکین یون چلے بھی جاتے مگر اب قلعہ فتح کرکے جائینگے سفاک
اپنے مقام پر ہنسا کہا ایک جادوگر اور ایک جادوگرنی جو ساتھ ہی اُسکا گھمنڈ ہی وہ تدبیر ہو کہ وہ لوگ دخل بھی
نہ دیسکین یہ کہکر طبل جنگی بجوایا یہان بھی خبر سُنکر طبل جنگی بجا دونون طرف تیاریان ہونے لگین سفاک پہر
رات رہے ایک تنہائی کے خیمے مین آیا بلک بلک کے دعائین کرنے لگا پکارتا ہی یا خداوندہ ہفت پیکر فرزند
حمزہ کے ساتھ ساحر ہین پھر سحر نہ ہو سحر کا مجھکو بڑا کھٹکا ہی ایسا نہ ہو کہ مین قدرت کے مذہب سے مثل ان
لوگون کے بعتی ہون یہ نہین چاہتا بلک بلک کے دعا کی نام ہفت پیکر کا لیکر پکارا کیا صبح کو گینڈے پر
سوار ہوا مع فوج ایک لاکھ جوان مسلح ہو کے میدان مین پہونچے جہانگیر بن صاحبقران سوکر اُٹھے نماز
پڑھکر سلاح جسم پر آراستہ کیے بیرون بارگاہ آئے دریافت کرتے ہین کہ صاحب کیا معرکہ گذرا کہ ابھی تک ماہ رخسار
و ہامان نہین آئے کنیزان ماہ رخسار روتی ہوئی آئین کہا حضور ملکہ کو تپ محرقہ ہی بیہوش پڑی ہین یہ سُنکر
جہانگیر کو بڑا ملال ہوا کہ ملازمان ہامان حاضر ہوے عرض کی ہامان کے سینے مین درد ہی وہ حاضر نہین
ہو سکتے جہانگیر ناچار فوج کو لیکر میدان مین آئے سب غیر ساحر ساتھ ہین میدان مین آکر دیکھا سفاک تو
میدان مین آچکا ہی صفین آراستہ کر رہا ہی جہانگیر نے بھی لشکر کو ٹھہرایا صفین جمین نقیبون نے نقابت کرنا
شروع کی سفاک نے گینڈا نکالا چابک گوشۂ صحرا سے دیکھ رہا ہی کہ سفاک جو میدان مین آیا ایک
زاغ سیاہ نخل سے اُڑکر جنگل مین آیا چابک نے اُس زاغ کا پیچھا کیا عقل سے کہتا ہی اسی زاغ کی ذات سے
کچھ فتور ہی چابک نے ایک گوشے سے چھُپ کے دیکھا وہ زاغ نخل سے اُترا غلطان مار کے ایک جادوگر
کی شکل بنا جھولی سے اسباب سحر نکالا بیٹھکر سحر کرنے لگا چابک نے دیکھا ماش کے دانے اسیطرف

پھینک رہا ہو اسم سحر پڑھتا جاتا ہی چالاک کنارے آیا اور رنگ و روغن عیاری کا نکالکر سفاک کی شکل بنا دوڑا ہوا سامنے اُس ساحر کے آیا پکار کر کہا ای بھائی تمنے سب کچھ خوب کیا ماہ رخسار و ہامان میدان کارزار مین نہین آئے کیا عمدہ سحر کیا لیکن جہانگیر بن صاحبقران کچھ پڑھتا ہوا میدان مین آیا ہی معلوم ہوتا ہی پسر حمزہ ساحر ہی اُس ساحر نے کہا ای سفاک مسلمان سحر کو بُرا جانتے ہین وہ کبھی سحر نہ کریگا تو بلا خوف جا کر مقابلہ کر فوراً غالب آئیگا مین زور اُسکا گھٹا رہا ہون تیرا زور بڑھا رہا ہون جاتے ہی غالب آئیگا باپ اُنکا حمزہ عرب صاحب اسم اعظم الٰہی ہی یہ جوان کوئی بات نہین جانتا چالاک نے کہا تمھارے کہنے سے دلکو تسکین ہوئی اب مین جا کر اُسکو تو کہو اُسکا نام لون اور پکارون ساحر نے کہا ہان جاؤ جب تو سفاک نے گلابی شراب کی بغل سے نکالی کہا لو بھائی ایک جام تو پی لو تمنے اسوقت خوش کر دیا جام لبریز کر کے پیش کیا ساحر بے اندیشۂ انجام پی گیا گھبرا کر اُٹھا لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوا چالاک نے اپنے نام کا نعرہ کیا اور جھپٹ کر خنجر مارا ساحر کا شکم چاک قصہ پاک بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام مین زلزلہ جادو بعد صحرا مین تو یہ ساحر مارا گیا چالاک اُچکتے ہوے چلے کہ جا کر آقا سے اطلاع کرون یہان سفاک میدان مین نکلا پکار کر آواز دی پسر حمزہ کہان ہی نکلے تو احوال معلوم ہو جہانگیر نے مرکب نکالا سفاک سے نیزہ چلنے لگا ایک مقام پر کن دیگر جہانگیر نے نیزہ مارا سینے کو توڑ کر پار گذرا اکھیڑ کر زمین پر مارا کہ استخوان چور چور ہوے فوج والے سفاک کے دوڑ پڑے ادھر ماہ رخسار اور ہامان نے بھی صحت پائی خبر سنی کہ آقا سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی آکر شریک ہوے علم فوج سرنگون کیا فوج مین الامان کی صدا بلند ہوئی جہانگیر نے تلوار روکی قلعے مین داخل ہوے قلعہ سفاکیہ مین عملداری کی بارگاہ مین استادہ ہوئین سفاک کا بیٹا اور اک فیل زور اُسکو بلوا کر تخت پر بٹھایا دیر بُت کدے کھدے مسجدونکی بنا ہوئی جہانگیر نے کہا ملکہ قلعہ بھی خدا نے دلوایا وقت بیوقت جو ضرورت پڑے تو مقام سکونت دستیاب ہوا ای ہامان اب یہان درستی کر کے تیاری کرو کسیطور سے تا بہ طلسم ہفت پیکر پہونچین ہامان نے عرض کی کل سامان تیار ہی حضور کے حکم کی دیر ہی جسوقت مناسب ہو کوچ کیجیے مگر طلسم ہفت پیکر ایسا سخت مقام ہی کہ جہان گذر انسان کا ناممکن ہی جہانگیر نے کہا خدائے ما بزرگ است بسم انشاء اللہ اُسطرف ضرور جائینگے ہامان نے کہا بسم اللہ ہم سب برائے جانبازی موجود ہین جہانگیر تیسرے دن فوج دریا موج ساتھ لیے بارگاہ مین خیمے سراپردے اُٹھا کر بارگاہ کا ہامان لیکر آگے بڑھا ماہ رخسار

ابر مین مخفی ہوئین پارہ چودہ ہزار جادوگر جوانان صف شکن بڑے زور و شور سے طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتے ہین کہ وقت پر انکا حال تحریر کیا جائے گا

دو کلمہ داستان حیرت بیان شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن کا مع لشکر پہونچنا قریب قلعہ سیم جادو باقی حالات متعلقہ داستان ہذا غزل مصنف عوض ساقی نامہ

بیتاب جان یہ برق جہان تاب مین نہین — جو دل مین اضطراب ہو سیماب مین نہین
امیدین رہنے دیتی ہین کب دل مین یاس کو — دشمن کا دخل صحبت احباب مین نہین
آہون کی گرمیون سے ہو خشک اپنی چشم تر — پانی کا قطرہ دیکھیے گرداب مین نہین
آہون کے اڑ رہے ہین شرر کیا شب فراق — ایسی چمک تو کرمک شب تاب مین نہین
پتا شجر سے گرتے ہی ہوتا ہی پائمال — برباد ہی جو صحبت احباب مین نہین
فرقت مین یاس و حسرت و ارمان ہین میرے پاس — اسباب اور عالم اسباب مین نہین
کیا غفلتین ہین اہل جہان کو ہزار حیف — ہین بے خبر خیال عدم خواب مین نہین
چہرے سے کیا حضور کے عاشق مثال دین — یہ زرق برق عارض مہتاب مین نہین
آنکھین پھری تھین دل بھی ہوا مجھسے منحرف — تمام وفا کہین دل احباب مین نہین
دریاے اشک چشم مین جو زور و شور ہین — جوش و خروش یہ کسی سیلاب مین نہین
خال سیہ کا جو رخ تابان پہ ہی فروغ — تارونکی یہ چمک شب مہتاب مین نہین
داغون سے عشق خال کے خالی فراق مین — تل بھر جگہ مرے دل بیتاب مین نہین
خواب عدم سے کون جگائیگا ای قمر — اپنا خیال خاطر احباب مین نہین

چہرہ رہروان منازل جانبازی و طی کنندگان مراحل عشقبازی اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین **شعر** مرصع خیال سخن آفرین + سخن را بکرسی نشاند این چنین + تحریر ہوا ہی کہ شاہزادہ بدیع الزمان فرزند رشید صاحبقران مع فوج ظفر موج طرف طلسم ہفت پیکر کے چلے تھے ہر وقت قاسم کا خیال ہفت پیکر پرست ہونے کا ملال ہر منزل پر یہی فرماتے ہین پروردگار مجھکو جلد پہونچا کہ قاسم کی رہائی اسکے شعبدے سے ہو وہ شیر بیشہ حق مین آئے وہ بھی جرأت دکھائے دسوین منزل تھی

ایک صحرا مین جو آکر اُترے نوبت نقارے بجے یہان سے دو کوس پر ایک قلعہ ہی کہ قلعۂ امید و بیم اُسکو کہتے ہین
عین راہ طلسم ہفت پیکر پر واقع ہوا ہی بیم جادو اُس قلعے کا حاکم و ناظم ہی بالاے قلعے سے اُسنے دیکھا
ایک لشکر اُتر رہا ہی ہرکارے سے اشارہ کیا دریافت تو کر ہرکارہ گیا اور آکے خبر دی کہ فرزند امیر والا
تدبیر شاہزادہ بدیع الزمان طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتے ہین اُسیوقت اِسنے حکم دیا لشکر تیار رہو
ہم اپنی سرحد سے نہ جانے دینگے مقابلے ہین آکے اُترا طبل جنگی بجوایا اُمیّہ بن عمرو عیار بدیع الزمان
صورت بدلکر لشکر مین آیا پھرتا ہوا قریب بارگاہ بیم جادو پہونچا پشت پر ایک منزلہ تھا وہان بیٹھکر ایک
نقب لگائی مہرہ نقب کا جاکر بارگاہ بیم جادو مین توڑا دیکھا پڑا سو رہا ہی چھپٹ کے قریب آیا کانٹے سے دوشالہ
ہٹایا چاہا بیہوش کرون کہ بیم نے آنکھ کھولدی کہا ارے تو کون ہی اُمیّہ بھاگا بیم اُٹھکر پیچھے دوڑا طلاے پر
ورقا سے زنجیر خوار تھا اُمیّہ بھاگا ہوا آتا ہی ورقا نے آواز دی ای اُمیّہ کیا ہی اُمیّہ نے چاہا کہ مُنہ سے کہے
کہ بیم جادو میری فکر مین آتا ہی کہ بیم کڑک کے گرا اُمیّہ کی کمر مین پنجہ دیا لے اُڑا ورقا نے تیر بارادہ تیر اُلٹا
پلٹ کر ورقا پر جا کے گرا ورقا کو معلوم ہوا کہ ایک عقاب گرا ورقا کی بھی کمر مین پنجہ دیا لے اُڑا ورقا و اُمیّہ
کو اُٹھا لیگیا لشکر مین غل ہوا کہ اُمیّہ و ورقا کو بیم جادو اُٹھا لیگیا بدیع الزمان بارگاہ سے نکل آئے
دریافت کیا احوال معلوم ہوا اُمیّہ نے جاکر عیاری کی بھاگا ہوا آیا بیم جادو اُمیّہ و ورقا کو اُٹھا لے گیا
بدیع الزمان نے کہا ساحرونکے عجائب و غرائب تو ایسے ہی ہوتے ہین رنجیدہ ملول بارگاہ مین آکر بیٹھے رات گذری
صبح کو لشکر تیار کیا میدان کارزار مین آئے دیکھا بیم جادو لشکر سمیت میدان مین آیا صفین آراستہ ہوگئین
بیم نے بعد صفوف آرائی گینڈا نکالا پکار کر آواز دی ای فرزند رشید صاحبقران بہتر یہ ہی کہ یہان سے پلٹ
جائیے ورنہ میرے مقابلے مین آئیے آج ہی قید تمھاری روانہ کرونگا بدیع الزمان نے مرکب نکالا
جیسے ہی مقابلے مین بیم کے پہونچے بیم نے آواز دی یا خداوند ہفت پیکر پسر حمزہ میرے مقابلے مین
آتا ہی میری مدد کیجیے پسر حمزہ کو بلائیے ایک عقاب گرا بدیع الزمان کو اُٹھا لیگیا بیم نے پکار کر آواز دی اور
کوئی میرے مقابلے مین نہ آئیگا فضل بن گیا ہو رخون آشام مرکب اُڑا کر چلا چاہتا تھا قریب بیم کے پہونچون
دیکھا بیم جادو ہونٹھ ہلا رہا ہی فضل نے تیر بارادہ تیر اُلٹا پلٹا پنجہ کمر مین فضل کے پڑا اُٹھا کر لیگیا ساتون بھائی فضل
کے پے در پے مقابلے مین بیم کے گئے عقاب اُٹھا کر لیگیا قارن بلند کمان نے سردارونکو روکا کہ مقابلے مین ایسے
شخص کے نہ جاؤ جو جاتا ہی اُسکو عقاب اُٹھا لیجاتا ہی اب جانا بیکار ہی دوپہر ڈھلے بیم پلٹا پکار کر آواز دی ای

قارن کل میرے ہاتھ سے کہان جاؤگے کل سبکو گرفتار کرلونگا یہ کہکے پلٹا آکے اپنے سردارونکو حکم دیا قیدیون
کو اچھی طرح سے رکھنا کل سبکو گرفتار کرلونگا میرے ہاتھ سے کہان جائینگے ایک سردار تھا کہ نہنگ خونریز اُسکا
نام تھا ایک گوشے سے سرداران بدیع الزمان کو لایا سیم نے حکم دیا کہ لیجا کر قید کرو نہنگ خونریز لیکر پلٹا باہر
آکر ایک خیمے مین قید کیا چالیس ساحر اُسی مقام پر چھوڑ کے آپ چلا گیا نگہبانو نسے کہگیا ہوشیار رہنا کل شہنشاہ
ہمارے سبکو گرفتار کرلینگے اِن سبکو خدمت خداوند مین روانہ کرینگے دیکھین کون سردار لیکر جاتے یہ کہکے نہنگ
چلا گیا جمعدار دروازے پر بیٹھا ہوا طبلہ بجا رہا تھا اُمیّہ نے کہا جمعدار صاحب آپ خلاف قاعدہ بجاتے
ہین جمعدار نے کہا ارے قیدی تجھے بھی طبلہ بجانا آتا ہے اُمیّہ نے کہا دوستون مین کچھ سیکھا تھا لیکن قاعدے
سے جانتا ہون جمعدار نے قریب بلایا اُمیّہ پاس آیا اُمیّہ نے کہا ہتھکڑیان بیڑیان جدا کیجیے تو مین
طبلہ بجاؤن جمعدار نے ہتھکڑیان بیڑیان اُمیّہ کی اُتار دین جانتا ہے چالیس آدمی بیٹھے ہین کہان جاسکیگا اُمیّہ
نے بیٹھکر طبلہ بجایا ایک غزل سُنائی سب تعریفین کرنے لگے اُمیّہ نے کہا جمعدار صاحب بے نمک کی صحبت ہے
شراب کا چرچہ کیجیے میرے پاس دو روپے ہین منگائیے جمعدار نے خوش ہوکر دو روپے لیے شراب منگائی کہا
ارے دبلے پتلے ہم تجھکو رہا کرادینگے تو خدمت مین سیم جادو کی رہنا اُمیّہ نے کہا مجھے نوکر رکھا دیجیے
تو بڑا احسان ہے اُمیّہ نے شراب مین بیہوشی ملائی سبکو پلانا شروع کی جب سب پی چکے بیہوش ہوکر گرنے لگے
اُمیّہ نے سبکے سر کاٹے آکر بدیع الزمان وغیرہ کی قید کاٹی کہا ای شہریار نکل چلیے اُٹھو تو سردار اُمیّہ سبکے آگے
آگے سبکو لیکر چلا جب لشکر سے باہر نکلا سامنے ایک کوہ تھا دیکھا کوہ سے ایک گینڈا دوڑا ہوا آتا ہے سردار آگے
بڑھ گئے کہ ہم گینڈے کو مارین جیسے قریب گینڈے کے پہونچے گینڈے نے منھ پھیرا دیکھا سیم جادو سامنے
کھڑا ہے سحر کر رہا ہے سب اُسی مقام پر گرے لشکر والون کو آواز دی لشکر سے کئی ساحر آئے نہنگ خونریز
سے کہا تمنے حفاظت نہ کی چالیس آدمیونکو مار کر عیار سبکو لیچلا تھا مجکو میرے سحر نے خبر دی مین اس مقام پر
پہونچا لیجا کر قید کرو نہنگ خونریز سبکو لیکر قید خانے مین آیا لاکر قید کیا آپ بارے نگہبانی بیٹھا نقارۂ رزمی
دونون لشکر مین بج چکا ہے قارن بلند کمان لشکر بدیع الزمان مین تیاریان کر رہا ہے یہ خبر بھی ہرکارون نے
پہونچائی کہ اُمیّہ نے عیاری کی آخر یہ انجام ہوا کہ وہ سب کو گرفتار کر لیگیا قارن نے کہا کل میدان مین
جاتے تھے ہم بھی مثل آقا گرفتار ہونگے حوصلۂ جرأت نہ نکلیگا جب صبح ہوئی دونون لشکر میدان کارزار مین آئے
قارن بلند کمان سبکے آگے بڑھکر کھڑا ہوا اس خیال سے کہ جب سیم آواز دیگا مین اُسکے مقابلے مین جاؤنگا

وہی طائر آئیگا اُٹھا لیجائیگا مقابلہ نہ ہوسکیگا کہ بیم نے گینڈا نکالا پکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو سنیگا قارن نے چاہا گینڈا بڑھاؤں کہ سب سردار گرد آگئے کہتے ہین اہو قارن کسکے مقابلے مین جاؤگے کیا کروگے اُسنے سحر کر رکھا ہے عقاب آتا ہے آدمی کو اُٹھا لیجاتا ہے کون ایسے مکار سے مقابلہ کرے قارن کہتا ہے اُسکی بات کا جواب تو دین مبارز طلبی کر رہا ہے اُسکے سامنے جائین جو کچھ ہو مالک کے قانون مین تو فرق نہ آئے سردار بیقرار ہین پروردگار سے دعائین مانگ رہے ہین بیقرار ہوکر پکار رہے ہین ای رب کریم رحم کر اس ظالم سے بچا **نظم**

گر بندۂ مطالب خود از خدا طلب ۔ در دل مدار غیر خدا ما سوا طلب
در کار ہر چہ ہست ترا از خدا طلب ۔ مطلب طلب مراد طلب مدعا طلب
در دل امید نیک و بد از بندگان مدار ۔ گر بندۂ خدائی و مرد خدا طلب
گردن مکش ز حکم الٰہی و دم مزن ۔ سر نہ بخاک عجز و ہمیشہ رضا طلب
ہر مطلبے کہ ہست ز مطلوب خویش خواہ ۔ ہر مطلبے کہ ہست ازان آشنا طلب
آرام جان ز حضرت جانان سوال کن ۔ تسکین کنی ز درگہ آن دلربا طلب

بیقرار ہوکر جو سب نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا قضائے کار نقابدار زرین پوش جنگل مین شکار کھیل رہا تھا عیار نے خبر دی کہ لشکر بدیع الزمان تباہ ہوتا ہے نقابدار نے باگ پھیری باز سفید سر پر سایہ فگن بارہ ہزار جوانان صف شکن ہمراہ آتے ہی مرکب بڑھایا لیکن اسم اعظم پڑھتا ہوا سامنے بیم کے پہونچا آواز دی او مکار سحر سے مقابلہ کرتا ہے پھر سحر کر ہرچند بیم سحر کرتا ہے عقاب آسمان پر آتا ہے باز سفید منھ کھولکر چاہتا ہے عقاب پر جا پڑون عقاب بھاگ جاتا ہے باز گرد سر پھیر رہا ہے باز نہین آتا ہی چاہتا ہے عقاب میرے آقا کے قریب آئے تو اسکو مار ڈالون نقابدار قریب بیم کے پہونچا آخر کو بیم نے چند دانے ماش کے نقابدار پر پھینکے شعلے بھڑکے لیکن نقابدار پر تاثیر نہ ہوئی کئی مرتبہ دستک بھی دی کوئی مراد حاصل نہ ہوئی اب تو نقابدار نے قریب پہونچکر نیزہ مارا اسم اعظم ورد زبان ہے سینے پر بیم کے پڑا پشت کو توڑکر پار گذرا اُٹھاکر نقابدار نے زمین پر مارا استخوان چور چور فی النار ہوا ملازمان بیم جو سامنے کھڑے تھے لینا لینا کہکے آپڑے نقابدار بھی مرکب اُٹھاکر جا پڑا باز سفید نے کسیکو پنجہ مارا کسی پر منقار ماردی ادھر نقابدار قتل کرتا ہوا آتا ہے ملازمان نقابدار بھی جا پڑے پہلے تیرونکی بوچھار کی ہزارونکو قتل کیا نقابدار لڑتا ہوا قلب لشکر مین پہونچا علم فوج کو قلم کیا وہانسے آکر ملکہ بدیع الزمان وغیرہ کو چھڑایا کہا ای فرزند صاحبقران بڑے افسوس

کا مقام ہوا تمنے بڑے طلسم پر چلے ہو اور ایک ساحر سے یہ کیفیت بدیع الزمان نے کہا کہ سحر کی تو ہمارے
لشکر مین ممانعت ہو ساحر کا سحر چل جاتا ہو مین طلسم ہفت پیکر پر ضرور جاؤنگا نقارہ عملداری بدیع الزمان
کی کرا کے طرف قاف کے روانہ ہوا بدیع الزمان قلعہ امید و بیم پر آئے حکم کیا کسیکو تلاش کرو کہ
اُسکو بادشاہ کیا جائے بیم کا بھائی فہیم جادو اُسکو بلا کر کہا تمکو بادشاہ کرتے ہین فہیم نے عرض کی غلام
ساتھ چلیگا پھر بدیع الزمان نے نہ چاہا بہروز کو قلعے کا حاکم قرار دیا اور بادشاہ کیا فہیم کو ساتھ لیکر کوچ کیا
ایک صحرا مین آکر اُترے رات کو دیکھا جنگل مین دو مقام پر آگ روشن ہے پھر وہ دونون ملگئین اندر سے اُس
آگ کے شور و غل کی آواز آتی تھی جس سے ثابت ہوتا تھا کہ ہزارہا آدمی لڑ رہے ہین بدیع الزمان رات بھر
دیکھا کیے صبح کو دیکھا ہزارہا لاشہ اُس مقام پر پڑا ہی دریاے خون جاری معلوم ہوتا ہی رات بھر خوب لڑائی ہوئی
بدیع الزمان حیران ہوگئے کہا کچھ عجب صورت کے لوگ ہین کالی کالی صورتین بڑے بڑے قد بعضونکے جا رہا تھا ایک سر
کٹ گیا ایک سر جسم پر موجود ہی بدیع الزمان اس عجائب و غرائب کو دیکھکر بہت حیران ہوے اُمتیہ نے کہا
یہ مقام دیوزاد اور جنات کا معلوم ہوتا ہی یہانسے کوچ کیجیے ایسا نہو کچھ آفت برپا ہو بدیع الزمان نے کہا
اسکا دریافت کرنا ضرور ہی شکوہ آکر دیکھینگے سب سردار بھی مانع ہوے بدیع الزمان نے نہ مانا رات کو بیرون
بارگاہ آکر بیٹھے پھر وہ آگین ظاہر ہوئین جب وہ آپس مین ملین اور غل شور ہوا اپنے مقام سے اُٹھے خراماں
خراماں اُس مقام پر آئے سب سردار تو نہ گئے مگر ورقاے زنجیر خوار ساتھ ہی اُمتیہ بھی کنارے کنارے
آتا ہی بدیع الزمان قریب آگ کے پہونچے پکار کر آواز دی تم کون لوگ ہو جو آپس مین کشت و خون کرتے
ہوا اپنے کو ظاہر کرو ایک آواز آئی اے جوان تو کون ہی جو ہمسے دریافت کرتا ہی بدیع الزمان نے اپنا
نام بتایا ایک تاجدار سامنے آیا کہا اے فرزند رشید صاحبقران ہم آپ کے بزرگونکو جانتے ہین سلطنت
آسمان پری کو بچایا عفریت کو مارا ہین آپسے فریادی ہون مین بادشاہ چہارم قلعۂ قاف ہون
نیران جنی میرا نام ہی فولاد دیو کہ زبردست روزگار ہے وہ میری بیٹی پر عاشق ہوا بیٹی میری یاقوت پری
ہی نام سے فولاد کے قدرت ہی ہمارے قلعے کو اُسنے پامال کیا ہم بھاگ کر اس صحرا مین آئے وہ روز لشکر کشی کرکے
آتا ہی ہزار دو ہزار کو قتل کرکے چلا جاتا ہی آج بھی آیا ہی یہ کہکے نیران جنی نے بدیع الزمان کی آنکھون مین سلائی
سرمۂ سلیمانی کی پھیری ورقاے زنجیر خوار نے کہا آقا مجھے بھی ساتھ لیجیے نیران نے ورقا کی بھی آنکھون مین
سرمۂ سلیمانی پھیرا ورقاے زنجیر خوار کی بھی آنکھ روشن ہوئی دیکھا ہزارہا نرہ دیوان چقماق چار زاغ نول

یہ حربے ہاتھوں میں لیے ہوئے جنات کو قتل کر رہے ہیں جنات بھاگتے پھرتے ہیں ناگاہ ایک دیو اقوی قامت
چوبدست کاندھے پر پامال کرتا پھرتا ہے دو دو کو گردن پکڑ کر لڑا دیتا ہے بدیع الزمان نے بڑھکر نعرہ کیا
او دیو مکار کیوں غریبوں کو قتل کرتا ہے دیو فولاد نے جو بدیع الزمان کو دیکھا آواز دی او پسر ٹھہر کہاں جاتا ہے
بڑھکر چوبدست ماری بدیع الزمان نے تیغ شمشیر سے وار کو قلم کیا چاہا اُسنے کہ بھاگون بدیع الزمان
نے ہاتھ مارا دیو فولاد کے دو ٹکڑے ہوئے ورقا بھی لڑتا ہوا آ پہنچا جنے جو پھرتے تھے بازو کے مارے
سو دو سو چلے آخر فریاد کرتے ہوئے بھاگے بدیع الزمان نیران جنی کو لیے ہوئے اپنی بارگاہ میں آئے
نیران نے بہت شکریہ ادا کیا کہ آپکی وجہ سے جان و آبرو بچی جب چند روز پہلا وونگی قلعہ چہارم قاف
میں ہو بدیع الزمان نے کہا اے نیران میں راہ طلسم ہفت پیکر کا ارادہ ہے دیکھیں کیا کیفیت ہے
کہ عرض ہوئی دروازے پر ایک جن حاضر ہے نامہ پردہ قاف چہارم سے لایا ہے نیران نے کہا بلا لو جن اندر
آیا بادشاہ کو سلام کیا نامہ ہاتھ میں دیا نیران نامہ پڑھکر رونے لگا بدیع الزمان نے کہا اے نیران
خیر تو ہے کہا اے شہریار فولاد جو آپ کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکے ملازم لاشہ لیے جاتے تھے راہ میں بھائی
اُسکا شداد مردار خوار ملا اُسنے جو بھائی کا مارے جانا سُنا قلعہ چہارم قاف پر چڑھ گیا بیٹی نے لکھا ہے میں
قلعے میں بند ہوں پریزاد لڑ رہے ہیں اب وہ یورش کریگا تو ہماری جان کیونکر بچیگی بدیع الزمان
تو نام اُسکا یاقوت پری سنکر پریشان ہو رہے تھے کہا اے نیران مجھکو جلد بھیجو فضل سے کہا تم لشکر کی
حفاظت کرو ہم کل آ جائینگے آ کے کوچ کرینگے نیران نے بدیع الزمان کو تخت پر سوار کیا اُمیتہ نے کہا میں
ضرور ساتھ چلونگا ہر چند انکار کیا اُمیتہ ساتھ ہوا نیران کے پانچ سو جن ساتھ میں بدیع الزمان کو
لیکر طرف پردہ چہارم قاف کے چلا یہاں شداد مردار خوار نے دو تین روز تو پیغام سلام کیا چوتھے دن
طبل یورش بجوایا ملکہ یاقوت پری بالائے قلعہ آئین پریزادیں گھیرے ہوئے ہیں جام زہر بھرکر آگے
اپنے رکھا ہے فرماتی ہیں جب وہ پھاٹک توڑیگا میں اپنی جان دیدونگی مردہ اگر پائیگا شداد مردار خوار
بلوہ کر کے چلا پریزادوں نے اوپر سے پتھر برسائے سینکڑوں دیو مر گئے شداد مردار خوار اکیلا چلا پتھروں کو
خالی دیتا ہوا بر خندق کے پہونچا یاقوت پری نے چاہا کہ جام زہر پی لے کنیزیں لپٹ گئیں یاقوت
نے کہا کیا میری آبرو لو گی جان جانا بہتر ہے پریزادیں بیٹھ رہی ہیں شداد چاہتا ہے کہ خندق عبور کرے کہ آسمان
سے آواز آئی او مکار آگے نہ بڑھنا ستم شاہزادہ بدیع الزمان فرزند رشید صاحبقران نامی صاحبقران

سُنکر شداد کانپ گیا کہنے لگا مجھسے کیا مطلب بھائی صاحب کے خون کا بدلہ لینے آیا تھا نہ بن پڑا نہی نیران نے بدیع الزمان کو تخت سے اُتارا شداد بھاگ نسکا بدیع الزمان کو ایک چھ بدست لگائی بدیع الزمان نے چوبدست قلم کی اُسنے ٹنڈو کھینچ مارا بدیع الزمان خالی دیکر اُس خونخوار پر جا پڑے اُسنے چاہا لپٹ پڑے بدیع الزمان نے ہاتھ مارا شداد کے دو ٹکڑے ہوے دیوزادون پر جا پڑے جب دو چار سو دیو مارے گئے کچھ دیو لاشہ شداد کا لیکر بھاگے بدیع الزمان بہ فتح و فیروزی طرف قلعے کے چلے نیران جنی شاہزادے کو لیکر قلعے مین آیا یاقوت پری واسطے استقبال کے آئی نگاہ جو پڑی جمال بدیع الزمان کو دیکھکر عاشق ہوئی بدیع الزمان کو بھی پسینہ آگیا نیران جنی بیچ مین ہے دونون نے حجاب سے سر جھکا لئے دزدیدہ نگاہون سے آپس مین دیکھ رہے ہین جب دارالامارہ مین یاقوت تخت پر بیٹھی پریزادین گرد جمع ہوئین بدیع الزمان دنگل زرین پہ بیٹھے کر یاقوت نے کہا گلزار سلیمانی مین کیا عمدہ شکار رہتا ہو اشارہ کیا کہ آپ بھی مشتاق ہین وہان ہمارے اور آپ کے ملاقات ہوگی اب یاقوت نے پریزادونکو حکم دیا اسباب شکار کل در دولت پر حاضر رہے سویرے ملکہ سوار ہوئین جب ملکہ جا چکین تو بدیع الزمان نے نیران جنی سے کہا اگر آپ فرمائیے تو ہم بھی واسطے شکار کے جائین نیران نے کہا بہت مناسب ہے بدیع الزمان بھی سوار ہوے اُمیہ کو ساتھ لیکر چلے مگر ملکہ یاقوت پری شکار کھیلتی ہوئی قریب ایک پہاڑ کے پہونچین دیکھا درۂ کوہ کھلا ہی ہوا چھوٹ سے آئی ملکہ پشت مرکب سے اُترکر قریب درۂ کوہ آئین یکایک درۂ کوہ سے ایک غبار بلند ہوا ملکہ اُس غبار مین غائب ہوگئین ساتھ کی پریزادین دوڑین ملکہ کو جب نہ پایا روتی پیٹتی پلٹین طرف بادشاہ کے چلین راہ مین بدیع الزمان ملے کنیزون نے سب حال بیان کیا یہ سُنکر بدیع الزمان بیقرار ہوگئے کہا وہ مقام ہمکو بتاؤ پریزادین ساتھ ہوئین قریب درۂ کوہ آئے دیکھا درے مین سناٹا ہے اُمیہ نے عرض کی اے شہریار مقام طلسم معلوم ہوتا ہے شب کو عبادت کیجیے جو کچھ ہدایت ہو وہ کیجیے بدیع الزمان نے نہ مانا فرمایا تم باہر ٹھہرو مین اندر جاکر دیکھون کہ اسمین کیا شی ہے یہ کہکے بڑھے جب پاس درۂ کوہ کے آئے دور سے دیکھا کچھ لوگ بیٹھے ہین ہاتھون سے منع کر رہے ہین کہ اے شخص ادھر نہ آنا بدیع الزمان کب سنتے ہین آگے بڑھے ایک شخص اُنمین سے اُٹھا اُسنے ایک چیخ ماری اور آواز دی اے محافظان طلسم گلزار سلیمانی یہ آنے والا نہین مانتا یہ جو کہکر

اُسنے چیخ ماری آسمان سے ایک پنجہ پیدا ہوا کمربند بدیع الزمان کی پکڑ لیکر بدیع الزمان کو بلند ہوا
بدیع الزمان کی آنکھین بند ہوگئین متوجہ ہوا سے آنکھ کھل جاتی ہے تو دیکھتے ہین ایک دیو مجھکو لیے جاتا ہے
چاہتے ہین اُسکے گریبان مین ہاتھ ڈالون ہاتھ نہین اُٹھتا آخر بیہوش ہوگئے بعد تھوڑے عرصے کے جو
آنکھ کھلی دیکھا اپنے کو ایک باغ مین ہون لیکن باغ ویران چمن بیپھولونکے ہین چند شخص بیٹھے ہوے
گل چینی کر رہے ہین اُن سب نے بدیع الزمان سے کہا ای نوجوان تو بھی آ گل چینی کر بے مشقت کے یہان
وجہ معاش نہین ملتی بدیع الزمان نے کہا کیا ہم مالی ہین جو گل چینی کرین وہ لوگ خاموش ہو رہے
شام کو وہ سب دونے پھولونکے لیکر چبوترے پر آکے بیٹھے تھوڑے عرصے کے بعد ایک پریزاد آئی اُسنے
آکر سب سے پھول لیے دو دو روٹیان ایک ایک آبخورہ پانی کا دیا بدیع الزمان نے کہا ای
پریزاد ہم بھی تو اسی مقام پر ہین تونے ہمکو نہ دیا اُسنے کہا یہ موٹے موٹے ہاتھ پانون حرام کا کھانا چاہتے ہو
بدیع الزمان نے ایک طمانچہ مارا کہ پریزاد کا سر اُڑ گیا گرتے گرتے لاش سے آواز پیدا ہوئی کہ ای
صاحبان طلسم گلزار سلیمانی اس جوان کو لینا دیکھا اسنے کئی سے دیوزاد گوشۂ باغ سے پیدا ہوے
بدیع الزمان اُنسے لڑنے لگے کئی دیو مارے تھے کہ ایک دیو سیاہ رو نے آکر حلقہ ہاے کمند مارے
بدیع الزمان بندھکر گرے بیہوش ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھ کھلی دیکھا ایک مکان تنگ و تاریک
ہے اپنے کو مسلسل و مطوق پایا اندھیرے مین گھبرائے دعائین کرنے لگے دیکھا کہ زمین شق ہوئی ایک
پریزاد نکلی کاسۂ شیر برنج ہاتھ مین ایک ہاتھ مین صراحی پانی کی سامنے بدیع الزمان کے پیش کیا
بدیع الزمان نے کھیر کھائی پانی پیا وہ پریزاد مگس رانی کرتی رہی کہا ای جوان مین تیری خدمتگزار ہون
مجھے تیرے حال پر رحم آیا مین تجھکو نکال لیچلونگی طلسم سے نکلجا مین بھی تیرا ساتھ دونگی بدیع الزمان نے کہا
اب طلسم مین قدم آیا ہے بے اسکے فتح کیے ہوے نہ جائینگے یا موت لیکر آئی ہے پریزاد رونے لگی کہا ای جوان
جسوقت تونے اُس پریزاد کو باغ مین مارا مین الگ سے دیکھ رہی تھی دل پر میرا زور نہین اُسیوقت سے
گرفتار دام زلف ہوئی دل پر قابو نہین مین تجھکو لیے چلتی ہون آیندہ تیرا اقبال مین کنیزان ملکہ آسمان پری
سے ہون اس طلسم مین آکر پھنس گئی یہان والون نے مجھے طلسم باندھ دیا قیدیون کی نگہبان ہون
یہ کہکر کمر مین پنجہ دیا غرق زمین ہوئی نقب سحر سے لے نکلی ایک باغ مین لاکر بدیع الزمان کو چھپایا
کہا یہان چھپکر بیٹھو رات کو یہان دُردانہ پری آتی ہے اُسکے پاس لوح طلسم ہے کسی تدبیر سے اُس سے

لوح حاصل کرو اگر لوح پا لی فتاحی طلسم میں مصروف ہونا جہاں موقع ہو گا میں بھی اپنے کو پہونچاؤنگی اہالی
طلسم بڑے بڑے ساحران غدار ہیں تمکو فریب دینگے دھوکے دینگے لیکن جو لوح ملجائے تو اس سے ہوشیار رہنا بخوبی
سمجھا لگر دہ پریزاد باغ میں بدیع الزمان کو چھوڑ کر چلی گئی بدیع الزمان درختوں کی آڑ میں چھپکر بیٹھے جب
لیلی شب نے زلف عنبرین کھولی باغ میں خود بخود روشنی ہوئی ستارے چمکنے لگے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا
چند پریزاد ہیں آئیں انہوں نے آکر چبوترے پر فرش کیا آپ بھی اسی مقام پر بیٹھیں دمبدم طرف آسمان
کے دیکھ رہی ہیں کہ یکایک ایک آندھی چلی دیکھا ایک پریزاد کمسن تخت پر سوار مع چند پریزادوں کے
آکر پہونچی مسند پر بیٹھی ناچ گانا ہونے لگا اب بدیع الزمان حیران کہ میں اسکے سامنے کیونکر جاؤں
ایسا نہ ہو [illegible] ایک صندوقچی رکھی ہے کہ وہ باغ پر پہرا ہوا چاہئے پریزادیں دوڑی ہوئی آئیں کہا حضور دیو
سیماب خبر پا گیا کہ آپ اس باغ میں ہیں آپ کی تلاش میں آیا ہے کئی سو پریزادوں کو مار ڈالا ملکہ گھبرا گئیں چاہا
مقام سے اٹھیں چاہتی ہیں کہ صندوقچی کو اٹھائیں دیو سیماب سامنے آ پہونچا دو چار پریزادوں نے
چاہا بڑھکر روکیں دیو سیماب نے [illegible] پر لات ماری ملکہ دُردانہ پری بدحواس
ہو کر تخت پر سوار ہوئیں دیکھا آئیں دیو سیماب نے کہا اے دُردانہ آج کہاں جاؤ گی وہیں پہونچا دونگا جہاں
تم جاؤ گی آگے تخت ملکہ دُردانہ کا اور عقب میں دیو سیماب چلا لاشے پریزادوں کے پڑے رہ گئے ادہر
بدیع الزمان نے دیکھا صندوقچی رکھی ہوئی ہے تڑپکر دوڑے صندوقچی کو اٹھایا اب جو کھولا ایک برق چمکی
تختی الماس کی اسپر لکھا ہوا لوح طلسم گلزار سلیمانی بدیع الزمان نے لوح کو گلے میں ڈالا کہ وہی
پریزاد آکر پہونچی کہا اے شہزادے مبارک ہو لوح طلسمی بے مشقت آپ کو ملی لیکن اب فوراً برائے فتاحی
جائیے میں جا کر کہیں پر مخفی ہوتی ہوں یہ کہکر پریزاد گئی بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا
اے فتاح طلسم و اے سیار [illegible] جب باغ دُردانہ سے لوح حاصل ہوا اسم حاشیۂ لوح پڑھنا
اسی باغ میں ایک دریا ظاہر ہوگا اسمیں کود پڑنا گرداب دریا میں گر کے [illegible] مقام مقصود تک پہونچوگے
بدیع الزمان نے اسم پڑھا دیکھا تھوڑے [illegible] اور ایک دریا بے کنار موج مارتا ہوا ظاہر
ہوا بدیع الزمان بے خوف اسمیں کود پڑے معلوم ہوا شاہزادے کو کسی بلندی سے کودا ہوں اب جو
پاؤں زمین پر قائم ہوئے دیکھا ایک صحرائے سبزہ زار ہے ایک جانب سے آواز آئی او طلسم کُش
تجھے کس نے اس مقام پر پہونچایا دیکھا ایک دیو لٹھ منہ کھولے ہوئے آتا ہے بدیع الزمان تلوار

کھینچکر اُس دیونی پر جا پڑے دیونی نے بڑھکر چنگل مارا بدیع الزمان نے چنگل کو اُسکے خالی دے کر ہاتھ تلوار کا مارا دیونی کے دو ٹکڑے ہوے دونوں ٹکڑے تڑپ تڑپ کر دو دیونیان تیار ہوئیں دونون نے حملہ کیا پھر بدیع الزمان نے ہاتھ تلوار کا مارا جب ایک کو قتل کرتے ہین دو ونکر تیار ہوتی ہین تھوڑے عرصے مین کئی سو دیونیان ایک صورت کی ہر طرف سے بدیع الزمان پر حملے کر رہی ہین قریب ہی کہ وہ انکو پکڑ لین کاٹ مین بھی تلوار کی فرق آتے لگا کہ کان مین آواز آئی اسی طلسم کشا مقام افسوس ہی کہ لوح نہین دیکھتے بدیع الزمان کو یاد آیا جست کر کے ایک گوشے مین آئے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ اگر اسطرح دیونیان جمع ہو جائین تو خیال کر کے دیکھو شاخ نخل پر ایک طائر زمزمہ سرائی کر رہا ہی جب مُنھ کھول کر آواز دے اگر قادر اندازِ بے مثل ہو تو تیر اُسکے حلق مین مارو اگر اور کسی مقام تیر پڑیگا تو سنگ سیاہ ہو جاؤگے رہائی نہایت مشکل ہوگی بدیع الزمان نے کمان کیانی کاندھے سے اُتاری تاک کے تیر مارا حلق مین طائر کے پڑا توڑ کر گردن کے پار گذرا اُس طائر کے جسم سے شعلہ ہاے آتش نکلے تمام دیونیان جلکر خاک سیاہ ہوئین آواز آئی کشتی مرا نام من عفریتہ خونخوار بود مار کر اُسکو بدیع الزمان پلٹے تھے کہ وہی پریزاد کہ جو قید خانے سے لائی تھی اُسنے آکر مبارکباد دی کہا اے شہریار ایسی غفلت نہ فرمائیے یہ طلسم گلزار سلیمانی ہی یہ کہکر رخصت ہوئی بدیع الزمان نے پھر لوح کو دیکھا مرقوم تھا اپنے کو باغ گلعذاران مین پہونچاؤ بدیع الزمان حیران کہ باغ گلعذاران کس مقام پر ہی ہر چند لوح مین دیکھتے ہین سواے اس لفظ کے اور کوئی لفظ مرقوم نہین پریشان پریشان ایک جانب چلے تھوڑا راستہ طی کیا تھا کہ ایک دیو سامنے سے آیا اُسنے آکے جھک کے سلام کیا کہا اے فرزند صاحبقران آپ ہی نے عفریتہ خونخوار کو مارا ہین امیدوار ہون کہ میری بھی آرزو حصول ہو اور عرض میری قبول ہو بدیع الزمان نے کہا کہ بیان کر کہا اے فرزند رشید صاحبقران ایک مقام ہی کہ اُسکو باغ گلعذاران کہتے ہین وہان دیو گیتوس مردم خوار رہتا ہی میری بیٹی سمناک دیونی براے شکار دشت مین آئی تھی اُسکو یہ جبر پکڑ کر لیگیا باغ گلعذاران مین لیجا کر رکھا ہی اب امیدوار ہون کہ حضور تشریف لیچلین آپ کشندہ عفریت کے فرزند ہین آپ گیتوس پر غالب آئینگے بدیع الزمان خوش ہو گئے پوچھا تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا مجھے محراب دیو کہتے ہین طلازمان آسمان پری سے ہون بدیع الزمان نے کہا اے محراب مجھے باغ گلعذاران مین لے چل دیو

محراب نے بدیع الزمان کو کاندھے پر سوار کیا لیکر بلند ہوا بعد عرصۂ دراز کے طرف زمین کے چلا
بدیع الزمان کے دماغ مین بوے خوش آئی نگاہ اُٹھا کے دیکھا باغ نہایت سرسبز و شاداب اور
گلہاے رنگا رنگ شگوفہ ہاے بوقلمون نہرین پانی سے بھری ہوئین آب صاف و شفاف ایک
جانب دیوزاد پھر رہے ہین دارین کاندھون پر زاغ نول ہاتھ مین ٹہلتے پھرتے ہین محراب نے کہا
اے شہریار مین آپ کو ایک گوشے مین اُتارتا ہون دیو کیتوس آئیگا بموجب حکم لوح کام کیجیے گا گوشے مین
اکر محراب نے بدیع الزمان کو اُتارا آپ علیحدہ ہوا بدیع الزمان گوشے مین بیٹھے دیکھ رہے ہین
کہ آندھی سیاہ چلی دیکھا تخت پر ایک دیو سوار چالیس نرہ دیو تخت کو کاندھے پر اُٹھائے ہوے لاکر
زمین پر پہونچایا وہ دیو بیٹھا ہوا کہ رہا ہے ابھی ملکہ عالم نہین آئین بدیع الزمان جب لوح دیکھتے
ہین لوح منع کرتی ہے کہ ابھی دخل نہ دو بدیع الزمان ٹھہر جاتے ہین تھوڑے عرصے کے بعد ایک
آندھی سیاہ اُٹھی آگ آسمان سے برسنے لگی پھول برسے بعد اُسکے ایک تخت پر دیکھا ایک دیونی ساحرہ
سوار کنیزین گھیرے ہوے زمین پر آکر پہونچی تخت رکھا گیا کیتوس مردار خوار اپنے مقام سے
اُٹھا اُس دیونی کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا لاکے مسند پر بٹھلایا پوچھا آج دیر کیون لگی دیونی نے کہا
اے کیتوس کیا کرون جب ارادہ کرتی تھی کہ جاؤن دل دھڑکتا تھا تو نے سنا طلسم کشا آگیا ہے اور
طلسم کشا آدم زاد بھی ہے یہ سُنکر کیتوس ہنسا کہا اے ملکہ گلعذاران جادوگر لشکر آدم زادان سامنے
آوے تو پھینکنے لگاؤن طلسم کشا کی کیا مجال ہے کہ مجھ تک آسکے توڑ مروڑ کے کھا جاؤن گلعذاران
دیونی ساحرہ نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کہ اے کیتوس یہ خیال نکر وہ طلسم کشا فرزند حمزۂ عرب ہے
جسنے دیو عفریت کو مارا پسران حمزہ دیوکش ہین بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا اب
رات کم باقی رہ جاے گی گلعذاران و کیتوس دونون قتل ہون یہان عاشق و معشوق شراب پی رہے
ہین کہ باغ سے آواز آئی یا شیداے کافران بھیا واے نابکاران پُر دغا نعرۂ بدیع الزمان

بدیع الزمانم کہ در روز کین — توانم کشم آسمان بر زمین
کہ سر فتنہ با خستہ تا م شد — ز تیغم بسا کفر اسلام شد

نعرۂ بدیع الزمان سے کیتوس و گلعذاران تھرا گئے کیتوس نے
آواز دی پسر حمزہ کو لینا چالیس ہزار نرہ دیوان گرد بدیع الزمان کے آگئے چہار طرف سے حملے
لڑنے لگے اب یہ بیچ مین اُن دیوزادون کے لڑ رہے ہین چاہتے ہین کہ لڑتا بھڑتا قریب کیتوس

و گلعذاران پہونچون دیو نہین جانے دیتے دیونی سحر کر رہی ہو آگ برسا دی کبھی پانی برسا دیا
بدیع الزمان لوح چمکاتے ہین دیو زاد بھاگتے ہین جسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے رات بھر تیغ مین
تلوار چلی گریبان سحر چاک ہوا بدیع الزمان نے دیکھا چند دیو مارے گئے باقی غلغلہ کر رہے ہین
بدیع الزمان نے پریشان و بیقرار ہو کر دعا کی کہ ای رب کارساز و ای حاکم بے نیاز دشمنون کے ہاتھ سے بچالے نظم

اِمداد مشکل از شہ مشکل کشا طلب	حاجت فقط ز حضرت حاجت روا طلب
فائز کند بمنزل مقصد ترا طلب	باشد اگر براہ خدا رہنما طلب
فانی است عمر و دولت و دنیا و مال و جاہ	ہرگز وفاے عہد زین بے وفا طلب
ای بندہ بندگی کن و شاہنشہی بخواہ	ای خاکسار خاک شو و کیمیا طلب
مطلوب گرچہ دور نباشد ز ما نگر	بہر وصول شرط شود ہندیا طلب

بلا کر جو بدیع الزمان نے دعا کی قضاے کار نقابدار زمرد پوش جو ہوا خواہ بدیع الزمان
پردۂ قاف مین ہو وہ اُڑا ہوا جاتا ہو اُسنے جو دیکھا کہ بدیع الزمان شیرانہ لڑ رہے ہین ہین سے
نقابدار نے نعرہ کیا آقاے نامدار مین آ پہونچا بارہ ہزار نرہ دیوان سے آکر گرا وہ شمشیر زنی کی کہ
ہر طرف سے صداے احسنت و آفرین بلند ہوئی اتنی مہلت جو بدیع الزمان نے پائی لڑتے بھڑتے
سامنے کیتوس کے پہونچے کیتوس نے وار ماری بدیع الزمان نے خالی دیکر ہاتھ مارا کہ کیتوس
کے دو ٹکڑے ہوے گلعذاران دیونی نے گریبان پھاڑ ڈالا وہ سحر کیا کہ نقابدار گھوڑے سے
گرا ساتھ والے تصویر تصویر ہو کر رہگئے ہاتھ شمشیر زنی سے رک کے حیران حیران مثل آئینہ نگران ہین
بدیع الزمان نے بڑھکر لوح چمکائی نقابدار کو سنبھالا کہا ای شیر بیشۂ جرأت خوب وقت پر آکے
ہوشیار رہو نقابدار پھر گھوڑے پر سوار ہوا پھر لڑائی مین مصروف ہوا ساتھ والے بھی لڑنے لگے
گلعذاران نے جو یہ معرکہ دیکھا قصد کیا کہ نکل جاؤن پھر بدلہ طلسم کشا سے لونگی غلطک مار کر
پر پیدا کیے قصد کیا کہ بلند ہو کر نکلون بدیع الزمان نے تیر مارا کہ ساحرہ کے سینے پر پڑا
پشت کو توڑ کر پار گذرا دیونی گر پڑی جسم سے اُسکے شعلہ ہاے آتش نکلے دیو زاد جلنے لگے جلکر خاک
ہوے آواز آئی کشتی مرا نام من گلعذاران جادو بود اب باغ مین سناٹا ہوا نقابدار نے
آکر بدیع الزمان کو سلام کیا عرض کی بڑے عرصے کے بعد آپکا قاف مین آنا ہوا بدیع الزمان

نے فرمایا طلسم مین یاقوت پری بنت نیران جنی قید ہو گئی ہے اُسکی رہائی کو آیا ہون کہ دیو محراب بھی آیا کہا دیکھا شہریار اب آپ کو مقام ہستی تک پہونچاؤن نقابدار کھڑا بدیع الزمان سے باتین کر رہا ہے کہ آسمان سے نقابدار یاقوت پوش طرفدار قاسم جاتا تھا باغ مین جو بدیع الزمان کو دیکھا جل گیا آواز دی او زمرد پوش تو اپنے آقا سے باتین کر رہا ہے یہ کہکے گرا اس جلدی مین ہاتھ مارا کہ زمرد پوش کا سر زخمی ہوا محراب پر جا پڑا محراب کو قتل کیا کہا او پسر حمزہ یہ مددگار تیرا ہوگا قاف مین عمر بھر سرگردان رہیگا زمرد پوش تو زخمی ہو کر نکل گیا بدیع الزمان اکیلے رہگئے یاقوت بھی بھاگا یہ کہ گیا کہ آپ اسی مقام پر رہیے بدیع الزمان نے جو لاشہ محراب کا دیکھا پریشان ہوے کہ اگر یہ ہا ہے زندہ ہوتا مقام ہستی تک پہونچا دیتا لوح کو دیکھا لوح مین یہ مضمون نکلا کہ سوائے محراب کے اور کوئی مقام ہستی تک نہین لیجا سکتا اب بدیع الزمان حیران ہین کہ کیا کرون لوح مین یہ علم نکلا ہے محراب مارا گیا اب کیا تدبیر کرون پھر لوح کو دیکھا یہ مضمون نکلا کہ سوائے دیو کے کوئی مقام ہستی تک نہین پہونچا سکتا بدیع الزمان سرنگون کھڑے ہین لاشہ گیتوس و گلعذاران پڑا ہوا ہے کہ آسمان سے رونے کی آواز آئی کوئی ہاک ہاک کر کہ رہا ہے کہ ای برادر تجھکو کسنے مارا اگر تیرے قاتل کو پاؤن ہڈیان چبا کر کھا جاؤن دیکھا بدیع الزمان نے ایک دیو لاش پر گیتوس کی آکر گرا ہائے بھائی ہائے بھائی کہکر رونے لگا یہی کہ رہا ہے کہ قاتل کو تیرے کیونکر پاؤن بدیع الزمان سامنے آکے آواز دی او بے حیا ستمگر قاتل گیتوس دیو نے کہا ستمگر دیو فیل سر یہ کہکے اُس دیو نے دوڑ کر چنگل مارا منظور ہوا گولی بنا کو کھا جاؤن بدیع الزمان نے کلائی پر ہاتھ ڈالا فیل سر لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی بدیع الزمان نے اُکھیڑ کر مارا کہ دیو چارون شانے چت گرا بدیع الزمان کود کر چھاتی پر سوار ہوے فرمایا کہ فنا خنت مین پروردگار کی کیا کہتا ہے فیل سر نے کہا آپ کا نام نامی اسم گرامی کیا ہے بدیع الزمان نے کہا فرزند صاحبقران کشندہ عفریت و سمندون فیل سر یہ سنکر قدمون پر گرا کہا شکر ہے کہ آپ کے قدمون تک پہونچا فرمایا مجھکو مقام ہستی تک تو پہونچا دے گا وہ مقام کتنی دور ہے فیل سر نے عرض کی کہ اگر انسان جانیکا ارادہ کرے دو سو برس مین پہونچے مین تیسرے دن آپ کو پہونچا دونگا بدیع الزمان کاندھے پر فیل سر کے سوار ہوے فیل سر بدیع الزمان کو لیکر چلا برابر کہکشان فلک کے بلند ہو گیا ایک دن بعد ایک شب

فیل سر اڑا ایک پہاڑ دکھائی دیا کہ نہایت ویران ہی بڑے بڑے نخل ہر طرف جانور پھرتے ہین اُس پہاڑ
پر لا کر فیل سر نے بدیع الزمان کو اُتارا بدیع الزمان نے کہا ای فیل سر اس مقام پر کون رہتا ہی یہ تو کوہ
بالکل ویران ہی عرض کی غلام نہین جانتا مقام ہستی اسکو کہتے ہین بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا
حکم نکلا گوشے مین بیٹھکر اسم حاشیۂ لوح ورد زبان کرو قدرت پروردگار کا تماشہ ظاہر ہوگا بدیع الزمان
نے بیٹھکر اسم مذکور پڑھا پڑھکر جو دم کیا ایک آندھی سیاہ چلی اب جو آندھی برطرف ہوئی دیکھا صحرائے
پُر بہار رعنا دلیبان خوشنوا کی پکار درخت بار اثمار سے سربسجود قدرت معبود ظاہر ہی دم بھر مین تمام
صحرا سبزہ زار ہوگیا دوبارہ جو اسم پڑھکر دم کیا دیکھا کہ پھر آندھی چلی جب آندھی دفع ہوئی دیکھا
بہت سی نازنینان مہ جبین ایک بارگاہ لیکر آئین اُس بارگاہ کو استادہ کیا دست بستہ کھڑی ہوئین سہ بارہ
جو بدیع الزمان نے اسم پڑھا دیکھا پھر ہوا چلی بعد تھوڑی دیر کے ایک تخت پر ایک نازنین نہایت
حسین گرد کنیزان ماہ پیکر عارض رشک قمر نازک بدن سمنبر آکر پہونچی داخل بارگاہ ہوئی پھر تو
بدیع الزمان نے اس معاملات کو دیکھکر چاہا اپنے مقام سے اُٹھون کہ ایک نازنین آئی برائے
تعلیم خم ہوئی دست بستہ عرض کی آپ کو ملکۂ عالم یاد فرماتی ہین بدیع الزمان نے لوح کو ملاحظہ کیا
حکم سے آگاہ ہوکر ساتھ اُس نازنین کے بارگاہ مین آئے دیکھا وہ نازنین اپنے مقام سے برائے
استقبال اُٹھی جھک کر سلام کیا گورے گورے ہاتھ پھیلا کر اشارہ کیا کہ آئیے بدیع الزمان ساتھ
اُسکے بارگاہ مین آئے مسند پر بیٹھے نازنین نے کہا ای شہریار میری جانبازی آپ پر ثابت ہوئی
یا لوح کو ملاحظہ کیجیے کہ آپ پر ثابت ہو جائے بدیع الزمان نے چاہا لوح کو نکالون ملاحظہ کرون
اُس نازنین نے کہا ذرا تامل کیجیے میرے بزرگ کاہن تھے اُنھون نے حکم لگایا ہی کہ اس طلسم کو فرزند
صاحبقران فتح کرینگے اور ہمارے خاندان کی دختر انکے عقد مین ہوگی کمینز آپ کو تا بادشاہ طلسم ضرور
پہونچا دیگی ورنہ بڑی کوشش کرنا ہوگی بادشاہ طلسم کا ملنا دشوار ہی برسون ڈھونڈھیے گا بادشاہ کو
نہ پائیے گا مین ساتھ اپنے لیچلونگی بس اب لوح کو ملاحظہ کیجیے بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا نوشتہ
پایا کہ ای طلسم کشا یہ ملکہ گلپوش تمہاری خیر خواہ ہی اسکے ساتھ دربار شاہ طلسم مین جاؤ نہایت
تکلف سے بادشاہ پر دست انداز ہوگے بدیع الزمان نے کہا ای گلپوش مجھے اپنے ساتھ دربار
شاہ طلسم مین لیچل گلپوش نے کہا تخت پر سوار ہوجیے بدیع الزمان تخت پر سوار ہوے کنیزون نے

تخت اُٹھا یا لیکر چلین ایک باغ مین لاکر اُتارا کہ یکایک باغ مین ہلڑ ہوا کئی ہزار نرہ دیو آ پڑے پکارتے ہوے او گلپوش تو شاہ کی کیون دشمن ہوئی طلسم کشا کو لیکر چلی ہم تجھکو قتل کرینگے اتبو بدیع الزمان لڑنے لگے ایک طرف ہٹکے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا غول مین دیو اشکال جسکے ہاتھ مین زاغ نول ہو اُسکو قتل کرو سب دیو بھاگ جائینگے بدیع الزمان لڑتے بھڑتے قریب اشکال کے پہونچے اشکال نے زاغ نول مارا بدیع الزمان نے روک کر ہاتھ مارا کہ دیو اشکال کے دو ٹکڑے ہوے اشکال مرکر گرا آواز آئی او گلپوش ہوشیار ہو جا گلپوش یہ صدا سُنکر دوڑی کہ عقب مین بدیع الزمان کے جاکر چھپے کہ ایک شعلہ بھڑک کر گرا گلپوش نے ایک چیخ ماری یہ سُنکر بدیع الزمان دوڑ پڑے جبتک قریب پہونچین اتنے عرصے مین لاشہ اشکال کا جلا دہ. نازنین بھی جلکر خاک ہوئی بدیع الزمان کو نہایت افسوس ہوا بعد مارے جانے اُس نازنین کے بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اگر گلپوش قتل ہو تو سامنے نخل نرگس ہی اسکو بہ قوت صاحبقرانی اُکھیڑ و نقب کی راہ سے دربار شاہ طلسم مین پہونچو گے بدیع الزمان نے نخل جو اُکھیڑا دہنہ کہ نقب پختہ ظاہر ہوا بسم اللہ کہکر نقب مین داخل ہوے عرصۂ دراز تک نقب مین راستہ چلے اب جو سر نکالا دیکھا گلزار جادو تخت پہ بیٹھی ہی دربار جما ہوا ہزارہا دیو نادیدہ بیٹھے ہین بدیع الزمان نے سر نکالتے ہی نعرہ کیا

نعرۂ بدیع الزمان

بدیع الزمانم یل شیر دل	سہم قاتل کافرانِ جہان	نہال گلستان صاحبقران
فراری شد آن کافر پُر دغا	کہ سہراب و رستم زتیغم خجل	ز گنجاب گشتم چو جنگ آزما
یل صف شکن نامور پہلوان	علم تیغ دربا ختر شد بہ جنگ	تفاگشتہ حیران چو آئینہ زنگ
	بدیع الزمان ابن صاحبقران	گلزار جادو تخت سے اُٹھی

کہا ارے طلسم کشا کو مارلو سحر کرنے لگی آگ برسائی تلوار بن گرائین بدیع الزمان لوح چمکا رہے ہین ہزارہا نرہ دیو حربے لیکر بدیع الزمان پر گرے چاہتے ہین قتل کرین بدیع الزمان شیرانہ جنگ کر رہے ہین گلزار جادو نے دوڑ کر ہاتھ تلوار کا مارا بدیع الزمان نے سپر پر روکا اُلجھا دیے سے ہاتھ نکالکر تلوار کا ہاتھ مارا گلزار جادو نے سر آگے کر دیا تلوار سر پر پڑی دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی اُس ساحرہ کے اسطح کا اندھیرا ہو گیا کہ کچھ معلوم نہین ہوتا بعد تھوڑے عرصے کے روشنی ہوئی دیکھا لاشہ کوئی نہین معلوم ہوتا بدیع الزمان حیران کہ یہ کیا معرکہ ہوا.

لوح کو گھبرا کے دیکھا نوشتہ پایا ای فتاح طلسم گلزار جادو شعبدہ کرکے نکل گئی اب اُسکو تلاش کرو جبتک گلزار نہ قتل ہوگی ہزار طرح کے فتور برپا ہونگے بدیع الزمان نے ہرچند دیکھا کچھ اور نوشتہ نہ پایا حیران حیران اُس قصر سے نکلے ایک ہفتہ جابجا پھرے قریب ایک پہاڑ کے پہونچے اُسکے دامنے مین بیٹھے دعا کو ہاتھ اُٹھائے کہ ای کریم و رحیم گلزار جادو کا مقام ملے کہ اُسکو قتل کرون اور طلسم سے فراغت پاؤن لشکر والونسے جا کر ملون بیقرار ہوکر دعا جو کی کان مین آواز تسبیح خوانی کی آئی کوئی مرد بزرگ بہ فصاحت تسبیح پڑھ رہا ہی بدیع الزمان اس آواز پر متوجہ ہوے گھاٹیان طی کرکے پہاڑ پر آئے دیکھا ایک حجرہ پتھر کا بنا ہی ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوے تسبیح خوانی کر رہے ہین بدیع الزمان نے بڑھکر سلام کیا اُس مرد بزرگ نے آواز دی ای فرزند صاحبقران ای فاتح طلسم گلزار سلیمانی ہم کئی دن سے آپ کا انتظار کر رہے ہین اس خلق سے بدیع الزمان سے بات کی کہ بدیع الزمان خوش ہوگئے سلام کرکے قریب مرد بزرگ کے بیٹھے کہا آپ اس تنہائی کے مقام مین تشریف رکھتے ہین جہان انسان کا نام نہین ایسے مقام پر آپ خورش کیونکر پہونچتا ہی ہر امر کی تکلیف ہوتی ہوگی اُس مرد بزرگ نے کہا ای فرزند رشید صاحبقران وہ رزاق مطلق کارساز برحق ہی اُسپر تکیہ کرکے یہان بیٹھے ہین سب چیزین لطف سے بہم پہونچتی ہین آج شب کو تشریف رکھیے اس امر کو بھی دیکھ لیجیے کہ کیونکر بہم پہونچتا ہی بدیع الزمان بہ فرحت اُس مقام پہ بیٹھے شام کو ملٹ کے دیکھا پہلو سے سجادہ پر دسترخوان رکھا ہی گرم گرم دھوان نکل رہا ہی اُس مرد بزرگ نے کھولا دو قابین مرغ پلاؤ کی دیکھین کہا نوبابا ایک میرے واسطے اور ایک مہمان کا حصہ بدیع الزمان نے جو اُس پلاؤ کو نوش کیا تمام دنیا کی نعمت کا اُسمین مزہ تھا جس شی کا اُسمین مزہ تصور کرتے ہین اسی شی کی لذت ملتی ہی جب شکم سیر ہوکے کھا چکے کھانے سے قابونکو اسیطرح معمور پایا ایک طرف دیکھا کوزہ آب رکھا ہی پانی پیا برف سے زیادہ سرد شب کو بدیع الزمان اُسی مقام پر رہے وہ مرد بزرگ تسبیح خوانی کر رہا ہی بعد نماز سحر پھر اسیطرح کھانا آیا بدیع الزمان نے پھر خاصہ گوشت کیا بدیع الزمان نے مرد بزرگ سے پوچھا آپ کا اسم گرامی کیا ہی زاہد نے کہا ابرار عبادت گزار مجھکو کہتے ہین کئی سو برس ہوے اس مقام پر عبادت کرتے ہوے آج آٹھوان دن ہی کہ بزرگان دین نے فرمایا فرزند صاحبقران تلاش مین گلزار کے سرگردان ہین تم نشان بتا دینا جس

اُسیدن سے انتظار مین تھا لیکن آپ کا آنا بعد آٹھ دن کے ہوا ایک شومیرے پاس ہے آپ کا گذر بڑے
مقام سخت پر ہوگا وہان اس فقیر کو یاد فرمانا پھر زیر جانماز سے ایک نقش جو تختی پر کندہ تھا نکال کر
کہا اسکو بازو پر باندھیے اور پہاڑ سے اُتر کے اسم حاشیۂ لوح ورد زبان کیجیے سامنے آپ کو شہر
عظیم الشان معلوم ہوگا وہی قلعۂ طلسم ہے اگر آپ نے اپنے کو باحتیاط دارالامارہ مین پہونچایا تو
گلزار بہار پیرا کے آپ قاتل ہین اسی مقام پر جو جو آپ کو تلاش ہے سب کچھ دستیاب ہوگا اور نقش
مین فقیر کے یہ تاثیر ہے کہ جب ساحرونسے آپسے مقابلہ پڑے تصور مین یہ نقش پیش نگاہ رہے کسی کا
سحر آپ پر تاثیر نہ کریگا اسکی حفاظت رہے بدیع الزمان ابرار عبادت گزار سے رخصت
ہوے جب زیر کوہ آئے پہاڑ نظرونسے غائب ہوگیا اور حیرت بدیع الزمان کی بڑھی لوح طلسمی کو
گلے سے اُتارا اسم حاشیۂ لوح پڑھکر دم کیا ایک غبار بلند ہوا ہوا نے غبار کو ہٹایا دیکھا سامنے
ایک شہر عظیم الشان ہے پھاٹک کھلا ہوا کاہ فروش ہیزم فروش گٹھے لیے شہر مین جاتے ہین
بدیع الزمان اُٹھے بسم اللہ کہکے شہر مین آئے دیکھا شہر آباد رعایا دلشاد ہر کوچے مین رئیسونکی سواریان
جاتی ہین بدیع الزمان دیکھتے ہوے چوک مین پہونچے دیکھا عمدہ کمرے اُسپر نازنینان مہ جبین
و مہ جبینان مہ تمکین کرسی پر بیٹھی ہین اکثر کمرون پر جابجا مجرا ہورہا ہے سیکڑون عاشق کمرون کے نیچے
کھڑے ہوے التجا کررہے ہین کہ غلامونکو خدمت مین رکھیے ہم بھی آکر قدمونکو بوسہ دین وہ مغرور
حسن و جمال کچھ جواب نہین دیتین جمال بدیع الزمان کو دیکھا کہ ایک جوان خوش رو خوش نخز غزال چشم
شیر خشم قبضۂ تلوار قبضے مین سپر پشت پر کمان کیانی دوش پر ہزار تیرونکا ترکش مثل دُم طاؤس بائین
ہاتھ پر سب نازنینان مہ جبین اُٹھ کھڑی ہوئین پہلے تو اشارے کرنے لگین پھر ہاتھ جوڑ کر بلانے لگین
کہ اے رستم خصال یوسف جمال ہمارے پاس آؤ ہم مشتاق دیدار تھے ہماری خوش نصیبی کہ تمکو خدا نے
یہان پہونچایا اب بے پروائی بہتر نہین جب بدیع الزمان نے ان باتونکا جواب نہ دیا تو
پکارنے لگین کہ اے مغرور حسن کہانتک غرور کریگا بدیع الزمان نے لوح پر نگاہ ڈالی عبارت
نکلی کہ اے طلسم کشا یہ عجائب طلسم ہے انپر توجہ نہ کرو اپنے کو دارالامارۂ شاہی تک پہونچاؤ بدون
ملاحظۂ لوح کوئی کام نہ کرنا بدیع الزمان چلے شہر مین ہلڑ ہے کہ طلسم کشا آگیا بدیع الزمان
یہ آوازین سنتے ہوے قریب دارالامارۂ شاہی کے پہونچے دیکھا سات ہزار ملازم جمع ہوے

کھڑے ہین گھوڑا ہاتھی پالکی جابجا سواریان سرداروں کی موجود ہین پردہ زنبوری کھنچا ہوا ہی قرق زنجیر
سنہری لگی ہوئی ہی ایک جوان درگہ سالار قوی تن قوی من تیغہ برہنہ لیے ٹہل رہا ہی جب بدیع الزمان
قریب پہونچے کُل فوج نے سلام کیا بدیع الزمان سلام لیکر قریب درگہ سالار کے پہونچے فرمایا اپنی ملکہ
سے عرض کرو کہ ایک جوان آپ کی ملاقات کو آیا ہی درگہ سالار اندر چلا بدیع الزمان اُسکے پیچھے داخل
بارگاہ ہوے دیکھا ایک ساحرہ سن رسیدہ تخت پر بیٹھی ہی ذنگل و کرسیون پر سردار بیٹھے ہین درگہ
سالار نے جاکر عرض کی ایک جوان دروازے پر آیا ہی امیدوار باریابی ہی کہ بدیع الزمان نے
بہیبت و جلالت آواز دی سلام میرا اُسپر ہو کہ جو پروردگار کو لا شریک جانتا ہی یہ سُنتے ہی گلزار جادو
نے آواز دی ارے طلسم کشا کیونکر آگیا یہ مقام وہ ہی کہ ہوا کا گذر ہونا دشوار ہی لینا اس شخص کو زندہ
نہ بچے چہار جانب سے تلوار کھینچکر سردار اُٹھے بدیع الزمان کو گھیر لیا تلوار چلنے لگی گلزار جادو نے
اُٹھکر سحر کیے کہ زمین کو جنبش ہوئی بدیع الزمان کا پانون نہین جمتا بدیع الزمان نے لوح کو چمکایا
جنبش زمین کی موقوف ہوئی جب لوح کو چمکایا سردار ذنگل مچاتے ہین کہ اے ملکہ ہمکو طلسم کشا نہین سوجھتا
آنکھوں سے نہین معلوم ہوتا بدیع الزمان اُنکو قتل کرتے ہوے قریب تخت کے پہونچے گلزار جادو
تڑپ کے بلند ہوئی بدیع الزمان نے لوح کو چمکایا ایک برق تڑپ کر آسمان سے گری گلزار جادو
کے دو ٹکڑے ہوے سردار جلنے لگے ایک سناٹا ہوا کہ زمین کانپنے لگی گھڑی بھر کامل اندھیرا رہا بعد
عرصۂ دراز کے آواز آئی کُشتی مرا نام سن گلزار ساحرہ بادشاہ طلسم گلزار سلیمانی بود چند عرصے کے
بعد دیکھا قلعہ وغیرہ غائب ایک قصر مین اپنے کو پایا ایک مکان سے کراہنے کی آواز آتی ہی
بدیع الزمان نے جاکر قفل کاٹا اندر قصر کے پہونچے دیکھا کئی سو جوان مُسلسل و مطوق بیٹھے افسوس
کر رہے ہین کوئی کہتا ہی آج کیا معرکہ ہی کہ ماران سیاہ ہمارے گرد سے غائب ہوے کہ بدیع الزمان
پہونچے سبکو قید سے رہا کیا اُن سب سے پوچھا اور کوئی بھی قیدی یہان ہی یہ لوگ سب گھبرا گئے کہا اے
شہریار زندان خانۂ طلسمی یہی مقام کہلاتا ہی لیکن کئی دن سے معلوم ہین جو قصر ہی اُسمین سے رونیکی آواز آتی
ہی کوئی ملک کے پکارتا ہی افسوس اُس شہر کو ہماری خبر کون سُنائے کہ ہماری مدد کو آتے ہمکو اس مصیبت سے
چھڑاتے بدیع الزمان نے اُس قصر کو کھولا دیکھا قصر مین ایک قفس لٹکا ہی اُسمین یاقوت پری ہی بدیع الزما
نے صندلی لگاکر قفس کو اُتارا یاقوت پری کو اُسمین بیہوش پایا قفس سے نکالا حال زار دیکھکر آنکھوں سے

اشک حسرت ٹپکائے وہ اشک جب عارض پر یاقوت پری کے گرے آنکھ کھولکر بدیع الزمان کو
دیکھا بہ تعجیل اٹھ بیٹھین پوچھا ای شہریار آپ کو کسنے خبر پہونچائی بدیع الزمان نے کہا طلسم گلزار سلیمانی
فتح کیا تب تم تک پہونچے ایک طرف سے ایک مرد بزرگ آیا کنجیان ہاتھ مین کہا ای شہریار امانت
آپ کی غلام کے قبضے مین ہی اسکو لیجے کوٹھے کھولیے کئی سے دیو بھی قید تھے انکو بھی قید سے چھڑایا گئی ہزار
صندوق اسباب کے نکلے دیوزاد ونکے سر پر لدوائے اوّل شہر مین یاقوت پری کے آئے اور
نیران جنی بصدق دل مسلمان ہوا یاقوت پری کو ساتھ بدیع الزمان کے منسوب کیا بدیع الزمان
نے کہا ابھی مقدمۂ طلسم ہفت پیکر باقی ہی اگر زندہ بچے تو آکر شادی کرینگے ناموس ہمارا اسی مقام
پر رہے بہت سامال نیران جنی کو دیا امتیہ کو بھی ساتھ لیا سلاح طلسمی امتیہ کو پہنایا تخت پر سوار ہوے
دیوزاد اسباب لیے ہوے ساتھ مین شکارگاہ سلیمانی سے گذرتے ہوے جبل اعلی تک پہونچے
امتیہ نے کہا آج اسی پار رہجائیے کل دنیا مین پہونچ جائیے گا بدیع الزمان اسی مقام پر اترے
بارگاہ استادہ ہوئی رات کو پلنگ پر آکے لیٹے امتیہ قریب ہی باتین امتیہ سے طلسم کی کر رہے ہین
نقش عبادت گزار کا ملنا امتیہ سے بیان کیا کہا وہ میرے بازو پر ہی انشاءاللہ سرحد ہفت پیکر مین
کام آئیگا امتیہ خوشی کر رہا ہی کہتا ہی ای شہریار یہ تحفہ خوب ملا اس طلسم سے مراد حاصل ہوئی کہ ایک
ایک آواز کان مین آئی ای فلک کجرفتار وای گردون غدار کہانتک کجروی کریگا دلکو غم والم سے
بھریگا اس سے تو موت بہتر زندگی نے پریشان کیا بدیع الزمان نے کہا ای امتیہ کوئی دردرسیدہ
روتا ہی امتیہ نے کہا حضور مقام سرحد قاف ہی کوئی غول وغیرہ روتا ہوگا اسپر متوجہ نہ ہوجیے مگر
بدیع الزمان نے نہ مانا امتیہ کو ساتھ لیکر صدا کے نشان پر چلے جب باہر نکلے صدا بدر پے آرہی ہی
صدا مین وہ درد ہی کہ آواز سنکر دل بیقرار ہوتا ہی کوئی آدھ کوس راستہ طے کرکے جنگل مین پہونچے دیکھا
سائے مین ایک شجر کے ایک جوان بیٹھا ہوا گریہ وزاری کر رہا ہی کبھی بیتاب ہو کے اٹھ کھڑا ہوا اگرد
نخل پھرا پھر لڑکھڑا کر گرا کئی مرتبہ اٹھا مگر اٹھ نہ سکا اپنی کم طاقتی پر روتا ہی گرد مین اٹا ہوا گریبان پھٹا ہوا
بدیع الزمان نے جو یہ حال پر ملال دیکھا دل بیتاب ہو گیا فرمایا کیون امتیہ تو اس بیقراری کو
دیکھتا ہی نہین معلوم کیا اسکو صدمہ پہونچا جو اس جنگل مین یون بیقرار اور اشکبار ہے امتیہ نے
عرض کی ای شہریار کوئی تو ایسا صدمہ پہونچا کہ اسقدر بیتاب ہی بدیع الزمان قریب گئے فرش خاک پر

بیٹھ گئے شانہ پکڑ کے ہلایا کہا ای جوان مزاج کیسا ہی کچھ صدا نہ دی جب کئی مرتبہ بدیع الزمان نے پکار کے کہا ای برادر آنکھین کھولو منھ سے بولو جواب تو دو ہم تمھارا حال پوچھنے آئے ہین اُس جوان نے آنکھ کھولی کہا آپ کون بزرگ ہین کہ مجھ غریب بیکس کا حال پوچھنے آئے ہین مین کیا اپنا حال کہون بدیع الزمان نے کہا ضرور کہنا پڑیگا تمکو بہت بیتاب پاتے ہین اُس جوان نے سراپائے بدیع الزمان دیکھکر پوچھا حضور کا نام کیا ہی بدیع الزمان نے نام اصلی بتایا نام صاحبقران سُنکر وجد مین آگیا اپنے مقام سے اُٹھا جھک جھک کے سلام کرنے لگا کہا ای یاور غریبان وای داد رس بیکسان آپ سے کہنے کا لطف ہی آپ کے بزرگون نے کافرونکو گُھس گُھسکے مارا ہر ایک کی مشکل مین شریک ہوے لیکن اب امیدوار ہون کہ جو حال عرض کرون اُسکی مراد پاؤن بدیع الزمان نے فرمایا حتی الوسع کوشش کرینگے وہ جوان رونے لگا کہا ای شہریار مجھے اقلیم تاجدار کہتے ہین میرا بیٹا وہیم زور آزما نہایت جری بہادر پہلوے جبل اعلیٰ مین میرا ملک ہی شکار کو وہان آیا ایک طاؤس پر تیر مارا ساتھ والے اُسکے کہتے ہین تیر پڑتے ہی طاؤس تو غائب ہو گیا غبار بلند ہوا صدائین ہیبتناک آنے لگین بعد تھوڑے عرصے کے ہمنے دیکھا کہ وہیم گھوڑے پر نہین ہی مرکب خالی کھڑا ہی ساتھ والے کوتل مرکب لیکر میرے پاس آئے مجھسے حال بیان کیا مین اُس جنگل مین آیا جس مقام پر کہ وہ طاؤس غائب ہوا تھا وہان آکر رفیق مصاحب جمع ہوے سب رونے لگے مین بھی پچھاڑین کھانے لگا اب سُنیے کہ جب سب روئے تو ایک صداے ہیبتناک آئی کہ کیون یہان روتے ہو جاؤ ورنہ اُسی بلا مین پھنسوگے سب لوگ وہان سے بھاگے مین بیتاب ہو کر یہان نخل کے سائے مین بیٹھا کہ کبھی تو مطلب حاصل ہوگا پروردگار نے آپ کو پہونچایا کہ عنایت فرماتے ہین جو کیفیت تھی مین نے عرض کی اب سرکار کو اختیار ہی بدیع الزمان طرف اُمتیہ کے متوجہ ہوے اُمتیہ نے اشارہ کیا ای شہریار ایسے مہلات مین نہ پھنسیے براے خدا لشکر مین اپنے پلٹ چلیے بدیع الزمان نے کہا ای اُمتیہ مقدسہ سخت طلسم ہفت پیکر درپیش ہی اگر ہم کسیکی مدد کرینگے خدا ہماری مدد کریگا یہ کہکر اقلیم سے کہا ای اقلیم وہ مقام کہان ہی اقلیم بدیع الزمان کو ساتھ لیکر سامنے اُس نخل کے آیا وہان کچھ نشان نہین پایا جاتا نخل ہوجود ہی طائر بھی وہان کوئی نہین کہ لشکر سے بدیع الزمان کے ایک سوار دوڑا ہوا آیا کہا حضور آپ کے لشکر پر آگ برس رہی ہی کیسی آدمی جلگئے بدیع الزمان گھبرا کر پلٹے آکے دیکھا

گئی سر لاشے پڑے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہی بدیع الزمان نے گھبرا کر دعا کی کچھ مطلب حاصل نہوا آخر تعویذ بازو سے کھولا اُسکو چمکایا آواز آئی کشتی مرا نام من نیران حبشی بود سیکے حواس درست ہوے اُن سب نے عرض کی اہر شہریار معلوم یہ ہوتا ہی کہ جنات دیوزاد کا یہ مقام ہی آپ نے نقش چمکایا کوئی جن مارا گیا اب آپ کو مشکل پڑیگی بدیع الزمان نے کہا سمجھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ یاقوت پری آکر پہونچی بدیع الزمان کو جو پریشان پایا کہا حضور نہ گھبرائین یہانسے قریب ایک قلعہ ہی قلعہ جنیان صحرائی کہلاتا ہی کسی جن نے شعبدہ کیا ہوگا یہ چند باتین کرکے یاقوت چلی گئی دوسرے دن بدیع الزمان پشت مرکب پر سوار ہوے پانچ کوس چلے تھے دیکھا ایک قلعہ نہایت وسیع خلقت کی آمد و رفت پائی جاتی ہی بدیع الزمان نے فرمایا ای آصف یہی قلعہ جنیان صحرائی ہی مین قلعے مین جاتا ہون بدیع الزمان قلعے مین آئے پھرتے پھراتے سیر تماشہ دیکھتے ہوے قریب دارالامارۂ شاہی پہونچے گھوڑے سے اُترے دروازے پر درگہ سالار بیٹھا تھا اُس سے کہا کہ جاکر اپنے بادشاہ سے کہو کہ شاہزادۂ بدیع الزمان فرزند صاحبقران تمھاری ملاقات کا مشتاق ہی درگہ سالار گیا جاکر بادشاہ سے کہا بادشاہ گھبرا گیا کہا فرزند صاحبقران کو بلالو بدیع الزمان اندر پہونچے اہل اسلام کی طرح سلام کیا بادشاہ تخت سے اُٹھا کہا آئیے تشریف لائیے یہ غریب خانہ آپ ہی کا ہی دنگل زرین بچھوا دیا بدیع الزمان دنگل پر بیٹھے بادشاہ نے ساقی بچے کو اشارہ کیا اُسنے بڑھکر جام بدیع الزمان کو دیا بدیع الزمان نے جام پر ہاتھ رکھدیا بادشاہ نے گھبرا کر کہا کہ کیون شہریار کیا سبب انکا ہی بدیع الزمان نے کہا ای بادشاہ ایک کار ضروری کو آیا ہون دیہیم زورآزما بیٹا اقلیم تاجدار کا تمھارے یہان کوئی اُسکو گرفتار کر لایا ہی اُسکو منگا دو اگر اسکے خلاف کیا مین بدون حصول مطلب نہ جاؤنگا بادشاہ روتا ہوا اُٹھا کہا ای شہریار غلام کی داد کو پہونچیے وہ داد یہ ہی کہ میرا فرزند پشکل طاؤس صحرا مین نخل پر بیٹھا تھا دیہیم زورآزما نے بیچارا اُسے تیر مارا ایسے مقام پر پڑا کہ وہ نوبت بجان و کارد باستخوان ہی اُسکی صحت کی تدبیر ہو تو مین اُسکو حوالے کردون بدیع الزمان نے کہا اُس تیرخوردہ جوان کو لاؤ لوگ دوڑے ہوے گئے اور سامنے بدیع الزمان کے پلنگ لاکر اُس جوان زخمی کا رکھا تب بدیع الزمان نے دیکھا پہلو پر اُسکے زخم کاری ہی کہ وہ جوان تڑپ رہا ہی فرمایا سجادہ بچھاؤ سجادہ بچھا کر دعا کی کہ ای کارساز بے نیاز اسکے زخم کو صحت ہو بدیع الزمان نے

بیقرار ہوکے دعائی نقاب پارزرین پوش آکر پہونچا مرہم سلیمانی دیا وہ مرہم جو لگایا گیا فوراً زخم اندمال
پاگئے بدیع الزمان نے بادشاہ سے کہا اب وہیم کو بلائیے بادشاہ نے وہیم کو بلایا بدیع الزمان
کے سپرد کیا کہا آپ لیجائیے ہمسے بھی خراج مقرر رہے ہم شہر شاہی ہین بولے تسلیم حاضر ہوا کرینگے
بدیع الزمان نے قبول کیا وہیم کو لیکر چلے آپ آگے آگے ہین پیچھے پیچھے وہیم وسط شہر مین پہنچے
ہین کہ ایک آندھی سیاہ چلی زمین کانپی پلٹ کے دیکھا وہیم غائب نہایت برہم ہوکے اُسیہ سے
کہا جاکر بادشاہ سے کہو کہ تمنے تو ہمکو دیا ملازم تمہارے وہیم کو اُٹھا لیگئے یہ سنکر بادشاہ دوڑا ہوا آیا
کہا اے شہریار ہماری کیا مجال کہ ہم آپ کے حکم کے خلاف کرین لیکن اُسی پہاڑ پہ ایک ساحرہ رہتی
ہے اُسکی یہ حرکت ہے وہیم کو وہی لیگئی قسمین کھاکر جو بیان کیا بدیع الزمان کو یقین آیا آگے آگے
آپ پیچھے پیچھے اُسیہ قریب کوہ پہونچے دیکھا پہاڑ نہایت بلند مرتفع ہے خیال مین گذرا کہ ای
بدیع الزمان ایسا نہ ہو ملعونہ کچھ فتور برپا کرے تعویذ کھولا اُسکو چمکایا ایک صدائے مہیب آئی
ایک پنجہ کمر مین اُسیہ کی پڑا اُٹھا کر آسمان پر لیگیا اِس زور سے جھونکا ہوا کا چلا کہ نقش ہاتھ سے چھوٹا
چاہا دوڑکر اُٹھاؤن ایک پنجہ گرا بدیع الزمان کی آنکھین بند ہوگئین نہین معلوم کتنے عرصے تک
بیہوش رہے اب جو ہوشیار ہوئے تو ایک مکان تنگ وتاریک دیکھا اپنے کو مقفل و مطوق پایا
حیران تھے کہ یہ کیا معرکہ ہے شام کو ایک زنگن آئی بدیع الزمان کے سامنے دو روٹیان رکھکر
چلی گئی بدیع الزمان نے غصے مین وہ بھی نہ کھائین بھوکے رہے دوسرے دن وہ زنگن آئی پوچھا
کیون جوان تونے کھانا کیون نہین کھایا بدیع الزمان نے کہا خاک کھائین روکھی روٹی کیونکر کھائین
کہا اے جوان تو بڑا گنہگار ہے ملکۂ عالم کا اس سے زیادہ حکم ہے کہ اس جوان کو ایسے صدمے پہونچاؤ کہ
تڑپ تڑپ کر جان دے مجھکو رحم آیا مین دو روٹیان رکھکر چلی گئی آپ نے نہ کھائین آپ کو اختیار
ہے رزق کا نہ پہونچنا باعث خرابی ہے اے جوان ہم زیادہ رحم نہین کرسکتے تمکو اپنے فعل کا اختیار ہے
یہ کہکے زنگن چلی گئی یہان سے گوہر پوش جو ساحرہ یہان کی حاکم ہے اُسکی دختر ہے سلیم یاقوت پوش
زنگن اُسکی ملازم ہے قید خانے سے جو پلٹی سلیم کے سامنے آکر بیٹھی سلیم نے پوچھا کیون آج پریشان
بیٹھی ہے کہا واری فرزند صاحبقران قید خانے مین آکر قید ہوئے آپ کی والدہ نے
آپ دوانہ بند کیا فرمائی ہین یہ وہ لوگ ہین جنھون نے بزرگان دین کو قتل کیا

مذہب مٹایا جہانتک ہوسکے انکو تکلیف پہونچاؤ کہ یہ جوان تڑپ تڑپ کر مرے مگر واری کیا عرض کرون کیسا حسین و جمیل خوش مزاج سر رستم کا تاج آج نہایت پریشان تھا زنگن نے رو رو کر جو بیان کیا سلیم بیتاب ہو گئی کہا آج ہم بھی قید خانے چلینگے قیدی کو دیکھینگے کس رنگ ڈھنگ کا جوان ہی حسن تو ان مسلمانونکا مشہور ہی فرزندان حمزہ سب حسین و جمیل دہادر ہین یہ بھی جوان اگر ایسا ہو تو عجب نہین یہ کہکے زنگن کے ساتھ چلی جب زندانکے مین آئی بدیع الزمان کو آج دو روز گذرے تھے کہ بالکل کچھ نہین کھایا شکم و پشت ملا ہوا سر نگون بیٹھے ہین کہ دروازہ کھلا دیکھا آگے ایک نازنین پیچھے وہی زنگن بدیع الزمان نے نازنین کو دیکھکر سر جھکا لیا سلیم کی جو نگاہ جمال بدیع الزمان پر پڑی بیتاب ہو گئی قریب آگے بیٹھی زنگن کو تو اشارہ کیا فلان کام کے واسطے جا وہ جب زنگن گئی کہا ای شہریار مین آپ کی رہائی کو آئی ہون دو دن سے آپنے کھانا نہین نوش کیا شکم و پشت ملا ہوا ہی چلئے آپ کو اپنے باغ مین لیچلون پھر گھر بار چھوڑکر آپ کو لے نکلون بدیع الزمان نے کہا کیون یہ تکلیف گوارا کرو سلیم نے کہا اوّل میری مان نے مجھکو بلوایا اور وہ نقش سپرد کیا بعد اُسکے آپ کو قید کیا سب اوصاف بیان کیے کہ یہ فرزند صاحبقران ہین دامہ شمش کے قاتل علم سیاہ گری مین کامل مخل مذہب ہیکے دشمن ساحرونکے راہزن انکا قتل کرنا ہی بہتر ہی مین نہ آگاہ تھی کہ یہ آفت برپا ہی ورنہ مین روز اوّل خبر لیتی بدیع الزمان نے کہا جو خدا کو منظور ہوتا ہی وہی ہوتا ہی مقام تاسف ہی کہ ہم اس مقام پر آکے قید ہوگئے ورنہ ابتک قریب طلسم ہفت پیکر پہونچ جاتے یہ جو سلیم نے سُنا آنکھون مین آنسو بھر آئے سحر کرکے قید بدیع الزمان کاٹی بعد قید جدا کرنے کے کمر مین پنجہ دبا کے اڑی اپنے باغ مین لاکر پہونچایا کھانا پیش کیا بدیع الزمان نے مذہب کا ذکر کیا سلیم مطیع اسلام ہوئی کہا ای شہریار مین خدمتگزاری کو حاضر ہون لیکن زنگن جس کام کو گئی تھی وہانسے پلٹ کے آئی قید خانہ خالی دیکھا گھبرا گئی چہار طرف دوڑی دوڑی پھرتی ہی کہین ٹھکانہ نہ پایا گھبرائی ہوئی سامنے سیماے گوہر پوش کے آئی کہا واری کیا عرض کرون مین نے پسر حمزہ کو کھانا نہین پہونچایا آپ کی صاحبزادی یہ حال سُنکر قید خانے مین آئین مجھکو ایک کام کو بھیجدیا اب قید خانے مین قیدی نہین ہی یہ سنکر سیما گھبرا گئی خود اپنے مقام سے اٹھی کنیزون سے کہا صاحبزادی نے بڑا غضب کیا پسر حمزہ کو چھڑا لیگئین لیکن زندہ نہ جانے دونگی

اُس شوخ دیدہ کی قضا آئی ہو جہاں ملیگی وہاں قتل کرونگی یہ کہکے پر پرواز پیدا کیے تلاش کرتی ہوئی
چلی سلیم نے نقش بازو پر بدیع الزمان کے باندھ دیا کنیزوں کو جمع کرکے ہر جواہرات کے
صندوقچے ابھی آتے جاتے ہیں چاہتی تو بدیع الزمان کو لے چلوں کہ کنیزوں نے بڑھکر خبر دی
آپ کی ماں اور مہربان آئی ہوئی ہیں یہ سنکر سلیم گھبرا گئی بدیع الزمان کو ایک کمرے میں چھپایا آپ
ہو کے کھڑی ہوئی تھی سیما سے گوہر پوش نے آواز دی او کمبخت بدیدہ تو نے قیدی کو کیا کیا سلیم
نے جواب دیا امی جان میں نہیں جانتی سیما نے آکر کہا بیچ چار کونے جو کنیزوں کو مارا سے ایک گھبرا کے
بول اٹھی واری قیدی کو کمرے میں چھپایا ہے سیما کمرے کی جانب چلی سلیم نے بڑھکر روکا کہ اس کمرے
میں نہ جانے دونگی آئندہ آپ کو اختیار ہے آپس میں تکرار چلنے لگی کنیزیں ماں بیٹیوں سے سرگرم گریہ میں
گرم ہوا بدیع الزمان نے کمرے سے دیکھا کہ سیما نے زمین پر ہر مرتبہ بیٹی سے کہتی ہے
اپنے مقام سے اٹھے تیغہ ہاتھ میں نقش بازو پر تلوار کھینچے ہوئے باہر نکلے سیما سے گوہر پوش
نے پکار کر آواز دی او پسر حمزہ تو کمرے میں چھپا بیٹھا تھا یہ کہکے ایک گولہ سلیم پر مارا شعلہ
آتش نے سلیم کو گھیر لیا جو اسے بچانے گئیں ہنگامہ سرگرم ہوا بدیع الزمان یہ حال دیکھ کر
سیما نے جو دیکھا بیٹی کو شعلہ آتش میں پھنسا چلی تھی کہ رک کر کھڑی کمر میں پنجہ دیا چاہا
بدیع الزمان نے طوق زرین پر سیما کے ہاتھ ڈالا جھٹکا مارا سیما نے کہا او پسر حمزہ یہ کیا کرتا ہے
بدیع الزمان نے دوسرا جھٹکا مارا سیما الٹ گئی ہر چند چاہتی ہے سحر کروں ممکن نہیں بدیع الزمان
دیکھ رہے ہیں کہ سیما نے جو گولہ مارا شعلہ ہائے آتش نے سلیم کو گھیر لیا ہے اور سلیم زور دیا کر رہی ہے
کبھی پکارتی ہے ای کریم کارساز اس آفت سے بچالے شاہزادے کو نجات دے بدیع الزمان
نے تیسرا جھٹکا مارا سیما زمین پر گری بدیع الزمان نے ایک گھونسہ مارا کہ سر سیما کا پھٹ گیا
اندھیرا ہوگیا آندھی سیاہ اٹھی سنگ باری برف باری ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام
سیما گوہر پوش بو سلیم نے رہائی پائی شعلہ آتش پانی ہوکر غائب ہوئے بدیع الزمان
سلیم کے بارہ دری میں آئے فرمایا اُمیہ عیار بھی ہمارا قید ہے کنیزوں نے خبر دی فلاں فلاں
قیدخانے میں سیما نے رکھا تھا دیا نے امیہ کو بھی لائے وہیم تاجدار بھی ساتھ ہیں
یہاں سے ساتھ ہوئے مطیع اسلام ہو کر کہا ہم دامن دولت نہ چھوڑینگے بدیع الزمان نے سلیم کو

الغرض سب کا خاتمہ کیا سبکو ساتھ لیکر قلعے پر آئے وہ بھی زور آزما کو اسکے باپ سے ملایا اسی طرح پھر لشکر
کو آراستہ کر کے چلے سلیم ابھی مخفی ہوئی اس کر و فر سے جبل اعلی کے پار آئے اب مقامات دنیا
طے کرتے دیکھتے بھالتے لشکر مین پہونچے قارن وغیرہ کو بڑی خوشی ہوئی بدیع الزمان لشکر مین
آنے کا [illegible] تب سب سردار بارگاہ مین آئے آصفیہ بھی حاضر ہی سلیم بھی مشتاق بیٹھی ہی کہ خدمتگار
روتے ہوے آئے عرض کی کوئی شاہزادے کو چھپر کھٹ سے چھپا لے گیا سب سردار مسلح بیٹھے تھے
یہ تو قصہ ہوا کہ گویا آتش ہوا تھی مین بہادر پڑ رہین لیکن گوہر بحر صاحبقران کو بائین آصفیہ
خدمتگارون کے ساتھ بارگاہ مین آیا دیکھا سراپچہ چاک پیچھے کا نشان ظاہر ہی کہنے لگا کوئی شخص دشمن
لگا ہوا تھا مین شب کو اسوجہ سے غافل رہا کہ مجھکو یقین کامل تھا کوئی حریف مقابلے مین نہین
کچھ مقام تردد نہین ہر دوسری جگہ سے یہ معاملہ ہوا آپ لوگ لشکر سے ہوشیار رہین مین تلاش
مین آقائے نامدار کی جاتا ہون جبتک مین نہ آؤن یہان سے لشکر نہ ہٹانا سلیم نے کہا ای آصفیہ
مین بھی چلونگی آصفیہ نے کہا آپ الگ آئیے مین جاتا ہون آصفیہ بانہائے عیاری سے آراستہ ہوکر
چلا لیکن سلیم نے پر پرواز پیدا کیے اڑتی ہوئی چلی مگر آصفیہ ہر مقام پر تلاش کرتا ہوا جاتا ہی کہین
نقشہ بنا کہین ٹھہرنے والا ایک دن فقیر کی شکل بنکر ایک گاؤن کے بازار مین پیسہ پیسہ تحصیل رہا ہی
کہ ایک طرف سے غل ہوا آصفیہ دیکھنے لگا بیچ مین ایک قفس کہاریان ناظر بجانے گرد قفس کو گھیرے
ہوے کئی ہزار جوان پشت مرکب پر آتے ہین آصفیہ نے لوگون سے پوچھا یہ کسکی سواری آتی ہی
لوگون نے کہا کہ یاقوت الماس چشم اس قریے کی حاکم صبح کو تفریحاً نکلی ہین اپنے باغ جاتی
ہین آصفیہ نے بھی پیچھا کیا جب یہ کوس بھر گاؤن سے نکل گئے ایک باغ دکھائی دیا دروازے پر
حاجب دربان حاضر ہین قفس جاکر رکھی گئی ایک نازنین شعلہ جوالہ سرخ لباس پہنے ہوے
اتری قناتین کھڑی ہو گئین کنیزین بھرے پر آئین اندر سے گانے کی آواز آئی آصفیہ چاہتا تھا کہ
اپنے کو اندر پہونچاؤن یکایک لیلی شب نے نقاب سیاہ چہرے پر ڈالی مجنون روز بصد سوز
داخل دشت مغرب ہوا آصفیہ چھپتا ہوا پشت باغ پر آیا کمند مار کے دیوار پر چڑھا دیکھا چبوترے پر
باغ کے فرش بچھا ہی اسپر مسند بچھی ہی ایک نازنین گلنار پوش بصد جوش و خروش مسند پر بیٹھی ہی گرد کنیزین
گانا سن رہی ہی آصفیہ دیوار سے اترا زینے مین درختون کے چھپکر بیٹھا ایک گائن جو برائے رفع حاجت

آئی اسکو بیہوش کیا اسکی شکل بنا سامنے ملکہ یاقوت الماس چشم کے آیا بٹھیکر گانے لگا خیال لگا ہوا ہے کسیطرح اپنے آقا کو دریافت کرون جہان توڑ توڑ کے گا رہا ہے محجوب ہنگامہ گرم ہے کہ آسمان پر برق چمکی ہوا ٹھنڈھی چلی برق آنکر شق ہوئی ایک تخت اُسپر ایک نازنین گرد کنیزین تخت آگرا اُترا وہ جو نازنین پہلے سے بیٹھی تھی واسطے تعظیم کے اُٹھی کہا بُوا کہان سے آئی ہو نرگس شہلا نے کہا بوا یاقوت الماس چشم بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا بارے ملاقات چلی آئی کہا بوا بیٹھو نرگس شہلا بیٹھی مگر چوکنا چہار جانب دیکھتی ہے یاقوت نے کہا بوا اِسوقت تمکو پریشان پاتی ہون نرگس شہلا نے کہا ہان بوا سر مین خلل ہے مینڈھا بھیجا ہے کل سے کھانا نہین کھایا یاقوت نے کہا بوا خیر تو ہے باعث رنج و ملال کیا ہے مفصل بیان کرو تمنے اس پردے مین بیان کیا کہ مفصل حال نہ کھلا کہ آپ کس رنگ مین ہین کیا دشمنون کو رنج پہونچا ہمسے تو بیان کرو جب یاقوت نے دلدہی کرکے پوچھا اور نہایت ذوق و شوق سے کہا کہ بوا ہمسے نہ چھپاؤ ہمسے تمسے بچپن سے دوستی ہے کبھی کوئی بات نہین چھپائی آج تم چھپاتی ہو اور مفصل نہین بتاتی ہو مین اپنی جان دونگی جو مفصل نہ بتاؤ گی تو مین آج جانے نہ دونگی جب یاقوت نے بہت پوچھا نرگس بے اختیار رونے لگی کہا بُوا کیا پوچھتی ہو کیا حال بیان کرون کیونکر چھپاؤن اپنی تو یہ کیفیت ہے

نظم

جاتے تھے صبح رہ گئے بیتاب دیکھکر
طالع ہمارے جو ناب ترے خواب دیکھکر

پایا جو دشمنون نے ترے پاس اعتبار
آنکھین مجھے چراتے ہین احباب دیکھکر

یہ تشنہ کامی نگہ گرم دیکھنا
حیرت سے رو دیا طرف آب دیکھکر

توبہ کہان کدورت باطن کے ہوش تھے
غش ہوگیا مین رنگ مئے ناب دیکھکر

اُٹھی نہ نعش بھی ترے کوچے سے بعد قتل
ہم رہ پڑے زمین کو غرقاب دیکھکر

روئے وہ میرے حال پر حیران کیون نہوان
آنکھین بھی کھل گئین در نایاب دیکھکر

شوق وصال دیکھکہ آیا عدو کے گھر
سوجھا نہ کچھ مجھے شب مہتاب دیکھکر

ہے سحر تیز عشق و ہوس آج تک نہین
وہ چھیڑتے پھرتے ہین مجھے بیتاب دیکھکر

مومن یہ تاب کیا کہ تقاضائے جلوہ ہو
کافر ہوا ہین دین کے آداب دیکھکر

نرگس نے یہ غزل اسطرح پڑھی کہ یاقوت بے اختیار رونے لگی کہا بوا کیا سوز و گداز ہے تمھاری

باتون مین دل بہلتا ہے سچ کہو کیا معرکہ ہے کہا بوا آج چوتھا دن ہے کہ میر ون باغ مین کھڑی تھی ایک عیار
کو دیکھا گرد مین اٹا ہوا گریبان پھٹا ہوا پشتارہ بدوش آتا ہے جب میرے قریب پہونچا تو چادرہ اُس
جوان کے چہرے سے ہٹ گیا بوا کیا بیان کرون بجلی چمک گئی دل بیقرار ہوا ہرچند کہ میرا نام نرگس شہلا
ہے مگر ایسی آنکھین نہین دیکھین اگر دیکھے دیدہ غزال شرمائے نرگس آنکھ نہ ملائے پیشانی کی تختی نور
عارض انور سے روشنی کا ظہور لبون مین مسیحائی شباب کی رعنائی زیبائی ہاتھ پانون گول گول دندان
گہر آبدار کا مول ہاتھون نے پایا صفائی آشکار چہرہ سرشار مست مے محبت صاحب شوکت و لیاقت
بوا مین دیکھکر حیران ہوگئی عیار کو مار کر بھگایا پشتارہ اٹھا کر مکان پر لائی جلسہ آراستہ کیا کنیزون کو
جمع کیا اُس مغرور حسن وجمال کو لا کر بٹھایا جب شراب ہم لوگون نے پی اُس شخص کو بھی چاہا پلائین
اُسنے انکار کیا لاکھ طرح پر چاہا کہ شراب پلائین اُس ضدی نے شراب نہ پی اقرار وصل بھی نہ کیا
آج آٹھ دن سے برابر سمجھاتی ہون عجائب وغرائب سحر سے بخوبی ماہر ہو حال ہجر و وصل کا اُسپر
بخوبی ظاہر ہے ہرچند کنیزون نے سمجھایا اُسنے آجتک نہین مانا اس قلق سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے
ہے کوئی دم چین نہین ملتا راتون کو تڑپتی ہون رات کا کٹنا دشوار بڑی مشکل سے رات گذرتی ہے
آج ایک ہفتہ گذرا اُسی حال پُرملال مین ہون اسوقت بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا کہا چلو بہن کو
دیکھ آئین مین تمھارے پاس گھبرا کے چلی آئی اُمتیہ نے جو معاملہ سُنا جی مین کہتا ہے آقاے نامدار کا
ذکر ہے مگر کچھ کہہ نہین سکتا چپ سر جھکا کے بیٹھا ہے کہ صاحب خانہ نے کہا بوا حقیقت مین تمھارا درد
لادوا ہے کیسکے دلپر کیا اجارہ ہے اُسوقت اُمتیہ بول اٹھا اے ملکۂ عالم مزاجون کی تفریق ہے ہمین لیچلیے
سامنا ہوتے ہی راضی کرادین دوسرے دن آپ جفائین کیجیے وہ سر نہ ہلائین ایسا راضی کرادین
کہ کبھی انکار نہ کرے یہ جو اُمتیہ نے بیان کیا نرگس نے کہا بوا تمھارا گھر ہے چلو اگر یہ کام تمھارے
ہاتھ سے نکلا مین عمر بھر ممنون احسان رہونگی یاقوت الماس چشم نے کہا اچھا بوا کل ہم اسکو
لیکر آئینگے آج کے دن اور تکلیف اُٹھا لو کل سے پھر کوئی پوچھنے والا نہین انکی بھی کارگذاری
دیکھو یہ کہکے گائن سے اشارہ کیا ایک چیز اور گاؤ اُمتیہ نے اور غزل گائی سب اہل محفل
تعریفین کرنے لگے اُمتیہ جھک جھک کے سبکو سلام کرنے لگا اہل محفل نے خوب خوب
تعریفین کین نرگس نے کہا بہن کل جلسہ تیار رہیگا ہر شخص کو تمھارا انتظار ہوگا مین مشتاق ہون

یاقوت نے کہا بہُوا ہم ضرور آئینگے نرگس شہلا اسیوقت روانہ ہوئی بعد عرصہ دراز ستارۂ سحری
چمکا اب سب نے دیکھا باغ پُر بہار گائن کے جوبن کا اُبھار دن تمام ہوا وہان نرگس شہلا نے
جلسہ آراستہ کیا بدیع الزمان کو بُلا و بُلا کر شاہزادے کو محفل مین بٹھایا ناچ گانا بھی ہوتا ہی
مگر بدیع الزمان کا ایک ہی قول ہی نرگس کف افسوس مل رہی ہی غصے مین آنکھین بدلتی ہی
اور رہجاتی ہی یہان یاقوت نے ڈومنی نقلی کو تخت پر سوار کیا طرف باغ ملکہ نرگس کے چلین
نرگس انتظار مین تھی کہ یکایک آسمان پر برق چمکی دیکھا ملکہ یاقوت الماس چشم تخت پر سوار
ہے گائن کے آکر پہونچین نرگس خوش ہوگئی گائن نے آتے ہی بدیع الزمان کو ایک دوہتڑ مارا
کہا نامرد کے مردوے اسی مُنھ پر دعوی جرات و لیاقت کا جہان آئے وہان قید ہوکر بیٹھ رہے
بدیع الزمان نے یہ سنکر منھ پھیر لیا سب اہل محفل نے ملکہ یاقوت کو بٹھایا گائن سے کہا بنفشہ تمنے دیکھا
مردوے کے مزاج کا کیا رنگ ہی بنفشہ نے کہا مین نے پہلے ہی سمجھ لیا ملکہ نرگس کی خدمتگزاری کریگا
نرگس خاموش محفل مین گانا ہونے لگا تھوڑی دیر کے بعد گائن نے عرض کی شراب کا دور چلے
نرگس نے کلید میخانے کی گائن کو دی گائن دوڑکر میخانے مین آئی شراب مین بیہوشی ملائی سب
ظروفون کو تقسیم کی گلابیان تیار کرکے محفل مین لائی کھڑی ہوکر پہلے گت ناچی بعد اُسکے غزل کو
گانا شروع کیا جام سر پر رکھکر کہا پہلے حضور بیئین پھر ہم بھی پی لینگے سر پر جام رکھکر ٹھوکرین لیتی
ہوئی قریب نرگس کے آئی سر جھکایا کہ ایسی بیبیونکو سر سے شراب پلانا چاہیے نرگس نے دونون
ہاتھ پھیلائے اور جام لیکر بے اندیشۂ انجام پیگئی اتنے گائن نے دورہ باندھا دو گھڑی کے عرصے
مین سبکو شراب پلا دی ایک چیز گائی دو چار تانین جو لگائین نرگس گھبراکر اپنے مقام سے اُٹھی
لڑکھڑا کر گری بیہوش ہوئی یاقوت جو اُٹھین یہ بھی گرین سبکو بیہوش کرکے اُمتیہ نے سب طرف
نگاہ دوڑائی بدیع الزمان سے پوچھا اگر آپکو نرگس پر توجہ ہی تو اسکو مسلمان کرنے کی
تدبیر کیجائے ورنہ قتل کیا جائے دونون شاہزادیان جلیل ہین اور دونون آپ پر مائل ہین تب
بدیع الزمان نے اشارہ کیا اُمتیہ نے دونون کو ستون سے باندھا اور دونون کی زبان
مین سوزن کھبی وے دی تھی خنجر پکڑکے کھڑا ہوا دونون کو ہوشیار کیا اب جو آنکھ کھلی دونون نے
دیکھا ایک عیار خنجر برہنہ لیے کھڑا ہی چاہتا ہی خنجر ماردون نرگس نے گھبراکر آنکھین بند کرلین یاقوت

نے کہا ارے یہ کیا ہوا پکار کر امیہ نے آواز دی مین عیار ہون شاہزادۂ والاقدر کا روز انکے
لیے فکر کرتا تھا آج یہان بھی ہو پہنچ گیا رنگ جما مناسب یہ ہو کہ شاہزادے کی اطاعت کرو تمہاری
ساتھ والیان سب بیہوش ہین کوئی تمہارے حال سے آگاہ نہ ہوگا اسطرح جو امیہ نے کہا
دونون نے اشارہ کیا کہ زبان سے سوزن نکالو ہم اطاعت کرتے ہین امیہ نے دونون کی
زبان سے سوزن نکالی دونون مطیع اسلام ہوئین نرگس نے اٹھتے ہی اپنی ساتھ والیون کو ہوشیار
کیا جو اٹھی وہ مطیع اسلام ہوئی بارہ ہزار جادوگرنیان مطیع ہوئین یاقوت نے کہا مین اپنے
ساحرونکو لاؤن لشکر مین آئین بارہ ہزار جادوگر ساتھ لیے باقی اسی مقام پر چھوڑے قلعہ یاقوت
و نرگس مین عملداری بدیع الزمان کی ہوئی بدیع الزمان نے دونون ملکونسے چوبیس
ہزار جادوگر لیے دونون نازنینان مہجبین نے دولکہ ابر وا بنتے بائین لشکر بدیع الزمان کے
تیار کیے ایک لکہ ابر یاقوت نگار دوسرا زمرد نگار دونون جادوگرنیان اسمین مخفی ہوئین اور جو
ساحر ساتھ ہین وہ بھی انکے ساتھ ہوے اس دھوم سے طرف طلسم ہفت پیکر کے چلے شہر لین
طے کرتے ہوے جاتے ہین ساتوین منزل ہی منظور ہو کہ جا کر طلسم ہفت پیکر مین
مقام کرین اسی مقام پر لاوین بھڑین نام کرین قاسم کی رہائی ہو اس فکر مین ایک وادی
فرح خیز مین آکر فروکش ہوے ملحوظ خاطر حاضرین والا مقام رہے کہ جب شب کو بدیع الزمان
فروکش ہوتے ہین کنیزان نرگس و یاقوت کا گرد پہرہ ہوتا ہی دونون شاہزادیان خود آمادہ
بجانثاری رہتی ہین اس وادی فرح خیز مین جو لشکر اترا بدیع الزمان شام سے خاصہ
وغیرہ کھاکے پلنگ پر سوئے قاسم کے واسطے آج دل بیقرار ہی فرماتے ہین ای معبود ایسا
سامان ہو کہ قاسم رہائی پائے مذہب باطل پرستی سے منھ پھیرے مذہب حق مین داخل ہو ایسی
ایسی باتین دل سے کیا کیے آرام کیا یاقوت و نرگس بالا ے قبہ بارگاہ بیٹھی ہین کنیزین
دروازے پر کیا مجال جو کوئی آنے جانے پائے قضائے کار نمرود جادو اس صحرا کا حاکم ہی
اپنے مقام پر اسنے بیٹھے بیٹھے کہا کوئی ایسا ہو کہ پسر حمزہ کو گرفتار کر لائے کہکشان جادو
دایہ اسکی پیر فرتوت ساحرۂ لاثانی پیر فلک کی نانی سامنے نمرود کے آئی کہا ای فرزند پسر حمزہ
کے ساتھ دو شاہزادیان کامل و اکمل سحر مین طاق شہرۂ آفاق نگہبانی کر رہی ہین دروازے پر

کنیزین موجود ہین لیکن کنیز جاتی ہے جن پڑہتا ہے تو لیکر آتی ہون کہکشان یہ کہکر بلند ہوئی قریب پشتِ
بدیع الزمان کے پہونچی زمین پر اُتری دونون پانون زمین مین مارے نقب سحر کاٹتی ہوئی چلی بارگاہ
بدیع الزمان مین نکلی سحر کرنے لگی کہ جھک کر نرگس نے دیکھا کہا یوا یاقوت قریب پلنگ
شاہزادے کے ایک ساحرہ کھڑی ہے سحر کر رہی ہے یاقوت نے جو دیکھا جل گئی وہین سے آواز دیکر
او ملعونہ تو کون ہے یہ کہکر تڑپ کے گری مگر کہکشان نے جھولی پہ ہاتھ ڈالا کچھ ماش کے دانے
ماردیے جب نرگس نے دیکھا یاقوت گری اور بیکار ہوئی اسنے وہین سے گولہ مارا وہ گولہ
کہکشان پر آنے لگا کہکشان پرانی ساحرہ ہے اُف جو کرلی ہے گولہ طرف نرگس کے پلٹا نرگس
نے اپنا گولہ دفع کیا اور کڑک کر گری کہکشان نے اُف جو کی منھ سے دھوان نکلا نشہ پر نرگس کے
پڑا نرگس لہرا کر گری ہنگامہ جو ہوا بدیع الزمان کی آنکھ کھل گئی دیکھا نرگس و یاقوت بیہوش
پڑی ہین ایک جادوگرنی چاہتی ہے سر کاٹ لون بدیع الزمان نے نعرہ کیا او ملعونہ یہ کیا کرتی ہے
خبردار ہاتھ نہ مارنا جست کر کے سامنے کہکشان کے آئے کہکشان نے ایک گولہ مارا شعلہ ہاے
آتش نے بدیع الزمان کو گھیر لیا اب دروازے سے کنیزین وغیرہ بھی آئے لیکن
کہکشان تڑپ کے نکلی پر پرواز پیدا کر کے روانہ ہوئی بدیع الزمان نے نقش چمکایا شعلے
غائب ہوے نرگس و یاقوت کو اُٹھایا اُٹھتے ہی ان دونون نے عرض کی حضور وہ ساحرہ
نکل گئی آپ کو گرفتار کرنے آئی تھی بدیع الزمان نے کہا حقیقت مین وہ ساحرہ زبردست تھی
نکل گئی خیر میدان مین سمجھا جائیگا یہ کہکر سوار ہوے طرف میدان کے چلے اُدھر سے نمرود جو سوکر
اُٹھا پوچھ رہا ہے کہ رات کو کہکشان کہان گئی تھی کیا معرکہ گذرا یہ ذکر تھا کہ کہکشان آکر پہونچی
تمام کیفیت بیان کی نمرود نے بڑا افسوس کیا کہا کیا کہون اے کہکشان تو نے بہت برا کام کیا
تھا لیکن یاقوت و نرگس کو حفاظت کا بڑا خیال ہے اب میدان مین چلکر سمجھ لونگا یہ کہکے
میدان کارزار مین آیا اُدھر سے بدیع الزمان آئے صفین جمین کہکشان میدان مین آئی
پکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے بدیع الزمان نے چاہا مرکب نکالون کہ یاقوت
و نرگس دوڑ پڑین کہا حضور کنیزون کے موجود ہوتے آپ میدان مین نہ جائین ساحرہ کہن سال ہے
بھی آپ کو چرانے آئی تھی اب میدان مین نکلی ہے سلیم جادو طاؤس بڑھا کر سامنے بدیع الزمان کے

آئی عرض کی کنیز کو اجازت ملے یاقوت و نرگس نے کہا ای سلیم ہم جاکر مقابلہ کرین سلیم نے نہ مانا
قدمون سے بدیع الزمان کے لپٹ گئی عرض کرتی ہی ای شہریار کنیز نے قصد کیا ہی اب اگر نہ جاؤنگی
تو باعث بدنامی ہی یہ کہکے اجازت لی سلیم سامنے کہکشان کے آئی کہکشان نے گولہ پھینکا سلیم
نے گولے کو گولے پر لیا دو دو سحر آپس مین چلے تھے کہ کہکشان نے ایک دوہتھڑ زمین پر مارا غبار اڑا
غبار نے سحر سلیم کا خاک مین ملایا سلیم لہرا کر گری کہکشان نے گرفتار کر لیا پھر مبارز طلبی کی
ابکی مرتبہ یاقوت نکلی چند ساحر اور بھی چلے تھے کہ کہکشان نے خاک اڑائی یاقوت بیہوش
ہو کر گری نرگس دوڑ پڑی کئی بارگاہ مین استادہ ہین نمرود جادو تخت پر سوار دیکھ رہا ہی کہ
کہکشان نے جو نرگس کو آتے ہوے دیکھا وہی حرکت قدیم کی کہ ایک دوہتھڑ زمین پر مارا اور
آواز دی ای خاک بار جادو اس حریف کو لینا خاک اڑی نرگس گر کر بیہوش ہوئی کہکشان
اٹھا کر الگ لائی زبان مین سوزن دی پکار کر آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان اب کل تمسے سمجھ لونگی
یہان سے پلٹ جاؤ یہ کہکے طبل امان بجوا کر پلٹ گئی نمرود بلبلاتا ہوا بارگاہ مین آیا کہا کیون
کہکشان سر حمزہ کو چھوڑ دیا کہکشان نے کہا ای شہریار جب مین قریب بدیع الزمان کے
گئی مین نے سحر کیا سحر نے کچھ تاثیر نہ کی اسوجہ سے تردد ہوا میرے خیال مین یہ ہی کہ سحر کو اور
سخت کر لون تین جادوگرنیان جو نامی تھین انکو گرفتار کر لیا ہرچند کہ لشکر بہت ہی ایک سحر مین
سب کا خاتمہ کر دونگی یہ تینون بہت زبردست ہین اسوجہ سے انکو گرفتار کر لیا اب کل بدیع الزمان
کو ضرور گرفتار کر لونگی بارات کو لاؤنگی بدیع الزمان پریشان پریشان پلٹے آنکر داخل بارگاہ
ہوے فرماتے ہین ای امیّہ کچھ فکر چاہیے امیّہ نے عرض کی غلام فکر مین گیا تھا گرد بارگاہ نمرود
حصار سحر ہی اب مکان پر کہکشان کے جاتا ہون یہ کہکے امیّہ نکلا وہان نمرود نے طبل جنگی کو
حکم دیا بدیع الزمان کو خبر پہونچی یہان بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین امیّہ بصورت ساحر لشکر مین پھرنے لگا دریافت کیا معلوم ہوا کہ سامنے بارگاہ کہکشان
ہی امیّہ ایک خدمتگار ساحر کی شکل بنا ہوا در بارگاہ کہکشان پر آیا جب اندر پہونچا کہکشان
نے کہا ای ساحر ذرا میرے پاس آ تو بڑا بے ادب معلوم ہوتا ہی مین تجھکو تعلیم کرون
جیسے ہی امیّہ قریب آیا کہکشان نے ہاتھ پکڑ لیا کہا او ناعیار اب کہان جائیگا مین نے

مجھکو بھیجا تاہی اسحر مجھکو برابر خبر دیتا ہی مجھکو پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا جب تو لشکر مین آیا یہ کہلے ایک کنیز کو
آواز دی آرہی او نرگس اس عیار کو لیجا جہان جادوگرنیان قید ہین وہان اسکو بھی قید کر نرگس
نے اُمّیہ کا ہاتھ پکڑ لیا لیکر چلی راہ مین اُمّیہ نے کہا ای ملکہ عالم اب ہم لوگون کے واسطے کیا ہوگا
نرگس نے کہا پسر حمزہ گرفتار ہوا اور سبکو قتل کیا نمرود ہمارا بادشاہ بڑا سخت مزاج ہی جو کہتا ہی
وہی کرتا ہی ان لوگون کے بارے مین حکم دے چکا ہی جو کہا ہی وہی کریگا اُمّیہ نے کہا ملکہ مین تو غریب
ہون اس شخص کے ساتھ چلا آیا آپ میرے بچانے کے لیے تدبیر کر دیجیے یہ کہکے کچھ اشرفیان نکالین
کہا یہ حاضر ہین لے لیجیے میری جان بچائیے نرگس سوچی کہ اسکے پاس مال بہت کچھ ہوگا
کنارے لائی کہا ای اُمّیہ مین سفارش کرکے تجھے چھڑوا دونگی پسر حمزہ نہ بچیگا اُمّیہ نے کہا اپنی
جان بچے آقا خواہ قتل ہون خواہ بچین جب جنگل مین آئے تنہائی مین نرگس کو لیکر اُمّیہ
باتین کرنے لگا باتین کرتے کرتے ایک ڈبیہ نکالی کہا یہ لیجیے اسکو کھول کر نہ دیکھیے ساری ہوشربا کی
جان ہی اسکو کھولیے کا نہین بعد دو چار دن کے میری ڈبیہ مجھکو پھیر دیجیے گا نرگس نے کہا کچھ
دیوانہ ہوا ہی مین اسے ضرور دیکھونگی اُمّیہ نے کہا یہ تو وہ تحفہ ہی جسکا مثل دُنیا مین نہین ہی
جون جون اُمّیہ دیکھنے کو منع کرتا ہی اسکا اشتیاق بڑھتا جاتا ہی نرگس نے کہا مین اسکو کھولتی
ہون اُمّیہ نے ہرچند منع کیا مگر اسنے نہ مانا جیسے ہی ڈبیہ کو کھولا ایک دھوان نکلا اتبو نرگس
بیہوش ہوکر گری اُمّیہ کھینچ کر کنارے لایا کپڑے اور زیور اُتار لیا دماغ پر بیہوشی کی چڑھائی
کنارے اُسکو ڈالدیا رنگ و روغن عیاری کا لگا کر بشکل نرگس بنکر تیار ہوا طرف بارگاہ
کہکشان کے چلا راہ مین دیکھا ایک خیمہ ہی اُسپر چند ساحر نگہبانی کر رہے ہین پوچھا یہ کیا مقام ہی
اور یہان کون قید ہی جادوگرون نے کہا نرگس ویاقوت وسلیم اسی مقام پر قید ہین اُمّیہ
خاموش ہو رہا کہ پلٹ کر سمجھونگا خیمہ کہکشان پر آیا کہکشان نے پوچھا کہ ای نرگس اُسے
قید کر آئی ہو تو اپنے کام مین مصروف ہو کل تو بڑی لشکر کشی ہوگی دیکھیے کیا ہو نرگس نقلی نے
عرض کی حضور ایک ایک سحر مین مسلمانون کو پامال کرینگے پسر حمزہ کو پکڑ لائینگے سب کے پہلے صف اوّل
پر مین ہی جاکر مقابلہ کرونگی کہکشان نے کہا ای نرگس ایک سحر ایسا کرون کہ سبکے سر اُڑ جائین
اُمّیہ نے عرض کی آج صبح سے ہیرا پھیری مین رہی شراب پینے کی مہلت نہ پائی

اگر حکم ہو ایک گلابی کنیز بھی پی لے یہ کہکے گلابی اُٹھائی جام لبریز کیا چاہا کہ پیے مُنھ مین طمانچہ
مارا کہا کیا بے ادبی ہی مالک کے سامنے پہلے کنیز کیونکر پیے پہلے حضور نوش فرمائین کہکشان نے
کہا نرگس تم پیو یہان کوئی تکلف نہین ہی نرگس نے جام شراب نوش کیا دوسرا جام لبریز کیا آنکھ
بچا کر بیہوشی ملائی جام پیش کیا کہکشان نے ہرچند انکار کیا مگر نرگس نے نہ مانا جام پیکر بے اندیشۂ
انجام پی گئی پیتے ہی گھبرائی کہا میرا دل الجھتا ہی گھبرا کر اُٹھی بیہوشی کا اثر کر چکی تھی لڑکھڑا کر گری
اُمیہ خنجر نکالکر چھالی پر چڑھ بیٹھا گردن پر رکھکر کھینچا کہ سر جدا ہوا اندھیرا ہو گیا سنگ باری برف باری
ہونے لگی بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من کہکشان جادو بود مار کر کہکشان کو اُمیہ
بھاگا قید خانے پر آیا جان نثار جادو وہان نگہبان ہی پکار کر پوچھا نرگس کہان سے آتی ہو
نرگس بیٹھ گئی کہا اے جان نثار اب کل مقابلہ ہی پسر حمزہ کو گرفتار کرینگے باتین کرتے کہا
روپیہ ہمسے لو شراب منگاؤ تم بھی پیو ہم بھی پین ملازم اُسکے دوڑکر لائے نرگس نے سب کو شراب
پلائی جب سب بیہوش ہو کر گرے اُٹھکے اُمیہ نے جان نثار کا سر کاٹا اور جادوگرون کو قتل کیا
قید خانے مین گھسکر تینون کی زبان سے سوزن نکالی کہا بلند پروازی کرکے نکل چلو تینون جادوگرنیان
تڑپ کے بلند ہوئین لشکر کو دیکھکر ماش کے دانے پھینکے کسی کا سر پھٹا کسیکا ہاتھ ٹوٹا پتھر برسائے
کوئی روکنے والا نہین جسطرح جی چاہا اُسطرح سحر کیا دس بارہ ہزار جادوگر لشکر نمرود کے
مارے گئے نمرود اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ یکایک کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من
کہکشان جادو بود گھبرا کر نمرود اُٹھا جب اور اور جادوگرون کے مرنے کی آواز آئی کہا ارے
دریافت تو کرو یہ کیا سبب کہ ہر کارے گئے دوڑے ہوے آئے کہا حضور عیار نے بدیع الزمان
کے کہکشان کو مارا جان نثار جادو کو بھی قتل کیا قیدیون کو اپنے رہا کر لیا وہی جادوگر
آسمان سے سحر کر رہے ہین ہزارہا جادوگر مارے گئے اور سحر پھینک رہے ہین یہ سُنکر نمرود
اپنے مقام سے اُٹھا باہر آکر دیکھا یاقوت و نرگس و سلیم مثل شعلۂ جوالہ آسمان پر چمک
رہی ہین جب جی چاہا ماش کے دانے گولہ ترنج و نارنج پھینک مارا ملازمان نمرود جو قصد
کرتے ہین انکا سحر اُن تک نہین پہونچتا نمرود نے یہ دیکھتے ہی گولہ جھولی سے نکالا نرگس پر
پھینک مارا خوش نگاہی نرگس کی گم ہوئی آواز دی اے یاقوت جادو سحر نمرود کا

جل گیا آنکھوں سے نہین سوجھتا ہو یہین زمین پر گرا چاہتی ہون نور سحر کا بنا ہتی ہون سلیم نے جھٹ کر کہ مین
نرگس کی ہجھ دیا لیکا بلند ہوا یاقوت نے کچھ سحر کیا لیکر نرگس کو نکل گئین نمرود بلٹا ہاتول ڈھنڈ
کہکشان آکر دیکھا پھر جا بان نثار کو مرا ہوا پایا بہت جھلایا حکم دیا طبل جنگی بجے تیاریان ہونے
لگین نمرود ہوشخانہ مین آکر بیٹھا سحر آراستہ کرنے لگا اوّل ابر سحر بنایا اسمین چھپایان کتاریان
بھرین رال کے گولے تیار کیے آخر اپنے خیمے سے نکلا کہ استنے مین شہنشاہ زرین آفتاب نیزہ خطوط
شعاعی ہاتھ مین لیکر تیغ ضو کو حمائل کرکے توسن چرخ زبرجدی پر سوار ہوکر فوج ضیا و شعاع کو
کو ساتھ لیکر وارد میدان کارزار ہوا نمرود حیران ہوکر لپسر حمزہ کس بھروسے پر میدان مین آتا
ہو اسکے عیار نے میرے ملازموں کو مارا اسکا زور دیکھ لیا اب کیا منھ لیکے نابدولت کے مقابلے
مین آتے ہین افسوس شرماتے نہین یہ کہتا ہوا میدان کارزار مین آیا ستر اسّی ہزار ساحر وغیر ساحر
پشت پر ہین ایک ایک انمین سامری عہد جمشید زمان میدان مین آکر پہونچا لشکر بدیع الزمان
بھی بڑے کروفر سے آیا دونون لشکر میدان مین آکر ٹھہرے نقیب نقابت کرکے ہٹے نمرود نے
مرکب بڑھایا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو
نکلے بدیع الزمان نے گھوڑا بڑھایا یاقوت و نرگس و سلیم دوڑ پڑین کہا کہ ای شہریار
آپ مقابلے مین نہ جائین کنیزین برائے جانبازی حاضر ہین بدیع الزمان نے فرمایا میرا ہی
جانا مناسب ہو تم لوگ تماشا کرو نرگس نے نہ مانا رخصت لیکر بدیع الزمان سے سامنے
نمرود کے آئی آپس مین دو چار سحر چلے تھے کہ نمرود نے گولہ مارا اور زمین پر دو پتھر مارا نرگس
کے گرد گرد ہوگئی نرگس تڑپ کر نکلی بلند ہوئی آسمان سے آکر ایک گولہ مارا قریب نمرود کے
آکر پھٹا کچھ جھنگے سے پیدا ہوے نمرود انکی جانب دیکھنے لگا نرگس نے دو تین سحر ایسے کیے
کہ نمرود مبہوت ہوگیا چاہتا ہو کہ خدمت مین بدیع الزمان کے جاؤن لیکن پھر رک جاتا ہو
نرگس نے اپنے کو گرایا اور گولہ مارا گولہ سامنے آکر نمرود کے پھٹا دھوان اس سے نکلا نمرود
کا عجیب حال ہوا معلوم ہوتا ہو آنکھون سے نہین سوجھتا آخر جھولی مین ہاتھ ڈال کے سرمے دانی
نکالی سرمہ آنکھون مین لگایا اب آنکھون مین روشنی ہوئی زمین پر ایک دو پتھر مارا غبار پیچیدہ
ہوا نرگس زمین پر گری بیہوش ہوگئی نمرود چاہتا تھا گرفتار کر لون بدیع الزمان نے

گھوڑا اڑا دیا تنو کیا اور نمرود مردود خبردار ہو [illegible] گھوڑا ڈال دیا نمرود
چھکنے نہ پایا تھا کہ بدیع الزمان نے بڑھ کر نرگس کو پشت پر لیا سیدھا [illegible] کر کے مقابلہ کیا نمرود
جمال جہان آرائے بدیع الزمان دیکھ کر حیران ہو گیا اور کہا [illegible] اگر آپ میری اطاعت کریں
چالیس ملک کا حاکم ہوں آپ کو بادشاہ کر دوں [illegible] بدیع الزمان نے کہا کیا
بیہودہ بکتا ہے جو مجھ سے ہو سکے قصور نہ کر اے نمرود ہمیں ہوس سلطنت نہیں خواہش ترقی دین اسلام
ہے اسی کد و کوشش میں ہمارا نام ہے نمرود نے پیچ بہت کر ایک گولہ مارا کچھ قطرات خون بھی
اپنے جسم سے شریک کیے بدیع الزمان نے فوراً تعویذ چمکایا بدیع پر کچھ تاثیر نہ ہوئی مرکب
[illegible] کیا نقش کو جو سامنے نمرود کے چمکایا نمرود کی آنکھوں میں اندھیرا آیا ادھر سے
بدیع الزمان نے ہاتھ مارا کہ نمرود کے دو ٹکڑے ہو کے [illegible] نمرود نے گریبان
پھاڑ ڈالے اور یہ کہتے ہوئے دوڑے کہ چراغ ملک نمرود [illegible] پھر حمزہ کو مار لو
چار جانب سے سحر کرتے ہوئے دوڑے بدیع الزمان [illegible] نرگس کو ہوش
آیا یاقوت و سلیم و نرگس یہ تینوں جادوگرنیاں لشکر نمرود [illegible] میں تلوار چلنے لگی سحر ہونے
لگا ملازمان بدیع الزمان لڑتے بھڑتے قریب قلعہ نمرود کے پہنچے چاہتے ہیں خندق
فرا کر کہ ملازمان نمرود مستعد ہوئے خندق کا [illegible] بدیع الزمان خندق فرا کر
ہزار پھاٹک کے [illegible] پھاٹک کو گرز سے توڑ اندر قلعے کے [illegible] دوگری قلعے میں بھی تلوار چلی آخر
سب فریاد کرنے لگے کہ اے شہریار امان دیجیے بدیع الزمان نے تلوار روکی جادوگر مطیع ہوئے
اب بدیع الزمان نے قلعے پر قبضہ کیا مال بہت کچھ [illegible] داروں سے کہا جلد تیاری کرو تاکہ
ہم اپنے کو سرحد ہفت پیکر میں پہونچائیں تب ہمارے دل کو خوشی حاصل ہو ایک شب
اس قلعے میں رہے صبح کو یاقوت و نرگس و سلیم نے دو لکہ ابر تیار کیے ایک زمرد نگار دوسرا
یاقوت نگار ایک داہنے ایک بائیں بیچ میں لشکر بدیع طرف طلسم ہفت پیکر کے روانہ ہوئے

دو کلمۂ داستان شوکت بیان رستم نوجوان فرزند رشید صاحبقران کا مع سمک عیار [illegible]
بن عمرو طرف طلسم ہفت پیکر چلنا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا سابق نامہ تصنیف مصنف

پلا ساقیا جام آتش فشان
کہ طبع رسا بر سر کد ہوئی
ہر اک نخل سرسبز و شاداب ہے
کہ صحرا پہ اب ہے گمان چمن
کہ ترچھی کلہ سر پہ لائے کے ہے
گلستان مین بلبل نے چرچہ کیا
اکڑتا ہے پھر سرو نوخاستہ
ہے پھولونسے لبریز صحن چمن
بہار گلستان کے ہین زور شور
عنادل کو گلزار مین عید ہے
یہ اٹکھیلیان آگئین دید مین
کہین پر ہے بیلا کہین موتیا
گلابی اُٹھا ساقیے سیمبر
لکھو داستان جلالت نشان

کہ پھر آگئی رنگ پر داستان
بہار آگئی یہ یقین ہو گیا
دل عاشق زار بیتاب ہے
بہار آگئی گلشن دہر مین
اسے منزل عشق کرنا ہے طے
مجھے دید گل کی تمنا ہوئی
اُدھر باغ کا کھل گیا راستہ
جو پھولونکے ہر جا بچھا انبار ہین
چہکتے ہین طائر تو رقصان مین ہے
کہین نرگس باغ مستانہ وار
نگہبانیان بھاگئین دید مین
جو قمری کی لو کو سے سر پھر گیا
کہ میکش سنائین خوشی کی خبر

بہار رضا مین کی آمد ہوئی
خزان تک تھا باغ مین جو گیا
یہ ہے سبزۂ سبز جان چمن
یہ مضمون ہے مشہور ہر شہر مین
جو پھولون سے گلزار سارا بھرا
نہالان گلشن کی شوخی بڑھی
عنادل ہین گلزار مین نغمہ زن
یہ آنکھون مین گلچین کے بھی خار ہین
زمین چمن قابل دید ہے
دکھاتی ہے آنکھونکی اپنے بہار
کہین رائے بیل اور کہین موگرا
تہ سرو چمن آنکھ سے گر گیا
کہ پھر رنگ پر آگئی داستان

چہرہ رستم دلان میدان کارزار و سہراب و شان تہور شعار

اِس داستان شوکت بیان کو صفحہ قرطاس پر یون تحریر فرماتے ہین شعر کجا بود مرغ آنکون فتادم بجا ❊ عنان سخن شد ز چنگم رہا ❊ دگر بار در گفتگو آمدم ❊ بدیدار نیکان نکو آمدم ❊ الشست خود آرم دگربار جہت ❊ بفرمان حی الذی لایموت ❊ جب رستم پیل تن نے فرزند کے ہفت پیکر پرست ہونے کی خبر پائی نہایت بیتاب ہوے اُسی شب کو سماک یلداقی سے کہا کہ خواجہ زادونکو بلاؤ خواجہ زادے بارگاہ رستم مین آئے رستم نے خلعت دیا اور کہا ملاحظہ فرمائیے کہ فتاحی طلسم ہفت پیکر کسکے نام پر ہے خواجہ زادون نے تختۂ تعقل پر قرعۂ تفکر کو پھینکا بعد عرصہ دراز سر اُٹھایا عرض کی فتاحی طلسم ہفت پیکر حضور کے نام ہے لیکن حضور جس روز کوچ کرین اوّل طرف مغرب کے روانہ ہون پھر پروردگار آپ کو طلسم ہفت پیکر مین پہونچائیگا راستہ اصلی ملجائیگا رستم نے کشتیان جواہر کی دیکر خواجہ زادونکو رخصت کیا سمک سے کہا رات کو نکل چلو اگر وہ الاکرد نے لشکر

قیام کیا سپہ سالار یلداقی بن عمرو منتظم کار تھا آخر طرف مغرب کے کوچ کیا تیسری منزل تھی کہ صحرا سے
گرد اٹھی بہتان شراب خوار تین لاکھ فوج سے آتا تھا رستم کو دیکھکر بہتان اسی مقام پر آ اترا
دریافت کیا بیٹا صاحبقران کا طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتا ہے کہلا بھیجا کہ آکر خدمتگزاروں
میں نام لکھواؤ ورنہ وہ حال کرونگا کہ ماہیان دریا دم بخود ہو تمہارے حال پر گریہ وزاری کرینگے
وہ بھیجو خدا آخرش ندا ہیگا رستم نے پیغامبر کو نکلوا دیا یہ خبر جو بہتان کو پہونچی غصے میں طبل جنگی بجوایا
اتنا کہیو پسر حمزہ سے کیونکر پیش آتا ہوں ہمراہی کہتے ہیں کہ حضور نامی گرامی کا فرزند ہے
ہمسر نہیں آپ جائیگا آپ کی شمشیر کی تاب نہ لائیگا کیسے کیسے پہلوان نامور کیسے کیسے دیو ملکا رہے آپ سے
کو لوہا نہیں ہیں ان باتوں کو سنکر بہتان بہت خوش ہوتا ہے کہتا ہے یارو صبح کو میدان میں قیامت
برپا کرونگا پسر حمزہ کی مشکیں باندھکر لاؤنگا اگر اسکے خلاف ہو پہلوان دوران نہ کہنا رستم نے
ماہ دولت کے نام سے کفن میں منہ چھپایا نہنگان دریا و شیران صحرا اون کو آکر بندگان لات و
منات ہو جاتے غریب بدولت نہ پاتے نہنگان دریائے مابدولت کے نام سے چادر آب کو
منہ پر کھینچا شیران دشت دامن صحرا میں مخفی ہیں صرف مابدولت کا خوف ہے ورنہ آفت برپا
کرتے شب بھر اسیطرح تلملایا کیا بوقت سحر اکڑتا ہوا میدان میں آیا موچھوں پر تاؤ پھیر رہا ہے
جب نقیب نقابت کر کے ہٹے گینڈے کو بڑھایا میدان میں آیا فنون سپاہ گری دکھائے جب
خوب عرق عرق ہوا دو سپر دنے یوں پسینہ ٹپکا جیسے دو کالی گھٹا میں برستی ہیں پکار کر
آواز دی اے فرقۂ خداپرستان جسے تمنا مرگ کی ہو نکلے آکر مقابلہ کرے رستم جب نے چاہا تھا کہ
گھوڑا اڑاؤں کہ نہنگ بچۂ دریائی نے گینڈا بڑھایا میدان کارزار میں آیا بہتان سے
لگا دوچلی نہنگ بچۂ دریائی کو دیکھکر حیران ہو گیا گھبرا کے پوچھتا ہے اے جوان تو نے پسر حمزہ
کی کیوں اطاعت کی نہنگ بچۂ دریائی نے کہا ہمیں آقا نے زیر کیا کیوں نہ اطاعت کرتا
بہتان نے کہا اے جوان کیونکر پسر حمزہ نے تجکو زیر کیا نہنگ بچۂ دریائی نے کہا آقا میرے
رستم نے چند پہلوانوں کو ساتھ لیکر مرزوق شاہ فرنگی پر لشکرکشی کی تھی میرا ملک راہ میں تھا
وہ بدبختی تھی میری کہ راستہ بند تھا جب آقا نے لوگوں نے کہا تب آقائے نامدار نے فرمایا کہ ہم اسی
راستے سے جائینگے میں سنکر نکل آیا میرے مزاج میں وحشت بھی تھی اس رنگ میں رستم سے

لڑکر خون کا دریا جسم سے بہ رہا تھا مگر اُس شیر دلیر نے کسی مقام پر بھی نہ کی آخر مجھے زیر کیا ہین اُنکی خدمت
مین حاضر رہتا ہون میرے بھی ملک کے سپہ سالار اُنکے ساتھ ہین سرفتنۂ ملک فرنگستان لقب
ہے آج بہرام فلک کی مجال نہین کہ اُنسے آنکھ ملاسے اور ایک زور ہمارے آقا کا مشہور ہے
کہ لندھور بن سعدان جانشین صاحبقران جنکو فرزندان حمزہ چچا کہتے ہین اُنکو مع ہاتھی اُٹھا لیا
لیکن قربان جرأت صاحبقران کہ ایسے فرزند کو زیر کیا ان باتون کو سنکر بہتان دنگ ہو گیا
جی مین اپنے کہتا ہے کہ عجب شخص سے مقابلہ پڑا دیکھیے کیا ہو عرصۂ دراز تک دونون نہنگ بچہ دریائی
سے رہین بعد اُسکے نیزہ چلنے لگا نہنگ بچہ دریائی نے نیزہ اُسکا توڑا بہتان نے قبضے پر
ہاتھ ڈالا نہنگ نے گردہ سپر کا سر پر کھینچا اوپر سے بہتان نے ہاتھ مارا سپر کٹی خود کو کاٹکر
تا دو ابرو تیغہ پہونچا نہنگ بچہ دریائی نے داستانہ مارا تیغہ جھنناکے سر سے نکلا سر کے
زخم کو جو اسطرح نہنگ نے دیکھا گینڈے کو پیچھے ہٹایا بہتان تلوار کھینچے ہوے قریب
پہونچا ہاتھ تلوار کا مارو یا گینڈے کا سر اُڑ گیا نہنگ بچہ دریائی گرا بہتان کود کر لپٹ گیا
نہنگ بھی لڑنے لگا سر پر زخم کاری تھا لپٹا لپٹیا کے لڑنے لگا ایک مقام پر بہتان
ریل کر پہچلا تھا نہنگ پلٹا پیر جو بڑھائے وہان پر موش خانہ تھا دونون پانون نہنگ
کے موش خانے مین جا پڑے بہتان نے جو ہلہ مارا گول نہنگ بچہ دریائی کا آ گر گیا
بہتان نے اُسی حال مین نہنگ کی مشکین باندھ لین اپنے دربار مین لایا رفقا سے صلاح
کی کہ اس جوان کے بارے مین کیا کرون سب نے کہا اپنے ملک مین بھیجیے وہان چلکر سوال
ہفت پیکر پرست ہونے کا کیجیے اگر مانے تو بہا ورنہ قتل کیجیے گا یہ راے بہتان کو
پسند آئی ایک نامہ بنام رستم لکھا کہ اے رستم ہفت کوہ کہ مقام سکونت ما بدولت کا ہے
تمھارے سردار کو لیے جاتے ہین اگر اُسنے ہمارا مذہب اختیار کیا آبرو پائیگا ورنہ قتل
کیا جائیگا ایک جمعدار کو بلا کر یہ نامہ دیدیا کہ یہ رستم کو پہونچا دینا اور اُسیوقت تیاری کی
فوج اپنی لیکر روانہ ہو گیا رستم پلٹے اپنی بارگاہ مین آئے مگر واسطے نہنگ بچہ دریائی کے
پریشان سمک سے کہا ذرا دریافت کرو کہ کیا معرکہ گذرا سمک نے ہرکارے روانہ کیے
کہ خبر دریافت کر کے لاؤ ہرکارے بھاگے یہان سردارون نے رستم سے کہا ارشد کو

حریف روانہ ہو گیا رستم کو بڑا تردد ہوا فرمایا کہ نہین معلوم ہمارے سردار پر کیا گذری سمک جلد خبر لنگا اگر ہمیرے سردار کا ایک موے جسم بھی کم ہوا تو تجھسے سمجھونگا سمک نے پھر اُسی وقت اور ہرکارے روانہ کیے صبح کو رستم بیٹھے ہین کہ ملازم نے آکر وہ نامہ جو بہتان دے گیا تھا اُسکی خدمت مین رستم کی پیش کیا رستم نے نامہ پڑھا پڑھکر بہت گھبرائے پیشانی پر پسینہ آگیا زانو بدلنے لگے تردد مین بیٹھے ہین لیکن بہتان جو اپنے مقام پر پہونچا قلعہ ہفت کوہ اُسکا نام ہی اُسکی یہ کیفیت ہی کہ سات پہاڑ ایک مقام پر آکے ملگئے ہین سات پھاٹک ایک کے بعد ایک واقع ہوا ہی ساتوان پھاٹک نہایت بلند و مرتفع ہی اُس مقام پر آکے مسند پر بیٹھا کہا اُس پہلوان کو لاؤ کشان کشان نہنگ کو لیکر سامنے بہتان کے لائے نہنگ نے مثل اہل اسلام کے سلام کیا بہتان نے منھ پھیر لیا نہنگ نے کہا ہم اپنے سردار و نمک کیا حقیقت جانتے ہین مکر سے ہمکو گرفتار کر کے لایا اسیر غرور او نامرد جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کر بہتان نے حکم دیا اس جوان کو نخل مین اُلٹا لٹکا دو جب مذہب خداوند قبول کرے قید سے رہا کرو اور جب تک نہ قبول کرے نخل مین برابر لٹکا رہے ہرکارے اہل اسلام کے یہانتک پہونچے اور یہ معرکہ دیکھکر بھاگے کہ آقا کو خبر جا کر پہونچائین یہان رستم پریشان بیٹھے تھے کہ ہرکارون نے سب خبر مفصل آکر عرض کی کہا نہنگ کو نخل مین لٹکا دیا ہی دیکھیے اب کیا ہو ہر ایک کو تردد ہی کہ اُس جوان پر کیا گذری رستم نے خبر سنتے ہی آہ کی اور سینے پر ہاتھ مارا کہا اُس بہادر کے ساتھ یہ مغرور یون پیش آیا مین بھی دیکھو اب کیا آفت برپا کرتا ہون یہ کہکے پشت اسپ رما لاکبود پر سوار ہوے طرف قلعہ ہفت کوہ کے چلے وہ مرکب جسپر کبھی پھندنا نہ چھوایا تھا آج کوڑے پر کوڑا پڑ رہا ہی گھوڑا اطرارے بھرتا ہوا جاتا ہی یہان بہتان بیٹھا ہوا ہی نہنگ بچہ دریائی نخل مین لٹکا ہوا ہی بہتان پکار پکار کے کہہ رہا تھا ای نہنگ خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کرو ورنہ جان نہ بچیگی نہنگ نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی جو تجھسے ہو سکے قصور نکر کہ دربارگاہ پر ہلڑ ہوا گھبرا کر بہتان نے پوچھا یہ کیا معرکہ ہی جو جاتا ہی وہ پلٹ کے نہین آتا اسیر اور زیادہ جھلا رہا ہی کہ جو وہان جاتا ہی پلٹ کے کیون نہین آتا کیا وہان جا کر مرجاتا ہی آخر اُٹھ کھڑا ہوا ٹہلنے لگا اب کوئی پہلوان کچھ نہین کہتا سب خاموش ہین بہتان ٹہل رہا ہی

کہ ہنگامہ زیادہ ہوا ایک شیر کی آواز آئی نعرہ رستم ارشد اولاد امیر عرب ہوں کیست علمشاہ جو رستم لقب ہوں
دیگر علمشاہ رومی شہ فیل زور ہوں کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور ہوں بہتان نے حیران ہوکے کہا یہ کون
ایسا زبر دست ہی کہ ہمارے مکان میں یہ ہنگامہ کر رہا ہی یہ کہکے چاہا بڑھوں کہ دیکھا ہزاروں آدمی
بھاگے ہوے آتے ہیں سر برابر برس رہے ہیں جسنے پلٹ کر سامنا کیا لپک کر اُسکے ہاتھ مارا
کہ دو ٹکڑے ہوے چالیس پچاس ہزار جوان تھوڑے عرصے میں مارے دریاے خون
بہا دیے لاشے تڑپ رہے ہیں اب جو نگاہ اُٹھاکے بہتان نے دیکھا رستم علمشاہ
شیرانہ نہنگانہ لڑ رہے ہیں لڑتے لڑتے آگئے بہتان نے زنجیر وسنے کمر باندھی اور سلاح جسم پر
آراستہ کیے آگے بڑھا آواز دی او پسر حمزہ یہ سامنے ابدولت کے بے ادبی علمشاہ گھوڑے پر
سے کود پڑے اوّل قریب اُس نخل کے پہونچے کہ جہاں نہنگ بچۂ دریائی لٹکا تھا درخت
قلم کیا نہنگ کو روک لیا رستم نے قید جسم سے نہنگ کے دور کی زمین پر کھڑا کیا نہنگ نے
کبھی ایک جوان کو مار کر تیغہ لیا آگے رستم عقب میں نہنگ اب یہ دو شیر لڑتے ہوے جاتے
ہیں پرے کے پرے اُلٹ پلٹ کر دیے رستم جھپٹ کر قریب بہتان کے پہونچے جیسے ہی رستم
قریب پہونچے بہتان نے خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا رستم کو نہایت غصہ تھا جیسے ہی تیغہ
سر پر چمکا سپر کو جہرے کی پناہ کیا کئی وار اسطرح رستم نے روکے چوتھی مرتبہ آواز دی او مکار
تیری قضا قریب آگئی تیغہ کپیتان نیام انتقام سے کھنچا معلوم ہوا اژدہا غار سے بل کرکے
نکلا خبردار خبردار کہکے بہ قوت صاحبقرانی ہاتھ تلوار کا مارا بہتان نے سپر کو اُٹھا دیا تلوار جو
پڑی سپر کے دو ٹکڑے ہوے اب جو تیغہ تڑپ کے گرا سر کلے و جبڑے کو کاٹتا یا قبہ سپر پر چمکا تھا
یا زمین میں جاکے تلوار نے بوسہ دیا غریو ہوا کہ بہتان مارا گیا چہار طرف سے لوگ دوڑ پڑے
علمشاہ کو گھیرا اگر رستم نہنگانہ لڑ رہے ہیں چاہتے ہیں کہ ہفت کوہ سے نکلوں مگر وہ لوگ
نہیں نکلنے دیتے چہار جانب سے بلوہ ہی چاہتے ہیں رستم کو قتل کریں جو پہلوان آیا رستم
نے اُسکو واصل جہنم کیا کوئی وار خالی نہیں جاتا چہار طرف کے پہلوان رستم کو گھیرے ہوے
ہیں تلواریں مار رہے ہیں علمشاہ جسطرف پلٹ پڑے صف کو ویران کرکے پلٹے نہنگ لڑ رہا ہی
کہ بیرون کوہ سے نعرہ ہوا مسنم آلا گرد و مالا گرد فرنگی طنبور گڑگڑائے پلٹنیں لہرا گئیں

اندر درۂ کوہ کے گھس آئے چالیس افسر جو اندر آئے علمشاہ کو گھیر لیا لڑتے بھڑتے بیرون کوہ کے لیچلے
ارادہ ہی کہ باہر لیجائین کفار روک رہے ہین چاہیے ہین انکو نہ جانے دین جگر تلوار جو چلی ہزارہا
کفار مر مر گرے خون کا دریا بہا دیا مرکب کو ملازمان علمشاہ نے تھام لیا پیدل لڑ رہے ہین
دو پہر کامل تلوار چلی تیسرے دروازے پر بمشکل علمشاہ پہونچے ہین کھڑے جھوم رہے ہین
چہار طرف سے کافرون کے وار چل رہے ہین رستم نے جسکو روک کر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے
کیے کئی پہلوان اسی مقام پر کھڑے کھڑے قتل کیے جاتے ہین لڑ بھڑ کر باہر نکلون کہ ایک صدائے
مہیب کان مین آئی کہ او جوان اب باہر نکلنا چاہتا ہی یہان سے نکلنا دشوار ہی کرو کوشش بیکار ہی
پلٹ کے علمشاہ نے دیکھا کہ سمک یلداق ایک مقام سے دیکھ رہا ہی کہ آقا لڑ رہے ہین ایک
برق چمکی اس برق سے ایک پنجہ پیدا ہوا کمر مین علمشاہ کی پڑا اٹھاتے ہی بے اُڑا آلاگرد نے کہا
اے سمک آقا کو کوئی لیے جاتا ہی سمک نے کہا مین جاتا ہون گھوڑا آلاگرد کو دیا آپ اسی
جانب دوڑا چاہتا ہی قریب آقا کے پہونچون اس آفت آسمانی سے بچاؤن مگر ممکن نہین ہوتا
حسرت و غم کرتا ہوا جاتا ہی حیران کہ اے سمک کیا کرون آقاے نامدار کو کیونکر چھڑاؤن
یہان آلاگرد و مالاگرد لڑتے ہوے باہر نکلے فوج دشمن نے فرار پر قرار کیا سب لشکر
علمشاہ کا اسی مقام پر پہونچا بارگاہ استادہ ہوئی سب سردار آکر بیٹھے یہی باتین ہو رہی ہین
کہ آقا کو کون لیگیا شاید کوئی ساحرہ یا ساحر اس درے مین رہتا تھا وقت پر آکے لیگیا
خدا ہمارے آقا کو ہمسے ملائے مگر سمک جو عقب مین چلا تھا دیکھا جنگل مین چہار دیواری
باغ کی ہی اسمین پنجہ علمشاہ کو لیکر اُترا سمک پہلوے باغ پر آیا دیکھا ایک بڑی کھڑی ہی
اسمین بڑی بڑی سلاخین لوہے کی لگی ہین سمک نے بیٹھ کر سلاخین کاٹین اندر باغ کے
داخل ہوا یہ نہین پایا جاتا کہ رستم کہان ہین آکر ایک جھاڑی مین چھپا دیکھ رہا ہی چبوترہ
جو باغ کا ہی اسپر فرش بچھا ہوا ہی ایک ساحرہ تاج سر پر نہایت حسین و جمیل بیٹھی کہہ رہی ہی
کہ ارے اس ظالم کو لاؤ دو کنیزین گئین رستم کو لیے ہوے سامنے آئین کنیزون نے عرض
کی اے ملکہ رنگین ادا خطا تو اس سے بڑی ہوئی کہ آپ کے عاشق کو مارا ہم یہ عرض کرتے
ہین اسکی خطا معاف فرمائیے رنگین ادا نے منھ پھیر لیا اپنے مقام سے اٹھی کہتی ہوئی

میں ابھی جان دونگی یہ کہکے گریبان میں ہاتھ کے اسنے ڈالا کہا کیوں ظالم تونے غضب کیا میرے
عاشق کو مارا اب چاہنے والا کہاں ملیگا میں ابھی تجھکو قتل کرونگی یہ کہکے آواز دی ارے کوئی
حاضر ہو دو جلاد قوم کے زنگی تیغہ ہاے برہنہ ہاتھ میں لئے ہوے آئے تسلیمیں بجا لانے لگے
رنگین ادا نے اشارہ کیا دونوں جلاد تلوارین کھینچکر چلے آواز دیتے ہیں ای ملکۂ عالم حکم اول
ہو سمجھ بوجھ کے حکم دیجئے سماک نے جب یہ سمجھ کر دیکھا گھبرا گیا کہ ایسا نہ ہو آقا قتل ہو جائیں تو غضب ہی
حیران حیران اسی سوچ میں بیٹھا تھا کہ ایک کنیز واسطے رفع حاجت کے آئی سماک نے اسے بیہوش
کرکے کنارے ڈالدیا اسکی شکل بنکر محفل میں آیا سامنے آکر سلام کیا کہا ملکۂ عالم آج صحبت کیا
بے لطف رہیگی شراب ضرور منگائیے رنگین ادا نے اشارہ کیا شراب خانے سے لاؤ کنیزیں
جاکر میخانے سے گلابیان شراب کی لائیں سماک نے گلابی ہاتھ میں لی شراب میں بیہوشی ملائی
محفل میں لیکر آیا جلادوں نے کہا ٹھہر جاؤ ابھی اس جوان کو قتل نکرو جلاد ہٹے سماک نے
جام شراب سے لبریز کیا رنگین ادا کے سامنے پیش کیا رنگین ادا نے ہاتھ بڑھا کے جام لیا
چاہا پی جاؤں کہ جام تڑاق سے ٹوٹا معلوم ہوتا ہے کہ بازو پر جو پتلی سندھی تھی اسنے کچھ اشارہ کیا
اسکے اشارے سے جام دو ٹکڑے ہوا رنگین ادا نے ہاتھ ہلایا پوچھا ارے تو کون ہے فوراً
رنگ و روغن عیاری کا سماک کے چہرے سے اڑ گیا پانوں زمین نے تھام لیے رنگین ادا نے
آواز دی او ظالم اب تجھے کچھ معلوم ہوا ہم ہمہ دان و ہمہ گیر ہیں رہنے والے سرحد طلسم ہفت پیکر
کے ہیں صاف بتلا کہ تو کون ہے جب پیچھا لیکر رنگین ادا دوڑی تو سماک منتیں کرنے لگا کہا حضور
یہ جوان جسکو آپ لائی ہیں اسکا عیار ہوں سماک بن عمرو میرا نام ہے یہ سنتے ہی رنگین ادا
نے کہا ان دونوں کو قید کرو کنیزوں نے کہا یہ ظالم کیونکر آیا ایک کنیز نے عرض کی واری
معلوم ہوتا ہے جب آپ اسکے آقا کو لیکر چلیں یہ بھی حضور کے نشان پر چلا آیا آنا کیا مشکل ہے
عیار فوراً پہونچ جاتے ہیں آخر آہنگر کو بلایا دونوں کو مسلسل و مطوق کیا اور حکم دیا ان دونوں کو
قید خانے میں لیجاؤ کشاں کشاں کنیزیں لیچلیں رنگین ادا بہت روئی ابھی ان دونوں کو
قید خانے تک لیکر نہ پہونچی تھیں باغ ہی کے اندر ہیں کہ آسمان سے ایک ٹکڑا ابر پیدا ہوا
اس ابر سے ایک تخت نمایاں ہوا تخت پر ایک جادوگر تاج سر پر رکھے ہوے تیغ کمر سے باندھے ہیں

پہنچتے ہوئے اسکو دیکھکر رنگین ادا دوڑی پکارتی ہوئی تمکو سامری سب آفتون سے بچائے میرا
اسوقت تمھارے آنے سے دل بحال ہو گیا نہین نہایت پریشان ہو رہی تھی جی چاہتا ہی کہ گریبان
چاک کرون کہان اس چاہنے والے کو ڈھونڈھون اس تاجدار نے کہا ملکہ رنگین ادا
آج تمکو بہت پریشان پاتے ہین مفصل حال تو بیان کرو رنگین ادا نے سر جھکا لیا کہا ای فغفور
کیا تجھسے بیان کرون کہ جو ہجوم غم و الم ہی عجب معرکہ درپیش ہوا بہتان شراب خوار بہت کا
میرا چاہنے والا جو فرمایش کی اسکو ڈھونڈھ کے لاتا تھا میرا حکم بجا لاتا تھا اسکا ملک میرے قبضے
مین تھا میری حکومت کل اسکے قبضے مین ہفت کوہ سقام کیا سخت وصب ہی انکے نام نامہ آیا
کہ پسر حمزہ اسطرف آتا ہی اور کاہن ظاہر کر رہا ہی کہ وہی طلسم کشا ہی اسے گرفتار کر لاؤ بہتان فوراً
روانہ ہو گیا وہان جاکے سردار کو اسکے گرفتار لیا ہاے کیا کہون اسکو لا کے درخت مین لٹکا یا پسر
حمزہ خبر سنکر دوڑا اسکے اسکے مقابلے ہوا پسر حمزہ نے اسکو قتل کیا مین وقت پر پہنچ گئی جنازہ اسکا
دیکھا قاتل کو پکڑ لائی میان عیار آئے اب دونون کو گرفتار کیا ہی یقین ہی کہ انکے ساتھ والے بھی
آئینگے سب کو گرفتار کرونگی اور قتل کرونگی ان عیارون کا چھوڑنا اچھا نہین جو قتل ہو
وہی بہتر فغفور نے کہا ای ملکہ تمکو اختیار ہی ورنہ یہ کسکی مجال نہین کہ تمھاری عملداری
مین آسکے ایک سحر کرون کہ زمین کو نہ چھپا جائے جو دشمن جہان ہو آکر حاضر ہو ہر طرح قتل
کر سکتے ہین رنگین ادا نے کہا بہت دشوار ہی فغفور نے کہا ابھی سحر کرون سارا لشکر کھنچا ہوا
چلا آئے میرا حکم بجا لائے کیا مجال جو حکم سے گردن تابی کرین رنگین ادا نے کہا ای فغفور
ابھی تھوڑا زمانہ گذرا کہ ملک نور افشان کیسا آباد رعایا دلشاد ان مسلمانون نے جاکر اسے
تباہ کیا خصوصاً ہوشربا بھی کس زور و شور سے فتح کیا کیسے کیسے ساحر مارے گئے اب ادھر
متوجہ ہوئے ہین دیکھیے کیا ہوا ابھی ابتدا ہی فغفور نے کہا ای ملکہ عالم نہ گھبراؤ مین تو ایک دن
مین لڑائی فتح کر لونگا آپ ان سبکو جمع ہونے دیجیے دم بھر مین سمجھ لونگا رنگین ادا نے
کہا ای فغفور جب وقت آئیگا تو بھاگے بھاگے پھروگے فغفور نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا او
رنگین ادا مردان عالم کہین پیچھے قدم ہٹاتے ہین منھ پر تلوارین کھاتے ہین رنگین ادا
ہنسنے لگی کہا ای فغفور خاموش رہو طبیعت کو ملال ہوتا ہی خود بخود دل روتا ہی یہ کہکے آواز دی

ادب سے کوئی حاضر ہی کنیزین سامنے آئین کہا شہنشاہ کی خاطر کرو آج بعد مدت تشریف لائے
ہین انکی خاطر واجب و لازم ہی کنیزین دو قدحین گلابیان شراب کی لائین جام لبریز کرکے سامنے
فغفور کے پیش کیا فغفور نے کہا مین بادام نہ پیونگا ہر چند کنیزون نے کہا مگر اس ملعون نے نہ مانا
رنگین ادا نے کہا کیون صاحب کیون نہین پیتے فغفور نے کہا میرا دل نہین چاہتا ہی
رنگین ادا نے کہا آپ کو پینا ہوگا ممکن ہی جا کے کیسے کوئی فساد نہ برپا کیا کرو فغفور نے کہا
ہم تو آپ کے چاہنے والون مین ہین خواہ مانیے خواہ نہ مانیے رنگین ادا بولی سبکو پہچان لیا
دشمنون نے ہمکو تاکا کوئی بچانے نہ آیا فغفور نے کہا ہم آج سے حاضر رہینگے جو ارشاد ہو
بجا لائین حکم مین فرق نہ آنے پائے رنگین ادا کو بڑا غصہ ہی کہ یہی ہی صاحب جو سب اپنی جان
بچاتے ہین میان فغفور کو دیکھیے کیا باتین بناتے ہین فغفور نے کہا اے ملکہ رنگین ادا ہم خاص
اسی واسطے آئے تھے کہ بہتان شراب خوار مارا گیا شب کو آج پہلو خالی رہیگا اسوجہ سے
حاضر خدمت ہوے تمھاری باتون سے اور ہی کچھ پایا جاتا ہی کسی سے وعدہ ہوگا جب تو ہمین
نکالتی ہو یہی ارادہ ہی کہ ہم یہان نہ رہین جس سے وعدہ ہو وہ آئے شکر ہی کہ خداوند ہفت پیکر
نے ہمکو تمھاری محبت دی ہی تمھارے نام پر جان دیتے ہین رنگین ادا نے جواب دیا
مین ایسی محبت سے باز آئی دس کنیزین موجود ہین جو آپ کے منھ مین آیا وہ آپ نے
بک دیا تمھاری چاہت کا میرے دلکو یقین نہین آتا بس اب بیہودہ نہ بکو میرے باغ
سے نکل جاؤ مین ایسے چاہنے والون سے باز آئی آپ تشریف لیجائیے یہ کہکے کنیزون نے
اشارہ کیا کہ باہر باغ کے انکو کردو دو کنیزین اٹھین ایک نے جا کر ہاتھ تھاما کہا میان فغفور صاحب
چلیے اتنا بڑا کلمہ جو کنیز نے کہا فغفور کو غصہ آیا کہا لو اور فرا دیکھو ہمکو نکالنے آئی ہی یہ کہکے کنیز کو
ایک طمانچہ مارا کہ سر کنیز کا اڑ گیا جیسے ہی سر کنیز کا اڑا کہ ملکہ رنگین ادا کو غصہ آیا گولہ جھولی سے
نکالکر مارا گولہ جو چھٹا اُس سے برق چمکی برق شانے پر پڑی کہ شانہ نشانہ ہوا فغفور جھومتا ہوا
بڑھا کہتا ہوا او گیسو بریدہ اپنے سحر پر بڑا ناز ہی بڑی شعبدہ باز ہی یہ کہکے ہاتھ ہلایا ایک طائر
جھنکارین مارتا ہوا ظاہر ہوا اور یہ پکارتا ہوا واہ بی رنگین ادا میرے مالک کو آپ نے
زخمی کیا رنگ جماؤن شعبدہ دکھاؤن اب تو بلا تکلف دونون مین سحر چلنے لگا رنگین ادا نے

ہاتھ ہلایا برق گری طائر کے دو ٹکڑے ہوئے طائر کا مرنا فغفور کو بہت ناگوار ہوا تلوار کھینچکر چلا لیکن
کنیزون نے روکا تا یہ رنگین ادا نے ہاتھ نے دیا پھیر دونون ہاتھ سحر چلنے لگے فغفور نے جو جھکر سحر کیا
کئی سحر عورتون کے سر اڑ گئے لاشے پھڑکنے زمین پر تڑپنے رہے ہین رنگین ادا نے جو صاحبون
کے لاشے دیکھے غصے مین جا پڑی دونون مین تیغ چلنے لگا کہ آسمان سے ایک آواز آئی او نابکار
دشمن کو چھوڑ آپس مین لڑتے ہو دیکھا ایک ساحر سیہ فام آسمان سے ایسے کلمات سخت
کہتا ہوا آتا ہے کہ جیسے کوئی اپنے نوکر کو کہتا ہے فغفور سے آنکھ ملا کر آواز دی او بیحیا اب تو
رنگین ادا سے عذر کر ورنہ خراب ہوگا اور رنگین ادا سے آنکھ ملا کر آواز دی او گیسو بریدہ
ننگ خاندان جاننے والے سے یہ باتین قدرت نے یہی تقدیر کی ہے کہ اگر ایک کی ایک
اطاعت نہ کرے مشکلین باندھکر لاؤ رنگین ادا نے کہا مین تو اسکی اطاعت نہ کرونگی یہان تو
یہ ہنگامہ سمک اور طلمشاہ جو یہانسے کھڑے تھے سمک نے ایک کنیز کو اشارہ کیا بوا
تمہارا کیا نام اسنے کہا سوسن زبان دراز میرا نام ہے سمک نے کہا بوا سوسن ذرا میرے
پاس آؤ تو مین حال مصیبت کا بیان کرون کنیز قریب آئی سمک نے کہا بوا یہ کمند تو ڈھیلی
کرو بہت زور سے کس دیا دل بیچ پیچ ہے جیسے ہی حلقہ ڈھیلا ہوا سمک نے تڑپ کے حلقہ ہاے
کمند سوسن زبان دراز کے گلے مین ڈالدیے اور ایک جھٹکا مارا حباب مار کر کنیز کو بیہوش کیا
اسی کی شکل بنکر دوڑا وہ جو ساحر آسمان سے آیا ہے آتے ہی رنگین ادا پر سحر کرکے سحر بھلا دیا
رنگین ادا حیران کھڑی ہے فغفور کی طرف جو چلا فغفور نے گولہ مارا اس ساحر نے گولے پر ہاتھ
مار دیا گولہ پلٹ کے سینے پر فغفور کے پڑا فغفور مثل ہیزم خشک جلنے لگا جلکر خاک ہوا اب
رنگین ادا کی طرف وہ ساحر چلا منظور ہوا کہ رنگین ادا کو گرفتار کرون پکارتا ہوا کہ او رنگین ادا
تجھے کچھ خوف نہین خداوند سے نہین ڈرتی اس ذلت سے پیچاونگا کہ بہت پچتائیگی رنگین ادا
خاموش کھڑی ہے کچھ منہ سے نہین بولتی کنیزون نے سحر کا عطر سنگھایا عطر سونگھتے ہی اب تو
رنگین ادا کو جوش آیا چہرہ سرخ ہوا چاہا اس ساحر پر جا پڑون سمک بشکل کنیز قریب
اس ساحر کے پہونچا باتین کرنے لگا باتین کرتے کرتے کہا دیکھیے ابر سیاہ اٹھا کوئی ساحر آتا ہے
وہ جو پلٹا سمک نے حلقے کمند کے گلے مین ساحر کے ڈالدیے اور کھینچ کر پلٹا سمک نے حباب مارا

بیہوش ہوکے گرا سمک نے تو اُسے کاٹ ڈالا رنگین ادا کو سحر یاد آیا کہا ای سوسن تو نے بڑا کام
کیا ظلم سے اس ظالم کے بچایا ورنہ شکیب باندھکر بیچا تا سحر تو بھلا ہی چکا تھا اصل کیفیت یہ ہی کہ
خداوند نے جان بچائی ورنہ مشکل ہوتی یہ سنکر سوسن نقلی نے کہا ای ملکہ ظالم سمک بن عمرو
عیار علمشاہ ملکہ رنگین ادا یہ کار نمایان دیکھکر خوش ہوگئین اور فوراً حکم دیا کہ رستم کو لاؤ کنیزین
اسیوقت رستم کو لیکر حاضر ہوئین ملکہ نے سحر کیا تمام قید جسم سے رستم کے کٹکر گری اور کہا صاحب
تمنے دیکھا کہ سمک نے کیسا کار نمایان کیا اور اب مین تمھاری کنیز ہون مطیع اسلام ہوئی ملکہ نے
رستم کا ہاتھ پکڑ لیا اندر بارگاہ کے لائین مسند پر بٹھایا اور سمک نے انبار رنگ جمایا غزلین گا رہا
ہی کہ پہلوے باغ سے رونے کی آواز آئی کہ کوئی دردرسیدہ یہ کہکے رو رہا ہی ای فلک کجرفتار و ای
گردون غدار کبتک گردش دکھائیگا ہمارے مٹانے سے تجکو کیا ہاتھ آئیگا رستم نے کہا ملکہ یہ کون
روتا ہی کہ اسکے رونے سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہی رنگین ادا نے کہا ایسی آواز کبھی میرے
کان مین نہین آئی ارے کوئی کنیز تو نہین روتی ہی کنیزون نے عرض کی باہر سے باغ کے رونیکی
آواز آتی ہی رستم اپنے مقام سے اٹھے اور کہا اسکے دشمن کو قتل کرونگا یہ کہکے رستم گئے عقب
مین سمک اسکے پیچھے رنگین ادا ساتھ ساتھ ہوئین رنگین ادا کبھی تجاہل ہی ای شہریار سمجھکے
دریافت کیجیے گا باغ سے جو نکلے چاندنی پھیلی ہوئی ذرہ ہاے ریگ بیابان ستارہ ہاے آسمان
سے ہمسری کر رہے ہین ایک شخص ایک نخل کے سایے مین بیٹھا ہوا غریو کر رہا ہی لوگون کو جو آتے
ہوے دیکھا چاہتا ہی بیچ نخل مین چھپ جاؤن کہ علمشاہ نے مثل اہل اسلام کے سلام کیا
اُس جوان نے بھی مثل اہل اسلام کے جواب سلام دیا علمشاہ آکر قریب بیٹھ گئے کہا ای
جوان تیری صدائے دردناک نے عیش و راحت کو منغص کر دیا کیا رنج و ملال ہی ظاہر کرو
کیا خیال ہی اسنے کہا ای شہریار حال قابل کہنے کے نہین ہی کیا کیفیت اپنی بیان کرون آپکو
ملال ہوگا علمشاہ نے کہا خاص اسی واسطے آئے ہین کہ مطلب تمسے سنین حل مشکل مین
کوشش کرین یہ سنکر اُس شخص نے ایک آہ کی کہا ای شہریار کیا حال زار اپنا بیان کرون
اگر عرض کرون تو دل سنگ آب ہو انسان مثل ماہی بے آب بیتاب ہو یہان سے
پشت پر میری ایک قلعہ ہی اس قلعے کو قلعۂ آفتاب نگار کہتے ہین غلام وہانکا حاکم ہی اور

آفتاب تاجدار نام ایکدن واسطے شکار کے نکلا سامنے ایک کوہ ہی کہ کوہ ظفر پیکر اُسکو کہتے
ہین وہان ایک قزاق رہتا ہی ظفر انتساب اُسکا لقب ہی دختر اُسکی مہ جبین سفید پوش
نہایت حسین و جمیل صحرا مین شکار کھیل رہی تھی مجھ بدنصیب کی نگاہ پڑی عاشق ہوا وہ تو چلی
گئی مین رنجیدہ گھر پر اپنے آیا جب میرا حال ابتر ہوا وزیرون و مشیرون نے دریافت کیا مین نے
کل احوال بیان کیا تب وزیرون نے ایک نامہ اُسکے باپ کو لکھا کہ ہمارا بادشاہ تمھاری بیٹی پر
عاشق ہی بہتر یہ ہی کہ اُسکو ہمارے شاہ کے ساتھ منسوب کر دو اُس مغرور نے صاف جواب
لکھا کہ ہم جری بہادر صف شکن ہین ہرگز اپنی بیٹی کی شادی بادشاہ کے ساتھ نہ کرینگے ای شہریار
فراق مین اُسکے روتے روتے عرصہ گذرا اب عنایت رب اکبر دیکھیے کہ وہان غراب بن
اہرمن دیو خونخوار نے اُس قزاق کے باغ پر قبضہ کر لیا قزاق کو غصہ آیا گینڈے پر سوار ہو کے
برائے مقابلہ گیا غراب غرش کرتا ہوا باغ سے نکلا قزاق سے مقابلہ پڑا غراب کے ہاتھ مین
چوبدست آہنی تھی قزاق پر ماردی قزاق مع گینڈے پر اٹھا ہو کر رہگیا غراب تو پردہ قاف
گیا یہان لاش قزاق کی ملازم اُٹھا کر لیگئے سب نے صلاح کر کے صاحبزادی کو اُسکی بادشاہ کیا
سب قزاقون نے عرض کی غلامان جانبازہ لوٹ مار کر لائینگے اور خدمتگزاری مین مصروف
رہینگے وہ شاہزادی شمشیر زن صف شکن تھی اُسنے کہا مین تمھارے ساتھ چلا کرونگی اس طور پر
اُسنے کئی سال کاٹے ایک دن صحرا مین میرے اُسکے سامنا ہوا ہجر مین بیقرار تھا قدمون پہ
گر پڑا اور یہ کہا کہ ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان اب تو دامن صبر ہاتھ سے چھوٹا اپنی
غلامی مین قبول کرو اُس بانی مہر و وفا نے اس میری التجا کو قبول کیا اور یہ بھی کہا کہ تم نامہ
بھیجو ہم قبول کر کے جواب دینگے بعد تھوڑی دیر کے وہ اپنے تکیے کی جانب روانہ ہوئی اور مین خوشی خوشی
اپنے مقام پر آیا نامہ اشتیاق آمیز لکھا شتر سوار نامہ لیکر پہونچا نامہ ملکہ کے ہاتھ مین دیا
ملکہ نے مشیران سلطنت سے صلاح کی کہ تم سمجھو نگی کیا خوشی ہی سب نے یہی عرض کی جسمین
آپ کو آرام و چین ہو اُسی مین ہم بھی راضی ہین سردارون نے دریافت کر کے قبول کیا مین نے
یہان سے تحفے تحائف بھیجے وہ تحفے بھی قبول ہوئے ہر چیلے مین پیغام جانے لگے بعد تھوڑے
دنون کے تقریب شادی ہوئی غلام بدست سے مسلمان تھا القریب غفہ ہوئی اُسنے بھی

قبول کیا بارہ ہزار فوج کو آراستہ کر کے پہلوانان نامی و گرامی بھی ساتھ تھے جاکر پہونچا عقد ہوا
بعد اُسکے دولھن کو لیکر چلا راہ مین ایک مقام ہو اُس مقام کو دشت ابیض کہتے ہین
قیطاس اژدر در وہانکا حاکم و ناظم ہو وہ شکار کو نکلا تھا ملکہ مادیان عربی پر سوار تھین ہم بھی
ہمراہ آتے تھے ملکہ نے جو گھوڑا دوڑایا نقاب چہرۂ بے نظیر ملکہ سے ہٹی قیطاس دیکھکر ملکہ کو
عاشق ہوا لوگونسے پوچھا یہ نازنین کون ہو لوگون نے نیازمند کا نام لیا کہ فلان قران کی
دختر فلان شاہ بیاہ کر لیے جاتا ہو اُسنے آدمی میرے پاس بھیجا مین نے جواب سخت دیا
اُسنے کہلا بھیجا تھا کہ ملکہ کو میرے پاس چھوڑ جاؤ میرے جواب سے وہ نہایت غصہ ہوا اور
تلوار کھینچکر آپڑا کئی سو سردار اُسنے قتل کیے مجھکو زخمی کیا مین بیہوش ہوکر گھوڑے سے گرا
ساتھ والے میرے یہ زبردستی دیکھکر بھاگ گئے ملکہ کا مرکب اُسنے آگے کرلیا لیکر وزرہ کو وہین
چلا گیا میرے ملازم مجکو اُٹھا لائے مین نے یہانسے عیار کو واسطے خبر کے بھیجا وہ خبر لایا کہ
قیطاس نے لاکھ جبر کیا مگر ملکہ نے اُسے نہین قبول کیا سمجھاتے سمجھاتے وہ بھی عاجز آیا
آخر ملکہ کو قفس آہنی مین بند کیا دو غلامان زنگی کے سپرد ہو شب کو اپنی صحبت مین بلاتا ہو
منت و خوشامد کرتا ہو لیکن اُس ثابت قدم کو بے محبت نے کسیطرح اُس ظالم کو قبول نہین
کیا قید رہنا گوارا کیا مگر وصل سے اُس ظالم کے انکار کیا کئی سال اسی مصیبت مین غلام کو
گذرے آخر بیقرار ہو کر تین دن سے اس دشت مین نکل آیا حال اپنا تباہ کرتا ہون نہ جیتا ہون
نہ مرتا ہون خیال مین اُسی محبوب کے رو رہا تھا کہ پروردگار نے آپ کو بھیجا ای شہریار یہ
غلام کی کیفیت ہو رستم پیلتن نے کہا ہمین بتاؤ کہ قیطاس کس مقام پر ہو چلکر ہم اُس سے
مقابلہ کرین اور تمھاری معشوقہ تم کو دلوائین آفتاب تاجدار نے رستم کو تو اسی مقام پر
ٹھہرایا اور آپ طرف اپنے قلعے کے روانہ ہوا تھوڑے عرصے مین بارگاہین اور خیمے
لیکر آیا بارگاہ استادہ کرائی رستم کو لاکر داخل کیا اور آپ خاطر مین مصروف ہوا رستم پیلتن نے
رنگین ادا سے کہا تم چلکر باغ مین ٹھہرو ہم انشاء اللہ مطلب اس جوان کا پورا کرکے آتے ہین
رنگین ادا نے کئی کنیزین واسطے خبر کے چھوڑین اور آپ طرف اپنے باغ کے گئی دوسرے
دن رستم نے آفتاب تاجدار کو تخت پر سوار کیا آپ پایۂ تخت پر ہاتھ رکھا طرف

قیطاس کے چلے یہان قیطاس نے خبر سنی کہ آفتاب تاجدار پسر حمزہ کو لیکر آتا ہی معشوق کے لینے کا ارادہ ہی چوبیس ہزار فوج سے بیرون درۂ کوہ آیا مقابلے مین رستم کے اترا آپس مین پیغام و سلام ہوئے قیطاس نے اپنے نزدیک گھمنڈ مین طبل جنگی بجوا دیا رستم کو خبر ہوئی یہان بھی نقارہ رزمی کڑکڑایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذری ستارۂ سحری آسمان پہ چمکا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کرکے ہٹے قیطاس اژدر در نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آیا آکر سلحشوری دکھائی آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان میرے مقابلے مین پسر حمزہ آوے رستم نے مرکب بڑھایا آکر نگاور زن ہوے چلے قدم گھوڑا قیطاس کا اور چار قدم مرکب رستم کا ہٹا قیطاس کی جو نگاہ جمال بیمثال رستم پہ پڑی بیتاب ہوگیا کہا ای شیر بیشۂ جرأت اگر آپ میری اطاعت کرین تو اپنے لشکر کا بادشاہ کردون رستم نے کہا ای قیطاس اژدر در اگر تو اسلام اختیار کرے سب سردارون پر مقدم بٹھاؤن سپہ سالار بناؤن یہ سنکر قیطاس قہقہہ مار کر ہنسا کہا ای جوان مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہی اسوجہ سے ایسے کلمات کہے بہتر اسی مین ہی کہ میری اطاعت کر رستم نے کہا اب فیصلہ ہوتا ہی وار کر و ایسی فضول باتوں سے کیا فائدہ قیطاس کو غصہ آیا نیزہ اٹھاکر مارا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ چلنے لگا دونون لشکر نگران مین صدائے احسنت و آفرین بلند ہوئی پہر بجہر کامل نیزہ چلا ایک مقام پر علمشاہ نے مشت قیطاس کو سست پایا گانٹھکر جھٹکا مارا ہاتھ سے قیطاس کے نیزہ نکلگیا قیطاس نے قہر و غضب مین آکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا علمشاہ نے تلوار کو تیغ کپتان فرنگی پر روکا الجھا دیسے ہاتھ نکالکر ہاتھ تلوار کا مارا قیطاس نے بھی خالی دیا دو چار وار رد و بدل ہوے تھے کہ ایک مقام پر قیطاس نے ہاتھ بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالا رستم نے بھی خالی دیا قیطاس پلٹا رستم نے فوراً کلائی پر قیطاس اژدر در کی ہاتھ ڈالدیا قیطاس نے گریبان پر ہاتھ ڈالا دونون جوان گتھے ہوے زمین پر آئے کشتی ہونے لگی دونون لشکر نگران مثل آئینہ حیران یہ دونون شیر نر لڑ رہے ہین جہان اٹک کر لڑے پسینے کے پتلے بن جاتے ہین پہر وہان سے بڑھتے ہین دن پہر اسی ریل پیل مین گذرا سرشام کو قیطاس

رستم کو روک کر کھڑا ہوا کہا اے جوان تو نے جیسے دن بھر خوب لڑا ہین نے کبھی تامل کیا کہ عقدۂ جرأت کھلے
آج حال معلوم ہوا دونون واسطے لڑائی کے بات واسطے عیش و آرام کے آپ جا کر آرام فرمایئے کل
میدان مین آپکے رستم نے کہا ہمارا دستور نہین ہے کہ زور دیکر پیچھے نہین ہٹتے قیطاس نے کہا اے جوان
سپہ سالار اپنے اپنے مقام پر پہنچے ہین رات ہو گیا اندھیرا ہے ہین روشنی کو حکم دو دونون طرف سے
روشنی آئی سارا میدان روشن اور منور ہوا ایسی روشنی ہوئی کہ اگر سوئی ڈالدیجے تو اٹھا لیجے پھر
آپس مین کشتی ہونے لگی آسمان بھی باین پیرانہ سالی ایک چشمہ ماہ تابان کو آنکھ پر رکھکر برائے
تماشائے کشتی میدان گاہ جہان مین جلوہ فرما ہے ستارے آسمان پر نہین ہین فرشتون نے اپنی
آنکھین لگا دی ہین سب لوگ تماشا دیکھنے مین مصروف ہین تمام رات کشتی رہی صبح کو علمشاہ
زیادتیان کرنے لگے مبصر تعریفین کر رہے ہین ہر طرف یہی ذکر ہے کہ دونون جوان بےنظیر ہین
انکا کوئی ہمسر دنیا مین نہین ہے تیسرے دن قیطاس نے کہا اے جوان آج تیسرا دن ہے
کہ دونون لشکر بے خور و خواب ہین اور ہمارے تمھارے کسیطرح فیصلہ نہین ہوتا اب
اور ایک زور آخر کرتا ہون یا تجھکو اٹھا لیا یا اپنی جان کو نثار کرونگا یہ کہکے دونون مونڈھے
تھامے چھاتی مین رستم کی سر اڑا یا ریل کر لے دوڑا رستم دم کے شمار پر ہٹتے چلے آئے ہین
نو قدم ریل کر لایا رستم الٹے آئے مونڈھے پکڑ کر ہکہ مارا بایان گھٹنا رستم کا آشنا بزمین ہوا قیطاس
اوپر چھا گیا کمر مین ہاتھ ڈالے اسطرح کے زور کیے کہ اگر پہاڑ پر زور کرتا تو اسکو بھی اکھیڑ لیتا اس
کوہ وقار کے لنگر مین حس و حرکت بھی نہ پائی تھک کے ہاتھ اٹھا لیا کہا اب مجھے زور نہین
ہو سکتا اب آپ کے زور کا مشتاق ہون یہ سنکر رستم اٹھے قیطاس کو لے دوڑے انیسوین
قدم پر لا کر ہکہ مارا دونون گھٹنے قیطاس کے آشنا بزمین ہوے چاہا لنگر قائم کرون مگر رستم
نے دونون ہاتھ ستون کیے کمر مین ہاتھ ڈالکر بہ قوت صاحبقرانی زور کیا پہلے زور مین زمین
چھڑائی دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا اسنے چاہا بغلون مین پاؤن
اڑا کر کچھ داؤن پیچ کرون رستم نے دونون پاؤن اسکے پکڑ کر اسطرح چرخ دینا شروع کیا کہ
سر کا خود کہین کمر کا خنجر کہین مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ کھانے لگا رستم نے اچھیڑ کر
مارا کود کر چھاتی پر سوار ہو کر کندۂ زانو کو دبا کر فرمایا حالا درشنا خشت بچہ و رہ گار

چپکو کی قیطاس نے غصے مین جواب دیا کہ مین آپکا حسب اختیار نہ کرونگا آخر مین جو اچھے کہو سخت
کہا رستم کو بہت ناگوار ہوا ایک ہاتھ سے سر پکڑا ایک ٹھوڑی پہ رکھکر ایسا مارا مع نرخرہ گردن کھینچلی
فوج والے دوڑ پڑے ادھر سے بھی لوگ چلے دونون لشکر ملگئے آخر ملازمان قیطاس لاشہ اپنے
مالک کا لیکر طرف صحرا کے بھاگے رستم فتح کرکے داخل قلعہ ہوئے آفتاب تاجدار کو بڑی خوشی
ہوئی رستم نے فرمایا ملکہ کا قفس لاؤ قفس آیا ملکہ کو قفس سے نکالا آفتاب تاجدار کے سپرد
کیا آفتاب ملکہ کو دیکھکر خوش ہوگیا ملکہ مہجبین سفید پوش کو بھی بڑی خوشی ہوئی دونون
عاشق ومعشوق ملے جلسہ ناچ ورنگ کا رہا بعد کئی دن کے رستم نے سمک سے کہا
لشکر کو یہان پہونچاؤ سمک نے شاگردون کو روانہ کیا لشکر ظفر اثر بھی آکر پہونچا دو روز اسی
صحرا مین مقام کیا تیسرے دن حکم ہوا لشکر تیار ہو کوچ کیا جائے طرف طلسم ہفت پیکر
کے کب پہونچنا ہوگا واقف کارون نے عرض کی طلسم جالینوس کا تو اندازہ ہی عجیب مقام
پر فضا ہی ملاحظہ پر موقوف ہی علمشاہ کو دیکھنے سے حد طلسم جالینوس کا بھی اشتیاق
ہوا بہ فر فریدونی وبہ حشمت جمشیدی طرف طلسم ہفت پیکر کے کوچ کیا ملکہ رنگین ادا بھی
ساتھ ہین منزل در منزل جاتے ہین ایک شب کو ایک مقام پر فروکش ہوئے شب کو توپ کی
آواز کان مین آئی کہا اے سمک دریافت تو کرو اسوقت مین کسکا دل گردہ ایسا ہی کہ اسطرح
توپ چلائے سمک باہر نکلا شاگردون کو بھیجا ہرکارے تھوڑی دیر مین پلٹ کے آئے عرض
کی ایک قلعۂ کہنہ ہے ایک پہلوان چڑھکے آیا قلعے پر قبضہ کیا بادشاہ وہانکا تیر دولتمند پہلوان
کے ہاتھ سے مارا گیا بیٹا تیر کا سیار کرگدن سوار بھاگ کر صحرا مین فروکش ہی چاہتا ہی پہلوان
پر شبخون مارون نہین معلوم کہ کیا باعث ہی کہ رک گیا رستم نے کہا اے سمک تم جاکر دریافت کرو
اُس پہلوان نے کیون اُس تاجدار کو مارا کیا باعث ہوا وہ پہلوان کون ہی باعث اُس سے
بغایت کا کیا ہی سمک پاس سیار کرگدن سوار کے پہونچا سیار کرگدن سوار حیران وپریشان
ہی باپ مارا گیا جنگل مین فروکش ہی یہ جو سنا کہ رستم کا عیار آیا ہی با اعزاز تمام بلوایا سمک کی
بہت خاطر کی سمک نے سبب پوچھا سیار کرگدن سوار نے رو رو کر سب حال بیان کیا کہ
بہن ہماری نہایت حسین ہی ایک دن برائے شکار گئی تھی میثاق ہنر برکش پہلوان اس

حوالی میں رہتا ہی دیکھکر ملکہ کو مائل ہوا ز الدر کو ہمارے پیغام دیا والد نے بوجہ امورات سلطنت
کے جواب باصواب ندیا اُسکو ناگوار ہوا لشکر کشی کرکے آیا والد سے طالب ہوا والد نے کہا جبراً
ہم بیٹی نہ دینگے اُسنے بلغر کیا والد لڑ بھڑ کر مارے گئے دو ہزار جوانوں نے میرا ساتھ دیا میں لڑتا بھڑتا
یہاں چلا آیا ہمشیرہ بھی میرے ساتھ ہی اسقدر مجھکو احتیاط تھی کہ جب نکلکر بھاگا تو اُسکو بھی اپنے
ساتھ ہی رکھا اپنے سے جدا نہیں کیا سمک یہ حال دریافت کرکے خدمت میں رستم کی آیا
سیارکر گردن سوار نے ایک عرضی بھی رستم کو لکھی کہ غلام کی سرپرستی فرمایئے اس پہلوان کے
ہاتھ سے بچایئے سمک وہانسے آیا رستم سے حال بیان کیا عرضی سیارکر گردن سوار کی پیش
کی رستم عرضی دیکھکر بہت شرمندہ ہوئے فرمایا کہ ہم جاکر میثاق نہ پرکش پہلوان سے مقابلہ
کرینگے اور کل جاکر دربار میں اُس سے سمجھینگے رستم تو اس فکر میں ہیں وہاں میثاق کو خبر
پہنچی کہ فلان مقام پر شاہزادہ فروکش ہی لشکر تیار کرکے رات ہی رات آکے سیارکر کو گھیر لیا اور
طبل جنگی بجوایا سیارکر گردن سوار نے خبر سُنی اسنے بھی طبل جنگی بجوا دیا دونوں لشکروں میں
تیاریاں ہونے لگیں سیارکر گردن سوار کے دو ہزار جوان جو قلعے سے ساتھ آئے ہیں سب
جانباز و سرفروش ہیں شاہزادے کے خیرخواہ ہیں چار پہر رات تیاری رہی میثاق کے
ہمراہ بائیس ہزار جوان ہیں اُسکو اپنی جمعیت کثیر پر غرہ ہی جب ان دو ہزار جوان نے دست بستہ
عرض کی حضور کچھ تشویش نہ فرمائیں جبتک ہم لوگ زندہ ہیں کیا مجال ہی کہ آپ تک کوئی آسکے
ہم سب جان نثار اپنی جانیں نثار کرینگے اور حضور کو بچائینگے صبح کو میثاق بائیس ہزار فوج لیکر
میدان میں آیا سیارکر گردن سوار ایک مرکب عربی پر سوار دو ہزار جوان ساتھ میدان میں جو آکر یہ
معاملہ دیکھا گھبرا گیا اسکے ساتھ بائیس ہزار جوان اپنے ساتھ دو ہزار پائے بہت پریشان ہوا
یہ بھی خوف ہی کہ اگر یہ بیجا بلوہ کرے دو ہزار کا پکڑ لینا کوئی بڑی بات نہیں ہی مگر آکر سامنے صفیں
باندھیں میثاق نے گھوڑا نکالا پکار کر آواز دی اے شاہزادہ والا قدر بہتر یہ ہی کہ میرے
پاس چلے آؤ شاہزادی کی میرے ساتھ شادی کردو قلعہ اپنا لو اپنی عملداری بھی تمھارے سپرد
کرونگا جس ملک کا نام لیجیے گا اُسکو چلکر فتح کرونگا کئی سو پہلوان ہمراہ رکاب موجود ہیں
یہاں چند کو ہمراہ لیکر آیا ہوں اور آپ نے شکست کھائی بے سروپا اس مقام پر فروکش ہیں

زندہ حاضر خدمت ہونگا نا زاٹھاؤنگا سیار کرگدن سوار نے کہا نہ تو یہ ہوسکیگا کہ پہلوان کی خدمت
مین حاضر ہون اور نہ یہ ہوسکیگا کہ اُسکی اطاعت کرون جو فلک گردش دکھاتے اُسکے
دیکھتے ہین کوئی چارہ نہین مگر دل و جگر پارہ ہے ... ہوا تھا ان آنکھون مین ...
مین سرنگون غم سے کلیجہ خون اس پریشانی مین کھڑا ہے کہ یشاق نے غیظ و غضب سے پکار کر دی
اے سیار ... اسکو سیار نے دست راست کی طرف دیکھا بھائی اسکا مخمور توسن دوڑا کے
گرازان ... قریب آیا کہا اے بھائی اجازت میدان بمشکل رخصت حاصل کی میدان مین آیا
جیسے ہی مقابل ہوا یشاق نے نیزہ مارا مخمور نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا چند طعنین
رد و بدل ہوئی تھین کہ یشاق نے گینڈا پیچھے ہٹا کر شانہ تاک کر نیزہ مارا شانہ مخمور کا فشانہ
ہوا اُدھر شانہ سے یشاق کے بھی خون جاری ہوا یشاق نے پکار کر آواز دی کیون
شاہزادے ہمین اب تک آپ سے محبت باقی ہے آپ کے بھائی کے شانے سے خون نکلا پہنچے
دینا بھی شانہ زخمی کرلیا ہر طرح ہمین اطاعت سے واسطہ ہے آپ چلے آئیے مین آپ کو پھر سے
تخت پر بٹھاؤن اسلیے کہ تاج و تخت خالی پڑا ہے قلعے مین سناٹا ہے کیون ان دو ہزار کو
قتل کرائیے شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا حیران کھڑا ہے جی مین کہتا ہے کہ سیار فلک نے
یہ سامان دکھایا کچھ بن نہین پڑتا کیا کرون اب کسے مقابلے مین بھیجون کہ اسکو جواب تو دے
اسکا زور بڑھا جاتا ہے بلبلا رہا ہے اس سوچ مین سیار کھڑا ہے اور یشاق گینڈے کو مہمیز کر رہا ہے
ساتھ والے سیار کرگدن کے حیران کہ کدھر بھاگ جائین کیونکر جان بچائین اس انتشار
مین تھا کہ صحرا سے گرد اڑی شیر کے نعرے کی آواز آئی نعرہ رستم ارشد اولاد امیر عرب +
کیست علمشاہ چو رستم لقب دیگر علمشاہ رومی شہ فیل زور کہ بر تخت ... +
سب دیکھنے لگے دیکھا شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت فرزند صاحبقران علمشاہ نوجوان
مرکب اڑاتے ہوئے آپہونچے یشاق کو جو میدان مین پایا کہ کلمات سخت و سست کہہ رہا ہے
علمشاہ نے دہن سے للکارا او مغرور عقل و فراست سے دور شاہزادے سے کو ایسی باتین
کہہ رہا ہے یہ کہکے گھوڑا اڑایا تین جستون مین قریب یشاق کے پہونچے تلوار زور سے
چھ قدم گینڈا یشاق کا تین قدم مرکب رستم کا ہٹا یشاق گرتے گرتے گینڈے سے بچا

جمال بمثال پر نگاہ پڑی حیران ہوگیا کبھی ساتھ والے بھاگتے ہین کبھی نیزے لیے پلٹ پڑتے ہین صفین درہم وبرہم سرنگون فوج کے علم میثاق حیران ہو رستم نے سیار کرگدن سوار سے پکار کر آواز دی ای شاہزادۂ والا قدر آسمان ریاست گے بدر گھبرانا نہین ہم خاص تمھارا حال سُنکر آئے ہین تردد نہ کرنا اتنے شاہزادہ سیار کرگدن سوار رستم کو دیکھکر خوش ہوگیا جھک جھک کے سلام کرنے لگا یہان رستم نے میثاق سے کہا نیزہ اُٹھاؤ ہمپر وار کرو یہ سنتے ہی میثاق کانپنے لگا مگر نیزے پہ ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا آپس مین ردوبدل ہوئی نیزہ چلنے لگا ایک مقام پر گانٹھ کر نیزہ رستم نے چپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے میثاق کے نکلگیا مثل خط شعاع آسمان پر چمکا مانند تیر شہاب زمین پر گرا لشکر دن مین غریو ہوا شاہزادہ سیار اُچھل پڑا کہتا تھا قربان جرأت اِس جوان کے کس لطف سے لڑا کیا اور کس سہولت سے نیزہ نکالا بھا ور ایسے ہی ہوتے ہین میثاق نے جھلا کر قبضے پہ تلوار کے ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا جب تلوار اُسکی قریب سر کے پہونچی سپر کو گردش دی داستانہ مارا تلوار سپٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا چاہا فرو ڈرکر ہاتھ سے تلوار چھین لون میثاق نے گریبان پر ہاتھ رکھا دونون جوان لپٹے ہوے زمین پر آئے کشتی ہونے لگی رستم تڑپ تڑپ کے لڑنے لگے یہان پر پکڑ لائے دو گھتے مارے جن فنون پر میثاق کو دل سے وثوق تھا نہین عاجز آیا زرہ پارہ پارہ مزاج آوارہ بچھیا لنچھیا کے لڑرہا ہر رستم شیرانہ ہنگانہ رستمانہ لڑ رہے ہین جب ریل کر لیگئے جھٹ پٹ پکڑ لائے گردن پکڑ کے دو گھنے مارے دو تین ڈنٹے ماردیے میثاق کی گردن سوجی ہوئی پیشانی سے خون ٹپک رہا ہو حیران و مضطر کہین کس بلا مین آکر پھنسا عجب شیر سے مقابلہ پڑا ہو دیکھیے کیونکر جان بچے دو پہر ڈھلی تھی کہ میثاق نے دونون مونڈھے رستم کے تھامے ریل کرکے دوڑا آٹھ سات قدم تک لایا وہان جاکے پھارا رستم لنگر مار کر بیٹھے اوپر آکر میثاق چھایا ایک زور ایسا کیا کہ اگر پہاڑ پر کرتا اُکھیڑ لیتا مگر لنگر مین اُس کوہ وقار کے حرکت نہ پائی تھک کر ہاتھ اُٹھا لیا کہا آپ کے زور کا مشتاق ہون مثل شیر غضبناک کے رستم کو پایا ابروے خمدار پر بل پڑے ہوے تڑپ کے اپنے مقام سے اُٹھے

ریل کرکے دوڑے چاہا اُسنے بایان گھٹنہ زمین پر قائم کرون علمشاہ نے واہنے بازو کا ہکہ
مارا ریل کرکے دوڑے اُنیس بیس قدم لائے دہان پر آکر ہکہ مارا دونون گھٹنے آشنا بہ زمین
ہوے لنگر قایم کیا مگر میثاق نے کسی فن پر وثوق نہ پایا جھگر ملتجیا رستم نے کمر مین ہاتھ ڈالکر
نعرۂ تکبیر کی صدا بلند کی زنجیر کمر مضبوط پکڑکے زور جو کیا پہلے زور مین تا بہ گھٹنہ دوسرے زور
مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے اُٹھ خود سر کو بلند کیا داہنا قدم آگے بایان پیچھے ہٹایا چاہا
اُسنے لنگر مارون رستم نے چرخ دیکر زمین پر مار انقش باندھا چارون شانے چت گرا کو دکر
چھاتی پر چڑھ بیٹھے فرمایا اے میثاق تم نے ہزارہا بندگان خدا کو بیجا مارا کہ یہ شاہزادہ عاجز ہوکر
اس جنگل مین چھپا تمنے یہان بھی پیچھا نہ چھوڑا اب شناخت پروردگار مین کیا کہتے ہو یہ سنکر
میثاق نے کہا اے جوان اگر قتل کرنے کا بھی ارادہ کروگے تب بھی مذہب تمھارا قبول نہ کرونگا
یہ سنکر رستم کو غصہ آیا سینے سے اُٹھے ایک پانون دونون ہاتھونسے تھاما ایک پانون کو دونون
پانون سے دبایا چیر کر مثل کہ پاس کمند کے پھینک دیا فوج والون نے جو یہ معاملہ حیرت افزا
دیکھا فوج تو بیتاب رہ بائیس ہزار آدمی آپڑے تلوار چلنے لگی ادھر سے سیار نے جو رستم کو
تنہا دیکھا فوج کو اشارہ کیا کہ اس شہریار کی مدد کرو دو ہزار جوان آپڑے دونون لشکر
ملگئے تلوار چلنے لگی رستم لڑرہے ہین جسکو ہاتھ مارا دو ٹکڑے کیے تاک تاک کے افسر
قتل کیے قلب فوج مین رستم لڑرہے ہین تھوڑے ہی عرصے مین کئی ہزار جوان مارے
ستھراؤ کردیا لاشونسے میدان بھر دیا کفار بھاگتے پھرتے ہین ہر طرف امان امان کا غل ہے
افسر اعلی محبوب تیغ زن رومال سے ہاتھ باندھکر سامنے رستم کے آیا عرض کی اب
مجکو امان دے سب مسلمان ہوتے ہین علمشاہ نے تلوار نیام انتقام مین کی محبوب کلمہ
پڑھکر بصدق مسلمان ہوا سیار کو ساتھ لیکر قلعے مین آئے ہمراہیان میثاق نے بھی
اطاعت کی سیار کو تخت پر بٹھایا اور فرمایا اے برادر سلطنت مبارک ہو تمھارے باپ کا
قتل ہمکو بہت ناگوار ہوا اس بیجیا نے بڑا فتور کیا فوج لیکر چڑھ آیا اے شاہزادہ والا قدر مناسب
یہ ہے کہ دین اسلام پہ قائم رہو جب تمکو کوئی دبائے برابر ہمکو نامہ لکھو کسیکو تمھاری مدد کو
بھیجین گے کیا مجال کہ کوئی تمسے آنکھ ملاسکے سیار گردن سوار نے قبول کیا سیار سے لے

اُس قصر کو صفا کرایا فرش سے آراستہ کیا شیشہ آلات جھاڑ وغیرہ وہان لگائے رستم آکر مسند پر بیٹھے
ناچ سامنے ہونے لگا اُسوقت ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہر ایک رند بادہ خوار بیشرم اور رستم
کی سب تعریفین کر رہے ہین گرد قصر کے ایک سمت دریا اور ایک طرف صحرا ہی تماشا
دیکھ رہے ہین کہ یکایک دریا مین ایک غرش پیدا ہوئی مچھلیان اُبھرنے لگین شہنگ
شناوری کر رہے ہین کہ ایک طرف سے ایک بجرہ ظاہر ہوا پہ بجرہ بنگا نشین چند ریون کی
گاتیان باندھے ہوے سنہری ڈاندے ہاتھ مین دریا سے ڈانڈا مینڈھی پڑی ہو بجرا اسی جانب
چلا آتا ہی ایک مہ جبین اُس بجرے پر سوار دریا سے جواہر مین غوطہ زن چند کنیزین گرد گھرے
ہوے بجرہ اسی جانب آتا ہی علمشاہ بہ نگاہ غور دیکھنے لگے وہ شاہزادی بھی ادھر ہی
دیکھ رہی ہی رستم اُٹھ کھڑے ہوے بنگا لینین جو بجرے کو گھیرے تھین رستم نے اشارہ
کیا ادھر کنارے پر بجرے کو لاؤ بجرا کنارے آکر ٹھہرا علمشاہ قصر سے اُترے جوش عشق
مین اُس معشوق پرفن کے زیر قصر آگئے دیکھا بجرا ٹھہرا ہی وہ نازنین کھڑی ہوئی تماشا
دیکھ رہی ہی کہ علمشاہ پہونچے جانبین سے نگاہین چار ہوئین برچھیان کلیجہ کے پار ہوئین
علمشاہ نے بہ حسرت دیکھا اُس نازنین نے بنگاہ محبت دونون مین ٹکٹکی بندھ گئی
علمشاہ اشارے کر رہے ہین وہ نازنین دانت کے نیچے اُنگلی دباتی ہی اور اشارے سے
منع کرتی ہی کہ ہمین اپنے قریب نہ بلائیے ہمارا وہان آنا بہتر نہین اگر ہماری ملاقات کا
اشتیاق ہی تو آپ خود بجرے پر آئیے یہ جو مسکرا کر اُس نازنین نے کہا رستم طرف
بجرے کے چلے وہ نازنین کنارے پر آکے ٹھہری کنیزونسے اُس نازنین نے اشارہ کیا
کہ بیڑہ ڈالدو کنیزون نے بیڑہ ڈالدیا علمشاہ بیڑے کو طے کرکے بجرے پر آگئے اُس
نازنین مہ جبین نے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا علمشاہ کو لیکر چلی یہ انسے تیار وغیرہ پکار
رہے ہین ای شہریار ہم لوگ ملاقات سے محروم رہینگے دیکھے بجرہ چلا چاہتا ہی علمشاہ
کچھ جواب نہین دیتے ملاحنین بجرے کو کھینے لگین اور لیکر روانہ ہوئین جب بجرہ بیچ دریا
مین پہونچا ملازمان شیار نے بہت غل مچایا علمشاہ نے پلٹ کے دیکھا کہ بجرہ دریا مین
پہونچا علمشاہ نے طرف اُس نازنین کے دیکھا کہ یہ کیا حرکت کی بجرہ کیون کنارے سے

ہٹایا اُسی مقام پر پہونچا ؤ وہ نازنین پہلو سے رستم کے اُٹھی منگالنونسے کہا جو مین نے کہا ہی وہ کرو ہمارے حکم کے خلاف نہو بس یہ کہنا تھا کہ منگالنون نے بجرے پر ڈانڈین مارین بجرے نے چیخ مارا چیخ مار کر بجرہ غرق دریا ہو گیا شور غل بلند ہوا ستیار قصر سے اُتر آیا جو لوگ ستیار کے ساتھ تھے وہ بھی روتے ہوے آئے پُکار رہے ہین آقاے نامدار پر کیا گذری یہ نازنین کون تھی نگاہ محبت ڈالکر بُلایا دام مکر مین پھنسایا یہ ذکر کر رہے تھے کہ صحرا سے گرد اُڑی دیکھا سمک بن عمرو قنطورے وغیرہ سے آراستہ ہو کر جست و خیز کرتا ہوا چلا آتا ہی دیکھا سردار غل مچا رہے ہین سمک نے پوچھا خیر تو ہی سیارکر گردن سوار نے بڑھکر کہا ای عیار تو کسکی تلاش مین آیا ہی سمک یلداقی نے کہا مین رستم کا غلام ہون اُنھین کی تلاش مین آیا ہون آقاے نامدار کہان تشریف رکھتے ہین سردار رونے لگے کہا ای عیار ابھی ایک بجرہ اسطرف سے آیا ایک نازنین اُسپر سوار تھی شہریار اُس نازنین کو دیکھکر قصر سے اُترے اُسنے بہ محبت بُلایا یہ بجرے پر گئے وسط دریا مین جاکر بجرہ خود بخود غرق ہو گیا ہملوگ وہی افسوس کر رہے ہین نہ معلوم آقا پر کیا گذری میثاق کو آکر مارا ہماری عملداری اگر قلعے پر کرائی اس قصر مین برائے دعوت لائے تھے یہ نہ سمجھے تھے کہ آقاے نامدار یون غائب ہو جائینگے اب اُنھین کی تلاش مین ہین ایسا اُسنے دام مکر پھیلایا کہ اسمین جاکر آقا پھنسے سمک نے کہا اصل یہ ہی کسی ساحر کی قضا آئی کہ آقا کو لیگیا ہم تلاش کرینگے یہ کہکے سمک آگے بڑھا دریا مین ایک ڈھیلا پھینکا دیکھا ایک مچھلی دریا سے پیدا ہوئی مچھلی نے بہت غوطے مارے دریا مین غوطے مار کر غائب ہو گئی بعد تھوڑی دیر کے وہی مچھلی مُنھ مین وہی ڈھیلا لیے ہوے آئی اُس ڈھیلے کو لاکر کنارے دریا کے پھینک گئی اور آپ غائب ہو گئی سمک نے کہا یہ دریا بھی اُسیکے سحر کا ہی جو آقا کو لیگیا ہمنے ڈھیلا دریا مین پھینکا ایک مچھلی اُسی ڈھیلے کو باہر ڈال گئی یہ کہکر سمک نے اُن سبکو تسکین دی کہ آپ لوگ اپنے مقام پر جائین اور آقا کے واسطے دعا کرین مین تلاش مین اُس شہریار کی جاتا ہون یہ کہکے سمک ایک جانب چلا سیارکر گردن سوار یہ کہتا ہوا پلٹا کہ مین کہان تلاش کرون یہ عیار بلاے روزگار ہین یہ تلاش کرین تو شاید کرلین ہم جاکر کہان ڈھونڈھین اور کیونکر

خبر منگائین ہرکارے روانہ کرتے ہین دیکھیے کیا خبر لاتے ہین چند ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کیے
آپ بھی فکر مین بیٹھے لیکن رستم جب بجرے پر سوار ہوے معشوق پریچہرہ کو پہلو مین لیکر بیٹھے
جب بجرہ غرق ہونے لگا رستم اُٹھے آنکھ بند ہوئی بجرہ ڈوب گیا طبیعت کو بڑا افسوس ہوا جب
رستم کی آنکھ کھلی اپنے کو ایک صحرا مین پایا حیران پریشان کہ مین کہان تھا کہان آگیا اور صورت
اُس محبوب پریچہرہ کی آنکھون کے نیچے پھر رہی ہے حیران حیران ایک جانب چل نکلے ایک سڑک پر
رستم چلے آتے ہین یہ دیکھ رہے ہین کہ پار سڑک کے دروازہ ایک باغ کا مثل آغوش
عاشق کھلا ہوا ہے سوچ رہے ہین کہ سڑک کو طے کردان تو باغ مین جاؤن یہ سوچکر رستم جلدی
چلے سڑک کو طے کیا قریب در باغ آئے جب ارادہ کرتے ہین اندر جاؤن دل دھڑکتا ہے پھر
ٹھہر جاتے ہین چند ساعت اسمین گذری کہ عورتون کے بولنے کی آواز آئی دیکھا پانچ چار کنیزین
ہاتھوں مین ہاتھ ہنستی کھیلتی چلی آتی ہین رستم کو دیکھکر رکین رستم حیران ہوے کہ یہ کیون رکین
ہین نے انکو آنے سے منع بھی نہین کیا ہمین معلوم رکنے کا کیا سبب ہے اس سوچ مین کھڑے تھے کہ صحرا
سے گرد اُڑی دیکھا سماک بن عمر وجست دخیز کرتا ہوا آتا ہے رستم عیّار کو دیکھکر بحال ہوگئے
عیّار نے جو آقا کو دیکھا خوش ہوگیا پکار کر آواز دی ای شہریار کیا عرض کرون جو کچھ
دل کی کیفیت ہے کسی ساحر نے شاید یہ مین شعبدہ کیا اُس سے دل گھبراتا ہے نہین معلوم کیا
بنا اس طلسم کی ہے رستم نے کہا جو کچھ ہوگا ظاہر ہو جائیگا سماک نے کہا آپ اندر کیون نہین
تشریف لیگئے رستم نے کہا جب قصد کرتا ہون دل دھڑکتا ہے طبیعت پریشان ہے سماک نے کہا
حضور باہر ٹھہرئین غلام پشت سے باغ مین جائے حال کھلیگا رستم باہر نکل آئے سماک پشت
باغ پر چلا آکر کمند ماری جست کر کے دیوار پر آیا دیکھا باغ جنت نظیر گلہاے رنگارنگ شگوفہ ہاے
بوقلمون نہرین سلسبیل آسا حباب شناوری کر رہے ہین صدہا عورتین چمنستان مین ٹہل رہی ہین
گلہاے رنگارنگ نخلہاے گل سے توڑ کر محرم سے محرم کیے رہین بعض نے پھول لیکر زمین پر
پھینکے ایک غبار بلند ہوا اُس غبار سے جگنو چمک رہے ہین بعض ہاتھ ہلاتی ہین برقین چمکاتی
ہین بعض شعبدے دکھاتی ہین بعض لڑ رہی ہین عجب عجب طرح کے وہ عورتین شعبدے
کر رہی ہین سماک دیکھکر حیران ہوا کہ آسمان سے برق چمکی سماک نے دیکھا ایک نازنین

نہایت حسین قمر عذار ماہ رخسار کبک رفتار شیرین گفتار تخت سے اتری مسکرا کر کہا گلعذار ہمارے پاس تو آؤ جیسے ہی وہ خواص قریب گئی اُس نازنین نے ہاتھ ہلا دیا برق چمک کر گری اُس نازنین کے دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی اُس نازنین کے صدائین ہیبت ناک آنے لگین جب سمک نے ارادہ کیا کہ پلٹون جی مین کہتا ہے یہانکا سب حال تو سمجھ لون یہ سوچکر دیوار سے اُترا ایک زرغۂ نخل مین چھپ کر بیٹھا وہ نازنین آکر مسند پر بیٹھی کنیزین جب سامنے آئین تو ملکہ کو معلوم ہوا کہا ارے گلعذار ہماری خواص کو لاؤ کنیزون نے عرض کی اُس سے کچھ بے ادبی ہوئی حضور نے اُسکو قتل کیا اب وہ کہان ہے اُس نازنین نے کہا ہم ابھی اُسے بلواتے ہین فلان نخل کے سائے مین جا کر آواز دو وہ فوراً چلی آئیگی ایک کنیز نے جا کر آواز دی پہلوے باغ سے وہی گلعذار جس پر برق گری تھی وہ چلی آتی ہے آکر براے تسلیم جھکی پوچھا کیون گلعذار کہان تھی حقیقت مین مین نے بڑی خطا کی تمکو خدمت خداوند ہفت پیکر مین بھیجا اُسنے کہا معاملۂ دُنیا و عقبیٰ سب دیکھ آئی پھر عرض کی واری خداوند ہفت پیکر تخت پر بیٹھے تھے جلنے سرداران خداوند ہین وہ مونڈھون پر بیٹھے تھے اِس سے معلوم ہوا کہ خداوند ہفت پیکر سب سے بڑے ہین لیکن وہ بڑے بے ادب ہین جو اُنسے لڑتے ہین اور بہت سے معاملات عقبیٰ دیکھے اگر اُنکو عرض کرون تو مہینون گذرین گنہگارون کا جہنم مین جانا عجب تماشا ہے اور نیکنا ہونکا بہشت مین پہونچنا عجب مزا ہے سب اپنے اپنے مقام پر خوش ہوتے ہین خواص سے یہ باتین ملکہ رعناے شیرین کلام کر رہی ہین کہ ایک خواص اُدھر گذری جدھر سمک بیٹھا تھا سمک نے اُسکو اپنے قریب بلایا اور بیہوش کر کے کنارے ڈالدیا آپ اُسکی شکل بنکر محفل مین آبیٹھا جب وہ کنیز باتین کر کے ہٹی تو ملکہ نے آواز دی اری نسترن سمک کو خوف ہوا تھا کہ ایسا نہو مجھپر بھی ہاتھ ہلاوے وہ خواص دور کھڑی تھی حاضر حاضر کہکر دوسری اسطرح حاضر حاضر کہتی ہوئی آئی کہ ملکہ رعناے شیرین کلام نے کہا واہ بی نسترن دور کھڑی رہتی ہو ہمارے قریب نہین آتین کچھ ہمسے باتین کرو ہمارا بھی دل بحال ہو نسترن نے سر جھکا لیا کہا واری کیا پوچھتی ہو خداوند ہفت پیکر نے یہ عنایت فرمائی کہ اب مجکو سب نیک و بد حال معلوم ہوتے ہین ملکہ نے کہا تمنے آجتک نہ بیان کیا عیّار فرزند حمزہ کا چلا تھا تمنے ذکر کیا تھا کہ عیّار چل چکا ہے

پھر تمنے کچھ ذکر نہ کیا کہ وہ عیار کہان گیا ہمارے باغ مین تو نہ آیا یہان آتا تو مزا اُٹھاتا تمنے
اُسدن سے پھر نہ بیان کیا کہ عیار کہان گیا نسترن نے کہا دیکھیے عرض کرتی ہون اب
سماک کے کان کھڑے ہوے صورت اُس کنیز کی دیکھ رہا ہی کہ یہ کنیز کیا کہے چہار جانب دیکھنے
لگی کترا کے قریب سماک کے آئی سماک کا ہاتھ پکڑ کے کہا واری وہ مکار یہ بیٹھا ہی جیسے ہی
کنیز نے ہاتھ پر ہاتھ ڈالا سماک نے لپٹ کر خنجر مارا نسترن کا شکم چاک قصہ پاک کودکر سماک
ایک جانب بھاگا لینا لینا کہکر کنیزین دوڑین سماک کو بھلا کون پاتا ہی لڑ بھڑ کر نکلگیا اب تو
رعنائے شیرین کلام نے ماتھا کوٹ لیا کہا او رعضب دیکھو نسترن کو قتل کرگیا اب تو
نگوڑا نہ آنیکا ارادہ کریگا سماک نسترن کو مار کر باہر نکلا اس فکر مین ہی کہ باغ مین پھر جاؤن
حال اپنے آقا کا دریافت کرون ایک کنیز کو پھر بیہوش کیا اُسی کی شکل بنکر باغ مین چلا محلدار نے
پوچھا بوا گل چہرہ کہانسے آتی ہو سماک نے کہا بوا اب تو خوف آتا ہی موئی مٹی کی نشانی کو
دیکھنے گئی تھی نواسی میری ہی مین دیکھکر چلی آئی خواہ مخواہ طبیعت کو لگاؤ ہوتا ہی کیون بوا محلدار
عیار نسترن کو مار گیا محلدار نے کہا ایک کنیز پانی پیتی تھی اُسنے اُسکو کہا یہی سماک ہی اُسنے
خنجر مار دیا لڑ بھڑ کر نکلگیا ابتک مشہور ہی کہ عیار طرار تھا محلدار سے باتین کر کے اندر باغ کے آیا
ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا بوا گل چہرہ آؤ بیٹھو سماک بیٹھا بیٹھے بیٹھے عرض کی حضور کل شبکو
مین پڑی سو رہی تھی کہ خواب مین خداوند ہفت پیکر تشریف لائے میرے شانے پر ہاتھ رکھا
مین نے ہاتھ جھٹک دیا اور کہا کنارے بیٹھو کچھ دینے لینے آئے ہو واری قدرت کی
بڑی کرامتین ہین مگر وہی ملنا انکا ناممکن ہی ہمارے کہنے پر کیا موقوف ہی مین حضور کو سناؤن
علم موسیقی کا کمال دیکھئے مین یہ کہکے بایان بجا کے یہ غزل عاشقانہ شروع کی

نظم

خیر تم صبح شب وصل ہو جاتے جاؤ	مر گیا ہون مجھے قم کرکے جلاتے جاؤ
غش مجھے آیا ہی پہلو سے جو تم اُٹھتے ہو	زلف مشکین کی ذرا بو تو سنگھاتے جاؤ
قبر عاشق سے صدا آئی چلا جب وہ مسیح	میرا مردہ ہی پڑا اسکو جلاتے جاؤ
دیدبازی مین ہو غیرونسے بہت تم مشغول	ہمسے بھی آج ذرا آنکھ لڑاتے جاؤ
دست گستاخ مرے وصل مین بڑھتے جائین	ہی مزا گالیان تم مجکو سناتے جاؤ

ہی جو گھر سے مرے جانیکا ارادہ ای یار ۔ ہاتھ سے اپنے مجھے زہر کھلاتے جاؤ

کاندھا دینا اگر ای یار نہین ہی منظور ۔ ایک ٹھوکر ہی جنازے کو لگاتے جاؤ

تمسے کہتا ہون کہ پچتاؤگے ای جعفر دل ۔ اُس ستمگر سے محبت نہ بڑھاتے جاؤ

دل مرا تیر مژہ سے جو کیا ہی زخمی ۔ ہاتھ تلوار کا بھی مجھپہ لگاتے جاؤ

آج اگر ہار پہنکر ادھر آنکلے ہو ۔ قبر عاشق پہ بھی دو پھول چڑھاتے جاؤ

قتل کرتے ہو اگر مُنھ نہ پھراؤ صاحب ۔ اپنی صورت بھی تو عاشق کو دکھاتے جاؤ

ذبح کرتے ہو تو راحت کا ذرا دھیان رہے ۔ میرے سینے کو نہ زانو سے دباتے جاؤ

اک نہ اک روز عوض اسکا ملیگا سطوت ۔ یار جو ناز کرے دلسے اُٹھاتے جاؤ

اِس رنگ مین سمک نے یہ غزل گائی کہ ملکہ رعناے شیرین کلام نے قریب بلا کر موتیونکا ہار اپنے گلے سے اُتار کر گل چہرہ نقلی کے گلے مین ڈالدیا سمک نے جھک کر سلام کیا دست بستہ ملکہ سے عرض کی آج شب کو صحبت آراستہ ہو کنیز گاے پھر لطف حاصل ہو رعنا نے کہا تمہین اختیار ہی تمھاری خوشی پر موقوف ہی طریقہ صحبت کا تیار رکھو جسطرح تم کہتی ہو یہی ہوگا یہ کہکے خاموش ہو کر بیٹھی تھی کہ سمک نے بڑھکر عرض کی اگر ممکن ہو سکے تو کباب نگار کیسے کنجی میخانے کی مجھے دیجیے ملکہ کو گانا ایسا پسند آیا تھا کہ کنجی دیدی سمک کنجی لیکر میخانے مین آیا پکار کر آواز دی آج ہم ساقی ہونگے کوئی باقی نہ رہجاے سب نوکر دوڑ دوڑ کر آنے لگے شراب لیجانے لگے دو گھڑی رات گئے تک شراب سبکو تقسیم کی جا لینٔ گلابیان درست کر کے صحبت مین لایا تھوڑے ہی عرصے مین سب کو شراب پلائی ایک جام بھر کر رعنا کو بھی دیا رعنا نے بھی جام لیکر بے اندیشۂ انجام پی لیا نشے مین کہا بوا کوئی غزل گاؤ سمک نے کہا حضور خدا نکرے کوئی عارضہ آنکھون پر آوے دل گھبراتا ہی کلیجہ مُنھ کو آتا ہی بڑے بڑے عقیل و فہیم معاملے مین اِن عوارض کے پھنس گئے یہ باتین کر کے سمک نے اور ایک غزل گائی تعریفین جو ہونے لگین سمک جھک جھک کر سب کو سلام کرتا ہی عرض کرتا ہی یہ عنایت خداوند ہفت پیکر ہی کہ ایسا کمال مجکو دیدیا میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ پسر حمزہ کو بلوائیے نشے مین قتل کیجیے رعنا نے کہا ای بوا کیونکر قتل کرون جب اُس ظالم کا ذکر آتا ہی

قلب تھرا رہا ہی جی چاہتا ہی اُسکا ہاتھ پکڑ کے کہین نکلجاؤن تو راحت پاؤن سمک نے کہا
حضور دشمن خداوند ہفت پیکر ہی اُسکا قتل ہی ہونا بہتر ہی رعنا ے شیرین کلام نے کہا رستم
کو لاؤ چار حبشنین دوڑین بیرون باغ سے علمشاہ کو لیکر آئین سامنے بٹھا دیا اپنے مقام سے
ملکہ رعنا ے شیرین کلام اُٹھی کہتی ہوئی او ظالم تیرے واسطے جان دینا گوارا ہی تو دیسے
پیارا ہی شربت وصل سے سیراب کر برائے خداوند ہفت پیکر رستم نے کہا او ملعونہ تیری
صورت اصلی دیکھ چکا علاوہ صورت کے چار سو برس کا سن بتاتی ہی پھر کمسن بنتی ہی رعنا
بیٹھی رو یا کی کسی بات کا جواب نہین دیتی اب سمک نے گت شروع کر دی غزل گالی
ٹھمریان گائین جب دیکھا کہ رعنا خوش ہوئی جام لبریز کرکے سر پر رکھا ٹھوکرین لیتی ہوئی
سامنے آئی کیا مجال تھی کہ قطرہ شراب کا گرے کنیزونسے اشارہ کیا تم بھی پیو کنیزین بھی
پینے لگین کسی ذی حیات کو باقی نہ چھوڑا سب کو شراب پلائی رعنا سے آنکھ ملا کر دو شعر
گائے رعنا یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھی کہ ای بوا تیرے گانے کو قدرت سُننے تشریف
لائے ہین یہ کہکے رعنا چلی تھی کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے گری کنیزین لینا لینا کہکے چلین
وہ بھی بیہوش ہوئین سمک یلداقی نیمچہ کھینچکر اُٹھا رستم ہان ہان کرتے رہے سمک کو ثابت
تھا کہ رعنا ساحرہ ہی پہلے اُسی کو خنجر مارا رعنا کا مرنا کہ رستم مین چالاکی آئی تیغ کھینچیان
ٹیک کر اُٹھے لیکن رعنا جو مری ایک ابر گھر کر آسمان پر آیا برسنے لگا جسپر قطرہ پڑا وہ
ہوشیار ہو کے اُٹھا سمک و رستم کو گھیرا اُنہوں نے ترنج و نارنج لیکر کنیزین چلین چاہتی ہین کہ
خوب سحر کرین جلا کے خاک کر دین اب تو سمک گھبرایا دعائین مانگنے لگا رستم نے بھی ہاتھ اُٹھا دیے پکارتے
ای خالق لیل و نہار اب تو مالک مختار ہی اس آفت سے بچا لے اِن جادوگرنیون نے گھیرا ہی نظم

تمام خلق بہ تو راغب و تو ای مرغوب — زمانہ طالب و ذات کبریات مطلوب
کہ دار دای شہ خوبان بجز تو چہرۂ خوب — جمال و حسن دل آویز و فکر خوش اسلوب
نگہ بہ زیر نظر آئی و سے بالا — نگہ بہ مشرق و مغرب نگہ شمال و جنوب
فروغ نور تو آید ز ہر پس پردہ — توئی حجاب توئی حاجب و توئی محجوب
بہ نور عقل تو دیوانہ را کنی عاقل — بجذب عشق کنی اہل عقل را مجذوب

جہان سوار و پیادہ رکاب دار تواند	عنان بدست تو دارند راکب و مرکوب
بخلق مالک و مملوک ہر دو مالک تواند	مطیع و حاکم و محکوم غالب و مغلوب
چرا قبول خلایق نگردد این دیوان	کہ ہست دفتر توحید ہند یا مکتوب

بیقرار ہوکر جوان دونون نے دعا کی آسمان سے بجلی گرنے لگی چار چار کے سر اڑ گئے کسیکا ہاتھ کٹا کسیکا منھ کٹا نعرہ ہوا سنو ملکہ رنگین ادا کنیزون نے پکار کر آواز دی ای ملکہ عالم اس عیار نے ملکہ رعنائے شیرین کلام کو مارا دیکھیے وہ لاشہ تڑپ رہا ہے رنگین ادا نے منھ پھیر لیا کہا او نالائق کیا بکتی ہے اب تو رعنا قتل ہوئی اس شیر کو بچانا چاہیے یہ کہکے دو تین گولے ایسے مارے کہ سب کے سر پھٹے کچھ بھاگین کچھ الامان الامان کر رہی ہین کچھ قتل ہوئین کچھ مطیع اسلام ہوئین اب رستم آکر اس باغ مین اترے اور لشکر بھی آگیا بیرون باغ لشکر اترا رنگین ادا رستم کو لیکر بارہ دری مین آکر بیٹھین دور جام چلنے لگا رات بھر صحبت عیش و نشاط قایم رہی صبح کو رستم باہر باغ کے نکلے رنگین ادا ساتھ ساتھ ہین کہا ای رنگین ادا ایسا کام کرو کہ ہمکو تا بہ طلسم ہفت پیکر پہونچا دو رنگین ادا نے عرض کی تا بہ طلسم ہفت پیکر پہونچنے مین ہزارہا بندگان خدا کی خونریزی ہوگی معرکے عظیم پڑینگے رستم کی آنکھون سے اشک حسرت ٹپک پڑے فرمایا ای رنگین ادا جو کچھ ہو ہمین تا بہ طلسم ہفت پیکر پہونچا دو ایسا نہو کہ ہمارے فرزند پر کوئی افتاد پڑے ہفت پیکر کو سجدہ کیا ہے رنگین ادا سے یہ باتین کر رہے ہین اور رنگین ادا سب کچھ سمجھا رہی ہین مگر یہ اپنی کہے جاتے ہین کہ صحرا سے گرد اڑی علمشاہ ہاتھ پکڑے ہوے رنگین ادا کا دیکھنے لگے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا دیکھا آگے آگے ایک پہلوان گینڈے پر سوار رفیق و شفیق گھیرے ہوے چوبیس علمدار علمونکو جلوہ دیتے ہوے نشان چوبیس ہزار فوج کا ظاہر ہوا لیکن گردن سوار مغرور معلوم ہوتا ہے ساتھ والونسے بات نہین کرتا چپ چلا آتا ہے کبھی جادوگر بھی ساتھ ہین یہانتک بڑھکر ہرکارون نے پوچھا معلوم ہوا غلاق کوہ شکن پہلوان کا نام ہے اور کتنی پہلوان بھی ساتھ ہین زنجیرونسے کمر باندھے ہوے ٹہل رہے ہین معلوم ہوا کہ اب کوہ خارا شکن سے آتا ہے آج کوہ خارا شکن پر ہفت پیکر کا جلوس ہے وہین اسکو خبر معلوم ہوئی

قتل ملکہ رعنا سے شیرین کلام کی اس پہلوان کے تمام حلہ ہوا کہ جاکر پسر حمزہ کی مشکلین باندھکر
لاؤ ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے سامنے رستم کے آئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی رستم نے کہا
خدا ایک ہی ہرکارون نے تمام کیفیت عرض کی بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی کلام بہت کم کرتا ہی
اپنے زور بازو پر بڑا ناز ہی رستم نے کہا خدا ایک ہی سمجھا جائیگا یہ کہکے رستم پلٹے جاتے ہین
بارگاہ مین بیٹھین کہ صدائے طبل جنگی کان مین آئی **علمشاہ** نے سر اُٹھایا فرمایا دریافت
توکرو کہ یہ نقارہ کیسا بجا ہی افسر لشکر کا کیا ارادہ ہی **سمک** نے عرض کی ہمارے ہرکارے
ہر وقت لشکر دشمن مین رہتے ہین جو کچھ ہوگا وہ ضرور آکر خبر دینگے یہ باتین تھین کہ ہرکارے
دوڑے ہوے آئے بعد دعا کے عرض کی **اغلاق کوہ شکن** نے طبل جنگی بجوا دیا کل اُسکا
ارادہ ہی کہ معرکہ آرائے نبرد ہو آتش کین و عناد و فساد کو دو بالا کرے **علمشاہ** نے حکم دیا
کہ ای مہتر والا گہر کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے جیسا کچھ نقاش ازل
وکاتب قسمت نے ہماری تقدیر مین ترقیم کیا ہی وہی پیش آئی ہی **سمک** نے جاکر طبل جنگی
بجوایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات تیاری ہوئی جس وقت کہ
سامری آفتاب بتخانہ چرخ چہارم پوجا پاٹ کرکے نکلا جھولی ضیا کی گلے مین اسباب سحر شعاع
ساتھ ساتھ میدان چرخ زبرجدی مین آکر ٹھہرا **اغلاق کوہ شکن** پوجا پاٹ کرکے اٹھا
مسلح ہوا میدان کارزار مین آیا صفین جمنے لگین ادھر سے رستم فوج کو ساتھ لیکر سوار ہوکے
میدان مین آئے دیکھا اغلاق کی صفین جمی ہوئی ہین آمادہ کھڑا ہی رستم نے صف بندی
کا حکم دیا صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکے ہٹ گئے اغلاق
نے گینڈا نکالا میدان مین آکر سلحشوری دکھائی بعد اسکے آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے
یہ جو آواز دی آلاگرد خرنگی نے مرکب نکالا سامنے رستم کے آیا عرض کی اجازت میدان
ملے علمشاہ نے کہا ای آلاگرد میرا ارادہ ہی کہ مین خود نکلون کہ جنگ کو طول نہ ہو مین
اپنے کو جلد طلسم **ہفت پیکر** مین پہونچاؤن آلاگرد نے عرض کی اب تو غلام گھوڑا نکال چکا
اب اجازت ملے **علمشاہ** نے اجازت دی آلاگرد نکا وزن ہوے آپسمین نیزہ چلنے لگا
دو گھڑی کامل نیزہ چلا آلاگرد نے چاہا نیزہ نکالدون گانٹھ کے پکارا دونون نیزے ٹوٹے

غلاق نے قبضے پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا آلاگرد نے مرکب
بڑھایا منظور تھا کہ بازحہ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدون گھوڑے نے سکندری کھائی گردہ سپر کا
سر سے ہٹا اغلاق کا وار چلگیا سر آلاگرد کا زخمی ہوا اُسنے چاہا سر کاٹ لون رستم کو تاب
نہ رہی وہین سے نعرہ کیا خبردار کیا کرتا ہے ہاتھ نہ اُٹھانا یہ کہکے مرکب ڈالدیا اتنی جلدی
گھوڑیکو بڑھایا کہ ہاتھ اُسکا اُٹھا ہی رہا کہ رستم نے آلاگرد فرنگی کو پشت پر لیا اور سینہ سپر کیا
اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے تیغہ کیپتان پر روکا اُسیطرح ویسے ہاتھ نکالکر خبردار کہکے ہاتھ
ماردیا اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ کپتیان دست زبردست رستم نوجوان اب جو تلوار
پڑی سپر کے دو ٹکڑے کیے گویا ابر تیرہ وتار سے بجلی کڑکڑا کے خود سر پر گری تا دو ابرو کاٹا اُسنے
دستانہ پارا تلوار سر سے نکلی گینڈے کی گردن قلم ہوئی اغلاق گینڈے سے کودا اہالی فوج
زنگبار پھاڑ ڈالے رستم پر آ ٹوٹے ادھر سے آلاگرد والا گرد فوج لیکر جا پڑے دونون
لشکر لگے تلوار چلنے لگی اغلاق نے جو رستم کی زبردستی دیکھی ایک نخل کے سائے مین
آیا پکار کر آواز دی یا خداوند ہفت پیکر غلام کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچا ئیے اپنی آنکھونسے
دیکھ رہا ہون کہ سب افسر و نکو چن چن کے اُسنے مارا جو مقابلے مین گیا وہ مارا گیا یہ باتین
ویسے کرتا ہوا خود اُتار کر ہاتھ پر لیا بلک بلک کے دعا مانگ رہا ہے رستم لڑ رہے ہین
کہ ایک جھونکا ہوا کا چلا غبار بلند ہوا سمک یہ علامت دیکھکر بھاگا ایک غار مین آکر
چھپا تھوڑے عرصے مین دیکھا اپنے لشکر کا نشان نہین معلوم ہوتا ہے لشکر رستم ندارد چند
لاشے پڑے ہین کتنے خیمے اُڑتے پھرتے ہین سمک حیران ہوا کیا معرکہ ہوا علمشاہ کی
جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک قیدخانہ مین پایا حیران ہوے کہ ای رستم تمھین یہان کون
پہونچا گیا لشکر والے کیا ہوے اس سوچ مین بیٹھے تھے کہ دروازہ اُسی مکان کا کھلا دیکھا
چار زنگی سیہ فام بد انجام اندر مکان کے آئے کہا ای جوان خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کر
ورنہ بہت صدمے اُٹھائیگا رستم نے کہا ہم ہفت پیکر پہ لعنت کرتے ہین زنگیون نے
پیٹ لیا اور پکار کر آواز دی یا خداوند ہفت پیکر یہ بندہ مغضوب بہ نسبت آپکے یہ کلمہ
سخت کہتا ہے کہ ایک دنانا ہوا زمین آسمان کانپنے لگے اندھیرے کی ترقی ہوئی کان مین

رستم کے آواز آئی او پسر حمزہ اب صدمات اُٹھائیگا تھوڑی دیر کے بعد اندھیرا موقوف ہوا جب روشنی ہوئی وہی چاروں زنگی پھر قیدخانے میں علمشاہ کے پاس آئے پھر وہی گفتگو کی رستم نے کہا میں پھر وہی لعنت کرتا ہوں دو بارہ پھر دنّاٹا ہوا زمین کانپی کچھ آواز رعد کی ہوئی آئی اور ایک صدا کان میں آئی او پسر حمزہ پیدا کرنے والے کا اعتقاد نہیں کرتا ایسا نہ ہو قدرت زمین کو حکم دیں زمین تجکو نگلجائے سب چیزیں بنائی ہوئی قدرت کی ہیں جسکو جو حکم دیں وہ بجا لائے علمشاہ نے اپنے کو دوسرے مکان میں پایا تیسرے دن جو زنگی آئے زنگیوں نے وہی سوال ہفت پیکر پرستی کا کیا علمشاہ نے ہتھکڑی ماری کہ زنگی کا سر پھٹ گیا زنگی کا مرکر گرنا کہ ایک ہنگامہ ہوگیا سامنے کا باغ جلنے لگا بارہ دری میں آگ لگ گئی مگر رستم دیکھتے ہیں کہ گرد آگ جل رہی ہے میرے جسم پر آگ کی تاثیر نہیں علمشاہ حیران کہ یہ کیا معرکہ ہے آگ جسم پر تاثیر نہیں کرتی باہر آگ جل رہی ہے نخل جل جلکر خاک ہوئے پھول بھی جل رہے ہیں جب غنچے چٹکتے ہیں اُن سے آواز الامان آتی ہے کبھی پھول صدا دیتے ہیں ایسے ظالم کا قدم آیا کہ ہمکو جلا کر خاک کیا اس باغ پر خزاں آئی گلچین بدبخت نے یہ صورت دکھائی یہ آواز سنکر اور زیادہ رستم بیقرار ہوئے گھبرا کر آواز دی ای باغبان قضا و قدر اگر ہمارے کلیجے میں سوراخ ہو جائے تو بھی تیرے ہی اعتقاد کو یاد رکھیں تیری رحمت کو دل میں چھپایا ہے زر گل شکم غنچہ میں جسطرح مخفی ہوتا ہے تیری عنایت بے نہایت کو فضل و کرم تیرا جانتے ہیں تیرے تئیں تجکو خوب پہچانتے ہیں مگر ای معبود اس آفت سے بچالے یہ کیا بلا نازل ہوئی کہ جس سے رہائی غیر ممکن معلوم ہوتی ہے کہ وہ تین زنگی پھر پیدا ہوئے ایک نے اُنمیں سے بڑھکر کہا ای شہزادے اب بھی خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کیجیے دوسرے کو بھی ہتھکڑی ماری اُسکا بھی سر پھٹا اسکے مرتے ہی ابر تیرہ و تار گھر کر آیا اور پانی برسنے لگا تمام آگ بجھ گئی وہ پانی کی طغیانی ہے کہ پناہ پانی مشکل ہے کیونکر آبرو بچیگی یہ پانی کیونکر دفع ہوگا دو گھنٹے کامل مینھ برسا دونوں زنگی سامنے پھر آئے کہا ای شہزادے خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کیجیے اُنسے بہتر کوئی خدا وند نہیں اگر اُنکو سجدہ کروگے بڑے فائدے پاؤگے امیر ہو جاؤگے پھر وہی رستم نے ہتھکڑی مار دی چار زنگی اسطرح مارے گئے ہر مرتبہ آفت برپا ہوئی جب آفت آئی ہے مینھ برسا یا آگ لگی جان بچنا

دشوار ہوتا ہی جب چارون زنگی مارے گئے روشنی ہوئی ہتھکڑیان بیڑیان خود بخود کٹکر گرین رستم
قید خانے سے نکلے دیکھا ایک شخص گینڈے پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا اسی طرف آتا ہی خیال کرکے
رستم نے دیکھا اغلاق کوہ شکن گینڈے کو بڑھاے ہوے للکارتا ہوا آتا ہی او جوان
کہان جائیگا اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا رستم حیران کہ میرا گھوڑا کیا ہوا دیکھا سامنے
آتا ہی معلوم ہوتا ہی گھوڑا اسکو گرا کر آیا ہی زین وغیرہ مین خاک لگی ہوئی ہی مگر علمشاہ کو مرکب
غنیمت ہوگیا جست کرکے پشت مرکب پر سوار ہوے آواز دی او ملعون آ نیزہ بازی ہونے
لگی علمشاہ نے تھوڑی دیر کے بعد نیزہ نکالا بعد نیزے کے نوبت تلوار کی آئی اُسنے ہاتھ
تلوار کا مارا جب تلوار اُسکی قریب سر کے پہنچی علمشاہ نے ہتھکٹی کا ہاتھ مارا کہ داہنا ہاتھ
مع تلوار اُڑ گیا زمین پر گرا اب گینڈے کو اُسنے بھگایا انھون نے گھوڑا اُسکے پیچھے دوڑایا
آخر وہ گھبرا کے گر پڑا اوپر سے علمشاہ نے تیر مارا سینے کو توڑ کر پار گذرا قتل ہونا اُس شخص کا
کہ ایک ہنگامہ ہوگیا تمام صحرا مین غل ہی کہ پہلوان دوران گرشاسپ جہان کو پسر حمزہ
نے مارا خداوند ہفت پیکر سمجھینگے ہر طرف سے یہی آواز آتی ہی اب ایک طرف سے
گرد عظیم بلند ہوئی رستم نے دیکھا کہ ہمارا لشکر افتان وخیزان آتا ہی راہ مین ایک ایک سے
پوچھتے ہوے کہ ہمارے آقا کو کہین دیکھا ہی علمشاہ نے آواز دی ای آلا گروہ اس
مکار کو مارا وہ لاشہ پڑا ہی خدا نے فضل کیا کہ لشکر والے آکر پہونچے سردار دوڑے رستم سے
ایک ایک سے بغلگیر ہوے آگے آگے آپ پیچھے پیچھے لشکر کو لیکر بر سر منزل ہوے پہر دن رہے
ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچے وہان دیکھا نخل سرسبز وشاداب عندلیبان خوشنوا
پہلوے گل مین بیتاب ہر طرف آمد بہار کے سامان عندلیبان خوش ادا کی اٹکھیلیان کوئی
عندلیب بیقرار ہوکر پہلوے گل مین پہول کر بیٹھی ہی جہان خیال آگیا زمزمہ سرائی مین
حال دل سنانے لگی کبھی روتی ہی عجب عجب سامان اُس صحرا مین ہورہے ہین رستم
یہ حالات دیکھکر نہایت پریشان ہوے گھوڑے سے اُترے داخل بارگاہ ہوے مصاحب
ورفیق سب آکر بیٹھے سمک سے کہا کہ ملکہ رنگین ادا سے دریافت کرو کہ سرحد ہفت رنگ
مین کب پہونچینگے یہ ذکر تھا کہ ملکہ رنگین ادا بھی دربار مین آئین سلام کرکے بیٹھین علمشاہ

نے کہا کیوں ملکۂ عالم یہ مقام سرحد کوہ ہفت رنگ نہیں ہو رنگین ادا نے کہا ای شہریار
سرحد کوہ ہفت رنگ دور ہی علمشاہ نے کہا ای رنگین ادا کوئی راستہ جلدی کا
پیدا کرو رنگین ادا نے عرض کی لونڈی فکر کر رہی ہو آئندہ خدا کو اختیار ہی مین نے کچھ فوج
ساحران کو بلایا ہو اُسمین ایک نازنین ہو نہایت حسین و جمیل سحر و ساحری مین طاق شہرۂ آفاق
یہ باتین تھین چار گھڑی دن پچھلا باقی ہو کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا آگے آگے ایک طائر کلان
پشت پر کئی ہزار طائر متعدد ان مین کوئی شی سرخ ہو ثابت نہین ہوتا کیا ہو وہ طائر آکر درختون پر
بیٹھے زمزمہ سرائی کرنے لگے رستم کھڑے سن رہے ہین طائر رنگی زمزمہ سرائی رعنائی زیبائی
کہ ایک جھونکا ہوا سے سرد کا چلا وہ برودت ہوا مین تھی لاکھ چاہا رنگین نہ روک سکے آخر
آنکھ بند ہو گئی اب جو آنکھ کھولکر دیکھا ایک بارگاہ زربفتی استادہ ہو لشکر ساحرونکا اُترا ہوا
اڑدہے پھر رہے ہین لشکر کو دیکھکر علمشاہ حیران ہو گئے رنگین ادا سے پوچھا یہ لشکر کہانسے
آیا کہا حضور یہ صحرا کی مالک ہو راہ سحر و ساحری کی سالک ہو کبھی ظاہر نہین ہوتی آج جو اپنے
کو ظاہر کیا ہو تو کچھ فساد عظیم برپا ہو گا علمشاہ نے سمک سے کہا ذرا خبر تو لاؤ سمک
بصورت ضعیفہ لشکر ساحران مین آیا دریافت کیا معلوم ہوا عندلیب جادو کا لشکر ہو مسند پر
بیٹھی سحر تیار کر رہی ہو کنیزون کو حکم دیا طبل جنگی بجے اُسیوقت طبل جنگی پر چوب پڑی سمک
نے آکر رستم کو خبر دی یہان بھی نقارے پر چوب پڑی رنگین ادا سے جو رستم نے حال دریافت
کیا رنگین ادا نے عرض کی حضور یہ بلائے روزگار ہو جان بچنا دشوار ہو علمشاہ نے طرف
سمک کے دیکھا سمک نے کہا غلام جاتا ہو لشکر عندلیب مین سمک بصورت مبدل آیا
پھرتا پھراتا بارگاہ مین عندلیب جادو کی پہونچا آواز آئی ارے کون آتا ہو سمک
نے چہار جانب دیکھا کوئی کہنے والا نہ معلوم ہوا آگے عندلیب کو سلام کیا خدمتگار
کی شکل بنکر آیا ہو ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا عندلیب نے پوچھا کیا کچھ کام ہو کہا حضور
ایک بڑی بات عرض کرنا ہو ذرا حضور تخلیے مین تشریف لیچلین عندلیب نے مقام سے
اُٹھی اور خدمتگار کے ساتھ تخلیے مین آئی خدمتگار نے عرض کی حضور نے سنا کہ پسر حمزہ کے
ساتھ کون کون ہو رنگین ادا بھی ساتھ ہین رنگین ادا بلائے روزگار ہو عندلیب نے کہا اُسکی کیا

حقیقت ہے ایک سحر مین بھاگتی پھرتی خدمتگار نے باتین کرتے کرتے خاصدان سے گلوری
نکالی کہا حضور نوش فرمائیے عندلیب نے گلوری لیکر کھائی لڑکھڑا کے گری بیہوش ہوئی
سمک نے زبان مین سوزن دی چادر کمر سے کھولی عندلیب کا پشتارہ باندھا سرچاک
کرکے لے بھاگا آتے آتے لشکر مین آیا جس خیمے مین رنگین ادا تھین اُس خیمے مین پہونچا
علمشاہ نے بھی خبر سنی کہ سمک کسیکا پشتارہ لایا ہے ٹہلتے ٹہلتے بارگاہ رنگین ادا مین آئے
رنگین ادا واسطے تعظیم کے اپنے مقام سے اٹھی علمشاہ کو لاکر مسند پر بیٹھایا پوچھا سمک
کسکا پشتارہ لائے عرض کی افسر لشکر کو لایا علمشاہ نے کہا کھولو اب جو پشتارہ کھولا دیکھا
پشتارہ بالکل خالی ہے سمک سر جھکا کے شرمایا رنگین ادا نے کہا مہتر صاحب شرماؤ نہین
مین نے عرض کیا تھا کہ بڑے شعبدے اسکے قبضے مین ہین پشتارے سے غائب ہوگئی سمک
نے کہا مین پھر جاتا ہون رنگین ادا نے کہا ای فرزند خواجہ تمھاری کوئی تدبیر کارگر نہوگی
سمک بھاگا بصورت سبدل لشکر عندلیب مین آیا قریب بارگاہ کے پہونچا گانیکی آواز
سنی رنگ ورد عن عیاری کو لگا کر بازار مین پہونچا ایک نازنین گائن کو بیہوش کیا اُسکی
شکل بنکر سازندونکو ساتھ لیا لشکر مین سردارون سے جھگڑا لڑتا ہوا ایک ایک کو جواب دیتا
ہوا بارگاہ عندلیب مین آیا اس فکر مین کھڑا ہے کہ گاؤن اور شراب پلاکر بیہوش کردن کوئی
تو مطلب نکلے اس حیرانی مین کھڑا سوچ رہا ہے کہ عندلیب نے پکارا اری غنچہ دہن اسنے
کچھ جواب نہ دیا ملکہ نے ایک کنیز کو اشارہ کیا اُس کنیز نے اٹھکر ہاتھ سمک کا پکڑ لیا کہا اری
بہری دیکھ تو ملکۂ عالم کیا فرماتی ہین اب سمک سامنے ملکہ عندلیب کے آیا دست بستہ
عرض کی کیا ارشاد ہوتا ہے عندلیب نے کہا غنچہ دہن تم اسوقت کس سوچ مین ہو کہا
واری لشکر مسلمانان کا خیال ہے سنا ہے بڑے بڑے عیار ہین ہزارون جادوگرونکو مارا جس
اقلیم مین یہ لوگ گئے وہ ملک تباہ ہوا عندلیب نے کہا ای غنچہ دہن یہ تو ظاہر ہے کہ یہ
لوگ لڑتے بھڑتے تابہ کوہ ہفت پیکر پہونچینگے لیکن ہم لوگون کے ہاتھ سے بڑے
صدمے اٹھائینگے چنانچہ کل شب کو مین صحبت مین کاہن کی گئی تو کاہن کو پریشان دیکھا مین نے
پوچھا کہ ای عجائب نگار کیسا مزاج ہے کیون اداس بیٹھے ہو اتنا میرا پوچھنا کہ وہ رودئے

لگا کہا اے ملکہ عالم مجکو بڑا خیال ہے کہ عمر طلسم ہفت پیکر تمام ہوئی طلسم کشا چل چکا آج ہی کی تاریخ بیان کی تھی کہ اُدھر سے طلسم کشا اصلی کا گذر ہوگا مین تو جانتی ہون کہ یہی اصلی طلسم کشا ہے مین فکر کیا چاہتی ہون صورت پر ان لوگون کی رعب و دبدبہ سطوت و صولت ظاہر ہے میرا ارادہ ہے کہ مین طلسم کشا کو گرفتار کرکے روانہ کرون اسیواسطے مین نے لشکر اپنا ظاہر کر دیا کہ مقابلہ پسر حمزہ سے پڑے غنچہ دہن نے عرض کی واری اب شراب کا بھی چرچا ہو کل اختیار باقی ہے جو مزاج مین آئے وہ کیجیے گا عندلیب نے اشارہ کیا جو ہماری غنچہ دہن کہتی ہے وہی ہونا چاہیے یہ کہکے عندلیب مسند پر بیٹھی گرد کنیزین آکر اپنے اپنے مقام پر کھڑی ہوئین غنچہ دہن سامنے آبیٹھی کہا واری کلید میخانہ مجکو دیجیے کہ مین شراب تقسیم کرون عندلیب نے ازار بند سے کنجی کھولکر دیدی غنچہ دہن میخانے مین آئی سب شراب کو خراب کرکے تقسیم کرنے لگی کنیزین وزیرین جو کہتی ہوئین کہ بی غنچہ دہن ساقی ہین کوئی باقی نہ رہیگا ہر شخص حاضر ہو کوئی پتلہ اٹھا لیگئی کسینے گلابی اُٹھائی کوئی پکار کے کہتی ہے بوا ایک بوتل ہمکو دینا غنچہ دہن اشارہ کرتی ہے کہ آؤ لیجاؤ شراب خانے مین بڑا ہلڑ ہو رہا ہے شراب سبکو تقسیم کرکے چالیس گلابیان کنڑا الماس نگار کی اُن مین مے ارغوانی بھر کے کاندھے پر رکھین صحبت مین لیکر آئی کشتی کو رکھا سازندونکو بلایا سازندے حاضر تھے کہا ارے درست کرو ساز ملاؤ اُنھون نے کہا ساز تیار ہے غنچہ دہن نے عندلیب کے سُنانے کو یہ غزل عاشقانہ شروع کی

نظم

لکھا نصیب کا کیا نامہ پر شتاب آیا
گئی جو طفلی تو پھر عالم شباب آیا

جواب نامہ مرے بعد یہ جواب آیا
گیا شباب تو اب موسم خضاب آیا

مین شوق وصل مین کیا بل پر شتاب آیا
ہوا جب اہل زمانہ کی طینتو نمین فرق

کہ صبح سے مین تھا شام ہیتاب آیا
سمجھ گیا کہ بس اب وقت انقلاب آیا

نہین وہ کعبے کی ہو دید حشر پر موقوف
جو کوئی یا وہین پہونچا وہ کامیاب آیا

چلے براق پہ احمد تو سدرے پر جبرئیل
کمال شوق سے تھامے ہوئے رکاب آیا

کٹا تھا روز مصیبت خدا خدا کر کے
یہ رات آئی کہ سر پہ مرے عذاب آیا

اُتارو جوڑا کھلے بند دن شوق سے سوؤ　　شب وصال مین کیون آپکو حجاب آیا

جمال یار لڑکپن مین آفت جان ہے　　کوئین جھکا ئیگا یوسف اگر شباب آیا

جواب صاف نکیرین کو مین کیا دونگا　　نہ اُسکے پاس سے گر نامہ برجواب آیا

کہان ہو دلکو عبث ڈھونڈتے ہو پہلو مین　　تمھارے کوچے مین تڑپنے اُسکو داب آیا

کسیکی تیغ تغافل کا مین وہ کشتہ ہون　　نہ جاگا نیزہ پہ سو بار آفتاب آیا

نظر پڑی نہ مری رعب حسن سے رخ پر　　اگرچہ سامنے میرے وہ بے نقاب آیا

گیا بہشت مین عصیان بےحساب مین　　خدا نہ حشر کے دن بر سر حساب آیا

ہمیشہ صورت انجم کھلی رہین آنکھین　　فراق یار مین کس رات مجھکو خواب آیا

ہوا یقین کہ زمین پر ہے آج چاند گہن　　وہ ماہ چہرے پہ جب ڈالکے نقاب آیا

بہے جو دیدۂ گریان سے اپنے اشک روان　　گمان ہوا کہ برستا ہوا سحاب آیا

بنا بصورت لیلی بصورت تقدیر　　کبھی جو قیس کی آنکھونمین اُسکو خواب آیا

وہ زود رنج ہے اسکو نہ چھیڑیے نارعنا　　ملوگے ہاتھ اگر بر سر عتاب آیا

سمک نے اس رنگ مین یہ غزل گائی کہ **عندلیب** پھڑک گئی تعریفین کرتی ہو کہ اے غنچہ دہن آج تو گانا تمھارا بڑے زور رون پر ہے سب غنچہ دہن کی تعریفین کررہی ہین **سمک** نے عرض کی اب حضور راضی ہونگی کہ شراب کا جیز جا شروع کرتی ہون یہ کہکے اٹھی گت ناچی جام لبریز کرکے سر پر رکھا ٹھوکرین لیتی ہوئی سامنے **عندلیب** کے جھکایا کہا ایسی شاہزادیون کو سر سے شراب پلانا چاہیئے کہ کوئی سر سے آگاہ نہ ہو جیسے ہی جام سامنے **عندلیب** کے آیا **عندلیب** خود خوش کلام ہے خوش پوشاک خوش وزیور عمدہ اپنے حسن کا خیال وماہ عارض کا کمال پکار کر آواز دی غنچہ دہن جلد جلد جام لاؤ **سمک** نے سر جو جھکایا **عندلیب** نے ہاتھ بڑھا کر جام لیا سامنے چمن نرگس کھلا ہوا ہے جیسے ہی **عندلیب** نے جام لیا نرگس کے پھولون نے آنکھین کھولین لطف چشم معشوق دکھانے لگے **عندلیب** نے کہا آج چمن نرگس کو کیا خوشی ہے **غنچہ دہن** نقلی شعر پڑھکے بتاتی جاتی ہے اشارہ کیا کہ حضور مین **عندلیب** دہن سے جام لگا کر بے اندیشۂ انجام پیگئی ابتو **سمک** نے دورہ باندھا تھوڑے

عرصے مین ان سکو پلایا گیا دو چار کنیزین اور باقی ہین جھک کے جام لبریز کیا شعلہ رخسار وزیرزادی عندلیب کی جو پہلو مین بیٹھی ہی شراب پلانا غنچہ دہن کا دیکھ رہی ہی شعلہ رخسار نے جو ہاتھ ہلایا برق چمک کر جام پر لہرائی غنچہ دہن نے جام چھپا لیا یہ نہ سمجھی کہ یہ کیا سحر کہ تھا دوسرا جام جو بھرا طرف سے شعلہ رخسار کے نکلی ناچتی ہوئی تتا تی ہوئی شعلہ رخسار نے پھر ہاتھ ہلایا برق چمک کر گری جام ٹوٹا شراب شعلہ بنکر اڑی ابکی مرتبہ شعلہ رخسار پلٹی کہا بی غنچہ دہن میرے پاس تو آؤ اب مجھے شک ہوتا ہی سماک پیچھے ہٹا ایک کنیز برابر کھڑی تھی اُسنے ہاتھ پکڑ کے کہا بی غنچہ دہن سامنے وزیرزادی کے جاؤ سماک نے اُس کنیز کو خنجر مارا کنیز کا شکم چاک قصہ پاک اندھیرا جو ہوا سماک بھاگا اتنے عندلیب نے بھی کہا اسکو گرفتار کرلو کسیکا کلیجہ اتنا نہ ہوا کہ بڑھکر ہاتھ ڈالے سماک جست وخیز کر کے نکلگیا پوچھا عندلیب نے کہ ارے یہ کون شخص تھا جبسے مین اقلیم ہفت پیکر مین آئی کبھی ایسا اتفاق میری صحبت مین نہین ہوا ذرا دریافت تو کرو شعلہ رخسار وزیرزادی اپنے مقام سے اُٹھی جھولی سے کچھ ورق نکالے اُسمین دیکھا کہا داری علمشاہ کا عیار فرزند عمرو خنجر گزار بلاے روزگار ہی مین ابھی گرفتار کراتی ہون یہ کہکے آواز دی اہرسیہ تاب یہ جو عیار آیا تھا اسکو لینا سب نے دیکھا ایک زنگن پہلو سے باغ سے نکلی کہا حضور مین ابھی لاتی ہون دیکھون تو وہ مکار کہان جاتا ہی سماک باغ سے نکلکر جنگل مین پھر رہا ہی چاہتا ہی پھر جاؤن جاکر رنگ جماؤن کہ دیکھا ایک زنگن آتی ہی اب سماک صورت اصلی پر ہی زنگن نے پکار کر آواز دی میان جانے والے ذرا ٹھہر جاؤ ہم بوجہ شب کے راستہ بھول گئے ہین ہمین راستہ بتا دو یہ کہتے ہی زنگن قریب آئی کہا وہ دیکھو سامنے آگ جو روشن معلوم ہوتی ہی اُسی گانون مین جاؤنگی بھیا مجھسے دو چار روپی لیلو لیکن مجکو گانون مین پہونچا دو سماک نے اُس زنگن کا ہاتھ تھاما کہا میرے ساتھ چلو مین گھر تک پہونچا دون زنگن ہنسی کہا میان راہ گیر سے دلگی کرتے ہو سماک نے کہا دلگی کیا چیز ہی فقط آپ کو گانون تک پہونچا دینگے اور چلے آئینگے اسطرح کی باتین کرتا ہوا چلا راہ مین پوچھا آپ نے محلے کا نام نہ بتایا زنگن نے ہاتھ اٹھا کر کہا وہ سامنے میرا مکان ہی سماک نے کہا دیکھو مین اُسی طرف تمکو لیے چلتا ہون اگر میرے ساتھ

خلاف باتین کروگی تو مین چلا جاؤنگا زنگن نے ایک طمانچہ مارا کہا او نگوڑے ناعیار کیا
سمجھ کے یہان آیا اب کیا زندہ جائیگا یہ کہکے جھولی مین ہاتھ ڈالا چاہا کہ کچھ سحر کرے
سمک نے فوراً حلقہ ہاے کمند زنگن کے گلے مین ڈالدیے جھٹکا مارا گرتے گرتے حباب
ماردیا اب جو کالی زنگن کو دیکھا خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک عندلیب کی ساتھ والیون
نے کہا غضب ہوا سیہ تاب پر کوئی اُفتاد پڑی پلٹ کے آواز دی ارے سیہ تاب تو
قتل ہوئی خوبصورت تو جا کر دیکھ کہ سیہ تاب پر کیا گذری یہ سُنکر وہ کنیز پر پرواز پیدا کرکے
چلی اُسوقت پہونچی کہ سمک قتل کرکے کپڑے اُتار رہا تھا خوبصورت نے وہین سے
آواز دی او ناعیار کیا کرتا ہے یہ کہکے اشارہ کیا پاؤن زمین نے تھام لیے کنیز زمین پر آئی
کہا کیون نگوڑے تو نے اس غریب کو قتل کیا اب نہین کچھ ہو سکتا بھاگ جا یا کچھ عیاری کر
سمک نے کہا حضور ہم غریب عیار بھلا کیا عیاری کرین جب تمھین یہ اختیار ہے کہ تمنے اشارہ کیا
زمین نے پاؤن تھام لیے ہم اپنے مقام سے ہٹ نہین سکتے ہمارا تمھارا کیا مقابلہ تم لوگ
جو کہتے ہو وہ ہی ہوتا ہے جو چاہو سو کرو لیکن قضا تمھاری میرے ہاتھ ہے اس لفظ پر ساحرہ
بہت ہنسی کہا نگوڑے خواہ کچھ ہو سکے یا نہ ہو سکے کہہ تو لیا زبان سے سمک نے کہا ملکۂ عالم
ہم تابعدار ہین ہماری کیا مجال ہے کہ آپ کے سامنے زبان ہلا سکین آپ کے جو مزاج مین
آئے وہ کرسکتی ہین اُڑنا بلند ہونا کیا کیا قبضے مین ہے تم لوگون کو کون جواب دے سکتا ہے
سامری وجمشید بڑے خداوند تھے کیا چیز بنا گئے کیا سحر و ساحری سکھا گئے کمزور اور
طاقت وار کو برابر کردیا جو چاہین سو کرین دیکھیے تشریف لاتے ہین اور نئی بات یہ ہے کہ
زمین سے جواہرات نکل رہا ہے خوبصورت پلٹی جیسے مُنھ پھیرا سمک نے چودہ حلقے
کمند کے مارے ارے کہکے گری سمک نے پانچ حباب ماردیے بیہوش ہوئی بیہوش
ہوتے ہی سمک نے خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک خوبصورت کا مرنا کہ پاؤن زمین نے
چھوڑے چاہا اسکا زیور اتارون کہ دل دھڑکا کود کر سمک بھاگا یہان عندلیب بیٹھی
ہے کہ پریون نے غل مچایا کیا ظلم کیا ظالم نے خوبصورت کو بھی مارا ارے اُسکا زیور اُتار رہا
ہے چلبلیان بالیان لیکر بھاگا ہاے میری مصاحب کہکر عندلیب اُٹھی یہ کہکے چلی

اُس مقام پر آئی جہان لاش پڑی تھی وہان دیکھا قاتل کو نہ پایا یہ دیکھکے چلی کہ نگوڑا کہان جائیگا
دو کوس سمک نکلا تھا کہ زمین پر ایک جادوگر نظر آتا ہوا جاتا تھا سمک نے آواز دی میان
ساحر صاحب ہمارے سامنے آتے ہو جیسے ہی وہ ساحر پلٹا سمک نے حلقہ ہاے کمند مارے گرتے
خنجر مار دیا اِدھر تو مرنے کی آواز اُس ساحر کے بلند ہوئی اودھر عندلیب خوشنوا اُس مقام
پر پہونچی آواز دی او ناعیار آخر موت نے تیرا پیچھا نہ چھوڑا یہان آنکر پھنسا یہ کہکے سحر کیا
زمین نے پانوُن سمک کے تھامے عندلیب نے اُترتے ہی کمر مین پنجہ دیا لیکر اُڑ ی
نہین معلوم لیکر کہان گئی یہان جب دو دن گذرے علمشاہ واسطے عیار کے گھبرائے
صحبت مین بیٹھکر ذکر کیا کہ نہین معلوم ہمارے عیار پر کیا گذری کئی دن ہو سکا ابھی تک
پلٹ کر نہین آیا یہ جو علمشاہ نے فرمایا آلاگر دفرنگی نے عرض کی غلام تلاش کرنے جاتا ہی
اکثر رنگ و روغن غلام کو معلوم ہین صورت بدل سکتا ہون جہان جیسا موقع ہوگا وہی
تدبیر کرونگا آپ نے ایسا اِسوقت پریشانی سے فرمایا کہ عیار واپس نہین آیا دل غلام
کا ہلگیا غلام تلاش مین جاتا ہی ہرچند سبنے منع کیا آلاگر دنے نہ مانا ایک مرد ضعیف کی صورت
بنکر چلے یہان عندلیب جو لیکر سمک کو آئی اُسی باغ مین پہونچی کنیزین دوڑین عندلیب
نے سمک کو ڈالدیا پکارکر آواز دی اس عیار مردود نے خوبصورت وسیہ تاب کو مارا راہ مین
غلام سیر اقلماق جاتا تھا اُسکو بھی باتون مین لگاکر مارا مین وقت پر پہونچگئی کہ اسکو
گرفتار کیا ورنہ نکل جاتا یہ عیار بلاے روزگار ہی عورتون مین عورت مردون مین مرد بنکے
قیامتین برپا کرتا ہی انکا کون سامنا کرے کنیزین دوڑین سمک کے گرد آگئین سب نے
کہا کیون تیری قضا آچکے دن تھی دو کنیزین اور ایک غلام کو مارا اب جاکر نگوڑا دستیاب
ہوا قریب کنیزون کے آکر عندلیب نے کہا او ناعیار اب اطاعت کو کیا کہتا ہے سمک نے
جواب دیا ملکۂ عالم مین تو جان ومال سے موجود ہون مجھے بتائیے مین ہفت پیکر کا کلمہ
پڑھون عندلیب نے کہا مین تجکو پاس حاکم وقت کے لیچلون اُسے اختیار ہی سفارش
مین بھی کرونگی اگر مانے گا بہتر نہ مانے گا کہنے والا مجبور و ناچار ہی او عیار مجھے اب بھی تجسے
محبت ہی اور تیری بہتری چاہتی ہون یہ جو عندلیب نے کہا سمک دعائین دینے لگا کہا

حضور جو میرے واسطے مناسب جانیں وہ کریں خواہ قتل کریں خواہ بخشیں عندلیب نے
کنیزوں سے اشارہ کیا اسکو اُٹھا کر یہاں سے قصر رفعت میں لیچلو شہنشاہ گردون بارگاہ اگر
ہفت جوش جاہ و تشریف لائینگے وہ جیسا مناسب جانینگے ویسا فرمائینگے ہم بے حجت
ہو جائینگے سب راضی ہوے عندلیب خوشنوا تخت پر سوار ہوئی کنیزون نے سمک کو بھی
اٹھا لیا طرف قصر رفعت کے چلین دور سے سمک نے دیکھا ایک قصر نہایت بلند و مرتفع
کاریگرون نے سات رنگ اسمین صرف کیے ہین نہایت لطف سے بنایا ہے قصر مین آکر دیکھا
کتنی سی نازنینان مہ جبین جابجا بیٹھی رہی ہین تخت بچھا ہے گرد تخت کے مصاحبین اپنے اپنے
عہدہ و منصب پر بیٹھی ہین عندلیب آکر تخت کے سامنے کھڑی ہوئی پکار کر آواز دی اے شہنشاہ
ہفت جوش کنیز حاضر ہے اس عیار کو بمشکل گرفتار کیا بڑی خرابی سے یہانتک لائی ہون
اب معاف کرنا اور معاف کرنا آپ کو اختیار ہے خواہ قتل کیجیے خواہ بخشیے آپ کو سب طرح کا
اختیار ہے گھڑی بھر کامل اسی طرح پکاری کسی طرف سے کچھ آواز نہ آئی تب تو اسنے پایۂ تخت پر
سر رکھا اور آواز دی اے شہنشاہ ظاہر ہوجیے یہ لوگ آپ کے منتظر ہین جلد تشریف لائیے یکایک
ایک غبار بلند ہوا بعد تھوڑی دیر کے روشنی ہوئی دیکھا ایک تاجدار تخت پر بیٹھا ہے تاج
سر پر رکھے ہوے عندلیب واسطے سلام کے جھکی سمک نے بھی سلام کیا بہ قہر و غضب تمام
اُس تاجدار نے آواز دی اے عندلیب نہ گھبرا تیرے لیے مرتبہ اعلیٰ ہوگا سمک غل مچانے
لگا اے شہنشاہ ہفت جوش فریاد کرتا ہون اب رخصت ہونگا عندلیب نے کہا او مکار
اب یہانسے رہائی غیر ممکن ہے تمہاری موت تمھین لیکر آئی ہے تاجدار نے آواز دی اے
عندلیب یہ عیار کون ہے عندلیب نے عرض کی اے شہنشاہ یہ بیٹا عمرو کا ہے جسنے مشمش و ماہ
کو مارا اسکا یہ فرزند ہے تاجدار نے کہا اسکو دار پر کھینچو مجھکو اسکی سرکشی پسند نہین آئی کنیزین
دوڑین کہ سمک کو کھینچ کر سامنے سے لیجائین سمک نے اپنے کو زیر تخت گرادیا کہ مین سامنے
سے شہنشاہ کے نہ جاؤنگا آٹھ پہر خدمت مین حاضر رہونگا یہ کہکر رونے لگا تاجدار نے
آواز دی او سمک کیون روتا ہے تاجدار نے بہت تسکین دی کہا اے سمک تجھکو سامنے خداوند
ہفت پیکر کے لیچلین گے مرتبہ اعلیٰ کرائینگے کیون گھبراتا ہے سمک قدمونپر گر پڑا کہ مین

غلام ہون کلمہ اپنے مذہب کا ارشاد فرمائیے مین ہفت پیکر پرست ہونگا تاجدار نے آواز دی
او سماک دیکھ خواجہ عمرو بھی آئے ہین لپٹ کے سماک نے دیکھا مقام تاجدار خالی پایا
ایک گوشے مین خواجہ عمرو کھڑے ہین فرماتے ہین اگر تو نے جب مجھے طلب کرینگے مین فوراً
حاضر ہونگا اور قدرت کو سجدہ کرونگا قدرت ازلی کے حکم سے حمزہ کے پاس رہا اب ساتھ
حمزہ کا چھوڑا اگر حکم دین سب کو پکڑ لاؤن ایک دن مین لشکر اسلام کا خاتمہ کرون یہ کہکر
خواجہ غائب ہوئے سماک پایہ تخت سے لپٹ گیا بوسہ دیا کلمہ ہفت پیکر کا پڑھا اُس
تاجدار نے کلمہ پڑھایا بعد لمحے کے تاجدار عندلیب سے کہتا ہے کیون ای عندلیب اس
عیار کو مطیع کر دیا اب اپنے ساتھ لیجا علمشاہ کو یہ پکڑ دیگا وہ اسکا آقا ہے بیشک اسکا دھوکا کھائیگا
عندلیب نے کرسی بیٹھنے کو سماک کو دی سماک سلام کر کے کرسی پہ بیٹھا دست بستہ عرض
کی کہ میرا آقا اُس زمانے کا سپاہی ہے کہ جب زمرد شاہ باختری مین خدائی کرتا تھا
اب تو بھاگتا پھرتا ہے اب آج کل مالک دو دہ زنگی مین لڑ رہا ہے اسکا گرفتار کرنا کتنی بڑی
بات ہے جو کچھ تاجدار کہتا ہے اسکو سماک بجا اور درست کہہ رہا ہے اب وہ وقت آیا کہ
زلف لیلائے شب کمر سے گذری سماک بھی اپنی فکر مین ہے کہ کبھی کرسی نشینان بارگاہ مین بیٹھے
ہین تخت پر وہ ساحر بیٹھا ہے تاج سے شعلے نکل رہے ہین ابھی ذرا اشارہ کر دے تو تمام
قصر پھک جائے سماک منتظر کا ہے بیٹھا ہے کہ آسمان پر ایک ابر سیاہ پیدا ہوا وہ ابر آ کر قصر پر
پھٹا اُسمین سے ایک تخت پیدا ہوا اُس پر ایک نازنین چاردہ سالہ دریائے جواہر مین
غوطہ زن جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کرور در کرور کا مال اِس نازنین کے پاس موجود ہے ادھر
دو جادوگر دست راست و دست چپ کو آواز دیتے ہوئے کہ معشوقہ شہنشاہ ہفت جوش
تشریف لائی ہین ملازمونکو چاہیے کہ ہوشیار ہو جائین تخت زمین پر آیا وہ تاجدار تخت سے
اُٹھا کہا ملکۂ عالم آئیے آپکا اشتیاق تھا فرمایا مین بھی آ گئی یہ کہکے تخت پر بیٹھی کہ عندلیب
نے بڑھکر عرض کی حضور نے سمجھا دو کنیزین شاہین ہاتھ سے عیار کے قتل ہوئین مین عیار کو
گرفتار کرلائی اُسنے اطاعت کی ہفت پیکر کو سجدہ کیا اعتقاد مین پختہ ہے اُس نازنین نے
ابرو پر بل ڈالا بولی بیٹھو تمھاری بات کا کیا اعتبار ہے یہ لوگ جان دینے پر آمادہ ہین انکے

اعتقاد مین فرق نہ آئیگا یہ ظالم کیا خداوند کو سجدہ کریگا اگر لایق سجدے کے ہوگا سبھی سجدہ
کرینگے نہ لایق ہوگا بیکار رہینگے انجام جو پوچھو ہو عندلیب نے سمک کا ہاتھ پکڑ لیا کہا اے
سمک شہنشاہ کی معشوقہ تمھاری اطاعت مین انکار کرتی ہین خداوند سے عرض کیا جائیگا
جیسا ارشاد ہو سمک نے سر جھکا لیا عرصہ دراز تک نہ نازنین ہفت پیکر کی تعریفین کیا کی
جب تعریفین کرچکی کہا اے عندلیب اسکو قید خانے مین لیجاؤ اسکی بات کا اعتبار نکرنا
ہرچند سمک چیختا رہا اس نازنین نے پکار کر یہی کہا کہ ہرگز اسکی بات کا اعتبار نکرنا عندلیب
نے آواز دی دو جشنین آئین کشان کشان سمک کو ایک مکان مین لائین کہ اس مکان
کو قید خانہ قرار دیا تھا اسمین سمک کو قید کیا دونون جشنین بطور نگہبانون کے بیٹھین
سمک جو اندر مکان کے آیا تنگ و تاریک پایا گھبرا کر جھبی غل مچاتا ہے اے ملکہ عندلیب
میری جان بچاؤ ورنہ اس اندھیرے مین دم نکلجائیگا ہرچند غل مچایا عندلیب نے کچھ
جواب ندیا اڑ کر چلی گئی سمک نے درار سے دیکھا دونون جشنین بیٹھی ہین شراب خواری کر رہی
ہین لاحول کہکے سمک نے منھ پھیر لیا دونون جشنین گرد مکان کے پھرتی ہین حاضر باش
و ناظر باش کی صدا دیتی ہین کہ دیکھا شبگرد کوتوال پھرتا ہوا آیا جشنون نے سلام کیا
کوتوال نے پوچھا ارے کیون منفسہ تو یہان کہان آئی دست بستہ عرض کی حضور
گنہگار شاہی یہان قید ہے ہم اسکی نگہبان ہین شبگرد نے کہا گنہگار کون اسکا نام بتا دو
کہ پھر ہم نہ دریافت کرینگے دونون خواصون نے عرض کی ہم دریافت کیے دیتے ہین
یہ کہکے ایک جشن قریب در قید خانہ آئی پکار کر پوچھا ارے گنہگار تیرا کیا نام ہے سمک نے
درار مین سے دیکھا ایک کوتوال دس بارہ پیادے اسکے ساتھ ہین نام دریافت کرنے کو
کھڑا ہے سمک سے جو نام جشن نے پوچھا سمک نے پکار کر کہا خیر خواہ دولت میرا
نام ہے زبردستی مجھے گنہگارون مین بتاتی ہین کوتوال نے کہا کیون جشن یہ قیدی
اپنا نام خیر خواہ دولت بتاتا ہے اور تو گنہگار شاہی کہتی ہے صاف صاف جواب دے
جشن نے کہا ارے گنہگار مفصل نام نہین بتاتا ہے تو جھوٹا بتاتا ہے کوتوال بڑھکر
قریب جشنون کے آیا کہا بوا تم تو جاؤ ہم قیدی کو سمجھا لینگے ہرچند جشنون نے کہا

ہاں کوتوال نے نہ مانا کنجی لیکر دروازہ کھولا سمک کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا کہا مفصل نام بتا سمک نے
چپکے سے کہا کوتوال صاحب کنارے چلیے تو مین نام بتاؤن جو مجھسے خطا ہوئی ہو وہ بھی بتا دون
جبشنین الگ کھڑی رو رہی ہین کوتوال نے سمک کو باہر بلایا سمک منھ لپیٹے ہوے باہر
نکلا کوتوال کے ساتھ چلا جبشنون نے پکار کر کہا کوتوال صاحب اس مکّار کو ساتھ نہ لیجائیے
نہین تو آپ پچتائیے گا سمک نے پلٹ کر کہا اپنے مالک سے سب مفصل حال بیان کرینگے
تم کیون دراندازی کرتی ہو جبشنین قید خانے مین چلی گئین دروازہ بند کر لیا راہ مین
کوتوال نے سمک سے پوچھا ای شخص سچ سچ اپنا حال بتا ورنہ بہت پچتائیگا مارا مارا پھریگا
سمک نے کہا کیا مجال کہ جو ایک لفظ بھی جھوٹھ کہون ذرا کنارے چلیے یہ لوگ جو ساتھ ہین
یہ سن لینگے تو مجھے بدنام کرینگے کوتوال نے پیادون سے کہا ذرا ہٹ جاؤ مین مفصل حال
پوچھ لون پیادے ہٹے سمک نے اب جو برقع چہرے سے ہٹایا بجلی چمک گئی انبو گھبرا کر
کوتوال نے آنکھین بند کر لین سمک نے بمحبت کاندھے پر ہاتھ رکھکر کہا صاحب ذرا
مجھسے دو باتین کر لو پھر تمھین اختیار ہے سمک نے گورا گورا ہاتھ جو کوتوال کے کاندھے پر
رکھا پھر گورے گورے ہاتھون سے پیر دبانے لگا کوتوال نے کہا صاحب مجھے گنہگار نہ بناؤ اور
مفصل اپنا نام بتاؤ سمک نے آنکھون مین آنسو بھر کے کہا صاحب اصل یہ ہے گل اندام
میرا نام ہے شاہ کے آگے کھانا لگا رہی تھی باورچی نکال کر دیتا جاتا تھا ایک قاب جو مین نے
رکھی بادشاہ نے ہاتھ بڑھایا کہ لقمہ کھائین وہ پلیٹ لوٹ گئی باورچی سے نہین دریافت
کیا جاتا مین فقط قاب کو ہاتھ مین لینے کی گنہگار ہون اگر زہر ملایا بھی ہوگا تو باورچی نے
مین گوشے کی بیٹھنے والی زہر کھانے لائق اس جرم مین مجکو قید خانے بھیجدیا یہ کہکے اسقدر
روئی کہ گال سرخ ہو گئے آنکھین سوج گئین کوتوال نے دامن سے اشک پاک کیے کہا
گل اندام نہ رو ہم تمھارے مقدمے مین بادشاہ سے عرض کرینگے سمک نے دیکھا
یہان نرسنا ملتا ہے باتون مین کوتوال کو خوب تسخیر کیا کوتوال نے کہا دیکھیے کوئی آتا ہے میرے سینے
سے ہاتھ ہٹا لو مجھے کیا کوئی بازاری سمجھے ہو جیسے ہی کوتوال ادھر ہٹا سمک نے کمر سے خنجر نکالکر
مارا شکم دو کا شکم چاک قصہ پاک کوتوال کے ساتھ جو پیادے تھے انھون نے جو دیکھا

کہ کوتوال کا لاشہ پڑا ہی بیقرار ہو کر وہان سے وڑے مگر سمک بھاگ کر نکلگیا لاشہ کوتوال کا پیادون نے اُٹھایا لاشہ لیکر چلے سمک بھی پیادون کے پیچھے پیچھے چلا قلعے سے نکلکر پیادونکو دیکھا ایک نخل کے نیچے ایک تخت بچھا ہی اُسپر ایک تاجدار بیٹھا ہی پیادون نے جاکر سلام کیا کہا حضور قیدی نے کوتوال کو مارڈالا بعد مدت جو حاضر ہوے تو یہ معاملے دیکھے تاجدار نے کہا قیدی کو لاؤ پیادون نے کہا حضور قیدی تو چلا گیا ہوگا غلام جاکر تلاش کرتے ہین یہ کہکے پیادے اُسیطرف چلے سمک نے کنارے آکر رنگ و روغن عیاری کا لگایا ایک گنہگار کی شکل بنکر تیار ہوا ایک ہاتھ اپنا دوپٹے سے باندھ لیا کہا حضور یہ گنہگار حاضر ہی تاجدار نے کہا تو اُن پیادون کے ساتھ آنا سمک نے کہا مین خود حاضر ہون تاجدار نے ہاتھ تھام لیا کہا مفصل بتا کہ تیرا نام کیا ہی کس وجہ سے آکر اس بلا مین پھنسا سمک نے کہا مین غلام سرکار ہون مجھے اِس بلا مین پھنسایا تاجدار سے باتین کرتے کرتے کہا دیکھیے مجھے جسنے پھنسایا وہ آتا ہی تاجدار جیسے ہی پلٹا سمک نے خنجر مارا جس مقام پر زخم پڑا وہان سے ایک برق چمکی گرد تاجدار کے لوٹنے لگی سمک ایک جانب بھاگا آواز غل و شور کی آئی کہ ارے تاجدار کو مارے ہوے جاتا ہی سمک بھاگ کر نکلگیا لشکر مین لینے پہونچا حضندے بازار کے دیکھے جان جسم مین آگئی دیکھا سامنے سے آلاگر دفرنگی ایک مرد ضعیف کی شکل بنے چلے آتے ہین سمک نے بڑھکر سلام کیا آلاگرد نے گلے سے لگا لیا کہا کہان تھے آلاگرد کو ساتھ لیکر باتین کرتا ہوا سمک پلٹا کہتا ہوا کہ اے آلاگرد عجب معاملے دیکھے حیرت بڑھتی جاتی ہی کوتوال مجھے قید خانے سے لیگیا راہ مین دم دیکر اُسے مارا پھر ایک تاجدار کو قتل کیا نہین معلوم یہ کون تھا تاجدار کے مرنے سے ایک ہنگامہ ہوا دور تک کوئی پکارتا ہوا آیا کہ ارے یہ شخص گنہگار تاجدار کو مارے ہوے جاتا ہی مین اِن آوازون کو سنتا تھا پلٹ پلٹ کے دیکھتا تھا کوئی معلوم نہ ہوتا تھا کہ کون غل مچاتا ہی آلاگرد نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ خاص طلسم مین آگئے کہ عجائب و غرائب طلسم معلوم دینے لگے یہ جو سمک تمنے بیان کیا مقدامات طلسم معلوم ہوتے ہین رہنے والے طلسم کے اِس حالات کو جانتے ہونگے سمک کو سب ثابت ہو جائیگا یہ باتین کرتے ہوے دربار مین رستم

کے آئے رستم نے سمک کو دیکھا بچپن سے ساتھ پرورش پائی ہو خوش ہو گئے دوڑ کر گلے سے
لگا لیا پوچھا بھائی کہان تھے سمک نے کل کیفیت بیان کی آلا گرد بھی بیٹھے ہین سمک
اپنا جانا قید ہونا کو توال کا آنا کو توال کو دم دیکر مارنا و تاجدار کا بھی مارنا بیان کرتا ہی
رستم ہنس رہے ہین فرماتے ہین بھائی بڑا کام کیا خوب دونون کو مارا رنگین ادا نے
جو سنا دوڑی ہوئی آئین سمک کی زبانی سب حال سنا کہا ای شہریار آپ سرحد طلسم
ہفت پیکر مین آ گئے کہ ایسے ایسے عجائب و غرائب معلوم ہونے لگے اب جو کچھ کام کیجیے گا
وہ سمجھ کے کیجیے گا پھر کہا ای سمک بہت ہوشیاری و عقلمندی سے کام کرنا جلدی کسی امر مین
نکرنا سمک نے کہا وہ مالک سب سمجھا دیگا یہ باتین کر رہا تھا کہ آسمان پر برق چمکی آواز آئی او
مکار تو نے کو توال و تاجدار کو مارا اب کہان جائیگا سمک نے چاہا کسی گوشے مین چھپون ایک
برق چمک کر سمک پر گری سمک کی آنکھین بند ہوئین تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھلی دیکھا قفس
آہنی مین بند ہون وہ قفس شاخ نخل مین لٹکا ہی ایک عندلیب شاخ گل پر بیٹھی ہوئی پھول
سے پھول کے باتین کر رہی ہی سمک حیران ہی کہ عندلیب نے آواز دی کیون مکار
تو نے وہ جادوگر دونکو مارا وہ قدرت کے بندے تھے پھر انھین زندگی ملی مگر تمھارے
نامۂ اعمال مین خون لکھا گیا اب تم خونی مشہور ہوے سمک نے ہاتھ باندھکر کہا ای
عندلیب خوشنوا میری خطا معاف کرا دو جو تمھاری صورت اصلی ہی اس طرح سے مجھسے
ملاقات کرو تو حال میرا ظاہر ہو عندلیب نے جھکارا مارا کہا او گنہگار میری زندگی دشوار
نہین ہی کہ بصورت اصلی تجھسے ملاقات کرون جو تجھسے ہو سکے وہ کر یہ کہکے عندلیب
اڑ گئی دیکھا اب اور رنگ ثابت ہوتا ہی کہ جانے سے عندلیب کے اندھیرا ہو گیا سمک کو
معلوم ہوتا ہی کوئی ہاتھ پکڑے مجھکو کشان کشان لیے جاتا ہی ایک مقام پر روشنی ہوئی
سمک نے دیکھا دو زنگی سیہ رو تیرہ درون دونون ہاتھ تھامے ہوے کشان کشان مجھکو
لیے جاتے ہین سمک حیران کہ یہ کیا معرکہ ہی یا ایک قفس آہنی مین تھا اب قفس جسم مین
روح گھبراتی ہی کان مین رونے کی آواز آتی ہی دیکھون فلک کیا دکھائے یہ سیہ رو کون
ہین جو مجھکو لیے جاتے ہین ہر چند انسے سمک پوچھتا ہی کہ تم نے کسکے حکم سے مجھکو پکڑا اور کہان

لیجاؤ گے کس جگہ پر قید کرو گے ہین تنے کیا خطا کی ہے دو زنگی کچھ جواب نہین دیتے جب کئی
مرتبہ سماک نے پوچھا تو ایک زنگی نے اُنہین سے جواب دیا کہ کیون باتین بناتا ہے ایسے
فقرے سُناتا ہے تجھکو ایسے مقام پر لیجاتے ہین کہ تا قید حیات رہائی نہ پائیگا سماک نے کہا
تمہارا نام کیا ہے کہا تجھے نام نہ بتائینگے کہ دور سے سماک نے دیکھا ہی قلعہ سر بہ فلک
کشید و برج بارے کنگرے آراستہ خلقت کی آمد و رفت جا بجا مال کا انبار سماک حیران
ہے کہ دیکھون فلک کیا دکھلاتا ہے جو کچھ ہوگا وہ معلوم ہو جائیگا زنگی سماک کو لیے ہوئے قلعہ
مین آئے لوگ دیکھکر دوڑے ہر ایک پوچھتا ہے اُن زنگیون سے ای سپہ سالار شہنشاہ یہ گنہگار
کہان ملا وہ زنگی کہتے ہین ملکہ عندلیب خوشنوا کو تکلیف ہوئی وہ جا کر لائین اب آج
شب کو حال کھلجائیگا کہ اسکے بارے مین نگہبانان طلسم کو کیا منظور ہے اب سماک نے
دیکھا وہی دروازہ جسمین مین بند ہوا تھا سامنے معلوم ہوتا ہے زنگی نے آہنگرونکو بلوایا اور
سماک کو مسلسل و مطوق کرکے اُسی مکان مین قید کر دیا سماک چپکا بیٹھا ہے دن گذرا
لیلی شب نے نقاب رخ پر ڈالی سماک حیران ہے کہ دیکھیے اب رات کو کیا ہو کہ دیکھا
دونون زنگی آپس مین باتین کر رہے ہین ایک نے اُنمین سے کہا کیون بھائی اِس
قید خانے سے دیکھین کیونکر اس جوان کو نجات ملے دوسرے نے کہا بھائی صاحب
تا قید حیات روزمرہ یہی امورات ہمکو درپیش رہتے ہین دیکھین فلک کیا دکھاتا ہے
آپس مین اسطرح کی باتین ہونے لگین یہ باتین کرکے دونون زنگی ٹہلنے لگے سماک
گوش بر آواز ہے کہ دیکھا ایک طرف سے آواز آئی ہمین شراب نہ پلاؤ گے رات گذر جائیگی
دونون ایک طرف دوڑے تھوڑی دور جا کر ایک جوان کو دیکھا کہ گلابی ہاتھ مین لیے
بدمستیان کر رہا ہے گرتے مین اپنے کو سنبھالتا ہے نشے کو ٹالتا ہے مگر نشہ بھی بیحساب ہے
اسی سبب سے دلکو پیچ و تاب ہے اُن زنگیون نے پکار کر آواز دی ای رند بادہ خوار کس
حال مین ہے اُس شرابی نے جواب دیا ای نگہبانان طلسم بہتر یہ ہے کہ اس قیدی کو قتل کرو
یہ طلسم کشا کا عیار ہے اگر یہ قتل ہو جائے تو طلسم کشا بے دست و پا ہو جائیگا بڑا تیز عیار
ہے ملکہ عندلیب خوشنوا کو دھوکا دیا قید خانے سے نکلگیا پھر آکے اسی جگہ قید ہوا یہ کھلے

نگی باپٹے در قید خانے پر آئے سماک کو کلمات نا درست کہنے لگے سمک نے کہا میں باہر نکالو جو کہو اسکا جواب دین زنگی دن نے دروازہ کھولا سمک کو نشان کشان نکالا سمک کو گمان غالب ہوا اس زور سے ہاتھ پکڑکے کھینچا ہے خوف ہے کہ استخوان نہ ٹوٹ جائیں بلا سے رونگا ہیں ایک طرف نشان کشان لے چلے زلف لیلائے شب کمر سے گذر چلی تھی کہ قلعے سے باہر لائے ایک نخل کے سائے میں بٹھا دیا ایک نے ایک سے کہا کہ اس عیار کا سر کاٹ لو ایک کھڑا ہو کر ٹہلنے لگا وہ جو ٹہل رہا ہے کہتا جاتا ہے جلد اسکو قتل کرو دوسرا انہیں کھینچے ہوئے سر پر سمک کے کھڑا ہے یہی ہر مرتبہ کہتا ہے کہ اسکو جلد قتل کرو اسکا سر لیکر خدمت شاہ میں جائیں وہاں سے تاکید ہے کہ گنہگار کا سر روانہ کرو سمک بیقرار ہو گیا مالک الملک کے دعا مانگنے لگا کہ اے خالق کارساز واے رب بے نیاز رحم اپنا شریک کر اے مالک حقیقی واے رب تحقیقی اس مشکل کو آسان کر نظم

زبان بذکر الٰہی است تر زبان ہر روز	قلم بنام مبارک گہر فشان ہر روز
بچشم اہل نظر جلوہ گر بصد خوبی	جمال اوست بہر وقت وہر زمان ہر روز
دہد ز نور قمر جلوہ ذات حق ہر شب	ندوے شمس شود طلعتش عیان ہر روز
خدا بدام ودود وحش وطیر روزی داد	رساند حصۂ مقسوم انس وجان ہر روز
بباب حضرت خلاق از سر اخلاص	زمین ہمیشہ کند سجدہ آسمان ہر روز

سمک دعا کر رہا ہے جلاد سر پر خنجر بدست دوسرا حکم دینے والا حکم دے رہا ہے مگر جب سمک بیلاقی کو عندلیب اٹھالے گئی رستم نے کہا کہ یا روبڑا غضب ہوا کوئی ساحر سمک کو پھر لے گیا خدا اُسکی جان بچائے دو چار گردن کو ناگہ آیا تھا ایسا نہ ہو وہ اسکے ساتھ بدلہ کرین ملکہ رنگین ادا کو خبر پہونچی کہ کوئی ساحر سمک کو اٹھالے گیا رستم نہایت بیقرار ہیں رنگین ادا دوڑیں دیکھا رستم کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے فرما رہے ہیں کہ دیکھیں ہمارے یار وفادار پر کیا گذرے رنگین ادا نے کہا کہ اے شہریار عندلیب خونخوار آکر گرفتار کرکے گئی قلعہ گلرنگ میں لیگئی ہوگی اُس قلعے میں ایک ظالم ہے حضور تردد نہ کریں کنیز واسطے سمک کے جاتی ہے اگر بن پڑتا ہے تو لونڈی اسے لیکر آتی ہے ورنہ قضا مجکو لیے جاتی ہے یہ کہکر ملکہ رنگین ادا نے ایک مرتبہ دستک دی دیکھا سامنے ایک قمری مہر اٹھائے ہوئے جوش میں کوکو کرتی ہوئی سامنے آئی رنگین ادا کے سامنے آکر کھڑی ہوئی رنگین ادا قمری پر سوار ہو کر کچھ اشارہ جو کیا قمری تڑپ کر بلند ہوئی سب نے دیکھا کہ ملکہ رنگین ادا پشت پر قمری کے سوار بلند ہوتی جاتی ہیں قمری رنگین ادا کو

برابر کہکشان فلک کے لے گئی ہر اب بلندی سے ملکہ رنگین ادا نے خیال کرنا شروع کیا نگاہ پڑی ایک نخل کے سائے مین سمک سرنگون بیٹھا ہر ایک زنگی حکم قتل دے رہا ہر اور ایک خنجر بکف سر پر برائے قتل موجود ہر رنگین ادا کا دل بیتاب ہوگیا وہین سے آواز دی کہ او ناہنجار و بدکردار یہ غمخوار رستم نامدار ہر وہ فرزند صاحبقران عالیوقار ہر ہاتھ نہ اٹھانا یہ سنتے ہی وہ زنگی جو تلوار لیکر آیا تھا پکار کر اُسنے آواز دی کہ ای شہنشاہ اقلیم جاہ و جلال و ای یکہ تاز میدان جدال و قتال کچھ آپ اس مقدمے مین دخل نہ دیجیے زنگی نے پکار کر آواز دی کہ ارے جلد سر کاٹ لے یہ سنکر وہ زنگی جو ان ایک زنگی تلوار کھینچکر چلا کہ سر کاٹ لون ملکہ نے دیکھا اس زنگی نے میرا کہنا نہ مانا قتل کا ارادہ کر رہا ہر جھولی مین ہاتھ ڈالا کچھ طائرون کے پر دن کو نکالا زنگی پر پھینک مارے اُس زنگی نے ایک چیخ ماری اور چاہا کہ بھاگون اور نکل جاؤن معلوم ہوا کہ پاؤنین بیڑیان پڑگئین پر طائرون کے جو ملکہ رنگین ادا نے پھینکے تھے دیکھا وہ زنگی جسکے ہاتھ مین خنجر تھا لڑکھڑا ئے گرا وہ زنگی جو حکم لگا رہا تھا خنجر کھینچ کر دوڑا اپنے ہاتھ سے اُس گرے ہوے کا سر کاٹا اور پکار کر آواز دی کہ ای ملکہ رنگین ادا ہم تمھاری محبت مین جان دیتے ہین ذرا خیال کرکے ہمارا قتل ہونا دیکھو لو اور خنجر اپنے گلے پر رکھ کے کھینچا سر کٹ کے دھڑ سے گرا اندھیرا ہوگیا بعد اُسکے آواز آئی کہ کشتی مارا نام ہاز نگیان پر جفا بود رنگین ادا تڑپ کر گری سمک کی کر مین سیجہ دیا چاہا کہ اڑون دیکھا بدن مین قوت نہین پہلو سے جھونکا ہوا کا چلا اور پکا یک نعرہ ہوا کہ منم خوش آہنگ اور ایک پتھر مارا کہ رنگین ادا لڑکھڑا کے گری قصد کیا کہ بلند ہو جاؤن یہانسے نکلون دفع سحر کرون نہ ہو سکا حیران ہوگئی کہ کیا تدبیر کرون خوش آہنگ کے سحر سے جو رنگین ادا گری خوش آہنگ تلوار کھینچ کے دوڑی کہتی ہوئی کہ او گیسو بریدہ تو نے دشمنان خداوند کا ساتھ دیا دیکھ تو قدرت کس طرح تیرے ساتھ پیش آ تی ہے تجکو دم بھر مین ستائین گے نیمچہ کھینچے ہوے دوڑی آتی ہی رنگین ادا نے دل بنا طرف خدا کے متوجہ کیا پکار اُٹھی کہ ای رحیم و کریم و ای سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر کبھی پکارتی ہر کہ ای پروردگار اس آفت سے بچا لے اور اس مصیبت سے نجات دے بے اختیار زبان سے نکلگیا نظم

خدا اہل بصیرت را نماید ہر زمان صورت	نمی پوشد ز چشم اہل دیدان کہربان صورت
بدین حسن و بدین خوبی و محبوبی و مطلوبی	چرا پوشد رخ زیبا چرا دارد نہان صورت
ز ہر یک گل چو رنگ و بوے گلگر دد جلوہ	نماید او ز ہر یک جسم خاکی شکل جان صورت

درین جلوہ گہ صورت ندیدہ دیدہ عالم	چنین حسن چنان خوبی چنین شکل و چنان صورت
ز حسن چہرہ تصویر صورت گردید جلوہ	ز روئے ہر گل رنگین نماید باغبان صورت
بقائے نیست در دنیائے فانی اہل صورت را	کہ این صورت بہ شد آخر از چشم جہان صورت
گر از چشم تعلق صورت اول شود غائب	دگر پیدا کند از غیب خلاق جہان صورت
جہان ہر وقت نقش تازہ میسازد عیان سندی	کند دور زمانہ تازہ ظاہر ہر زمان صورت

اس طرح بلاک کے جو ملکہ رنگین ادا نے کی پلٹ کے دیکھا کہ سماک بے مقام پر نہیں مثل مرغ بسمل تڑپکی کہ سماک پر کیا گذری سماک کیا ہو گیا ہائے ہین آقائے نامدار کو کیا منہ دکھاؤنگی فرمائین گے میرا عیار کیا ہوا خدا نے مجکو وقت پر پہونچایا اُسے دکھایا ہین نے رہا کیا اُس ساحرہ نے جو یہ حالت دیکھی پکار کر آواز دی او چھوکری تجھ ایسی سیکڑون کو سحر کرنا سکھا دیا تیری کیا شامت تھی کہ بیٹھے بٹھائے اُن لوگون کی شریک ہوئی جنکا ملک و مال بھی قریب نہیں اور مسلمانون ہین آج تک کوئی ساحر بھی نہیں ہوا البتہ ہماری قوم مین بڑے بڑے ساحر ہو گئے ہین شمشہ و دامہ جنکے نام سے چراغ جلتے تھے رنگین ادا نے کہا کہ اولکا کیا بیہودہ بکتی ہے ہم اُن لوگون کے شریک ہوے کہ ساحر نہیں مگر ساحر کش ہین بڑے بڑے دیر دھن آگ لگا دی لاکھون ساحر مارے ساحرون کو مٹاتے چلے آتے ہین کسکی مجال ہے کہ قصد فتح طلسم ہفت پیکر کرتا اب طلسم ہفت پیکر والے اپنی جان کو روئین اب یہ طلسم فتح ہوگا خوش آہنگ نے جواب دیا اب تو اپنی جان بچاؤ میرے سحر سے بچو دونون ہین بعد کلام سحر ہونے لگے خوش آہنگ نے آگ برسادی ہین بلا دی دریا نے جوش مارا مچھلیان بہتی پھرتی ہین نہنگ نکلے پانی منہ سے چھوڑتے ہین رنگین ادا اپنے کو بچاتی ہے ایک مقام پر جلا کر خوش آہنگ نے بال سر کے نوچے جھونی سے کچھ ماش کے دانے نکالے بالون مین لا کر چھینک مارے ملکہ رنگین ادا نے ہاتھ ہلا دیا برق چمک کر گری اُن بالون کو کاٹا اُنمین سے دھوان نکلا رنگین ادا پیچھے ہٹتی ہے کہ دھوان مجکو نہ لگے لیکن دھوئین نے اسقدر ترقی کی کہ دھوئین مین غرق ہوگئین لڑکھڑا کے گرین بیہوش ہوگئین زبان بند دل دردمند خوش آہنگ نے نعرہ کیا پیچھ کر سے کھینچا چاہا کہ بڑھ کر رنگین ادا کا سر کاٹ لون رنگین ادا کی آنکھیں تو کھلی ہین حیران و پریشان طرف آسمان کے دیکھ رہی ہین کہ ای پروردگار کیونکر بچائیگا کبھی دل سے پکار اُٹھتی ہے کہ اے رب بے نیاز داے خالق کارساز افسوس ہے کس مقام پر موت آئی یقین ہے کہ کوئی جنازہ بھی نہ اُٹھائے زاغ و زغن کھائین مگر خوش آہنگ

خنجر کھینچے ہوئے آئی کہ پہلو سے آواز آئی ای خوش آہنگ کہ اکرتی ہو اسکو معشوقہ تو قتل نکرنا چاہیے
یہ میرے پہلو مین سوئیگی اسکو اپنی معشوقہ بنائینگے پلٹ کر خوش آہنگ نے دیکھا کہ ایک زنگی سیاہ رو شلغم بینی
لگاتا ہوا آتا ہے چاہتا ہے دوڑکر رنگین ادا کو اٹھا لون کہ خوش آہنگ نے آواز دی میان زنگی صاحب
آپ کون ہین جو اسکے خواہان ہین زنگی نے کہا کہ ہم مصاحب ہفت پیکر ہین اس وقت حکم ہوا کہ اپنی
معشوقہ کو جاکر قبضے مین کرو خوش آہنگ قتل کیا چاہتی ہے مین نے پوچھا رنگین ادا نے کیا خطا کی
خداوند نے کہا کہ شریک مسلمانان ہوئی تم جاکر اسکا دل صاف کردو اور معشوقہ پر قبضہ کرو جب مین نے
سب دریافت کرلیا تب وہان سے چلا اب ہٹ جا مین اسپر قبضہ کردن خوش آہنگ نے کہا کہ مین اسے
قتل کرونگی مین نے اپنا ہی سحر کیا تب یہ گری بڑی ساحرہ زبردست ہے زنگی نے کہا کہ ای خوش آہنگ
تو نے ایسی چاؤن چاؤن مچائی دیکھ خود خداوند آتے ہین خوش آہنگ پلٹی زنگی نے لپٹ کر خنجر مارا
خوش آہنگ کا شکم چاک قصہ پاک نعرہ کیا کہ منم سمک بلیداقی اب تو رنگین ادا اٹھی کہا کہ ای
سمک بڑا کام کیا میرا تو خاتمہ کیا تھا مگر زندگی شرط ہے خدا نے بچایا عین وقت پر تم پہونچے چلو اب آفتاب بیدار
ہونگے انکے سامنے سے اٹھالائی تھی باتین کرتے ہوئے دونون چلے رستم پریشان بیٹھے ہین کہ سمک کو کوئی
ساحر لے گیا رنگین ادا تلاش مین گئی ہے ہرکارے دوڑ دوڑکے جاتے ہین اور پلٹ کے آتے ہین عرض
کرتے ہین کہ کہین شہریار کہین پتہ نہین ملتا کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا سمک اور رنگین ادا چلے آتے ہین
رستم کھڑے ہوگئے سمک آکر قدمون سے لپٹ گیا رنگین ادا نے سب کیفیت بیان کی رستم نے حکم دیا کہ
لشکر بیابانے اٹھاؤ رنگین ادا نے عرض کی کہ ای شہریار مین عرض نہین کرسکتی حضور جو جلدی کررہے ہین کہ طلسم
ہفت پیکر پر جلد پہونچون یہ غیر ممکن ہے روکنے والے روکین گے علمشاد نے کہا کہ ہمارا تو قصد یہی تھا اپنے کو
جلد پہونچا مین قاسم کو رہا کرون ایسا نہ ہو کہ دشمنون کا ہاتھ پہونچے قاسم اپنے کو ہلاک کرے بڑی
مشکل کی بات ہے فوراً حکم ہوا کہ لشکر تیار ہوا آلا گردوما لا گرد تیار ہوکے سامنے آگئے رستم پشت مرکب پر سوار
ہوئے نوبت و نقارے بجاتے ہوئے چلے کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا گینڈے پر ایک پہلوان سراپا آہن مین
غرق پشت پر کئی لاکھ سوار و پیدل فوج کے دل کے دل لشکر رستم کو دیکھکر عیار سے اشارہ کیا دریافت کرو یہ
لشکر کسکا ہے عیار نے آکر دریافت کیا پہلوان سے جاکر بیان کیا کہ علمشاہ نوجوان فرزند صاحبقران
برائے فتاحی طلسم ہفت پیکر جاتے ہین یہ سنکر وہ پہلوان بہت ہنسا کہا خداوند ہفت پیکر نے ایسے بندے پیدا کیے

کہ اپنے پیدا کرنے والے کو نہین پہچانتے انھین کے ملک ویران کیے جاتے ہین کیسے بندے ہین کہ اپنے
پیدا کرنے والے سے نہین ڈرتے اے عیار جاکر پسر حمزہ سے کہدے کہ اب آگے بڑھنے کا ارادہ نکرے
مین خداوند سے وعدہ کر آیا ہون کہ مشکین باندھکر طلسم کشا کو لاؤنگا اب آگے بڑھنے کا ارادہ نکرین
گرد وغیرہ چھین لونگا اب لشکر ٹھہراؤ ذکر سنا ہوگا کہ سرحد طلسم ہفت پیکر مین ایک پہلوان جسکا نامی
جسکا شہباز بلند پرواز ہے وہ ٹھہرا ہون یہ کہکر گینڈے سے اترا اور عیار شہباز بلند پرواز کا اپنے آقا کے یہ
جہلات سنکر خاموش ہو رہا آگر رستم سے کچھ نہ کہا ادھر رستم ٹھہر گئے بارگاہ استادہ ہوئی شہباز ذکر کرتا ہوا اپنی
بارگاہ مین آیا بیٹھتے ہی حکم دیا کہ طبل جنگی بجے دونون لشکر دن مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
نصیب شمشیر مردان عالم سے کٹی لیلائے شب نے نقاب چہرے سے اٹھائی رستم نے اٹھکر نماز پڑھی سلاح
جسم پر آراستہ کیے نکل کر گھوڑے پر سوار ہوئے سماک رکاب تھامے ہوئے ہمراہ تھے تمام لشکر پشت پر علم زنگاری
کے پھریرے کا سر پر سایہ دونون لشکر میدان مین پہونچے صفین جمین فوجین آراستہ ہوئین میمنہ میسرہ
قلب جناح ساقہ وکمینگاہ آراستہ ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کمکر ہٹے کہ شہباز نے پوچھے پر
ہاتھ ڈالا چاہا کہ گینڈے کو بڑھاؤن گینڈا بدلگامی کرنے لگا شہباز نے غصے مین آکر ایک گھونسا مارا کہ
گینڈے کا سر پھٹا دیکھنے والے تھرا گئے پلٹ کر فوج والون کو آواز دی کہ اور گینڈا ہمارے واسطے بھیجا لشکر
اسکی بدمزاجی پر کانپ گئے کہتے تھے شہباز بڑا صاحب طاقت ہے ایک گھونسے مین گینڈا مر گیا ایسے پہلوان
نگاہ سے نہین گذرے سب طرف سے تعریفین ہو رہی ہین شہباز کھڑا جھوم رہا ہے کہ دوسرا گینڈا سائسین نے
لاکر پہونچایا جست کرکے گینڈے پر سوار ہوا گینڈا اڑتا ہوا میدان مین آیا پکار کر آواز دی کہ اے فرقہ
خدا پرستان جسے تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے رستم نے مرکب مہمیز کیا مگر رنگین ادا کو بلا کے فرمایا کہ اے ملکہ فتح و
شکست خدا کے اختیار ہے اگر ہماری شکست بھی ہو تو تم دخل نہ دینا کہا بہت اچھا ملکہ رنگین ادا
علیحدہ ہوئین رستم نے استرلا لکبود کو بڑھایا تین ٹھیکون مین گھوڑا مقابلے مین پہونچا بعد نگاہ شہباز نے
بہ نگاہ غور رستم کو دیکھا زانو پر اپنے ہاتھ مارا ہونٹھ کاٹنے لگا کہتا تھا کہ معاذ اللہ افسوس ہے اے جوان تونے
کچھ اپنے حسن وجمال کا خیال نکیا اتنے بڑے طلسم پر چلا آیا کچھ خوف نہ کیا رستم نے جواب دیا کہ مردان
عالم کو نہین خوف ہوتا ہے جیسا کچھ ہوگا دیکھا جائیگا شہباز کو یہ سنکر غصہ آیا نیزہ مارا رستم نے نیزے کو نیزے
کی سنان پر لیا آپس مین نیزہ چلنے لگا دو گھڑی کے بعد رستم نے نیزہ ہاتھ سے شہباز بلند پرواز کے نکالا

شہباز نے غصے میں آکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا کہ ای رستم جب اس تلوار کا وار کیا حریف کے دو ٹکڑے کیے اگر
پہاڑ پر ماروں تا بہ بیخ کاٹوں یہ کہکے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تلوار جو آکر گری
سپر کے دو ٹکڑے ہوے چاہا اپنے کو بچاؤں مگر تلوار جو گری سراسر کو زخمی کیا علمشاہ نے وستانہ مارا تیغہ جھنا
کے سر سے نکلا چاہا خون کی چہرے پر آئی محمودی کے رومال سے چہرے کو پونچھا خبردار کہکے ہاتھ مارا
اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تلوار جو پڑی سپر کٹی وہاںسے تلوار جو گری سر شہباز کو بھی زخمی کیا مگر تیغہ کپتیان
دست زیر دست رستم عالیشان تلوار جو سر سے نکلی گینڈے کی گردن قلم ہوئی اہل فوج نے جانا ہمارے
افسر کو مار لیا لینا کہکے امڈ پڑے ادھر سے آلا گر دو مالا گر دوچار پڑے دونوں لشکر مل گئے تلوار چلنے لگی
جسکو ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے کیے کئی افسر ہاتھ سے رستم کے واصل جہنم ہوے لیکن بسبب زخم سر کے خاموش
ہیں غش آنے لگا تلوار کو نیام انتقام میں کیا ہاتھ گھوڑے کی گردن میں ڈالدیے مرکب نے جو اپنے راکب کو
سست پایا دولتیاں مارتا ہوا کسی کو منھ سے چبا لیا شانہ توڑ ڈالا اس طرح رستم کو لیکر نکل گیا بعد
تھوڑے عرصے کے شہباز کو بھی غش آنے لگا اسنے بھی یہی حرکت کی گینڈا اسکو بھی لیکے نکلا یہاں لشکروں
میں پہر دو پہر تلوار چلی آخر کو یہ ٹھہری طبل امان بجے دونوں کو گمان اپنے افسروں کے قتل ہونے کا ہو گیا
دونوں لشکر طبل امان بجواکر بیٹھے مگر ہرکاروں کو حکم ہوا کہ تلاش کرو آقا کا پتہ لگاؤ یہاں آلا گر دو مالا گر
جو پلٹ کر آئے سمک عیار سے کہا کہ آقا کا نشان ہمیں ملتا معلوم ہوتا ہے اس شہریار کو گھوڑا میدان سے
نکال لیگیا سمک اسی وقت تلاش کے واسطے روانہ ہوا اور ہرکارے بھی چلے شہباز کا لشکر جب پلٹ
کے آیا افسروں نے آپس میں صلاح کی عقل سے دریافت کیا گینڈا افسر کو کسی جانب نکال لے گیا ہرکارے
یہاں سے جائیں لشکر مسلمانان میں دریافت کریں اگر معلوم ہو کہ لشکر مسلمانان میں پہنچ گئے ہوں تو حیلہ کرکے
نکال لائیں افسران فوج کفار نے بھی ہرکارے روانہ کیے جانبین سے ہرکارے تلاش میں دونوں جوانوں
کی چلے اول حال رستم کا تحریر ہوتا ہے کہ انکو گھوڑا جو لیکر جنگ گاہ سے نکلا ہوا ہوے ویران کی صدا کان میں
بھری ہوئی بھاگا بھاگ لیے ہوے جاتا ہے وحشت کان میں بھری ہوئی رستم بیہوش ہیں چار پہر رات مرکب نے
بسر دی کی صبح کو ایک بیشۂ سبز و خرم میں پہونچا ایک چشمہ ملا اسپر پانی پی کر گھوڑے نے دو چار ٹھیے گھاس
کے کھائے بدن کو جنبش دی ماہ اوج صاحبقرانی بشت زین سے اوپر زمین کے گرے مرکب اصیل تھا
گھٹنے ٹیک دیے زبان سے زخموں کو چاٹتا ہے چاہتا ہے کہ آقا میرے اٹھیں رستم بیہوش ہیں آخر گھوڑا

مجبور و ناچار ہوا چرا مین مصروف ہو گیا رستم بیہوش پڑے ہین دو گھڑی کے بعد چند نازنینان مہ جبین و
مہ جبینان مہر تمکین سیر صحرا کرتی ہوئین آگے ایک تاجدار تاج بے بہا سر پر دریائے جواہر مین غوطہ زن وہ
رشک چمن ہنستی ہوئی سب کے آگے آگے چلی آتی ہے ایک کنیز کی نگاہ جو رستم پر پڑی وہ دوڑی ہوئی سامنے مالک کے
آئی عرض کی کہ کسی ظالم نے ایک آفتاب تابان و ماہ درخشان کو تلوارون سے چور چور کر کے زیر نخل ڈالدیا
ہے مرکب بھی اُسکا چر رہا ہے یہ سنکر اُس شہنشاہ خوبی نے پلٹ کے طرف رستم کے دیکھا حقیقت مین ایک
چاند کا ٹکڑا خون مین بھرا ہوا زیر نخل بیہوش پڑا ہے دیکھتے ہی جمال جہان آرائے رستم کو غش کھا کر گری کاندھے
پر وزیرزادی کے ہاتھ رکھکر اپنے کو سنبھالا کہا کہ ارے یہ کن ظالمون نے اس ماہ تابان و مہر درخشان
کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہان ڈالدیا خدا کرے ان کمبختون کے ہاتھ جلین ایسے حسین و جمیل کو اس آفت مین
پھنسایا ارے پلنگ لاؤ کنیزین دوڑ کر پلنگ لائین ملکہ نے سر مین خود ہاتھ لگایا اب تو سب خواصین لپٹ
گئین کہتی ہوئین کہ لونڈیان حاضر ہین حضور نہ ہاتھ لگائین ملکہ نے کہا کہ صاحبو میرا دل بیتاب ہے جلاد
سے کہکر ان قزاقون کو سزا دلواؤنگی اگر انکو سزا نہ ملی بہت سمجھو لین گے یہی آپس مین ذکر ہوگا کہ قتل کر کے
سرحد شہنشاہ زرین پوش مین ڈالدیا کسنے پوچھا کوئی کیا کر سکا ہمارے بزرگون کی بدنامی ہوگی
اس طرح رستم کو لیکر باغ مین آئین بارہ دری مین چھپر کھٹ پر لٹایا حکم کیا کہ جراح کو لاؤ جراح جو آگئے ملکہ
کے آیا ملکہ نے توڑا اشرفیون کا رکھدیا کہا اے جراح ایسا علاج کر کہ اس جوان کو صحت دیکر خدمت خداوند
ہفت پیکر مین روانہ کرین تمہ سے مرتبے وہان ملین گے قدرت اپنا فرشتہ رحمت بنائین گے اور اس جوان کا
رتبہ بڑھائین گے جراح نے جھٹ پٹ زخم کو دھو دھا ٹانکے دیئے پٹیان چڑھا دین جراح گیا ملکہ رومال
لیکے بیٹھین مگس رانی کر رہی ہین دوپہر کو ذرا لیٹ رہین پھر اُٹھین رومال لیکر سرہانے بیٹھین کبھی
تلوے سہلائے کبھی سینے پر محبت ہاتھ رکھا کبھی گھبرا کر آواز دی کہ ارے صاحب آنکھین کھولو منہ سے بولو
مین گھبرا گئی ہون میری بات کا جواب دو یہ کہکے آنکھون سے اشک حسرت جو ٹپکا ہے وہ اشک گرم عارض پر
رستم کے گرے رستم نے آنکھین کھولدین دیکھا کہ ایک مہ جبین حسین خوشرو خوشخو سرو قد خورشید لقا پاس
بیٹھی ہے بس صورت دیکھتے ہی گھبرا کے اُٹھ بیٹھے ملکہ نے کہا کہ صاحب تامل کرو ایسا نہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین
رستم نے نہ مانا اٹھ بیٹھے ملکہ نے گھبرا کر چلمن چھوڑ دی کنیزون کو معلوم ہوا کہ شاید اس شخص کو ہوش آیا
ملکہ نے پوچھا کہ کیون صاحب کس کے واسطے آپ نے اپنی جان دے دی بڑا کمال کیا علمشاہ نے کہا

قزاق کیسے قزاقون کی یہ مجال ہی کہ ہمکو لوٹین شہباز بلند پرواز سے مقابلہ پڑا ہمکو گھوڑا مغلوبہ سے نکال لایا آپ کو پروردگار نے ہمپر مہربان کیا آپ ہمکو اٹھا لائین علاج کیا ملکہ نے نام شہباز سنکر منہ پیٹ لیا کہا کہ صاحبو کیا غضب کی بات ہی میرے باپ کے ہاتھ سے زخمی ہوے یہان پہونچے صاحب خدا کے واسطے اب کسی سے یہ ذکر نہ کرنا کہ شہباز کے ہاتھ سے زخمی ہوا رستم نے کہا کہ اگر ہمسے کوئی نہ پوچھیگا تو کچھ ضرورت نہین اور جو کوئی پوچھیگا تو جھوٹ بولنے کی عادت نہین ملکہ یہ سنکر خاموش ہو رہین رستم کو پھر غش آگیا ملکہ وہانسے اٹھکر صحبت مین اپنی کنیزون کے آئین رو رو کر حال سامنے کنیزون کے بیان کیا کنیزون نے عرض کی کہ واری بڑی مشکل کی بات ہی اگر کسی طور سے خبر آپ کے والد نامدار کو ہوگی تو قیامتین اور فساد برپا ہونگے نہین معلوم کہان پر لڑائی ٹھہری کہان یہ زخمی ہوے ملکہ اس فکر مین جب بیٹھی ہین خواصون سے سب ذکر کر دیا ایک خواص چنچل نامے اس صحبت سے اٹھی کنارے آکر سوچی اگر انکے باپ کو اطلاع ہوگی فساد برپا ہوگا بادشاہ کہین گے ہمسے اطلاع نہ ہوئی ہم لوگ گنہگار قرار دیے جائین گے اور پرسش ہوگی مین جاکر حاکم وقت سے اطلاع کرون کہ ہمارا گنہگار رہونا موقوف ہو جائے ہمسے پرسش نہ ہو یہ سوچ کر باہر نکلی ڈولی مین سوار ہوکر چلی دو کوس نکلی تھی کہ صحرا سے گرد اڑی عقاب نیزہ باز بھتیجا شہباز کا جو اپنے چچا کے مقام پر برسر حکومت ہی ملا کنیز کو جو آتے دیکھا گھوڑا روکا پکارکر پوچھا کہ کیون چنچل خلاف وقت کہان جاتی ہو کنیز نے دست بستہ عرض کی کہ مین تو حضور ہی کی تلاش مین چلی تھی آپ یہان ملے گھوڑے سے اتر پڑے نیچے آئیے تو مین کچھ عرض کرون عقاب نیزہ باز ہنستا ہوا نیچے اترا کہا چنچل بیان کرو ہم تمھارے کہنے سے ٹھہر گئے کنیز نے دست بستہ عرض کی کہ اے پہلوان دوران وارث گرشاسپ جہان تمھارے مثل آپ کوئی پہلوان نہین ہی اور جملہ کیفیت چنچل نے بیان کی یہ سنکر عقاب کانپنے لگا کہا کہ اس کنیز بریدہ نے غضب کیا دشمن کو گھر مین جگہ دی ابھی چل کے قتل کرونگا یہ کہکے اسنے گھوڑا پھیرا طرف باغ ملکہ کے چلا بارہ سو جوان ساتھ ہین انسے پلٹ کر کہا کہ چہار طرف سے باغ کو گھیر لو چہار طرف سے آکے باغ کو گھیرا رستم ہوشیار ہوکر بیٹھے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی چہار طرف سے سوارون نے جو باغ کو گھیرا رستم نے کہا کہ ملکہ دیکھو تو یہ کیسی گرد اڑی ہی ملکہ نے کنیزون کو اشارہ کیا کنیزین دوڑتی ہوئی گئین تھوڑی دیر مین گھبرائی آئین عرض کی واری غضب ہوا چنچل خواص نے جاکر آپ کے بھائی صاحب سے اطلاع کی ہمنے جو منع کیا تھا کہ کسی کو خبر نہ ہو وہ ممکن نہ ہوا خبر اسکو ہو گئی ملکہ کو سناٹا آگیا

رستم نے کہا کہ مرکب ہمارا تیار کرو ملکہ نے بی جہت پر نقاب ڈالی بارہ سی خواصون سے ملکہ رستم کے ہمراہ ہوئین رستم پلٹ کے فرماتے ہین کہ ای ملکۂ عالم برای خدا صبر کرو دل پر جبر کرو ہم ابھی مقابلہ کرکے آتے ہین ملکہ رونے لگین کہا ای شہریار ایک ہاتھ تلوار کا لگانے جانے کیونکہ بار ہماری گردن سے اترے فراغت پا جائین علمشاہ نے کہا کہ ای ملکہ مین ابھی زیر کرکے اسکو آتا ہون ملکہ روتی رہگئین رستم نے گھوڑا تو جھپا کرکے دروازے سے نکالا باہر ہزار دہ دروازہ کھلا سب سوار و پیدل غل مچانے لگے علمشاہ کا گھوڑا طرار دھپ کے باہر آیا عقاب نیزہ باز نے رستم کو دیکھا گھوڑے کو بڑھایا وہ بآب یا صورت دیکھا دیکھکر عاشق ہوگیا پکار کر آواز دی کہ ای جوان تجھے تیرے حال زار پر رحم آتا ہی میرے سامنے سے چلا جا مین معاف کرتا ہون رستم نے کہا کہ ای عقاب اب زیادہ بلند پروازی نہ کرو ایسا نہ ہو خلاف عقل ہو بہتر یہ ہی کہ لشکر کشی کرکے آئے ہو اب مقابلہ شروع کرو زبان تیرے کلام کرو یہ سنکر عقاب نے گینڈے کو مہمیز کیا خبردار خبردار کہکے نیزہ مارا علمشاہ نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا آپس مین نیزہ چلنے لگا ایک مقام پر گانٹھ کر علمشاہ نے جھٹکا مارکر نیزہ نکال دیا عقاب نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے تلوار کو تلوار پر لیا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے ہاتھ مارا عقاب نے گردہ سپر کا آگے کر دیا تلوار جو تڑپ کر گری سپر کو کاٹا خود پر گری خود آہنی کو کاٹا دہانے جو گری سر پر پڑی کہ دو انگل سر مین در آئی اسنے دشنہ مارا تیغہ جھٹکے نکلا چادر خون کی عقاب کے چہرے پر آئی کئی مرتبہ اسنے قصد کیا کہ ہاتھ تلوار کا مارون رستم نے کہا کہ ای عقاب ہمارے تمہارے کشتی ہو زور مین جو زبر ہو عقاب خیال کرتا ہی سر میرا زخمی ہی ایسا نہ ہو کہ اسکی جان جائے یہ جوان فنون سپاہ گری مین کامل و اکمل ہی کسی مقام پر کمی نہ کریگا آج مین شب کو زخم دوزی کراؤن کل اس جوان سے مقابلہ کرون وہ رستم نے بھی عقاب سے کہا کہ جاؤ ہمنے تمکو ایک شب کی مہلت دی کل مقابلہ ہوگا عقاب زخم کو باندھتا ہوا پلٹا اسی مقام پہ بارگاہ استادہ کرا کے اتر پڑا خیمے مین داخل ہوا علمشاہ خون تلوار کا پوچھتے ہوے باغ مین آئے ملکہ بیقرار ہو رہی تھین رستم کا آنا غنیمت ہوا کہا کہ کیون صاحب اس مکار نے مہلت لی ہی کل کے روز دیکھیے کیا کرے علمشاہ نے کہا کہ جو کچھ ہوگا وہ دیکھا جائیگا لیکن عقاب نیزہ باز جو پلٹا اکیلا بارگاہ مین آیا بیٹھ کر رونے لگا عیار اسکا کلنگ مکار ہی تھوڑی دیر کے بعد جو اسنے خیال کیا کہ آقا اکیلے بیٹھے ہین دربارگاہ پر آیا پکارا کہ غلام حاضر ہو عقاب نے آواز دی کہ آؤ عیار اندر آیا دیکھا عقاب نیزہ باز

بیٹھا ہوا اور رہا ہے قدموں سے لپٹ گیا کہا کہ آقا خیر تو ہے آج آپ کو بہت پریشان پاتا ہوں غلام سے
حال کہیے کہ یہ حقیر کچھ فکر کرے عقاب نے کہا کہ اے کلنگ صاف یہ ہے کہ وہ مجھسے زبردست ہے آج میں نے
جان بچائی کل سامنا پڑیگا سر میرا کاٹ لیگا میں چاہتا ہوں کہ اب میں مقابلہ نہ کروں کلنگ نے
عرض کی کہ کچھ بات نہیں غلام اُسکو پکڑ لائیگا قید کرکے قتل کیجیے عقاب نے موتیوں کا مالا گلے سے
اُتار کر کلنگ کو دیا کلنگ اپنے مقام سے اُٹھا رنگ و روغن عیاری کا لگا کر صورت بدلی ایک
بڈھے کی شکل بنکر پشت باغ سے کمند مار کے اندر باغ کے آیا صحن باغ میں دیکھا کہ رستم سو رہے ہیں
کنیزیں بھی سو گئیں کلنگ گرتا پڑتا برابر چھپرکھٹ کے پہونچا روشنی گل کرکے تکیے میں دارو بیہوشی
رکھی چاہا کہ دماغ میں لگاؤں کہ رستم نے آنکھ کھول کر کہا کہ ارے تو کون ہے کلنگ بھاگا رستم اسکے
پیچھے دوڑے برابر دیوار کے کلنگ پہونچا جست کرکے دیوار پر گیا رستم بھی دیوار پر آئے وہ کودا رستم
بھی کودے آگے کلنگ بھاگا تعاقب میں علمشاہ چلے ایک صحرا میں رستم نے پہونچکر کمان کیانی
دوش سے اُتاری پلٹ کے جو کلنگ نے دیکھا کہ یہ جوان تیر مارا چاہتا ہے نہ بھاگوں بھر اکر ٹھہر گیا
کہا اے شیر بیشۂ صاحبقرانی میں اپنے آقا کے حکم سے آیا تھا ورنہ میری مجال تھی کہ میں آپ کو چرانے آتا
امیدوار ہوں کہ میری خطا معاف کیجیے چاہتے ہیں رستم کچھ جواب دوں صحرا سے گرد اُڑی
عقاب نیزہ باز گھوڑے کو ڈالے ہوئے آتا ہے دور سے عقاب نے دیکھا کہ رستم نے کمان کاندھے
سے اُتاری تیر بجر کمان میں پیوست کیا چاہتے ہیں کہ تیر ماریں اور کلنگ منتیں کرتا ہے کہ مجھے معاف کیجیے
مگر رستم نہیں مانتے آقا کو جو آتے ہوئے دیکھا پکار اُٹھا کہ اے آقا اے نامدار غلام کو بچائیے عقاب نے
وہیں سے گھوڑا بڑھا دیا سامنے رستم کے پہونچا نیزہ پکڑ کر جھپٹا رستم نے کہا کہ اے عقاب یہ خیال
نہ کرنا اگر نیزہ مار دیا اور میں زخمی ہوا تو تمکو زندہ نہ چھوڑونگا عقاب نے کہا کہ اب میرے آپکے
یہیں مقابلہ ہو جو زیر کرے مغلوب غالب کی اطاعت کرے اے کلنگ جاکر ایک گھوڑا اور لا عیار
بھاگا تھوڑے عرصے میں لاکر گھوڑا حاضر کیا علمشاہ گھوڑے پر سوار ہوے سامنے عقاب کے
آئے آپس میں نیزہ چلنے لگا تھوڑے عرصے میں علمشاہ نے نیزہ اُسکا نکالا اُسنے قبضۂ شمشیر پر
ہاتھ ڈالا علمشاہ نے تیغ کیتان نیام انتقام سے کھینچا آپس میں تلوار چلنے لگی کئی ہاتھ ردوبدل ہوئے تھے
کہ رستم نے بانڈھ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا چاہا کہ ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لوں عقاب نے گریبان پر

ہاتھ رکھا علمشاہ و عقاب سے کشتی ہونے لگی ہر مقام پر عقاب چاہتا ہی کہ رستم کو زیر کرون ممکن نہین
ایک مقام پر رستم عقاب کو لے دوڑے اور آواز دی کہ او ظالم تھم جا یہ کہکے ہکا بکا دونون گھٹنے
آشنا بزمین ہوے کمر بخیر مین ہاتھ ڈال کے نعرہ تکبیر کرکے زور کیا پہلے زور مین تا بہ گھٹنا دوسرے زور
مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا اکھیڑ کر مارا چارون شانے چت اُچک کر رستم چھاتی پر سوار
ہوے مروڑ کر مشکین باندھین طرف باغ کے لے چلے کلنگ نے جا کر فوج مین خبر کی کہا کہ رستم
نے عقاب کو زیر کیا لیے جاتے ہین اہل لشکر اپنے اپنے مقام سے اُٹھے بارہ ہزار سوار جرار تیار ہو کر
چلے راہ مین آکر رستم کو گھیرا رستم نے تلوار کھینچی تلوار چلنے لگی وہ چاہتے ہین کہ رستم سے اپنے آقا کو
چھین لین رستم عقاب کو بچاتے ہین ایک مقام پر فوج والون نے بلوہ کیا ایک نے ہاتھ تلوار کا مارا
علمشاہ نے اُسکو جواب دیا رستم نے خالی دیکر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے دس بارہ پہلوانون نے مل کر اپنے
آقا کو چھین لیا ملکہ کو خبر پہونچی کہ رستم تنہا لڑ رہے ہین عقاب کو فوج والون نے چھین لیا اب
چاہتے ہین رستم کو گرفتار کرین ملکہ بہت بیقرار ہوئین خواصون سے کہا کہ اری کمبختو یہ وقت جانبازی و
سرفروشی ہے اس وقت چل کر مدد کر دیہ کہکر نقاب چہرے پر ڈالی بارہ سو کنیزین گھوڑون پر سوار ہو کر سامنے
آئین کہا حضور چلین لونڈیان موجود ہین یہان علمشاہ پر وقت تنگ ہے چار جانب سے تیر برس رہے ہین
علمشاہ ہمہ تن چشم بنے ہوے لڑ رہے ہین اپنے کو بچاتے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی رستم نے ایک
نقابدار کو دیکھا بارہ سو سوار ساتھ آکر ہو بجا فوج عقاب پر گرا فوج عقاب پر وہ حملے کیے کہ کئی سو
آدمی مارے لڑتا بھڑتا چاہتا ہی برابر علمشاہ کے ہو پہونچون رستم نے قیامت برپا کر دی افسر جن جن کے
مارے ایک مقام پر نقابدار نے عقاب کا مقابلہ کیا نیزہ مارا عقاب نے گلوگاہ پر ہاتھ ڈال کے نیزہ توڑ ڈالا
نقابدار نے ہاتھ تلوار کا مارا عقاب نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا جیسے ہی نقابدار کا ہاتھ پڑا سپر عقاب کی
کٹی دو انگل زخم سر مین آیا عقاب نے تلوار کو سر سے وستانہ مار کے نکالا اور اوپر سے ہاتھ نقابدار کو
مارا نقابدار کا بھی سر زخمی ہوا نقاب جو چہرے سے ہٹی چاند لکہ ابر سے نکل آیا رستم کی جو نگاہ پڑی
ملکہ کو دیکھا کہ سر سے خون بہ رہا ہی غصے مین عقاب پر جا پڑے فرمایا کہ او نامرد اسی کا نام جرأت
و شجاعت ہی رستم پر عقاب برس پڑا رستم خالی دے رہے ہین ایک مقام پر رستم نے خبردار خبردار کرکے
ہاتھ تلوار کا مارا عقاب نے سپر کو اُٹھا دیا یا قبضہ سپر پر تلوار چلی تھی یا ذیر تنگ اُس کرسی کو ولنگ سے

بوسہ دیا غریو ہوا کہ عقاب مارا گیا فوج والون نے بمشکل لاشہ اُسکا اپنے قبضے مین کیا طرف صحرا کے
بھاگے رستم و ملکہ نے تعاقب کیا آخر وہ لوگ نکل گئے علشاہ و ملکہ اب اُس صحرا سے واپس ہوے
پلٹتے وقت رات کی تاریکی مین رستہ فراموش ہوتا ہے چاہتے ہین قلعے مین پہونچین وہین چل کر رہین قلعہ
اسلام آباد رعایا دلشاد ہو یہ سوچتے ہوے پلٹے ہین ایک مقام پر پہونچے کہ رونے کی آواز آئی کہ ای
فلک کجرفتار وای گردون غدار حکم دے ملک الموت کو کہ میری قبض روح کرے یا اپنے آقا کو پاؤن رستم
نے کہا کہ یہ آواز سمک کی ثابت ہوتی ہے یہ کہکے گھوڑے سے اُترے آواز دی کہ ای یار وفادار وای
مونس غمگسار تو کس مقام پر ہے مین تیرے پاس آنا چاہتا ہون ملکہ نے دیکھا کہ زر نخلستان سے ایک عیار
جھپٹ کر دوڑا رستم سے بہ اشتیاق لپٹ گیا بلک بلک کے روتا تھا کہ ای آقاے نامدار وای مولاے
قدرشناس فلک نے امید مٹا دی تھی اب قوت حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی علشاہ بھی برادر برادر
کہکے رو رہے ہین ملکہ ماویان سے کو وین چند کنیزین دوڑین آکے دیکھا کہ عیار و سرزار لپٹے ہوے
رو رہے ہین دونون کو جدا کیا عیار نے عرض کی کہ قلعے مین تشریف لے چلیے جس وقت وہ لوگ
سنین گے کہ عقاب مارا گیا آپ کی اطاعت کرینگے غاشیہ حکم کو دوش ہوش پر رکھ کے مانند غلامان
حلقہ بگوش حاضر خدمت رہینگے رستم نے کہا کہ ای برادر آگے بڑھو سمک آگے بڑھا ملکہ و رستم و کنیزین
عقب مین سمک کے چلے تھوڑی دیر کے بعد ایک قلعہ دور معلوم ہوا نگہبان دوربینین ہاتھ مین لیے ہوے
طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین یہ بھی امید ہے کہ دیکھین خداوند ہفت پیکر کیا دکھائے اس سوچ مین
سب کھڑے تھے کہ نگاہ پڑی ایک عیار جست و خیز کرتا ہوا آتا ہے عقب مین ایک جوان آفتاب جمال
پشت پر کئی سو نقابدار گھوڑون کو اُڑاتے ہوے اسی طرف آتے ہین دیدبان نے پکار کر آواز دی کہ ای
آنیوالے قلعے مین آنے کا ارادہ نہ کرنا سمک رُکا پلٹ کے طرف رستم کے دیکھا رستم نے مرکب بڑھایا
آواز دی کہ باشیدای اہالی قلعہ قلعے کا پھاٹک کھولدو ہم قلعے مین آئینگے یہ جو رستم نے کہا اُسنے گولہ
مارا رستم نے خالی دیا اور گرز پر ہاتھ ڈالا رنگین زمرد پوش نے بڑھ کر عرض کی کہ حضور غصہ نہ کرین
مین ان سب کو سمجھائے دیتی ہون اُس غصے مین رستم نے یہ کہا کہ تمھین کیا دخل ہے ملکہ کانپ گئین
پیچھے ہٹین رستم نے مرکب پر کوڑا کیا گھوڑا بڑھایا اور چلا کر آواز دی کہ او بیحیاؤ ہم تمسے آگاہ نہین تم ہمسے ماہر
نہین بس گولے مارنے کا کیا باعث راہ مین جاتے تھے یہ قلعہ ملا سامنے چاہا قلعے کی راہ سے جائین تمکو ہمسے

باعث فساد کا کیا ہی کسی نے جواب نہ دیا گولے مارے گئے رستم نے گھوڑا اڑا دیا ملکہ کو منع کیا کہ تم کنارے ہو جاؤ مین اسی وقت قلعہ لیتا ہون یہ کہکے گھوڑا مہمیز کیا جو گولہ سامنے آیا گرز مار دیا کہ گولہ الٹا پلٹ کر خندق پر گرا ایک آدھ کنگرہ قصر کو جاکر برباد کیا اسطرح گولون کو رد کرتے ہوئے برابر خندق کے پہونچے گھوڑے کو کوڑا مارا گھوڑا خندق کو پھاندا برابر پھاٹک کے آئے گرز مار کر پھاٹک توڑا رستم اندر گھس گئے اہالی قلعہ لڑنے لگے تاجدار جو اُن سب کا افسر ہی تخت پر سوار غلغلہ کرتا ہوا کہ اے نامردو ایک شخص اکیلے نے قلعہ فتح کر لیا گھیر کر اسکو مار لو چہار طرف سے فوجین دباؤ ڈالتی ہین رستم مصروف شمشیر زنی ہین سمک حقہ ہاے آتشبازی مار رہا ہی جیسے پڑا ایک حقہ ضائع ہوا لیکن جب پھٹا دس بیس کو جلا گئی سحر حقہ سمک نے داغا کئی ہزار جل کر گرے رستم لڑتے ہوے قریب تاجدار کے پہونچے اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے وار بچا کر کلائی پہ ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کر پھینک دی کمر مین ہاتھ ڈال کر اٹھایا سر سے بلند کیا چاہا کہ زمین پر مارون اُس تاجدار نے بیقرار ہو کر آواز دی کہ اے شہریار الامان فرمایا امان بشرط ایمان اُسنے کہا کہ جب تک زندہ ہون گردن تابی نہ کرونگا رستم نے تاجدار کو ہاتھ سے رکھدیا تاجدار نے جو یہ عنایت و مہربانی دیکھی بہت خوش ہوا گر دپھرتا تھا کہا اے شہریار دار الامارہ مین تشریف لے چلیے غلام کو سرفراز فرمائیے علمشاہ ساتھ تاجدار کے دار الامارہ شاہی مین آئے اُس تاجدار کو زبردستی تخت پر بٹھایا ساتھ والون سے تاجدار نے کہا کہ اس شہریار کی خاطر کرو سب ملازم خاطر داری مین مصروف ہوے کہ ایک چوبدار نے بڑھ کر تاجدار سے کہا کہ در دولت پر ایک شتر سوار حاضر ہی کچھ کاغذ لایا ہی تاجدار نے کہا کہ بلا لو وہ شتر سوار کاغذ ہاتھ مین لیے ہوے اندر آیا پایہ تخت کو بوسہ دیا کاغذ ہاتھ پر رکھ کے پیش کیا اور عرض کی کہ ابھی حضور نامہ پڑھین اور جواب نامہ دین تاجدار نے نامہ کھولا نامے کو پڑھا کاغذ پڑھکر سناٹے مین آگیا کئی وزیرون کو بلایا اُنسے بھی صلاح کی اُن سب نے موافق تحریر کے ہدایت کی تاجدار چپ بیٹھا ہی بعد عرصۂ دراز کے تخت سے اٹھا عیارون کو کچھ اشارہ کیا عیار دوڑے تھوڑا بھی اپنے مقام سے اٹھے تاجدار خود جام شراب لیکر حاضر ہوا علمشاہ سے عرض کی کہ اسے نوش فرمائیے رستم نے ہاتھ بڑھایا جام لیکر نوش کیا دوسرا جام اُسنے سمک کو دیا سمک بھی پی گیا تیسرا جام نقابدار کے سامنے پیش کیا وہ بھی کچھ عذر نہ کر سکا تینون آدمی جب جام پی چکے تاجدار نے آواز دی کہ اے رستم تمھین کچھ خوف خداوند ہفت پیکر نہ آیا یہ سرحد انکے بندون سے معمور ہی جدھر جاؤ گے اُنھین کے بندون کو پاؤ گے

یہان سے بچنا دشوار ہی بہتر یہ ہی کہ قدرت کو سجدہ کرو رستم نے بقہر و غضب تمام اُس بادشاہ کی جانب دیکھا
سمک نے عرض کی ای شہریار بیہوشی مجکو اور آپ کو ملی چلی اور نقابدار کو سمک نے اشارہ کیا کہ آپ سے
کچھ تدبیر رفع داروے بیہوشی کی ہو گی نقابدار نے اشارہ کیا کہ ای سمک نہ گھبراؤ طرف علمشاہ کے دیکھکر
خاموش ہوا نقابدار کچھ چپکے چپکے اسم سحر پڑھنے لگا جب علمشاہ اور تاجدار سے باتون مین تکرار ہوئی
علمشاہ اپنے مقام سے تیغہ ٹیک کر اُٹھے لڑکھڑا کے گرے سمک بھی ہان ہان کرکے اُٹھا وہ بھی بیہوش ہوا
ان دونون کے گرتے ہی تاجدار نے اشارہ کیا کہ گرفتار کرلو نقابدار تلوار کھینچ کر اُٹھا کہا کیا مجال کہ جو کوئی
اس شیر کو گرفتار کرے نقابدار لڑنے لگا مصروف جنگ ہوا کسی کو قریب نہین آنے دیتا تاجدار نے
کہا کہ او نقابدار تو کیون دخل دیتا ہی اس جوان کے بارے مین حکم خداوند ہفت پیکر ہی کہ گرفتار
کرکے جلد ہمارے پاس روانہ کرو نقابدار نے کہا کہ کیا مجال یہ کہکے شیرانہ تلوار کھینچے ہوے گرد رستم کے
پھرنے لگا سمک کو بھی بچاتا ہی کہ ایسا نہ ہو سمک کو کوئی قتل کر ڈالے نقابدار مثل برق چمک رہا ہی اگر
کسی کو قریب ان دونون کے نہین آنے دیتا تاجدار نے جو نقابدار کو اس طرح آمادہ دیکھا آواز دی
کہ کل فوج کو حکم دو کہ بلوہ کرکے نقابدار کو بھی پکڑ لین یہ جو تاجدار نے کہا سب بلوہ کرکے چلے باہر سے
پلٹنین رسالے اندر گھس آئے افسر پکارنے لگے کہ ارے نقابدار تلوار پھینکدے جو شاہ کہتے ہین وہ قبول کر
نقابدار نے بہ نگاہ قہر طرف پلٹنون کے دیکھا اور جھولی پر ہاتھ ڈالا جیسے آتش کا دانہ پڑا جلنے لگا پانچ چار
ہزار آدمی جل کر خاک ہوے اب نقابدار پر بلوہ ہی نقابدار سحر کرنے لگا جب سحر کیا سو دو سو مرکر گرے
اور زیادہ ہنگامہ ہوتا ہی مرنے کی آوازین آنے لگین کئی ہزار آدمی مارے گئے نقابدار گرد رستم پھر رہا ہی
اول مین جو لکھا ہی کہ نقابدار کچھ چپکے چپکے پڑھنے لگا مراد یہ تھی کہ میرے اوپر بیہوشی کی تاثیر نہ ہو اُسکی
ذات خاص پر بیہوشی نے تاثیر نہ کی لڑ رہا ہی علمشاہ اور سمک کو بچا رہا ہی جب تاجدار نے دیکھا
کہ کئی ہزار جوان مارے گئے تاجدار گھبرایا دوڑا ہوا محل مین آیا بیٹی اُسکی آنکھین ملتی ہوئی اُٹھی ہی کہا کہ
کیون ای باپ گھبرائے ہوے کیون ہو اسنے بیان کیا کہ بادشاہ قلعۂ زرین پوشان کی دختر رستم پر
عاشق ہی سحر سے رستم و سمک کو بچا رہی ہی کئی ہزار جوان اُسنے قتل کیے ایسا نہ ہو کہ عیار اور سردار کو لیکر
نکلجائے اس وجہ سے پریشان ہون رستم اور سمک بیہوش پڑے ہین وہ نقابدار کسی کو قریب نہین آنے دیتی
شیرانہ لڑ رہی ہی دختر شاہ موسومہ بہ خنگر جادو نے ہنس کر کہا کہ کیون آبا جان اگر آپ کا حکم ہو تو اسکو

گرفتار کرا دون پسر حمزہ پر جان دیتی ہی اور باپ ایک معاملہ اور بھی ہی کہ فرزندان حمزہ نہایت حسین و
جمیل ہین جس عورت نے دیکھا جان و دل سے مائل ہوئی بھلا کب ہو سکتا ہی کہ بھائی کو ہین قتل کرائے
بڑے افسوس کی بات ہی باپ نے کہا کہ بیٹیا جلد تدبیر کرو انگر اپنے مقام سے اٹھی باپ سے کہا کہ آپ
جائیے بلوہ کیجیے مین جا کر گوشے سے سحر کرتی ہون اگر اسکو ظاہر ہو جائیگا کہ کوئی میرے سحر کو دفع کر رہا ہی
تو مشکل پڑیگی اسلیے کہ وہ ساحرہ زبردست ہی مین نے ابھی سحر سیکھا ہی یہ کہکے باپ کو حکم دیا آپ جا کر اسپر
بلوہ کرین مین سحر کرکے گرفتار کرا دونگی بادشاہ باہر آیا اس نازنین نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نہین مانتے ہزارہا بلوہ
کیے چلے آتے ہین جھپٹ کے اس معشوقہ نے اور سحر کیا لوگ ہٹے دو تین سحر ایسے کیے کہ زمین ہل گئی ایک
گاڑی کھینچکر اسپر رستم اور سمک کو ڈالا سحر سے دو بیل بنائے اسپر علمشاہ اور سمک کو ڈال لیا آپ آگے
آگے گاڑی پیچھے پیچھے اس طرح لیکر چلی کوس بھر قلعے سے نکلی تھی کہ آسمان پر ایک ابر تیرہ و تار چھایا آواز آئی
کہ او رنگین زمرد پوش کیون اہالی طلسم سے دشمنی پیدا کرتی ہی قتل ہو گی وہ سزا ملیگی کہ تمام اہالی طلسم
وجد کرین یہ سنکر رنگین زمرد پوش نے جواب دیا کہ ارے کیا بیہودہ بکتی ہی یہ کہکے گولا مارا گولا پھٹ کے زمین
پر گرا آواز آئی کہ او لکاتا دیکھا تو نے جتنے بھی سحر سیکھا ہی یہ کہکے سحر کیا رنگین اوپر آگ برسنے لگی آگ برستا
دیکھکر رنگین کو غصہ آیا کاغذ سحر جھولی سے نکالی اسپر اپنا خون ڈالا کاغذ کو ابر پر پھینک مارا ابر پھٹا زمین سے
گرد اڑی ابر لخت لخت ہوا کارد تھرا رہی تھی وہ چھری تڑپ کر قریب رنگین زمرد پوش آئی رنگین نے انگلی کو
تراش کر چند قطرے خون کے زمین پر گرائے آواز دی کہ بڑی خوراک موجود ہی چھری انھین قطرات پر گری پیچھے
انگر نے معاملہ دیکھا فوج والون کو آواز دی کہ ارے تم لوگ تو لڑنے سے بالکل تھم گئے تم بلوہ کرو دیکھو تو کیا
ہوتا ہی دوسری طرف یہ متوجہ ہو مین سحر کرکے اسکو بیہوش کر دون گرفتار کر لیا جائیگے یہ جو اسنے کہا چہار طرف
سے فوج طرف رنگین زمرد پوش کے چلی رنگین نے جو فوج کو آتے دیکھا وہ سحر کیا کہ جو اسکی جانب
آتے تھے آپس مین لڑنے لگے بھائی نے بھائی کو مارا باپ نے بیٹے کو قتل کیا آپس مین جو ہنگامہ ہوا انگر
نے آسمان سے سحر کیا کہ جہان ملکہ رنگین زمرد پوش کھڑی ہین شعلہ ہائے آتش اُس مقام پر گرنے لگے
رنگین زمرد پوش نے کئی مرتبہ آسمان پر بھی سحر پھینکا لیکن اُس آتش بار پر سحر نے کچھ تاثیر نہ کی رنگین
زمرد پوش اور جھلائی دوسرا سحر کیا جو سحر رنگین نے کیا انگر نے بہ آسانی دفع کر دیا آپس مین سحر
چلنے لگے رنگین نے جب دیکھا کہ انگر پر سحر تاثیر نہین کرتا نہایت پریشان ہوئی جھولی مین ہاتھ ڈالے

تلوار نکالی اُسپر اسم سحر پڑھا آواز دی کہ او انخگر جادو ہوشیار ہو یہ کہکے تلوار پھینکا ماری انخگر جادو نے
تلوارین برسنے لگین لیکن انخگر اُسی طرح سے اپنے کو بچاتی ہی آپس مین سحر کی رد و قدح ہو رہی ہی دو گھڑی
کامل آپس مین سحر ہوے کسی کے سحر نے کسی پر تاثیر نہ کی انخگر جادو زمین پر آئی للکار کر آواز دی کہ
ای رنگین اب چلی جاؤ ورنہ بہت پریشان ہوگی رنگین نے گولہ مارا انخگر نے کاٹا ایک مقام پر کڑک کر
انخگر گری کہا بوا ذرا سنبھل جاؤ اب قید مین لیے جاتی ہون تو نے ان لوگون کے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ
جسکا بدلہ ہوتا ہی یہ کہکے ایک دو ہتھڑ مارا زمین کانپی غبار بلند ہوا آواز آئی ای رنگین زمرد پوش
ای بندۂ مقبول بارگاہ ہفت پیکر یہ کیا آفت ہی کہ اس مذہب کے مٹانے کی کوشش کر رہی ہو خبردار ملکہ
رنگین چہار جانب دیکھنے لگین رستم کی بھی آنکھ کھلی رستم کی طرف اشارہ کیا کہ ای شہریار یہ صدا اُسی کی ہی
مکاریان ہین ای شہریار ساحر رفیق و شفیق اُسکے ملے ہین عہدے سقر مین جسکو جہان پر حکم ہوا اُسنے وہان
پر آواز دے دی دیکھیے اس وقت کنیز خیر خواہی دولت مین مصروف ہی یہ آواز کیونکر آگئی پس معلوم یہ ہوتا ہی
کہ اس عہدے پر جو مقرر ہی ادھر سے کہین گذر اُسکا ہوا اُسنے یہ بھی ایک فقرہ کہدیا کہ آدمی کو اعتقاد ہفت پیکر
زیادہ ہو اتنے عرصے مین رنگین کی جو پلک جھپکی علمشاہ سے باتون مین مصروف تھی اُتنے ہی عرصے مین
ملکہ انخگر نے کارد کو اپنے خون سے رنگا رنگین زمرد پوش پر کھینچ ماری بیچ مین آگرد وہ کارد شق ہوئی
اُس سے ایک برق چمکی باتین رستم سے رنگین کر رہی تھی کہ سر پر برق چمکی سر زخمی ہوا اُف کرکے کلیجہ تھام لیا
سحر کرکے اُس کارد کو پلٹایا وہ کارد سر پر جاکے انخگر کے چمکی انخگر نے اپنے کو بچایا لیکن رنگین زخمی ہوگئی اُسی
زخمداری مین لڑ رہی ہی کسی کو قریب آنے نہین دیتی چپ چمک کے لڑ رہی ہی یہ معاملہ جو تاجدار نے دیکھا
بیتاب ہوگیا تخت پر سجدے کے واسطے جھکا اور پکار کر آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر آج غلام کو اِس
ظالم کے سحر سے بچا لیجیے ورنہ باعث خرابی ہوگا یہ کہکے بہت چیخا چلایا کہ ایک دفعتاً ہوا آواز آئی کہ ای بندۂ
خاص لخاص تیری آواز قدرت نے سُنی ابھی قدرت تقدیر کرتے ہین دیکھا طرف سے جنگل کے ایک طاؤس ناچتا ہوا
آیا سامنے ملکہ رنگین کے پہونچا رقص کرنے لگا رنگین تعریفین کرنے لگی کنیزون سے متوجہ ہوکے کہا کہ
بھلا کسی نے تعلیم کیا دیکھو کیا رقص کرتا ہی سب کنیزین دیکھنے لگین طاؤس نے ناچتے ناچتے مثل انسان کے آواز دی
کہ ای رنگین زمرد پوش تم جاکر باغ سیماب مین مقام کرو کنیزون کو ساتھ لیتی جاؤ وہانکی سلطنت سمجھے
سُکو دی تمھین وہان کا اختیار ہی یہ طاؤس آواز دیکر بھاگا جنگل مین غائب ہوا ملکہ چیخین مار کر رونے لگی

کنیزون سے پکار پکار کے کہتی رہی کہ اب ایسا طاؤس مجھکو نہ ملیگا مین زندہ نہ بچونگی طاؤس کے ساتھ جان دونگی یہ بات ہمکو دھوکا دیکے چلا گیا یہ کہکر کنیزون کی طرف متوجہ ہوئی کہا صاحبو مین تو جاتی ہون باغ سیماب کی حکومت مجکو ملی اب مین وہان جاتی ہون جو خداوند مناسب جانینگے وہ ہمارے واسطے مقرر کرینگے یہ کہکے رنگین نے بنگاہ حسرت طرف رستم کے دیکھا کہا اے شہریار رخصت ہوتے ہین اگر زندگی باقی ہے تو پھر بھی ملاقات ہوگی یہ کہکر دونون پاؤن زمین پر مارے غرق زمین ہوئی کنیزین بھی ساتھ ہوئین سب کنیزین بھی غرق زمین ہوگئین تھوڑے ہی عرصہ مین کنیزین مع رنگین نظر و پوش غائب ہوگئین انخگر جادو آسمان سے اتری رستم پر سحر کیا پھر اسی طرح مسلسل و مطوق ہوگئے وہ تاجدار قریب آیا کہا ارابہ لیچلو ارابہ روانہ ہوا وہ تاجدار بارہ ہزار فوج لیکر روانہ ہوا ساتھ والون نے پوچھا کہان قید لیچلوگے تاجدار نے کہا کہ زندان مسافران جو قدرت نے تیار کرایا ہے وہان بہت سے مسلمان قید ہین ہم لیجا کر انکو بھی قید کرینگے قدرت نے حکم دے دیا ہے قید مین مسلمان رہین آب و دانہ موافق مرتبے کے ملیگا یہ فرزندان صاحبقران ہین انکی قید انکے مرتبے کے موافق ہوگی زندانخانہ مسلمانان مین پہونچ جائین یہ باتین کرتا ہوا رستم کی قید کے ساتھ آتا ہے ایک طرف ملکہ انخگر جادو ساتھ مین پانچ سو کنیزین بازو بطور قرب پر سوار ساتھ ساتھ ارابے کے گرد گھیرے ہوئے دن بھر راستہ طے کیا چار گھڑی دن پچھلا باقی ہے کہ گھنٹ و ناقوس کی آواز کان مین آئی رستم نے یہ صدا سنکر سر اٹھایا دیکھا کہ ایک صحرائے وسیع سامنے پہلو مین پہاڑ ہے کہ اس پہاڑ سے لو آگ کی نکل رہی ہے درد بہت سے کھلے ہوئے سرکوہ پر ہزارہا طائر خوش بیانی تعریف ہفت پیکر کر رہے ہین جسکا مفہوم یہ ثابت ہوتا ہے نظم

نہ دیدم نہ آنجا سکندر نہ دارا
بہ بخشد خدا مال و زر بینوا را

بمطلب رسد طالب نا بکاش
شود مدعا زو میسر گدا را

کند عفو زاہل خطا ہر خطا را
در مدعا حق بر دلیق بہ بندد

بقرب وصالش خدا میرساند
کند بندہ گر ترک حرص و ہوا را

طلبگار خالق بخلق و بدا را
خدا از رہ لطف و بندہ نوازی

شود شہر فارسی نظم ہندی
الٰہی بایران د بلخ و بخارا

کنند خلق تسلیم حکم قضا را
بگیرد خدا دست بیدست و پا را

محمد اہر گنہ بنید در پردہ پوشد
کشاید ہر آنکس کہ بست و عمارا

بخلق خدا میکند زندگانی
بیچے بندگی کرد و ماسور بارا

ہزارہا طائر یہی آوازین دے رہا ہے

بعض یا ہفت پیکر یا ہفت پیکر کہہ رہے ہین بعض طائر بلند ہوکر آسمان پر گئے وہان جاکر آواز دی

کہ یا خداوند ہفت پیکر منہ سے شعلہ نکلا دہر دہر جلکر خاک ہوا ہزارہا طائر اڑ رہے ہین جلکر گرے اور کچھ
پیدا ہوئے آواز دیتے ہین خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہے اعتقاد اُسکا الحق ہے دیکھنے والے دیکھتین
کہ ہم جھانپ کر آگ مین گرے آگ ہمکو نہ جلا سکی آگ کو تو قدرت نے پیدا کیا ہے وہ ہمکو کیا جلا سکی
ہر طرف سے یہی آواز آرہی ہے کہ خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہے دیوث تاجدار کہ جو رستم کو
قید کرکے چلا ہے بہ تعجیل تخت سے اترا پتھر پتھر کا بنیا دوڑتے ہوئے جاکے جبہ کا سجدے مین آواز دی کہا خداوند
تیرے بندے تیرے ثنا ہے کیا عنایت فرمائی امیدوار ہون کہ بندہ میرا قبول درگاہ ہو بندگان خاص مین
داخل ہو یہ خیر خواہ ہاتھ باندھے ہوئے طرف کوہ کے کھڑا ہے خاموش ہے تماشا دیکھ رہا ہے کہ ہمارے چارون
وزیرون کو بلادیا چارون وزیر حاضر ہوئے عرض کی کہ ای شہنشاہ کیا حکم ہوتا ہے دیوث تاجدار نے حکم دیا
کہ مین قریب کوہ بوقلمون بکرامت خداوند ہفت پیکر آگیا آج روز جلوس ہے دل چاہتا ہے کہ کچھ نذر و نیاز
حاضر کرون کہ قدرت اور زیادہ رضامند ہو ان وزیرون نے عرض کی آپ نے کیا نذر تجویز کی
دیوث تاجدار نے جواب دیا مین پسر حمزہ کا سر حاضر کرنا چاہتا ہون لاشہ کہین پھکوا دونگا سر خداوند کو
نذر دیا جاوے کہ سرفرازی حاصل ہو وزیرون نے کہا کہ بڑی بات آپ نے تجویز کی ہے مناسب ہے
دیوث تاجدار نے حکم دیا کہ جلادون کو ساتھ لیجاؤ سر پسر حمزہ و سر عیار لیکر حاضر ہو سب لشکر چلتے
چلتے تھم گیا ہے سب نہین ہے ہنگامہ گرم ہے خداوند ہفت پیکر کا نام لیکر پکار رہے ہین ہر ایک کی زبان پر یہی
جاری ہے کہ ہماری نیت کا پھل پایا کہ یہ کوہ بوقلمون پہنچے اور دن بھی خاص جلوس خداوند کا ہے یہان تو یہ
باتین ہین وہان چارون وزیر جلادون کو ساتھ لیے ہوئے وہان پہونچے جہان رستم تھے اور یہ رک گیا ہے
ہر طرف ہنگامہ ہے نام لیکر ہفت پیکر کا پکار رہے ہین رستم نے جو دیکھا کہ وہ پہاڑ اسقدر بلند ہے کہ مند وہم
خیال بھی نہین پہونچتی اُس پہاڑ پر لاکھون آدمی جمع ہین گھنٹے و ناقوس بج رہا ہے مراد مند مرادین
مانگ رہے ہین ہر طرف یہی ہنگامہ ہے کہ یا خداوند رحم اپنا شریک کیجیے آج روز جلوس ہے ایک تاجدار
جلیل موسوم بہ قلمون تاجدار ہے عرض و معروض کا مختار لباس شاہی پہنے ہوئے ٹہل رہا ہے ایک
قصر پتھر کا نصب ہے اُسمین ایک تصویر پتھر کی وہی سب سے باتین کر رہی ہے جب وہ تاجدار کسی بندہ
مرادمند کا پیغام لیکر جاتا ہے تصویر سنگی سے آواز آتی ہے کہ ای بندہ خاص الخاص زیر کوہ کرامت قدرت کو
ملاحظہ کرو کہ بنا ان طلسمی جیسے طلسم کشا سے اصلی کہتے تھے اے بوقلمون وہی قید ہو کر آگیا دیوث تاجدار ایک

بندہ حقیر اُسکو گرفتار کر لایا اُسکے قتل کا سامان ہو رہا ہو سر اُسکا حاضر ہوتا ہو یہ قدرت نمائی ہو کہ دیوث
کے دل مین بھی یہی آیا کہ اُسکا سر قلم کرین اور سر پیش شاہ تخت دنبیش کرین ای پو قلمون اور کبھی باغی موجود
ہین سب کا حال کھلیگا قاسم دلشد صورو داراب کشورکشا یہ تینون جوان قصر عشرت مین داخل ہین
سوائے عیش و عشرت کے دوسرا کام نہین یہ کیفیت رستم نے زیر کوہ سے ملاحظہ فرمائی سماک سے
رستم نے کہا کہ ای سماک موت لیکر زیر کوہ پو قلمون آئی ہو یہ سب آوازین رستم سن رہے ہین کہ دیکھا
چار وزیر چار جلادون کو ساتھ لیے ہوے جلاد شلنگین لگاتے ہوے آتے ہین وہین سے وزیرون نے
آواز دی رستم و سماک کے قتل کا حکم ہو ایک جلاد نے بڑھکر زنجیر رستم تھام لی کہا ای جوان اب
سے اتر تیرے قتل کا حکم ہو کہ جلد سر لاؤ رستم اُٹھے ایک جلاد نے سماک کو کھینچا زیر اراب سے الگ
آکر جلاد نے سر زنجیر رستم سنبھالا کہا او پسر حمزہ اُٹھ چا مین تجھے قتل کرنے آیا ہون اس زور سے زنجیر کو
جھٹکا مارا کہ خانۂ زنجیر مین خلل ہوا رستم نے کہا کہ او جلاد صاحب بیداد اس طرح کوئی جھٹکا دیتا ہو
جلاد نے کلمۂ سخت کہا رستم نے کہا زبان سنبھال اُسنے پھر زنجیر پر جھٹکا مارا خار دار لٹو بغلون کے
پار ہوے رستم کو تاب نہ رہی زنجیر کو پکڑ کر جھٹکا مارا جلاد مُنھ کے بھل سامنے ہو بچا علمشاہ نے
جھکڑی مار دی کہ جلاد کا سر پھٹا اوپر سے لات ماردی کہ جلاد ریزہ ریزہ ہوگیا رستم نے جلاد کو مارکر
زنجیر جو ہلائی کڑی کے سر پھٹے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ رستم | ارشد اولاد امیر عرب
نیست علمشاہ چو رستم لقب | دیگرا علمشاہ رومی شیر فیل زور | کہ بر تخت مرد وق افگندہ شور
اور ایک سوار کو مار کر تیغہ لیا سماک کو رہا کیا اب جو دونون جوان لڑنے لگے اس طرح حجم کر رہے
کر پرے کے پرے درہم و برہم کر دیے لاشون سے میدان بھر دیئے لڑتے بھڑتے جاتے ہین دیوث
نے جو دیکھا کہ رستم قید سے رہا ہین اور مصروف جنگ ہین حملہ سوار و پیدل جنگ پر ہے اُس
شیر صورت کی تنگ ہین رستم نے پرے کے پرے درہم و برہم کیے لڑتے بھڑتے جاتے ہین لڑتے لڑتے
علمشاہ نے تیراندازون کو جو بھگایا فوج مین تہلکہ ہوا دیوث نے پوچھا کہ ارے کیا ماجرا ہو ہرکارون
نے خبر دی جلاد قتل کرنے گئے تھے قیدیون نے رہائی پائی پسر حمزہ نے مین ہلادی کتنی سرافسر ناری
مارے گئے لڑتا بھڑتا آپ کی طرف آتا ہو دیکھیے وہ برق شمشیر چمکی ہر طرف طرارے بھرتا ہوا آتا ہو کر
پکار کر رستم نے آواز دی کہ او باشید ای کافران بیحیا او ناہنجاران پر دغاباز کیا تمکو زندہ چھوڑونگا

دیوث نے جو رستم کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا گیا تخت سے کود اسجدے کے واسطے جھکا پکار کر آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر یہ کیا آفت برپا ہوئی قیدی چھوٹ گیا لڑتا بھڑتا آتا ہے کئی افسرون کو مارا کسی کا ہاتھ توڑ ڈالا یا خداوند جلد مدد کیجیے اُس تصویر نے بقہر و غضب تمام آواز دی کہ اے بوقلمون جا دیوث کی مدد کر پسر حمزہ کو جلد باندھ کر لا یہ سنکر بوقلمون نے آواز دی ارے کوئی پہلوان حاضر ہے شداد کوہ پیکر گینڈا جیسا آکر سامنے آیا آواز دی کہ غلام حاضر ہے کہا پسر حمزہ کا سر لا یہ سنتے ہی شداد نے چالیس ہزار فوج ساتھ لی برائے مقابلہ رستم چلا رستم مصروف جنگ ہے لاشن پر لاشیں گرا دی ہین کہ ایک آواز ہیبتناک کان مین آئی کہ شاباش او پسر حمزہ اپنے گھر مین رستم نام رکھ لیا ہے وقت کے تو مقابلے مین آ رستم نے مرکب پھیرا اُدھر سے شداد آیا آنکھا دو زانو ہوئے تین قدم مرکب رستم کا اور چھ قدم گینڈا شداد کا ہٹا شداد نے نیزہ مارا رستم نے نیزہ توڑ کے پھینک دیا شداد نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہہ کے ہاتھ مارا رستم نے تیغ کپیتان پر روکا جھاوے سے ہاتھ نکال کر بہ آسانی ہاتھ مارا دیا کہ سر کٹی خود کٹا سر مین بھی زخم آیا رستم نے چاہا کہ سر کاٹ لون شداد نے اہل فوج کو آواز دی کہ یارو پسر حمزہ کو قتل کر دو جا ہو بخوبیرا خداوند ہفت پیکر میری جان بچاؤ تمام فوج والے ٹوٹ پڑے رستم اُن چالیس ہزار سے لڑنے لگے کئی افسرون کو ناک تاک کے مارا شداد نے آواز دی کہ اے شہنشاہ بوقلمون اور فوج بھیجیے اُسنے پلٹ کر آواز دی کہ جا کر شداد کی شرکت کر دتین لاکھ فوج کو جنبش ہوئی یہ اس طرف سے چلے افسر اُس تین لاکھ کا سہزاد پنجہ کش اکڑتا ہوا سامنے تصویر کے آیا عرض کی کہ یا خداوند غلام جاتا ہے جاکے پسر حمزہ کا سر لاتا ہے تصویر سے آواز آئی کہ اے پہلوان قدرت جلد جا سہزاد جھومتا ہوا چلا یہان سمک نے جو دیکھا کہ تین لاکھ فوج ہمارے اوپر آتی ہے بوقلمون بھی تخت پر سوار ہمراہ ہے گھبرا گیا بے اختیار پکار اٹھا کہ تو کریم کارساز و اے بندہ نواز نظم

روے تو باز است چشم انتظارم روز و شب	دیدہ را شایق بدیدار تو دارم روز و شب
داغ عشقت بر جگر چون لالہ دارم روز و شب	تازہ می باشد درین گلشن بہارم روز و شب
در غم ہجران تو جان می سپارم روز و شب	ہر دم خود آخرین دم میشمارم روز و شب
مثل برق از سوز عشقت بیقرارم روز و شب	شکل ابر از جوش باطن اشکبارم روز و شب
سرنگون در سجدۂ اخلاص دارم روز و شب	در قیام خاکساری استوارم روز و شب
قبلہ و کعبہ ترا من میشمارم روز و شب	روے از ہر سو فقط سوے تو دارم روز و شب

بیقرارم بیقرارم بیقرارم روز و شب ۔۔۔ مثل گردون عمر در گردش گزارم روز و شب
گرچہ از جرم و خطا من شرمسارم روز و شب ۔۔۔ لیک از الطاف تو امید دارم روز و شب
دفتر توحید تو چون سینگارم روز و شب ۔۔۔ یا الٰہی بر سخن کن کامگارم روز و شب
غم بجز ہنگام غم ای غمگسارم روز و شب ۔۔۔ ور دست بشو و ملکیبی ای دوستدارم روز و شب
ہند یا چون با سخن بست بست کارم روز و شب ۔۔۔ میرسد امداد از پروردگارم روز و شب

رستم کو بھی اس دریاے فوج کو دیکھکر انتشار ہوا دل مین یہی ہے کہ آج لڑ بھڑ کر جان دیجیے یہ سوچ کر اشک حسرت آنکھون سے ٹپکائے تصویر قاسم کی آنکھون کے نیچے پھری یاد آیا کہ ای رستم اگر اسوقت قاسم ہوتے تو اشقیاے جرأت اُسکے سپرد کرتے اور کہتے کہ ای نور نظر ان اشقیا کو احتیاط سے رکھنا اب جو چاہے سو لے یہ کہکے رنجیدہ و کبیدہ طرف فوج بوقلمون کے حکم دیا فوج نے بلوہ کیا اب رستم اس بلوے مین لڑ رہے ہین کہ صحراے گرد اڑی اور بوق ترکی کی آواز کان مین آئی کافرون کو معلوم ہوا کہ صور اسرافیل پھُنکا گھوڑے الف ہونے لگے رستم نے دیکھا کہ شاہزادہ غضنفر بن اسد بن کرب غازی اسی ہزار دیوانے ساتھ بوق ترکی ہاتھ مین جہان بوق کو دم دیا زمین کانپی ہلڑ ہوا کہ دیوانہ آتا ہے صدہا قریات یہان بھی لوٹ لیے گانون کے گانون ویران پڑے ہین جس گانون کے قریب پہونچے کہلا بھیجا کہ آج ہماری تمھارے یہان دعوت ہے اگر اُسنے قبول کرلیا اور سامان لیکر حاضر ہوا تو خیر ورنہ جا پڑے مال و اسباب لوٹ لیا زمیندار کو پکڑ لائے جنگل مین باندھا اور کہا کہ سولہ ملچھی اسکی پشت پہ بنادُ اُس وقت زمیندار سمجھ جاتا ہے اگر روپیہ گڑا ہوا ہے تو کھدوا کے منگا دیا اور اگر پھر بھی تامل ہوا اگرم پیچھے پشت پر رکھدیے گئے زمیندار گھبرانا اور ناچار ہو کر مال کا دینا یہ کہکر کہ چکی کے پیچھے گڑا ہے اس طرح سے ہزار ہا قریات غضنفر نے لوٹ لیے اس وقت کسی جانب جاتے تھے علمشاہ کو جو اس مصیبت مین دیکھا سامنے بلند پرواز عیار سے کہا کہ لو اور فرزند لکھو خاوری کا باپ قتل ہوا چاہتا ہے ہمارے قبلہ و کعبہ فرمایا کرتے ہین کہ فرزندان حمزہ مین اس رومی بچے نے بہت کثرت کی اسکے ہاتھ پانون اچھے ہین اگر قتل ہو جائیگا تو نانا جان کو بڑا الم ہوگا دیوانون نے کہا ارشاد ہو تو کافرون کو قتل کرین رستم کو بچالین حکم ہو آپ کے پاس لائین یا اُنکے لشکر مین پہنچادین جیسا ارشاد ہو بجا لائین یہ سنتے ہی غضنفر نے گھوڑا اٹھایا نعرہ کیا کہ منم غضنفر بن اسد بن کرب غازی نبیرۂ زلزلۂ قاف ثانی سلیمان جوان حجازی

اسی ہزار جوانون نے گھوڑے بڑھائے تیغ گرد پیچیدہ ہوکر آسمان تک پہونچا دیوانون نے اندھیرے مین
دریائے خون بہادیا ایک ایک دیوانے نے چوبدست ہلاکے تاجدارون کو قتل کیا رستم نے جو نعرۂ
غضنفر کی صدا سُنی نہایت خوشی حاصل ہوئی فرمایا میرا دیوانہ آپہونچا اب اس سے کون لڑسکیگا
کافرون کے سر توڑیگا عیار بھی حقہائے آتشبازی مار رہا ہے تمام میدان معلوم ہوتا تھا کہ آتش بہار
ہوگیا درختون سے آگ گر رہی ہے عرض کرچکا کہ دیوانون کی بیباکی قزاقون کی چالاکی سر فسرون
کے زمین پر گرے دریائے خون بہنے لگا ہر طرف صدائے فریاد فریاد بلند ہوئی قریب تھا کہ کافر بھاگ نکلین
بوقلمون جادو نے جو یہ تہلکہ دیکھا بڑھ کر تصویر ہفت پیکر سے عرض کی کہ یا خداوند یہ دیوانہ
مجہول کون ہے اگر حکم ہو مشکین باندھ کر لاؤن یا خندق آب قہر خداوندی مین ڈالدون اور حضور کا
علم ہو تو پہونچاؤن کہ اس گنہگار کو جلادے تب آگ جائے اگر حکم عدالت خداوندانہ ہو تو آگ گرچی
نہ دکھائے آبرو دار کہلائے ہر قطرہ گوہر آبدار بنے دشمن کا جگر پھٹنے بوقلمون نے جو یہ بڑھکر عرض کی
تصویر سنگی نے منھ کھولا بوقلمون نے دیکھا کہ شعلے بھڑکنے لگے آواز آئی جلد جا گرفتار کرکے پاس ہمارے لا
کہ آتش قہر و غضب مین جلادون بوقلمون چلا چار لاکھ فوج پیچھے نوبت و نقارے بجاتا ہوا سہراب
گرگدن سوار پہلوان آگے بڑھا ہوا ہٹو ہٹو کرتا ہوا تیغہ ہاتھ مین تخت پر بوقلمون کے ہاتھ کھینچے ہوئے
کوہ سے اُترکے بوقلمون نے نعرہ کیا کہ او فرزند سپہ سالار قدرت زیادہ بے ادبی نہ کر یہ کہتا ہوا زیر کوہ
آیا لوگون کو ہٹاتا ہوا سہراب نے گینڈا بڑھایا للکار کر غضنفر کو آواز دی کہ او طفل گھوڑے سے اتر آ
مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہے ایسا نہ ہو کہ تو میرے ہاتھ سے مارا جائے مین چل کر قدرت سے خطا معاف
کرادون غضنفر نے پلٹ کے بہ نگاہ قہر طرف سہراب کے دیکھا آواز دی کہ مین آیا ہوشیار ہو جا
آتے ہی تگاور ن ہوا سہراب نے دیکھا گھوڑا ابرق جہندہ تیغۂ برّاں بر قبضہ خون کی چھینٹین جسم پر
پڑی ہوئین ننگا نہ لڑتا ہوا آکر تگاور ن ہوا چھ قدم گرگدن سست سہراب در تین قدم گھوڑا غضنفر کا پیچھے ہٹا
بعد نیزہ بازی تلوار چلی غضنفر نے پکار کر کہا کہ ارے اس خود سر کا سر کاٹ لو سہراب سمجھا کہ کوئی حریف
میرے پیچھے آگیا ارے کون کہہ کے پلٹا جیسے ہی سہراب اس طرف پلٹا غضنفر نے ایک ہاتھ تلوار کا
مارا کہ سر افسر کا زخمی ہوا دوسرا تیغہ شانے پر مارا شانہ بھی زخمی ہوا اب تو غضنفر برس پڑا گینڈے کا
سر اڑا دیا اسقدر سہراب زخمی ہوا کہ بھاگا غضنفر نے پیچھا کیا ساری فوج نے دیکھا کہ سہراب بھاگا جاتا ہے اب

غضنفر تلوار کھینچے ہوئے غضب مین سہراب کے لڑتا بھڑتا جاتا ہی پلک جھپکانے کا موقع نہین ملتا کئی افسر دل کو راہ بین غضنفر نے مارا جسنے ٹوکا پیک کے ہاتھ تلوار کا مارا دو ٹکڑے کیے اس طرح لڑتا جاتا ہی دیکھنے والے حیران ہین دور سے تعریفین کر رہے ہین بوقلمون جادو نے جو اس قدرت و شوکت سے غضنفر کو دیکھا قالب کانپا گھبرا کر کہاروں سے کہا کہ تخت ہٹاؤ سامنے اس شیر کے مجکو نہ لیجاؤ سہراب گرگدان سوار اسکے ہاتھ سے زخمی ہوکر نکل گیا کانپ گیا اور پیشانی پر پسینہ بھی آگیا فوج والون کو آواز دی کہ اے فوج خداوندی سحر کا ہنگامہ دکھاؤ اب تو کمیدان و رسالہ دار ون نے سحر کرنا شروع کیا وہ ونا تا سنا تا چلا کہ ملازمان غضنفر گھبرا گئے فریاد فریاد کی صدا بلند کی غضنفر نے انگشتر مہر و ماہ کو چمکایا بحرف ہوا غضنفر نے گھوڑا آگے بڑھایا اور نعرۂ شیرانہ کیا انگشتر مہر و ماہ چمکاتے ہوئے چلے اس طرح سیکڑون پہلوان راہ مین مارے دریاے خون بہاتا ہوا جاتا ہی بوقلمون نے اٹھا کر گولا مارا جیسے توپ کے منھ سے گولہ نکلا طرف غضنفر دیوانے کے چلا آکے پھٹا لشکر کے کئی ہزار آدمی گرے کئی سو آدمی جل کر خاک ہوے غضنفر بیتاب ہوگیا انگشتر چمکاتا ہوا جھپٹا ادھر سے بوقلمون آتا ہی ہنگامہ جو دیکھا گولے سحر کے پھینکنے لگا جو گولہ پھٹا ایک افسر خاک سیاہ ہوا جب کئی جوان پہلوے غضنفر مین گرے اور تڑپ تڑپ کے تمام ہوے گھوڑے کوتل مارے مارے پھرتے ہین پیدل منھ کے بل گرتے ہین غضنفر نے پھر انگشتر کو چمکایا گھوڑے پر بیٹری جماکے بجوش و خروش آواز دی کہ او نامردان بندگان خدا نے کیا لیا ہی مجبیر سحر کر تو کچھ تاثیر ہو بوقلمون نے تخت بڑھایا قریب غضنفر کے پہونچا گولا پھینکا غضنفر نے انگشتر کو چمکایا تو وہ باطل ہوکر زمین پر گرا جب کئی گولے بوقلمون نے پھینکے اور انگشتر چمکی گولے باطل ہوے غضنفر بڑھتا چلا آتا ہی برابر تخت بوقلمون کے ایک زنگن سیاہ رو کو دیکھا کہ علم سحر مین پرفن گولا ایک ہاتھ مین بادشاہ سے کہتی ہوئی کہ مین جا کر اس جوان کو پکڑے لاتی ہون یہ کہکر آگے بڑھی آواز دی کہ او طفل بے ادب تو نے اُن ساحرون کو مارا کہ جنکا مثل ممکن نہین میرے پاس چلا آ مین تجھے چھپا لون سر پر اپنے لیے لیے تجکو پھرونگی وہ مرتبہ ہو کہ دیکھنے والے رشک کرین مجھے تجھسے محبت ہوئی ہی یہ گوری گوری کلائیان پنجۂ خورشید نما چہرہ آفتاب عالمتاب برد ہل رہے ہین صاف ظاہر ہی کہ جیسے اصفہانی کو جنبش ہی قتل عاشقان کی کوشش ہی مین تجکو بڑے چین سے رکھونگی وہ مرتبہ تیرا کرون کہ سب رشک کرین خداوندمشیان قدرت مین تجکو جگہ دین لے بس چلا آ غرور نہ کر میرے ساتھ چل

غضنفر نے پکار کر آواز دی مین آپ کے حسن و جمال کا خواہان تھا مین پاس آتا ہون یہ کہکے گھوڑا بڑھایا زنگن بہت خوش ہو کر کیا معشوق لاجواب ملا ہاتھ پھیلاتی ہوئی اشارون سے بلاتی ہوئی بڑھی جب قریب غضنفر کے پہونچی ہاتھ بڑھایا غضنفر نے اُلٹا ہاتھ تلوار کا مارا کہ زنگن کے دو ٹکڑے ہوے ایک غریو بلند ہوا اندھیرا ہوگیا آوازین ہیبتناک آتے لگین مگر بیر مرنے کی آواز نہین تھے اندھیرا بڑھتا جاتا ہی تھوڑی دیر کے بعد روشنی ہوئی دیکھا کہ وہی زنگن جھوم رہی ہو کئی مرتبہ ہاتھ بڑھایا کہ غضنفر کو پکڑ لون غضنفر نے تیغ چمکایا زنگن نے کمر مین ہاتھ ڈالا چاہا کہ پیشانی پر بوسہ دون غضنفر نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ زنگن کی کمر گاہ پر پڑا کہ دو ٹکڑے ہوے پھر اندھیرا ہوگیا اب آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سیاہ روے جادو بود بوقلمون نے جو سیاہ رو کے مرنے کی آواز سُنی اپنا گریبان پھاڑ ڈالا کہا یار د غضب ہوا غضنفر کا غلبہ ہوا فوج کے پائون اُٹھا چاہتے ہین یہ کہکے تخت ہٹایا غضنفر نے گھوڑا بڑھایا بوقلمون نے چاہا کہ پر پرواز پیدا کرون اب غضنفر پر سحر نہ کرون نکل جاؤن ہکہ مارا بازون پر پر پیدا ہوے تخت سے اُڑ نکا ہوا غضنفر نے جو دیکھا کہ یہ نکلا جاتا ہی قربان سے کمان اور ترکش سے تیر زرنگ خدنگ سفتہ سوفار زمرد پیکان عقاب پر بجر کمان مین پیوست کر کے تاک کر سینہ پر کینہ پر مارا بھرہ پشت کو توڑ کر بار گذرا لاشہ تھراتا ہوا بادشاہ اقلیم کا زمین پر گرا بوقلمون کا مرنا کہ ایک آندھی سیاہ اُٹھی سنگباری و برفباری ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من بوقلمون جادو بود اب غضنفر بوقلمون کو مار کر طرف کوہ کے چلا نقو پر سنگی جو لگی تھی اُس سے آواز پیدا ہوئی کہ پسر حمزہ کو لینا دلوانہ مزاج آتا ہی پہلوانون نے گھاٹیون پر روکا مگر یہ شیر بیشہ صاحبقرانی کب رکتا ہی گھاٹیون پہ پہلوانون کو مارا بڑے بڑے سرہنگون کو للکارا بڑے بڑے جادوگردن کو مارا گھاٹیون پر تلوار چلی غضنفر تو بالاے کوہ جاتے ہین مگر جسوقت بادشاہ بوقلمون مارا گیا شاہزادہ قاسم و داراب کشورکشا و لندھور بن سعدان قصر عشرت مین مبہوت بیٹھے ہین اور معشوقان پریچہرہ پہلو مین ناچ ہو رہا ہی عیاران طرار ساز بجا رہے ہین ہنگامۂ عیش و نشاط تو قصر عشرت مین گرم ہی کہ ایک دنا ہوا پہلو مین جو معشوقین بیٹھی تھین اُنپر ایک ایک شعلہ گرا اب جو دیکھا تو کالی کالی بڑھیان کالے کپڑے پہنے ہوے بیٹھی ہین اور یہ نوجوان اندر قصر کے معشوقون کو لیے ہوے پہلو مین بیٹھے تھے باہر سرداران صف شکن معشوقان پریچہرہ پہلو مین اختلاط ظاہری و باطنی مین مصروف تھا ہو رہے ہین ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہی جس وقت

تو نا تا ہو لان سب کی معشوقون کی صورتین بدلین اپنے کو دیکھا تصویر ہفت پیکر گلے مین بت ہائے سنگی بازو پر عیارون سے پوچھا کہ ہم کس حال مین ہین عیارون نے عرض کی آپ لوگ صاحبقران سے جدا ہوئے صاحبقران سے مقابلے پڑے ہفت پیکر کو سجدہ کیا یہ سنکر شیران دشت نبرد اپنے اپنے مقام سے اٹھے قیدین توڑ کر پھینکدین تلوارین لیکر اٹھے مرکب ہائے باد رفتار پر سوار ہوئے لڑتے بھڑتے چلے بعض مقام پر فوجین تھین انکو مثایا سوار و پیدلون کو بھگایا کوٹے مال و اسباب سے بھرے تھے وہ لوٹ لیے سلاح سنجوک زر و جواہر جو شی ملی قبضے مین کی تمام پر ہفت پیکر کے لعنت کے جھنڈے چل رہے ہین اپنے حال زار پر روتے ہین کہ مقام افسوس ہی کہ اپنے آقا سے جا کر لڑے سمک نے قاسم سے ذکر کیا کہ آپ سے اور آپ کے دادا جان سے مقابلہ پڑ گیا قید ہو گئے تھے عیاری سے خواجہ کی چھوٹے اب پھر اپنے مقام پر فردکش ہین قاسم نے بہت اپنے کو نفرین کی ہر ایک کا یہی قول ہی کہ ہفت پیکر کو مارینگے جہان ملے اسکو ستائین ملعون کو خاک مین ملائین گے قریون پر زمینداروں نے نکل کر روکا یہ شیر زمینداروں کے روکنے کے کب تھے ہنگامے ڈالدیے زمینداروں کو مارا انکے ساتھ والون کو للکارا گاؤن کو پھونک دیا انکے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا عیارون کو آگے روانہ کیا کہ بڑھ کر خبر لاؤ عیار بڑھے دور سے دیکھا کہ ایک پہاڑ ہزارہا طرح کے اسمین رنگ ہین کوئی رنگ ایسا نہین کہ جو نہ موجود ہو اسپر ایک تصویر پتھر کی کھچ رہی ہی اور رستم کو زیر کوہ ہزارون ساحر و غیر ساحر گھیرے ہین ہر مرتبہ آواز دیتے ہین کہ یارو جم کر لڑو اور مدد کو غضنفر پہونچ گیا ہی ندیاں خون بہا دیا ہزارہا لاشہ گرد پڑا ہی غضنفر لڑتا ہوا جاتا ہی سب دیوانون نے سر اپنے علم پر غضنفر کے رکھے ہین جو فعل غضنفر نے کیا سب موجود ہین چاہتے ہین اس تصویر کے پاس پہونچین سپاہی نہین پہونچنے دیتے پرے جمے ہوئے ہین غضنفر پر اور ہمراہیان غضنفر پر تیر پڑ رہے ہین مگر چلا تان شیر دل غازی و مجاہد عامل و کامل قبضے تلوارون کے ہاتھ مین جمے ہوئے جب حملہ کرتے ہین ایک آفت برپا ہوتی ہی بشکل چار ضرب کشتی ہو نے دیتے ہین تمام پر ہفت پیکر کے جان دینے پر آمادہ اعتقاد و فرزندی اپنے طریقے سے زیادہ بہوت لڑ رہے ہین عیارون نے دریافت کیا آکے شاہزادون کو خبر دی وار اب نوہ کرکے گرا قاسم بھی آکر برابر پہونچے لندھور نے برابر گرز کو گردش دی چار چار اور چھ چھ کے بھیجے گرز مین لپٹے ہوئے فرہاد خان و ارشیون

یعنے دونون بیٹے لندھور کے جھول پکڑے ہوئے ہاتھی کی جھوم رہے ہین قبضۂ شمشیر چوم رہے ہین
ان تینون جوانون کے آنے سے رستم کو بڑی تقویت ہوئی روح کو راحت قلب کو قوت ہر ایک کا یہی قول ہے
کہ اس ہفت پیکر شعبدہ باز نے ہمین آقا سے رنجیدہ کرایا انشاء اللہ آج تصویر سنگی کو توڑ کر پھینک دینگے
ساتھ والے جواب دیتے ہین کہ علمداری کو اس ہفت پیکر کی بڑی وسعت ہے سات پہاڑون پر اسکا ظہور
ہے بڑا کوئی کافر مغرور ہے خدا اسکے شعبدے سے بچائے دیکھیں انجام کیا ہو اس تردد مین تھے شیر لڑ رہے
ہین کہ صحرا سے گرد اڑتی دیکھا سب نے کہ شاہزادہ نقد روح و روان قاسم عالیشان ایرج نوجوان کرہ
بن اسفر پر سوار سردار پشت پر نیلم و فیلم زنگی اور جان دغو جان دریا باری و میعاد و عاد رشک
از گردن شیرانہ جھومتا ہوا جسکو پایا پکڑا چیر کر پھینک دیا جادوگرون کو تنگ کر دیا بھاگے بھاگے پھرتے ہین
اب یہ شیر جو آگئے سردارون کی کمر مضبوط ہو گئی اب کیا ضرور ہے لڑائی کو فتح کر لو تصویر توڑو نام
ہفت پیکر مٹاؤ اس خیال مین بصد جوش و خروش مصروف جنگ ہین جنگ سے ان شیران دشت نبرد
کے کافر تنگ ہین یہی چاہتے ہین کہ جان بچائین بھاگ جائین مگر غیرت مین لڑ رہے ہین کہ پھر گرد اڑی
تو دیکھا سب نے گل گلزار خلیل الرحمٰن نور دیدۂ مومنان و مسلمانان برہم زنندۂ زمرۂ بے ایمان شاہزادہ
نور الدہر بن بدیع الزمان طہماس پہلو مین شبرنگ بن عمرو عیار رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے شاہزادہ
نور الدہر آکر پہونچے نعرہ کرکے گرے سرداران نامی و پہلوانان گرامی مصروف جنگ ہوئے اب کوہ
سے فوجین نیچے بھی آنے لگین لاکھون آدمی چلا آتا ہے جب تصویر نے آواز دی کہ ای بندگان من
چاہیے کہ مسلمانون کو امان نہ دو بالائے کوہ سے تا زیر کوہ ہر وار مین ہزار ہا سر گر رہے ہین بیجا
جانبازی مین مصروف ہین جب تصویر آواز دیتی ہے بیخ نخل سے شاخ نخل سے برگ نخل سے ہزار ہا
بندگان خدا مثل سپاہیون کے پیدا ہوتے ہین آکر مصروف جنگ ہوتے ہین لاکھون آدمی نخلستان
سے پیدا ہوئے کچھ مارے گئے کچھ لڑ رہے ہین نور الدہر مصروف جنگ تھے جس وقت سے نور الدہر آکر
پہونچے پہاڑ سے سات لاکھ فوج زیر کوہ آئی وہ جم کر تلوار چلی کہ زبان تیر اور کلۂ عمود سے صدائے
احسنت و آفرین بلند تھی نیزے سرو قد برائے تعظیم مردان عالم اٹھے ہر طرف سے صدائے الامان الامان
بلند ہے ہر ایک کافر دردمند ہے تصویر کا یہی شیوہ ہے کہ آواز دیتی ہے کہ ای بندگان من کہان چھپے ہو جلد
آؤ ان سرکشون کو آکر مٹاؤ اگر آج کی لڑائی کو فتح کر لیا کبھی کوئی مسلمان پھر قصد لشکر کشی نہ کریگا جب

اس طرح تصویر آواز دیتی ہی اور فوجین صحرا سے پیدا ہونے لگتی ہین سرداران شیردل مصروف جنگ
ہوتے ہین انھین شیرون کے کلیجے ہین کہ آمد کو ان فوجون کی روک رہے ہین اور فوجین چلی آتی ہین
نورالدہر نے شبرنگ سے کہا کہ اے برادر تم دیکھ رہے ہو کس زور و شور سے مقابلہ ہو رہا ہی کیونکر فتح ملے
یہ فوجین کہانسے آتی ہین جاکے مقام روکا جائے ہم جاکے وہان روکین وہانسے آنے سکین شبرنگ نے
کہا کہ مین جاکر دریافت کرتا ہون یہ کہکر شبرنگ گیا تھوڑی دیر مین ہانپتا کانپتا آیا عرض کی کہ اے شہریار
صحرا مین ایک احاطہ ہی تمام اسمین ہزارہا بلکہ لاکھون بانسون کی کھپاچ کے پتلے بنے ہوے رکھے ہین
ایک طرف اُس احاطے کے قصر ہی اسمین سے دو جوان باہر آتے ہین اُن پتلون پر پانی چھڑکتے ہین
سوار پیدل بنکر یہان آتے ہین تانتا بندھا ہوا ہی ہر مرتبہ دس ہزار بیس ہزار آجاتے ہین یہ سپاہی
اصلی نہین ہین بانس کی کھپاچون کے پتلے بنے ہوے ہین یہ سنکر نورالدہر نے سر جھکایا سامنے سے دیکھا کہ
ایرج لڑتا ہوا آتا ہی ہمراہ رکاب شاپور شیردل شاہزادہ نورالدہر نے شاپور سے یہ معرکہ بیان کیا شاپور
نے کہا کہ مین ابھی جاکے فکر کرتا ہون یہ کہتا ہوا شاپور چلا صورت بدلتا ہوا چادر اوڑھے ہوے
لشکر سے نکلا ایک نخل کی آڑ پکڑ کے دیکھا کہ قصر صحرا سے دونون شخص نکلے ایک شیشۂ آب دمیدہ پاس ہی
پتلے جو بندھے ہوے احاطے مین رکھے تھے اسمین سے کوئی پچاس ہزار اُن دونون نے نکالکر الگ کیے
اُنکا انبار کرنا شروع کیا شیشۂ بغل سے نکالا پانی اُنپر چھڑکنے لگے پانی چھڑکتے ہی سوار و پیدل بنکر کھڑے
ہوے تعریف خداوند ہفت پیکر کر رہے ہین سوار و پیدل اُٹھتے جاتے ہین شاپور یہ معاملہ دیکھکر کنارے
ہوا تدبیر مین چلا اور وہ دونون شخص آب شیشہ جسقدر لائے تھے وہ سب صرف کر دیا اب چاہتے ہین
کہ قصر مین جائین پہلوے قصر سے رونے کی آواز آئی کہ کوئی بلک بلک کے کہہ رہا ہی یا خداوند ہفت پیکر
ملک الموت کو حکم دیجیے کہ میری روح قبض کرے اب صدمہ رہروی نہین اُٹھتا نہ کوئی جانور درند
آتا ہی کہ ہمکو آکر کھا جائے اس کشاکش سے بچائے یہ دونون شخص آپس مین اشارے کرنے لگے
ایک نے کہا کہ چلو چلکر دیکھین کہ یہ کون مصیبت زدہ ہی یہ کہکے قریب سے قصر کے پلٹے دور سے دیکھا
کہ کوئی عورت سر جھکائے ہوے رو رہی ہی یہ دونون دوڑکر قریب آئے پکارکر آواز دی کہ اے مصیبت زدہ
یہان جنگل مین کیونکر آئی اُس نازنین نے چہرہ کھولا نگاہ جو پڑی تیر مژگان جو کمان خانۂ ابرو مین
لیس تھے دونون کے تودۂ دل پر لب معشوق ہوے ہاتھ پانو مین رعشہ آیا ایک نے ایک پر ہاتھ رکھا کہا بھائی

ہوشیار رہو بعد اسکے دونون نے کہا کہ اے حسین اس صحرا سے پرآشوب مین تیرا کیونکر گذر ہوا کئی دن
گذرے موت کو کیون خداوند سے مانگتی ہی ہمین اپنا نام نامی و اسم گرامی بتا یہ سنکر وہ نازنین بہت
روئی معلوم ہوتا تھا کہ صندوق چشم سے مروارید بے بہا گر رہے ہین دامن سے اشک اُسکے پاک کیے کہا
کہ اے مہ جبین زیادہ نہ رو ایسا نہو کہ دم الٹ جائے یہ کہکے بیٹھ گئے اُس مہ جبین نے ہنس کر کہا کہ تم
دونون میرے بڈھے ہو یہ سنکر وہ دونون ہنسے مگر دیکھا کہ وہ نازنین رو رو کر اس طرح حال اپنا بیان
کرنے لگی کہ مین فلان تاجر کی بیٹی ہون شوہر میرا بیاہ کے لیجاتا تھا فلان جنگل مین قزاق آ گئے انھون نے
آکے لوٹنا شروع کیا شوہر سب کے پہلے بھاگا مین نے زیور اتار کر قزاقون کو دیا قزاق تو چلے گئے مجھے
تین روز اس صحرا مین پھرتے پھرتے گذرے کوئی جانور آکے نکلا گیا یہ کہکر پہلو سے گلابی نکالی تھوڑی تھوڑی پی
دونون نے کہا صاحب ہمکو نہ دی نازنین نے کہا کہ اب قلیل باقی ہی اور شراب لاؤ یہ سنکر وہ دونون
دوڑے گئے اور بھٹی پر سے شراب لائے سامنے اُس نازنین کے رکھدی اُس نازنین نے جو گلابی اپنے پاس
سے نکالی تھی وہ بھی اسمین شریک کر دی شریک کرکے دو جام لبریز کیے دونون کے آگے دھر کے کہا
جی چاہے دعا دون ایک ایک جام پی لو بے اندیشۂ انجام دونون نے گلاس پیے اب نازنین نے
کیفیت پوچھا کہ تم اس قصر مین یہان کس وجہ سے بیٹھے ہوا ہو اس قصر مین رہنے کا کیا باعث ہی تم دو ہی ہو
یا اور بھی کوئی ہی دونون نے جواب دیا ہم دو ہی آدمی یہان رہتے ہین قدرت کی طرف سے اشکال
صورت کشی یہ تصویرین بنا کر بھجوا تا ہی اور آب دمیدہ سحر ہمارے پاس روانہ کرتا ہی آج تک
اس فوج کو کبھی طلب نہ کیا تھا زیر کوہ بوقلمون مسلمان آگئے جب وہانسے وہ تصویر سنگی آواز
دیتی ہی تب ہم آکے آب دمیدہ سحر صرف کرتے ہین اور وہان جو جاتا ہی مارا جاتا ہی بلا کی تلوار
چل رہی ہی سی لاکھ فوج ہم روانہ کر چکے پچاس ہزار اور جاتے ہین یہ کہکر وہ دونون گھبرا کے اپنے
مقام سے اُٹھے کہا کہ ہمارے مکان مین چلو وہان تدبیر بتائین وہ دونون اُٹھے اُٹھتے ہی لڑکھڑا کے
گرے نعرہ ہوا کہ سنو شاپور شیر دل جیسے ہی دونون کے سر کاٹے وہ پتلے یا تو اُٹھ کر چلے تھے یا لڑکھڑا کر
گرے جلنے لگے جب لاشے اُن دونون کے تڑپے شاپور کو منظور یہ ہوا کہ اب نکل جاؤن زمین شق ہوئی ایک زنگی
پیدا ہوا آواز دی کہ او ناعیار کہان جاتا ہی ہر چند کہ شاپور شیر دل نے چاہا کہ نکل جاؤن اُس زنگی نے
زمین سے نکلتے ہی گردن لی جس زمین سے نکلا اُسی جگہ شاپور کو لیکر غرق زمین ہوا پھر زمین برابر ہو گئی

زنگی شاپور کو بیکر جب غائب ہوا یہان تلوار چل رہی ہے شاہزادہ غضنفر بن اسد پامال کرتا پھرتا ہے جس
صف کو درست دیکھا اُسپر جا پڑے اور جو شکست کھاتا ہے طرف صحرا سے بھاگ جاتا ہے تلوار گھسان کے
ساتھ چل رہی ہے یہان تو یہ انتظام ہے مگر صحرا سے جو فوج کی آمد تھی وہ موقوف ہوگئی لڑائی اُسی طرح
ہو رہی ہے غضنفر بن اسد نامدار شیرانہ و نہنگانہ و رستمانہ لڑ رہے ہین پرے کے پرے درہم و برہم کر دیے
لاشون کے انبار لگا دیے دریاے خون بہ رہا ہے گھوڑے دریاے خون مین شناوری کر رہے ہین
غضنفر جو بالاے کوہ پہونچا تصویر سنگی نے آواز دی کہ اے بندگان من جلد آؤ یا تو جب آواز دیتا تھا
فوج پیدا ہوتی تھی یا اب تصویر نے تین آوازین دین فوج نہ آئی غضنفر لڑتا بھڑتا قریب تصویر کے
پہونچا اور گھوڑے سے کودا طرف تصویر کے چلا تصویر نے بڑے طعن و تشنیع کیے یہ بھی کہا کہ مینے
تیرے نانا کی مدد پر وہ قاف مین کی نانا کو تیرے عفریت پر غالب کرایا سمندون سے لڑوایا
سب جگہ غالب کرایا تمام سرکشان قاف تہ تیغ ہوے اے غضنفر بہادر سے آگے جانا ہے شیر بیشۂ
اسد غازی جوان حجازی کف دیتا ہے کئی پہلوانون کو مار کر تصویر کی گردن پر ہاتھ ڈال کر کھینچا اور
دل کو رجوع کیا کہ اے پروردگار اس ظالم سے بچا تا ساحر زبردست باوہ کبر و نخوت سے مست تصویر پتھر کی
بنکر بیٹھا ہے یہ کہکے دوبارہ ہاتھ مارا ہزارہا شعلہ پتھر کا وہ شعلۂ آتش بھڑک کر غضنفر پر گرے غضنفر کب
ان شعلون کو مانتا ہے دو تین ہاتھ ایسے مارے کہ تصویر سنگی اپنے مقام سے ٹوٹ کر گری آواز آئی کہ
او بیٹیرہ حمزہ تو نے غضب کیا کہ رکن طلسم گرایا مگر کہان جائیگا اب بلا مین پھنسیگا ہماری شفقتون کو
یاد کریگا یہ کہکے تصویر چھپی آسمان پر ابر گلنار پیدا ہوا رعد کی چمک اُسمین سے آواز آئی کہ منم اشکال
صورت کش ایک دو تین ہوا کہ زمین کانپی اور ابر سے آواز آئی کہ یا خداوند ہفت پیکران مسلمانون کو
آپ کا اعتقاد نہین جو جوان لڑ رہے ہین انکے ہم شبیہ مرحمت فرمایے کہ مسلمانون کو آپ کا
اعتقاد ہو کہ قدرت کو ہر وقت پیدا کرنے کا اختیار ہے بے ماں باپ کے بھی لڑکا پیدا کر سکتے ہین
یہ جو آواز دی زمین کانپی کڑکڑ کی آوازین بلند ہوئین ناظرین پر واضح ہو کہ چار سرداران
صاحبقران لڑ رہے ہین کچھ بالاے کوہ کچھ زیر کوہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے قاسم اپنے مقام پر
بدیع الزمان اپنے مقام پر داراب جہانگیر اپنے مقام پر لڑ رہے ہین لندھور اپنے مقام پر شاہزادہ ہلتا
شیر بیشۂ ہیجا بہرام گردن خاقان چین ہاتھ مین تیغہ برغتاب عالم جرأت مین جس جا پہونچے اُسے مٹایا

پر دون کو درہم و برہم کیا دریا خون کے بہائے لیکن اس ابر سے جو آواز نکو آئی زمین تھرائی دیکھا سب نے کہ ایک جوان سیاہ رو بڑے قد و قامت کا زیر نخل کھڑا جھوم رہا ہے تیغ کھینچا ہوا ہاتھ مین اسباب تصویر کشی ایک غلام لیے ہوئے پشت پر اور وہ غلام کچھ تصویرین کھینچ بھی رہا ہے تصویرین کھینچ کھینچ کے زمین پر پھینکتا ہے تصویرین زمین پر گرین اور اُڑکر طرف صحرا کے غائب ہوگئین تھوڑے عرصے کے بعد اُسی صحرا سے گردین اُڑ رہی ہین آگے آگے سب کے دارائے ہند لندھور بن سعدان فیل میمونہ پر سوار گرز کاندھے پر دونون بیٹے فرہاد خان وارشیون پرنزاد گینڈون پر سوار لندھور کے ساتھ ہین بھانجے دونون عادل و فاضل گینڈون کو چمکاتے ہوئے تاجداران ہندوستان ہمراہ وہین سے نعرہ ہوا کہ منم دارائے ہند لندھور بن سعدان ابھی خداوند ہفت پیکر نے مجھے پیدا کیا یہ کہتا ہوا طرف لندھور اصلی کے چلا لندھور اصلی نے گرز اُٹھایا دونون مین گرز چلنے لگے دوسری گرد اُڑی قاسم مع سردارون کے قاسم اصلی پر جا پڑے سردارون پر سردار عیارون سے عیار آپس مین جنگ کر رہے ہین جو سردار انکے ساتھ ہین وہ انکے بھی ساتھ ہین آئے اور مصروف جنگ ہوئے تلوار چلنے لگی اب وہ ایک ساحر سیاہ فام بڑے قد و قامت کا جوان کنارہ پر لشکر کے کھڑا ہوا آواز دے رہا ہے جس سردار کا نام لیکر آواز دی وہ سردار صحرا سے پیدا ہوا آتے ہی جا پڑا اگر طرز جنگ ہر ایک کا عرض کرون ناظرین ملول ہون مراد یہ ہے کہ سردار پہ سردار جا پڑا دستگین دے دے کر پکار رہا ہے جس سردار کا نام لیکر پکارا صحرا سے وہی پیدا ہوا بدیع الزمان پر بدیع الزمان جا پڑے ہنگامہ گیر و دار بلند ہے کہین نیزہ چل رہا ہے کہین تڑاتے گرزون کے کہین برق شمشیر کہین کشتی ہو رہی ہے تمام میدان مین جنگ ہو رہی ہے کسی نے پوچھا کہ اے دارائے ہند اِس جنگ کا کیا انجام ہوگا لندھور نے کہا کہ جو خدا چاہیگا وہ ہوگا اتنا جانتے ہین کہ حریف سخت مقابلہ ہے فتح و شکست کا پروردگار کو اختیار ہے یہان زیر کوہ بوقلمون تو یہ رنگ ہے لیکن دو کلمہ داستان صاحبقران زمان بھی لکھنا منظور ہے ناظرین ملاحظہ فرمائین صاحبقران زمان مقابلے مین بطلان نیزہ باز کے اُترے ہین بطلان طبل جنگی نہین بجواتا ایک دن صاحبقران نے خواجہ عمرو سے فرمایا کہ جا کر دریافت تو کرو کہ مقابلہ کیون نہین کرتا خواجہ یہ سُنکر صورت بدل کے چلے ایک بڑھیا کی صورت بنکر لشکر بطلان مین آئے ایک شخص سے پوچھا کہ بطلان نیزہ باز کہان ہے

لوگون نے پتہ دیا کہ بارگاہ زرلفتی مین بیٹھے ہوئے صلاح کر رہے ہین خواجہ پھرتے پھراتے بصورت
خدمتگار بارگاہ مین بطلان کی گئے بطلان کو دیکھا کہ مقام صدر پر بیٹھا ہوا افسرون سے کہہ رہا ہے کہ آج
دو پہر رات گئے لشکر صاحبقران پر شبخون مارونگا تم لوگ سب تیار رہنا بدولت دو پہر رات گئے
جب اپنی بارگاہ سے نکلین تو تم سب کو تیار پائین سب اقبال کر رہے ہین خواجہ یہ خبر سنکر بھاگے
یہان امیر بیٹھے ہین کہ خواجہ عمرو آکر پہونچے سب حال مفصل بیان کیا صاحبقران زمان نے
بھی اپنے لشکر کو تیار رہنے کا حکم دیا کہ آراستہ ہوکر گوشون مین ٹھہرو لشکر تو کمینگاہ مین صاحبقران
منتظر کہ دیکھیے سیاہ روکب برائے شبخون آتے ہین وہان بطلان نے دو پہر رات گئے لشکر تیار کیا چار
غول کیے سات لاکھ فوج اسکے ساتھ ہو چلا یہان امیر با توقیر دوسرے سردار مثل عبدا لجبار رد
گر تیغ سیر گردان ولغمان بن منظر و منظر شاہ یمنی و طوق ہران گرد وابو المعجن گرد رو
مندویل اصفہانی وغیرہ کو لیے بیٹھے ہین انتظار مین خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کے کہ خواجہ عمرو
دوڑے ہوئے آئے عرض کی کہ کفار آپہونچے صاحبقران دوسرے سردارون کو لیکر درہ کوہ مین گر چھپے
یہان کفار آکر گرے جس خیمے مین پہونچے سردار کو نہ پایا مال رکھا ہوا ملا ہتھیار رکھے ہوئے پائے اٹھا لیے گھوڑے
کھول لیے روپیہ اٹھا اٹھا کے گھوڑون پر لادا ہر طرف لوٹ ہو رہی ہو افسر کہتا بھی ہے کہ بہادرو یارو زیادہ لوٹو
صبح کو اٹھوا لینا جواب دیتے ہین کہ اے افسر برسون گذرے لڑتے ہوئے کہا کہین سے نہین پایا فقط تنخواہ
پر بسر اوقات ہوتی ہے آج خزانے پائے کیونکر چھوڑین کمرین بھی باندھے ہین گھوڑون پر بھی لادے ہین
جب خوب پربار ہو چکے بطلان نے بارگاہ شاہی کو لدوایا رعنائی وزیبائی بارگاہ کی دیکھکر
عاشق ہو گیا کہتا تھا کہ ہم اسی بارگاہ مین بیٹھینگے تب کیفیت ظاہر ہوگی یہ کہکر بارگاہ کو لدوا لیا
اثاثہ لیکر چلا ساتھ والون نے توڑے روپون کے گھوڑون پر لادے کچھ کمرمین روپیہ باندھا کچھ
جیبون مین بھر لائے ہوئے ہین بطلان ساری بارگاہون مین پھر کر بازار چہار طاق بلقیس مین آیا
پھرتے پھرتے جواہرات بازار کا جمع کیا چھکڑون پر لدوایا اور ساتھ والون سے کہا کہ حمزہ بڑا
بادشاہ جلیل ہے بازار مین اسقدر جواہر دستیاب ہوا کہ چھکڑون پر لادا گیا بدولت خود اسپر سوار ہین
یہ کہتا ہوا چلا آتا ہے ابھی وہ خزانے دستیاب نہین ہوئے کہ جن پر حمزہ کا قبضہ ہے اس خزانے کو پاؤن
تو دل شاد ہو رعایا میرے ملک کی آباد ہو سامنے خداوند کے جاکر خزانہ پیش کرونگا قدرت بھی

دیکھیے کہیں کہاں میرا پہلوان خوب خزانہ لایا قدرت بھی خوش ہو جائیں یہ کہتا ہوا لشکر کو جمع کر رہا ہے
جو آتا ہے لوٹ پر اُسکو ناز ہے یہی فقرہ آغاز ہے کہ مسلمانوں نے بڑے بڑے شاہان ہفت اقلیم کو لُٹایا
آخر کیا ہاتھ آیا حمزہ نے جو خاص خزانہ اپنے واسطے رکھا ہے اُسکو دیکھتا ہے کہ وہ کس مقام پر ہے اور
نگہبان وہاں کون ہے یہ کہتے ہوے جاتے ہیں کہ صحرا سے گرد اُڑی روے ماہتاب چھپ گیا سب
کافر گھبرانے لگے تب سرداران امیر نے چلاکے آواز دی کہ ان بیچاروں کو لینا نعرۂ صاحبقران
کی آواز آئی نعرۂ امیر

منم قاتل کافران جہان
پدید خفتہ گنجہا بطلون فرار
گذر چون بجولان گہ قاف شد
بلرزہ فتادند دیوان قاف
ورا گنج جاہ و ادب یافتم

منم صاحب چتر و تیغ و علم
ز تیغم گریزندہ نوشیروان
چو دریا بخنجر جنگ بشد آشکار
چنانکہ برآز عدل و انصاف شد
سمندون بہ بخت گشتہ شکار
سلیمان ثانی لقب یافتم

امیر عرب حمزہ نیکنام
چو رستم بسنجان بے گیر و دار
شدہ بر سرم فتح و نصرت نثار
زدہ دیو عفریت را در مصاف
شد از جنگ بیدین ذلیل و نزار

اور سب سردار نعرے کرکے
کافروں پر گرے قتل کرنے لگے کفار پر بار اہل اسلام سکبار قتل ہو ہو کر کافر گرنے لگے محبت دنیا
پر سب جان دیتے ہیں مگر مال چھوڑنا گوارا نہیں کرتے تلوار مثل برق چمک رہی ہے شب تیرہ و تار ہے
نعرۂ صاحبقرانی کی پکار ہر طرف سے یہی صدا بلند ہے کہ یہ بند بد و بکشید عین گرمی جنگ میں کافروں نے
بسبب شب تاریک ... نے بھائی نے بھائی کو قتل کیا باپ نے بیٹے کو مارا چہار طرف سے الٹرہ ہے
تلوار چل رہی ہے ... سر مثل کاسہ گدائی ٹھوکرین کھاتے ہیں نقیب آواز دے رہے ہیں بیت
... سر نہ کر اتنا غرور ✦ ہمنے دیکھا ٹھوکرین کھاتے سر فغفور کو ✦ ہر طرف ہنگامے گرم ہیں
... ستارۂ سحری آسمان پر چمکا اُس وقت صاحبقران و بطلان سے مقابلہ پڑا گھڑی بھر
تیغ چلا ... بطلان کو بڑا ناز تھا صاحبقران نے تیرہ بطلان کا توڑ ڈالا تب
بطلان نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھا صاحبقران سے تلوار چلی امیر نے تیسرے ضرب میں سر اُس
خود سر کا زخمی کیا بطلان سامنے سے زخمی ہو کر بھاگا امیر نے تعاقب کیا اب تو کل فوج کے پاؤں
اُٹھے آگے آگے بطلان پیچھے پیچھے صاحبقران جس مقام پر جا کر بطلان ٹھہرا صاحبقران بھی
وہیں پہونچے پھر صبح متفرق ہوا مجمع مسلمانان جمع ہوا لڑتے بھڑتے چلے آتے ہیں کئی دن بطلان کو

بھاگنے مین گذرے ہین قریب ایک قریے کے پہونچے اس حال پریشانی مین جو قریے مین پہونچے وہان
آفاق زور آزما زمیندار رہتا ہے اپنے پلنگ پر بیٹھا ہے آٹھ نو سو جوان اسکے رفیق بیٹھے ہین اور
جام چل رہا ہے اُس وقت بطلان جوش وخروش مین سامنے آفاق زمیندار کے پہونچا سلام کیا
آفاق نے بکبر ونخوت پوچھا کہ تم لوگ کون ہو پریشانی کا کیا باعث ہے بطلان رونے لگا کہا کہ
اے زمیندار صاحب اپنی پریشانی کیا بیان کرین خداوند ہفت پیکر نے حکم دیا کہ بر سر حمزۂ عرب
چڑھکر جاؤ جاکے شبخون مارا اندھیرے مین شکست کھائی سر زخمی ہوا شکست کھاکے بھاگا اُن
لوگون نے پیچھا کیا تیسرا دن آج ہمکو ہے کہ بھاگے ہوے آئے ہین یہ سنکر آفاق اپنے مقام سے اُٹھا
کہا حمزہ کہان ہے یہ ذکر تھا کہ گانون مین ہنگامہ ہوا مکانون مین آگ لگادی گانون لٹنے لگا کیسے کیسے
قزاق صاحبقران کے ساتھ ہین ناظرین گویا دھو گا عبد الجبار وعبد القہار اتنے بڑے قزاق
تھے کہ مقبل سے خزانہ چھین لیا تھا مقبل کیا کیا لڑا انتہا کا معرکہ پڑا آخر مقبل گرفتار ہوا جب
غلامون نے آکر عرض کی تو صاحبقران نے لندھور کو بھیجا لندھور کو بھی اُن لوگون نے پکڑ لیا تھا
جب صاحبقران آئے ہین تب یہ دونون بھائی پکڑے جاتے ہین آتے ہی گھرون مین گھس پڑے
چھپرون مین آگ لگادی ڈھونڈھ کے تہاجین کو گرفتار کیا غلغلا ہے کہ اسکی پشت پر سولہ گھبی بناؤ
بطلان آفاق زمیندار کے ساتھ ساتھ آٹھ نو سو رفیق آفاق کے ڈھال پھٹکے باندھے ہوے
انکو جیسے [illegible] ان پر اگر کسی مقام پر دو چار اہل اسلام لوٹ رہے تھے آفاق نے جاکر گھیرا وہ لڑے
آخر مارے گئے اب آفاق آگے بڑھا کہتا ہوا کہ مسلمانون کو اسی طرح گھیر گھیر کے مارونگا جو قریے
مین آگئے ہین زندہ بچ کے نہ جانے پائین گے ساتھ والے تلوارین کھینچکر چلے دو چار اہل اسلام کو
جو قتل کیا کہتے ہوے کہ بھائی اہل اسلام کے برابر کوئی جنگ آزمودہ نہین ہے لیکن ہم لوگ ساتھ
آفاق زمیندار کے رہے جنگل مین رہنا کھیت جوتنا کثرت محنتون کی چڑھی ہوئین آٹھ پہر مشقت
کرتے ہین ہمسے مسلمان کیا لڑ سکین گے جو قریے مین آگئے انکو گھیر کر مار لو بچکر جانے نہ پائین اب تو
ساتھ والے دلیر ہین دوڑ دوڑ کے جاتے ہین پھر پلٹ آتے ہین کبھی لڑائی پڑی کبھی نہ پڑی ایک مقام
پر آکر پہونچے صاحبقران آگے بڑھے ہوے جو کسی نے عورتون کو لوٹا اُسے منع کیا اگر کسی مقام پر دس
غریب جمع ہین انکو پچاس نے ملا کر گھیرا امیر نے آکر انکو بچا دیا کہا یارو انکے قتل کرنے سے کیا مطلب ہے کہ

آفاق کے کان مین آواز گئی دہین سے نعرہ کیا کہ منم آفاق زمیندار ای مسلمانو بھاگو قریب مین
نہ رہو اگر ماہ دولت کا سامنا ہوگیا تو نہ بچوگے پھر مین زندہ نہ چھوڑونگا قتل سے غریبون کے منھہ
نہ موڑونگا بلبلاتا ہوا آتا ہو صاحبقران نے آواز دی کہ او گنوار کھڑا رہ اب جو آفاق کی نگاہ پڑی
آفتاب آسمان عربستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان تیغہ ہاتھہ مین زلفین چلیپلی کو پیچ و تاب گردہ سپر کا
ہاتھہ مین آفاق حیران جمال محو و شیدا رہو ا بطلان صاحبقران کو دیکھکر پیچھے ہٹا آفاق فوراً
جا پڑا خبردار خبردار کر کے ہاتھہ تلوار کا مارا صاحبقران نے چاہا کہ لپٹ پڑون آفاق جھٹک کے
الگ ہوا فنون سپاہ گری مین دخل رکھتا ہو ایک جنگل کی آڑ بگڑ کے کھڑا ہوا آواز دی کہ یا صاحبقران
آپ بھی اپنا حربہ کیجیے یہ کہکے تیر کمٹھا کاندھے سے اُتارا صاحبقران زمان پر دو تیر مارے امیر لگے
پرکھے قربان جرات پر ہوا تیسرا تیر جو مارا صاحبقران نے سینہ سپر کر کے قرولی سے قلم کیا اور
سب تو بھاگے گانون سے نکل گئے امیر آفاق سے لڑ رہے ہین تیر اسکا خالی دیکر تلوار کھینچے ہوے
جا پڑے تا وار چلی جب آفاق ہاتھہ مارتا ہو صاحبقران تلوار اُٹھا کے ہاتھہ روک لیتے ہین آفاق
نے کہا کہ کیون یا صاحبقران رُکنے کا کیا باعث امیر نے فرمایا کہ ستھلٹی کی چوٹ اس مقام پر ہو
اگر تمھارا ہاتھہ کاٹا تو ہین کیا ہاتھہ آئیگا آفاق اس کلمات پر عاشق ہوگیا بڑھا کہ قدمبوسی کرون اور
ایک جوان نے ہاتھہ مارا امیر نے اُسے بڑھکر قتل کیا ستھہ جو صاحبقران کا اُدھر پھرا آفاق زمیندار
نے ہاتھہ مار دیا سر امیر کا زخمی ہوا زخمی ہو کر صاحبقران نے بھی ہاتھہ تلوار کا مارا سر آفاق کا بھی زخمی ہوا
ہمراہیان آفاق جو آکر شریک جنگ ہوے بارہ آدمی صاحبقران کے ہاتھہ سے مارے گئے
آفاق الامان الامان کہتا ہوا دوڑ پڑا کہا یا صاحبقران رحم کیجیے گنوارون کی کیا مجال کہ جو
آپ سے مقابلہ کرین اور ساتھہ والون کو جھڑکا کہ ہٹ جاؤ عمر بھر اُنسے مقابلہ نہ کر سکوگے جنھون نے
نوشیروان کو شکست دی لقا ایسے کو بھگایا باختر پر قبضہ کر لیا اس گانون کی کیا حقیقت ہی پکار کر
آواز دی کہ ای شہریار بطلان بھاگا جاتا ہو غلام سے خطا ہوئی کہ اُسکو نکل جانے دیا پھر وہ نہ ملیگا امیر
نے پلٹ کے دیکھا کہ حقیقت مین بطلان بھاگا جاتا ہو صاحبقران نعرہ کر کے پلٹ پڑے آفاق
نے پکار کر آواز دی کہ ای شہریار مین قدمبوسی ضرور کرونگا امیر نے کچھہ جواب نہ دیا تعاقب مین
بطلان کے چلے بطلان جو قریب سے بھاگا تین کوس چلا تھا کہ آواز ہوے دلیران کان مین آئی

گھبرا کر کہا کہ اے یار رو دریافت تو کرو یہ کیسا ہنگامہ معلوم ہوتا ہے لاکھوں آدمی لڑ رہے ہین مرنے کی جا و گردن
کے آواز آتی ہے ہرکارے دوڑے تھوڑی دیر مین پلٹ کے آئے کہا زیر کوہ بوقلمون آفت برپا ہے
لاکھوں آدمی قتل ہوا تین شبانہ روز تلوار چلتے ہوے گذرے ہین بوقلمون جادو دیا اگیا ت تصویر
قدرت سے مقابلہ ہے فوجین صحرا سے آرہی ہین تصویر خداوندی پر اجماع مسلمانان ہے ہنگامہ عظیم گرم ہے
تین دن مین کئی لاکھ کا کھیت ہوا یہ سنکر بطلان اسی جانب چلا وہ وقت ہے کہ ہم شبیہ لندھور نے لندھور
اصلی کو گرفتار کیا اشکال صورت کش جوابر سے ظاہر ہوا جون جون وہ کھڑا وستگین سے رہا ہے زمین
تھرائی جاتی ہے نورالدہر کو نورالدہر کے ہم شبیہ نے زیر کر لیا فقط غضنفر اور بدیع الزمان باقی
ہین وہ باعث یہ ہے کہ غضنفر کے پاس تو تین تحفے ہین اسپ باد پا پر سوار تیغہ روئین شگاف قبضے
مین انگشتر مہر و ماہ ہاتھ مین بدیع الزمان کے پاس نقش رد سحر موجود ہے یہ دونون شیر تو ایک طور پر
جنگ کر رہے ہین انکے ہم شبیہ جو آکر مصروف جنگ ہوے تھے ہم شبیہ کو مارا کہ اسکے اعضا چور
چور ہوے جب یہ نوبت تھی اسوقت بطلان آکر پہونچا کہ ہنگامہ گیر و دار بلند ہے بطلان آکر شریک
جنگ ہوا کہ نعرہ صاحبقران کی آواز آئی زمین تھرائی نعرہ صاحبقران

گذشتہ سہراب و رستم جمیل | امیر عرب ضیغم روزگار
بکے تیغ صمصام و قمقام نام | بکے تیغ عقرب بکے ذوالحجام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

امیر عرب حمزۂ شیر دل
بحکم خدا بستہ شمشیر چار
بن کافران از جہان پاک کرد

عمرو نے جو بڑھ کر دیکھا دیکھا ایک جوان نے نورالدہر کو اٹھا لیا
مگر وہ جوان ہم شبیہ نورالدہر ہے ایرج کو بھی ہم شبیہ ایرج نے اٹھایا ہے فرزندان صاحبقران
کی پریشانی چاہتے ہین کہ جان جائے مگر جرأت مین فرق نہ آئے خواجہ عمرو نے جو یہ حال پریشان
اہل اسلام دیکھا پکار کر آواز دی کہ یا امیر باتوقیر جلد اسم اعظم پڑھیے دیکھیے غضنفر و بدیع الزمان
محفوظ ہین دونون کے پاس اشیائے رد سحر موجود ہین بچ رہے ہین اور جو لوگ اس سے خالی ہین وہ
گرفتار ہوے داراب کشورکشا ایسا جوان اُسکے ہم شبیہ نے اسکو اٹھا لیا داراب کے تیور
سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جان دینے پر آمادہ ہے کہ ہمکو ہمارا حریف مار ڈالے زندہ نہ چھوڑے
ایرج نے جھلا کے اپنے حریف سے کہا کہ تجکو اپنے خداوند ہفت پیکر کی قسم مجھے قتل کر ڈال
زندہ نہ چھوڑ کشتی گیر زادے نے ہمکو اس مصیبت مین دیکھ لیا ہے ہمارا مر جانا ہی بہتر ہے مالک

اپنے ہم شبیہ کے آگے ہاتھ جوڑ رہے ہین کہ ہندوستان کے رہنے والون نے ہمکو دیکھ لیا ہمارا
مرجانا ہی بہتر ہو ایسی زندگی سے موت اب ہی ہر شخص کا یہی قول ہو کہ ہمکو قتل کر ڈال زندگی
بیکار ہو بعض منت وخوشامد کر رہے ہین بعض بدمزاج اپنے حریف کو گالیان دے رہے ہین کہ
ہمین قتل کر ڈال اب زندہ رہنا منظور نہین ہے اپنے ہم شبیہون سے سب کے مقابلے پڑے ہین
جس سے مقابلہ پڑا وہ زیر ہوا تمام میدان مین یہی معرکہ درپیش ہو ہر خرد و کلان کو پس وپیش ہو کچھ پہاڑ
بالائے کوہ ہین کچھ زیر کوہ وہ ساحر سیہ فام ٹھہرا ہوا تسکین دے رہا ہو ہر دم یہی کلمات
زبان پر ہین کہ ستم اشکال صورت کش باشیدای مسلمانان آج تمنے بڑی بے ادبیان سر زد ہوئین
بالائے کوہ جو مقام ظہور خداوندی ہو اسپر تلوار چلے دریا سے خون بہے ہماری عقل مین نہین آتا کہ
قدرت نے کیا عنایت صرف کی یہ جو اصلی بندے ہین اگر وہ کوئی بے ادبی اسکی چہارم بھی کرتے
سنگ سیاہ بنا دیے جاتے امان نہ پاتے مگر اب تم بھی منونہ قہر خداوندی معلوم ہوتا ہو ابر سیاہ
ظاہر ہو رہے ہین اب عذاب خداوندی سے بچنا دشوار ہو جب یہ لشکر غل مچاتا ہو کشتی کے
ہنگامے کا شور ہو جاتا ہو سوار کے پاس سے سوار پیدا ہوتا ہو پیدل کے پاس سے پیدل للکارا
اور جا لپٹا کشتی ہونے لگی زیر کیا اور لے بھاگا یہ سرداران زبردست مثل بدیع الزمان
و فور الدہر و ایرج جنگ مین مصروف ہین کشتی ہو رہی ہو لیکن غلبہ ہم شبیہ کا ظاہر ہو جب
پکڑ لاتا ہو وہ دو گھڑی رگڑتا ہو اگر یہ پکڑ لائے فوراً تڑپ کے نکل گیا عمرو کو ان حالات پر بہت
حیرت ہو کہ یہ کیا معرکہ ہو یہ شیران وشت نبرد یون عاجز ہو رہے ہین کچھ سمجھ کے لڑ رہے ہین
سیکڑون سردارون نے اپنے ہاتھ سے اپنے جسم پر زخم لگائے چاہتے ہین کہ جان دے دین
لیکن صاحبقران زبان اسم اعظم جو پڑھتے ہوے گئے جدھر سے گذرے ادھر کی زمین ہلا دی
ہم شبیہ بھاگا جب اشکال صورت کش آواز دیتا ہو ایک جوان ہم شبیہ صاحبقران مرکب
حبشی پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا سامنے صاحبقران کے آتا ہو جب امیر اسم اعظم پڑھ کے نعرہ
کرتے ہین وہ جوان بھاگ جاتا ہو کئی مرتبہ اس طرح جوان آئے اور سامنے سے صاحبقران
کے بھاگے مقابلہ نہین کرتے ہر مرتبہ گھوڑے کو اڑا کر آتا ہو جہان صاحبقران نے اسم اعظم
پڑھکر نعرہ کیا وہ جوان طرف صحرا کے بھاگ جاتا ہو کئی مرتبہ اشکال نے سحر کرکے صحرا سے

سوار بلائے صاحبقران کے مقابلے مین بھیجے وہ سوار نیزے پھینک کے بھاگے مقابلے مین اسیر سکے نہ ٹھہرے آئے اور بھاگ گئے اور سرداروں سے مقابلے ہو رہے ہین عین گرمی جنگ ہی ہر اہل اسلام اپنی جان سے تنگ ہی یہی چاہتے ہین کہ مار ڈالے جائین ذلیل نہ ہون اپنے حریف سے مقابلے مین مصروف ہین عیارون نے جو شاہزادون کو حیران و پریشان دیکھا ہوا ہے حریف سے دب رہے ہین عیار بیتاب ہو کر دعائین مانگ رہے ہین کہ ای پروردگار ہمارے آقاؤن کو اس آفت سے بچالے نظم

زہے جانان کہ بخشد تازہ جان ہر جسم بیجان را
تجلی زاب لب جان بخش سازد آب حیوان را

زہے مہری کہ شد پرتو فگن از مطلع وحدت
زہے ماہے کہ روشن کرد نورش اوج عرفان را

زہے سلطان کہ ہر سرکش نہد گردن بفرمانش
زہے حاکم کہ دارد سرنگون گردون گردان را

زہے دلبر کہ لمعان رخش بر اوج محبوبی
کند روشن مہ تابندہ و مہر درخشان را

زہے گلرو کہ آب و تاب رخسار پر انوارش
فروپڑنشود تماما تازہ بہر موسم گلستان را

زہے خالق کہ در یک لحظہ کرد از امر کن پیدا
زمین و آسمان و عرش و فرش و حور و غلمان را

خداوندے کہ اقلیم خدائی زیر فرمانش
شہنشاہے کہ بخشد تاج سلطانی غلامان را

بہر ملت بمحراب سجودش ماندہ خم گردن
مسیحائی و موسائی و ہندو و مسلمان را

بیکدم ناتوان را را دعطا سازد توانائی
بیک لحظہ بہ بخشد تازہ وسعت تنگدستان را

عیار دعائین مانگ رہے تھے کہ صحرا سے گرداٹھی عیار پیدا ہوئے شطورہ زرلفتی و پاتا دہ ستر لائی جسم پر آراستہ نیچے ہلاتے ہوے کمندین اچھالتے ہوے اپنے ہم شبیہوں کے نام لے لے کر پکارتے ہوے چلے آتے ہین عیار اپنے ہم صورتون کو دیکھکر بیتاب ہو گئے جابجا چھینے لگے بعضون نے بڑھکر مقابلہ کیا حربہ کیا اور اُسنے کمند مار کر گرفتار کر لیا پشتارہ باندھا اور لے بھاگا صدہا عیار گرفتار ہوے بعض پشتارون مین بندھے ہوے دوش پر اپنے ہمصورت کے لدے ہوے اپنے آقاؤن کا نام لیکر پکارتے ہین کہ غلام گرفتار ہوے بیکس و بے بس ہین ان دشمنون کے ہاتھ سے ہین بچائیے سردار گھوڑے دوڑا کر چاہتے ہین اُس گرفتار کو رہا کرین عیار تو برق جہندہ ہین مثل بجلی کے سانٹے سے تڑپ کے نکل گئے سردار پلٹا تھا کہ اُنکے بھی ہمصورت نے آکر گھیرا غضب مصیبت مین گرفتار ہین عیار بگڑے گئے صحرا ہین دشمن دوڑے پھرتے ہین اپنا حریف اپنے سے زبردست ہین ہوتا اپنی بوٹیان کاٹتے ہین چاہتے ہین کہ اپنا

لگا اسکا یہین فرزندان صاحبقران و سرداران امیر باتوقیر شیرانہ جان دینے پر مصروف ہین چاہتے ہین کہ
جان جائے بات مین فرق نہ آئے ارادہ کرتے ہین کہ اپنا سر کاٹ کر خود حریف کو دیدین آہ پیچھے
ہر طرف یہی ہنگامہ ہے ہر جانب سے کافرون کا زور ہے ازبسکہ خون بہتا ہوا لڑ رہے ہین یہی پس و پیش
ہر کہ دیکھین آج کیونکر جان بچتی ہے بڑے ظالمون سے مقابلہ ہے شعبدہ باز جمع ہین دیکھیے اسنے
کیونکر جان بچتی ہے خواجہ عمرو صاحبقران کو پکارتے ہوئے آتے ہین کہ ای آقائے نامدار و ای مولائے
قدرشناس کافرون نے بلوہ کیا ہے اسم اعظم سے ہوشیار رہیے گا ایسا نہ ہو کہ اسم اعظم بند کر لین اسم اعظم
پڑھے جایئے آپ دیکھتے ہین کہ کیا رنگ ہے اس صحرا کا ہر نخل آمادہ جنگ ہے دیکھیے تو شاخہائے درخت
مین خم ہے گویا کمان کیانی آمادہ ظلم و ستم ہے صاحبقران جواب دیتے ہین کہ خواجہ اسم اعظم کا ورد ہے
یہ کہتے ہوئے صاحبقران طرف اشکال صورت کش کے چلے بطلان نیزہ دار لڑتا ہوا سامنے
اسی ساحر کے آیا کہا کہ کیون ای مقبول بارگاہ خداوند ہفت پیکر یہ کیا سحر کرہے جو فضل اور سردارون کے
واسطے ہین وہ حمزہ کے ساتھ کیون نہین ہوتے یہ سنکر اشکال صورت کش نے بطلان کو قریب بلایا
اسمائے سحر نیزے پر اسکے پڑھے بازوون پر پڑھ کے ہاتھ رکھا خوب سحر اسکے ہاتھ پاؤن پر پڑھا کہا
جاکر حمزہ سے مقابلہ کر بطلان نیزہ ہلاتا ہوا قریب صاحبقران آیا للکارتا ہوا کہ باش او حمزہ مین
تیرے مقابلہ کو آتا ہون تیری سرکشی مٹاتا ہون صاحبقران حال سردارون اور فرزندون کا دیکھ کر
نہایت رنجیدہ و کبیدہ ہو رہے ہین سیکڑون سردار گرفتار ہوئے نورالدہر زیر ہوئے ایرج بھی زیر ہوئے
تو بلا ہے یہ بدیع الزمان بھی زیر ہوا ایسے فرزند دلبند کہ جو صف شکن تیغ زن ہمیشہ لڑائیون مین سرفراز رہے
وہ اس طرح زیر ہو جائین کیا قلب پر قلق ہے بہ نگاہ حسرت دیکھ رہے ہین کہ فرزندون پر یہ گذری کہ
ایک طرف سے آواز آئی او حمزہ تیری گرفتاری کو آتا ہون صاحبقران نے پلٹ کے دیکھا کہ
بطلان نیزہ باز جھومتا ہوا آتا ہے امیر نے گھوڑا اس طرف بڑھایا بطلان نے آکر نیزہ مارا صاحبقران
نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا مگر امیر اسم اعظم پڑھے جاتے ہین حرز ہیکل گلے مین مثل محافظ کے
انگشتری انگشت مین ہے سحر کے مٹانے کی کوشش ہے آکر بطلان نے جو نیزہ مارا تھا صاحبقران نے
تیسری چوتھی طعن مین نیزہ کا ٹکڑا کر نکالا انکے قبضے پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہ کے ہاتھ مارا امیر
نے تلوار کو تلوار پر روکا جیسے ہی وہ وار کر کے پلٹا صاحبقران نے الجھا دے سے ہاتھ نکالا خبردار

خبردار کہ کے ہاتھ تلوار کا مارا لعطلان نے اپنے کو دامن سپر مین چھپایا مگر تیغ عقرب جو اکثر ٹرا سپر کے دو ٹکڑے ہوے وہان سے تلوار جو گری سر پر پڑی جگر گاہ تک تلوار نے کاٹا لہرا کر لاشہ بطلان کا گرا چہار طرف سے فوج نے حملہ کیا صاحبقران تلوار پکڑ کے جا پڑے فوج سے لڑائی پڑی کئی پہلوانون کو مارا لیکن یہ احسان ہے پروردگار کا کہ ایک طور پر لڑ رہے ہین جیسے ٹوکا اٹھے مارا اسم اعظم پڑھے ہین لیکن اشکال صورت کش سے لوگ پوچھتے ہین کہ اصلی طلسم کشا کون صاحب ہین اشکال صورت کش طرف صاحبقران کے اشارہ کرتا ہے کہنے والے کہتے ہین کہ یہ اصلی طلسم کشا نہین ہے یہ سنکر اشکال نے سر جھکا لیا کہ دیکھا رستم لڑتے ہوے آتے ہین اشکال نے اشارہ کر کے کہا کہ یہ طلسم کشا کے اصلی ہے اور کسی صورت مین رستم کی بنا مین کہا آرزو یہ ہے کہ رستم کو گرفتار کرون اور قید خانہ طلسمی مین بھیجون تب دل کو قوت ہو اب اس وقت لوگون نے پہلو بچایا اشکال صورت کش سے عرض کی کہ حمزہ کا کوئی ہم نبرد نہین یہ سنتے ہی اشکال نے کئی پہلوانون کو اشارہ کیا کہ رستم کو پکڑ لاؤ رستم کے ہاتھ مین تیغ تکپیتان علم ہے سات سحر مین کا تیغہ جس پر پڑا اسکے دو ٹکڑے ہوے کئی پہلوانون کو مار گرایا سامنے بڑے بڑے ساحرون کو دیکھا رستم تو شیرانہ لڑتے ہوے آتے ہین ایک جوان زنگی نے پکار کر کہا کہ او اشکال دیکھ رستم آتے ہین اشکال نے کہا کہ پسر حمزہ کی تلوار جہین سے زنگی بل کرتا ہوا سامنے رستم کے آیا آواز دی کہ او پسر حمزہ تلوار ہمین سے علمشاہ تیغ چمکا کر جا پڑے زنگی نے کئی ہاتھ تلوار کے مارے علمشاہ نے وار اسکے روکے ایک ہاتھ تلوار کا مار دیا کہ زنگی کے دو ٹکڑے ہوے اب تو چہار جانب سے رستم پر حملہ ہوا آسمان سے آواز آئی کہ اے اشکال صورت کش اور نئے سحر کر یہ سحر تیرے کام نہین کرتے اشکال نے جھولی کاندھے سے اتاری افعیاے نادرہ نکالے اس سے سحر کرنا شروع کیے رستم پر آگ برسنے لگی صاحبقران نے جو ادھر سے دیکھا کہ ایک دریا پانی کا جوش مارتا ہوا آتا ہے صاحبقران نے بڑھ کر اسم اعظم پڑھا دریا غراٹا مار کر غائب ہوا اشکال نے طرف آسمان کے ایک گولہ مارا ہزارہا طائر زمزمہ سرائی کرتے ہوے گرد رستم کے آ گئے انکی زمزمہ سرائی سے ہاتھ پاؤن مین رستم کے رعشہ آیا اسیر نے گھوڑا دوڑایا اشکال صورت کش نے آواز دی کہ حمزہ پاس اپنے فرزند کے نہ جانے پائے جادوگرون نے بڑھ کر صاحبقران کو روکا صاحبقران نے کئی ساحر قتل کیے قتل کر کے برابر

رستم کے پہونچے حرز ہیکل کا عکس ڈالا رستم اسی طرح جوشان وخروشان سامنے اشکال کے پہونچے
اشکال صورت کش نے ایک ساحر واسطے مقابلے رستم کے بھیجا رستم نے بڑھکر ہاتھ تیغ
کیمیتان کا مارا اُس ساحر فرستادہ اشکال کے دو ٹکڑے ہوئے اندھیرا ہوگیا سنگباری و برفباری
بے انتہا ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سیاہ جادو بود اشکال صورت کش
نے کئی ساحر برائے گرفتاری رستم بھیجے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکے اُن ساحرون کو مارا کہ
ایک طرف سے لینا لینا کی صدا بلند ہوئی کئی لاکھ جادوگر بیچ مین آگئے رستم الگ ہوئے صاحبقران
دور گئے ہر مرتبہ رستم آواز دیتے ہین کہ اے سمک قبلہ وکعبہ کی آواز نہین آتی سمک عرض کرتا ہے
کہ صاحبقران دور ہین بیچ مین فوجین آگئین علمشاہ مجبور ہوکر مصروف جنگ ہوئے
اشکال صورت کش دور سے دیکھ رہا ہے ایک جانب مصروف سحر خوانی ہے جس مقام پر سردار کو
دیکھتا ہے ہمصورت کو بھیج کر گرفتار کراتا ہے اُس ہمصورت نے جسکو گرفتار کیا بالائے کوہ لایا جہان پر
تصویر غضنفر نے توڑی ہے اُسی مقام پر لاکر سردار کو ڈال دیا نور الدہر وایرج و داراب و
خورشید سب گرفتار ہوکر اُسی مقام پر پہونچے صاحبقران فرزندون کو دیکھکر طرف پہاڑ کے چلے
راہ مین جس ساحر نے روکا اُسکو مارا کئی مرتبہ اشکال صورت کش نے دستک دی اور پکار
اُٹھا کہ اے خداوند ہفت پیکر ان مسلمانون سے بچانا ایک ایک انہین بلائے روزگار ہے بجلی
چمکی فوجون نے بڑھ بڑھ کر روکا کہ صاحبقران کو بالائے کوہ نہ جانے دین امیر لڑنے لگے
ہر مقام پر تلوار چلی صاحبقران نے کئی سو ساحر مارے گھاٹیان پہاڑ کی صاف ہوگئین طے
کرتے ہوئے صاحبقران بالائے کوہ چلے یہان وہ وقت ہے کہ جو سردار گرفتار ہوکے آئے
ہین اُنکے گرد ساحرون کا اجماع ہے اب ساحرون نے صاحبقران کی جانب رُخ کیا امیر نعرہ
کرکے لڑنے لگے ناظرین پر واضح ہو کہ بوقلمون جادو جو مارا گیا ناظرین کو خبر ہے کہ اسکے مرنے
سے قاسم وغیرہ نے رہائی پائی اُسکے عزیزدار چاہتے ہین کہ صاحبقران کو قتل کرین انتہا کا
پہاڑ پر بلوہ ہے لیکن جسنے نعرہ کیا ہے کہ منم اشکال صورت کش بلائے روزگار ساحر ہے اسی فکر
مین پھر رہا ہے کہ کیون دیر ہوگئی کہ حمزہ گرفتار نہین ہوتا یا خداوند کوئی تدبیر غلام کو بتائیے کہ
غلام سب کا خاتمہ کرے آسمان سے آواز آتی ہے کہ اے بندۂ خاص لخاص کل امورات وقت پر

موقوف ہین قدرت بھی کارسازی مین مصروف ہین کہ صاحبقران نے دیکھا ایک جانب غضنفر بمعہ اسد ٹہل رہا ہی مگر پریشان آنکھون مین آنسو بھرے ہوے نہایت ہی بیقرار ہی کہ سردار سب ساتھ کے گرفتار ہوگئے قضائے کار اشکال صورت کش کے نعرے کی آواز آئی کہ اے ساحران غدار مسلمانون کو پکڑ لو آج تین دن تین راتین گذر چکی ہین بوقلمون جادو کا مارا جانا بہت شاق ہوا ہی دل چاہتا ہی کہ ان سب مسلمانون کو مٹاؤن انکو زندہ چھوڑکر میدان سے خدمت خداوند ہفت پیکر مین نہ جاؤن یہ کہکے پھر آواز دی ساحرون نے امیر و غضنفر پر بلوہ کیا غضنفر نے ایک گردن سوار کو مارا اُسکے ساتھ ایک جوان تھا اُسنے غضنفر پر ہاتھ تلوار کا مارا تلوار کا ہاتھ مارکے بھاگا غضنفر کو بہت ناگوار ہوا یا تو گھوڑے پر سوار تھے یا گھوڑے سے کودکر اُس شخص کے پیچھے دوڑے صاحبقران بھی کوہ پر آ چکے ہین مگر غضنفر سے دور لڑ رہے ہین غضنفر جو اُس جوان کے پیچھے دوڑا بڑھکر ہاتھ مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے مارکر اُسکو غضنفر نے چاہا پلٹین کہ رونے کی آواز آئی کہ اے فرزند ہم تو تمسے رخصت ہوتے ہین غضنفر نے سر اُٹھاکے دیکھا کہ اسد نامدار کلیجے پر ہاتھ رکھے کھڑے ہین غضنفر نے پکارکر پوچھا کیون قبلہ و کعبہ خیر تو ہی اسد غازی نے جواب دیا کہ اے نور نظر اشکال صورت کش بلا کا ساحر ہی علم نیرنگ و شعبدے سے ماہر ہی اُسنے سحر کر دیا کہ کلیجے مین درد ہی روح قالب سے نکلا چاہتی ہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی پسینہ چلا آتا ہی باپ کا حال غضنفر دیکھکر بیقرار ہوا دوڑا کہا کہ قبلہ و کعبہ یہ انگشتر مہر وماہ موجود ہی اُسکو سینے پر رکھیے تسکین حاصل ہوگی اسد غازی نے ہاتھ بڑھایا غضنفر نے انگشتری اُتاری اسد کے ہاتھ مین دی کہا اُسکو ضرور سینے پر رکھیے گا اسد نے انگوٹھی کو لیکر سینے پر رکھا کہا اے نور نظر تیغہ رومین شگاف بھی مجکو دو تو دل کو تسکین ہو غضنفر نے جلد اپنا فخر و سعادت جانکر تیغہ بھی ہاتھ مین اسد کے دیا بس تیغے کا ہاتھ مین لینا تھا کہ اسد نقلی نے نعرہ کیا کہ باش او دیوانے مجہول تونے تو کلیجے کے ٹکڑے کر دیے وہ وہ ساحر تیرے ہاتھ سے مارے گئے کہ جنکا مثل نہین تھا یہ کہکے دو ہتھڑ مارا کہ غضنفر بھی لڑکھڑا کے گرے ساحرون نے گرفتار کر لیا اسپ باد پا و تیغہ رومین شگاف و انگشتر مہر وماہ قبضے مین کیے اب ساحرون کو اشارہ کیا کہ حمزہ کو کسی صورت سے پکڑ لو دیکھو کن لوگون کو مین نے گرفتار کیا اب حمزہ پر بھی اسی طور سے بلوہ کرو

کہ حمزہ گھبرائے اسم اعظم بند ہو حزر ہیکل ہمارے قبضے میں آئے صاحبقران گھاٹیوں پر لڑ رہے ہین
کہ کان مین آواز پہونچی سر اُٹھا کے دیکھا کہ غضنفر کو گرفتار کرکے لوگ لیے جاتے ہین انگشتر و تیغہ
رو ئین خنگاف و اسپ باد پا ساحرون نے اپنے قبضے مین کیا صاحبقران نے جو یہ معرکہ دیکھا
سر پیٹ لیا فرمایا خدا مالک ہی جو اُسکے نزدیک مناسب ہو وہی بہتر ہی یہ کہتے ہوے بڑھے منظور یہ تھا کہ
غضنفر کو رہا کرون اسکے تحفہ جات نہ جانے پائین جو ساحر تحفہ جات لیے جاتا تھا اُسکی جانب چلے
اُسنے آواز دی کہ ای سنگ ہاے کوہ بو قلمون مجھے حمزہ کے ہاتھ سے بچاؤ یہ کہکے دونون پانون مارے
اور غرق زمین ہوگیا اشکال نے گولہ مارا صاحبقران پر آگ برسنے لگی امیر یا تو قیر نے اسم اعظم پڑھا
آگ دفع ہوئی امیر نے اشکال کو نہ پایا ہزارون جادوگرون نے بڑھکر گھیرا ہی چاہتے ہین لپٹ جائین
حزر ہیکل گلوے اقدس سے اُتارلین مگر صاحبقران اس لطف سے لڑ رہے ہین کہ کسی کو اپنے
قریب نہین آنے دیتے جو قریب آیا وہ مارا گیا صدہا جادوگر مر کر اس مقام پر گرے ہزارہا جادوگرون نے
قصد لے لینے حزر ہیکل کا کیا مگر نہ ہوسکا صاحبقران نے لاشون کے انبار کر دیے خون کا دریا بہا دیا
جمے ہوے لڑ رہے ہین کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ای آقاے نامدار غلام کو بچائیے امیر نے
پلٹ کر عمرو کو دیکھا کہ گرد شعلۂ آتش گھیرے ہین اور عمرو پسینے پسینے کلیجے پر ہاتھ رکھے پکار رہا ہی
کہ غلام کا خاتمہ ہوا چاہتا ہی صاحبقران دوڑے آگ کو گرد عمرو کے دم بدم ترقی ہی امیر
دوڑکر قریب پہونچے فرمایا ای یار وفادار و ای مونس غمگسار نہ گھبرانا مین آ پہونچا یہ کہکے جست کرتے
ہوے صاحبقران جوش محبت عمرو مین دوڑے ہوے جاتے ہین جو ساحر راہ مین ملا اُسنے
سحر کیا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکے اُسے مارا چاہتے ہین برابر اپنے دوست کے پہونچون بمشکل
پہونچے عمرو نے کہا حزر ہیکل مجھے دیجیے کہ مین قلب پر رکھون دل ٹھہرے صاحبقران نے حزر ہیکل
گلے سے اُتاری اور کہا کہ ای یار وفادار یہ حزر ہیکل حاضر ہی اور ای عمرو تیری خیر خواہیان
یاد ہین اگر تو صحبت مین نہ ہو تو وہ صحبت بے نمک ہی لطف صحبت تمھارے ہونے سے ہی یہ کہکے
حزر ہیکل کو عمرو کے ہاتھ مین دیا کہا اب خواجہ کی خیر ہوئی اشکال صورت کش نے جو دور سے
دیکھا کہ حزر ہیکل امیر سے لے لی گئی جست کرکے سامنے صاحبقران کے آیا آتے کے ساتھ ہی آواز دی
کہ او حمزہ اب کہان جاتا ہی یہ کہکے مٹھی سے ایک طائر چھوڑا اُسنے گرد سر صاحبقران چرخ مارا

اُس جلدی مین صاحبقران نے قربان سے کمان ترکش سے تیر لیکر بہ تعجیل تمام اشکال کو تا کا سینہ پر کینہ تاک کر تیر مارا القدرت پروردگار تیر سینے پر پڑا توڑ کر مہرۂ پشت کو پار گذرا لاشہ اسکا چرخ کھا کر زمین پر گرا وہ جو ساحر غضنفر کو لیکر چلے تھے مرتے ہی اشکال کے منھ کے بھل گرے آسمان پر اندھیرا چھا گیا اس زور سے ابر تیرہ و تار اُٹھا کہ تمام میدان کوہستان سیاہ ہو گیا اپنا ہاتھ اپنے کو آپ نہ معلوم ہوتا تھا اسقدر غبار اُڑا کہ سنگباری و برفباری ہونے لگی بعد عرصہ دراز آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اشکال صورت کش بود اب جو اندھیرا دفع ہوا دیکھا فرزندان صاحبقران و سرداران پیر و جوان گھوڑون پر سوار اسلحہ مکمل کافرون کو قتل کر رہے ہین ہنگامہ گیر و دار بلند ہی کفار نہیب شمشیر مردان عالم سے بھاگتے پھرتے ہین سب نے شکریہ صاحبقران ادا کیا صاحبقران نے فرمایا بڑا ساحر زبردست تھا بادۂ کبر و نخوت سے مست تھا ہفت پیکر پرست تھا لیکن مرنے سے اُسکے اہل اسلام کو بڑا نفع ہوا سب اہل اسلام کے گرفتار کرانے کی تدبیر اسی ملعون نے کی تھی اسی کے سحر کے پتلے تھے جنھون نے سحر تیار کیا تھا کہ فرزندان صاحبقران کو پکڑ لین اللہ کی عنایت سے کوئی مجھ تک نہ اسکا غضنفر روتا ہوا سامنے آیا عرض کی کہ نانا جان مین تو چھوٹا لیکن تحفہ جات میرے کوئی لے گیا صاحبقران نے فرمایا تھوڑے عرصے مین نہ تم تھا حرز ہیکل مجھسے بھی لے گیا اور پہلے تمسے آکر تحفہ جات لیے کہ بدیع الزمان گھوڑا اُڑاتے ہوے آئے سلام کیا اور عرض کی کہ غلام کے پاس نقش رو سحر تھا کسی ساحر نے مجھسے لے لیا مجھے گرفتار کرکے لیچلا تھا راہ مین بھٹکا گھبرا کے کہتا تھا کہ میرے آقا پر کچھ آفت آئی راہ بھولا بھولا پھرتا ہون کیسا ناچار و پریشان ہون یہ باتین وہ کر رہا تھا کہ ایک برق گری وہ شخص جل کر خاک ہوا اور عرصہ دراز تک اندھیرا رہا بعد اُسکے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اشکال صورت کش بود نہین معلوم نقش کہان لے گیا صاحبقران نے فرمایا کہ اے نور نظر اب واپس ہو یا شمشیر زنی کرو جب یہ مقام فتح ہو گا اُس وقت حال یہان کا کھلیگا اور تحفہ جات بھی ملین گے یہ کہکر صاحبقران تلوار کھینچ کر کافرون پر جا پڑے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا مغلوبہ اُسی طرح ہونے لگی عیارون نے مکر شروع کیا عورت بنکر ساحر کے پاس گئے لگا کر گوشے مین بُلایا دم دیکر قتل کیا ادھر صاحبقران عالیشان اسم اعظم پڑھ رہے ہین تیغہ عقرب سلیمانی ہاتھ مین

صدہا کافر واصل جہنم کیے اب اس وقت بارہ منزل کے گرد سے کا جنگل ہر کل مقام پر تلوار چل رہی ہر دیہات وقریات مین عذر پڑا ہر گانون پھک رہے ہین رعایا کو فرار پر قرار ہر زراعت یا مال جان بچنا محال تحصیلدار مال کرتے ہین لڑائی پر مرتے ہین سامان کرکے چلے تھے کہ گانون کی قرقی کرین راہ مین ساتھ والون نے کہا کہ ذرا لڑائی بھی دیکھ لیجیے کہ ایک طرف سے دیکھا گرد اڑی مسلمان تیغ بکف آکر پہونچے ایک طرف سے ساحر آئے تلوار چلنے لگی زمیندار ان بانون کو نہین جانتے تلوار لیے پکارتے پھرتے ہین کہ مسلمانون کو پکڑ لو جس طرف سے گانون والے نکلے مارے گئے گھمسان کے ساتھ تلوار چل رہی ہر ہزارہا جادوگر مارا گیا لاشے تڑپ رہے ہین دریائے خون صحرا سے ہو لنجر مین جاری ہر صاحبقران حیران وپریشان ہر طرف نگران کوئی قصہ نہین معلوم ہوتا حیران ہین کہ یا امیر تحفہ جات لیکر یہ ساحر کہان گئے یہ کہتے ہوے جاتے تھے کہ تحصیلدار کو آتے ہوئے دیکھا ادھر سے شاہزادہ جہانگیر آتے تھے آکر گرے تحصیلدار صاحب وغیرہ مارے گئے سردارون نے کہا حقیقت مین اب تو تحفہ جات کا ملنا بہت دشوار ہر امیر با توقیر فرماتے ہین خواجہ بڑا ساحر نامی وگرامی تھا اسکے مارے جانے سے تمام صحرا کے چمن جلے کوئی نخل پھولون کا نہین باقی رہا سب جلے صحرا مین سناٹا ہوگیا یہ ذکر تھا کہ ایک دا زمہیب آئی زمین تھرائی اور یہ ثابت ہوا کہ کوئی آسمان سے کہہ رہا ہر کہ اے بندہ مغضوب تونے غضب کیا کہ اشکال صورت کش کو مارا یہ ساحر قدیم بلکہ قدرت کا ندیم تھا اسکا خون بالا بالا نہ جائیگا خون اسکا رنگ لائیگا رومال سے ہاتھ باندھکر اپنے کو بیچ صحرا مین ایک چاہ بزرگ ہر اسمین جاکر جلد گرادے ورنہ اس ذلت سے مارا جائیگا کہ نابیان وریا ومرغان صحرا تیرے حال زار پر افسوس کرین مگر قدرت کو پیدا کرنیکا خیال ہر سپہ سالار قدرت تونے مرتبہ خداوندی کو نہ جانا کہان کہان تجکو بچایا پردہ قاف مین اٹھارہ برس لڑا قدرت تیرے ساتھ رہے دیو سمندون ہزار دست کو تیرے ہاتھ سے قتل کرایا چشمہ حیوان اسکی نگاہ سے نابود ہوا تب وہ مرنے پر موجود ہوا میان عمرو کو سب مصیبتون سے بچایا تونے آج غضب کیا کہ اشکال صورت کش کو مارا بس قدرت نے جو حکم دیا وہی کر آخر مین یہی کرنا ہوگا یہی کنوان تیرا مقام ہر اسی کے گرنے مین تیرا نام ہر امیر نے یہ آواز سنکر لاحول پڑھا فرمایا خواجہ سنتے ہو مکار نے کیا دام مکر پھیلایا لیکن ہزارون بندگان خدا

یہ صدا سنکر کنوئین مین گر پڑے بعض نے ہتھیار کھول کر کنوئین مین پھینکے آپ ایک جانب بھاگے یہ نفع حاصل ہوا کسی نے کسی کی کمر مین پنجہ دیکر کھینچا اُسے کنوئین مین لا کر ڈالا کنوئین مین ڈوبے ہزارون ساحر اور ہزارون غیر ساحر کنوئین مین ڈوب کر تمام ہوے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکے نعرہ کیا کہ کیون یارو حرام موت جان دیتے ہو اپنا خون اپنی گردن پر لیتے ہو کہان دوڑے جاتے ہو اپنے کو روکو وہانتک نہ جاؤ یہ جو صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکے نعرہ کیا یا تو غول کے غول جاتے تھے یا ٹُکے ابر سیاہ جو آسمان پر چھایا تھا اُس سے آواز آئی کہ ای بندگان خدا کیون جاتے جاتے رُکے سپہ سالار قدرت کے کہنے پر نہ بھٹکو اپنے کو کنوئین مین گرا دو یہ جو آواز آئی پرون مین غریوہا ہزارہا نے گھوڑے صف سے نکالے اور آواز دی کہ یا خداوند تیرے حکم کے پابند ہین جو تونے حکم دیا ہم بھی چاہتے تھے تیرے حکم کو نباہتے تھے اب چاہ روشن مین جاتے ہین رحم تیرا شریک رہے یہ کہکے گھوڑے چمکائے اور کنوئین مین جا پڑے پیدل پلٹنون سے نکلے طرف آسمان کے منھ کیا آواز دی کہ یا خداوند ہم تیرے حکم کے پابند ہین آپ خداوند ہین اگر یہی حکم ہے تو حاضر ہین یہ کہا اور کنوئین مین جا پڑے ہزارون لاکھون اہل اسلام ساحران نامدار وہمراہیان بوقلمون نے کہ وہ یہانکا حاکم تھا اسکا نام لیا اور کنوئین مین جا پڑے بوقلمون کا نام لیکر ہزارہا جادوگر روتے ہین کبھی شرمندہ ہوتے ہین ان سب مین کوئی سمجھنے والا نہین کہ ہفت پیکر کی ماہیت کو سمجھے کہ ہر روز ساکون پہاڑون پر ظہور کرتا ہی یکتائی پر مرتا ہی ہر طرف ہنگامہ بلند ہر خورد کلان دردمند ہی غریو ہی کہ قدرت کے حکم مین فتور نہ پڑے جو فرماتے ہین وہی کرو قدرت نہ رنجیدہ ہون جو حکم قدرت کا ہو وہ بجا لائین ایک غریو ہی تمام صحرا جاؤ سے معمور ہر ایک بے قصور مبتلاے دام فتور ہر ایک کا یہی قول ہی کہ قدرت کو اختیار ہی یہ کہا اور کنوئین مین گر پڑے لیکن کنوان معمور نہین ہوتا ہر ایک کو یہی خیال ہی کہ قدرت کے پاس پہنچین قدرت کیسے خوش بیٹھے ہین ہمین بلا رہے ہین افسوس کی بات ہی کہ حکم خداوند سے گردن تابی کرین صاحبقران نے جو دیکھا کہ جب صدا ابر سے آتی ہی یہ تاثیر دکھاتی ہی کہ ہزارون لاکھون بندگان خدا کنوئین مین گر پڑتے ہین جب صاحبقران آگے بڑھ کے اسم اعظم پڑھتے ہین تب ور اُرکتے ہین پھر ابر سے آواز آتی پھر وہی جوش وخروش ہوا گھوڑے چمکاکے دوڑے کہ کنوئین مین جا کر اپنے کو گرائین صاحبقران نے بڑھ کر نعرہ صاحبقرانی کیا آواز دی کہ او بیحیا بندگان خدا کے

کیون کنوئین مین گرنے کو کہتا ہے یہ کہکے صاحبقران ٹرہے اسم اعظم الٰہی با واز بلند پڑھا کہ کنوئین سے ایک ساحر سیہ فام بد انجام یہ باتین کہتا ہوا نکلا آواز دی کہ او حمزہ مجھسے مقابلہ کر یہ کہکے اُسنے گینڈا پھینکا ادھر سے صاحبقران اُدھر سے وہ ساحر اور اُسنے اپنے نام کا نعرہ کیا کہ منم جہانگیر او حمزہ میرے مقابلے مین تو آ تو چلو تمکو قدرت نے بلایا ہے یا صاحبقران مقام افسوس ہے قدرت نے کیا کیسا سرفراز کیا آپ نے شکر یہ خداوند تک ادا نہ کیا آپ چلیے آپ کو یاد کیا ہے یہ کہکے وہ ساحر بڑھا صاحبقران نے گھوڑے کو پھیرا کیا طرف حریف کے چلے حریف نے آواز دی کہ او حمزہ اب تو میرے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگا صاحبقران بڑھے تھے کہ ساحر پہ جا پڑون درد کوہ سے آواز آئی کہ صاحبقران زمان مشتاقان حال کا بھی کچھ خیال ہے ذرا ادھر متوجہ ہوجیے صاحبقران جو پلٹے دیکھا کہ ایک مہ جبین سادہ مزاج حسینون کے سر کا تاج بوٹا سا قد حجرامان خرامان سامنے صاحبقران کے آئی مگر بیکار ہی ہوئی دونون ہونٹھ ہلتے ہوئے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے نظم

کیا رم نہ کروگے اگر ابرام نہ ہوگا	الزام سے حاصل بجز الزام نہ ہوگا
کاش آپ وہ آئین وہ سنون نازکی باتین	قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہ ہوگا
ہان جوش تپش چھیڑ چلی جائے کہ پر تو	جھڑ جائینگے فرسودہ اگر دام نہ ہوگا
ناکامی امید پہ صبر آئے تو کیا آئے	ہر بات مین کہتے ہو کہ یہ کام نہ ہوگا
منقوش دل خلق ہے پرہیز کی خوبی	کتنا ہی کرے ظلم وہ بدنام نہ ہوگا
بیٹھا رہون کیا منتظر دور مین ساقی	اتنون مین کوئی میکدہ آشام نہ ہوگا
اس جوش تپش پر ہوئی مشکل سے رسائی	صد شکر گذر غیر کا تا بام نہ ہوگا
کیا کیجیے دل شوخی فطرت پہ جو آجائے	یہ تو مین سمجھتا تھا کہ وہ رام نہ ہوگا
گلرنگ ہوا گریہ خون سے مراد اس	کیا اب بھی خجل چرخ سیہ فام نہ ہوگا
خود ہو گئی ہجران مین تڑپنے کی شب حل	گو مین ہوا کئے مجھے آرام نہ ہوگا
ہین پاک نظر ہم تو ملے ذوق نظر عشق	بے چاشنی بوسۂ دشنام نہ ہوگا
کم ظرفی اغیار پہ ساقی کو نظر ہے	افسوس می آلودہ لب جام نہ ہوگا
وہ شوق فریب قلق غیر مین آیا	اب مجھسے تو صبر اے دل ناکام نہ ہوگا

کیا فتنۂ محشر کو قدِ یار سے نسبت
ہے خاص گشتی و لولہ عام نہ ہوگا
اغیار سے بے فائدہ ہے گرمی صحبت
کاہیکو جلیگا جو کوئی خام نہ ہوگا
ہے مہر تجھے دیکھ کے شرمندہ و مشتاق
اتنا کہ ظہور سحر و شام نہ ہوگا
بلبل کے سے نالے کرے صبا کی سی کر دن سعی
میرا نہ ہوا ہے وہ گل اندام نہ ہوگا
وہ مشق رہی اور نہ وہ شوق ہے مومن
کیا شعر کہین گے اگر الہام نہ ہوگا

صاحبقران اس صدا کو سنکر نہایت حیران ہوے اس نازنین کے بتانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فقط گار علم موسیقی ہے راز و نیاز با تون مین اعجاز مجسم ناز و نیاز صاحبقران قریب پہونچے نازنین نے مسکرا کر کہا کہ کیون صاحب ہمنے تمھین اسقدر آگاہ کیا تمھارے ذہن مین نہین آیا یہ مقام سعد عملداری خداوند ہفت پیکر ہے آج تک یہانسے کوئی صحیح و سالم نہین گذرا جو بدعت آپ کی طرف سے ہوئی یہ بدعت کبھی یہان نہین ہوئی تھی تصویر خداوند شکست ہوئی اشکال صورت کش ایسا ساحر مارا جائے اب قدرت کو آپ سے زیادہ ملال ہے اگر آپ اپنی زندگی چاہتے ہین تو فوراً سجدہ کیجیے ورنہ باعث خرابی کا ہوگا صاحبقران نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتی ہو اُسنے مسکرا کر منھ پھیرا کہ دوسری طرف سے آواز آئی کہ یا صاحبقران زمان ذرا ادھر توجہ فرمائیے اب جو صاحبقران نے سر اُٹھا کے اوپر دیکھا ایک معشوقہ پریزاد مسکراتی ہوئی آتی ہے اور یہ اشعار عاشقانہ زبان پر ہین

نظم

مرگ اغیار لب پہ لا نہ سکا
وہ قسم ہون جو یار کھا نہ سکا
اسقدر ضعف تھا کہ تیر انداز
تھی تمنا مگر اُٹھا نہ سکا
مر کے ٹھنڈا کہین نہ ہو جائے
اس لیے وہ مجھے جلا نہ سکا
تجلی دیکھو تو میری تربت پر
ایک آنسو بھی وہ گرا نہ سکا
اُٹھ نہ جائے رقیب محفل سے
مجکو پہلو مین وہ بٹھا نہ سکا
تھا جو اشک عزیز خاطر مین
دیدۂ تر مجھے بہا نہ سکا
حسن تیرا وہ ماہ تابان تھا
ابر گیسو جسے چھپا نہ سکا
دار فانی مقام لغزش ہے
کوئی اپنا قدم جما نہ سکا
نہ ملا کوئی وقت تنہائی
حال دل یار کو سنا نہ سکا
جانتا تھا پڑے رہین گے وہین
اس لیے یار گھر بتا نہ سکا
نہ منا لڑکے وہ بہت چاہا
ایسے بگڑے کہ پھر بنا نہ سکا
دیکھکر بدگمانیان اُنکی
نامہ بر خط مرا پڑھا نہ سکا
کس طرح عرض مدعا کرتا
غیر کو پاس سے ہٹا نہ سکا
آرزو مند رہگیا مجنون

میرے آگے فروغ پا نہ سکا	کینہ شوق رقیب تھا ای دوست	کہ طبیعت سے تیری جا نہ سکا
کیا ندامت ہوئی ہی قاتل سے	ناز خنجر گلو اٹھا نہ سکا	خوف تھا غش اکھین نہ آجاے
مین شگافت جگر دکھا نہ سکا	ناتوان تھا نسیم اس درجہ	کہ وہ زنجیر پا ہلا نہ سکا

دونون نازنینان مہ جبین پہونچین دونون ہاتھ امیر کے تھامے ہوے ناز و کرشمہ کرتی ہوئین طرف کنوئین کے لے چلین عمرو ہر چند زنبیل بجاتا ہی پکار پکار کر اشعار مدعا پڑھتا ہی صاحبقران نہین پلٹتے ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین جب لب چاہ پہونچے تو دونون نے مسکرا کر کہا کہ یا صاحبقران دیکھیے اس کنوئین مین پانی بہت ہی دیکھیے ستارہ چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہی دونون نے یہی کہا امیر نے سر جھکا کے کہا کہ ارے پانی کہان ہی یہ کہہ کے جھکے دونون طرف سے دونون نے صاحبقران کو ڈھکیل دیا صاحبقران پانی مین جا کر گرے کنوئین سے شعلہاے آتش نکلنے لگے وہ جو ابر آسمان پر چھایا تھا اُس سے ایک صداے مہیب آئی کہ ای فرزندان حمزہ و ای سرداران سپہ سالار قدرت اپنے کو پاس صاحبقران کے پہونچاؤ جبکے کان مین یہ آواز پہونچی گھوڑے کو چمکایا اور کنوئین مین اپنے کو گرا دیا گرنے کے بعد جو گذریگی وہ حال تحریر ہوگا القصہ حضور مالک و بہرام کنوئین مین گر رہے ہین داراب و خورشید و تورج و ایرج نوجوان یہ چارون شیر جھپٹتے ہوے طرف کنوئین کے چلے مرکب باد رفتار جوان شیر دل ہوشیار نیزے ہلاتے ہوے مرکب چمکاتے ہوے جاتے ہین خواجہ عمرو نے جوان چارون شیرون کو اس حال مین دیکھا پکارا کہ ای بیٹا ایرج کہان جاتے ہو ایرج نے جواب بھی نہ دیا تورج کو پکارا تورج نے پلٹ کر کہا کہ مین اسوقت ایک کار ضروری کو جاتا ہون اور وقت فرمائیے گا پھر داراب کو پکارا کہ ارے تجھے نہین بہچانتا ذرا ٹھہر جا مین کچھ کہونگا لاکھ عمرو چیخا بیٹا داراب نے گھوڑا نہ روکا خورشید کو پکارا کہ بیٹا ہاشم تیغ زن سے تمھاری فریاد کرونگا نہین رکتے ہین کچھ کہنا تھا نہ سنوگے تو پریشان ہوگے ہر چند عمرو نے تصریح کی احسانات گذشتہ جتائے ان چارون نے جواب بھی نہ دیا ایرج کو پکارنے پکارتے یہ بھی کہا کہ ارے منم پیر قطب دوران و داراب سے پکار کر کہا کہ منم پیر زال روشن ضمیر ہر چند پتے دیے نشان دیے آخر کسی نے کچھ جواب نہ دیا اور گھوڑون کو مہمیز کرتے ہوے چلے گھوڑے طرارے بھرتے ہوے قریب چاہ پہونچے آپس مین تکرار ہونے لگی وہ کہتے ہین کہ پہلے مین جاؤن ایرج کہتے ہین

کہ پہلے مین جاؤنگا آخر تلوارین کھنچین آپس مین تلوار چلنے لگی ایرج نے خورشید کو زخمی کیا داراب نے توریج کو زخمی کرکے گھوڑون کو اُڑایا اور گھوڑون کو کنوئین مین ڈالدیا خورشید و توریج نے جو دیکھا کہ داراب و ایرج گھوڑون کو مہمیز کرکے کنوئین مین کودے دونون تلوار کھینچکر پیچھے دوڑے جب ان دونون کو نہ پایا خود بھی کنوئین مین پھاند پڑے معلوم ہوتا ہی یہی چاہتے تھے لندھور نے گرز اُٹھایا مالک نے نیزہ چمکایا آپس مین لاف وگزاف کرتے ہوے پہلے لندھور جاکر مع فیل میمونہ نگار شیون پرنزاد و فرہاد خان دونون فرزندہاے قبلہ وکعبہ کہکر کنوئین مین جا پڑے انکے بعد سرداران لندھور یعنے عادل و فاضل پہلوان اورنگ و گورنگ پہلوان جو آیا وہ کنوئین مین جا پڑا بہرام و قاسم و بدیع الزمان و نورالدہر تار بندھ گیا جو سردار قریب کنوئین کے پہونچا وہ کنوئین مین گر پڑا عمرو دیوانہ وار وحشی مثال ایک ایک کا نام لیکر چیختا ہی کہ ارے منحوسو کہان جاتے ہو کہ رستم پیلتن علمشاہ نوجوان استربالا کیو د کو چمکاتے ہوے طرف کنوئین کے چلے آلاگر دوما لاگر دو کیپی ارزال و کیپی زلزال دونون باپ بیٹے گھوڑون کو اڑاتے ہوے نہنگ بچہ دریائی و ساقط شاہ دربندی جملہ سرداران رستم آمادہ مرگ مہیاے قضا گھوڑون کو مہمیز کرتے ہوے آقا کی محبت کا دم بھرتے ہوے یا تو لڑ رہے تھے علمشاہ نے اُدھر گھوڑا پھیرا سب انکے ساتھ ہوے گھوڑے طرارے بھرتے ہوے جاتے ہین سمک ایسا عیار چست و چالاک بیباک رکاب سے لپٹا ہوا ہر مقام پر یہی قول ہی کہ غلام آپ کے ساتھ ہی جہان حضور جائین غلام کو ضرور لیجائین رستم کہتے ہین کہ اے برادر ہمارا تمھارا مرنے پر بھی ساتھ نہ چھوٹیگا مسروق دیوانہ چوب کاندھے پر رکھے ہوے کہتا ہی کہ اے آقاے شیخ غلام کو اپنے ساتھ لیجیے یہ فرمائیے کہ نرزک آج کل کہان ہی نرزک کو جاکے لاؤن آقا اصل تو یہ ہی کہ تم نرزک سے زیادہ خوبصورت ہو جب تو نرزک تمپر جان دیتی ہی علمشاہ ہنستے ہوے داہنے پر مسروق دیوانہ بائین پر نہنگ بچہ دریائی دیوانے پن کی حرکات کرتے ہوے کہ اے آقاے نامدار و اے مولاے قدر شناس ہم تو غلامان قدیم ہین سرکار کے ساتھ ہین گے سمک قدمون سے لپٹا ہوا عمرو نے رستم کو جو اس حال مصیبت مآل مین دیکھا آواز دی کہ ارے ظالم کہان جاتا ہی اے رستم تم اس طلسم کے فتاح ہو اے منازل عجائب و غرائب کے سیاح ہو ہرچند عمرو چیخا چلایا رستم نے جواب بھی نہ دیا مع اپنے سرداروں کے

قریب اُس کنوئین کے پہونچے جو فلک نے چاہا وہ ہوا چھانک کر سماک نے عرض کی کہ یہ مقام گلشن ہی آپ کے سب بھائی پھر رہے ہین گویا یہ مقام صحن چمین ہی عمرو ڈرا کہ جاکے رستم کو بلاؤن اور کنوئین مین گرنے دون سماک نے جو دیکھا کہ عمرو دوڑا ہوا آتا ہی کہا کہ ای آقاے نامدار عمرو دوڑا ہوا آتا ہی اگر وہ قدمون سے لپٹ جائیگا تو کچھ نہ بن پڑیگا رستم نے گھوڑا اٹھایا جھم سے کنوئین مین پھاند پڑے ساتھ کے سردار بھی جھم جھم کودے سماک بھی پھاند پڑا تھوڑے ہی عرصے مین علمشاہ مع چار سو سردار فوج دریا موج کنوئین مین گرکر غائب ہوے عمرو وہانسے ہٹ کر کنارے آیا ابر آسمان پر چھایا ہوا ہی برقین لوٹتی پھرتی ہین کبھی آواز آتی ہی کہ اے بندگان من جلد ہمارے پاس آؤ صحراے ویران مین تمھارا رہنا نہایت ناگوار ہی جون جون یہ آوازین کان مین آتی ہین لوگ ہر طرف سے دوڑے ہوے چلے جاتے ہین بڑی خوشیان کرتے ہوے جاتے ہین ایک سے ایک یہی کہتا ہی کہ یارو چلو قدرت بلاتے ہین چلکے تماشاے قدرت دیکھین یہان جنگل مین کیا رکھا ہی اور ذرا دیکھو کہ کنارے کنوئین کے فرشتے ٹہل رہے ہین ہمکو بہ محبت بلاتے ہین ہم خدمت خداوند مین جاتے ہین چہار طرف سے سرداران صاحبقران بڑے جوش وخروش سے چلے آتے ہین قریب آئے اور کنوئین مین پھاند پڑے جب عمرو نے خیال کرکے دیکھا کہ کئی سو سرداران نامی وپہلوانان گرامی کنوئین مین گر گئے عیار غول کے غول ہاتھ سے ہاتھ پکڑے ہوے کہتے ہوے کہ چلو خداوند نے بلایا ہی ہر چند خواجہ عمرو چیخے چلائے کسی نے جواب بھی نہ دیا گئے اور کنوئین مین گرے اب جو جا بجا باقی ہین جوش مین دوڑے ہوے چلے جاتے ہین قریب کنوئین کے پہونچے اور گرے عمرو نے دیکھا کہ پسینہ چلا آتا ہی قلب تھراتا ہی دل مین یہی آتا ہی کہ اپنے کو اُس کنوئین مین گرادین عمرو وہانسے بھاگا آواز آئی کہ او ساربان زادے کہان جاتا ہی سیر زندانخانۂ قدرت نہ کریگا سیر کا نام سنکر اور ہاتھ پانون مین رعشہ آیا قلب تھرایا عمرو بھاگ کر اُس جنگل سے الگ کھڑا ہوا سردارون کو دیکھا کہ جوش مین آتے ہین اور کنوئین مین گرتے ہین عمرو اس حال کو دیکھکر بہت رویا طرف آسمان کے سر اٹھایا پکار اُٹھا کہ ای خالق لیل ونہاران سرداران صف شکن وجوانان تیغزن نے کیا جادو پیدا کیے تھے ایک دم بھر مین یون مٹ گئے برسون مین لڑ بھڑکے قلعہ جات پر یہ فوجین شکن کی تھین ای معبود گلزار ابراہیم پر خزان نہ آنے پائے اس باغ مین ہمیشہ بہار دیکھین کوئی درخت اس باغ کا نام خزان نہ سنے گلچین یا باغبان کا یہان گذر نہ ہو

گل و غنچے تر و تازہ ہو گئے ہیں عندلیبان خوشنوا آمد بہار کی خبر سناتی ہیں

نظم

بادشہ فرماں رواے خشک و تر بندہ نواز
مالک الملک و خداے بحر و بر بندہ نواز

سایہ گستر ہست مثل ابر تر بندہ نواز
بر سر لب تشنگی بارد اگر بندہ نواز

بے نوایان را نوا بیتاب را تاب و تواں
تنگدستان را ببخشد گنج و زر بندہ نواز

رحم فرماید خدا روزی دہد بخشد گناہ
میکند بندہ نوازی سر بسر بندہ نواز

بر سر گردوں بیک پرواز مرغ دل رسد
گر عطا فرمایدش از غیب پر بندہ نواز

کی فرستد سائل درگاہ والا جاہ را
از آستان خویش بہ باب دگر بندہ نواز

رہبرے حق میکند اہل ہدی را سوے خویش
ہر بشر را باز میدارد ز شر بندہ نواز

سرفرازی حاصلت گردد میان بندگاں
میکند یا ز الطاف فرماید اگر بندہ نواز

اس خضوع و خشوع میں عمرو نے رو رو کے دعا کی کہ آنکھ بند ہونے لگی غنودگی جو عمرو کو ہوئی دیکھا کہ ایک بزرگ سامنے کھڑے ہیں فرماتے ہیں کہ اے عمرو نہ گھبرا یہ راستہ طلسم کا یہی تھا اگر اس مقام پر نہ آتے اور گرفتار نہ ہوتے تو رسائی تا بہ طلسم ہفت پیکر ناممکن تھی اُٹھ کے سامنے جو پہاڑ ہیں جو صحرا ہے اُس طرف جاؤ جو کچھ دیکھنا بموجب اُسکے کاربند ہونا یہ خواب دیکھ کر عمرو کی آنکھ کھلی دیکھا جنگل میں سناٹا ہے ایک نخل کے نیچے میں بیٹھا ہوں کہیں انسان و حیوان کا پتہ نہیں پس عمرو اُٹھ کر جس جنگل کا پتہ دیا تھا اُسی صحرا کی جانب روتا ہوا چلا کہ دیکھوں اے عمرو کیا انجام ہوتا ہے دیکھیں آقا تک کیونکر پہونچنا ہوتا ہے کیوں اے عمرو دم بھر میں یہ آفت برپا ہوئیں کل سردار ایک جال میں کٹے عمرو تو اس کیفیت میں جنگل جنگل مارا مارا پھرتا ہے دیوانہ وار وحشی مثال کبھی کسی نخل پر چڑھ گئے چار جانب دیکھا پھر اُتر آئے اور ایک جانب چلے اسی طرح خواجہ عمرو کو کئی دن پھرتے ہوے اس جنگل میں گذر گئے رات کو کسی مقام پر پڑ رہے صبح کو اُٹھے پھر اُسی صحرا میں دوڑنے لگے تلاش ہے کہ اے عمرو کیونکر آقا کے پاس پہونچوں خواجہ عمرو تو اس خیال میں ایک نخل کے نیچے بیٹھے رو رہے ہیں صبح کا وقت ہے لیلائے شب داخل قصر مغرب ہوئی مجنون روز اپنا رنگ جما رہا ہے کہ خواجہ عمرو نے دیکھا ایک آندھی سیاہ اُٹھی ہزار ہا زاغ کاؤں کاؤں کرتے ہوے سامنے سے گذر گئے عرصہ دراز تک جب زاغ گذر رہے عمرو نے اپنے کو پتوں میں چھپایا ہے نگاہ غور دیکھ رہے ہیں کہ ابر سیاہ شق ہوا

دیکھا خواجہ عمرو نے کہ زاغون کے بیچ سے ایک طوطی زرین بال پیدا ہوا ایک شاخ نخل پر آکے
بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا جب زمزمہ سرائی کر چکا وہ ابر بھی مُڑ کا طوطی شاخ نخل سے اُڑ کر قریب
ابر کے پہونچا ابر مین ایک ٹکر لگائی ابر شق ہوا ابر نے چیخ ماری چیخ مار کر شق ہوا دیکھا ایک تخت ہی
اسپر ایک نازنین چہاردہ سالہ زلفین آراستہ کاکلین لہرا رہی ہین عارض انور رشک آفتاب
ومہتاب دہن غنچۂ گلاب دونون ہونٹھون مین مسیحائی طائرون کی زمزمہ سرائی حقیقت مین
[illegible] دلکا وسیدھ زمزمہ سرائی کرنا کبھی قہقہہ زن ہونا ایک عجب لطف معلوم ہوتا تھا اور یہ اشعار
محبت آثار اُنکی زبان پر جاری تھے نظم

زاغون سے باغ باغ ہی بستان سرائے دل — گیا بیخزان بہار رہی کاکہین فضائے دل
مر جلئے بھول کر نہ کسی سے لگائے دل — یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آئے دل
قسمت سے نقش پائے صنم کو جو پائے دل — سو جان سے فدا ہو وہین لوٹ جائے دل
لوٹا جو کوئے یار سے ہونگا فدائے دل — لونگا قدم مین آنکھون سے چھو ہونگا پائے دل
سُنئیے گا آپ مجھسے اگر ماجرائے دل — جائے کہین نہ ہاتھون سے بیٹھے بٹھائے دل
بر مین وہ گل جو آئے تو گل ہو قبائے دل — گل کی طرح خوشی سے نہ پھولا سمائے دل
بوسہ دہان یار کا لے منھ کی کھائے دل — اور فرط شوق سے نہ کہین منھ کو آئے دل
دیکھے نظر دل آئے ہی عین خطائے دل — پامال عشق مین ہو یہی ہی سزائے دل
تا صبح خطا معاف کسی پر نہ آئے دل — جی چھوٹ جائے ہاتھ سے جسوقت جائے دل
وسعت یہ ہی نہ کون ومکان تک سمائے دل — حسرت ہی تنگ بلیٔے ترا تنگنائے دل
درمان ہی درد ہی غم جانان دوائے دل — عاشق کو عشق کا ہی مرض ہی شفائے دل
دل مین ندائے غم ہی تو غم مین صدائے دل — دل غم پکارتا ہی تو غم ہائے ہائے دل
دلدار کام کرتی ہی آہ رسائے دل — نادان نہ دل شکستون کی لے بد دعائے دل
آنکھین بھی رو کے پھوٹ گئین دیکھ لاعلاج — شامل رہا نہ درد مین کوئی سوائے دل

اُس نازنین نے مسکرا کر کہا کہ کیون طائران طلسمی یہ تمنے کیا حرکت کی کیون اس صحرا مین ٹھہرے
قدرت نے منع کیا تھا کہ وہان نہ ٹھہرنا اور تم ٹھہر گئے ابر سے آواز آئی کہ اری نادان مشیت قدرت

خالی از حکمت نہین ہے جو مناسب جانتے ہین وہ تقدیر کرتے ہین فلک پہ ماہتابان وا ختر درخشان رات کا یہ سامان دن کو مہر تابان کیا روشنی دکھاتا ہے ہر رنگ مین جلوۂ قدرت نظر آتا ہے باتون مین کیا رنگ دکھائے بلبلون کو عاشق گل کیا قمری نے محبت سرو پہ توکل کیا شا خون کے دم خم پا شمشیر دو دم بچے خنجر پران شبنم سویرے آ گرتی تکلف سے گلون کا منھ دھلاتی ہے نسیم باغ کیا رعنائی و زیبائی دکھاتی ہے بہ تکلف باغ مین چلنا کسی مقام پہ مچلنا ہر مقام پہ خیال رہتا ہے کہ دوڑ کر نہ چلون کر روکے گل پر گر و نہ پڑے ایسا نہ ہو کہ صبا کسی شجر سے لڑے اسے سمجھ تو کیا مراد ہے ہمکو بخوبی یاد ہے کہ اس صحرائے ویران کف دست سیدان مین عمرو عیار نے اپنا مقام کیا ہے ہم تلاش مین عمرو کی نکلے ہین آج تین دن گذرے یہی فکر کرتے ہوے لیکن مدعاے قلبی حاصل نہین ہوتا کیون ہوا طیران تمھین بخوبی یاد ہوگا کہ قدرت نے کیا ارشاد فرمایا تھا کہ اسی ہفتے مین ان سب کا خاتمہ کرینگے لیکن یہ بھی فرمایا کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو تلاش کرکے لاؤ اگر عمرو نہ ملیگا تو مقدمہ ملتوی رہیگا کیون ہوا کہین پتہ لگا پھر ابر سے آواز آئی کہ خواجہ عمرو کا پتہ ملنا دشوار ہے عمرو نے گلیم اگر اوڑھ لی کہ کوئی مجکو دیکھ نہ لے تو بڑی خرابی ہے خواجہ عمرو گلیم اوڑھے دیکھ رہے ہین کہ وہ ابر تھما ہوا ہے جیسے کوئی کسی فکر مین ہوتا ہے سوچ رہے ہین کہ اے خواجہ کیا تدبیر کرون کیا مقام سخت ہے تقدیر اس مقام پہ لائی دیکھیے ان ظالمون کے ہاتھ سے کیونکر رہائی ہو دل کو پیچ و تاب ہے لیکن تھوڑی دیر تک وہ ابر ٹھہرا زاغ و زغن جو ابر سے نکلے تھے چہار طرف جنگل مین دوڑتے پھرے بعد تھوڑی دیر کے پلٹ کے آگئے آواز دی کہ اے ابر رحمت واے نازنین مہ جبین سب طرف ڈھونڈھا کہین پتہ عمرو کا نہ لگا ابر سے آواز آئی ہم اسی مقام پر اتر ینگے عمرو کو گرفتار کیے نہ جائینگے یہ کہکر آواز دی کہ اے حاضرین وقت بارگاہ اتارو اسباب عیش و نشاط مہیا کرو اسی وقت وہ ابر زمین پر آیا تھوڑے عرصے کے بعد دیکھا سب نے کہ بارگاہ استادہ ہوئی شراب کباب و گزک وغیرہ یہ سب چیزین موجود ہین وہ نازنین مسند پہ بیٹھی ہوئی ہے خواجہ عمرو نے جب دیکھا کہ کنیزین باہر پھرنے لگین ابر آسمان پر چھایا ہے ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے گھاس خودرو سے جنگل نمونۂ گلشن ہر سمت آہوان صحرائی کرچھالین بھرتے پھرتے ہین کچھ طائران دشت مصروف زمزمہ سرائی محفل کی رعنائی و زیبائی اس نازنین نے آواز دی کہ ارے گائن کو بلاؤ کنیزین دوڑین خواجہ عمرو نے دیکھا سامنے جنگل مین ایک

قریہ ہی ایک نازنین نے نکل کر پتہ بتایا وہ سامنے نیم کے پیڑ کے آگے مکان خوش گلو کا ہی کہنا کہ ملکہ آفتاب جمال نے طلب کیا ہی عمرو یہ سب باتین سُنا کیا دیکھا ایک کنیز طرف قریے کے چلی خواجہ عمرو بھی جلدی سے قریب قریے کے پہونچے پکار کر کہا کہ ای بوا جانے والی ذرا ٹھہر جاو مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو سرکار کو جلدی ہی کنیز نے پلٹ کے دیکھا کہ ایک خدمتگار دوڑا ہوا آتا ہی کنیز ٹھہر گئی خدمتگار نے قریب آکر کہا کہ کیونکہ ممکن ہی خوش گلو کو جلدی بلائین سرکار خفا ہوتی ہین تمھارے آنیکے بعد حکم دیا کہ جلد جاکر خوش گلو کو لاؤ کنیز نے کہا کہ مین بھی چلون تم بھی چلو بلا لائین گے خواجہ عمرو بہت بیتاب ہین جی مین یہی ہی کر اُسکو جھٹ پٹ بیہوش کرون اُسکو لینے جاؤن یہ کہکے کہا کہ دیکھو بوا اور خدمتگار آتا ہی جیسے ہی وہ اُدھر پلٹی خواجہ عمرو نے حباب مارا حباب مار کے بیہوش کیا کنیز کو تو کنارے ڈالدیا آپ اُسی کی شکل بنکر چلے دروازے پر آکر سُنا اندر مجرا ہو رہا ہی پکارا بی خوش گلو صاحبہ اندر سے آواز آئی کون ہی خواجہ عمرو نے کہا کہ ملکۂ عالم نے بھیجا ہی یہان یہی القلاب رہیگا جلد چلیے دیر نہ کیجیے اندر سے آواز آئی کہ کیا تجسے پردہ ہی یہان آؤ خواجہ عمرو اندر مکان کے داخل ہوے دیکھا کہ ایک حور مثال بیٹھی ہی سازندے گرد خواجہ عمرو نے آتے ہی سلام کیا کہا بی بی جلدی چلو ملکۂ عالم یاد فرما رہی ہین لیکن ذرا تخلیے مین چلو عمرو عیار کی تلاش منظور ہی مین چند باتین سمجھا دون وہ نازنین اپنے مقام سے اُٹھی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری اُسکو تنہا لیکر گوشے مین آئے جاتے ہی خواجہ نے قدمون پر سر رکھدیا کہا کہ ای ملکۂ عالم آج مالک بہت غصے مین ہین چند باتین آپ کو سمجھا دون اُسپر عمل فرمائیے گا یہ سُنکر وہ گائن گوشے مین آئی خواجہ عمرو نے کہا کہ چند باتین کان مین عرض کرونگی یہ کہکر مُنھ سے مُنھ ملایا حباب بیہوشی ماردیا خوش گلو کو اُٹھا کر زنبیل مین رکھا اُسی کی صورت بنکر باہر آیا صندوقچہ زیور کا منگوایا آگے رکھا چاہا کہ کھولون باہر سے آواز آئی حضور گاڑی تیار ہی خوش گلو نقلی نے جلدی سے زیور پہنا اور زیور پہنکر اُٹھی آگے بڑھی سازندون کو اپنے ہمراہ لیا بہلی پر سوار ہوئی وہان آکر پہونچی وہ نازنین انتظار مین ہی کہ کنیزون نے بڑھ کر عرض کی خوش گلو آ پہونچی کہا کہ آنے دو خواجہ عمرو بصورت خوش گلو ناز و کرشمہ کرتے ہوے قریب بارگاہ ملکہ آفتاب جمال پہونچے اندر داخل ہوے سامنے ملکہ کے آکر با ادب سلام کیا اُس نازنین نے ہنسکر کہا

کہ اے خوش گلو دیکھا تو نے کیا انتظام ہی چاہیے کہ یہ سب فکر عمرو مین مصروف ہون گرفتار کرلین قدرت کے پاس لے چلین اے خوش گلو ہمکو بڑا تردد ہی کہ عمرو اسی جنگل مین موجود ہی مگر نظر سے غائب ہی اب کوئی ایسی تدبیر ہو کہ ساربان زادہ گرفتار ہو قدرت کی بڑی تاکید ہی خواجہ نے کہا کہ واری آج ہی نگوڑے کو گرفتار کرلین گے حضور ارشاد تو فرمائین ایسا نہ ہو کہ قدرت بگڑ جائین خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو چھپائین عمرو بے تائید خداوندی نہین مل سکتا خداوند کو اختیار ہی یہ کہکے سامنے اُس نازنین کے بیٹھے سازندون سے اشارہ کیا سازندون نے ساز درست کیے خواجہ عمرو نے آنکھ ملاکر بعد نازوادا یہ غزل مومن دہلوی کی شروع کی نظم

بیمزہ ہو کر نمک کو بیوفا کہنے کو ہین
کھل گئے زخمون کے منھ کسکو برا کہنے کو ہین

سب جفا جو اُس ستمگر کے سوا کہنے کو ہین
جنکو چرخ و مرگ کہتے ہین سنا کہنے کو ہین

نالہ ہی نکلے ہی گو ہم مدعا کہنے کو ہین
لب نہین کھلنے مین اب کیا جانے کیا کہنے کو ہین

تیری تیغ و دشنہ کے کیون لب پہ چھالے پڑ گئے
گرم خونی کا مرے کیا ماجرا کہنے کو ہین

دوست کرتے ہین ملامت غیر کرتے ہین گلہ
کیا قیامت ہی مجھی کو سب برا کہنے کو ہین

ترجمانِ التماس شوق ہی تغییر رنگ
جون زبان شمع عاشق بے صدا کہنے کو ہین

جل گیا دل تو بھی اُٹھتا ہی دھوان سر سے کباب
مرثیہ ہم اس چراغ کشتہ کا کہنے کو ہین

دیکھنا کس حال سے کس حال کو پہونچا دیا
بخت تیرے عاشقون کے نارسا کہنے کو ہین

ایک دن کو تو زبان شعلہ دوزخ قرض دے
قصۂ شبہاے غم روز جزا کہنے کو ہین

شکوہ حرف تلخ کا یا شور بختی کا گلہ
ہم جو کچھ کہنے کو ہین سو بیمزا کہنے کو ہین

مین گلہ کرتا ہون اپنا تو نہ سن غیرون کی بات
ہین یہی کہنے کو وہ بھی اور کیا کہنے کو ہین

وہ نہین آتے نہ آوین مرگ ظالم تو تو آ
ہان لب شوق و تمنا مرحبا کہنے کو ہین

غیر سے سرگوشیان کر لیجیے پھر ہم بھی کچھ
آرزوہاے دل رشک آشنا کہنے کو ہین

تیغ غمزہ کو لگا لے جلد سنگ اسر سے پر
حرف مطلب آرزو مند جفا کہنے کو ہین

ہوگئے نام بتان سنتے ہی مومن بیقرار
ہم نہ کہتے تھے کہ حضرت پارسا کہنے کو ہین

اس رنگ مین یہ غزل خواجہ عمرو نے سامنے اُس نازنین کے گائی کہ تمام اہل محفل تعریفین کر رہے ہین

کہ خوش گلو کیا کہنا آج تو نے عجب رنگ مین یہ غزل گائی حقیقت مین اسم بامسمے ہو خواجہ عمرو
باتون مین اُس نازنین کو لگا رہے ہین قصد ہی کہ ساقی کا ذکر کرون کہ ہوائے سرد چلی اُس
نازنین نے آنکھین بند کین چشم زدن مین آنکھین کھولین کے آواز دی کہ ارے مکار و غدار کو لینا
برابر خواجہ عمرو کے ایک کنیز بیٹھی تھی خواجہ نے اُٹھتے اُٹھتے اُسکو خنجر مارا اُس نازنین نے
آواز دی کہ ارے اس مکار کو ہم کہتے تھے اسکا ملنا دشوار ہی یہ ظالم ہمارے سامنے موجود رہی
چہار طرف سے جادوگرنیان دوڑین لیکن خواجہ نے جو اُس کنیز کو خنجر مارا وہ کنیز گری اندھیرا
ہوا خواجہ عمرو اُس اندھیرے مین جست کرکے بھاگے وہ حسین پکارتی ہی کہ ارے لینا عمرو جانے
نہ پائے خواجہ جب لپٹ کے دیکھتے ہین کنیزین آہستہ آہستہ میرا پیچھا کرتی ہین اور مین بھاگا ہوا
چلا آتا ہون جب دیکھا کہ میرے قریب کوئی نہین ایک نخل کے سائے مین ٹھہرے ہی
تھے کہ دیکھا پھول شگفتہ ہونے لگے ایک پھول شگفتہ ہوکر شعلۂ جوالہ بنا خواجہ پر گرا ہرچند
خواجہ عمرو نے اپنے کو بچایا مگر معلوم ہوا کہ شعلۂ آتش نے چہار طرف سے گھیر لیا کشان کشان
خواجہ عمرو کو پکڑا وہ شعلے لپٹ گئے دم بھر مین اُسی نخل سے ایک زنگی سیاہ رو تیرہ درون اُترا
عمرو کی مشکین باندھین ایک سونٹا ہاتھ مین لیے ہوے کہا کیون خواجہ تمنے یہان کے عجائب و
غرائب دیکھے خواجہ عمرو نے کہا کہ خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہی زنگی نے دل پر
ہاتھ رکھ کے آواز دی کہ او مکار کوئی فقرہ تیرا مکر سے خالی نہین دل سے تو نہین کہتا اور
دل سے تو تعریف خداوند ہفت پیکر نہین کرتا خیر خواجہ تمھین اختیار ہی یہ کہہ کے وہ زنگی
کھینچتا ہوا خواجہ کو سامنے اُس نازنین کے لایا اُس نازنین نے کہا کہ کیون خواجہ عمرو
بھاگ کے نکل نہ گئے خواجہ نے کہا کہ انصاف تو یہ ہی کہ جو خداوند ہفت پیکر کا دشمن ہوگا
زمین و آسمان اُسکا دشمن ہی کہین اُسکا ٹھکانا نہین اُس نازنین نے پکار کر کہا کہ ارے آبریشم
مردار خوار کو بلاؤ پہلو سے آواز آئی کہ کنیز حاضر ہی سب نے دیکھا کہ ایک زن حسینہ وجمیلہ
بناؤ کیے ہوے خرامان خرامان چلی آتی ہی آگے اُس نازنین کو سلام کیا پکار کر اُس نازنین
صاحب مسند نے کہا کہ ای آبریشم مردار خوار خواجہ عمرو آج گرفتار ہوے ہین تین دن تم خواجہ
کو اپنے گھر مین رکھو اُسنے عرض کی کہ داری مین خدمت خداوند ہفت پیکر مین بھی

لیجا سکتی ہون اُس نازنین نے ہنس کر کہا کہ اسکو لیجا کر قید کر لیکن اے آبریشم ہوشیار رہنا یہ وہ ظالم ہے کہ اسنے دمامہ و مشمش کو مارا جب تلاش مشمش مین دریاے قلزم مین شخص پہونچا ہے تو مشمش نے کیا کیا انتظام کیے تھے کہ بیچ مین آپ رہتا تھا گرد فوج ماہیان ایک مکان مقرر کیا تھا کہ اُسمین جاکر کھانا کھاتا تھا یہ ساربان زادہ اُس مکان مین پہونچا اور کل کھانے مین بیہوشی ملائی جب کھانا سامنے مشمش کے پہونچا تو اسنے کھانا پھینکدیا اور منہ سے ایک شعلہ چھوڑا کہ سارا مکان مع ملازمونکے جلکر خاک ہوا یہ ساربان زادہ گوشے مین چھپا رہا مکان اور باورچیون کا جلنا دیکھا مشمش اسی طرح نہنگ بنکر دریا مین گیا اس ساربان زادے نے وہان بھی پیچھا کیا قریب ایک کوہ کے پہونچا تھا کہ اس ساربان زادے نے حلقہاے کمند آصفاے باصفا سینگون مین اُسکی ڈالے سرحند مشمش پھڑکا وہ کمند معجزے کی تھی اور زیادہ کچی ہوئی جاتی تھی اُس کمند کو لیکر باہر نکلا اور آکر صاحبقران سے کہا کہ اُسکو کھینچیے صاحبقران کھینچ کر عاجز ہوے وہ باہر نہ نکلا آخر کئی لاکھ روپے صاحبقران سے لیے اور کمند سے معجزہ طلب کیا مشمش باہر نکلا پھر سردارون نے اُسکے اوپر ضربین لگائین مشمش نہ مرتا تھا پھر صاحبقران سے کئی لاکھ روپیے لیے اور ہتھوڑا حضرت داؤد علیہ السلام کا زنبیل سے نکالا اور اُس ہتھوڑے سے مشمش کو اسنے مارا ایسے ایسے کارنامے اس ساربان زادے سے سرزد ہوے ہین کہ خوف آتا ہے ایسا نہ ہو کسی مکر مین پھنسو آبریشم سردار خوار نے کہا کہ واری مین خوب سمجھتی ہون اس طور سے اُسکو قید کرون کہ تڑپ تڑپ کے مرے آبریشم نے ہاتھ خواجہ کا پکڑ لیا اور لیکر چلی راہ مین خواجہ عمرو نے کہا کہ کیون بوا اب ہم رہائی پائینگے یا نہین ہین تو اپنی تقدیر سے ناامید نہین کہ اب ہم اس قید سے چھوٹین آبریشم نے کہا کہ خواجہ تمھاری خطائین خدمت خداوند مین بہت گذرچکین آج ملکہ آفتاب جمال تمھاری گرفتاری کے واسطے مقرر ہوئین گرچالیس فرشتہاے آسمانی ساتھ کیے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ مار پیٹ کے عمرو نکل جائے دیکھا زنگی کہلانے پیدا ہوا شرر آتش کس طرح تمھارے گرو آگئے خواجہ عمرو نے کہا کیون ملکہ یہ فرشتہاے آسمانی تھے ملکہ نے کہا کہ ہزار ہا مقام پہ نگہبان مقرر ہین جہان قدرت کو یاد کرو وہ فرشتے آواز دینگے فوراً وہ فرشتے سامنے آئین تمکو آفت سے بچائین اور اگر دشمن خداوند ہو تو قتل کرین مگر فرشتے ہی بچاتے ہین خواجہ عمرو نے کہا کہ اب تو

کوئی فرشتہ تمھارے ساتھ نہین ہے آبریشم مردارخوار نے کہا کہ تجھے کیا ضرورت ہے ایک تو مجھ ایسی
ساحرہ دوسرے خداوند ہفت پیکر نظر شفقت میرے حال پر رکھتے ہین اب تیسرے دن تمکو
دربار خداوندی مین لیچلونگی سب دربار جمع ہوگا دیکھنا کیسے کیسے ساحر جمع ہونگے عمرو نے کہا
کہ تمھاری عنایت ہوگی اگر میری سفارش کرو کہ میری خطا معاف ہو محفل خداوندی مین دخل
حاصل ہو تو دماغ عرش اعلےٰ پر پہونچاؤن یہ باتین کرتے ہوے خواجہ عمرو آبریشم سے
چلے آبریشم مردارخوار نے پکار کر کہا کہ پاؤن تھک گئے اب تو ہمسے چلا نہین جاتا یکایک
ایک جھونکا ہوا کے گرم کا چلا آواز آئی کہ بی آبریشم صاحبہ آؤ کون ایسا ہے جو تمکو آنکھو نہین
جگہ نہ دے خواجہ عمرو نے سر اٹھاکے دیکھا کہ ایک دروازہ باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہے
لپٹین پھولون کی آرہی ہین جانان چمن اکڑ رہے ہین درخت آواز دیتے ہین کہ ای ملکہ
آبریشم مردارخوار آج تو اسی مقام پر رہیے تو بہتر ہے آبریشم مردارخوار نے پکار کر کہا کہ
اس ساربان زادے کو لیجاؤ اور لیجاکر قید کرو مین باہر باغ کے رہونگی لیکن یہ خواجہ نے
کہا کہ مجکو ایسے شخص کے پاس قید رکھنا کہ جسکے دل مین رحم ہو یہ سنکے اسنے کہا کہ او شخص کیون دیوانہ
ہوا ہے خداوند ہفت پیکر تیری کل حرکات کو دیکھ رہے ہین اب مناسب و بہتر یہ ہے کہ
جو بات کہیے گا عقل سے سوچ کر فرمائیے گا ایسا نہ ہو کہ کسی بلا مین مبتلا ہو جائیے یہ کہکر آبریشم
نے آواز دی کہ ارے کوئی حاضر ہے کہ اس چاندسی تصویر کو لیجائے دیکھا اندر سے باغ کے
ایک زنگی سیاہ رو آیا چند خواصون نے آبریشم مردارخوار کو صحنچی مین اتارا عمرو کو وہ
زنگی دوسرے باغ مین لے گیا خواجہ نے دیکھا کہ باغ ویران روشن پٹریان ٹوٹی ہوئین
سناٹا غضب کا اس زنگی نے ایک نخل کے سائے مین خواجہ عمرو کو بٹھایا اور پکار کر آواز دی
کہ ہتھکڑیان بیڑیان لاؤ دیکھا کہ بیچ نخل شق ہوئی ایک زاغ سیاہ ہتھکڑیان بیڑیان چونچ مین
دبائے ہوے آیا عرض کی کہ یہ ہتھکڑیان بیڑیان حاضر ہین زنگی نے ایک آہ کی منہ سے شعلے
آتش نکلے سقفہائے آسمان پر پہونچے خواجہ عمرو تھرا گئے زنگی تو غائب ہوا دیکھا کہ ایک زنگن
سیہ فام بد انجام خواجہ کی گردن پکڑے کھڑی ہے خواجہ عمرو نے گھبرا کر کہا کہ ارے تو کون ہے
زنگن نے ہنس کر کہا کہ مین تیری روح قبض کرونگی تیری بدعتین سب خداوند کو معلوم ہین اب

کیونکر زندہ بچوگے خواجہ عمرو نے کہا کہ بوا مین تو غلام ہون خداوند دکھائی نہین دیتے نہین تو
مین سجدہ کرون کہ ایک جھونکا ہوا کا چلا دیکھا کہ وہی تصویر سنگی جو پہاڑون پر باتین کیا کرتی تھی
سامنے ٹنگی ہوئی ہے آواز دی کہ ای فرزند قدرت کیون اسقدر گھبراتے ہو بس یہ سنکر عمرو نے چیخین
مار کر رویا کہا کہ یا خداوند ہفت پیکر میری خطا معاف کیجیے تصویر نے کہا کہ ای خواجہ
جو دل کہتا ہے وہ زبان پر نہین لاتا تیری بات قبول نہین ہوتی یہ کہکر وہ تصویر غائب ہوگئی
خواجہ عمرو نے کہا کہ بی جشن صاحبہ مین آپ کا تابعدار ہون مجھے اعتقاد خدائی خداوند
ہفت پیکر سوا آواز آئی کہ او عمرو کیون باتین بناتا ہے اپنی جان کی خیر منا ایسا نہ ہو کہ
ہلال زنگی تجکو قتل کرے یہ زنگن اسی کی زوجہ ہے اس سے اپنی جان بچاؤ خواجہ عمرو نے
زنگن سے کہا کہ دیکھو مال رکھا ہے جو پسند ہو لے لو یہ کہکے گھنڈیان زنبیل کی کھولین اور منھ
کھول کر زنبیل کا کہا کہ بوا دیکھو تو اب جو زنگن نے سر جھکایا وہ مال بیحساب رکھا ہوا دیکھا کہ دل
بھر آگیا کہا کہ ای خواجہ عمرو یہ مال کہانسے آیا خواجہ نے کہا کہ کافرون کو مار مار کے جمع کیا
ہے لقا کے تاج کے لیے اور جا بجا نوشیروان وغیرہ سے بھی لیے بوا جو پسند آئے وہ لے لو
بھتیرے کسکو عذر ہے زنگن کو ایک تاج پسند آیا ہاتھ بڑھایا چاہا کہ تاج اٹھا لون لیکن ہاتھ
نہ پہونچا آدھا بدن اپنا زنبیل مین ڈالدیا اور ہاتھ بڑھایا کہ تاج اٹھا لون خواجہ عمرو نے
چوتڑون مین ہاتھ دیکر زنبیل مین گرادیا گرتے ہی زنبیل مین چہار طرف سے لونڈیان دوڑین
کچھ تو کہتی ہین کہ اسکو باورچی خانے مین رکھو ایک کہتی ہے کہ میرے ساتھ رہا کرے صرف جھاڑو
دیا کرے اور کسی کام سے اسکو مطلب نہین ایک کہتی ہے کہ کنارے دریا کے مقرر کرو وہان
نگہبانی کیا کرے ایک فرقہ کہتا ہے کہ انکو ہمارے گروہ مین رکھو ہر طرف سے یہی ہنگامہ ہے ایک
زنگی آیا اسنے کہا کہ صاحبو ہٹ جاؤ یہ کہتا ہوا قریب آیا چٹیا پکڑ کے دو طمانچے مارے کہا کہ
کپڑے اتار ری ہمکو حساب سمجھانا پڑیگا اس زنگی نے کپڑے اتار لیے اور ایک غرقی اسکو
بندھوا دی کہا کہ اب اسکو لیجا کر باورچی خانے مین رکھو کنیزین کشان کشان اس زنگن کو
باورچی خانے مین لے گئین کہا کہ یہان بیٹھ لکڑیان پھونک کو لے بیچارا زنگن بیٹھ کر اپنا سقر ریگا
کھونے لگی خواجہ عمرو نے یہان رنگ و روغن عیاری کا نکالا اسی زنگن کی شکل بنکر تیار ہوے

باہر باغ کے چلے آبریشم مردار خوار کنیزون مین بیٹھی ہوئی مسخرہ پن کر رہی ہے کہ آواز آئی واری
یہ لونڈی بھی حاضر ہے آپ کی صحبت مین فیض پاؤن تو گا تا سناؤن ایسا بدنصیب قیدی میرے
سپرد ہوا کہ بات بات مین گالیان دیتا ہے اس وقت مجکو غصہ آیا بیہودہ بکتا تھا ایک طمانچہ
مین نے مارا چمنستان مین پڑا لوٹ رہا ہے یقین ہے کہ مرجائے اب زندہ نہ بچیگا کیا حکم ہوتا ہے
آبریشم مردار خوار نے پکار کر کہا کہ بوا یہان آؤ مین نہین سمجھی کہ تم کیا کہتی ہو خواجہ عمرو دوڑ کر
سامنے آئے کہا واری جیسا کہ یہ قیدی بیباک چست و چالاک ہے ایسا کوئی قیدی کبھی ہمارے
سپرد نہین ہوا اس وقت کلمات سخت و سست کہنے لگا مین نے ایک طمانچہ مار دیا اب پڑا ہوا
تڑپ رہا ہے آبریشم مردار خوار نے کہا کہ میرے پاس لا تو ارے بوا یہ وہ شخص ہے سامری نامہ
دیکھو جا بجا قدرت خود لکھتے ہین کہ اسکے فتور سے ہمارے بندون کو کون بچائیگا ہزار ہا ساحر
اسکے ہاتھ سے مارا جائیگا جا بجا ایسی عبارتین لکھی ہین تو مثل اور قیدیون کے یہ قیدی نہین
ہے تو اسکو لا تو یہ سنتے ہی خواجہ عمرو اٹھے لیکن حیران و پریشان کہ کسکو عمرو بنا کے لاؤن
دو قدم جا کے پلٹے کہا واری ادھر آئیے درخت کی آڑ مین آکر کہا کہ دیکھیے ابر تیرہ و تار اٹھا
ہے جیسے ہی آبریشم مردار خوار پلٹی خواجہ عمرو نے خنجر مارا کہ آبریشم کا شکم چاک قصہ پاک دھم تو
آبریشم گری خواجہ عمرو نے دو پٹہ کھینچا آواز آئی کہ او ظالم اب کہان جائیگا دیکھا کہ دوپٹے
مین ایک مار سیاہ تھا وہ منہ کھول کر خواجہ پر چلا خواجہ نے خنجر دکھایا اُس مار سیاہ نے
دُم ماری ہاتھ پر کہ خنجر ہاتھ سے خواجہ عمرو کے گرا مثل آدمیون کے آواز دی کہ او شخص
تو نے بڑی ساحرہ کو مارا اسکا بدلہ تیرے واسطے ضرور ہوگا خواجہ نے دیکھا کہ یا تو مار سیاہ
تھا یا تڑپ کے زمین پر گرا دیکھا کہ ایک عورت کسی قدر آبریشم مردار خوار سے صورت
ملتی ہوئی ہے قہقہہ مار کر کہا کہ کیون نگوڑے تو نے مجکو مار ڈالا قدرت کے تصدق ہو جاؤن
کئی جسم میرے واسطے مقرر کیے ہین مجھے کون مار سکتا ہے یہ کہہ کے خواجہ عمرو کو کھینچتی ہوئی چلی
اب خواجہ لاکھ لاکھ منت کرتے ہین جو بات کہتے ہین وہ عورت ہنس دیتی ہے بمشکل جواب دیا
تو کہا کہ کیون باتین بناتا ہے تیرے دل کا حال مجھپر روشن ہو گیا اب عمرو حیران ہے کہ
کیا تدبیر کرون کہا کہ کیون بی آبریشم مردار خوار اب کوئی بات ہماری نہ مانوگی یہ کہہ کے جیب مین

روپئے کھنکائے اب تو آبریشم مردار خوار بیٹی کہا خواجہ یہ کسکے ہین خواجہ نے کہا کہ آپ کے ہین علاوہ اسکے اور اشرفیاں بھی ہین لیکن اے ملکۂ عالم اصل یہ ہے کہ تمام دنیا مین مشہور ہے عمرو بڑا لالچی ہے انصاف تو کیجیے کہ جب وقت جان جانے کا آگیا تو روپیہ کس کام آئیگا ہمارے مذہب کا دستور ہے کہ بعد مرنے کے اول تیجہ ہوتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ پھول اُٹھائے جاتے ہین اگلے لوگ کہ گئے ہین کہ پھول اُٹھانے سے مردے کو راحت ہوتی ہے دس پانچ روپے تیجے مین صرف ہوتے ہین اگر زیادہ مقدور ہو تو تیجے کو جوڑا بھی دیا جاتا ہے یہ جوڑا بھی مردہ پاتا ہے پھر دسوان بیسوان آخر مین چالیسوان اسمین جوڑا ضرور دیا جاتا ہے برتن تانبے کے چینی کے کوئی شے ایسی نہین کہ چالیسوین مین نہ دیجائے یہی سب چیزین مردے کو ملتی ہین مورخین نے جابجا لکھا ہے کہ چالیسوین والا جوڑا مردے کے بڑے کام آتا ہے کہ روز حشر سب برہنہ ہونگے مگر یہ شخص وہی چالیسوین والا جوڑا پہن کے روز حشر مین جائیگا ایسے ایسے طریقے ہمارے مذہب مین ہین لہذا اگر مناسب ہو تو ہمسے رقم لے لو لیکن یہ رسمین ضرور کرنا ایسی باتین جو خواجہ عمرو نے کین یا تو آبریشم خواجہ کو کشان کشان لیے جاتی تھی یا تو اب چمن مین ٹھہر گئی خواجہ عمرو نے دو روپے کا پوٹلہ اسے نکال کر دیا اب تو آبریشم مردار خوار خوش ہوگئی خواجہ نے دوسری جیب سے اشرفیان نکالین کہا لو یہ حاضر ہین آبریشم کہتی جاتی ہے کہ خواجہ عمرو تمھاری حرکات سے خوف معلوم ہوتا ہے مین نے سارا سامری نامہ پڑھا ہر جگہ تیری برائی دیکھی خواجہ نے کہا کہ ہین ہر بات کا وقت ہے اب میری خطا قدرت سے معاف کراؤ ورنہ ایک آہ کرکے جان دے دونگا تم لوگ سب پچتاؤ گے کہ ایسا گانے والا کہان ملیگا یقین تو ہے کہ جب صحبت عیش ونشاط ہو تو ہم ضرور یاد آئین ضرور مہربانی فرمائیے اب میری برائیون کا خیال نہ کیجیے حقیقت مین ہر بات مین میری مکر وفریب ہے مگر اب وقت نہین ہین ناچار ہو چکا جو بات کرتا ہون برائی پیدا ہوتی ہے مگر کیون بولا آبریشم آخر تمھین کوئی کیونکر قتل کرے وہ نازنین خوب قہقہہ مار کر ہنسی کہا او بیوقوف ایسا کون دیوانہ ہوگا کہ اپنے مرنے کا حال بتائے خبردار اب ایسی بات مجھسے نہ پوچھنا خواجہ عمرو نے کہا کہ اے ملکۂ عالم تم میری زندگی کا باعث ہو اگر مجکو یقین ہو جائے کہ تمکو کوئی قتل نہین کرسکتا تو دل کو اور تقویت ہو کہ تمکو کوئی قتل نہ کرسکیگا اور مجکو بھی کوئی گرفتار نہین کرسکتا ہم تم دونون مل کے سامان سلطنت طلسم کشاہٹائین ہمارا مطلب

تمام ہو قدرت منظور فرمائیں شیران سلطنت کھلائیں یہ سنکر اُس جادوگرنی نے کہا کہ خواجہ اگر تمھارا
یہ مطلب ہی تو پہلے جب کوئی میرا داہنا ہاتھ کاٹیگا تب میں مرونگی ورنہ ہزار خنجر اگر کوئی مجکو
مارے تو بھی میں نہیں مر سکتی خواجہ عمرو نے کہا کہ ای ملکۂ عالم بس اب دل کو تسکین ہوئی لاؤ
ہاتھ اپنا مجھے دو اُسنے ہاتھ بڑھایا خواجہ نے ہاتھ چوم کر فرمایا کہ ای آبریشم مردارخوار ہاتھ
بھی تیرے بہت پیارے پیارے ہیں اب میں تجکو شیران سلطنت میں محسوب کراؤنگا لو یہ اور
اشرفیاں بھی رکھ لو اب ہمارے تمھارے دلوں سے صفائی ہوگئی اب ہمارے تمھارے کوئی
جھگڑا نہ رہا دوسرا توڑا اشرفیوں کا نکالا اُسنے ہاتھ بڑھایا خواجہ عمرو نے کلائی تھام کر ایک
خنجر مارا ہاتھ جو آبریشم مردارخوار کا کٹا ایک چیخ ماری کہ باغ ہل گیا آواز دی کہ او ظالم تونے
غضب کیا مجھسے پوچھا اور وہی مجھپر صرف کیا خداوند ہفت پیکر تجھسے سمجھیں گے یہ کہ کے
لڑکھڑا کے گری اور آوازیں مہیب آنے لگیں ایک آندھی سیاہ اُٹھی سنگباری و برفباری ہوئی
بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من آبریشم مردارخوار بود خواجہ عمرو نے دیکھا
کہ باغ بھی پامال ہوگیا خواجہ ایک جانب بھاگے سر پر ہاتھ ٹوپی سنبھالے ہوے جاتے ہیں
کہ اس صحرا سے نکل جاؤں مگر کب نکل سکتے ہیں ایک طرف سے آواز آئی کہ خواجہ ٹھہر جاؤ مجھے
کچھ تمسے کہنا ہی خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ چالاک دوڑا ہوا آتا ہی خواجہ چالاک کو دیکھکر
رُکے چالاک قریب آیا دوڑ کر ہاتھ خواجہ عمرو کا تھام کیا کہا او ساربان زادے منم ندیم جادو
غضب کیا تونے کہ آبریشم مردارخوار کو مارا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائیگا میں کوئی تیری
بات نہ مانونگا یہ کہ کے کھینچتا ہوا خواجہ کو لیچلا اب جو عمرو نے خیال کر کے دیکھا کہ ایک ساحر
سیہ فام پکڑے لیے جاتا ہی لاکھ خواجہ منتیں خوشامدیں کرتے ہیں مگر وہ نہیں مانتا کہتا ہی
کہ او ظالم تونے آبریشم ایسی ساحرہ کو مارا تجھے بچنا دشوار ہی میں تجکو خدمت خداوند ہفت پیکر
میں پہونچا دوں تو مہلت پاؤں کئی دن سے حکم خداوند ہی کہ عمرو کو ہم تک لاؤ کیا ممکن
نہیں ہوتا آج تجکو ضرور لیچلونگا یہ کہ کے خواجہ عمرو کی کمر میں پنجہ دیکر لے اُڑا خواجہ کی
کمر موچ ہوا سے آنکھیں بند ہوگئیں اب یہ ساحر خواجہ عمرو کو لیکر بجانب ہفت پیکر جاتا ہی
اب کل اہل اسلام قید ہوے اب انکی تدبیر رہائی واجب و لازم ہی انشاء اللہ تحریر کرتا ہوں

دو کلمہ داستان جلالت عنوان کہ حملہ سرداران تہمتن زیر کوہ بوقلمون لڑتے بھڑتے پہونچے آخر کار قید ہوے ذکر انکا حقیر کو منظور ہی خواجہ کو لیے ہوے ندیم جادو طرف کوہ ہفت پیکر کے جاتا ہی اسی ضمن مین یہ بھی ذکر ہوگا و ذکر ہاے رستم پیلتن و عشق لالہ عذار دختر مصر الغرائب و تدبیر ہونا ملنے لوح کی اور باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا۔ ساقی نامۂ مصنف

پلا ساقیا ساغر امتحان
کہ حالت سے اپنی خبردار ہین
ادائین جو ساقی کی بھانے لگین
کہ ساقی کو ہو سیر گلشن مین کد
گلابی اٹھا ساقی سیمبر
سناتے ہین عبرت کا یہ ماجرا
ہر اک نخل سرسبز و شاداب ہی
یا آنسو ہین بلبل کے یا گنج ہین
وہ طاؤس ہین رقص مین ہر طرف
چھلاوہ کہون تجکو یا برق دو
مرا توسن کلک شہ زور ہی
کہ مشتاق ہین سامع و ناظران

کہ آئی ہی اب رنگ پر داستان
بلاتے ہین ساقی می نوش کو
ہوائین فرح خیز آنے لگین
نہال مضامین بھی ہین سبز پوش
کہ رندون نے پائی چمن کی خبر
فلک در پئے جنگ ہونے لگا
مرا دل ہی یا رشک سیماب ہی
سمجھ بیشکر لب حسینان باغ
جو دیکھا انھین غم ہوا ہر طرف
قدم با قدم چست و چالاک ہی
نہ حسرت رہی نہ کمی نہ نمخوہ ہی

ہوے جمع رندان میخوار ہین
کہ ترتیب ہو لطف سرجوش کو
اٹھا ابر رحمت بصد شد و مد
کہ ساقی کو ہی سحر الفت سے جوش
مرصع خیابان شیرین ادا
تو گلچین و صیاد رونے لگا
کہ طائر چمن کے گہر سنج ہین
ستارے ہین یا مہ جبینان باغ
چل اے توسن خامۂ تیز رو
طرارے ہین پولی مین بیباک ہی
لکھون داستان جلالت نشان

چہرہ رہائی یافتگان زندان مصیبت عنوان طلسمی و غواصان دریاے بے کنار رشحیدہ سازی اس داستان حیرت عنوان کو یون تحریر فرماتے ہین اشعار

مغنی فغان کر آمد بجان
بہ احوال جم یا بہ احوال کی
درین زیر نہ پردۂ آسمان
درین پردہ آواز نالہ جو کی

حال مصیبت مآل زندان طلسمی تحریر ہوتا ہی جب خواجہ کو ندیم جادو لیکر چلا تموج ہوا سے آنکھین بند ہوگئی تھین نہین معلوم کتنے عرصے تک وہ ساحر عمرو کو لیکر ملبند رہا اب جو آنکھ کھلی عمرو نے اپنے کو ایک صحنچی مین پایا اب جو سر اٹھاکے دیکھا تو ایک

مکان مین صاحبقران زنجیرین ہلا رہے ہین ایک قصر مین رستم سمک پہلو مین قید ہے سب بیٹے صاحبقران کے مع سرداران نامی و پہلوانان گرامی اسی طرح قید ہین کوئی صورت رہائی کی نہین پائی جاتی ایک طرف بادشاہ لشکر مع تاجدارون کے قید ہین جملہ فرزندان نامی پہلوانان گرامی و سرداران حجازی اسی مکان مین قید ہین خواجہ عمرو نے صاحبقران عالیشان کو اشارہ کیا کہ یہان کیونکر آکر قید ہوے صاحبقران نے طرف آسمان کے اشارہ کیا خواجہ کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے تمام قید خانے مین خبر ہو گئی کہ خواجہ عمرو بھی قید ہو گئے ایک لاکھ چوراسی ہزار پیک بچہ بھی یہان قید ہین عیارون نے جو قید ہونا خواجہ عمرو کا سنا بیتاب ہو گئے ہر ایک کا یہی قول ہو کر اب قضا لیکر اس قید خانے مین آئی جب ہمارے قبلہ و کعبہ قید ہو گئے تو اب ہماری رہائی کی کیا صورت قید خانے بھر مین سب کو زندگی سے یاس ہو سب کو یقین کامل ہو کر اب یہان سے رہائی غیر ممکن ہو ہر سردار و ہر عیار چیخین مار مار کے رو رہا ہو دعائین پروردگار سے مانگتا ہو کر اے پروردگار اس مصیبت سے کیونکر رہائی پائین گے یا تڑپ تڑپ کے یہین مر جائینگے

اے کریم کارساز و اے بندہ نواز اس آفت سے نجات دے

نظم

نطفہ را انسان تو اے خلاق اکبر ساختی
قطرہ را گوہر نمودی خاک را زر ساختی

گاہ بر را بحر کردی بحر را بر ساختی
گاہ تر را خشک کردی خشک را تر ساختی

مہر تابان ساختی و ماہ انور ساختی
شمع حسن خود بہر محفل منور ساختی

تا بع فرمان خود کردی شہان ملک را
گاہ دارا ساختی گاہے سکندر ساختی

اہل دولت را گہے کردی تو درویش و فقیر
تنگدستان را بمال و زر تونگر ساختی

گمرہان راہ الفت را تو گشتی رہنما
خاکساران جہان را کیمیا گر ساختی

آب و آتش را تو کردی قایم اندر یک مقام
برق را آتش فشان و ابر را تر ساختی

بے ستون قایم تو کردی سقف چرخ نیلگون
صورت این خانہ بے دیوار و بے در ساختی

گاہ کردی نور وحدت راز کثرت آشکار
گاہ کثرت را پئے توحید مظہر ساختی

درد دل ہر سوختہ دل سوز دل کردی فزون
گوہر افشان در غمت ہر دیدۂ تر ساختی

کردۂ شکر یزدیوان وزبان پارسی
منسلک ہندی بنظم این سلک گوہر ساختی

یہ تو سب یہان اس فکر مین ہین دعائین مانگ رہے ہین لیکن ہفت پیکر جو اپنے مقام پر ہے یہ بھی
کوہ بوقلمون سے پلٹ کے آیا ہے پسینے پسینے ہو رہا ہے کسی طرح کا ابر سر پر چرخ مارتا ہوا نہایت
غصے مین تھر تھر کانپتا ہوا تاج ڈھلکا ہوا چپا روز وزیر صاحب تدبیر جو ہر وقت حاضر رہتے ہین
انھون نے دست بستہ عرض کی کہ آج قدرت کو بہت پریشان پاتے ہین ہفت پیکر نے کہا کہ
اے بندگان من تم آگاہ ہوے کہ آج کیا سحر گذرا کوہ بوقلمون پر طلسم کشاے اصلی کا گذر ہوا
اور شہنشاہ بوقلمون کا مارا جانا نہین ٹھہرا تھی ایک پہاڑ کیا ویران ہوا صاف ثابت ہوتا
تھا کہ کوہ عمرو والم گرا تھی دیر تک لڑائی رہی ساعت فنا ہو تلوار چلی آخر قدرت نے سبھون کو
گرفتار کیا زندان مصیبت خیز مین سب قید ہین ایک ان ان سب کو ایک مقام پر طلب کر کے
کاہنان طلسمی جلائے جائین اُن سب سے سوال کیا جائے کہ اصل فتاح کون ہے جسکا نام بتائین
اُسکو ہزار تدبیر سے قتل کرنا چاہیے وزیرون نے عرض کی کہ یا خداوند سحر العجائب تو مارا گیا
مگر مصر الغرائب بھاگ کر آپ کے طلسم مین آیا اُسکو بلا کر قیدیون کو سپرد کیجیے وہ جبر کر کے
قتل کریگا خود بھی بادشاہ طلسم ہے اُس سے زیادہ قاعدے کا جاننے والا کون ہے ہفت پیکر
نے حکم دیا کہ کل سویرے اُسے اطلاع کر دو کہ بروقت دربار آکر حاضر ہو اور ہمارے سامنے آ جے
کل کوہ یاقوت پر جلوس ہے یہ کہکے داخل قصر عیش ہوا مگر نہایت مکدر رہا راتا وزیرون نے
مصر الغرائب کو خبر دی کہ یہ حکم خداوندی ملا ہے کل آپ کوہ یاقوت پر دربار خداوندی
مین آئیے مصر الغرائب نے اقرار کیا کہ کل مین ضرور حاضر ہونگا اگر یہ قیدی مجھکو ملین
تین دن کے اندر قتل کرون شب کو مصر الغرائب جس مقام پر رہتا ہے اُس مکان مین جب آیا
بیٹی اسکی لالہ عذار مکان مین بیٹھی ہے کہ خبر پہونچی باپ آتا ہے واسطے استقبال کے چلی راہ
مین آکے سلام کیا عین شباب کا وقت ہے مصر الغرائب نگاہ چہرے پر ڈال کر حیران ہو گیا
ہاتھ تھامکے بیٹی کا کہا کہ کل تم بھی چلو کر خداوند ہفت پیکر کی زیارت کرنا کل قدرت نے ہمکو
بلایا ہے مسلمانون نے طلسم ہفت پیکر پر حملہ کیا تھا کوہ بوقلمون تباہ ہوا لیکن قدرت نے خود
کوشش کر کے سب کو گرفتار کیا زندان مصیبت خیز مین سب قید ہین قیدی ہمارے سپرد کیے جائینگے
سب کو تڑپا تڑپا کے مارونگا جو جو بدعتین میرے ساتھ ہوئی ہین سب کا بدلہ لونگا یا یہ کچھ نہ

پانچ سو چھپن سردار خود صاحبقران بھی قید ہین دن بھر کل قدرت نے خود مشقت کی سب کو گرفتار کر لیا
کسی کا زور نہ چلا بیٹی نے کہا کہ آبا جان ہم ضرور خدمت خداوند ہفت پیکر مین چلین سنکے بیٹی کو
پیغام دیکر ایک گوشے مین آکر بیٹھا یاد ہفت پیکر کی کرنے لگا پھر رات پچھلی باقی تھی کہ اپنے
مقام سے مصر الغرائب اٹھا بیٹی کو آکر اٹھایا کہا بیٹیا چلو چل کے دربار خداوندی دیکھ آئین
بیٹی بھی ساتھ ہوئی بارہ ہزار سوار و پیدل اہتمام کرتے ہوے لیکر چلے بارہ ہزار جوان جو ہمراہ
ہین انھون نے خیمے استادہ کیے ہین خبر پہونچی کہ شہنشاہ آتے ہین خیمون سے نکل کر دوڑے
دربان پکھین سب سردار اپنے اپنے مقام پر جمے کھڑے ہین جب سامنے سواری پہونچی سلامی
اتری مصر الغرائب سب کے سلام لیتا ہوا بیچ مین سے فوجون کے گذرا گذر کر صحرا ملا صحراے
پر فضا نواح دلکشا طائران زمزمہ سرا مصروف زمزمہ سرائی درختون کی رعنائی و زیبائی ہوا
ٹھنڈی چل رہی ہے جب غنچے چٹکتے ہین یا خداوند ہفت پیکر کی آواز آتی ہے ہر نخل سے
یہی صدا ہے طائرون کا یہی روزمرہ ہے یہی غنچون کی رنگ و بو پھولون کی آبرو شاخین
جھوم رہی ہین بار اشجار سے سر بسجود ہین عمدہ شاخون کے خم عندلیبان خوشنوا شاخہاے
گل پر آکر زمزمہ سرائی کرتی ہین خداوند ہفت پیکر کو پکارتا دمبدم ہوا کا سنکنا پھولون کا
مہکنا برق کی دندان نمائی غبار کا بلند ہونا ہر طرف سے یہی صدا ہے کہ خداوند ہفت پیکر
یکہ و تنہا ہے یہ جو صدا دی پھولون سے یکایک بوے خوش آئی غنچے چٹکے شاخہاے نخل بل
کرنے لگین ہر ایک طرف سے آوازین آئین کہ خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہے یہ آوازین
سنتا ہوا مصر الغرائب جاتا ہے قریب کچھ پھولون کے پہونچا نخلون کے سایے مین پھولون کا
انبار ہے پھولون کی خوشبو آ رہی ہے صبا لہرا رہی ہے یکایک ایک ہوا ٹھنڈی چلی کہ دماغ جان
معطر و عنبر ہو گیا مصر الغرائب تخت پر سوار ہے پہلو مین اسکے اسکی دختر بیٹھی ہے ہوا کے
چلنے سے آنکھین بند ہوئین تھوڑی دیر کے بعد جو آنکھ کھلی دیکھا ایک شہر نہایت آباد خلقت
کی آمد و رفت پائی جاتی ہے شہر دیکھکر مصر الغرائب نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا
کہ ملک صبائل مقام خدائی زمرد شاہ باختری یہی مقام ہے یہ سنکر مصر الغرائب تخت سے
اترا بیٹی کا ہاتھ تھامے ہوے قلعے مین آیا دیکھا عمارتین عمدہ لشکر معقول آخر شب ہے لالٹینونکی

روشنی صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ ستارہ ہائے سحری جھلملا رہے ہیں لالہ غدار کہتی ہے کہ کیوں بابا جان
آج یا خضر ہیں کیونکر آئے مصر الغرائب کچھ جواب نہیں دیتا دیکھتا چلا آتا ہے ایک سمت دیکھا
کہ لاکھوں سوار و پیدل فرد کش ہیں خیمے بارگاہیں استادہ ہر طرف سواروں میں نام خداوند
ہفت پیکر لیا جاتا ہے دیکھتے بھالتے دروازے پر ایک باغ کے پہونچے دروازہ باغ کا مثل
آغوش عاشق کھلا تھا چوبدار دیباول بڑھے سلام تم بہت مصر الغرائب کو تخت سے
اُتارا باغ میں لے گئے ایک باغ نہایت سرسبز و شاداب نظر آیا مصر الغرائب نے پوچھا کہ اس
باغ کا کیا نام ہے سب نے عرض کی کہ باغ ہفت زمرد شاہ یا خضر ہی اسی کا نام ہے صد ہا برس
میں تیار ہوا اب مثل اسکے کوئی مقام دنیا میں نہیں ہے مصر الغرائب بہ نگاہ غور دیکھتا ہوا آتا
ہے طائروں کی زمزمہ سرائی عندلیب خوشنوا کا پہلوے گل میں چہکنا زمزمہ سرائی کرنا اور نام
ہفت پیکر کا لینا کہ دوسرا پھاٹک ملا اُس پھاٹک پر بھی حاجب دربان حاضر تھے واسطے
تسلیم کے جھکے کہا کہ اے شہنشاہ کہاں جائیے گا درختوں سے آواز آئی کہ خداوند ہفت پیکر نے
طلب فرمایا ہے تھوڑی دور اور چلے تھے کہ دیکھا قبقول سے لقا اُترتا ہوا آتا ہے اور یہ
پکارتا ہوا کہ اے مصر الغرائب کہاں جاتے ہو اسنے پلٹ کے آواز دی کہ برائے
ملاقات خداوند ہفت پیکر چلا ہوں آج طلب فرمایا ہے لقا نے کہا کہ ہم بھی وہیں ملیں گے
اے شہنشاہ جہاں تک ہوسکے خداوند ہفت پیکر سے جھک کے ملیے گا مصر الغرائب ہاں ہاں
کرتا ہوا دوسری سرحد میں پہونچا صحرائے ریگستان کیا مقام معقول کہ ذرہ ہائے ریگ بیابان
ستارہ ہائے آسمان سے ہمسری کر رہے ہیں چمکنے سے ذروں کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ زمین بہتر
از چرخ بریں ہے حقیقت میں وہ سرحد بہتر از آسمان و زمین ہے طائران زمزمہ سرا پکار رہے ہیں
یا خداوند ہفت پیکر بلکہ شاخہائے غنچہ و گل ہر شے سے یہی آواز آتی ہے مصر الغرائب نے دیکھا
کہ زبرجد شاہ آتا ہے آکر مصر الغرائب سے ہمکلام ہوا اور کہا کہ کہاں جاؤ گے کہا برائے
ملاقات خداوند ہفت پیکر جاتے ہیں زبرجد شاہ نے کہا کہ ہم بھی آئیں گے ہماری قدمبوسی کا
یہی وقت ہے ہر مقام کو دیکھتے بھالتے طائروں کی آوازیں سنتے ہوئے سب مقاموں کو طے کر کے
ایک دشت فرحت خیز میں پہونچے ہر طرف سے آوازیں یا خداوند ہفت پیکر کی آ رہی ہیں مصر الغرائب

تخت سے اُتر کر کھڑا ہوا آواز دی کہ اے نور نظر وای پارہ جگر یہ تماشا دیکھو کل ممالک کا یہان جوہر ہے دیکھو تو کیا کیا حسین ومہ جبین جمع ہین ہلڑ ہجران سب کا تماشا دیکھو لالہ عذار نے سر اُٹھا کے دیکھا کہ ایک طرف سے ہزار ہا شاہزادیان پانچے سنبھالے ہوے پشت پر کنیزان زرین پوش آکر ملکہ لالہ عذار کو سب نے سلام کیا تالیان بجا کے آواز دی کہ ارباب نشاط کو بلاؤ کئی ہزار عورتین خوبصورت نئے جوڑے پہنے ہوے آکر حاضر ہوئین عرض کی کہ کیا ارشاد ہوتا ہے ملکہ لالہ عذار نے مسکرا کر اشارہ کیا کہ کچھ اشعار عاشقانہ گاؤ وہ سب کنیزین آپس مین اشارہ کر کے آمادہ ہوئین یہ اشعار عاشقانہ گانے لگین

نظم

قطع کرتا ناتوانی مین عصا سے راہ کو — گر اُٹھا سکتا بہ رنگ کہربا مین کاہ کو
پست کیا سمجھے ہین ہوان رکھتے ہین جو ہمت بلند — جانتا تھا نردبان عرش یوسف چاہ کو
کیا کسی ناچیز کو ناچیز ہم سمجھین بھلا — آنکھ پر رکھتے ہین اکثر وقت حاجت کاہ کو
ہیچ دانی ہین وہ بھی کرتے ہین جسے [illegible] — رس دیانت پر فلک دیتا ہے خرمن ماہ کو
کچھ تو ان روزون رسائی تا اثر پیدا ہوئی — واہ وا کرنے لگا ہے سنکے میری آہ کو
کیا حسد سے چاک ہوتے ہین جگر مانند صبح — دیکھکر تابان کسی کے آفتاب جاہ کو
شوق مین کھانے کو جاتے طور پر اب کیون کلیم — دیکھتا یا ہے صنم تیری تجلی گاہ کو
ہے کمی کیا حورین بھی ہین غلمان بھی ہین فردوس مین — ترک کرتا ہون مین زاہد عیش خاطر خواہ کو
نقش پاے محتسب پاے نہ رندون کا سراغ — سر سے طے کرتا ہے لازم میکدے کی راہ کو
ہے خرابات جہان مین عام فیض مے فروش — مستی مے ہوتی ہے یکسان گدا و شاہ کو
ہے برابر سالکون کو اسفل و اعلی سے راہ — راہ رو کرتے ہین طے پست و بلند راہ کو
ڈھونڈنے سے بھی نہین ملتی خدا کے گھر کی راہ — چاہتا ہون ان دنون ایسے بت گمراہ کو
ہون مین ایسا رحم کے قابل کہ گنبد کی طرح — آہ کرتا ہے فلک بھی سنکے میری آہ کو
عشق جب وارد ہوا کی عقل نے دل سے گریز — ایک جا دیکھا ہے کسنے شیر اور روباہ کو
ہے دعا ناسخ بھلاوے یاد سے مجکو صنم — یاد کرتا ہون اگر بھولے سے بھی اللہ کو

بعد ان اشعار گانے کے کنیزون نے کہا کہ دربار خداوندی مین آج جانا ہوگا سامنے قدرت کے بھی

گانا ہوگا وہ نازنینان مہ جبین لالہ عذار کے پیچھے آئین پھر ایک ہوا چلی اسی طرح سب کی آنکھیں
بند ہوگئیں ایکی مرتبہ آنکھیں کھول کر دیکھا ایک طرف انگریزون کی سلطنت عجائب صفر اسپاہیان
باختریون کا ہنگامہ ایک جانب ظلمات والون کی شورش ایک سمت صدا آرہی ہے کہ خدائی خداوند
ہفت پیکر کی برحق ہے ایک جانب دیکھا کہ چار پھاٹک کھلے ہوئے ہین ہر پھاٹک پر ایک ایک
پہلوان لباس زرین پہنے ہوئے گرد انکے عورتین خوبصورت تسبیحین ہاتھ مین یا ہفت پیکر یا
ہفت پیکر پڑھ رہی ہین ایک گنبد سیاہ بیچ و بیچ مین اس آن بان سے بنا ہے کہ ہر دیوار سے
آئینے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور ایک ناجدار بیچ مین کھڑا ٹہل رہا ہے مصر الغرائب یہ معاملہ
دیکھکر حیران ہوگیا یکایک ایک دناٹا ہوا پلٹ کر سب نے دیکھا کہ گنبد سیاہ غائب ہوا دیکھا کہ
ایک کوہ فلک شکوہ سخت چمک رہا ہے اندر سے آواز آتی ہے کہ ای بندگان من دیدی قدرت مرا کہ
بچہ طور دنیا را آراستہ نمودہ ام مصر الغرائب کو بلاؤ کہان ہے مصر الغرائب بڑھا دروازے
کوہ کے ناصیہ فرسائی کی اندر سے آواز آئی کہ سر خود را از سجدہ بردار کہ لعنت بر تو نصیب کردم یہ
سنکر مصر الغرائب نے سر اٹھایا یہ کیفیتین دیکھکر وجد مین آیا حکم ہوا کہ پہلوے کوہ مین تخت بچھا
ہے اسپر آکے بیٹھو پلٹ کے مصر الغرائب نے دیکھا کہ ایک تخت یاقوت احمر کا بچھا ہے پہلوے
تخت مین ایک کرسی بچھی ہے تخت پر مصر الغرائب کرسی پر لالہ عذار پشت پر لقا وزیر جہانشاہ
وغیرہ بہ عظمت تمام بیٹھے ہین مگر کلمات عجز زبان پر کہ اندر سے کوہ کے آواز آئی قیدیان بلا کو
لاؤ اسی وقت چوبدار و تاجدار دوڑے ہوئے گئے لیکن ایک دناٹا ایسا ہوا کہ یقین تھا
سننے والون کے کان کے پردے پھٹ جائین کلیجہ تھام کے رہ گئے صدائین مہیب آرہی ہین کہ غائہ
زنجیر مین غل ہوا نہ زنجیرون کے جھنجھلانے کی آواز آنے لگی اب جو مصر الغرائب نے دیکھا کہ آواز
زنجیرون کی کان مین آئی اور یہ بھی صدا اس آواز کے ساتھ تھی کہ ای بندگان من نہ گھبراؤ خداوند
ہفت پیکر تمھارے ساتھ ہین کہین کوئی کچھ نہ کر سکیگا پھر ہوا چلی آنکھین سبھون کی بند ہوگئین بعد
تھوڑے عرصے کے جو آنکھین کھلین دیکھا کہ صاحبقران سب کے آگے مسلسل و مطوق مع جملہ
فرزندان و سرداران نامی و گرامی چلے آتے ہین جملہ سرداران نامی نے جو مصر الغرائب کو بیٹھے
دیکھا مثل اہل اسلام کے صاحب سلامت کی گنبد سے آواز آئی کہ ای سپہ سالار قدرت زبان کو

اپنی بند کرو سامنے کھڑے رہو سب فرزندان حمزہ و سرداران نامی مع صاحبقران زبان چھم کر
کھڑے ہوئے دارلے ہند لندھور بن سعدان داہنے پر صاحبقران کے بائین پر الاک
لیکن فرزندون مین رستم سیلتن علمشاہ صف شکن چہرہ آفتاب عالمتاب ڈاڑھا گرد چہرے
کے جیسے سورج کے گرد لکر ان ہولی ہے زنجیرین جسم مین جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زیور آہن
ذات پر آراستہ ہے قضائے کار دختر مصر الغرائب ملکہ لالہ عذار پہلو مین اپنے باپ کے
بیٹھی ہے نگاہ اٹھا کے جمال جہان آرائے علمشاہ کو دیکھا کہ ایک جوان شیر دلیر غزال چشم
شیر خشم چوڑا سینہ خوبصورتی کی تیاری مثل شیر کھڑا جھوم رہا ہے دونون عارض آفتاب و
ماہتاب اگر کوئی خال ہے ستارۂ پہلوے ماہ ہے شرما گراس نازنین نے سر جھکا لیا ہاتھ مین گلاب کا
پھول تھا بہ ناز و نیاز طرف رستم کے پھینکا رستم کی جو نگاہ اٹھی دیکھا کہ ایک نازنین دلربا
رشک مسیحا صاحب کرشمہ و ناز اشارون مین اعجاز زلف عنبرین مین خوشبو مثل نافہ تتار گلعذار
کبک رفتار شیرین گفتار دزدیدہ نگاہ سے علمشاہ کو دیکھ رہی ہے کبھی مسکرانا کبھی ہنسنا کبھی
آنکھون مین آنسو بھر لانا کبھی یہ فقرہ زبان پر لانا کہ یا خداوند ہفت پیکر کیا تیری قدرت ہے
کیا کیا بندے تونے پیدا کیے ہین کوئی ذولیل کوئی بلبل ہونٹھ جوان باتون سے ہل جاتے ہین
مسیحائی دکھاتے ہین ہزارہا مردہ دل زندگی پاتے ہین ان ہونٹھون سے لعل بدخشان شرماتے
ہین آپسمین اشارے ہونے لگے علمشاہ ہر مرتبہ اپنے مجمع سے نکل آتے ہین فرماتے ہین کہ اے مجمع
کافران بیجا ہم اہل اسلام ہین کبھی تمھارا مذہب قبول نہ کرینگے جو تمسے ہوسکے قصور نہ کرو جس مقام
پر ہفت پیکر بیٹھا ہے ہزارہا شعلہ ہائے آتش بھڑک رہا ہے تلوارین چمک رہی ہین مگر شیر بیشۂ جرأت
کب ڈرتے ہین اسی طرح کلام کرتے ہین جس طرح کہ اکثر شاہون سے کیے وزیر و امیر جو گرد
ہفت پیکر کے بیٹھے ہین تھرا جاتے ہین جب کلام رستم سے آنکھ نہین ملاتے رستم نے جو بڑھ بڑھکر
کلام کیے دل مین دھڑکن لالہ عذار کے زیادہ ہوئی اور ذرا سے اشارہ کیا کہ گنہگار سے زیادہ
نہ کلام کرو ایسا نہ ہو کہ قدرت کے خلاف ہو گنہگارون کے واسطے یہی کافی ہے کہ حکم دیدیا جائے
کہ بعد دو مہینے کے تمکو قتل کیا جائیگا اسی خیال مین یہ لوگ رہین گے جیتے رہین گے ہفت پیکر
نے کہا کہ نجومیون رمالون کو بلاؤ اس مجمع سے چالیس کاہن اٹھے عرض کی کہ غلام حاضر ہین

جو حکم ہو بجا لائین حکم ہوا کہ ان سب مین دیکھو اور حکم لگاؤ کہ طلسم کشاے اصلی کون ہی لین اُسکو قتل کرین ایک کے واسطے دس کی جان پر کیون بنے چالیسوین نجومیون نے کتابین کھولین تلا برچھپا دشمن مگر گنبد مین منیکھ برکھ متھن کرک سنگھ کنیا - ان سب پر نگاہ ڈالی دروازہ بروج ہفت کواکب کو دیکھا نام سب کے لکھ کر رکھے جو جادوگر کہ گرد بیٹھے تھے صورت رستم ملتن کی دیکھ رہے ہین ہر ایک کا یہی قول ہی کہ اس طلسم کا فتاح جری بہادر صف شکن تیغ زن خوبصورت صاحب سطوت و شوکت فتاح جنگ ہاے فرنگستان ہوگا ایک سے ایک نگاہ ملاتا ہی کہ اے برادر نام بتاؤ جہان نام بتانے کا موقع آیا نجومی اپنے اپنے سر جھکا لیتے ہین نام بتانے مین رکتے ہین ہر مرتبہ پوتھیان کھولین راسہاے مذکور کے نام لیے پھر سوچنے لگے بعد تھوڑی دیر کے نام لیتے ہین کسی نے داراب کا نام لیا کسی نے خورشید کا کسی نے گھبرا کر کہا کہ فتاح طلسم ہوشربا کون شخص ہی نام جو ہوشربا کا آیا زنجیرین ہلنے لگین آواز آئی کہ یہ گنہگار حاضر ہی پلٹ کر نجومیون نے دیکھا منھ پھیر لیا اسد غازی دیر تک زنجیرین ہلایا کیے لیکن غضنفر بن اسد لبیب نہ ہونے تحفہ جات کے سرنگون غم سے کلیجہ خون کف افسوس مل رہا ہی بیاگ جل رہا ہی ہر مرتبہ آواز دیتا ہی کہ او بیحیا جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کر حکم کیون نہین دیتا ہفت پیکر نے چالیسون نجومیون کو آواز دی کہ آپس مین راے ایک کر دپختہ حکم لگاؤ کہ تسکین خاطر ہو نام طلسم کشا کا ظاہر کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو سزا پاؤگے چالیسون نجومی اپنے مقام سے اُٹھے ایک قصر مین آکر بیٹھے عرصہ دراز تک آپس مین کلام رہے ایک اُنمین کہ نجوبی حساب کا جاننے والا تھا اپنے مقام سے اُٹھا پکار کر آواز دی کہ یا خداوند فتاح طلسم ہفت پیکر صاحب سطوت و شوکت دانندہ جاہ و ادب رستم ملتن لقب ہی یا اور کوئی کامل بتاوے غلام نے خوب سمجھ کے یہ فقرہ عرض کیا ہی اور جس کسی کو دعوی ہو تو مجھسے اس بات کو پوچھے مین کل کیفیت اظہار کرون اگر شاید خلاف ہو تو سب صاحب کاملین جمع ہین غلام سے پوچھین سب کیفیتین ظاہر کرون بہت جلد طریقہ فتاحی شروع ہو جائیگا علمشاہ نے جو یہ سب باتین سنین مثل شیر غضبناک جھومنے لگے زنجیرین ہلائین معشوقہ سے آنکھ ملائی چہرۂ لالہ عذار کا سرخ ہو گیا مسکرا کر کنیزون سے کہا کہ لو اور مزا دیکھو ہ

نوجوان فتاح قرار پایا حقیقت مین بلا سے روزگار معلوم ہوتا ہے اسکے رعب و دبدبے سے قلب تھرا تا ہے چشم بددور بڑے جرأت کی بات ہے مرحلہ جات طلسم ہفت پیکر بڑے خوفناک مقام ہین ان مقامون پر جانا جفائین وہانکی اٹھانا اسی شخص کے واسطے ہین بڑی جرأت و بہادری کا کام ہے محفل مین عجب عجب طرح کے ذکر ہو رہے ہین چالیسون نجومی آپس مین صلاح و مشورہ کرکے سامنے ہفت پیکر کے آئے دست بستہ عرض کی کہ حضور ہمارے علم کے نزدیک تو علمشاہ نوجوان فتاح طلسم ہفت پیکر ہین آئندہ قدرت کو اختیار ہے نجومیون نے جو اس طرح سامنے ہفت پیکر کے بیان کیا حکم ہوا کہ طلسم کشا کو سامنے قدرت کے لاؤ زنجیر پکڑ کے علمشاہ کو زنجیر دار نے کھینچا عرض کی کہ یا خداوند طلسم کشا حاضر ہے ہفت پیکر نے حکم دیا کہ جلاد کو بلاؤ اسی مجمع سے جلادان بوم ہیئت میمون خصلت خرہا سے بادیہ ضلالت جھپٹ کر سامنے ہفت پیکر کے کھڑے ہوئے عرض کی کہ جو حکم ہو وہ بجا لائین اگر حکم ہو تو قتل کرین یا اور جو ارشاد ہو وہ بجا لائین ہفت پیکر نے حکم دیا کہ اس جوان کو قتل کرو اس وقت صاحبقران کی بیقراری پکار رہے ہین کہ ای کریم کارساز و ای رب بے نیاز رحم اپنا شریک کر تیرے فضل سے سب طرح کی امید ہے ای ارحم الراحمین و ای مالک یوم الدین و ای دافع البلیات و ای قاضی الحاجات اس بلا کو دفع کر میرے فرزند رستم کو قتل سے بچا لے

نظم

ہر چہ ہست اندر وجود عالم امکان از وست
آدم و جن و ملک زو حور زو غلمان از وست

خندہ زن در گلشن عالم گل خندان از وست
اشکبار اندر غم گل بلبل نالان از وست

جلوہ گر در باغ سرو و سنبل و ریحان از وست
رونق تازہ بہر موسم درین بستان از وست

شمع بزم افروز در ہر انجمن رخشان از وست
مہر زو پرتو فگن روشن مہ تابان از وست

در زمانہ انقلاب گردش دوران از وست
گنبد گردندہ صبح و شام سرگردان از وست

نیستی زو ہست زو پیدا زو پنہان از وست
خشکی و تر زو بحر و بر زو کوہ زو میدان از وست

در میان سینہ روشن جلوۂ عرفان از وست
پرتو افگن بر وجود خاک نور جان ز وست

چارہ زو بیچارگی زو وصل زو ہجران از وست
دلدہی زو بیدلی زو درد زو درمان از وست

اشتعال آتش ہر سینۂ سوزان از وست
زوست ذوق اہل ذوق و شوق مشتاقان ز وست

کلکِ گوہر بار بر کاغذ گہر افشان از دست		شاعر ہندی ثنا خوان اندرین دیوان ز دست

تمام فرزندان صاحبقران بیقرار ہین عمرو تڑپ رہا ہے عیار علشاہ یعنی سماک بن عمرو زنجیرون سے سر ٹکراتا ہے کبھی مضطر و بیقرار ہو کر پکارتا ہے کہ اے پروردگار میرے آقا کو بچا لے یا ملک الموت کو حکم دے کہ میری روح قبض کرے کہ مین اپنی آنکھون سے قتل آقا سے نامدار کا نہ دیکھون قاسم سر زنجیر پر سر ٹکرا رہا ہے نور الدہر بیقرار ایرج اشکبار ہے ہر سردار واسطے رستم کے بیتاب ہے جہانگیر و داراب سب کو رستم سے محبت ہو گئی مرتبہ اسد غازی زنجیر تھامے ہوے اپنے مقام سے اُٹھے پکار کر آواز دی کہ او بیحیاؤ یہ رستم شیر بیشۂ عربستان فرزند صاحبقران ہین انکو یون قتل نہ کرو ہم اِنکے بدلے جان دیتے ہین انکے سبب سے نام صاحبقران روشن ہے زمین سر حد طلسم ہفت پیکر انکے قدم سے رشک گلشن ہے جس مقام پر یہ لوگ جائین آباد کرین کفرستان کو برباد کرین لیکن آپ لوگ نہین معلوم کیا سمجھتے ہین ہم سب آپس مین ایک ہین جسکی چاہو جان لو مگر رستم کو ہاتھ نہ لگاؤ یہ سنتے ہی ہفت پیکر بگڑا کہا کہ یہ مسلمان آپس مین نہایت محبت رکھتے ہین ایک کے بدلے ایک جان دیتا ہے صرف رستم کو قتل کر و جلادنے سر زنجیر تھام کر رستم کو کھینچا کہا کہ اے رستم الگ آؤ تمھارے قتل کا حکم ہے رستم اُٹھے صاحبقران سے آنکھ ملائی کہا کہ غلام رخصت ہوتا ہے اُس وقت صاحبقران کی بیقراری دیکھنا ہی جلاد نے رستم کو کھینچا پکار کر آواز دی کہ یا خداوند یہ وہ ہے کہ جسنے سلطنت مرزوق شاہ فرنگی کو برباد کیا اوّل مین یہ معرکہ ہوا کہ صاحبقران تو خانۂ کعبہ گئے ہوے تھے قباد شہریار زمانہ کمسنی مین بعہدہ سلطنت تھے تو نوشیروان ایسا بادشاہ بختیارک اُسکا وزیر نوشیروان کی بیٹی مہر نگار تاجدار پر عاشق ہوا وزیر سے اپنے ذکر کیا وزیر نے کہا کہ اے شہریار مین ابھی آپ کو پنڈتون کے مسئلے دستخط کرائے دیتا ہون کہ جس نخل کو بوئے اُسکا پھل بونے والا کھائے وزیر نے یہی مضمون لکھکر سامنے پنڈتون کے پیش کیا پنڈت اس مضمون کو نہ سمجھے کہ اس مضمون سے مراد کیا ہے صاف دستخط کر دیے کہ پھل کھائے جب وزیر سامنے بزرجمہر کے مسئلہ لایا یہ تو پابند مذہب ابراہیمی تھے یہ دستخط کیا کہ اُس پھل کو کاٹے اگر وہ پھل خون دے تو نہ کھائے وزیر نے کہا کہ اے شاہ علمانے آپ کے دستخط کر دیے طریقۂ اسلام سے کیا غرض نوشیروان اُسی مسئلے کا پابند ہوا

ماسمجھا ہین کہ بیٹھا تاریخ برات وغیرہ کی مقرر کی ملکہ زرانگیز خاتون زوجۂ نوشیروان کو خوف
پیدا ہوا کہ نوشیروان بیٹی سے شادی کرتا ہو حکیم بزرجمہر کو کسی ترکیب سے محل مین بلایا اور یہ
سب حال رو رو کر بیان کیا اور کہا کہ حکیم صاحب یہ ظلم آپ نے دیکھا کہ نوشیروان بیٹی سے
شادی کرتا ہو کسی ترکیب سے بچائیے بزرجمہر نے صلاح دی کہ اپنے نواسے قباد کو ایک نامہ
لکھیے کہ اپنی خالہ کو ہاتھ سے نوشیروان کے بچا لیجے اس بہیجا کو بڑھاپے مین ٹرکسن لگا ہی
شاید وہ کچھ تدبیر کرین ملکہ زرانگیز نے اسی مضمون کا نامہ قباد کو لکھا قباد اس مضمون کو
دیکھکر بہت برہم ہوئے سر دربار پکار کر آواز دی کہ ہمارے سردارون مین کوئی ایسا ہی
کہ شادی نہ ہونے دے یا خداوندی جوان رستم اپنے مقام سے یہ کہکر اٹھا کہ جان نثار
جائیگا اور یکہ وتنہا دربار نوشیروان مین پہونچا صاحب سلامت کی نوشیروان سمجھا کہ
کچھ پیغام قباد لائے ہین رستم نے کہا کہ اے شاہ مین کچھ عرض کرونگا اس حیلے سے یہ جوان
قریب نوشیروان پہونچا کان مین منھ لگایا اور سینے پر ہاتھ رکھکے نوشیروان کو گرادیا
وہ دربار نوشیروان اور رستم کی یہ ہستی آخر نوشیروان کو کان پکڑکے اٹھایا اور اس
فعل شنیع سے توبہ کرائی دربار نوشیروان مین سب پہلوان تھرا گئے مگر یہ جوان غائب ہوا
یہان قباد شہریار نے ہرکارے مقرر کیے تھے کہ اگر میرے بھائی پر کوئی ہاتھ ڈالے تو ہمین برابر
پہونچاو اسی خیال مین تھے کہ نامہ روم سے آیا کپیتان فرنگی بیٹا ہرزوق کا ملک پر چڑھ آیا
قدوس رومی کو قتل کیا ملکہ رابعہ بادر رستم کی تلاش مین ہو وہ محل سے نکل گئین اسکا پتہ نہین
لہذا اہل روم کی خبر لیجیے کپیتان اترا ہوا ہی ملکہ کو تلاش کررہا ہو قباد نے نامے کو زیر زانو
رکھ لیا کہا کہ اس مقدمے مین صلاح کیجائیگی کہ رستم پیشتر کے آئے سوچھون پر تاؤ پھیرتے
ہوئے کہا کہ اے شہریار مین دربار مین آپ کے نانا کے پہونچا نانا آپ کے تخت پر بیٹھے تھے مین نے
کان پکڑکے اٹھایا بٹھایا قباد کو بہت ناگوار ہوا مگر ضبط کیا رستم نے تین مرتبہ یہی لفظ کہا قباد
سے ضبط نہوسکا آخرکار جو نامہ روم سے آیا تھا سامنے رستم کے پھینک دیا اور بے اختیار زبان سے
نکل گیا کہ اپنی مان کو فرنگیون سے بچائیے یا خداوند یہ اپنے زمانے کا رستم ہو قباد نے جو یہ کلمہ کہا
ہوش مین درہا تخت پر ہاتھ رکھکے قباد کو ایک طمانچہ مارا قباد تو چیخ کھا کے گرے سر والے اپنے

مقام سے اٹھے یہ کہتے ہوئے کہ رستم کو قتل کر دا سے غضب کیا کہ ہمارے بادشاہ کو مارا رستم ہاتھ
نہ ہلا سکے سب سرداروں نے گھیر لیا مگر لندھور جانشین صاحبقران اپنے مقام سے یہ کہکر اٹھا کہ
صاحبو یہ کیا کرتے ہو بھائی بھائی آپس میں لڑے تمھیں کیا دخل ہو اگر صاحب قران آکر
دامنگیر ہوں کہ میرے فرزند کو کیوں قتل کیا بڑے بھائی نے چھوٹے کو مارا تمھیں کیا دخل تھا
تو کیا جواب دوگے اور رستم سے کہا کہ اے رستم کیا چاہتے ہو رستم نے کہا کہ اے عم نامدار آبرو
چاہتا ہوں لندھور نے کہا کہ بہتر اسی میں ہو کہ بارگاہ سے نکل جاؤ یا خداوند یہ وہ جوان
ہو کہ جاکر روم پہونچا اور کپتان فرنگی کو مارا اب تک اسکی تلوار کی فرنگستان میں دھاک ہی
اسکو قدرت قتل کرتے ہیں حکم اول ہی سمجھ کر دیجیے گا قتل کرنا میرا کام ہو جلانا آپ کا کام
کہ آپ خداوند ہیں آپ نے لاکھوں بندے پیدا کیے اس وقت دربار ہفت پیکر میں عجب
غریو ہو قاسم کا تڑپنا ایرج کا سر زنجیر سے ٹکرانا اصیر کا پکارنا کہ اے کریم کارساز رحم
اپنا شریک کر ان آنکھوں کے سامنے فرزند نوجوان کا داغ نہ اٹھایا جائیگا جب یاد کرونگا
کلیجہ منہ کو آئیگا قالب تھرائیگا تمام فرزندان صاحبقران چاہتے ہیں کہ ہم قتل ہوں مگر
رستم بچ جائیں بعض کہتے ہیں کہ رستم ایسا شیردل فرزندوں میں صاحبقران کے کون ہو
لندھور کو مع ہاتھی اٹھا لیا گیا زور دکھایا شیخ و شہ باختر بہروزہ زنگی کو مع گینڈے
اٹھا لیا ہر چند کہ منکا ٹوٹا لیکن اسے نہ چھوڑا اکھیڑ کے مارا افسوس ہو کہ وہی شیر آج یوں
قتل ہوتا ہو کہ جسکا مثل و نظیر نہیں کیا کیا کارنامے کیے بچپن سے انکی جرأت کے شہرے ہیں
او میر و قاسم و ایرج و داراب بیقرار ہو کر روتے ہیں ہر ایک کا یہی قول ہو کہ اگر رستم
ایسا فرزند صاحبقران کا قتل ہوا تو صاحبقران زندہ نہ رہیں گے اس سن میں فرزند
جوان کا داغ کیونکر اٹھیگا وہ جلادوں نے سر زنجیر کو تھام کر رستم کو کھینچا رستم ایسا جوان
جلیل لیاقت سے معمور سر اٹھا کے قاسم کو دیکھا آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے ہیں فرمایا
کہا اے نور نظر اطاعت سے دادا جان کی سر نہ ہلانا ایرج نے دوڑ کر انھیں قدموں سے
لپٹیں پشت پر رستم نے ہاتھ رکھا فرمایا بیٹا دنگل اپنا لو دربار صاحبقران میں سرخ رو رہو
یہ کہکے آگے بڑھے جلادوں نے سر زنجیر تھام کر رستم کو بٹھایا اس وقت رستم کی عجب

نوبت ہی فرماتے ہین کہ اے فلک کجرفتار واے گردون غدار یہ کیا کجروی دکھائی اپنے یاران ہمدم سے جدا ہوتے ہین یہ کہکے ایک آہ کی غم سے حالت تباہ کی شور رونے کا بلند ہوا اُس وقت صاحبقران نے بیتاب ہوکر دعا کی کہ آسمان پر سناٹا ہوا سب نے دیکھا کہ تخت پر ایک ساحر سیہ فام کتاب بغل مین دبائے ہوے آواز دیتا ہوا کہ یا خداوند ہفت پیکر قانون طلسم سے منھہ نہ موڑیے ورنہ غضب ہوگا یہ کہتا ہوا وہ جادوگر زمین پر آیا سب جادوگر واسطے اُسکی تعظیم کے اُٹھہ کھڑے ہوے وزیرون نے کہا کہ اے عالم علوم ستارہ شناسی اس وقت یہان کیونکر آپکا اتفاق ہوا اپنے مقام سے کیونکر جدا ہوے بہت جلد آکے ستارہ شناسی تمھارا ہی کام ہے اسنے بڑھکر پایۂ تخت ہفت پیکر کو بوسہ دیا کہا کہ یا خداوند آپ کے فرمانے سے مین مجبور ہوا اس وقت قصر مین داخل تھا اور کتاب ستارہ شناسی کو دیکھہ رہا تھا کہ پہلوے بارگاہ سے رونے کی آواز آئی گھبراکے اُٹھا دیکھا نیتراش جادو سحر مین طاق شہرۂ آفاق گڑھیا کے کنارے بیٹھی رو رہی تھی مین نے جاکر پوچھا کہ بے وقت رونے کا کیا سبب ہی تمھارا بیوجہ رونا مجھپر شاق ہی جلد بیان کرو جب مین نے کہا تو فرمانے لگین کہ قدرت پر آج کل بڑا زوال ہی کسی کو خیال بھی ہی کہ پرسون کیا ہوگا قصر حیرت خیز مین جمع ہوگا رمال و نجومی سب جمع ہونگے طلسم کشا کی تحقیقات کرینگے چاہین کہ تحقیقات کرکے قتل کرین غضب ہو جائیگا طلسم مین آگ لگ جائیگی جو بڑے طلسم کے مدار المہام ہین انپر کوئی آفت آئیگی مجکو حکم نیتراش لکھا ہوا تمسے زیادہ کوئی تیزرو نہین ہی جلد اپنے کو پہونچاؤ جسکو طلسم کشا تجویز کیا ہی وہ قتل نہ ہونے پائے مین نے اپنے کو پہونچایا آپ کو کیونکر ثابت ہوا کہ یہ طلسم کشا ہی کہا چالیس نجومی کہتے ہین سب نے صلاح کرکے زائچہ کھینچ کے حکم لگایا ہی تب مین نے حکم قتل دیا مجھے بھی معلوم ہوا کہ یہ طلسم کشا ہی وہ جو ساحر آیا ہی آفتاب ستارہ شناس اُسکا نام ہی دست بستہ عرض کی کہ یا خداوند آپ اسکے قتل کے مجاز نہین ہین کتاب پارینۂ طلسم مین مرقوم ہی تین مہینے کی اس طلسم مین میعاد ہی نکرنیوالا اسکا خراب رہیگا فوراً آفت آتی اگر آپ اسکو قتل کرڈالتے اور وہ جھگڑا طلسم مین ہوتا کہ جسکا دفع کرنا دشوار تھا اعضا پر کچھہ زوال آتا بعد تین مہینے کے قدرت کو اختیار ہی یہ کہہ کے

جلاد کو جھڑک دیا جلاد الگ ہوا رستم سے کہا کہ ای افسر فرزندان صاحبقران آپ کا اس طلسم مین بڑے دھوم سے آنا ہوا تین مہینے کے لیے آپ کو معاف کیا جاتا ہی بعد تین مہینے کے جو بدعتین آپ نے کی ہین اُسکا بدلہ ہوگا رستم کو کشان کشان ساتھ جملہ سرداروں کے اُسی قید خانے مین لے گئے لیکن لالہ عذار ساتھ مصر الغرائب کے جو اُٹھی لڑکھڑاتی ہوئی خوف تھا کہ ایسا نہ ہو سر حال کُھل جائے گھر بار ہمسے چھوٹا پرائے ملک مین آکر رہی کیسی مشکل کی بات ہی کہ مفصل حال نہین کُھلتا کہ دل پہ کیا گذریگی ہاے دل کو کیونکر سمجھاؤن فلک کجرفتار بانی بناے فساد و آفت نے یہ جھگڑا پھیلایا کئی مرتبہ والد نامدار برلے ملاقات خداوند آئے دیکھا چلے گئے آج مجھے کیون ساتھ لائے یہ آفت مجھپر آنے والی تھی کیونکر نہ جاتی ہاے کیا کرون مجھکو کچھ بن نہین پڑتا عجب دل کی کیفیت ہی اگر وہ ظالم مجھ تک پہونچے اور مین دیکھون شاید دل کو آرام آجائے جون جون دل کو بہلاتی ہون دل کی تڑپن زیادہ پاتی ہون اپنی یہ کیفیت ہی نظم

کرتے ہین عدو وصل مین ہجران کی شکایت — تھی بارے موثر غم ہجران کی شکایت!
یون کرتے تھے وہ کب دل نالان کی شکایت — کی ہوگی فلک نے مری افغان کی شکایت
ای پردہ نشین چلون اُٹھا دے کہ نہ جل جاے — کرتا ہون مین سوزِ غم پنہان کی شکایت
ہم خاک مین بھی مل گئے لیکن نہ ملے وہ — دل ہی مین رہی رنجش جانان کی شکایت
پامال ستم تھی دلِ ناکام کے ہاتھون — کس منھ سے کرون ولولۂ جان کی شکایت
صد شکر وہ اُلجھی ہوئی تقریر نہ سمجھا — تھی برہمی زلف پریشان کی شکایت
ہی کس لیے مجھے اُسے دل دینے کا شکوہ — کرتا ہی جہان مین کوئی احسان کی شکایت
کیا باب اجابت پہ گذر ہوویے دعا کا — سنتا ہی اثر کب ترے دربان کی شکایت
ای شور جنون ڈر ہی زبان بند نہ ہو جائے — گر آئے لبون پر مرے زندان کی شکایت
کیون طعنہ سمجھ کر ہی گلہ شکر جفا کا — جانے دو کہ بیجا ہی پشیمان کی شکایت
کس واسطے ای شمع زبان کاٹتے ہین لوگ — کیا تونے بھی کی تھی شب ہجران کی شکایت
حوران بہشتی کو بتون کا سا نہ پایا — مومن مجھے کیونکر نہ ہوا یان کی شکایت

اس حال زار سے حیران و پریشان اُس قصر مین آئی جو ہفت پیکر نے مصر الغرائب

واسطے سکونت کے دیا ہے مصر الغرائب باہر جا کر بیٹھا ملکہ نے جب تنہائی پائی گھبرا کر کہا کہ ہم فلان کمرے مین جائین گے کنیزون نے اُسی وقت اُس مقام پر سب سامان مہیا کر دیا ملکہ اُٹھ کر وہان آئین تنہائی جو پائی دروازہ بند کر لیا پھر کھٹ پر پیر لٹکا کے بیٹھین دو پٹہ ڈھلکا ہوا طبیعت اُداس و پریشان یکایک قید خانے کی جانب مُنھ کر کے پکار اُٹھی نظم

اے گلِ گلستان رعنائی
بے نظیر جہان وہم وخیال
اے گلِ تازہ بر نیامدہ
رنج گلچین ہنوز نادیدہ
اے دل و دین بیک نگہ بردہ
حال معلوم کیا تجھے میرا
تجھکو دعویٰ ہے بے نیازی کا
مارے ڈالے ہے مجھکو شوق وصال
موسن ناتوان پہ ناز نہ کر
خون کرنا مگر حرام نہین
دیکھ اک بیگناہ مرتا ہے
ہو وے فی النار ایسی دینداری
تجھکو ڈر سوزش الیم سے کیا
باب توبہ ہنوز بند نہین
ہے یقین فتوائے اہل ذوق حرام
پھر کہان ولولے جوانی کے
پھر یہ موسم جو یاد آئیگا
تجھے گاگناہ بے لذت
میری باتین نہین تمھین معلوم

نو بہار ریاض زیبائی
اے دُر ناسفتہ
اے نہال بر نیامدہ
اے بت رو بدہر ننہادہ
خون بیچارہ مومنے خوردہ
تجھکو دان لاف کبریائی ہے
حوصلہ کسکو پاک بازی کا
کیون یہ دعوائے لن ترانی ہے
ہے خدا بھی تو احتراز نہ کر
شرط دین ہے جو پاکدامانی
جان تجھپر نثار کرتا ہے
شعلے کی طرح ہاتھ ملتا ہون
حور کو آتش جحیم سے کیا
ایسے نازک کو کون دے ہے سزا
تجھے شیرین دہن کو تلخی کام
بے مزا کر نہ عاقبت بینی
شوق کچھ اور گل کھلائیگا
فائدہ پھر ہوس سے کیا تمکو
ورنہ کاہیکو یون رہون محروم

اے مہ آسمان حسن وجمال
گوہر آبدار ناسفتہ
غنچۂ باصفا نخوشیدہ
در کف کافری نیفتادہ
اے تغافل شعار بے پروا
بان بلا دین و دل پہ آئی ہے
ہے تجھے پاکدامنی کا خیال
آخر اک دن قیامت آنی ہے
کسلیے تجکو مجھسے کام نہین
تو ستم بھی ہے نا مسلمانی
مجھسے عاشق کی یون دل آزاری
بیم دوزخ سے تیری جلتا ہون
عذر بیہودہ دلپسند نہین
نوجوانی کا تم اُٹھاؤ مزا
ہین یہ دن لطف زندگانی کے
نہ رہیگی لبون مین شیرینی
ان دنون کی جو آئیگی حسرت
مجھسا مشتاق مل چکا تمکو
مین وفادار ہون وفائی قسم

تیری حسرت فزا جفا کی قسم | بے وفا بندۂ خدا اگر ہون | لیک تجھسے پھیر دن تو کافر ہون
تو جو ہی ہاشمی نسب ای جان | ہی محبت تری مرا ایمان | اس بیقراری سے لالہ عذار

یہ اشعار پڑھکے روئی کہ کنیزین بھی رونے لگین لالہ عذار نے کنیزون کی جانب دیکھکر کہا کہ جاؤ باہر جاؤ ہمارے سامنے بیٹھکر آنسو نہ بہاؤ تم سبھون کا رونا ہمیں شاق ہی دل سیر گل و بلبل کا مشتاق ہی کنیزین باہر گئین غنچہ دہن وزیر زادی کا بچپن سے ساتھ ہی چھپکر کونے مین کھڑی ہوگئی لالہ عذار نے جب دیکھا کہ خواصین چلی گئین بے اختیار رونا شروع کیا وزیر زادی کونے مین کھڑی سن رہی تھی اُسکے کان مین ہچکیون کی آواز آئی بیقرار ہوکر دروازہ کھولا ملکہ نے جو وزیر زادی کو آتے دیکھا اپنے کو چھپرکھٹ پر گرا دیا دولائی سے مُنھ لپیٹا وزیر زادی دوڑ کر قریب آئی عرض کی کہ واری مزاج کیسا ہی عجب حال مین حضور کو پاتی ہون چہرۂ زیبا دیکھکر گھبراتی ہون کیا دشمنون کو رنج ہو نچا امیدوار ہون کہ اظہار ہو شاید حل اُسکا ہمارے ہاتھ پر موقوف ہو اگر ہم بُرے ہین تو ہمکو نکلوا دیجیے بدخواہ کا کیا کام ہی اسطرح سمجھا کر جب غنچہ دہن وزیر زادی نے قدمون پر ہاتھ رکھکر کہا ملکہ نے شرما کر سر جھکا لیا فرمایا کہ ای وزیر زادی تجھسے کیا کہین جو دل پر گذرتی ہی اُسکا اظہار مناسب نہین اپنی تو یہ کیفیت ہی

نظم

ہر رفیق بیکسی منزل بہ منزل رہگیا | گر پڑا آنسو کسی جا پر کہین دل رہگیا
صید لاغر کردیا تا خیر قاتل نے مجھے | ذبح کے لائق نہین مرنے کے قابل رہگیا
ای اجل فرصت نہ دی افسوس ہی افسوس ہی | آرزو مند جفا احسان قاتل رہگیا
وائے قسمت بخل قاتل سے نہ بر آئی مراد | تشنۂ آب دم شمشیر بسمل رہگیا
جوشش حیرت نے نہ دی فرصت کہ جنبش کر سکے | آئنہ میری طرح اُنکے مقابل رہگیا
سخت جانی نے مزے کیا کیا دکھائے وقت ذبح | تھک گیا خنجر کبھی بازوے قاتل رہگیا
زمزمہ سنجی بھلا دی خطرۂ صیاد نے | آتے آتے کان تک شور عنادل رہگیا
سایۂ انگن کا کل پیچان ہی روے صاف پر | ابر مین پوشیدہ ہوکر ماہ کامل رہگیا
دی نہ فرصت ہمرہی کی اضطراب روح نے | دل مین پروانے کے سوز شمع محفل رہگیا

سر جدا تن سے کیا آنکھوں پہ پٹی باندھ کر | اے نسیم افسوس ہے دیدار قاتل رہ گیا

اس طرح بیتاب کر یہ اشعار ملکہ نے پڑھے کہ وزیرزادی نے بلائیں لیلین اور کہا کہ اُٹھ کے بیٹھیے مفصل حال لونڈی سے بیان کیجیے ملکہ اُٹھ بیٹھین رو رو کر حال عشق رستم نوجوان بیان کیا وزیرزادی نے اپنا منھ پیٹ لیا کہا واری یہ غضب کی بات ہے جن لوگوں کی وجہ سے گھر بار چھوڑا اور سلطنت طلسم کی غیر گھر مین بطور فریادیوں کے آئے جو طلسم کشا ہے اصلی ہے اُس سے آپ کو محبت ہے اور محبت کیسی کہ بہ شدت مین جو خیال کرتی ہون کہ حضور کو بڑا جوش و خروش ہے اگر ہو سکے تو ذرا صبر کیجیے بڑے بڑے جو اسکے کرنے والے گذرے اُنپر کیا گذری کیا کیا سختیاں اُن لوگوں نے اُٹھائیں آخر عمر اپنی کس خرابی سے کاٹی ملکہ بے اختیار رونے لگین کہا کہ اے غنچہ دہن کیا کہتے کہین صبر و جبر کا موقع نہین رہا ہرچند کہ چاہا ضبط کرون نہ ہو سکا ایک دن دو دن جبر کرینگے آخرکار جب صبر نہ ہو سکیگا روتے پیٹتے نکل جائین گے قبر مجنون پر پہونچین گے یا اُنسے ہدایت لین گے یا نام معشوق پر جان دینگے یہ کہہ کے اسقدر روئی کہ آنکھین سرخ ہو گئین اب تو وزیرزادی گھبرائی قدموں پر گرنے لگی کہا کہ واری نہ گھبرایئے اب لونڈی انتظام کریگی مین اپنے کو کسی حیلے سے قید خانے تک پہونچاؤنگی حضور کی بیقراری اُنکو سناؤنگی الغرض ایسی باتین وزیرزادی و شاہزادی مین ہوئین دونوں مجبور ہی ہین اُس وقت ملکہ کا رونا دل کے ٹکڑے کرتا تھا آخر وزیرزادی نے کہا کہ جو آپ فرمایئے وہ بجا لاؤن ملکہ نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا کہ خیر جو گذریگا وہ گذریگا تپانے سے کیا فائدہ اب تو یہ صورت ہے

نظم

سب ستم سارے وہ سامان مصیبت یاد ہین | ہم ابھی کنج قفس سے مرغ نو آزاد ہین
جوشش خون کیسا یہاں تن خشک ہے مانند بید | اور دیوانے ہین وہ جنکے لیے فصاد ہین
تا کجا فکر اسیری رحم اے صیاد کر | سور و بیداد ہین جو صاحب بیداد ہین
غم ہے مرنے نہ پائین بسمل تیغ جفا | اُس ستم ایجاد کے کیا کیا نئے ایجاد ہین
ہم اسیران قفس کیا جانین لطف بوستان | مدتوں سے مبتلائے زحمت صیاد ہین
ایک سی رہتی نہین ہے گردش لیل و نہار | ساتھ ویرانی ہے اُنکے جو یہان آباد ہین
آسمان و عرش و کرسی ایک بھی خالی نہین | ہر جگہ وہ چار اپنے مسکن فریاد ہین

ایک جا بیتابی دل سے نہین مجکو قرار — صورت خاک پریشان رات دن برباد ہین
کون سا وہ گل ہے جسکی دید ہم کرتے تھین — عندلیب نغمہ سنج گلشن ایجاد ہین
کب یقین ہے تمکو پے آغوش آکی ہوگی نیند — رات سے کیا کیا گمان خاطر ناشاد ہین
کس تمنا پر کسی کے بار خاطر ہو جیے — چند دن کو وارد دنیاے بے بنیاد ہین
ہاتھ کھینچا جب جہان سے بے نیازی بڑھ گئی — کب کسی کے ہم بھلا منت کش امداد ہین
خاکسارون کو غرور طبع بیجا ہے نسیم — اپنے منہ سے کب کہا ہمنے کہ ہم استاد ہین

یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین لیکن ذکر ہفت پیکر کرنا واجب و لازم ہوا کہ یہ جو دربار سے اٹھا لڑکھڑاتا ہوا تخلیے مین آیا سر جھکا کے بیٹھا چارون وزیر اسکے حاضر ہوے دیکھا خداوند ہفت پیکر چپ بیٹھے ہین وزیرون نے دست بستہ عرض کی کہ آج قدرت کیون ملول ہین کیا امر ہونے والا ہے کہ قدرت کو یہ پریشانی ہے ہفت پیکر نے کہا کہ اے وزیران باتدبیر کیا حال اپنا بیان کرون اپنی ساری خداوندی کی کرامات دیتا ہون لیکن وہ ظالم ملے وزیرون نے کہا کہ حضور کون ہمسے مفصل ارشاد ہو ہفت پیکر نے ہنس کر کہا کہ ہمارا مہمان عزیز جو ہمارے یہان فروکش ہے اسکی خاطر اسقدر مد نظر ہے کہ اگر قبول کرے تو اہتمام قید خانہ اسکے سپرد کرین اب تین مہینے پرورش مسلمانان منظور ہوئی بعد تین مہینے کے ان سب کا خاتمہ ہوگا پھر اور عہدہ تجویز کرینگے وزیرون نے عرض کی کہ مفصل قدرت ارشاد فرمائین شاید کوئی انتظام غلامون سے بن پڑے ہفت پیکر نے کہا کہ اصل کیفیت یہ ہے کہ مصر الغرائب کی دختر ملکہ لالہ عذار آج قدرت نے اسکو دیکھا قدرت کو یاد آیا کہ اس تصویر کو صفحہ روزگار پر کھینچا تھا بعد عرصہ دراز دیکھا اب دل چاہتا ہے اسکو پہلو مین بٹھائین اپنا حال دل سنائین وزیرون نے عرض کی کہ یہ کتنی بڑی بات ہے جس وقت مصر الغرائب یہ سنے گا آنکھون سے اس امر کو قبول کریگا حقیقت مین وہ نازنین بھی قدرت کو دیکھتی تھی وزیرون نے جو اس سہولیت سے بیان کیا ہفت پیکر خوش ہوگیا کہا اچھا مناسب طور پر ذکر کرنا جیسا مناسب وقت ہوگا ویسا کیا جائیگا وزیر اول کہ جسکا عقاب باندپرواز نام تھا روانہ ہوا یہان ملکہ تو حیران و پریشان ہین مصر الغرائب پاس اپنے رفیقون کے

بیٹھا ہی یہی ذکر ہو رہا ہی کہ خداوند ہفت پیکر مجھپر بہت مہربان ہین اپ کوئی عہدہ بھی لونگا
خالی بیٹھے بیٹھے گھبراتا ہون اُسی انتظام مین بہل جاؤنگا کہ خبر پہونچی وزیر اعظم قدرت شہ
دیدِ دولت پر حاضر ہین حکم دیا کہ بُلا لو وزیر نے آکر مصر الغرائب سے کہا کہ قدرت تمپر مہربان
ہین تمھاری دختر کو طلب فرماتے ہین اے مصر الغرائب لطف یہ ہوگا کہ قدرت کے
عزیز دار کہلاؤگے طلسم ہفت پیکر مین جابجا نام ہوگا قدرت کا بھی کام ہوگا مصر الغرائب
سُن رہا ہی جب وزیر سب کچھ کہچکا تو مصر الغرائب نے کہا کہ مین پہلے اپنی دختر سے
دریافت کر دن دیکھون دہ کیا کہتی ہی اور وزیر سے اقرار کیا کہ مین ضرور شادی کر دونگا
قدرت بہت خوش ہونگے یہ کہکے اُٹھا وزیر کو خلعت دیکر رخصت کیا آپ بھی بالارادہ مین
ایک باغ ملا ملازمون نے عرض کی کہ اسی باغ مین ملکۂ عالم تشریف رکھتی ہین مصر الغرائب
ادھر پلٹا لالہ عذار وزیرزادی سے باتین کر رہی تھی کہ بڑھ کر کنیزون نے خبر دی کہ آپکے
والد نامدار تشریف لاتے ہین ملکہ واسطے استقبال کے اُٹھین مصر الغرائب کو
لا کر مسند پر بٹھایا مصر الغرائب نے خیال کرکے دیکھا کہ لالہ عذار کا چہرہ اُداس
آنکھون مین حلقے رنگ روشن تغیر گھبرا کے پوچھا کہ کیون نور نظر مزاج کیسا ہی ملکہ لالہ عذار
نے سر جھکا کے عرض کی کہ گھر بار چھوٹا سلطنت ترک ہوئی ہمارے مزاج کیا غریب الوطن
مبتلاے دام رنج و محن مصر الغرائب نے کہا کہ اے نور نظر قدرت تمپر مائل ہوے ہین
عہدے بھی ملین گے جو حکم دینگے وہی ہوگا ملکہ لالہ عذار نے سر جھکا لیا مقدمہ اصلی کا
کچھ جواب نہ دیا مصر الغرائب خوشی خوشی اُٹھ گیا جب مصر الغرائب جا چکا ملکہ
لالہ عذار نے پھر وزیرزادی غنچہ دہن کو بُلایا اور سب کیفیت بیان کی وزیرزادی
نے کہا کہ وارثی یہ مقدمہ حضور میرے سپرد کرین اس وجہ مین بہت سے مطلب نکلین گے
ملکہ لالہ عذار نے کہا کہ تم جاکر قدرت سے ملو اول تو یہ کہو کہ صاحبزادی ابھی آگا نہین
دیکھون انجام کیا ہو ہرچند کہ کوہ بو قلمون کا تباہ ہوتا بڑا باعث خرابی ہوا اتنا بڑا
ساحر زبردست مارا گیا کسی کی مجال نہین کہ عرض کرسکے اول انتظام یہ ہو تب دوسری
طرف توجہ فرمایئے لقین ہی کہ کوئی صورت معقول نکلے وزیرزادی نے عرض کی کہ سرکار کو

اختیار رہے شاید کہ یہ کلمات ہفت پیکر کے خلاف ہون ملکہ نے کہا کہ تم سمجھ کر کلام کرنا میرے
ہوش و حواس بجا نہین ہین وزیرزادی ملکہ سے باتین کرکے چلی دل سے کہتی ہوئی کہ دیکھیے اب
کیا ہو حقیقت مین عجب مشکل ہے اگر ملکہ نے نہ مانا اُسکے گھر مین آتری ہین کوئی جبر کرے اور ہم پر
دست ظلم دراز ہو یہ سوچتی ہوئی خدمت ہفت پیکر مین آئی آگے سلام کیا ہفت پیکر
مسند پر بیٹھا تھا کہ وزیرزادی نے جو آکے سلام کیا ہفت پیکر نے پوچھا کہ کیون غنچہ دہن سوقت
تمھارے آنیکا کیا باعث ہوا وزیرزادی نے عرض کی کہ قدرت کی زیارت مدنظر تھی اسوجہ سے
آج حاضر ہوئی یہ کہہ کے بیٹھ گئی ہفت پیکر نے کہا کہ کیون وزیرزادی تمھاری ملکہ کو ہم سے
کچھ رغبت نہین پائی جاتی ہم چاہتے ہین طلسم مین بڑے بڑے عہدے ہین جسکو عہدہ نیابت
دین اور وہ انکار کرے تقرر کرنے نہ کرنے کا ملکۂ عالم کو اختیار رہے چاہتے ہین ایسے عہدے مقرر کرین
کہ ملکۂ عالم کے آنے جانے کا باعث ہو غنچہ دہن نے دست بستہ عرض کی جو قدرت کے نزدیک
مناسب بہتر وہ تجویز کیا جائے اُس وقت وہ وزیر بھی آیا وزیر نے عرض کی کہ جو قدرت کے
نزدیک مناسب ہو وہ تجویز کیا جائے ہفت پیکر نے ہنس کر کہا کہ انکے والد نے مسلمانون
کے ہاتھ سے بڑے صدمے اُٹھائے ہین مگر انکی زندگی قدرت کو رکھنا منظور تھی اس وجہ سے
لڑ بھڑ کے نکل آئے ورنہ بڑے بلوے تھے قدرت مکرر فرماتے ہین کہ بروز منگل ملکہ عالم قیدخانے
مین جائین سب حال پوچھین جو جسکے بارے مین مناسب جانین وہ تجویز فرمائین قدرت اُسکو
بسر و چشم منظور کرین گے وزیرزادی یہ وعدہ کرکے پاس ملکہ لالہ عذار کے آئی تمام کیفیت
بیان کی اور یہ بھی کہا کہ حضور قیدخانے مین چلنے کا سبب تو نکل آیا اسی مین کچھ تجویز ہوگی ملکہ
خاموش ہو رہین تیسرا دن منگل تھا ملکہ بیٹھی تھین کہ نوبت و نقارے کی آواز کان مین آئی
فرمایا کہ دیکھو یہ کیسا باجا بجتا ہے کنیزون نے بڑھکر خبر دی کہ حضور کے واسطے تخت آتا ہے حضور آج
قیدخانے تشریف لیجائین ملکہ لالہ عذار نے لباس فاخرہ پہنا خرامان خرامان باہر تشریف
لائین دیکھا بارہ ہزار کنیزین ایک تخت زبرجدی نہایت تکلف سے آراستہ لاکر دروازے پر
پہونچا یا ملکہ تخت پر سوار ہوئین وزیرزادی بھی ساتھ ہے جب درِ زندانخانے پر آکر پہونچین نگہبانون نے
مشہور کیا کہ ملکہ لالہ عذار دختر مصر الغرائب تشریف لاتی ہین تمام افسران فوج برائے تسلیم حاضر ہوئے

ملکہ نے فرمایا کہ ہمین قید خانہ دیکھنا منظور ہی افسرون نے عرض کی کہ چلیے ملکہ داخل ہوئین ور قید خانے پر زنجیرون کی جھنکار کان مین آئی دیکھا کہ ایک جوان خوشرو ایڑیان رگڑرہا ہی پلٹے ملکہ نے پوچھا کہ اس جوان کا کیا نام ہی اورون کی زبانی معلوم ہوا کہ بہرام گرد بن خاقان چین بیا نہ ہوگیا ہی ملکہ نے حکم کیا کہ اسکے لیے طبیب مقرر کیا جائے آگے بڑھین دیکھا کہ سب سردار روتے ہین بیچ مین ایک آفتاب عالمتاب درخشان گرد صدہا سردار مثل انجم بیٹھے افسوس کر رہے ہین ملکہ نے یہان کا حال پوچھا سب نے عرض کی کہ صاحبقران زمان بیچ مین گرد سب سردار صبح کا وقت ہی یہ سب دیکھنے کو آئے ہین ملکہ وہان سے آگے بڑھین کہ ایک گھر سے رونے کی آواز آئی کہ جیسے کوئی شخص آفت و مصیبت کا مارا بلک بلک کے رو رہا ہی اور یہ اشعار عبرت آثار زبان پر جاری ہین نظم

رہی ہمیشہ اسیری کے اختیار مین روح ‏ چھٹی بدن سے پھنسی دام زلف یار مین روح
بدل رہا ہی جنازے پہ کروٹین لاشہ ‏ بس فنا ہی تری یاد جسم زار مین روح
ملال تمکو ہی تم ہو دل مکدر مین ‏ غبار روح مین یا کہ ہی غبار مین روح
کہین اجازت رفتار دے نزاکت یار ‏ کر راہ تکتی ہی آغوش انتظار مین روح
فنائے عشق مین کیا برگزیدگی ہی ہمین ‏ کہ اپنا جسم ہوا ہی تن ہزار مین روح
نہ زندگی سے خوشی ہون نہ موت سے راضی ‏ نہ اختیار مین دل ہی نہ اختیار مین روح
دکھا دے جلوۂ آخر کہ وقت ہی آخر ‏ ہی میہمان نفس چند جسم زار مین روح
نہین ہین کم ترے مستون کی مستیان پس مرگ ‏ بہک رہی ہی ابھی تک اُسی خمار مین روح
پیا ہی بادۂ الفت کا ساغر لبریز ‏ اُسی سرور مین دل ہی اُسی خمار مین روح
عجب نہین جو پکارے تجھے مری آغوش ‏ ترا خیال ہوا ہی مرے کنار مین روح
خیال گل کبھی خاطر سے کم نہ ہو بلبل ‏ بہار یہ ہی کہ نکلے اسی بہار مین روح
بہار داغ جگر سے ہوا مزاج نہ سیر ‏ تمام عمر رہی سیر لالہ زار مین روح
خیال کاکل برہم سے حال ہی برہم ‏ پھنسی ہوئی ہی عجب دام انتشار مین روح
عدم ہوا ہی بدن کاہش محبت سے ‏ کنار قبر مین ہی زحمت فشار مین روح

خوش آئی عادت طفلی پس فنا بھی نسیم	کہ لوٹتی ہو مری دامن مزار مین روح

اس صدائے دردناک کو سنکر ملکہ لالہ عذار بیقرار ہو گئین وزیرزادی سے پوچھا کہ دریافت تو
کرو یہ کون شخص روتا ہو اسکی صدائے دردخیز سے دل ٹکڑے ہوتا ہو وزیرزادی نے بڑھکر
دیکھا کہ گرد سردار بیچ مین رستم نامدار رو رہے ہین سردار تسکین دیتے ہین سمک قدمون سے
لپٹا ہوا عرض کر رہا ہو کہ غلام نے شب کو بشارتین پائین بزرگان دین تشریف لائے
خوشخبری سنا گئے کہ آپ فتاح طلسم ہفت پیکر ہین رستم فرماتے ہین زندگی کی کیا امید ہو ہم طلسم کو
فتح کرین یقین ہو کہ موت لیکر اس قیدخانے مین آئی ہو یہانسے زندہ نہ نکلین گے سمک
تلوے سہلا رہا ہو کہ روشنی ہوئی معلوم ہوا کہ آفتاب نکل آیا گھبرا کر رستم نے سر اٹھا دیا دیکھا کہ
گوہر بے بہائے بحر حسن وجمال آفتاب عالمتاب آسمان کمال ملکہ لالہ عذار آگے آگے وزیرزادی
کا ہاتھ پکڑے ہوے گرد نسیمین جلیسین گھیرے ہوے اس کمرے مین آئین رستم سے جو آنکھ ملی
شرما کے بیٹھ گئین وزیرزادی نے پوچھا کہ کیون واری بیٹھنے کا کیا باعث ملکہ نے وزیرزادی
سے اشارہ کیا دونون عاشق ومعشوق مین نگاہین ملین چھریان چلین ادھر سے ناز ادھر سے
نیاز ادھر سے کشش ادھر سے کوشش ادھر سے کاہش ادھر سے خواہش ملکہ لالہ عذار
نے سر جھکا لیا آنکھون سے آنسو جاری ہوے آخر وزیرزادی نے عرض کی حضور اٹھ چلین
حال ادھر کا بھی عجیب ہو دیکھیے کیا کیفیت ہو ملکہ جو اٹھنے لگین دل بیٹھا جاتا ہو ناچار ہو کر اٹھین
حکم دیا کہ مکان صاف رہے انتظام عمدہ ہو کسی بات کی قیدیون کو تکلیف نہ ہونے پائے
ورنہ خداوند ہفت پیکر کو ملال ہوگا یہ حکم دیکر ملکہ لالہ عذار چلی گئین کئی مرتبہ اسی طور سے
آنا ہوا ایک دن جو آئین شاد ہو گئی رستم نے ہاتھ تھام لیا کہا کہ اے ملکۂ عالم جب آتی ہو
قتل کرکے چلی جاتی ہو کلام کرنا دشوار ہوا یہ سنتے ہی ملکہ لالہ عذار کی آنکھون سے آنسو
جاری ہوے کہا کہ اے شہریار اصل تو یہ ہو کہ مہینا بھر کامل گذرا اسی ہجر مین جلتے بمشکل اپنے کو
سنبھالتی ہون اور آئی ہوئی بلا کو ٹالتی ہون کیا کہون کہ کس حال مین ہون یہ سنتے ہی علمشاہ
کی آنکھون سے آنسو ٹپکے کہا کہ اے شہنشاہ خوبی واے سروخرامان بوستان محبوبی کیون اسقدر
بیقرار ہو باعث پریشانی کا کیا ہو ملکہ لالہ عذار نے ٹھنڈی سانس بھرکر کہا کہ کیا حال اپنا

بیان کرین جو آپکے عشق مین ہمپر گذر لی ہی اگر ہم مفصل عرض کرین تو آپکے دل پر صدمہ پہونچیگا
ہم یہ نہین چاہتے کہ حضور کے قلب نازک پر کوئی صدمہ پہونچے

نظم

صبدل بے سبب کب ہوا حبا رنگ رو میرا ۔ کسی کی جستجو مین ہی دل پر آرزو میرا
پریشانی کے پہلو مین دل افگاری کی شکلین ہین ۔ خبر کچھ اور دیتا ہی یہ لطف گفتگو میرا
مہتیا ہی مجھے سامان ہر دم بادہ نوشی کا ۔ جو آنسو ہو تو ساغر چشم ہی دل ہی سبو میرا
نہین ممکن ہو کچھ ممکن نہ بہرجانے والون کو ۔ لب خنجر کا فاقہ توڑ دیتا ہی لہو میرا
امید بخیہ سے عاشق ہمیشہ پاک دامن ہین ۔ رہیگا تا قیامت چاک سینہ بے رفو میرا
ہوا ہون پاک دامن اس ستمگر کی محبت سے ۔ یقین ہی دوست ہو جائیگا شرما کر عدو میرا
جسے سمجھے تھے اپنا لو اسی کو مدعی پایا ۔ کمشتی کو کہیا کہون دشمن مرا دل ہی عدو میرا
انھین رسوا کریگا مجکو نا دم غیر کو دشمن ۔ غضب کیا کیا نہ لائیگا یہ جوش آرزو میرا
محبت کا تعلق عاشقون سے چھٹ نہین سکتا ۔ جدا ہونے مین ملجاتا ہی خنجر سے گلو میرا
نہ دیکھین آنکھ اٹھا کر اس طلسم چند روزہ کو ۔ کسی کی کیا رہے پروا اگر حامی ہو تو میرا
اجازت تجکو دیتا ہون خوشی سے قتل کر لیکن ۔ مناسب ہی یہی قاتل خیال آبرو میرا
کبھی جو بات دل خوش کر دیا یا رپر یرو کا ۔ انھین یاد آئیگا برسون یہ حسن گفتگو میرا
نہ چھوٹیگا چھڑائے سے ہزارون صورتین بدلے ۔ بہار دامن جلاد دیکھیگا لہو میرا
تشفی کے لیے احباب کہدیتے ہین خاطر سے ۔ نہ لیگا نام بھولے سے بھی یار خوبرو میرا
نسیم اس برہمی سے اب مجھے ثابت یہ ہوتا ہی ۔ بہت ابتر کریگی حال زلف مشکبو میرا

ملکہ یہ اشعار پڑھکے رونے لگین پلٹ کے جو دیکھا سوائے وزیرزادی کے اورکسی کو اپنے قریب نہ پایا فرمایا کہ جسدن کہو تمکو نکال لے چلین باقی سمجھا جائیگا اگر کوئی حائل ہوگا ہمارے ہاتھ سے گھائل ہوگا خوب تلوار چلیگی یہ بھی تو ظاہر ہو کہ فرزندان صاحبقران تشریف لائے اور قید خانے مین آکر قید ہوے چندکس صید ہوے قید مین یہ جرأت علمشاہ نے اسیر جواب دیا کہ اے ملکۂ عالم ہماری بھی جان پر بنی ہی وہ دن خدا دکھائے کہ تمھارا ساتھ ہو یہانسے نکل چلین قضائے کار مصر العرائب کا وزیر خناس موجود تھا گوشے مین سے یہ سب باتین سن رہا تھا

۱۸

سامنے ملکہ کے آکر آواز دی کہ اے ملکۂ عالم تمنے تو عجب کمال کیا ہمنے بھی سب لفظاً لفظاً حال سُنا کہ آپ نکل جائینگی قیدی کے ہمراہ آپ کا جانیکا ارادہ ہی ملکہ لالہ عذار کے منہ سے نکلا کہ او خناس کیا بیہودہ بکتا ہی خداوند جانے کہانکی باتین سمجھین کیا سوال تھا کیا جواب تھا اُسکا ذکر سامنے والد نامدار کے نہ کرنا ورنہ مشکل پڑیگی خناس نے کہا کہ مین ابھی جاکر شہنشاہ سے اس امر کا ذکر کرتا ہون یہ کہکے علمشاہ کا ہاتھ پکڑا کہا مین قیدی کو ابھی لیے جاتا ہون تا کہ پھر ملے پھر کبھی ایسا ارادہ نہ کرے کہ مین پنجہ دیکرلے اُڑا ملکہ نے جو دیکھا کہ علمشاہ کو لیے جاتا ہی آوازدی کہ او خناس آگے نہ بڑھنا سامنے خداوند کے یہ ذکر ہوگا پلیٹ وہ کب پلٹتا ہی مگر سحر ملکہ سے نہ دور نہ چلا دس قدم کی بلندی پر جاکے رک گیا ملکہ منتین کر رہی ہین کہ ای خناس چلے آ خناس نہین مانتا زور کر رہا ہی چاہتا ہی کہ نے نکلون لیکن ممکن نہین ہوتا آخر غصے مین ملکہ لالہ عذار نے پکار کر آوازدی کہ اے خناس تمنے عجب حرکت کی ہی کہ کسی کا تمکو خیال نہین ہم سحر تمپر کرین تو حال کھلے یہ سنکر خناس نے ایک گولہ ملکہ لالہ عذار پر مارا جو چلا ملکہ نے گولے کو اُلٹا پلٹا یا وہ گولہ پاس خناس کے جاکر پھٹا ایک دہماکا ہوا کہ خناس اُلٹ گیا نیچے سے علمشاہ چھوٹے ملکہ لالہ عذار نے زمین پر رستم کو قایم کیا لیکن خناس جو زمین پر آیا چاہا تڑپ کر نکل جاؤن ملکہ نے کہا کہ او نامرد اب نکل جانے کا ارادہ کرتا ہی ہمنے پہلے سے سمجھایا تھا مگر تونے ہمارا کہنا نہ مانا اب عذر کرتا ہی کوئی عذر تیرا نہ چلیگا خناس نے جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک گولہ ملکہ پہ کھینچ مارا ملکہ نے پیچھے ہٹ کے نگاہ ڈالی وہ گولہ اُلٹا پلٹا جاکے خناس کے سر پر پڑا کہ سر پھٹا چیخ کھاکے زمین پر گرا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من خناس جادو بود ملکہ لالہ عذار نے ٹانگ پکڑ کر خناس کی باہر پھینکا علمشاہ سے کہا کہ صاحب آپ تشریف رکھین دیکھین اس سانحہ کا کیا انجام ہو رستم نے کہا کہ سب فضل الٰہی ہی دیکھا جائیگا ملکہ رنجیدہ و کبیدہ باہر نکلین کنیزون سے کہتی ہوئین کہ دیکھیے اس مقدمے کا انجام کیا ہوا گر مصر الغرائب کو خبر پہونچیگی فساد برپا کریگا مگر سمجھا جائیگا ملکہ لالہ عذار مکان پر آئین آج جس وقت سے رستم کی زبان سے وہ کلام سنے ہین بیقرار ہی بڑھ گئی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے آئین سا تھ والیون نے کہا ہی ہین کہ قید خانے مین جاکر فساد برپا ہوا یقین ہی کہ ہفت پیکر سے ضرور اطلاع کیجائے یہان تو

یہ ذکر ہو رہا تھا روشن تاجدار کہ جو اس سرحد کا منتظم ہے جہاں قید خانہ ہے اور ہفت پیکر رہتا ہے براے ملاقات خداوند اُس راستے سے آتا تھا پوچھا کہ یہ کسکا لاشہ ہے لوگوں نے بیان کیا کہ یہ شخص مصر الغرائب کے ساتھ آیا تھا صاحبزادی نے انکی قتل کیا پوچھا کہ کیوں کہنے والے نے سب حال بیان کیا روشن تاجدار جل گیا دربار میں ہفت پیکر کے آیا کہا کہ یا خداوند آپنے کچھ سُنا کہ زیر دیوار خداوندی سردار مارا گیا حضور کو خبر نہیں اور اصل یہ ہے کہ اُسنے بھی خواہی سرکار کی کی تھی اُسکے لیے یہ معاوضہ ہوا مقام تعجب ہے کہ سزا نہ ملے اور بدعت کرنے والا بدعت کرجائے قدرت کو بہت شاق ہوگا جو مفصل سنینگے پھر سب حال کہدیا تاب تو ہفت پیکر بلبلا کہا کہ اے روشن تاجدار اصل میں یہ معاملہ کیا گذرا اور ملکہ نے اُسے کیوں مارا انکو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ مہینے میں چار مرتبہ قید خانے کو ملاحظہ فرمائیے آج ہی وہ گئیں اور علمشاہ سے راز و نیاز ہوے انجام کار یہ ہوا کہ خناس مارا گیا یہ بات سمجھ میں نہیں آتی لوگوں نے کہا کہ حضور طریقے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکے انکے برسوں کا راز و نیاز تھا جسکا کہ یہ انجام ہوا افسوس ان لوگوں نے آفتیں برپا کیں یہ سُنکر ہفت پیکر نے کہا کہ ملکہ کو غنچہ لشتیں پیغام و سلام کسکی معرفت ہے جادوگروں نے عرض کی کہ اُسکی وزیر زادی غنچہ دہن ہر طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے یہ رنگ پھیلایا ہے وہی براے پیغام و سلام آتی جاتی ہے یہ سُنتے ہی ہفت پیکر نے حکم دیا کہ غنچہ دہن کو ہمارے پاس لاؤ یہاں ملکہ لالہ عذار غنچہ دہن سے باتیں کر رہی ہیں اور رات کا وقت ہے کہ ایک کنیز نے آکر خبر دی کہ بی غنچہ دہن کو خداوند ہفت پیکر نے بلایا ہے اُسی وقت غنچہ دہن اُٹھی مگر کانپتی ہوئی اس مکان میں آئی جس میں کہ ہفت پیکر تھا ہفت پیکر اکیلا بیٹھا ہے کہ غنچہ دہن آکر پہونچی ہفت پیکر کھڑا ہوگیا غنچہ دہن کی بڑی خاطر کی کہا کہ غنچہ دہن بہتر اِسی میں ہے کہ ملکہ لالہ عذار کو ہمارے واسطے راضی کردو دیکھو خیال رکھو اگر قدرت نے تو جبلی اور جوارث خدائی پیدا ہوا تو خداوند کی ماں اور خداوند کی بی بی کہلائینگی مسلمانوں کا ابکی مرتبہ خاتمہ ہے صرف کارہن کے منع کرنے سے تامل کیا اب نہ تامل کیا جائیگا روز جتنا میعاد حکم ملجائے کہ قتل کرو پھر کون روک سکتا ہے غنچہ دہن نے سب باتوں کو سُنا جب یہ ہاتھ بڑھاتا ہے

غنچہ دہن کو خوف آتا ہو کہ میرے ساتھ گستاخی نہ کرے مقدمہ ملکہ لالہ عذار ہین ہان کیے گئی
جب یہ کہکر خاموش ہوا غنچہ دہن نے دست بستہ عرض کی کر لونڈی ملکہ لالہ عذار کو ضرور
سے آئینگی تین دن اور معاف فرمایا جائے تین دن مین سب انتظام کر لون چوتھے دن آکے
حاضر ہون یہ کہکے بھاگی پاس ملکہ لالہ عذار کے آئی سب کیفیت بیان کی کہ ہفت پیکر آپکا
خواہان ہے یہ سنکر لالہ عذار رونے لگین کہا کہ ای غنچہ دہن مین جان دونگی مگر اُس ملعون
کے سامنے نہ جاؤنگی مین گئی اور اُسنے دست طمع بڑھایا سوا جان دینے کے چارہ
نہ ہوگا وہ ایک ظالم اظلم ہی غنچہ دہن نے کہا کہ رستم کو نکال لے چلیے لیکن حال لوح دریافت
کیجیے ایک مرتبہ حضور کو چلنا پڑیگا سب حال دریافت کرلین گے بموجب اُسکے کاربند
ہونگے اگر لوح فرزند صاحبقران عالیشان کو ملی قیامتین برپا کرینگے پھر انسے کون مقابلہ
کرسکتا ہو کسکی مجال ہو ملکہ لالہ عذار کی آنکھون سے آنسو جاری ہین کہا کہ ای غنچہ دہن
کیا ہوگا غنچہ دہن نے عرض کی کہ واری ایسے ظالم کا سامنا ہو خدا انجام بخیر کرے آج
شب کو چلیے باتین کرنیکا طرز اختیار کیجیے سب معلوم ہو جائے دریافت کر لیجیے پھر
کاربند ہونا چاہیے ای ملکۂ عالم بس آج کی عقلمندی ہے ہین سب طرح کی باتین اُس حسن افزا سے
سے کرلونگی بڑا ساحر زبردست ہی بادۂ کبر و نخوت سے مست ہو پروردگار اس ظالم کی
بدعت سے بچائے یہ کہکے ملکہ کو کپڑے اچھے پہنائے اور آپ بھی لباس تبدیل کیا پھر رات
گئے ملکہ لالہ عذار کو تخت پر سوار کیا طرف ہفت پیکر کے بصد کر و فر روانہ ہوئین قصر
ہفت جوش مین ہفت پیکر بیٹھا تھا کہ اسنے دیکھا آسمان پر برق چمکی دیکھا کہ غنچہ دہن
اور ملکہ لالہ عذار تخت پر سوار آتی ہین ایک کنیز نے ہفت پیکر سے کہا کہ یا خداوند
مبارک ہو ملکہ لالہ عذار تشریف لاتی ہین ہفت پیکر خوش ہوگیا پہلو سے چند
پتلے فولادی نکال کر پھینکے آواز دی کہ ای فرشتگان مقرب معشوقہ قدرت کو
استقبال کرکے لاؤ کہ لالہ عذار نے دیکھا کہ چار فرشتے بازوون پر پر یاقوت احمر
کے آکر پایۂ تخت پر ہاتھ ڈالا کہا کہ ای معشوقۂ خداوند چلیے ملکہ لالہ عذار نے سر جھکا لیا سامنے
ہفت پیکر کے آکر پہونچین جھک کر سلام کیا اور پایۂ تخت کو بوسہ دیا بیٹھنے کو حکم دیا

ملکہ لالہ عذار چھپے چھپے رونے لگیں یہ تصور ملکہ کو بندھا کہ اب ملاقات علمشاہ سے دشوار ہے
اُسی بیقراری میں یہ اشعار زبان سے نکل گئے

نظم

تازہ ہو دماغ اپنا تمنا ہو تو یہ ہے　　اس زلف کی بو سونگھیے سودا ہو تو یہ ہے
قینچی نہیں چلواتی مرے نامے کے کس پہ　　پر وار کبوتر ہو جو عنقا ہو تو یہ ہے
کچھ سرو کا رتبہ ہی نہیں قد سے ترے پست　　شمشاد و صنوبر سے بھی بالا ہو تو یہ ہے
ملتا جو نہیں یار تو ہم بھی نہیں ملتے　　غیرت کا اب اپنی بھی تقاضا ہو تو یہ ہے
ای نور نظر معجزہ حسن سے تیرے　　اندھے بھی کہیں بے گرے سیدھا ہو تو یہ ہے
محشر کو بھی دیدار کا پردہ نہ کرے یار　　عاشق کو جو اندیشۂ فردا ہو تو یہ ہے
بینا ہوں جو آنکھیں تو رخ یار کو دیکھیں　　نظارے کے قابل جو تماشا ہو تو یہ ہے
مضمون دہن یار کا کیا فکر سے نکلے　　لا حل جو مضمون میں معما ہو تو یہ ہے
گھر یاد صنم دل میں ہے گھر یاد الٰہی　　کعبہ ہو تو یہ ہے جو کلیسا ہو تو یہ ہے
معشوق دمی و خانۂ خالی و شب ماہ　　عاشق کے لیے حاصل دنیا ہو تو یہ ہے
دیوانے ہیں کیونکر غل و زنجیر سے چھٹتے　　سرکار جنون کا جو سودا ہو تو یہ ہے
دل کے لیے ہے عشق تو دل عشق کی خاطر　　مے ہو تو یہ ہے اور جو مینا ہو تو یہ ہے
دیوانۂ قد کے کبھی نالوں کو تو سنیے　　ہنگامۂ محشر کا سا غوغا ہو تو یہ ہے
ثابت دہن یار و لبوں سے کرے آتش　　حجت کی جو شاعر کے لیے جا ہو تو یہ ہے

ہفت پیکر نے آواز دی کہ ای معشوقۂ قدرت یہ اشعار تو نے کیوں پڑھے کیوں اسقدر مضطر و بیقرار ہے غنچہ دہن نے عرض کی کہ جس وقت سے پیغام خداوندین نے عرض کیا ہے ملکہ خود نہایت درجہ بیقرار ہیں اسی بیقراری میں یہ اشعار منھ سے نکل گئے ہفت پیکر چیں بجبیں ہو کر آواز دی کہ ای فرشتگان مقرب لیجئے اپنے مقام پر جاؤ وہ چاروں شخص غائب ہو گئے ملکہ لالہ عذار بہت گھبرا کے کہنے لگی کہ دیکھیے اب کیا ہو غنچہ دہن سے اشارے میں کہا کہ بوا میری آبرو بچانا خوف ہے اس سبحانے کے نہ آنا ایسا نہ ہو کہ دست انداز ہو صورت کو جو لالہ عذار نے دیکھا ایک دیو ہے قالب انسان میں سمایا ہوا تمام دنیا کو چھپائے ہوئے شعبدہ [illegible]

آنکھوں مین نشتری ... سنبھالا کے چہرے پر داغ یا چمن مین آشیانہ زاغ عجب سا کچھ منظر پر صورت ہو کر دیکھکر
خوف آتا ہو چھپانے لگے جو کسی وجہ سے کھولا چاہی لی معلوم ہوا کہ سنداس نکل گیا وہ بوسے بد
آتی کہ دماغ اُلٹا جاتا ہے کمال کا کر رہے ہوے تن رہا ہو طرف ملکہ لالہ عذار کے متوجہ ہوا
کہا کہ ابھی ... قدرت قدرت نے تجکو یاد کیا ہو چاہتے ہین کہ سرفراز کرین ملکہ لالہ عذار کے
ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا ہفت پیکر نے خوش ہو کے کہا کہ قدرت تیرے پیٹ مین نور قدرت
آتا ہے تیرے شکم سے خداوندزادہ پیدا ہوگا تمام دُنیا مین اُسکی عملداری ہوگی قدرت
تقدیر کر چکے یہی ہوگا ملکہ لالہ عذار شرم کے مارے پسینے پسینے ہوگئی جب کئی مرتبہ اُس بدبخت
نے اسی طرح کہا لالہ عذار نے کئی مرتبہ غنچہ دہن کو اشارہ کیا کہ کچھ سوال و جواب کرے
جب اُسنے کلام نہ کیا کیونکہ غنچہ دہن خود خائف و ترسان ہو دہن بوجہ نزاکت معدوم صرف
نشان عدم ثابت ہوتا ہی ہاتھ باندھکر لالہ عذار نے عرض کی کہ جو قدرت نے تجویز کیا ہو
یہی مناسب تھا کنیز کو اسقدر اشتیاق ہو کہ اپنے طلسم مین آتے پھر دعا مانگتی تھی کہ خدمت
مین ہفت پیکر کی پہونچی آخر قدرت نے یہ انتظام کیا کہ کوکب روشن ضمیر مسلمان ہوا طلسم
ہمارے بزرگون کے سپرد ہو گیا لیکن افسوس یہ رہا کہ اُس زمانے مین کنیز کو یہ ہدایت نہوئی
کہ سیدھی سیدھی دعا مانگتی کہ وہانسے اُٹھکر خدمت مین پہونچ جاتی فلک نے انقلاب کیا اب
کنیز حاضر ہوئی جو ارشاد ہوگا وہ بجا لاؤنگی اب خدمت سے بہرہ یاب ہوئی حضوری بھی
قبول کرونگی مگر دل مین بیتاب ہو کر کہا کہ دن دیکھیے اس ظالم از ظلم سے جان و آبرو کیونکر بچے
اس وقت اپنے بلا یا آتا بڑا اسر نگون خیال آبرو مین تھی خود ہفت پیکر اکیلا بیٹھا ہی جمال
جہان آرا کو لالہ عذار کے دیکھ رہا ہو کہ قصر کے صحن سے ایک آندھی سیاہ اُٹھی عرصہ ذرا نہ
مین بلند ہوئی اُسمین رعد کی گرج برق کی چمک تھوڑی دیر کے بعد آندھی ختم ہوئی اب ملکہ
لالہ عذار نے دیکھا کہ ایک باغ جنت نظیر ہو گل ہائے رنگا رنگ ... نہرین لبالب جوش و خروش
جاری فوارے ہزارے چھوٹ رہے ہین ساون بھادون کی کیفیت ظاہر ہو لی ہو طاؤس
رقصان آمد بہار کے سامان طوطیان زمرد سبز شاخ گل پر پھولن کے بیٹھی ہین آمد بہار کے
اشعار بعید فصاحت گا رہی ہین مخمس

شاخ گل پر کب چہکتے ہین یہ مرغان بہار
گل کھلے ہین موسم گل مین ہی سامان بہار
چاہیے غنچے بلائین لین تصدق ہو نسیم
گل ہی ساغر بادہ ہی شبنم تو ساقی ہی صبا
جوش مستی سے ہوا جوش جنون کیونکر نہ ہون
رقص کبک و نغمۂ بلبل سے جنت ہی چمن
ہر روش گلدستۂ گل اس سے ہین آراستہ
برگ و بر کا ذکر کیا ہین خار تاک زیر نگین
عندلیبون کو گلون سے ہم آغوشی نصیب
فصل گل مین تو ئہ ل سے ہی رعنا کو الم

شکر کرتے ہین گلستان مین غزلخوان بہار
عندلیبون کو ہی لازم شکر احسان بہار
طشت گل مین دھوئے شبنم پائے مہمان بہار
میکدہ ہی صحن گلشن بہر مستان بہار
نشتر فصاد کانٹے بہر مرغان بہار
نرگس و گل کا لقب ہی حور و غلمان بہار
تختۂ گلزار ہی اورنگ سلطان بہار
کشور گلزار مین جاری ہی فرمان بہار
وصل اب بیواسطہ ہی بہر مرغان بہار
بے مے و ساقی ہی سب بر باد سامان بہار

اس طرح سارے باغ مین آمد بہار کی دھوم ہی عندلیبان خوشنوا کو سامان آمد بہار معلوم ہی گل ہائے رنگارنگ و شگوفہ ہائے بوقلمون شاخین گل و اثمار سے سر بسجود زیر ہر نخل اسقدر پھول ڈھیر ہین کہ طائران چمن فرش جان کر آکر لوٹتے ہین لطف اٹھاتے ہین پیر واز واکرکے شاخ گل پر جاتے ہین رنگ و بوے چمن دیکھ کر زمزمہ سرائی مین مصروف طائر رنگ چمن مائل پرواز باغ مین سوز و ساز عجب باغ مین ہنگامہ ہی سبز نجتان چمن مالامال محبت گل بوٹے کی شوکت و جلالت پر رعنائی و زیبائی نسیم سحری اٹکھیلیان کرتی ہی ہر چمن مین پھرتی ہی اسقدر نسیم سحری کو احتیاط ہی پھونک پھونک کے پیر رکھتی ہی کہ روے گل پر گرد نہ پڑے ایسا نہ ہو عندلیب خوشنوا بگڑ جائے کہ میرے معشوق کے چہرے پر گرد پڑی ہر سمت انتظام بہار ہی طائران خوشنوا مین پکار ہی کہ بہار آگئی یہ جوش و خروش آمد بہار دیکھکر ہفت پیکر نے کہا کہ ای معشوقۂ گلعذار دیکھا تو نے یہ کرامات قدرت ہی ذرا سا قدرت نے اشارہ کر دیا یہ سب سامان موجود ہو گیا عندلیبان خوشنوا نے آواز دی کہ یا خداوند تیری قدرت کی دھوم ہی حال رنگ آمیزی قدرت کسکو معلوم ہی ای ملکہ اگر کہو ہمیشہ بہار رہے یا خزان کی بہار رہے جو کہو قدرت اُس فصل کا نمونہ دکھائین تم پریشان نہو نا ملکہ لالہ عذار نے شرما کر سر جھکا لیا

کیا جواب دین کیونکر خاموش رہین دل مین جوش وخروش خوف ہی کہ یہ دیوانہ نہ بنا دے ملکہ اس
خیال مین ہین کہ ہفت پیکر پھر پلٹا کہا کہ کیون معشوق مطلوب قدرت کیا جواب دیتی ہو جس فصل
کو قبول کرو اُسکو تمھارے ساتھ کر دیا جائے وہی فصل ہر وقت قائم رہے لالہ عذار نے شرما کر
سر جھکا لیا کہا کہ یا خداوند جب سکونت اختیار کرونگی اسی باغ مین فصل قائم کر دیجے گا ابھی مین
کسی چیز کی فرمایش نہین کرتی جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا قدرت سے وعدہ کرتی ہون کہ سمجھ کر
خدمت مین عرض کرونگی ہفت پیکر کو کچھ بن نہ پڑا کہا اچھا صاحب رخصت ہو تمھین اختیار ہی ملکہ
لالہ عذار بہت خوب کرکے اُٹھین مصر الغرائب نے ہرکارے مقرر کیے تھے یہ خبر دریافت کرکے
پلٹے سامنے مصر الغرائب کے آئے تمام کیفیت بیان کی مصر الغرائب کو بڑی بیقراری تھی
کہ دیکھیے انجام کار کیا ہو کہ لالہ عذار آکر پہونچی باپ کو سلام کیا مصر الغرائب نے پوچھا کہ
بیٹا کیا ہوا ملکہ نے آنکھون سے اشک حسرت ٹپکائے کہا کہ ای والد نامدار کیا عرض کرون جس طرح
سے بنا اپنے کو بچایا لیکن بہت آمادہ ہی دیکھیے کیونکر آبرو بچے مین نے آج تو ٹالا ہی آئندہ کا
وعدہ کیا لیکن اُسکو بڑا جوش وخروش ہی خاک پا لیکر طوطیاے چشم بنانے کو کہتا ہی یہ کہہ رہی تھی
کہ ایک طائر بالاے آسمان سے آیا سامنے مصر الغرائب کے طائر گرا قلابازی مار کر بشکل
انسان بنا ہاتھ باندھکر سامنے مصر الغرائب کے کھڑا ہوا دست بستہ عرض کی کہ خداوند
نے ارشاد فرمایا ہی معشوق قدرت کے نام وحی آئی کہ معشوقۂ قدرت جاکر قیدیون کو ملاحظہ
کرین اور جہانتک ہو سکے آب ودانہ پہونچائین لیکن بدعت اُنپر ضرور رہے کہ تڑپ تڑپ کر
مرین تین مہینے سیوا قید طلسم ہفت پیکر ہی اسکا خیال معشوقۂ قدرت کو ضرور ہی یہ کہکے
وہ جادوگر غائب ہوا مصر الغرائب نے کہا کہ ای نور نظر اس انتظام کو ایسے طور سے سنبھالو
کہ اس طلسم سے نکل چلین ملکہ لالہ عذار نے کہا کہ کیون مصر الغرائب نے کہا کہ وہ آبرو کا
خواہان ہی آبرو کیونکر بچے لالہ عذار نے کہا کہ آپ ملاحظہ فرمائین ہم طریقے سے اپنی
آبرو بھی بچائین گے خوشامدین کرینگے کہ کسی طرح وہ ہمسے راضی رہے ایسا نہ ہو کہ بگڑ جائے
اس لیے کہ اُسکے طلسم مین بیٹھے ہین پھر کوئی فساد برپا کرے تو خرابی ہو یہ کہکے لالہ عذار
اپنے مقام سے اُٹھین کہ ہم جاکر قیدیون کو دیکھ آئین اُنکو کھانا پانی پہونچائین ٹہلتی ہوئی اُس

کرے کے قریب آئین کہ جہان رستم یا ومین اُس محبوب جانباز و یار جانی کے رو رو کر یہ اشعار عاشقانہ پڑھ رہے ہین

نظم

کہتے ہین سُنکے تذکرے مجھ غم رسیدہ کے
افسانے کون سُنتا ہی حال شنیدہ کے

کیا اپنی مشت خاک کی ہم جستجو کرین
ملتے نہین نشان غبار پریدہ کے

مین خاک بھی ہوا ہُوگئی پر کشیدگی
غنچے وہی رہے مرے دامن کشیدہ کے

جو تم مین بات ہی وہ کسی اور مین کہان
جلوے کچھ اور ہی ہین گل نو دمیدہ کے

سیلاب چشم تر سے زمانہ خراب ہی
شکوے کہان کہان ہین مرے آب دیدہ کے

کچھ انتہا نہین ہی کہانتک سُنائیے
قصے دراز ہین دل نا آرمیدہ کے

قطرے ملے جو تیرے پسینے کے گلبدن
خواہان رہے نہ لوگ گلاب چکیدہ کے

آہون کی دھوم ہی کہین نالون کے غلغلے
سامان نئے ہین روز ترے غم کشیدہ کے

آرام گاہ اشک ہی ویران ای جنون
دامن ہین تار تار قبائے دریدہ کے

او مست ناز کیف یہ تیرے سخن مین ہی
دھوکے کلام پر ہین شراب چکیدہ کے

لو آشیان تن کی طرف میل تک نہین
دیکھو مزاج طائر رنگ پریدہ کے

دیوان مین وصف ہی عرق جسم یار کا
مضمون کہان کہان ہین گلاب چکیدہ کے

مژگان سے بچ نسیم کہ ابرو کے پاس ہین
یہ تیر بے خطا ہین کمان کشیدہ کے

یہ اشعار سُنکر ملکہ لالہ عذار بیقرار ہوگئین پلٹ کے دیکھا کہ رستم فرش خاک پر پڑے ہوے سر زنجیر سے ٹکرا رہے ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے ہین یا دمین اُسی محبوب کی رو رہے ہین پلٹ کر جو اُسی معشوقہ کو دیکھا بے اختیار پکار اُٹھے کہ آئیے تشریف لائیے

فرد رواق منظر چشم من آشیانۂ تست ✦ کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست ✦ ملکہ نے مسکرا کر کہا کہ کیون غنچہ دہن یہ قیدی بہت گستاخ معلوم ہوتا ہی ہمسے چار آنکھ کرکے بات کی رستم نے شرما کر سر جھکا لیا ملکہ کو بھی جوش محبت تھا دامن صبر دست استقلال سے چھوٹا شیشۂ دل سنگ بدعت عشق سے ٹوٹا صبر نہ ہوسکا ہاتھ تھام لیا کہا کہ ای رستم اصل یہ ہی کہ تمھاری وجہ سے گرفتار طرۂ گیسو ذبیح خنجر ابرو ہوے جو حکم دو وہ بجا لائین رستم نے کہا

کہ ای ملکۂ عالم کوئی صورت نکاسی کی قید خانے سے نکالو کہ طلسم کو فتح کر دوں اور قبلہ و کعبہ رہا ہوں
طلسم مین ہنگامہ ہو ملکہ نے کہا کہ ای رستم مین بھی یہی چاہتی ہوں کہ طلسم تمھارے ہاتھ سے
فتح ہو ایک بڑی بات ہی کہ تمھاری صورت زیبا و طاعت جہان آرا کتاب طلسم مین مندرج
ہی اسی سطر مین مرقوم ہی کہ یہ جوان فتاح طلسم ہفت پیکر ہی اور جرأت و لیاقت مین
یکتا ہی جلالت و شوکت مین بے مثل و بے نظیر علمشاہ نے کہا کہ ای ملکہ عالم مین نے آج تک
کبھی طلسم فتح نہین کیا قاسم میرا فرزند ہی اُسنے بچپن مین طلسم فتح کیا ای شہنشاہ خوبی وای
سرو روان باغ محبوبی باعث یہ ہوا کہ ترک توسن یلداقی برادر خان اعظم مادر قاسم پر
عاشق تھا مین نے اُسکو بزور زیر کیا وہ ملعون مکر سے مسلمان ہوا کئی مہینے ساتھ رہکر شکار
کے نام سے صحرا مین لے گیا ایک مقام پر کہ درہ کوہ تھا وہان غبار اُڑ رہا تھا ایک آہو کہ جھول
زربفت کی اُسکی پشت پر پڑی تھی پٹہ مقول گلے مین اُس غبار مین جست کر رہا تھا مجھسے
کہا کہ ای رستم مین اکثر اس صحرا مین آیا مگر یہ آہو شکار نہین ہوتا جست کرکے نکل جاتا ہی آپ
بڑھکر تیر مار لیجے کہ یہ آہو شکار ہو مین نے بڑھکر اُس آہو پر تیر مارا وہ تیر آہو کے سینے پر پڑا
اُس آہو نے ایک چیخ ماری چیخ مارکر زمین پر گرا گرکر تڑپنے لگا مین نے گھوڑا بڑھا کر اُس غبار
مین ڈال دیا وہ مقام طلسم تھا مین اس حال سے آگاہ نہ ہوا ایک پنجہ آسمان سے گرا مجکو اُٹھا کر
لے گیا جنگ آسا سے جادو کہ دربان طلسم افراسیابی تھی وہی مجکو اُٹھا کر لے گئی اپنے باغ
مین پہونچی عاشق ہو گئی دن بھر تو صدمات قید سہتا تھا شب کو آکر جلسہ آراستہ کرتی تھی
اور مجکو صحبت مین بُلالی تھی اوّل منت و خوشامد بعد منت و خوشامد کے بدعت شروع کرتی تھی
حیات باقی تھی کہ زندہ بچے تھے ای ملکۂ عالم صحبت ناجنس کیا بری چیز ہی کہ نوبت بجان و
کارد باستخوان رہتا تھا اور اُسکی بدعتین سہتا تھا کہ وہ ترک توسن لشکر لیکر قلعہ خاور پر گیا
ملکہ خورشید یعنی مادر قاسم نے قبلہ و کعبہ کو نامہ لکھا صاحبقران ہو کا نامہ دیکھتے ہی چلے
یہان ترک توسن نے قلعے پر حملہ کیا پھاٹک توڑا ملکہ خورشید محل مین قاسم کو بہلا رہی تھین کہ
ایسا نہ ہو اس شیر کو خبر ہو جائے تو باعث خرابی ہو مگر ترک توسن لڑتا بھڑتا پھاٹک توڑ کے
قلعے مین راہ کو طی کرکے ڈیوڑھی پر محل کی پہونچا کنیزون کو قتل کرتا ہوا چاہا کہ محل مین گھس آئے کون ایک کنیز نے

خبر دے دی قاسم اُس سن مین کہ سات برس کا سن تھا تیغ کھینچ کر دوڑ پڑا اُس کمسنی مین جا کر اُس دیو خصال کو اتنے طمانچے مارے کہ آخر وہ بھاگا قلعے سے باہر نکل کر اپنے لشکر کو دیکھکر شرم آئی پلٹ پڑا تلوار چلنے لگی بارہ سحر لڑکے کہ جو بروز ولادت قاسم پیدا ہوئے تھے اُنکو ملازم کیا تھا اُن بارہ سحر لڑکون سے ساٹھ ہزار فوج سے جنگ کرتا تھا قاسم گھرا ہوا تھا کہ صاحبقران آکے پہونچے ترک توسن کو زخمی کر کے شکست دی قاسم کو گود مین اُٹھا لیا پیشانی پر بوسے دیئے قلعے مین تشریف لائے سیارہ عیار نے قاسم سے تو حال چھپایا تھا مگر صاحبقران سے بیان کیا کہ رستم طلسم افراسیابی مین قید ہوگئے بوجہ مہر پدری کے قبلہ و کعبہ بر سر طلسم تشریف لائے جب فتح عالی تو بزرگان دین نے منع کیا کہ آپ اس طلسم کے فتاح نہین ہین اگر قصد کیجے گا تو بلا مین پھنسیے گا صاحبقران طلسم سے چلے گئے مگر بعد چندے میرا نور نظر شاہزادہ خاور سیارہ کسی وجہ سے اسی صحرا مین پہونچا سیارہ نے جو اُس عیار کو دیکھا آقا کو یاد کر کے رونے لگا قاسم نے سبب پوچھا سیارہ نے سب حال گرفتاری بیان کیا قاسم سنکر آپ سے باہر ہوا اور بگڑ کے کہا کہ اے عم نامدار آپ نے اس حال کو مجھسے کیون چھپایا مین اپنے باپ کی رہائی کو جاؤنگا ہر چند سردارون نے منع کیا مگر وہ شیر بیشہ صاحبقرانی نہ رُکا بجرأت دلیا قصد اُس طلسم کو فتح کیا مگر باعث خرابی یہ ہوا کہ جب کل ورستند توڑ چکا تو میرے مقام پر پہونچا مجھکو دیکھکر کہتا تھا کہ اے مرد بزرگ میرے قبلہ و کعبہ کہان قید ہین اے ملکۂ عالم اُس وقت کی حسرت یاس کیا بیان ہو نہ وہ مجھکو پہچان سکتا تھا نہ مین اُسکو جان سکتا تھا عین وقت پر جنگ آسا سے جادو آئی اور مجھکو اُٹھا کر لے گئی تب قاسم کو معلوم ہوا کہ ہمارے قبلہ و کعبہ یہی تھے مین بیہوش ہو گیا مجھکو وہ جزیرۂ مرغان مین لے گئی قاسم اس شوکت سے نکلا کہ لوگ رشک کرتے تھے مجھے یہ مرتبہ اوّل اس طلسم مین آنیکا اتفاق ہوا ہے خدا معین و مددگار ہے مگر اے ملکۂ عالم لوح کی فکر واجب لازم ہے بدون لوح طلسم فتح نہین ہوتا لالہ عذار نے اپنا جانا سامنے ہفت پیکر کے بیان کیا کہا اُسی سے دریافت کرونگی بادشاہ کیسا خداوند طلسم ہے ضرور جانتا ہوگا رستم نے کہا کہ ہان کیون نہ جانتا ہوگا مگر پوچھنا شرط ہے لالہ عذار نے کہا کہ آج مین ضرور پوچھونگی سمک نے زیادہ ترغیب دی کہ حال لوح پوچھیے تو ہمکو نکال لے چلیے ہم عیار اور سردار نکل جائین تو سب تدبیرین ہو جائین وہ دن خدا کرے

کہ آقائے نامدار ہمارے رستم ہیلتن لشکر جمع کرکے آکر قید خانے پر لڑین قید خانے پر آکے معرکے پڑین یہانسے آکے صاحبقران کو چھڑائین تب دل تسکین پائے لالہ عذار نے کہا کہ آج ہم ضرور دریافت کرینگے یہ کہکے ملکہ لالہ عذار علمشاہ سے رخصت ہوئین پہلے اصلی مکان مین آئین مصر الغرائب نے پوچھا کہ کیون نورنظر کیا سختی براے قیدیان طلسم مقرر کی ملکہ لالہ عذار نے کہا کہ وا وا جان اس سے کوئی تدبیر مسلمانان بہتر نہین ہے کہ ایک سردار مقرر کیا جائے وہ کلمات سخت و سست انکو کہے یہ ضرور بگڑینگے اسی صلے مین قتل کرے توی توانا وہ ایسے ہین کہ دو دو روز کے فاقے مین کچھ انکے لیے برائی نہین ہوگی ایک ہی دن ستائین گے قتل کا دن آجائیگا بخوبی اس روز سمجھا جائیگا بعد اسکے لالہ عذار نے اپنے تئین آراستہ کیا اور طاؤس زرین بال پر سوار ہوئین براے ملاقات ہفت پیکر چلین یہان وہ وقت ہے کہ ہفت پیکر تنہا بیٹھا ہوا ہے انتظار ملکہ لالہ عذار کا کر رہا ہے کہ خبر پہونچی ملکہ تشریف لاتی ہین ہفت پیکر نے سب کو رخصت کیا تخلیہ کر لیا ملکہ آکر پہونچین ہفت پیکر نے بہ تعظیم و تکریم برابر تخت کے جگہ دی پوچھا ملکۂ عالم مزاج کیسا ہے ملکہ لالہ عذار نے کہا کہ خداوندگی دعا کرتے ہین یہ کہکر ملکہ بہت روئین ہفت پیکر گھبرا گیا پوچھتا ہے کہ کیون ملکۂ عالم رونے کا کیا باعث ہے کیا سبب ہے کہ جو اسقدر بیقرار ہوکر روتی ہو ملکہ نے کہا کہ یا خداوند کیا آپ جال پوچھتے ہین اسی خیال نے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے دن کا کھانا گیا رات کی نیند موقوف ہوئی سمجھ نہین کیا کرین تجھ ایسا خداوند ہے اور آپکے پہلو مین نہ بیٹھ سکین خوف جان نہ پاس ایمان ہے یہ گھبرا کر ہفت پیکر نے کہا کہ اے جان جہان واے آرام دل مشتاقان جو باعث تردد ہو وہ مجھسے بیان کرو مین اسکے دفعیہ کی تدبیر کرون اے ملکۂ عالم تمھارے رونے سے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مین خداوند صاحب غضب ہون مجبور رونا چاہتی نہین جو پوچھنا ہے وہ پوچھے اگر مین چاہون تارے آسمان کے زمین پر پہونچا دون ذرہ ہاے آسمانی بناؤن ملکہ لالہ عذار نے دامن پکڑکے کہا کہ یا خداوند ان مسلمانون کا ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ جس ملک پر لشکر کشی کی اس ملک کو خاک مین ملایا نوشیروان دربدر خاک بسر مارا مارا پھرا آخرکار جان سے بیزار ہوا مجبور ہوکر اسنے اپنی جان دی بیٹون کو سلطنت پہونچی انھون نے فوراً

صاحبقران سے مقابلہ شروع کیا سالہا سال ہوچکے کہ لڑتے ہین لیکن یہ لوگ لڑتے ہوے جس ملک پر گئے وہان شکست دی صدہا ملک اسلام آباد کیے لقا مارا مارا پھرتا ہی اسکو چین نہین ملتا اب مسلمانون نے قدرت پر بلوہ کیا ہی مگر قدرت نے عجیب غریب اختیار اپنا دکھایا کہ سب کو ایک دن مین گرفتار کیا اب قتل کا سرکار کو اختیار ہی مجبور ونا اس بات کا ہی کہ ممکن نہین ہے ون علم کا ہن طلسم قتل کرسکین لہذا اب ہمکو یہ خوف ہی کہ ایسا نہ ہو آپ پر کوئی زوال آئے یہ سنکر ہفت پیکر نے کہا کہ ای جان جہان یہ طلسم ایسا نہین ہی کہ اسکو کوئی فتح کرے لوح ایسے مقام پر ہی کہ طائر وہم وخیال تا بہ لوح نہین پہونچ سکتا ای معشوقہ خوبرو شعلہ خو کیا مجال کسی کی کہ لوح طلسمی کا نام لے اگر نام لے تو زبان جل جائے صفدر جنگ آزما اول مین ایک پہلوان ملتا ہی سات لاکھ فوج کا مالک کوئی اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا سات لاکھ فوج جنگی ہمراہ خود پہلوان عالیجاہ فنون سپاہ گری مین طاق شہرۂ آفاق اوّل جو کوئی جائے وہ ہنہ یہ ہی کہ صفدر جنگ آزما سے مقابلہ پڑیگا اگر تقدیر نے رسائی کی اور لڑ بھڑ کر اُسکو قتل کیا تو کئی دیو انکے اُسکے ملک مین ہین اُنسے مقابلہ پڑے اُنکو بھی زیر کرکے پاس رکھے پھر لشکر کشی کرے ملک فروغ بخش بادشاہ وہان کا قوی و زبردست و شعبدہ ساز و جنگ باز فوج بیحد و بے شمار رکھتا ہی مہینون اُس سے مقابلہ پڑیگا جانبازی و حیلہ سازی مین سالہا سال کاٹیگا جب اُس سے مقابلہ پڑے اُنکو دھوکے مین رکھے تب اپنے قصر فروغ بخش مین پہونچ جائے وہان لوح ہی اگر لوح حاصل ہوئی تو پھر مرحلہ جات بیشمار ہین بڑے بڑے پہلوانان زبردست لشکر کشی کرکے گئے کچھ نہ ہوسکا پکڑے گئے گرفتار ہین قید ہین امید اُنکی رہائی کی نہین ایک ہلڑ ہوا اس بیان پر بادشاہ کے وزرا و امرا بے اختیار رونے لگے ہر مقام پر یہی ذکر ہی آج لوح کا حال سُنا کیا مجال ہی کہ ارادہ کرے اگر کوئی وہان جانے کا قصد کریگا مارا جائیگا اگر تمام عالم ساتھ ہو تو کیا خوف ہی جو قدرت نے ارشاد فرمایا وہی ہوگا کوئی لوح کی تلاش مین نہ جاسکیگا جو جائیگا وہ مارا جائیگا ملکہ لالہ عذار نے یہ سب حالات سُنے اور ہفت پیکر سے رخصت ہوئین اپنے مکان پر آئین انجمن نشاط درست منعقد کی اور غنچہ دہن کو پاس بٹھایا کہا کہ کیون غنچہ دہن حالات لوح سُننے حوصلہ پڑتا ہی

کچھ تدارک کرین یا خاموش ہوکر جان دین اے دل کو تاب نہین اول صفدر جنگ آزما سے مقابلہ پڑے دیکھین کیا کرتا ہی اُسکے بعد ہزارہا ساحران بلین گے اُسنے مقابلہ عظیم ہوگا دیکھیے کیا ہو آج شب کو مین شاہزادے کو مع اُسکے عیار نکال لاؤنگی یہ کہکر غنچہ دہن سے کہا کہ ایک قصر آراستہ کرو سواے ہمارے اور تمھارے کوئی آگاہ نہ ہونے پاے غنچہ دہن نے قصر آراستہ کیا شراب وکباب وگزک سب چیزین مہیا ہین ملکہ لالہ عذار اپنے مقام سے اُٹھین طاؤس پر سوار ہوئین آسمان مین آکے ڈھونڈین وہانسے دیکھا کہ علمشاہ ستھکڑا اک بیڑیان پہنے ہوے صحن مین ٹہل رہے ہین آمد ملکہ کا بڑا انتظار ہی کبھی طرف آسمان کے کبھی طرف زمین کے دیکھتے ہین فرماتے ہین کہ ای سمک افسوس ہی کہ ملکہ نہ آئین کہ آج رہائی ہوتی آئندہ مقابلہ پڑتا یہ حقیر پہلوانوں سے لڑتا مگر موت لیکر آئی ہی زندہ یہان سے نکلنا دشوار ہی ہمارا اب تو یہ حال ہی کہ جسکا بیان کرنا محال ہی

نظم

کب اس زمین پہ مجھے آرمیدہ ہوتا تھا
ہوا سے خاک کو برسون پہ یدہ ہوتا تھا

اگر تھی دامن جان کی آرزو ای دل
تو چند دم کے لیے آب دیدہ ہوتا تھا

کسی کے چہرے پہ ہوتا کسی کے دامن مین
مجھے بھی آنکھ کا اشک چکیدہ ہوتا تھا

کبھی نہ خدمت دامن سے سرفراز ہوا
وہ ہاتھ ہون کہ جسے نارسیدہ ہوتا تھا

کمال بے ادبی سے یہ عرض کرتے ہین
ہمین سے ای قد جانان کشیدہ ہوتا تھا

اگر تھی لذت پامال کی ہوس ای دل
بشکل سبزہ زمین پر دمیدہ ہوتا تھا

محب نہ تھا کہ اُسے رحم کچھ نہ کچھ آتا
مری امید تجھے ابر دیدہ ہوتا تھا

نہ برگ وگل نہ ثمر سب سے پاکدامن ہون
مرے نصیب مین شاخ بریدہ ہوتا تھا

امید راحت آغوش یار تھی جو مجھے
بصورت دل عاشق تپیدہ ہوتا تھا

کمال ربط مین ہوتی ہین سیکڑون باتین
نہ اسقدر ہمتین ہمسے کشیدہ ہوتا تھا

یقین تھا کہ وہ دل مین کمال خوش ہوتے
کچھ اور چاک جگر کو دریدہ ہوتا تھا

وہ آبلہ ہون نہ تھا جسکو نشتر بھی نصیب
درون قلب مین مجکو تپیدہ ہوتا تھا

ترا جمال بنا مین کبھی کبھی احسان
غرض یہ تھی کہ مجھے برگزیدہ ہوتا تھا

زمانِ قطع نہ کام آئی سرکشی ای سرو	نہ جانتا تھا کہ آخر کشیدہ ہونا تھا
بہارِ صحبتِ رندانہ بھائی ای واعظ	تجھے بھی عشق کا لذت چشیدہ ہونا تھا
کھلی اب آنکھ تو کیا فائدہ قسیم افسوس	نہ سمجھے زیر لحد آرمیدہ ہونا تھا

اُس بیقراری میں یہ اشعار پڑھ رہے تھے کہ لالہ عذار کی نگاہ حال زار رستم پر پڑی آنکھوں
سے اشکِ حسرت ٹپکائے بلندی سے اُتر کر گوشۂ زندانخانے میں آئیں دیکھا کہ رستم ٹہل رہے
ہیں سمک ساتھ ساتھ ہے ایکطرف سے آواز آئی یہ کنیز بھی آپ کی حاضر ہوتی ہے کوئی مطلب
اب تک نہیں حاصل ہوا ملکہ لالہ عذار تڑپ کر قریب علمشاہ کے آئیں کہا کہ ای شہریار
نکل چلیے رستم نے قید پر ہاتھ ڈالا ہتھکڑیاں بیڑیاں توڑیں طوق کو مروڑ کر ایک لمحہ میں قید
آہن جسم سے دور کی سمک کی بھی قید کو توڑا ملکہ لالہ عذار نے فوراً ایک چوکی سنگ مرمر
سفید کی کھینچ کر سامنے کی اور کہا کہ ای شہریار اسپر سوار ہو جیے رستم پیلتن اُس چوکی پر سمک کو
ساتھ لیکر آئے ملکہ لالہ عذار نے جھپٹ کر پایۂ چوکی پر ہاتھ ڈالا علمشاہ نے کہا کہ ای ملکۂ عالم
میں قبلہ و کعبہ کو رہا کر لوں ملکہ نے کہا کہ ای شہریار یہ دشوار ہوگا یہاں سے نکل چلیے سامان
لشکر کر کے پہلے اسی منزل پر آئیں گے ضرور سب قیدیان طلسم کو رہا کرینگے ابھی قصد کرنا
بہتر نہیں ہے یہ کہکر ملکہ نے چوکی کو اُٹھایا لیکر بلند ہوئیں قاسم کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ قبلہ و کعبہ کو
ایک ساحرہ لیے جاتی ہے گھبرا کے اپنے مقام سے اُٹھے آواز دی کہ ای قبلہ و کعبہ مجھے لیتے
چلیے غلام تنہا گھبرائیگا بخت خفتہ کیا سامان دکھائیگا علمشاہ نے کہا کہ ای ملکہ لالہ عذار
قاسم بیدار ہوا ایسا نہ ہو کہ ہم اُسکو نہ اُٹھائیں کچھ نگہبان جاگ پڑیں تو غضب ہی ہو جائے
ملکہ لالہ عذار نے کہا کہ ای شہریار قاسم کا ساتھ لینا بہتر نہیں ورنہ ابھی فساد برپا ہوگا
اتنی پلک جھپکی تھی چوکی سحر کر کے بڑھائی کہ پشت سے آواز آئی کہ کون جاتا ہے ٹھہر جاؤ ہم
نام دریافت کرلیں پلٹ کے جو ملکہ لالہ عذار نے دیکھا کوئی آواز دینے والا معلوم نہ ہوا
پھر اُس طرف پلٹی مکان قیدخانے کا غائب ہوگیا سمک یلداقی نے کہا کہ کیوں ملکۂ عالم
یہ کیا ستم ہوا کہ مکان نظروں سے غائب ہوگیا ملکہ لالہ عذار نے کہا کہ ای مہر والا گہر میں
خود حیران ہوں کہ یہ آواز کسنے دی اور پھر جو اُدھر پلٹے مکان کسنے غائب کر دیا آگے

کچھ فتور پڑیگا سحر کرنے والا کہین مخفی ہو گئے حال کھلیگا یہ کہکے سحر کیا تخت نہین بڑھتا سمک نے
کہا کہ اے ملکہ عالم رات بہت قلیل باقی ہے جلد نکل چلیے ایسا نہو کہ کوئی روکنے والا ظاہر ہو جائے
تو باعث خرابی ہو لالہ عذار نے کہا کہ اے مہتر والا گہر بڑے افسوس کی بات ہے سحر کرتی ہون
تخت نہین بڑھتا کیا تدبیر کرون سمک نے کہا کہ مجھے اُتار دیجیے ملکہ لالہ عذار نے
تخت زمین پر اُتارا سمک نے چاہا کہ کود کر بھاگون آواز آئی کہ او نا عیار کیون مجمع سے
جدا ہوتا ہے مسمٰی نگہبان زندانخانۂ طلسمی مسمے بمستان شوخ چشم ایک جانب سے سب کو پاؤن کی
زنجیر و ہتکڑی کی کھڑکھڑاہٹ سُنائی دی لنگر آہنی کمر مین طوق لوہے کا سیاہ گلے مین اُس سے
اکثر قطرات خون ٹپکتے ہوئے ایک شخص سیہ فام و بد انجام جھومتا ہوا چوبدست گران
سنگ کاندھے پر آیا علمشاہ کو دیکھکر بہت بگڑا پکار کر آواز دی کہ او پسر حمزہ یہ تو معشوق
پریچہرہ ہین انھون نے جوش محبت مین آپ کو لانے کا ارادہ کیا لیکن آپ صف شکن
و تیغزن شیر بیشۂ جرأت کیسے ہین کہ چورون کی طرح بھاگے جسدن یہ خبر شہر فرنگستان
مین پہونچیگی ہر ایک کو تعجب ہوگا یہی کہیگا کہ پسر حمزہ خفیہ نکل گیا یہ سُنتے ہی رستم پیلتن
بڑھے ملکہ لالہ عذار نے بڑھکر رستم کو موتیون کا مالا پہنا دیا جیسے ہی رستم
سامنے مستان شوخ چشم کے پہونچے اُسنے چوبدست کاندھے سے اُتاری ملکہ لالہ عذار
دیکھ رہی ہین کہ مستان نے چوبدست سر پر رستم کے لگائی رستم نے پیترہ بدل کے وار خالی دیا
چوبدست زمین پر آکر پڑی اس زور سے اُسنے چوبدست لگائی تھی کہ زمین کانپی اور پانی نکل آیا
ان جرأتون کو ان شوکتون کو رستم کی دیکھکر اُس ساحر کو ایک وجد ہوا اُسنے دوسری
چوبدست اُٹھائی چیخ دیتا ہوا پھر بڑھا ملکہ لالہ عذار نے سمک سے کہا کہ تو اپنے
آقا سے بڑھکر بیان کر دے کہ موتیون کا مالہ جو گلے مین ڈالا ہے اُسے دمبدم سینے
سے مس کیجیے سمک نے بڑھکر زبان عربی مین علمشاہ سے بیان کیا رستم نے
جوش جرأت مین کچھ جواب نہ دیا اور پھر سینہ سپر کرکے بڑھے مستان شوخ چشم نے دوسرا
ہاتھ لگایا علمشاہ نے موتیون کے مالے پر ہاتھ ڈالا سینے سے جو مس کیا جوش جرأت
زیادہ ہوا جھوم کر بڑھے جیسے ہی اُسنے چوبدست لگائی رستم نے بڑھکر

کلہ چہ بدست پر ہاتھ ڈالدیا چاہا کہ چھین کر پھینکدون مستان و رستم مین کشاکش ہونے لگی رستم
چاہتے ہین کہ چہ بدست چھین لون تو لپٹ پڑون ممکن نہین جیسے ہی سماک ملکہ لالہ عذار
کے پاس سے ہٹا یکایک زمین شق ہوئی ایک ساحر گھبرایا ہوا زمین سے نکلا اُسنے نکلتے ہی
زمین سے ایک چیخ ماری کہ باش او عیار مکار تو چاہتا ہے کہ عیاری کرون یہ کہکر جھپٹا چاہا
کہ کمر مین پنجہ دون سماک یلداقی نے پیچھے ہٹ کر ہاتھ ہلا کر حباب بیہوشی مارا القدرت پروردگار
ناک پر پڑ گیا چیخ کھاکر وہ جادوگر گرا ادھر تو یہ جادوگر گرا ادھر مستان شوخ چشم نے
ایک ہکہ مارا کہ سر رستم کا زمین سے ملادیا کئی مرتبہ قصد کیا کہ علمشاہ کو اُٹھا لون مگر ممکن نہوا
علمشاہ نے گردن پر ہاتھ رکھکے ہکہ مارا کہ سر اُسکا زمین سے ملگیا مستان شوخ چشم نے چاہا
کہ سیدھا ہون رستم نے ایک گھونسہ مارا گھونسہ شقیقے پر پڑا مستان نے تین چرخ کھائے
زمین پر گرا رستم پیلتن نے ایک ٹھوکر ماری قصد ہوا کہ لاش کو تالے مین گرادون زمین سے
غبار بلند ہوا غبار نے رستم کو گھیر لیا آواز کان مین آئی کہ او ظالم تو نے بڑا غضب کیا زندان
طلسمی سے نکل کر چاہتا ہے کہ چلا جاؤن اب بھلا کب تجکو جانے دیتا ہون ملکہ لالہ عذار
نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بڑے قد کا چاہتا ہے رستم پہ قبضہ کرون خنجر کمر سے کھینچے ہوے
قصد ہے کہ مارون ملکہ لالہ عذار نے فوراً زمین پر دو ہتھڑ مارا زمین تھرائی دیکھا سب نے
کہ پانی معلوم ہوتا ہے اُس پانی سے ایک برق پیدا ہوئی وہ برق کڑک کر اُس ساحر
کی جانب چلی کہ کڑک کر گردن اُس نابنجار کے دو ٹکڑے ہون اُس ساحر نے ہاتھ بڑھا کر
رستم کی کلائی پر ہاتھ ڈالا چاہا کہ پنجہ کمر مین دے کر لے اُڑدن ممکن نہ ہوا لنگر رستم کا اپنے
مقام سے نہ ہلا آخر چھوڑ دیا جھولی مین ہاتھ ڈالا ماش کے دانے نکالے چاہتا تھا کہ رستم
پر پھینکے رستم نے نعرۂ تکبیر کرکے ایک گھونسہ مارا کہ ساحر خاک مین ملا آگے بڑھکر حال دو تین
جادوگرونکا جو مارے گئے تحریر ہوگا صحرا مین سناٹا ہوا ملکہ لالہ عذار نے آواز دی کہ ای شہریار
پلٹ آئیے اب نکل چلنا چاہیے یہان ٹھہرنے سے دل پر خوف غالب ہوتا ہے رستم پلٹے تھے
کہ کان مین آواز آئی ای شہریار غلام کو بچائیے پلٹ کے رستم نے دیکھا کہ ایک ساحر
نے بڑھکر سماک کی کمر مین پنجہ دیا زمین سے بلند ہوا چاہا کہ لے نکلون علمشاہ نے بڑھکر

نعرہ کیا کہ او ساحر مکار کہان جاتا ہی لیکر بلند نہ ہونا یہ فرزند خواجہ عمرو بن اُمیہ ضمری ہی اگر اسکو بیجائیگا وعوکا کھائیگا اور جب ساحر کو سمک نے بیہوش کیا تھا وہ تڑپا مُنہہ سے اُسکے ایک حباب پیدا ہوا اُس سے ایک دریا نکلا سمک ڈوبنے لگا رستم کو آواز دی کہ غلام کو بچایئے رستم جو جھپٹے پاؤن پھسلا یہ بھی گرے دو مچھلیان بڑے بڑے مُنہہ مثل قعر بلا کھولے ہوے دریا سے نکلین قصد کیا کہ رستم و سمک کو نگل لین ملکہ لالہ عذار نے جو یہ معرکہ دیکھا کان سے بجلی نکال کر پھینک ماری اور نعرہ بھی کیا کہ او مکارو غدار خبردار آگے نہ بڑھنا مچھلیان آواز سے ملکہ لالہ عذار کی رُکین لالہ عذار جا پڑی بجلی سے کان کی برق چمکی مچھلی کا سر اُڑ گیا ایک مچھلی نے غوطہ مارا غرق دریا ہوئی ملکہ لالہ عذار نے دوڑ کر رستم و سمک پر اپنا عکس ڈالا یہ دونون جوان ہوشیار ہوے سمک بلیداق نے ہاتھ باندھکر پوچھا کہ اے ملکہ عالم ایک مچھلی قتل ہوئی اور ایک کا پتہ نہین ملتا ملکہ نے کہا کہ خاک پتہ ملے یہ دریاے سحر تھا سحر سے میرے غائب ہوا اُسی مین مچھلی ڈوبی اب اُسکو آپ پوچھتے ہین کچھ ضرورت نہین سب حال آپ کو معلوم ہوگا سمک و رستم اُٹھے چوکی پر آئے ملکہ لالہ عذار نے اشارہ کیا چوکی زمین سے بلند ہوئی پایا تو چہار جانب اندھیرا معلوم ہوتا تھا اب وحشتی معلوم ہوئی آواز آئی کہ او شوخ دیدہ نکل جا تیرا ٹھہرنا بہتر نہین یون جو پلٹ کے ملکہ لالہ عذار نے دیکھا ایک جادوگر سیہ فام بدانجام ایک نازنین عورت کو کشان کشان کھینچتا ہوا لیے جاتا ہی اور وہ نازنین کہتی ہی کہ او مکار میری کیا خطا ہی جو جسنے کیا اُس سے پرسش ہو لالہ عذار نے جو اُس نازنین اور اُس ساحر کو دیکھا گھبرا گئین بیقرار ہو کہ آواز دی کہ اے مادر مہربان آپ کس آفت مین ہین مین عجب رنگ مین آپ کو پاتی ہون آپ کہان مل گئین یہ ساحر آپ کو کہان ملا چاہتی تھی وہ نازنین کچھ جواب دے کہ لالہ عذار نے سحر کیا آندھی چلنے لگی سمک ترغیب دیتا ہی کہ اے ملکہ عالم اس صحرا سے نکل چلو دیکھو چہار جانب سے آفت ہوا چاہتی ہی لالہ عذار نے فوراً دستک دی آندھی موقوف ہوئی وہ ساحر جو اُس نازنین کو لیے جاتا تھا ملکہ لالہ عذار پر آپڑا آپس مین سحر ہونے لگے کبھی پانی برسا کبھی آندھی چلی کبھی برق چمکی آندھی اس زور سے چلتی ہی کہ ہزارون درخت

اُٹھکر گر گرے اور جل کر خاک ہوے یہان ملکہ لالہ عذار نے جھولی مین ہاتھ ڈالا کارد سحر نکال کر
پھینک ماری اُس ساحر کے سینے پر پڑی توڑ کر پشت کو پار گذری اُس جادوگر کا مرنا تھا کہ
اندھیرا ہوگیا بعد اُسکے آواز آئی کہ کُشتی مرا نام سن نہروان جادو بود وہ نازنین عورت
وڈر کر ملکہ لالہ عذار سے لپٹ گئی لالہ عذار نے سلام کیا اور کہا کہ ای مادر مہربان اب ہم
رخصت ہوتے ہین پھر کبھی حضوری نصیب ہوگی اُس نازنین نے کہا کہ اسے نور نظر تمھارا حال
مصر الغرائب پر کھل گیا فوج لیکر آتا ہوگا مین چلی تھی کہ تمکو خبر کرون راہ مین نہروان
مل گیا اسنے مجکو گرفتار کیا تمنے اسکو مارا مین نے خلاصی پائی اب مین سامان لشکر کشی
کرتی ہون تم چل کر کوہ نیرنگ پر ٹھہرو ملکہ لالہ عذار نے منھ پیٹ لیا کہا ہاے
غضب حال کھل گیا مطلب نہ ہونے پایا مگر پروردگار مالک ہے جسکے حق مین جو مناسب
جانیگا وہ کریگا یہ کہکے ماں کو رخصت کیا علمشاہ اور سمک کو تخت پر سوار کرلیا ماں
سے کہا کہ آپ جائیے اپنے کو اس آفت سے بچائیے ایسا نہ ہو کوئی آپ کو گرفتار کرکے
سامنے باوا جان کے لے جائے یہ کہکر ماں کو رخصت کیا ملکہ مرجان سُرخ پوش
لالہ عذار سے رخصت ہوئین ایک طرف شفق ظاہر ہوئی دور تک سرخی تھی اُس سُرخی
مین ملکہ مرجان سُرخ پوش غائب ہوئین ملکہ لالہ عذار نے جب دیکھا کہ ماں گئین خیال
مین گذرا کہ اس شہریار کو لے نکلوں ایسا نہ ہو کہ انکے دشمنون پر کچھ افتاد پڑے پرسش ہو تو
کیا تدبیر ہو یہ سوچ کر چلین ملکہ مرجان سُرخ پوش ایک ابر سُرخ مین چھپی ہوئی جاتی
ہین کہ دیکھا سامنے سے گرد اُڑی مرجان سُرخ پوش نے دیکھا کہ مصر الغرائب
تخت پر سوار چار لاکھ ساحر گھوڑون پر سوار علم ہاے زرنگاری کے پھریرے کھلے ہوے
برقین چمکتی ہوئین رہروی کرتے ہوے آتے ہین یکایک نگاہ جو مصر الغرائب
کی مرجان پر پڑی وہین سے آواز دی کہ اس گیسو بریدہ کو گرفتار کرلو چہار طرف سے
ساحر لینا لینا کہکے چلے ملکہ مرجان نے کاکل کھولی کارد سحر نکال کے پھینک ماری
چھری جاکر ٹوٹی کئی سو کے سر اُڑ گئے مصر الغرائب نے جو وجہ کو دیکھا آپ بھی
تخت سے اُٹھا مرجان پر سحر کیا مرجان نے دفع کردیا مصر الغرائب بڑھا

آ واز دی کرا دگیسو بریدہ تیری قضا لیکر آئی ہی بیٹی کا ساتھ دیگی ملکہ نے کہا کہ جان اُسکے نام پر نثار ہی
وہ عاشق فرزند صاحبقران ہی اسیر مصر الغرائب بہت جھلایا سحر کرتا ہوا چلا تھا منتظر ہوا
بلند ہو کر گردن گردن اسکی پکڑ لون کہ آسمان سے نعرہ ہوا کہ او نا منصف کیا کرتا ہی منم ملکہ
لالہ عذار یہ کہکے گولہ پھینک مارا مصر الغرائب نے گولہ کاٹا جھولی پر ہاتھ ڈال کر اس سحر کو
دفع کیا دو تین سحر آپس مین چلے ہر مرتبہ ملکہ لالہ عذار چاہتی ہی کہ یہ ملعون ذرا بھی غافل
ہو تو مین مان کو لیکر نکل جاؤن نہین ممکن ہوتا رستم وسمک پر ہجوم ساحران ہی چاہتے ہین
ان دونون کو گرفتار کرین مگر رستم ساحرون کو تیر مار رہے ہین سمک حقہ ہاے آتشبازی
وحباب مار رہا ہی اس وجہ سے ساحر بیہوش ہو کے گرتے ہین جو بیہوش ہوا ملکہ لالہ عذار نے
سحر کیا برق کڑک کے گری اُسکے دو ٹکڑے ہوے صدہا ساحر مارا گیا اور ایک مقام پر
مرجان ولالہ عذار ہزارہا ساحرون مین گھری لڑ رہی ہین رستم وسمک جنگ کرتے
ہوے سامنے مصر الغرائب کے پہونچے کہ مصر الغرائب نے اُٹھا کے ایک گولہ مارا آسمان پر
ایک برق چمکی ایک گنبد چرخ مارتا ہوا آسمان سے اُترتا ہی کہ علمشاہ وسمک پر گرے کہ یہ
دونون اُسکے اندر بند ہو جائین اُس وقت لالہ عذار ومرجان کی بیقراری کہ اے
پروردگار اس شیر کو اس ساحر کے مکر سے بچانا اس گنبد کا قیدی بچتا نہین جو اسمین قید ہوا
پھر پتہ نہ ملا اے پروردگار افسوس ہی کہ حال ہمارا کھل گیا تو ہی ہماری آبرو بچانے والا ہی
اس آفت ارضی وسماوی سے بچالے

نظم

خدا بفرق گدامی نہد ز دولت تاج	کند شہان جہان را بہ نیم نان محتاج
باختیار کند کار ہرچہ میخواہد	بجز اجازت وحکم وبغیر استمزاج
خدا نمونۂ ہستی ز چار عنصر ساخت	خدا نمود بیک یک وجود چار مزاج
بچار سوے جہان ابر رحمتش بارد	بشرق وغرب زمین بحر قدرتش مواج
دواے درد دل دردمند می بخشد	کند ز غیب پئے دردلا علاج علاج
منورست بہر خانہ جلوۂ قدرت	ز نور حسن بہر طاق روشن ست سراج
کسی است صاحب مال وغنی ودولتمند	کسی است مفلس وعاجز براے ما یحتاج

یکے لشکر نگون سر بخاک عجز و نیاز | قدم نہادہ دگر کس بپایۂ معراج
یکے محاصل ملک و محال میگیرد | دگر خراج ادا سازد و گزارد باج
کسے ست بدگہر و بدشعار و بدکردار | کسے ست نیک پے و نیک خوے و نیک مزاج
بمال و دولت فانی مبند دل ہندی | کہ بعد مرگ بیک لحظہ میشود تاراج

بیقرار ہو کر جو ملکہ لالہ عذار و مرجان سرخ پوش نے خدا سے دعا کی دریاے رحمت الٰہی جوش مین آیا جب وہ گنبد قریب سر رستم و سماک ہوپنچا رستم و سماک سکوت مین کھڑے ہوے طرف گنبد کے دیکھ رہے ہین قریب تھا کہ گنبد ان دونون پر آگرے لالہ عذار و مرجان سجدہ کر رہی ہین جان لڑائے ہوئے ہین کہ آسمان سے ایک ستارہ ٹوٹ کر اُس گنبد پر گرا گنبد کے ہزار ٹکڑے ہو گئے ایک برق چمکی کہ سارا لشکر تہ تیغ ہوا مصر الغرائب یہ سانحہ دیکھکر ایسا گھبرایا کہ تخت کو بڑھا کر طرف آسمان کے غائب ہوا ملکہ لالہ عذار و مرجان کھڑی ہوئی دیکھا کین بعد تھوڑی دیر کے دیکھا سناٹا ہوا ہزار سر کٹے ہوے پڑے ہین مگر مصر الغرائب نہین ہے تمام صحرا سائین سائین کر رہا ہے اور رستم و سماک بھی غائب ہین یہ حال زار دیکھکر ملکہ لالہ عذار دیوانہ وار وحشی مثال ہو رہی ہین کبھی پکار رہی ہین کہ ہاے یہ کیا غضب ہوا کون سا دشمن لگا ہوا تھا کہ جی سامری و جمشید کے چھڑوا دیے رستم و سماک یون غائب ہوے افسوس ہے کہ کہان تلاش کرون اور کہان جاکر ڈھونڈھون کہ دیکھا سامنے ایک نخل سرو پر ایک قمری بصد لطف زمزمہ سرائی کر رہی ہے ہر آواز مین اُس قمری کی دمبدم یہی صدا ہے

نظم

پھر وہ وحشت کے خیالات ہین سر مین پھرتے | دشت یاد آتے ہین آہو ہین نظر مین پھرتے
واہ اے طالع برگشتہ کہ وہ پھر ہی گیا | آن کر دیکھ مجھے راہ گذر مین پھرتے
پھرتے دن اپنے تو غیرون کی طرح راتون کو | کیسے ہم کوچۂ مہتاب قمر مین پھرتے
غط غیرون کو لگا کر جو رلایا اُسنے | ترمرے سے ہین مرے دیدۂ تر مین پھرتے
منتظر کسکے یہ رہتے ہین کہ ہم ہر شب کو | تا سحر شام سے اُٹھ اُٹھ کے ہین گھر مین پھرتے
ہے زبان بند اثر دل سے شب وصل مین اور | فکر سو سو ہین دل مرغ سحر مین پھرتے
قلق دل سے ہی جنبش ترے پیکانون کو | پوچھ مت حال کہ برمے سے ہین بر مین پھرتے

ایک دم گردش ایام سے آرام نہین	گھر مین ہین تو بھی ہین دن رات سفر مین پھرتے
کر گئے سمجھے تو تسلی کو مری کہہ جاتے	کہ اب آتا ہون وہ گو آٹھ پہر مین پھرتے
زرد رخ رنگ طلائی کے ہوے دیوانے	کیمیا ساز بھی ہین خواہش زر مین پھرتے
سر سے گمین چشم کی گردش جو بہا جاتی ہو	خاک یون کاہیکو ہم ڈالتے سر مین پھرتے
جنبش نرگس جنت نے رلایا مومن	چشم کافر کے اشارے ہین نظر مین پھرتے

یہ سنکر ملکہ لالہ عذار نے آہ کی کہا کہ اے مادر مہربان سنا آپ نے قمری عاشق سرو گلشن طعن و تشنیع کرتی ہے ہاے مین اس قمری سرو لیاقت کو کہان ڈھونڈھون کیونکر تلاش کرون یہ سنکر مرجان نے کہا کہ اے نور نظر واے پارۂ جگر خدا تمھارے واسطے انجام بخیر کرے تم ہو صاحبقران زمان کی کہلاؤ یہ کیفیت ملکہ رابعہ کی ملاقات کو جاؤ ایسا نہ ہو کہ محلات مین ذکر ہو ایک ایک شاہزادی کو یہی فکر ہو کہ لالہ عذار اپنے عاشق صادق سے موصول ہون مطالب دلی حصول نہ ہون کون ایسا خیر خواہ ہے کہ انکی بات کو رد کرے یہ کہکر ملکہ مرجان خوب چیخین مار کر روئین ملکہ لالہ عذار نے کہا کہ اے اور مہربان یہین رونا اور اشکون سے منہہ دھونا عمر بھر ہے مصیبت کی ترقی عیش و راحت کمتر ہے اب کیونکر پتہ ملے کیونکر غنچۂ آرزو کھلے یہ ذکر تھا کہ ایک طرف سے ہواے گرم چلی گھبرا کر مرجان نے کہا کہ بیٹیا یہ کیسی ہوا ہے کہ منہہ پھک گیا پسینے پسینے ہو گئی دل گھبراتا ہے کہ صحرا سے دیکھا دو شیر ببر لڑتے ہوے آتے ہین جس نخل کے قریب آکر ٹکر ماردی وہ نخل گرا شعلۂ آتش منہہ سے نکلا جلا کر اسکو خاک کیا اس طرح سے وہ دونون شیر لڑتے ہوے آتے ہین کہ تمام صحرا کو پامال کر ڈالا قریب پہونچ کر ایک چیخ ماری دونون غلطان کھا کر گرے آواز آئی کہ منم ہزبر آدمخوار دیکھا کہ ایک ساحر مہیب بشکل عجیب ایک شیر پر سوار ملکہ لالہ عذار کو ڈانٹتا ہوا کہ او نازنین تو نے بڑا غضب کیا خداوند ہفت پیکر سے باغی ہوئی اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگی منم ہزبر آدمخوار ملکہ لالہ عذار سے سحر چلنے لگا ایک مقام پر مل کر مان بیٹیون نے سحر کیا اس جادوگر نے کہ جو شیر پر سوار ہے ملکہ لالہ عذار کا سحر اپنے دہن مین لیا اور ملکہ مرجان کا سحر شیر نے منہہ مین لے لیا اب جو شیر نے دوڑ کر

حبت کی لالہ عذار کی گردن لی آب جو ساحر نے حبت کی گردن پر مرجان کی آیا دونون
بیہوش ہوئین اُس جادوگر اور شیر نے سر اُٹھا کے تمام صحرا کو دیکھا اور اُن دونون قیدیون کو
ہاتھ پر لیکر ایک جانب روانہ ہوگئے لاکر قید خانے مین پہونچایا پلنگ جادو یہان کا حاکم
ہی پلنگ جادو کو خبر پہونچی کہ ہزبر آدمخوار ملکہ لالہ عذار و ملکہ مرجان کو گرفتار کر لایا
دونون کی زبانون مین سوزن دی اسی قید خانے مین قید کیا تمام زندانیان نے
مین منادی ہوئی کہ جو عورت رستم کو لے گئی تھی وہ پکڑ آئی ہر ایک ساحر ناز کرتا ہی کہ یہ
مقام عملداری خداوند ہفت پیکر ہی یہان کا گنہگار کہین جا نہین سکتا جہان جائے وہان سے
فوراً گرفتار ہو کے چلا آئے کہین رہ نہین سکتا جہان رہیگا نام خداوند ہفت پیکر زبان پہ
جاری رکھیگا کیا مجال کہ جو کہین جا سکے فوراً ایک پتہ درخت سے گرا اسمین لکھا تھا کہ دونون
قیدیون کو کل دربار خداوندی مین حاضر کرو قدرت بخوبی آگاہ ہین لیکن اُسنے پوچھین کہ
وہ دونون قیدی کہان گئے شب بھر یہی ذکر رہا صبح کو طائران زمزمہ ساز زمزمہ سرائی
کرتے ہو قریب ہزبر آدمخوار کے آئے آتے ہی حکم پہونچایا کہ حکم خداوند یہ ہی کہ دونون
قیدیون کو دربار مین بھیجو اُسی وقت ارابے پر سوار کیا ملکہ لالہ عذار و ملکہ مرجان سرخ پوش
کو لیکر ہزبر آدمخوار طرف دربار ہفت پیکر کے روانہ ہوا بعد تھوڑے عرصے کے
قریب کوہ گلگون پہونچے آج ہفت پیکر کا اجلاس کوہ گلگون پر ہی تمام لوگ
جمع ہین ہر طرف سے ہنگامہ ہی غلغلہ ہی کہ یا خداوند ہفت پیکر تیرے صدقے جو دعا کی
اُسی وقت قبول ہوئی دم مین سعادت حصول ہوئی تصویر سنگی کے گرد ہار دھول سحاب
جمع ہین کرور در کرور ساحر دست بستہ پوجا پاٹ کر رہے ہین ہزبر آدمخوار نے بڑھ کر
گلگون تاجدار جو یہان کا حاکم ہی اُس سے عرض کی کہ ان قیدیون کو غلام لیکر حاضر ہوا
خداوند سے عرض کیجیے اُسی وقت گلگون تاجدار ہاتھ باندھے ہوے سامنے تصویر
کے پہونچا منت و خوشامد عرض کی کہ یا خداوند در دولت پہ ہزبر آدمخوار دونون
مان بیٹیون کو لیکر حاضر ہوا ہی امیدوار باریابی ہی حکم ہوا کہ سامنے حاضر کرو جادوگرون کو
حکم ہوا گلگون تاجدار نے بھی اشارہ کیا لالہ عذار و مرجان سرخ پوش کو

کشان کشان لیکر سامنے تصویر کے آئے ملکہ لالہ عذار کے نام بادشاہ نے یہان کے ایک خط لکھا تھا کہ اے لالہ عذار آگاہ ہو تم نے بڑی خطا کی قدرت سے عذر کرو تمکو یہ بھی معلوم ہی کہ علشاہ اور سمک کو کون لے گیا اگر خواہان ہو کہ قیدیون کا پتہ لگے تو ابھی قدرت فرمادین کہ فلان مقام پر وہ دونون قیدی موجود ہین جادوگرنیون کے نام حکم ہوا ہی کہ ابھی جاکر اُنکو لاتی ہین اگر آنے ہین تامل ہوا سر اُنکے آجائین گے پھر کیا عذر کرینگے جب تو لالہ عذار نے جواب دیا کہ خداوند آپ کو اختیار ہی ہم مجبور رونا چارہین تصویر سے ایک آواز ہیبتناک آئی کہ زوجہ مستان کو بلاؤ وہ نیکبخت حاضر ہوئی آگے سلام کیا عرض کی کہ یا خداوند مناسب یہ ہی کہ زوجہ مستان جاتی ہی قیدیان بلا کبھی آمادہ بیٹھے ہونگے فوراً حاضر ہونگے قیدی بھی چاہتے ہین کہ قدرت اُنکی خطا معاف کرین تصویر سے آواز آئی کہ اے بندگان من قدرت کو منظور یہ ہی کہ اُنکی خطا معاف نہ کرین تڑپ تڑپکر مرین مذہب یزدان پرستی ہین ہین آج تک مسلمانون نے نہین پہچانا کہ مذہب مسلمانان کیا چیز ہی اور مذہب ہفت پیکر پرستی کیا ہی مسلمانون کے طریقے ہمارے مذہب سے بہت ملتے ہین اب ضرور مسلمانون پر بلائین نازل ہونگی اور انسان سے حیوان بنین گے گلگون تاجدار کو حکم ہوا جلاد کو وہ گلگون کو بلاؤ یہ سُنکے گلگون تاجدار نے آواز دی ایک پہلو سے دیکھا کہ ایک جادوگرنی سرجھاڑ مُنہ پہاڑ بال کھلے ہوے کمر سے نیچے لہنگا کُنی تھان کا دوپٹہ بھاری اوڑھے ہوے چلی آتی ہی تعریفین ہفت پیکر کی کرتی ہوئی تصویر سنگ کو دیکھکر دنگ ہی کہ پتھر کی تصویر کیونکر باتین کرتی ہی آواز آئی کہ سمنکال جادو جلد اپنے کو مکان پر سمٹن کے پہونچا گنبد قہر کو مٹا کہ سمک و رستم کو لے گئی ہی چاکر بٹھایا ہی یہ سُنکر وہ جادوگرنی سوسوم بہ سمنکال سامنے تصویر کے ناچنے لگی بڑے کمال کررہی ہی تصویر سے آواز آئی کہ اے بندی قدرت جلد جا ؤ سمجھا کے قدرت کے سامنے لانا یہ سنکر سمنکال چلی پہاڑ سے کود پڑی دور سے دیکھنے والا جان جائے کہ گویا شہر گرسنہ جاتا ہی اب حال رستم و سمک عرض کیا جاتا ہی کہ یہ جو راستے سے غائب ہوے اب جو آنکھیں کھولین اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا آوازین آرہی ہین

کر خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہی تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ دیوار مکان شق ہوئی دیوار سے ایک مار سیاہ نکلا زبان نکالتا ہوا طرف علمشاہ کے چلا علمشاہ نے پانون کی آہٹ دے کر ہٹ ہٹ کہا وہ مار سیاہ نہ ہٹا جھپٹ کر رستم و سماک کے لپٹا آواز مہیب آئی کہ ای بندگان من دیدی قدرت مرا بہتر یہ ہی کہ سجدہ کرو اب جو علمشاہ کی آنکھ کھلی دیکھا کہ سمنکال جادو مجلو اور سماک یلداقی کو لیے ہوے کوہ گلگون پر سامنے تصویر کے حاضر ہی بہ عتاب خطاب ہوا کہ ای بندگان مغضوب بہتر یہ ہی کہ سجدہ کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو بہت پچتاؤگے کسی پہلوامان نہ پاؤگے رستم نے مردانہ وار کلام کیا اور جواب دیا کہ او مکار وحیلہ ساز وشعبدہ باز کیون باتین بناتا ہی جیسا تو نے شیطان کا ساتھ دیا ہی ویسی شیطان نے تیری ہدایت کی ہی جو تجھسے ہوسکے قصور نہ کر مین تجھپر لعنت کرتا ہون آواز آئی کہ ای سمنکال ان دونونکو اُسی قید خانے مین لیجاؤ لیجاکر قید کرو جب دن اختتام میعاد طلسمی کا آئیگا اُس دن یہ بھی قتل ہونگے سمنکال نے ان دونون کو اراسپے پر سوار کیا کوہ گلگون سے نیچے اُتری اب طرف قید خانے کے قید لیے جاتی ہی اب حال ملکہ سیمتن کا مفصل عرض کرتا ہون سیمتن ملکہ لالہ عذار کی بہن ہی اپنے مکان پر تھی کہ ہرکارون نے خبر پہونچائی فلان صحرا مین آپ کی ہمشیر لڑ رہی ہین سیمتن جھپٹ کر آسمان مین ڈوبی جب اُس ساحرنے گنبد قہر ہفت پیکر تجویز کیا سیمتن سے نہ دیکھا گیا اس زور وشور سے گری کہ گنبد کے ٹکڑے اُڑا دیے رستم وسماک کو اپنے مکان پر لائی دوسرے قصر مین گئی تھی کہ کپڑے بدل کے سامنے رستم کے جاوے اتنے عرصے مین سمنکال پہونچی رستم وسماک کو لے آئی سیمتن نے چند کنیزون کو بھیجا کہ دیکھو اکیلے مکان مین دونون صاحب کیا کر رہے ہین یہ سنکر کنیزین گئین اور آکر خبر سُنائی کہ اسباب سحر پڑا ہی اس وجہ سے معلوم ہوا کہ رستم وسماک کو سمنکال جادو لے گئی سیمتن یہ کہکے اُٹھی کہ کیا سمنکال کی قضا آئی ہی مقرب بارگاہ خداوندی کہلاتی ہین ہم لوگون کے مقابلے مین نہین آتی ہین ہم غیر مقام کے رہنے والے بعد چندے چلے جائینگے اپنا ملک ومال لوٹ بھر کر لینگے یا شاید خداوند ہفت پیکر ہماری

داد دین گے یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھی ایک آواز دی بارہ ہزار کنیزین گرد آئین طاؤس
زرین بال پر مالک سوار ہوئی چند کنیزون کو روانہ کیا کہ مفصل ہمکو خبر پہونچاؤ کہ کہان لیگئین
بی سمنکال کو کیا حکم ملا یہ کہکے طاؤس اُڑایا بارہ ہزار جادوگرنیان پشت پر راہ مین کنیزون
نے آکر خبر دی حضور بی سمنکال کو قید مل گئی کوہ گلگون سے آئی ہین سیمتن یہ خبر پاکر چلی
سمنکال قیدیون کو لیکر کوہ سے اُتری ہے صرف تین کوس راستہ طی کیا ہے کہ پشت سے
آواز آئی باش او سمنکال آگے نہ بڑھنا ہماری غفلت مین قیدیون کو لے نکلی ہم سیمتن
نازک مزاج اب کہان جائیگی یہ کہکے سحر کیا لشکر مین سمنکال کے تلوار چلنے لگی جہان دو
کھڑے تھے ایک نے ایک کو ہاتھ مار دیا کسی نے کسی پر گولہ مارا ایک تھوڑے ہی عرصے مین
کئی ہزار جادوگر مرکر لشکر سمنکال کے گرے مرنے کی جو جادوگرون کے آواز کان مین
سمنکال کے آئی غصے مین پلٹی پلٹ کے جو دیکھا لشکر والے آپس مین لڑتے ہین ایک کو
ایک سے دشمنی اور ایک کو ایک سے رنج ہے حربے کھینچے ہوئے وار چل رہے ہین شعلے
بھڑکے ہوا خلاف چلی سمنکال نے جو یہ تباہی اپنے لشکر کی دیکھی افسرون کے لاشے پھڑکتے
غصے مین پلٹی جھولی مین ہاتھ ڈالا اسباب سحر نکالا طرف آسمان کے پھینکا آواز دی کہ بوا
آؤ ہمسے بڑی بے ادبی ہوئی ہے ہمارا سحر ایسا نہین کہ تمسے مقابل ہوتا یہ بڑا مرتبہ ہے
یہ کہتی ہوئی بڑے پائینچے ہاتھ سے چھوڑتے ہوئے گھبرائی ہوئی جاتی ہے جو اسباب سحر طرف
آسمان کے پھینکا تھا اُس سے کچھ غبار پیدا ہوا جب غبار پر اشارہ کیا غبار پھٹ کے الگ ہوا
دیکھا اندر سے سیمتن مع ساتھ والیون کے سحر کر رہی ہے چاہتی ہے کہ یہ سب آپس مین مصروف
جنگ ہون تو قیدیون کو لے نکلون سحر سمجھ سمجھ کے کر رہی ہے زمین ہلا دی آگ برسائی
سمنکال نے جو سیمتن کو دیکھا للکار کر آواز دی کہ کیون خیر تو ہے تمھین کاہیکا غصہ ہے مین
قیدیون کو چھوڑ دون سیمتن نے گولہ مارا سمنکال نے گولہ کاٹا دو چار سحر آپس مین چلے
تھے کہ سیمتن جا پڑی کئی افسرون کو مار کر غبار زمین کا اُٹھایا منظور ہے کہ سمنکال کو فنا
مین ملا دون یہ سوچ کر مٹھا غبار کا پھینک مارا غبار بلند ہوا لشکر سمنکال غبار
مین گھر گیا آپس مین سر ٹکرانے لگے سمنکال نہایت حیران و پریشان ہے

لیکن دفع سحر کر رہی ہے مگر غبار بڑھتا جاتا ہے سمنکال جست کر کے اُڑی کہ سیمتن نے للکارا کہ لوا کہاں جاتی ہو ہمسے مقابلہ کرو مُنھ چھپا کے نہ بھاگو ورنہ سامنے خداوند ہفت پیکر کے ذلیل ہوگی سمنکال نے جو سیمتن تُند کو آتے ہوے دیکھا اور تو کچھ بن نہ پڑا بال سر کے نوچکر اُس پریشانی مین سیمتن پہ کھینچ مارے سیمتن پر باران سیاہ برسنے لگے سیمتن نے ہنس کر کہا کہ لوا یہ سحر تو ہماری لونڈیان بھی نہین کرتین تمنے کیا سمجھ کے کیا مین ان سانپون کو کب مانونگی ملکہ ان نگوڑون کو مارونگی یہ کہکے ہاتھ ہلایا وہ سانپ مر کر گرے گھبرا کر سمنکال نے اور کئی سحر کیے سیمتن نے دفع کیے آخر سمنکال نیمچہ کھینچکر سیمتن پر جا پڑی آپس مین نیمچہ چلنے لگا ایک مقام پر سیمتن کے مُنھ سے یہ نکلا خدا کی قدرت کہ ہمسے بی سمنکال لڑ رہی ہین دیکھو لوا قدرت نے مدد بھیجی ہے بڑا ساحر زبردست آتا ہے یہ سُنکر سمنکال پلٹی سیمتن نے نیمچہ مارا سر سمنکال کا اُڑ گیا اندھیرا ہو گیا اُس اندھیرے مین سیمتن نے کنیزان سمنکال کو قتل کیا کڑک کر گری قیدیون کے نگہبانون کو مارا رستم وسمک کو لیا چلتے چلتے ایک سحر کر دیا کہ یہ آپس مین لڑین جب ایک کو ایک دیکھے غصہ آ گئے آپس مین سحر ہون رستم وسمک کو ملکہ سیمتن لے گئین خیال مین گذرا کہ جو صحرا اور باغ متعلق کوہ گلگون ہے اُن مکانون کو سمنکال دیکھ گئی ہے اُسکی کنیزین بھی آگاہ ہوئین اتنی بڑی ساحرہ ماری گئی اب دیکھیے کیا آفت برپا ہو ہفت پیکر کو ضرور خبر پہونچیگی دیکھیے کیا تدبیر کرے دوسری سرحد مین چلنا چاہیے ہر چند کہ تلاش وہان بھی ہوگی یہ سوچتی ہوئی طرف کوہ نیرنگ کے چلین راہ مین کئی شیر ملے سیمتن نے انکو مارا مار پیٹ کے بیچ کے مرحلے مٹائے سامنے کوہ نیرنگ کے سیمتن کا باغ بھی ثانی بہشت شداد تھا اُس باغ مین لاکر رستم وسمک کو پہونچایا قید سحر جسم سے دور کی مقام صدر بیٹھنے کو دیا آپ ایک گوشے مین آئی ایک شاگرد کو بلایا کہا پاس رستم کے جاؤ کہنا کہ مین نے آپ کے واسطے بڑی جانبازی کی آپ کو یہان لے آئی آپ اطمینان سے بیٹھین تو مین خبر کو بہن کی جاؤن یہ تو دریافت ہو کہ لالہ عذار پر کیا گذری اوّل ہفت پیکر نے یہی لکھا تھا کہ اے مہمان عزیز بیٹی کو سمجھا دو ایسا نہ ہو کہ قہر وغضب خداوندی مین گرفتار ہو یہان کچھ خبر نہ ہوئی اب جا کے دیکھون کہ کیا رائے قرار پائی

یہ کہکر شاگردون سے چاہا کہ ڈھونڈھون کہ ایک طاؤس زرین بال ٹہلتا ہوا سامنے آیا کہا کہ کیون ملکۂ عالم کہان چلیے گا سیمتن نے غصے مین جواب نہ دیا جست کر کے طاؤس پر سوار ہوئین طاؤس آسمان مین ڈوبا چہار جانب دیکھتی ہوئی ایک مقام پر پہونچین دیکھا کہ ایک مکان وسیع آہنین ہزارہا بندگان خدا قید ہین ایک مقام پر ایک نازنین نہایت حسین سرنگون کلیجہ خون زبان ہین سوزن قلب پر ہجوم رنج و محن بیقرار ہے مضطر اشارون سے یہ سخن

نظم

ٹوٹی ہے آکے جان پر آخر بلائے دل — یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آئے دل
غصہ ہے غم ہے خون جگر ہے غذائے دل — کھائے بشوق چشنی کہ ہوا تھمائے دل
آیا کسی طرح سے نہ فرقت مین جب قرار — لیٹا رہا مین ہاتھ کے نیچے دبائے دل
کرتے ہین اشک آتش ہجران یہ کار نفط — ایسی لگی ہوئی کہو کیونکر بجھائے دل
تو ایک بار ہنس کے گلے سے اگر لگائے — سینے مین خرمی سے نہ پھولا سمائے دل
جو کچھ سلوک تو نے کیے مجھ غریب سے — کیون بیوفا بتا تو یہی تھی سزائے دل
تاب و توان و صبر و خرد کب کے چل دیے — رکھتے ہین کائنات مین ہم کیا سوائے دل
گاڑا فلک نے پھر کسی عاشق کو خاک مین — مرقد سے آرہی ہے صدا ہائے ہائے دل
سوراخ پڑ گئے کہ لہو ہوکے بہ گیا — جو کچھ ہوا بجا تھا یہی تھی سزائے دل
ایسا کہان انیس کہان ایسا غمگسار — بیگانہ سب سے ہے جو ہوا آشنائے دل
او ترک تیری آنکھون پہ عیاری ختم ہے — دونون نے کیا بلوہ ہزارون اڑائے دل
گستاخیان ہین بے ادبی کے کلام مین — کیونکر کہون زبان سے جو ہے مدعائے دل
اشکون کے ساتھ وہ بھی لہو ہوکے بہ گیا — اے رند دیکھ لو یہ ہوئی انتہائے دل

بنگاہ غور جو سیمتن نے دیکھا لالہ عذار بیقرار و اشکبار قید مین بیٹھی ہے تڑپ کر گر گری نعرہ کیا کہ صنم سیمتن یہ کہکے قید جسم سے لالہ عذار و مرجان سرخ پوش کے دور کی اور زبان سے سوزن نکالی اور ایک گولا مارا کہ قید خانے مین اندھیرا ہوگیا اُس اندھیرے مین ایک تخت تیار کرکے مان بہن کو اُسپر سوار کیا اور لے نکلی کہ پہلو سے آواز آئی یہ کون گستاخ ہے کہ گنہگارون کو لیے جاتا ہے سیمتن نے پلٹ کے دیکھا ہیچ نخل سے ایک ساحرہ نکلی بال پریشان موے سر مثل

شمع کافوری روشن دہن نظیر گلشن وہین سے للکارتی ہوئی کہ خبردار او سیمتن آگے نہ بڑھنا سیمتن
نے جو یہ ہنگامہ دیکھا پلٹی وہ کڑک کر گری دامن و گریبان مین سیمتن کے آگ لگ گئی ملکہ
لالہ عذار نے بڑھ کر ڈانٹا کہ او آتشباز کیون شامت آئی ہے آتش قہر و غضب سے تجکو
پھونک دونگی تو زندہ نہ بچیگی آپس مین سحر ہونے لگے لالہ عذار نے ابروے خمدار پر بل ڈالا
ابرو جو ہلے غنچۂ خاطر کھلے پھول برسنے لگے آتشباز جادو نے دیکھا کہ سیمتن میرے سحر سے
بچی دامن و گریبان کی آگ بجھائی کڑک کر جا پڑی آپس مین سحر ہوے شعلے بھڑکے لگے ابر کے
کڑکے سیمتن و آتشباز سے سحر ہو رہا ہے دونون مصروف جنگ ہین کہ لالہ عذار نے پہلو پر
سے آکر ہاتھ ہلایا برق چمکائی آتشبار پر برق گری آتشبار جل کر خاک ہوئی مار کر آتشبار کو ملکہ
لالہ عذار کو لے نکلی پشت سے آوازین ہیبتناک آئین کہ بڑے غضب کی بات ہے کہ قیدیونکو
باغی لیے جاتی ہے افسوس کوئی پیچھا نہین کرتا سیمتن نے پکار کر آواز دی کہ جسکا جی چاہے وہ
آئے ہین گویہی میدان مقام امتحان ہے ہر چند کہ سیمتن ٹھہری مگر کوئی مقابلے مین نہ آیا طرف
کوہ نیرنگ کے چل نکلی لالہ عذار سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ اب منظور ہے جو باغ
کوہ نیرنگ کے قریب ہے اسمین چل کر سکونت اختیار کرو تب واسطے طلسم کشا کے فکر لوح
کرین سب نے اسے قبول کیا لالہ عذار و مرجان سرخ پوش کو سیمتن مع اپنی کنیزون
کے باغ مین لائین رستم و سمک کو بھی یہین بلایا اب سب کا باغ مین جماؤ ہے ایک نے ایک
کو دیکھا آپس مین اقرار کیے کہ جو انپر گذری وہ ہمپر بھی گذر گئی ملکہ لالہ عذار نے سحر کے
جانور بنائے دیوارون پر بٹھائے سحر اپنے تیار رکھنے کے لیے منظور یہ ہے کہ حصول لوح کی تدبیر کرون
لیکن واضح رہے کہ آب و آذر و قدر جمع کرکے اسی نگر مین بیٹھی ہین قضا سے کار وقت سحر ہفت پیکر
اپنے طریقۂ قدیم سے تصویر سنگی مین ہے باتین کر رہا ہے معتقد جمع ہین نیرنگ جادو سامنے
حاضر ہے کہ تصویر سے آواز آئی کہ اے بندۂ خاص الخاص غضب ہو گیا کہ تیری سرحد مین
آکر باغی بسے ہین لیکن جلد کسی کو بھیجو کہ جا کر ان سب کو سمجھا بجھا کے لے آئے قیدیون کا قتل
واجب و لازم ہے انکا گرفتار ہونا ضرور ہے یہ سنکر نیرنگ تاجدار نے سر جھکایا پلٹ کر آواز دی
کہ افراش زرمیندار کو بلاؤ نیرنگ تاجدار کے کہتے ہی افراش زرمیندار مع بارہ ہزار

فوج کے حاضر ہوا عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہی آنکھون سے بجا لائین تصویر نے حکم دیا کہ جلد جا کر
پسر حمزہ کو گرفتار کرکے لاؤ افراشک زمیندار ایک گینڈے پر سوار ہوا اور فوج ہمراہ لیکر
چلا نشان نیرنگ تاجدار نے سب بتا دیے کہ فلان مقام پر جانا افراشک بموجب حکم چلا
یہان باغ مین جلسہ آراستہ ہی سیمتن کو بہن کی خوشی کا خیال ہی کنیزون کو حکم دیا ہی کہ گائن
کو بلاؤ شراب و کباب لاؤ جیسے ہی سیمتن نے حکم کیا فوراً محفل مین کنیزون نے گلابیان
شراب کی کشتیان کباب کی حاضر کین دورہ شراب چلنے لگا اور ایک گائن نے بآواز [illegible]
یہ غزل عاشقانہ سامنے اہل محفل کے شروع کی نظم

چل منزل فنا سے کہ وقفہ قلیل ہی
آمد شد نفس مین صداے رحیل ہی

روشن ہی صاف آتش لالہ سے باغبان
گلزار دہر رشک باغ خلیل ہی

جو چیز ہی جہان مین وہ بےمثال ہی
ہر فرد خلق وحدت حق پر دلیل ہی

تدبیر کارگر نہین ہوتی وصال کی
دشمن مزاج یار مین بیٹھے دخیل ہی

صد شکر اُنکے دیدۂ مردم شناس مین
رعنا کا اعتبار ہی دشمن ذلیل ہی

اس رنگ مین اُس گائن نے یہ غزل گائی کہ تمام اہل محفل تعریفین کر رہے ہین عاشق و معشوق
کے اشارے و کنائے حکایت و شکایت ایام ہجر کا ذکر وصل کی فکر تمام شب اسی جلسے مین گذری
رقاص مہر درخشان بصد شوکت و شان جانب قصر مغرب کو طی کرکے محفل ثوابت و سیارگان مین
آیا دیکھتے ہی مہر عالم افروز کو ماہ تابان نے نقاب چہرے پر ڈالی راہی قلعۂ مغرب ہوا
گائن سامنے بیٹھی ہوئی بھیرون سنا رہی ہی مگر لالہ عذار کو تردد ہی کہ دیکھین کیا ہو غنچہ دہن
قریب بیٹھی ہی اُس سے اشارہ کیا کہ کیون غنچہ دہن اگر قدرت کسی سے دشمنی کرین وہ شخص
اس اقلیم مین رہسکتا ہی غنچہ دہن کا اشارہ ہی کہ ہفت پیکر کا دشمن اس قلیم مین نہین رہسکتا
بلکہ نے اشارہ کیا کہ اس اقلیم سے کوچ کی تدبیر کرو شاہزادہ یہان کیونکر رہیگا سب طرح
مشکل ہی ایک سرحد کو چھوڑا دوسری سرحد مین آئے یہ بھی اُسی کی عملداری ہی اب کہان
جائین سوائے اُسکے کہ طہران وغیرہ مین گذر ہو تب جا کر بسر ہو ورنہ ان ممالک مین
وہ کاہیکو رہنے دیگا کیون غنچہ دہن تم شاہزادے سے ذکر تو کرو کہ اگر اس قلیم سے

ٹھکانا ہی ہے تو کہاں جا کر رہیں غنچہ دہن نے رستم سے پوچھا رستم نے ہنس کر جواب دیا کہ انشاءاللہ
اس اقلیم کو اسلام آباد کرینگے مگر بڑا غضب تو یہ ہے کہ قبلہ و کعبہ مقید ہوے جملہ شمشیرزن
صف شکن لڑے بھڑے کٹے پھٹے بانکے ترچھے جنھون نے نوشیروان کو شکست دی لقا
سے باخبر لیا بڑے بڑے جلیل قتل کیے خان اعظم مالک ترکستان پہلوان زبردست
جسکے صرف چار سو بیٹے تھے اسکو امیر نے شکست دی یہ باتین تھین کہ چند کنیزین دوڑی
ہوئی آئین عرض کی کہ اے ملکۂ عالم غضب ہوا باغ آپ کا چہار جانب سے گھر گیا افراش
زمیندار کو خداوند نے بھیجا ہے کہتا تھا فرزندان حمزہ اس اقلیم مین آئے ہین ہمسے مقابلہ کرینگے
اگر مقابلہ کرینگے تو مشکین باندھ کر خدمت خداوند مین روانہ کرونگا لاشہ ہائے مسلمانان
سے میدان بھر دونگا کنیزون نے عرض کی کہ وہ ظالم سامنے دروازے کے گینڈے کو
تیز کر رہا ہے رستم تیغہ کیستان کو ٹیک کر اٹھے فرمایا مین دیکھون افراش کون شخص ہے سمک
گھبرا کے اٹھا حیران ہے کہ آقا کو بھگا لیجاؤن مگر اس زمانے مین نکلنا دشوار ہے مسافر مجبور
ناچار رہے رستم نے مرکب اپنے ہاتھ سے آراستہ کیا ملکہ نے بیقرار ہو کر عرض کی کہ کنیز کیا کرے
یہان چہار جانب کفرآباد مسلمان کا رہنا دشوار ہے رستم پشت مرکب پر سوار ہوے سمک نے
رکاب پر ہاتھ رکھا ملکہ گھبرا کے دوڑی کہا اے شہریار اس کنیز کو قتل کرتے جائیے یا کچھ ایسا سمجھائیے
کہ جس سے صبر آئے رستم نے کہا کہ اے ملکۂ عالم ان مقدمات مین دخل نہ دو ہمارے بزرگ
قید مین بھائی بھتیجے سرداران نامی و پہلوانان گرامی سب یکدم ان مین قید ہو گئے یا ان
سب کو رہا کرینگے یا جان دینگے جو تقدیر دکھائیگی دیکھینگے اے ملکہ ہمکو نہ روکو جہاد راہ خدا ہمارا کام ہے
اسی مین نام ہے ملکہ لالہ عذار نے گھبرا کر رکاب سے ہاتھ ہٹا لیا کہا کہ اے شہریار آپ کو خدا
کے سپرد کیا وہی آپکا نگہبان ہے مین روکون یہ کیا امکان ہے علمشاہ نے کہا کہ اے ملکۂ عالم وہ مرتبے غازیون کے ہین
جو غازیان دیندار و مجاہدان تہورشعار ہین ہمنے وہ مرتبے کہان پائے ہم جان دینے پر آمادہ ہین
آیندہ پروردگار کو اختیار ہے یہ کہکے مرکب بڑھایا ملکہ دروازے پر جو بنگلہ بڑا تھا اسپر مع کنیزون
کے آکے ٹھہری رستم نے باہر آتے ہی نعرہ کیا افراش گینڈے پر سوار بارہ ہزار جوان پشت پر
ڈوٹا ہوا ایک مقام پر ٹھہرا تھا مع گینڈے کانپ گیا زمین تھرائی اور رستم نے پکار کر آواز دی او

افراشؔ آ ہمارے تیرے مقابلہ ہو افراشؔ نے گینڈا بڑھایا مقابلے مین رستمؔ کے آیا آپسمین تگاوزن ہوے رستمؔ کا گھوڑا کم ہٹا اور افراشؔ کا گینڈا زیادہ افراشؔ نے نیزہ مارا رستمؔ نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ بازی آپسمین ہونے لگی دو گھڑی کامل نیزہ بازی ہوئی رستمؔ نے کاٹھکر تھپیڑا مارا نیزہ ہاتھ سے افراشؔ کے نکل گیا غصے مین آکر مثل ابر گرگرا یا قبضہ شمشیر پہ ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا رستمؔ نے تیغہ کپتان پر روکا جیسے ہی وہ تلوار مار کر پلٹا اُبھاوے سے ہاتھ نکالکر خبردار خبردار کہکے کھرکو بتا کے سر پہ ہاتھ مارا اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ کپتان جو گرا ابر سپر پراگندہ ہوا وہان سے تلوار گری خود کو کاٹا دوبلغہ وعرقچین کو کاٹکر سراسر کلّے جبڑے کو کاٹا ذرا فرق نہوا صراحی گردن سے مانند قطرۂ آب صندوق سینہ سے مانند سیماب اُترکر بناے حیات کو ویران کرکے نمدزین کو کاٹا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوے سیارہ پکار اُٹھا نظم

مُنھ پہ تیغ برق دم الماس پیکر کے تری	اک قدم آنا عدو کو راہ سو فرسنگ ہی
گر صف دشمن پہ سیدھی ہو تو جون تیر قضا	خود و قاش زین دو حصہ تابہ حد تنگ ہی
پر نہین یہ وصف جو مین نے بیان اسکا کیا	بلکہ یہ تعریف تو برش کا اسکی ننگ ہی
آسمانسے تا زمین اور ماہ سے ماہی تلک	امتحان گر کیجئے اسکا تو اک چورنگ ہی

ہمراہیان فوج افراشؔ نے جو دیکھا کہ ہمارے افسر کو اس جوان نے مارلیا افسران فوج نے آواز دی رستمؔ کو گھیر کر مارو چہار جانب سے بارہ ہزار سوار و پیدل رستمؔ پر آپڑے رستمؔ تلوار کھینچکر فوج کفار پر جا پڑے تلوار چلنے لگی ملکہ نے حکم کنیزونکو دیا کہ شیر بیشہ صاحبقرانی یکہ و تنہا ہین جاکے ساتھ دو کنیزین بارہ سو مادیان پر سوار ہو ہوکر نیزے ہلاتی ہوئی نکلین جسکو دعوی افسری ہی اُسنے سب کو اشارہ کیا سب نے کمانین کاندھے سے اُتارین سڑا کا تیرونکا چلائی سو جوان گھوڑونسے گرے رستمؔ نے بڑھکے افسرونکو مارا پرے خالی ہوے رستمؔ قلب مین لڑرہے ہین فوج کو درہم وبرہم کردیا دریاے فوج مین تلاطم ہی ہوش افسرونکا گم ہی یہی خیال ہی کہ افسران فوج پر کچھ خرابی آئے تو لطف ہی جمکر لڑرہے ہین اک ہنگامۂ گیرودار بلند کفار سب درمند رستمؔ کی کہنی سے خون ٹپک رہا ہی تمام جسم پر خون کی چھینٹین پڑی ہوئی ہین جس سے صاف ظاہر ہی کہ ہولی کھیل کر نکلے ہین شیر اللہ و نہنگانہ لڑرہے ہین تلوار چل رہی ہی لڑتے بھڑتے قلب فوج مین پہونچے دیکھا علمدار لشکر کفار نہایت قوی تن قوی من چھڑ کو بغل مین دبائے

ہوئے گینڈے پر سوار چار سو جوان نگہبان علمدار تلوارین کھینچے ہوئے گرد علمدار جنگ کے مستعد ہین
جس مقام پر جسے خون کئے دریا بہا دئے رستم نے دور سے دیکھا علمدار کفار کے ہاتھ سے اکثر
لوگ ہمارے لشکر کے سیارگان جنبان ہوئے علمدار کو یہین سے رستم نے تاڑا علمدار جہاندیدہ
کار آزمودہ اسنے بھی گینڈے کو مہمیز کیا چار سو جوان تلوارین کھینچے ہوئے آگے بڑھے رستم آکر اس
غول مین پہونچے علمشاہ لڑنے لگے جسنے بڑھکر رستم کو ہاتھ مارا رستم نے تیغہ کپتیان پر روکا سر تو بچا کے
کمر پر ہاتھ مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے کیا خود لڑتے ہوئے جاتے ہین جوش جرات مین فرماتے ہین کہ اے کافران
بیحیا و اے نابکاران پر دغا مکر کی لڑائی بہتر نہین ایک سے ایک مقابلہ کرے کفار ان باتون کو کب مانتے ہین
چار چار چھ چھ ملکر رستم پر حملہ آور ہوتے ہین مگر رستم نے کسی کا وار خالی دیا اور کسی کا سپر پر روکا اور
کسی کا وار تلوار پر روکا اگر دشمن نے نیزہ مارا تو پہلے سے شان نیزہ اڑا دی گھاٹ سے تیغہ آبدار
کے دشمن کو موت کے گھاٹ اتارا اگر کوئی بڑا پہلوان نامی و نامآور لڑتا بھڑتا قریب رستم پہونچا اور ہاتھ
تلوار کا مارا رستم نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھینکر حریف کی پھینکدی کمر مین ہاتھ ڈالکر نعرہ کیا منم رستم
پیلتن صف شکن و تیغ زن اور ہاتھ پر تول کر طرف آسمان کے پھینکا اترتے اترتے جو رنگ ہوائی قلم کیا
اب ان چار سو جوانون مین کمی ہونے لگی بعض کہتے ہین کیا سپاہی ہے ایک جوان کے ہاتھ سے سارے
لشکر کی تباہی ہے جسنے اس سے مقابلہ کیا آخر قتل ہوا بعض کہتے ہین جان بچاؤ نکل چلو افسر ہمارا قدردان
مارا گیا اب کس کا ساتھ دین لڑتے بھڑتے نکل چلین کوئی طرف صحرا کے بھاگا کوئی دریا مین گرا کوئی
چاہتا تھا جان بچاؤن کنوین مین جاؤن مگر ممکن نہین بھاگے بھگدڑ مین آنکھون سے نہ سوجھا اندھے
کنوین مین گرے بعضے دریائے کوہ مین جا کر چھپے علمشاہ ایک طور پر جنگ کر رہے ہین تھوڑے عرصہ
مین دیکھا کہ علمدار گینڈا اٹھکرائے ہوئے بغل مین چھڑ رستم پر آپڑا آتے ہی تلوار برسانے لگا رستم
تیر روکتے روکتے مرکب کو ٹھکرایا آواز دی او علمدار ایک وار مردان عالم کا بھی روک تونے حملے
کئے ہمنے روکے اب ہمارا وار روک یہ کہکے خبردار خبردار کہا اور ہاتھ تیغہ کپتیان فرنگی کا مارا اسنے
گرد سپر کا اٹھایا تلوار جو گری سپر کے دو ٹکڑے کئے سر پر آئی سراسر نکلی و جبڑے کو کاٹا سرمو فرق نہوا
مع گینڈے علم اور علمدار مرکر زمین پر گرے رستم نے آواز دی او بیحیاؤ دیکھو علم فوج قلم ہوا اب تو قدم سب کے
اٹھے ہرچند آوازین افسر دیتے ہین اور کہتے ہین اے بھائیو افراسیاب کا علمدار مارا گیا مگر تم لوگ قدم نہ ہٹاؤ خوب

جھگڑ او رستم کو گرفتار کرو افسر کلان شنکال جنگ آزما نے جو دیکھا کہ فوج سب باقی ہے صرف دو چار ہزار آدمی قتل ہوئے ہین مگر فوج کے پانون اُٹھے جاتے ہین لڑنے والے جنگ سے گھبراتے ہین پیٹھ پھیرے جو دیکھا رستم نے لاشون کے انبار لگا دئے دریا خون کے بہا دئے آخر شنکال نے طبل امان پر چوب دلوائی لشکر رستم کا جدا ہوا ملکہ بنگلے پر سے دعائین کر رہی تھین اب جو دیکھا فوج دشمن طبل امان بجوا کر صحرا مین اُتری اور رستم مع اپنی فوج کے پلٹ کر آتے ہین ملکہ مع کنیزون کے بنگلے سے اُترین طرف دروازے کے چلین کہ شاہزادی کا استقبال کرین رستم نے خبر سُنی کہ ملکہ دروازے پر مشتاق کھڑی ہین رستم گھوڑے سے کود کے آکر ملکہ سے ملے ملکہ خون زخمہائے رستم کا دوپٹہ سے پاک کر رہی ہین تعریفین کرتی ہین کہ ماشاءاللہ آپ اکیلے نے بارہ ہزار کو شکست دی آپ ہی کا کلیجہ تھا بڑا پہلوان زبردست تھا جو آپکے ہاتھ سے مارا گیا لیکر رستم کو بارہ دری مین پہونچایا لباس تبدیل کرایا رستم آکر مسند پر بیٹھے باتین آپس مین ہونے لگین سیارہ نے عرض کیا ملکہ عالم یہ تو فرمائیے لوح طلسمی کہان ہے لالہ عذار رونے لگین کہا ہم وہانکے حال سے بخوبی آگاہ ہین لوح تک رسائی دشوار ہے لیکن اب کوئی سر دست بخدمت خداوند طلسم جائے اور حال پوچھے تب حال مفصل لوح کا معلوم ہو سیمتن بھی اُس محفل مین موجود ہے بولی ہم تو نہین جا سکتین اور نہ میرا جانا ممکن ہے کون جا کر پوچھے کیونکر حال معلوم ہو ملکہ نیلم خوشرو پہلو مین ملکہ سیمتن کے بیٹھی ہے محبت سے اسکی نگاہ سیارہ پر پڑتی ہے گانے پر اسکے عاشق ہے اپنے مقام پر سے وہ اُٹھی اور رستم کو جھک کے سلام کیا کہا یہ کنیز رخصت ہوتی ہے آپکے اقبال سے ہفت پیکر سے پوچھ آتی ہے باقی اور کوشش کا آپکو اختیار ہے ملکہ لالہ عذار و سیمتن کھڑی ہوگئین کہا اے نیلم بات سمجھکر کہو تمہارا حال ہفت پیکر کو نہین معلوم دیکھتے ہی سمجھ جائیگا مکار ہے ہمسے احوال کہو اُسکی تدبیر بتائین نیلم نے کہا کہ جو ہم سے بن پڑیگا وہ کرینگے حال پوچھکر آئینگے کوئی پردہ باقی نہ رہیگا سب حال بتا دیگا جو منظور ہوگا وہ بخوبی سمجھائیگا آپ لوگ کچھ نہ پوچھین جو ہمسے بن پڑیگا وہ کرینگے اُسوقت نیلم ایک ایک سے رخصت ہوئی قدمونکو رستم کے بوسہ دیا سیارہ کو اُنگلی سے اشارہ کیا ذرا کنارے چلو تو تمسے مفصل حال بیان کرین سیارہ حیلے سے کسی کام کے اُٹھا ایک مقام پر آکر ٹھہرا کہ نیلم اُس مقام پر آئین گلے مین ہاتھ ڈالدیے کہا اے مسخرے والا گھر اب تمسے رخصت ہوتے ہین مین جا کر مفصل کہونگی کہ لالہ عذار رستم پر عاشق ہین ہمنے سمجھایا حکم دیا کہ اسے مار کر نکالدو اب کنیز آپکی خدمت مین حاضر ہوئی اس حیلے مین حال پوچھ لونگی اگر

حال مفصل معلوم ہوا تو بہتر ورنہ لڑنا بھڑنا اپنی جان دینا ہی اب سر پر ستو نہین ستم ہین مین انشاءاللہ حال
پوچھکر آؤنگی یا جان دونگی سیارہ بھی یہ حال سنکر رو دیا اور کہا کسی طرح مجھکو بھی ساتھ لیچلو نیلم نے کہا یہ
خیر نہکن سیارہ روکر خاموش ہو گیا نیلم نے اسیوقت لباس معقول پہنا اپنے کو آراستہ کیا آنکھون مین سرمہ دیا
لباس بدلکر تخت زرین پر سوار ہوئی تاج سر پر رکھا طرف ہفت پیکر کے چلی قضاے کار ہفت پیکر
مع اپنے مصاحبون کے کوہ یاقوت پر ہی یاقوت تاجدار مصروف خدمتگزاری سب وزرا امرا جمع ہین
نازنینان مہجبین و مہجبینان مہر تمکین حاضر خدمت ہین یہی ذکر ہو رہا ہی کہ ای یاقوت تاجدار دریافت توکرو
افراسیاب زینہار گیا تھا اسپر کیا گذری یاقوت نے عرض کی ہرکارے واسطے دریافت خبر کے
گئے ہوے ہین کہ آسمان پر برق چمکی ہفت پیکر کی نگاہ پڑی دیکھا تخت پر ایک نازنین نہایت حسین
شمشیر ابرو خوش چشم آنکھین بڑی بڑی معلوم ہوتا ہی صبح وشام کا تماشا چشم مردم کو دکھا رہی ہین عارض
انور رشک قمر گلو صراحی دار سینے پر ابھار صاف ظاہر ہی کہ دو نقابدار سرکش ایک مقام پر قائم ہین
شکم صاف وشفاف تختۂ الماس کمر نازک چالاک وچست ارادہ درست حق تو یہ ہی کہ اس ماہ سپہر حسن و
خوبی دختر عصر محبوبی کی صفت عقل سے دور ہی سراسر ذہن کا قصور ہی ساق پا جسپر بناے حسن قائم ہے
ستون مصفا پاے نازک اگر زمین پر رکھے نقش پا سے ہلال شرمندہ ہو بلکہ مہر درخشان اس نشان کا بندہ
ہو اس سج دھج سے اس نازنین کا تخت پیدا ہوا ہفت پیکر کی جو نگاہ پڑی حیران جمال ومحو دیدار ہوا اور
بے اختیار پکار اٹھا ای بندی قدرت کی آؤ قدرت تمہارے مشتاق تھے تخت ٹھہرا زمین پر آکر اترا
پایۂ تخت کو نیلم نے بوسہ دیا واسطے سجدہ کے جھکی ہفت پیکر نے آواز دی سر خود بہ از سجدہ بردار کہ
لعنت بر تو نصیب کردم یہ سننا تھا کہ نیلم نے سر اٹھایا پانوؤنکو بوسہ دیا اور پانوؤنمین ایک چٹکی لے لی کہا کیون
خداوند ایک دن وہ تھا کہ ہمکو اپنے ہاتھ سے بنایا حسینان جہان کو ہمارا مطیع گردانا اب قدرت نے ایسا
فراموش کیا حیران حیران ہفت پیکر صورت دیکھ رہا ہی سر سے پا تک گلچینی گلشن جمال کی کر رہا ہی آنکھین نرگس
شہلا جب ملجاتی ہین چھریان دل کے پار ہو جاتی ہین کبھی آہ کرتا ہی ہاتھ تھام کر کہا ای جان جہان وای آرام
دل وجان کرسی پر بیٹھو نیلم بیٹھی وزیر امیر جو حاضر ہین حیران حیران دیکھ رہے ہین کہ کیا حسین نازنین ہی
قدرت محبت باتین کر رہے ہین ہفت پیکر نے پوچھا ای نازنین تو کہانسے آتی ہی یہ سنکر نیلم نے سر
جھکا لیا کہا یا خداوند مین ایک ضرورت کو حاضر ہوئی ہون عرض کرتی ہون اور وہ یہ ہے کہ قدرت نے

مجھکو مصاحبون مین لالہ عذار کی قرار دیا ہمیشہ بہ راحت و آرام رہتی تھی یکایک وہ پسر حمزہ پر عاشق ہوئی مین نے سمجھایا میرے کہنے کو خلاف جانا یہانتک نوبت بہم پہونچی کہ قدرت سے باغی ہوئین افراسیاب لشکر کشی کرکے گیا پسر حمزہ نہایت جری ہی بہادر صف شکن تیغزن باغ سے نکلکر اُسنے افراسیاب کے لشکر کا فرش کردیا لاشونسے میدان بھر دیا کنیز گھبرائی وہ سب شکست کھاکے بھاگے کچھ شریک مسلمانان ہوے مین نے ملکہ لالہ عذار سیمتن کو تنہائی مین سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا مجھے تنبیہ کرکے نکالدیا اب دیکھون کیا تقدیر دکھائے ہفت پیکر نیلم کو دیکھکر زانو بدل رہی باتین بھولی بھولی بولنسے مسیحائی درج دہان مین گوہر دندان کی رعنائی زیبائی کیا حسین و مہ جبین ہی ہفت پیکر ٹھہرا جاتا ہی یہ جواب دیا کہ ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان ہم باغیونکو سزا دینگے تمکو وہان افسر کرینگے یہ سُنکر وہ نازنین چیخین مار کر رونے لگی کہا یا خداوند مین اسکی خواستگار نہین کہ مجھکو افسری ملے یا قدرت مجھکو پسند فرمائین ہفت پیکر نے کہا ای مہ جبین قدرت نے تمکو پسند کیا آٹھ پہر دل یہ چاہتا ہی کہ تمھین دیکھا کرین تم سامنے بیٹھی رہا کرو یہ سُنکر نیلم نے سر جھکالیا کہا یا خداوند مین ایک تحقیقات کو حاضر ہوئی ہون سارے طلسم مین ہنگامہ ہی کہ عمر طلسم کی تمام ہوئی ہی کیونکر اسکا اعتبار مانون قدرت اپنی زبانسے ارشاد فرمائین کہ عمر طلسم تمام ہوئی یا نہین ہفت پیکر بولا اٹھا کہ جو علماے سابق نے لکھا ہی اُس سے صاف صاف ظاہر ہی کہ عمر طلسم تمام ہوئی ہی ہمنے جو حال مین کتابین لکھین اُن مسئلونکا رد لکھدیا کیا مجال کسی کی کہ طلسم ہفت پیکر پر نگاہ اُٹھاکر ڈالسکے ابھی عمر طلسم کی تمام نہین ہوئی نیلم نے یہ سُنکر قدمونکو بوسہ دیا کہا یا خداوند تیرے تصدق ایسا نہو طلسم کشا کو لوح ملجای کہ قدرت کو صدمہ پہونچے مگر ہم ابتک نہین چاہتے ہین کہ قدرت کو کسی قسم کا صدمہ پہونچے البتہ لالہ عذار سیمتن درپی آزار ہین لیکن کیا کرسکینگی قدرت یہ ارشاد فرمائین کہ لوح طلسمی کہان ہی حفاظت سی ہی مجھسے صاف صاف ارشاد فرمائیے کہ وہان کوئی جا تو نہین سکتا لوح سے اطمینان ہو تو قلب قرار پائے ہفت پیکر قہقہہ مار کر ہنسا کہا ای نیلم خوش رو اصل یہ ہی کہ لوح طلسمی پاس زخار جادو کے ہی جنگلون مین وہ پھرتی ہی کون اُس مقام تک پہونچ سکتا ہی جسپر نگاہ ڈالدے جلکر خاک ہوجائے نام اُسکا زخار جادو ہی آتشپا کہنا چاہئے اول تو اُس جوانی مین دیو ایسے ایسے رہتے ہین کہ طلسم کشا کو چیر پھاڑ کر کھاجائین نیلم نے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ یا خداوند لوح تو ملنا دشوار ہی لیکن حضور نے کچھ لالہ عذار سے بھی ذکر لوح کا کیا تھا بس وہ طلسم کشا سے کہدیگی اُسی پر پسر حمزہ کا رشد ہوگا ہفت پیکر ہنسا کہا ای جان جہان ایسی ایسی باتین قدرت

بہت سی کہدیتے ہین اُن باتونکا کیا اعتبار ہی جب اُس پتہ پر جائیگا دھرا جائیگا امان نہ پائیگا وہ تدبیر کی ہی کہ جب طلسم کشا جائے گرفتار ہو ہمارے پاس قید آئے ہم قتل کا حکم دین ایک دن مین سبکو قتل کرین مسلمان زندہ نہ بچین سب جمع ہو کر ایک مقام پر اب ہوگئے ہین صرف طلسم کشا مع عیار باہر ہی جسوقت وہ گرفتار ہو کر آئیگا مین جملہ مسلمانون کو قتل کرونگا اور لالہ عذار کو مین نے دھوکا دیا تھا کہ دیکھون یہ کیا کرتی ہی نیلم نے کہا کنیز نہ مانیگی کنیز کو مفصل حال بتایئے کہ لوح کہان ہی تاکہ اطمینان حاصل ہو جبتک مفصل حال نہ سنونگی مجھکو ہرگز چین نہ آئیگا میرے دلکو تسکین ہو جائے کہ لوح ایسے مقام پر ہی کہ طلسم کشا نہ پاسکیگا طلسم نہ ٹوٹیگا مین نے رت جگا کیا ہی اگر قدرت نے چاہا انشاء اللہ سب حال معلوم ہو جائیگا یہ کہکے نیلم اپنے مقام سے اٹھی گرد ہفت پیکر کے پھری کہا یا خداوند ابو مفصل فرمایئے ورنہ لونڈی کو قتل کا حکم دیجئے کہ یہ کنیز بربادی طلسم اپنی آنکھ سے نہ دیکھے ہفت پیکر نے کہا ای کنیز نہ گھبراؤ تمسے مفصل کہدینگے اسوقت جاؤ شب کے وقت آنا قدرت کل حال لوح بتا دینگے کوئی بات باقی نہ رہیگی نیلم نے دست بستہ عرض کی ابھی اُن لوگونپر فوج نہ بھیجی جاے ورنہ کام بگڑ جائیگا ہفت پیکر نے کہا ای بندی قدرت کی نہ گھبرا ابھی فوج نہ بھیجینگے تمھاری رائے پر یہ مقدمہ رہا اسوقت ہنگامہ دربارداری ہی اُسوقت ہمکو بخوبی فرصت ہوگی تم آنا تمکو سب حال مفصل بتلا دینگے اور صلاح بھی تمسے لینگے اور خاص تمھاری ہی رائے پر کاربندی ہوگی نیلم سلام کرکے رخصت ہونے لگی پھر کنیزونکو ہفت پیکر نے حکم دیا کہ اسکو قصر مروارید نگار مین لیجاؤ کنیزین نیلم کو قصر مروارید نگار مین لیکر آئین سامان دعوت کا ہونے لگا لیکن بعد جانے نیلم کے ہفت پیکر وزرا سے پوچھتا ہی کہ تم سب کی کیا رائے ہی نیلم کے ساتھ فوج کرکے برائے گرفتاری طلسم کشا روانہ کرون دل دھڑکتا ہی قلب پھڑکتا ہی وزرا نے عرض کی اگر قدرت اسکو اپنا دوست جانین تو اس سے بہتر کیا ہی اور اگر کسیطرح کا خیال ہی تو بندے کیونکر عرض کرین کہ باعث خرابی ہو تو کیسی مشکل ہو سرکار کو اختیار ہی جو مناسب جانین وہ کرین ہفت پیکر سرنگون بیٹھا ہی کہ ایک آندھی سیاہ اٹھی سب دیکھنے لگے کچھ پھول برسے کچھ آگ گری کچھ جھونکے ہوا کے چلے آوازین ہیبت ناک آئین جن سے مراد یہ تھی کہ ای ہفت پیکر الساآ لیسے باہر ہوا اپنے کو بھولا ہفت پیکر طرف آسمان کے دیکھنے لگا آندھی موقوف ہوئی دیکھا سب نے تخت پر ایک ضعیف عورت جوڑا باندھے ہوئے ترسول ہاتھ مین تخت پر سوار آکر پہونچی ہفت پیکر نے جو اُس عورت کو دیکھا

اُٹھکر سلام کیا کہا مادر مہربان آیئے مین تو آپکا مشتاق تھا اُسنے قریب آکے ہفت پیکر کی بلائین لین
کہا اے نور نظر اے پارۂ جگر مین ایک ضرورت سے آئی ہون مجھکو بڑی فکر تھی انجام اُسکا کیا ہوا ہفت
پیکر نے کہا وہ سب معاملہ اُسیطرح پر ہے کسی امر مین فرق نہین آیا کہا تو مین جاکر انتظام کرون ہفت پیکر
نے کہا کیا مضائقہ ہے اسطرح کی باتین ہوئین کہ مشیر و وزیر جو سامنے بیٹھے تھے نہ سمجھے کہ یہ عورت
کسواسطے آئی ہے اور یہ کون ہے کیا انتظام کریگی کس چیز کو قدرت سے پوچھی ہے کوئی کسی بات کو نہ سمجھا اُس
عورت نے بیٹھے بیٹھے کہا کیون لڑکے کیا اب شوق شراب وکباب بالکل موقوف کردیا ہے
ہفت پیکر نے کہا ایسا تو نہین ہے مین تو ہر وقت شراب وکباب مین مصروف رہتا ہون اکثر جا سمجھتا
ہون یہ سنکر بڑھیا نے ہاتھ بڑھایا اک جام لبالب دھوان اُس سے نکلتا ہوا لیکر ہفت پیکر کو دیا ہفت
پیکر نے اُسکو پیکر نصف جو باقی رہا وہ عورت کو پلایا ایسے راز و نیاز باتوں نمین آج بہت ہوے کہ جو ذہن
مین کسی کے نہین آئے عرصہ تک اپسمین صلاح و مشورہ رہا مگر ایسی باتین ہوئین کوئی سمجھا نہین کہ ان مقدمات
سے مطلب کیا ہے بعد عرصہ دراز وہ ضعیفہ یہ کہکے اُٹھی کہ مین جاتی ہون ہفت پیکر نے کہا جایئے جب
کبھی کوئی محل موقع ہوگا تو تکلیف دونگا اُس عورت نے سر ہلایا مراد اس سے یہ تھی کہ تیری مصیبت
ہم ہرگز نہ دیکھ سکینگے جب تو بلائیگا ہم آئینگے وہ ضعیفہ تخت پر سوار ہوئی اُسیطرح آندھی اُٹھی دیر تک
اندھیرا رہا ہیبتناک صدائین آئین بعد عرصۂ دراز کے ہوا صاف ہوئی پھر اُسیطرح ہفت پیکر بیٹھا تھا وہ
جو عورت آئی تھی وہ چلی گئی مشیر و وزیر حاضر ہین ہفت پیکر نے کہا اے مشیران سلطنت و اے وزیران ابہت تم
لوگ سمجھے کہ یہ کون صاحب تھین جنھون نے مجھے سرفراز فرمایا سب نے عرض کی غلامون نے کبھی
انکو نہ دیکھا تھا آج دیکھا غلام کیا جان سکتے ہین یہ قدرت کے کارخانے ہین قدرت کی ذات پر موقوف
ہین کسی کو دخل نہین یہ سنکر ہفت پیکر نے کہا یارو قدرت خود جاتے ہین عرش اعلیٰ کی خبر لاتے ہین وزرا
اُمرا دوڑکر قدمون سے لپٹ گئے کہ قدرت کہان جاتے ہین سب نے ملکر روکا لیکن ہفت پیکر نے یہ
نہ بتایا کہ یہ ضعیفہ کون تھی کیا کہگئی کس انتظام کیواسطے آئی تھی سب خاموش ہو رہے ہفت پیکر بھی
خاموش بیٹھا ہے کہ نیلم خوشرو اپنے مقام سے اُٹھی ٹہلتے ٹہلتے آئی ہفت پیکر کو بیٹھے دیکھا کہا یا خداوند کنیز اب
رخصت ہوتی ہے جاکر لالہ عذار وغیرہ کی خدمتمین رہون کہ انکو اطمینان رہے ہفت پیکر نے کہا تمھارے
پاس فوج روانہ کرینگے نیلم نے کہا میرے جانے کے بعد قدرت فوج روانہ کرین مین لالہ عذار کو گرفتار

کردونگی ہفت پیکر نے حکم دیا تم چلو ہم فوج روانہ کرینگے سروپا کو نیلم کے دیکھا کیا نیلم ناچار کچھ سامان نہ بن پڑا اور مطلب حاصل نہوا حیران حیران جس پریشانی مین آئی تھی اُسی حیرانی مین گئی یہان ملکہ لالہ عذار نے سیّارہ سے صلاح کی کہ فکر لوح واجب و لازم ہے سیّارہ نے کہا ضرور فکر لوح کی کرنا چاہیے بدون حصول لوح کسی شے پر ہاتھ چلانا مناسب نہین لالہ عذار یہ ذکر کرہی ہے کہ یہان تھوڑی دور پر قصر ہفت مدارج مشہور ہے ہمنے سُنا ہے کہ قصر ہفت مدارج مین لوح ہے مدت سے یہ خبرین سنتے ہین لہذا طلسم کشا کو بھیجین امتحان اقبال کا بھی مقام ہے ایسے امتحان مین طلسم کشا کا نام بھی ہے رستم تو راضی ہین لیکن لالہ عذار نے دیکھا کہ اگر نیلم گئی اور لوح وستیاب ہوئی تو باعث خرابی کا ہوگا اس سوچ مین بیٹھے ہین کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی رستم نے کہا دریافت تو کرو کنیزین گئین گھبرائی ہوئی آئین جواب دیا خونخوار جنگ آزما نام پہلوان بھائی افراش کا اس طرف سے جاتا تھا خبر جو اُسنے اپنے بھائی کی پائی کہ میرے بھائی کا قاتل اس باغ مین موجود ہے قریب باغ کے اتر پڑا قاتل کو طلب کریگا رستم نے کہا اُسکی کیا مجال ہے جب بلائیگا اُسکے مقابلے کو جائینگے خونخوار بیرون باغ کے چلا ساتھ والون نے پوچھا حضور کہان جاتے ہین خونخوار نے کچھ جواب نہ دیا در باغ پر پہونچا اک لات ماری دروازہ باغ کا کھل گیا یہان رستم لالہ عذار کے پہلو مین بیٹھے ہین کہ کنیزین دوڑی ہوئی آئین اور آکر عرض کرنے لگین اے شہریار خونخوار جنگ آزما نے لشکر تو بیرون باغ چھوڑا آپ در باغ کے قریب آگیا علمشاہ نے کہا آیندو خبردار کوئی راہ مین روکے ٹوکے نہین قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکے رستم ٹہلنے لگے لالہ عذار کو منع کر رہے ہین کہ تم کسی مقدمے مین دخل نہ دینا ایسا نہو کہ عذر کرے کہ ہم سحر نہ جانتے تھے ساحرہ نے کیون دخل دیا لالہ عذار کہہ رہی ہے کہ یہ ساحر ہے ناچار ہو کر سحر صرف کریگا اس سے ڈرنا چاہیے یہ ذکر تھا کہ سامنے سے خونخوار جنگ آزما بل کرتا ہوا پیدا ہوا رستم کو جو لالہ عذار سے باتین کرتے ہوئے دیکھا جل گیا مدت سے لالہ عذار پر عاشق ہے آواز دی بانش او پسر حمزہ غضب کیا میری معشوق سے باتین کر رہا ہے او لالہ عذار کیون اپنے مرنیکی فکر کرتی ہے چیر پھاڑ کر پھینکدونگا ہمارے سخن سے انکار کیا پسر حمزہ کو بلا کر باغ مین اپنے پاس بٹھالیا اب بچنا تیرا دشوار ہے قدرت کو خبر اچھی طرح ہو جائیگی برابر فوجین آئینگی جان بچانا دشوار ہوگا رستم نے ہاتھ لالہ عذار کا چھوڑا طرف خونخوار کے بڑھے کہ اُسنے آواز دی او پسر حمزہ میرے مقابلے کو آتا ہے جیسے ہی رستم چھپٹے نخل شمع کافوری بنے پتے تالیان بجاتے تھے پھولون نے آنکھین کھولین غنچے کھلکھلاتے شگفتہ سے آنکھین ملا رہے تھے تمام درخت جھاڑ دیکھنا جنکا پہاڑ رستم نے پلٹ کے دیکھا چہار طرف کے

نخل روشن ہوگئے خوشبو آتی ہی نسیم جام عیش دکھاتی ہی عندلیبان خوشنوا مصروف زمزمہ سرائی رستم
فرزند صاحبقران مزاج مین غصہ لڑکھڑاتے ہوے جاتے ہین ہر مرتبہ یہ ہی خوف ہی کہ ایسا نہو یہ بیچیا
سحر کرے تیغہ کیپتان فرنگی پر ہاتھ پڑا ہوا سپر فولادی پشت پر قرص قمر پہلوے ماہ تابان مین چاہتے ہین
کہ جھپٹ کر قریب خونخوار کے پہونچون کہ بیچ نخل کی شق ہوئی ایک طائر برابر عقاب کے پیدا ہوا رستم پر
تڑپ کے گرا پنجہ کمر مین دیکر اُڑگیا لالہ عذار نے للکارا ایک گولہ طرف خونخوار کے پھینکا کہ اُسپر آگ برسنے
لگی ایک گولہ طرف آسمان کے طائر کو تاک کر مارا پائون پر جو طائر کے پڑا پائون اُسکا زخمی ہوا قطرات خون کے
ٹپکنے لگے مگر طائر بلند ہوا چلا جاتا ہی گستاخی یہ کہ پلٹ کے آواز دی او لالہ عذار پائون تو نے میرا زخمی
کردیا مین سمجھ لونگا دوسرا گولہ لالہ عذار نے اور مارا ایکی اتنا بلند ہوا تھا کہ گولہ وہانتک نہ پہونچا پکار کر
لالہ عذار نے آواز دی او مکار اب کہان جائیگا طائر رُکا خونخوار نے سحر کیا لیکن لالہ عذار نے چند دانے آتش
کے پھینکے کچھ شعلے وغیرہ خونخوار پر گرے یہ ناری ان شعلہاے آتش کو کب مانتا تھا ہاتھ ہلا دیا کچھ اسم سحر کے پڑھے
کچھ دستک دی شعلے دفع ہوے لالہ عذار نے جھولی مین ہاتھ ڈالکر ایک چنگیر نکالا اُسپر اسم سحر کا پڑھکے طائر پر
کھینچ مارا کہ خونخوار کے ہوش اُڑے وہ چنگیر جا کے پائونپر طائر کے پڑا دونون پائون طائر کے قلم ہوکے گرے
طائر مر کر ایک جانب چلا رستم اُسکے ہاتھ سے چھوٹے غلغلہ ہوا کہ علمشاہ آسمان سے طرف زمین کے آتے ہین
یہ سننا تھا کہ لالہ عذار نے بیتاب ہو کر دستک دی آواز دی ہوا خواہ فرزند صاحبقران زمین پر نہ جانے
پائین یہ جو پکار کر کہا دو زنگی زمین سے پیدا ہوے ہاتھ اُٹھا کر کھڑے ہوے رستم کو بالاے ہوا روکا زمین
قائم ہوے خونخوار طرف علمشاہ کے چلا زنگی غائب ہوے رستم پشت مرکب پر سوار ہوے اُدھر خونخوار
اِدھر سے رستم ملکہ لالہ عذار بھی سامنے کھڑی ہین جو سحر خونخوار جنگ آزما کرتا ہی ملکہ لالہ عذار دفع کردیتی
ہین ہر مرتبہ یہ آواز ہی اے مردان عالم جنگ کر لو رستم اسفندیار کا نام مٹا دو رستم خونخوار بھاپڑے آپسمین
نیزہ چلنے لگا دیکھنے والے دیکھ رہے ہین کہ ہر ہر طرح خونخوار ہونٹون کو ہلا دیتا ہی کبھی ہاتھ چمکاتا ہی کبھی کہتا ہی
کہان لیجاؤ اُنکو جنتو انکو نہ بلاؤ یہ فرزندان صاحبقران ہین یہ کہکے خونخوار نیزے کو بل دیتا ہوا قریب رستم
کے آیا رستم کے نیزہ مارا سنان نیزے سے چنگاری آگ کی نکلی وہ چنگاری نہ تھی سنہرہ پنجہ تھا کمر مین رستم کی پڑا
اور لیکر طرف آسمان کے چلا خونخوار نے زور سے دستک دی ایک زنگی سیاہ رو پیدا ہوا دہن سے
زنگی کو کسی نے للکارا کہ خبردار کہان جاتا ہی زنگی پلٹا کہ مجھے کون منع کرتا ہی دیکھا اک نازنین ہنستی ہوئی پکارتی

ہوئی او عاشق صادق یون دیوانہ ہوگیا ہماری شمع جمال کا پروانہ ہوگیا جب اُس نازنین نے مسکرا کر آواز
دی اُدھر وہ پنجہ جو رستم کو لیچلا تھا ایک مقام پر رک گیا اور زنگی کے کان مین آواز آئی او جانے والے
ٹھہر جلدی اچھی نہین زنگی ٹھہرا نازنین مثل شعلہ جوالہ ہنستی ہوئی اُس زنگی پر جا پڑی کہا کیون نگوڑے دیوانہ
ہوا ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی ٹھہر جایئے تو بات کرے جیسے زنگی ٹھہرا نازنین نے جھپٹ کر زنگی کا ہاتھ تھام لیا معلوم
ہوا آگ کا شعلہ تھی وہ زنگی مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا اور اعضا سے شعلۂ آتش نکلنے لگے تھوڑی دیر کے
بعد جلکے خاک ہوا بعد عرصہ دراز کے آواز دی کشتی مرا نام من واہمہ جادو بود زنگی کا جلنا کہ خونخوار نے جھولی
پر ہاتھ ڈالا ایک کاغذ سیاہ نکالا مقراض بھی نکالی چاہتا ہی کہ کچھ کاٹون کہ آسمان سے ایک برق چمک کر گری
کہ خونخوار کے دو ٹکڑے ہوئے لاشہ جلنے لگا رستم کو اُسی برق نے روکا لاکر زمین پر پہونچایا لالہ عذار نے دیکھا
کہ نیلم ہی دوڑ کر گلے سے لگا لیا کہا ای نیلم بڑا کام کیا ساتھ والے خونخوار کے اپنے آقا کا مرنا دیکھکر بھاگے
رستم کو نیلم و لالہ عذار و سیمتن اپنے ہمراہ لئے ہوے اندر باغ کے آئین اپنے اپنے مقام پر سب ٹھہرنے ہوے
رستم نے فرمایا کیون نیلم لوح کا کچھ حال معلوم ہوا نیلم نے عرض کی مین کیا گذارش کرون کچھ عجب طرح سے
گول گول بیان کیا ہی کہ مفصل حال نہ کھلا ایسے طور سے اُسنے بیان کیا کہ طائر وہم وخیال بھی وہان نہین
پہونچتا ای شہریار تلاش لوح نہایت دشوار ہی مگر پروردگار مالک و مختار ہی ایسا نہو جستجو ے لوح مین نکلین
خدانخواستہ او کسی بلا مین گرفتار ہون تو بڑی مشکل پڑیگی تلاش سے لوح کا ملنا دشوار ہی اب مشورے
ہونے لگے سیمتن کا کچھ قول ہی نیلم خوشرو کچھ کہتی ہی لالہ عذار کچھ بیان کرتی ہین راے مین اختلاف ہی
کوئی کچھ کہتا ہی کوئی کچھ کہتا ہی ہر ایک کو یہی تردد ہی کہ دیکھین انجام کیا ہو راؤن مین اختلاف ہی کہ اُس
جلسہ مین سیارہ آیا عرض کی ای شہریار غلام جو تلاش مین حضور کی نکلا تھا یہان سے تین کوس پر جا کے
ایک قصر دیکھا ہزارہا نازنینان مہ جبین وہان بیٹھی تھین غلام وہان ٹھہرا آسمان سے برق چمکی اک
تاجدار آیا اُسنے لوح کا حال بیان کیا ہر چند کہ سختی ہی اگر لوح ملگئی سبحان اللہ اس سے کیا بہتر ہی اور اگر دیر لگیگی
ہوئی اور کچھ فکر ہوگی وہان تشریف لیچلیے تب سامان بنیگا یہ کہکے سیارہ نے رنگ و روغن عیاری کا نکالا رستم
کو ایک تاجدار بنایا ملکہ لالہ عذار کو وزیر اعظم بنایا ملکہ سیمتن کو وزیر دست چپ قرار دیا اسطرح پر رستم کو تخت پر سوار کیا
لالہ عذار وغیرہ نے سحر کیا تخت اُڑتا ہوا چلا قضاے کار یہ قصر جو دیکھکر سیارہ آیا تھا یہ قصر ملکہ شیدلاے گراز
دندان کا ہی کہ مشیران سلطنت و وزیران اُبہت سے تھی حسد نسے اس طلسم مین نہ رہوا اُسد نسے اپنے دیار مین جانا

ہفت پیکر کے موقوف کیا یہ یہی کہا کرتی ہے کہ مجھے کیا غرض کہ جو مین کسی کے بھلے برے مین دخل دون جب کچھ ہوگا دیکھا جائیگا لالہ عذار وغیرہ تخت اڑاتی ہوئی چلین یہان شیدا سے گراز دندان تخت پر بیٹھی ہین جادوگرنیان چست و چالاک ہیبتناک گرد کئی سی جادوگرنیان بارہ ہزار نوکر ساحر بڑے بڑے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین کنیزون نے بڑھکر خبر دی حضور ملکہ لالہ عذار وسیمتن تشریف لاتی ہین مگر بیچ مین سب کے ایک تاجدار جلیل بیٹھے ہین کہ جنکو ہم نہین جانتے ہین یہ سنکر شیدا کھڑی ہوگئی کہا ان لوگونکو میرے پاس آنے سے کیا کام ہے یہ کہکے براے استقبال چلی دیکھا تخت پر ایک تاجدار ایک جانب لالہ عذار ایک جانب سیمتن ماہ رخسار اور ایک جادوگر پشت پر مگس رانی کر رہا ہے لیکن سر جھکائے ہوے شیدا نے آکر سلام کیا اور عرض کی اسوقت حضور کہان تشریف لئے جاتی ہین اگر تکلیف نہو تو آج کے روز سرفراز فرمائیے گھڑی دو گھڑی ٹھہریے جو کچھ حیہ آتش موجود ہے اسے نوش فرمائیے مین کلاہ عزت اوپر آسمان افتخار کے پہونچاؤن کہ مجھے آپ نے سرفراز کیا اس طرح عجز سے جو اس ملعونہ نے بیان کیا لالہ عذار نے کہا براے کار ضروری نکلے تھے ادھر بھی آگئے شیدا ان سب کو بہ تعظیم وتکریم بارگاہ مین لائی لاکے مقام صدر پر جگہ دی ستیارہ بشکل ساحر پشت پر تاجدار کے دست بستہ کھڑا ہوا اور ایک جانب لالہ عذار اور ایک طرف ملکہ سیمتن آکر دونون پہلو مین تاجدار کے بیٹھین شیدا نے اشارہ کیا گائنین آئین بیٹھکر گانے لگین سامنے علمشاہ کے بتانے لگین یہ غزل عاشقانہ گا رہی ہین نظم

غور کرنا دوستو مجھ ناتوان کے حال کو
دیکھنا تھا ہاے کس پردہ نشین کے حال کو
سر کٹے لاکھون بلا سے آبرو باقی رہی
بڑھتے بڑھتے اشک دامن تک گذر کرنے لگے
کاتب قدرت کو وان کچھ اور بھی منظور تھا
تاج گوہر سر پہ رکھا آبلون سے خار نے
بے تکلف جلوۂ حسن صنم تھا اسقدر
لاغری نے کردیا ہمکو یہ رنگ شور نے
اب نہین حاجت جو ہون ممنون عیسیٰ و قضا
روشن و تاریک مین یکسان مزا مجھکو ملا

آئنہ محتاج ہے نظارۂ تمثال کو
خاک کے پردے مین آئی روح استقبال کو
شمع نے جنبش نہین دی پاے استقلال کو
رفتہ رفتہ گود مین لینا پڑا اطفال کو
لکھتے لکھتے رنگیا نقطہ بنا کر خال کو
وقف صحرا کردیا ہم نے جنون کے مال کو
مہر کو رخ مہ کو عارض برق سمجھا چال کو
اب بجز آواز صورت تک نہین تمثال کو
جنبش لب یار کی کافی ہین دونون خال کو
مصحف رو کا ترے نقطہ مین سمجھا خال کو

مستغنی سے ہے تجھے چشم شفاعت انکی نسیم — بخشدیگا ایزد برحق ترے افعال کو

ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہے ستارہ نے بھی کنارے اگر صورت تبدیل کی گائن ہنگ خوب گا یا ہر مرتبہ یہی ارادہ ہوتا ہے لالہ عذار کا کہ ذکر لوح پیش کرین لیکن گانے کا وہ ہنگامہ ہے کہ ذکر نہین آسکتا ہر مرتبہ زبان پر سے بات اگر پلٹ جاتی ہے گانے کا شور ہے چار پہر رات اسی ہنگامے مین گذری جب ستارۂ سحری آسمان پر چمکا عقاب زرین پوش صحراے مغربی مین شکار کھیل کر چرخ زبرجدی پر برآمد ہوا طائران ستارگان حیران و پریشان شاخ کہکشان پر زمزمہ سرائی بھولے عقابان ضیاء و شعاع عملداری کرتے پھرتے ہین یہان ستارہ گا رہا ہے اور ہر مرتبہ وہ تان لگاتا ہے کہ زمین ہلجاتی ہے جب دن نکل آیا لالہ عذار نے کہا کیون بوا شیدا فی الحال اگر طلسم کشا ملجاے تو اسکا کیا حال کرو سنا ہے کہ فوج ظفر موج اسکے ہمراہ ہے جا بجا تسخیر کرتا ہوا آتا ہے شیدا نے کہا بوا ہر چند کہ خداوند ہفت پیکر سے اور مجھسے فساد پڑ گیا تھا مگر قدرت نے انجام بخیر کیا مین اپنی سرحد مین رہتی ہون مجال کیا کسی کی جو مجھسے آنکھ ملا سکے وہ سامنے دیکھو جو باغ بہشت آگین ہے وہ قدرت نے مجھکو بنوا کے دیا مین اسمین بسر کرتی ہون روز صبح کو اٹھکے دو چار کوس ضرور جاتی ہون کہ دشمن خداوند کا ملے تو اسکا سر کاٹ لاؤن مگر ابھی تک کوئی باغی ملا نہین اگر ملتا تو اسے گرفتار کرکے خداوند کی خدمت مین روانہ کر دیتی لالہ عذار نے کہا ای ملکۂ عالم قدرت سے ملی رہنا اسی مین بہتری ہے مین نے بھی یہی کیا کہ قدرت سے میل رکھا آجتک ایک ڈھنگ ہے اب اس زمانہ کا قدرت کو اختیار ہے جو مناسب جانین وہ کرین کسی کو کچھ بن نہین پڑتا کیون بوا ملکہ شیدا قدرت نے لوح کہان رکھی ہے سابق مین ذکر اسکا ہو رہا تھا کہ لوح کے لیے نگہبان چاہیے کوئی نگہبان مقرر ہوا یا نہین شیدا نے کہا مین ابھی ظاہر کئے دیتی ہون یہ کہکے آواز دی ای عندلیب راز دار دیکھ ملکۂ عالم کیا پوچھ رہی ہین انکا جواب دے یہ جو پکار کر شیدا نے کہا جوڑا عندلیب کا آسمان سے اڑتا ہوا آیا اک شاخ نخل پر بیٹھا مثل انسان کے وہ دونون گویا ہوے کہ ملکۂ عالم کیا پوچھتی ہو ای شہنشاہ خوبی و ای سرو باغ محبوبی کچھ مطلب تو ان اشعار سے سمجھیے جو مطلب ہے جائیگا بلا تکلف حرف بحرف عرض کرینگے اول بزبان خوش الحان یہ اشعار شروع کئے

نظم

بل بے تیری کاوشین جینا ہے مجھے دشوار تھا — ای مرے درد جگر تو بھی مزاج یار تھا

جب مین بیتابی سے گھبرایا تشفی اسنے کی — مونس جان حزین شب بھر ترا اقرار تھا

دلکی گھبراہٹ سے جب تڑپا شبِ فرقت مین مین تیرے در سے متصل اپنا پس دیوار تھا
رات بھر سنتا رہا اب عذر لاعلمی نہ کر بے سبب آہین نہ تھین آخر کوئی بیمار تھا
ہاے مین نے تو بہت چاہا مگر اے جان جان مجھکو مرنا بھی شبِ غم مین ترا دیدار تھا
داستان شوق میری ہو نہ چکتی عمر بھر خاک سنتا وہ اُسے اک حشر کا طومار تھا
یہ تو مضمون گذشتہ کچھ وفا آمیز تھا کیا نصیب دشمنان تو بھی کسیکا یار تھا
اپنی محرومی گوارا کی نہ کی لیکن خبر جی دہل جاتا ترا وہ حال میرا زار تھا
غیر نے تیرے سوا پائی نہ آنکھون مین جگہ پاسبان خوابِ راحت دیدۂ بیدار تھا
صدقے مین اس سرعت تیر نظر کے اے نسیم اُف بھی ہم کہنے نہ پائے وہ جگر کے پار تھا

یہ اشعار جو نر و مادہ نے بہ خوش الحانی پڑھے رستم جھومنے لگے سیمتن کو بھی وجد ہوا لالہ عذار عاشق جمال طلسم کشا چپ خاموش بیٹھی ہو رستم سے اشارہ ہو کہ حال تو سن لیجیئے اکے طائران اسرار بیان کرو کہ کیا کیفیت ہی لوح کیونکر دستیاب ہو یہ کہنا تھا کہ دونون طائر پھڑکنے لگے مُنھ کھولتے ہین اور رہجاتے ہین طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ نر و مادہ کے کلیجے مین درد ہی سر اُٹھاتے ہین مُنھ کھولتے ہین اور رہجاتے ہین بیان کرین ہو نہین سکتا لالہ عذار نے پھر پکارا کہ اے طائران عقیل کیون تامل کرتے ہو یہان طلسم کشا نہین کوئی خواہان لوح نہین اتفاق سے یہان آگئے ادھر بھی آگئے اب بیان کرو نر نے مُنھ کھولا تھا چاہتا تھا کہ بیان کرے یکایک اُس طائر کے کان مین آواز آئی کہ کیون او مکار و غدار یہ کیا حرکت ہی جو تو کر رہا ہی یہ سُنکے اُس نر نے مُنھ سے شعلہ چھوڑا آواز دی ارے خبردار ہوجا خبر دامی یہ تھی کہ نر کے ہر سر مو سے چنگاریان آگ کی نکلین سراپا شعلہ جوالہ بنا دوڑ کر مادہ کو لپٹا اُسنے بھی سینے سے سینہ ملا دیا اک ہنگامہ ہوا یار و دوڑو بڑا غضب ہوا طائران اسرار جل رہے ہین شیدا گھبرا کر اُٹھی پکارتی ہوئی ارے کیا غضب ہوا کوئی انکو بچائے اور شیدا کو بھی وہ دونون طائر دوڑ کر لپٹے شیدا بھی جلنے لگی کہ ایک ابر آسمان پر آیا اُس سے پانی برسنے لگا پانی کے قطرے جو شیدا اور طائرون پر گرے اور زیادہ شعلے بھڑکنے لگے مثل ہیزم خشک جلکر تمام ہوے ایک آواز مہیب آئی کہ او لالہ عذار کچھ خوفِ بادشاہ طلسم نہ کیا خداوند طلسم کو غافل جانتی ہی ہر وقت اُنکی اسی پر نگاہ ہی یکایک ہواے گرم چلنے لگی تمام باغ جلکر خاک سیاہ ہوا ہر طرف سے آوازین ہیہات اور افسوس کی آتی تھین لالہ عذار نے اُٹھکر بہت سحر کیئے سیمتن نے

رستم اور سیّارہ کو بارہ دری مین چھپا یا کہا ہی شہریار بادشاہ طلسم یعنے خداوند ہفت پیکر کے یہ
نشان تھے جو ظاہر ہوے کنیزون نے فکر کی تھی کہ حال لوح کا دریافت کرین افسوس کی بات ہو کہ حضور
کو نہ دریافت ہوا شیدا وعندلیبان خوشنوا نے پھڑک پھڑک کر جان دی مگر کچھ بھی نفع نہ حاصل ہوا غنچہ
آرزو نہ کھلا بے لطفی ظاہر ہوئی اس حال مصیبت مآل سے کیا ماہر ہوے اب اور کچھ آفت برپا ہوا چاہتی
ہو رستم نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہ آسمان سے آواز آئی او لالہ عذار ہمنے تیرے واسطے بڑے سامان کئے اب
حال کھلا کہ بدنصیب ہو یہ دلال کے قریب ہو لالہ عذار نے جو یہ آواز سنی ایک گولہ اٹھا کر طرف آسمان کے
اُس آواز کی جانب پھینکا گولہ جا کر آسمان پر پھٹا گرم ہوا چلی لالہ عذار و سمین نے سحر کی اور پار کر دی کچھ پھول برسائے
پھولون سے برقین چمکین آگ برسی پھر تو تین لاکھ جادوگر آسمان سے پیدا ہوے آوازین دیتے ہوے سمین اور
لالہ عذار کو گرفتار کروان دونون نے ان ساحرون کا کلام سنکر وہ سحر کیے جس کسی نے ایسا کلمہ زبان سے نکالا
اُس پر وہ برق چمکی کہ دو ٹکڑے اُسکے ہوے اسطرح کئی سو جادوگرونکو دونون سنے مارا ان جادوگرون نے تمام
باغ کو چار طرف سے گھیر لیا رستم نے جو یہ ہنگامہ سنا تلوار کھینچکر جا پڑے جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کئے
اور سیّارہ نے حقہ ہای آتشی مارے کمند مین پھینکیں کچھ ساحرونکو حباب مار کر بیہوش کیا کئی سو ساحرونکو قتل
کیا کہ دروازہ باغ کا بند ہوا اندر سے باغ کے اشیاے سحر آتے ہین ساحرونکو جلاتے ہین ہنگامہ گیر ودار
بلند ہوا ارے طلسم کشا کو گرفتار کرو پسر حمزہ طلسم کشا ہی اسی باغ مین چھپا ہی جب بلوہ کر کے قریب دیوار
کے آتے ہین دیوار و در او ر شاخ طلسم سحر سے وہ شعلے نکل رہے ہین کہ ہزارہا جادوگر جلکر گرتے ہین
کچھ دو بھاگ کر چھپتے ہین کہ یکایک زمین شق ہوئی ایک جادوگر مہیب سیاہ رو و بدخو زشت فام بدانجام
ایک غرقی باندھے ہوے ہاتھ مین لوہے کا ترسول جھپٹا ہوا آتا ہی آواز دیتا ہوا ارے دروازہ باغ کا
گرا دو طلسم کشا کو گرفتار کرو لالہ عذار و سمین گرفتار ہون بغاوت مین خداوند کی مجبور و ناچار ہون یہ
کہکے یاوہ کیا اُس جادوگر نے بڑھکر وہی ترسول جو ہاتھ مین تھا در باغ پر مارا ایک آواز مہیب آئی دروازہ
گرا صداے مہیب وہ آئی کہ زمین تھرائی ہر شخص کے ہوش پراگندہ ملکہ لالہ عذار و سمین جو باغ مین تھین
تھرا گئین رستم نے گھٹنے ٹیک دیے سیارہ کو دیکھا زمین پر گرا پڑا ہوا عرض کرتا ہی شہریار ہوشیار
ہیے یہ کیسی آواز مہیب آئی جادوگر باغ مین گھس آئے رستم تیغہ پکڑ کے بڑھے ایک ساحر نے بڑھکر سحر کیا تیغہ رستم
کے ہاتھ سے چھوٹا وہ زنگی جو مہیب صورت آگے ہی اُسنے پکار کر آواز دی فرزند حمزہ کو لینا مین نے ہاتھ پانون بیکار

کئے چند جادوگر بڑھے کہ رستم کو اٹھالین لالہ عذار نے بڑھکر سحر کیا کئی سے سر کٹکر گرے جو رستم کو گرفتار کرنے بڑھتا تھا لالہ عذار و سیمتن سحر کرتی ہین اُسکا سر کٹکر گرتا ہی بارہ جادوگرون کے سر کٹکے گرے جب وہ ساحر سیہ فام جھومکر پرے سے بڑھا پکارتا ہوا او لالہ عذار تو مابدولت کو نہین پہچانتی ہم پہلو نشین ہفت پیکر کیا کسی جلسے مین تجھکو پہلو مین ہفت پیکر کے نہین دیکھا اے لالہ عذار یہ مقام خدائی خداوند ہفت پیکر ہے اگر تمام عالم کے ساحر جمع ہوکر قصد کرین کہ اس طلسم کو مٹائین تو ناممکن ہے تم اپنے اپنے ذہن مین کیا سمجھی ہو کہ دم دوستی کا پسر حمزہ کی بھرتی ہو تمھاری قضا دامنگیر ہے یہی تمھارے قتل کی تدبیر ہے یہ کہکے وہ زنگی بڑھا لالہ عذار عاشق جمال رستم کب رکتی تھی بڑھی زنگی سے سحر چلنے لگا جادوگر دور ہٹ گئے مینھ برس رہا ہے آگ جل رہی ہے ہنگامہ گرم ہے سحر جانبین سے چل رہے ہین زمین سے پانی اُبل رہا ہے دھوان زمین سے نکل رہا ہے ہر ایک نخل مثل شمع کافوری جل رہا ہے کبھی تلوارین برستی ہین کبھی انگارے آسمان سے برسے دونون مصروف سحر خوانی سیارہ نے دیکھا کہ ملکہ لالہ عذار سحر مین کمزور ہین ایک نخل کی آڑ پکڑ کے چھپا جب بہت سحر آپسمین ہوچکے تو زنگی نے للکارا او لالہ عذار سحر پڑھنا موقوف نہین کرتی کچھ خداوند ہفت پیکر کا خوف نہین یہ جو زنگی نے پکار کر کہا دیکھا کہ ملکہ لالہ عذار تھر تھر کانپین تھرا کے گرین زبان بند دل زرد منہ اُس ساحر نے آواز دی ارے لالہ عذار کو گرفتار کرو چند ساحر دوڑے سیمتن بڑھکر سحر کرنے لگی تلوارین برسنے لگین سیارہ نے گوپھن سے پتھر برسائے جب کئی سو کے سر کٹے اور پھٹے تب وہ ساحر پھر بڑھا اور سبکو منع کیا کہ کوئی نہ بڑھے سب ساحر ٹھہر گئے زنگی ہو ہو کہتا ہوا بڑھا جیسے ہی قریب رستم و لالہ عذار پہونچا چاہا جھک کے دونون کو اٹھاؤن سیارہ نے پتھر مارا کہ پیشانی پر زنگی کی پڑا سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے مرنا زنگی کا کہ اندھیرا کامل ہوا آگ برسنے لگی آواز آئی کشتی مرا نام من پہلو نشین ہفت پیکر بود اور رستم اپنے مقام سے اٹھے لالہ عذار نے اٹھتے ہی آگ برسانا شروع کردی ساحر جو ایک مقام پر جمع تھے جلنے لگے اُنکے اعضائے جسمی سے شعلے نکلنے لگے یہ معاملہ دیکھکر اکثر ساحر گھبرائے آپسمین اشارے کئے کہ بھاگ چلو بیتاب ہوکر سب کے سب آواز دینے لگے یا خداوند ہفت پیکر آپکا بندہ قتل ہوا ہم مجبور و ناچار ہین سحر خوانی مین حیران و پریشان ہین یا خداوند آکر بچائیے یہ جو بیقرار ہوکر کہا آسمان پر برق چمکی دیکھا سب نے ایک ساحرہ سیاہ فام بد انجام جھولی بائین ہاتھ پر پڑی ہوئی وہین سے للکارتی ہوئی کہ تمھاری صدا سے بدقت تا بگوش حق نیوش خداوند ہفت پیکر پہونچی لونڈی گھر کی کام کرنیوالی جاروب کشی کر رہی تھی کہ حکم آیا

پیاری خدا کرے ایسا ہو بندے ہمارے قتل ہوجائین محسن جادو مٹگیا اُسنے غرور کیا قدرت کو غرور کسی کا پسند نہین
ہی آخر دم مین مٹا دیا خاک مین ملا دیا قدرت نے مجھکو بھیجا ہی کہ مسلمانونکو پکڑ لاؤ کون مصروف سرکشی ہی کسکو
خیال لشکر کشی ہی پیدا کرنیوالے سے کون مقابلہ کریگا فوراً جہنم مین بھیجا جائیگا رومال سے اپنے اپنے ہاتھ
باندھو مین تمکو خدمتمین قدرت کی لیچلون کہون بی لالہ عذار و سیمتن قدرت نے کیا تمھارے ساتھ خلاف کیا کہ تم
قدرت سے ایسا بگڑین کہ بالکل علیحدہ ہوگئین قدرت کے ساتھ یہ دشمنی راہبر سے رہزنی چلو ہم تمھاری صفائی
کرادین یہ سنتے ہی لالہ عذار نے سحر کیا ایک جانب سے سیمتن نے کمان کیانی کو اچھالا کہ حلقے گلے مین اُس
ساحرہ کے پڑ گئے لالہ عذار کا سحر یہ ہی کہ ماش کے دانے پھینکے ہین منظور یہ ہی کہ دیوانہ وار وحشی مثال زمین پر گرے
لیکن اُس ساحرہ نے سحر جوان دونکا دیکھا اپنے مقام پر تڑپی مثل برق کے گری ماش کے دانے جلا دئے کمان
کیانی کے ٹکڑے اُڑا دئے اُسی صورت پر جو گری ایک طرف لالہ عذار بیہوش ہوئی سیمتن کو شعلہ آتش نے گھیرا لشکر والونپر
ایک دستک دی شعلہ آتش نے رستم کو گھیر لیا رستم کو یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص مجھسے کہتا ہی تیغہ کیتیان ہمین دیدیجئے
تیغہ کمر سے نکالکر دیدیا پھر کان مین آواز آئی سپر کیا کام کریگی سپر بھی دیدو اسکے خلاف اگر کروگے تو باعث خرابی ہی
رستم نے سپر بھی اُتار کے دیدی جب تیغ و سپر قبضے سے جا چکی تب آواز کان مین آئی او گنہگار ہتھکڑیان بیڑیان
پہن لے دربار خداوندی مین جاکر داخل ہوتا کہ سُن قدرت کیا فرماتے ہین اسوقت تک تو تجھپر قدرت کی نگاہ
مہر و محبت ہی آیندہ جیسا کچھ ہو سیارہ نے جو دیکھا کہ رستم قید ہوگئے ہتھکڑیان بیڑیان پہنے کھڑے
ہین ساحرہ سے باتین کر رہے ہین گھبرا گیا ایک ساحر کی شکل بنا فریاد کرتا ہوا دوڑا پکارتا ہوا اے ملکۂ عالم اس
غلام کی فریاد کو پہونچیے میرا قریہ ان لوگون نے لوٹ لیا ہر طرف قیامت بپا ہی کانون پھونکا گیا عزیز اور
اقارب مارے گئے جب سامان لشکر کشی ہوتا ہی جو مصروف جنگ اِن لوگون سے ہوتا ہی انکا حال بخوبی آپ
جانتی ہین اُس ساحرہ نے پکار کر آواز دی ارے میرے پاس آ مین تیرا گانون آباد کرا دون سیارہ
ہاتھ باندھے ہوئے قریب آیا کہا حضور مارا مارا پھر رہا ہون تمام کنبہ قبیلہ قتل ہوگیا مین اکیلا رہگیا ڈھونڈھتا
پھرتا ہون ایسا خدا نہ کرے کہ خداوند تک مسلمان پہونچین بہین انکا علاج کیجئے ساحرہ نے کہا تمھارا کیا نام
کہا حضور کا شتکار جادو میرا نام ہی ہمیشہ بچپن سے یہ وقت آیا یہی پیشہ کرتا ہون مگر مصیبت مین ٹیسون
کی رہا کرتا ہون کچھ گانا بجانا بھی یاد کیا ہی بڑی مشکل یہ ہی کہ حضور کہین تشریف رکھین تو مین اپنا کمال
دکھاؤن حضور کو بہت راضی کرون مخلخال جادو نے یہ باتین جو سُنین پکار کر فوج والون کو آواز دی کہ بارگاہ

اِستاد کرو لالہ عذار و سیمتن گرفتار ہو لیکن ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ابھی اِن قیدیونکو لیکر چلے جائین لیکن اِس بیچارے غریب کا کہنا ہمکو ایسا منظور ہوا کہ دل چاہتا ہی آج اِسی مقام پر رہیے کل یہان سے کوچ کرینگے قدرت نے سبکو گرفتار کرلیا ہی زندان مشقت مین سب بند ہین جسدن حکم ہو گا قتل ہو جائینگے اُسیوقت سامنے والے فوراً دوڑے بارگاہین خیمے اِستادہ ہوے جادوگر اپنے اپنے مقام پر اُترنے لگے ہزارہا جادوگر کا کھیت ہوا لاشونکو اُٹھا کر جلایا خلخال جادو ہاتھ سیارہ کا پکڑے ہوے طرف بارگاہ کے چلی اور سیارہ میٹھی میٹھی باتین کر رہی ہی خلخال ہنستی جاتی ہی کہتی جاتی ہی میان کاشتکار جادو نہ گھبراؤ ہم تمھاری سفارش قدرت سے کرکے تمھارا گانون آباد کرا دینگے اور جو کچھ تمھارا نقصان ہوا ہی وہ خداوند ہفت پیکر سے ملیگا اب کئی دن سے قدرت اِس فکر مین ہی کہ جو باقی رہگئے ہین اُن ساحرونکو جابجا آباد کردون رعایا کو شاد کردون اِن مسلمانون کے آنے سے ملک جابجا ویران ہوے قرینے سے اُن سبکا آباد کرنا منظور ہی یہ باتین کرکے سیارہ کو لیکر اپنے ہمراہ بارگاہ مین آئی کنیزون نے بارگاہ کو درست کیا مسند بچھائی اب اُسی مقام پر محفل شراب وکباب آراستہ ہونے لگی کنیزون نے گلابیان شراب کی شیشیان کباب کی لاکر موجود کین خلخال مسند پر آکر بیٹھی کہا کاشتکار جادو کو لاؤ کاشتکار جادو ایک کونے مین سرنگون بیٹھا تھا کنیزین لیکر سیارہ کو حاضر ہوئین کہا میان کاشتکار کیا کمال رکھتے ہو کہا حضور شادی ہو غمی ہو اُسمین کارگزاری دکھاؤن شمع ڈھاون کھانا عمدہ پکاؤن لطف یہ ہی کہ ایک من مین ساری فوج کو کھلاؤن ناچ کے طائفے مجھسے بلوائیے سردست گانا سناؤن بھجن خداوند ہفت پیکر کے گاؤن آپکو لطف ملے خود قدرت تشریف لائین گانا سنین دیکھئے تو کیا لطف ملتا ہی یہ کہکے سازندونسے اشارہ کیا چہار طرف سے سازندے دوڑے کاشتکار نقلی بیچ مین سازندون کے آکر بیٹھا مگر اُن جادوگرون کو بہ نگاہ خیرہ خیرہ دیکھ رہا ہی مطلب یہ ہی کہ اِن سب کی بھی گردن لون یہ کہکے گنگنا کے یہ غزل گانا شروع کی غزل

ہو گئی گھر مین خبر ہی منع وان جانا ہمین	وہ بھی رسوا ہو خدا جس نے کیا رسوا ہمین
دمبدم رونا ہمین چارون طرف تکنا ہمین	یا کہین عاشق ہوے یا ہو گیا سودا ہمین
ہر ستم صیاد کا کیا التفات آمیز تھا	بند کرنے کو قفس مین دام سے چھوڑا ہمین
یار تھے یا دشمن جان تھے ہمارے چارہ گر	لیچلے مرتے ہی زندان سے سوے صحرا ہمین
طالع برگشتہ بخت خفتہ مت پوچھو کہ ہم	غش پڑے تھے پھر گیا وہ جانکر سوتا ہمین

تو نہ جانے عشق بازی اور ہم نادان ہون / بے سمجھ کہتا ہی ناصح تو نے کیا سمجھا ہمین
یہ ستم کیا غیر پر کرتا وہ سچ پوچھو تو ہے / یار کے ناز بجا سے شکوہ بیجا ہمین
کیا کہین کیون رہگئے حیران تجھکو دیکھکر / آگیا دل یاد ای آئینہ رو اپنا ہمین
دست بوسی پر کرو ہان قتل اپنے ہاتھ سے / سچ تو کہتے ہین قبول انصاف غیرونکا ہمین
اہل ماتم کسطرح سے روئین منھ کو ڈھانک کر / مرتے مرتے پاس اُس پردہ نشین کا تھا ہمین
ہمسے نازک طبع سے کب اُٹھ سکے بیداد چرخ / مر گئے مضمون جور یار جو سوجھا ہمین
مومن اُنکا تو نہ تھا ملنے مین آخر اختیار / یہ شکایت بھی خدا سے ہی بتونسے کیا ہمین

اِس دھن مین یہ غزل گائی ارباب محفل تعریفین کر رہے ہین طلخال نے کہا ای کاشتکار تمکو علم موسیقی مین بڑا کمال حاصل ہی کاشتکار نقلی نے عرض کی حضور ابھی آپنے میرا کیا کمال ملاحظہ فرمایا مین ساقی گری خوب کرتا ہون طلخال نے کہا ساقی گری کرنا کیا چیز ہی شراب آنڈیلی اور پلادی یہ کیا مشکل ہی کاشتکار جادو نے عرض کی حضور پیرون سے ناچون منھ سے گاؤن ہاتھ سے بتاؤن سر سے شراب پلاؤن کلید میخانہ مجھکو مرحمت فرمایئے طلخال نے کنجی کاشتکار کو دی کنجی لیکر میخانے مین آیا تمام شراب کو خراب کیا پکار کر آواز دی آج ہم ساقی ہونگے کوئی باقی نہ رہے سب لوگ دوڑے کوئی تبلہ کوئی گلابیان شراب کی لے گیا چالیس گلابیان شراب کی کاشتکار نقلی لیکر محفل مین آیا پاؤن مین گھنگرو باندھکر گت ناچنے لگا اور گنگنا کر یہ اشعار مضمون شراب کے گانا شروع کیئے

اشعار

ہی مری مستی کو عشق ساقی کوثر شراب / رات و دن پیتا ہون مین بے شیشہ و ساغر شراب
خون آتا ہی نظر صاف اُس تن نازک مین یون / جسطرح مینائے بلوری مین ہو احمر شراب
ہی دل مجروح کی اُس چشم میگون پر شفق / کام مرہم کا کرے کیونکر نہ زخمونپر شراب
گرچہ ہون میکش پر ای زاہد نہ غیبت کر مری / گوشت کھانے سے برادر کے تو ہی بہتر شراب
کانپتے ہین اہل عصیان دہشت تقریر سے / رعشہ دار انسان کو کردیتی ہی یہ اکثر شراب
لذت عشرت ہوئی بے تلخکامی کیا حصول / ذائقہ مین دیکھ تو رکھتی ہے تلخی ہر شراب
میکشی سے زاہدونکو اِس لئے انکار ہے / تا نہ آن بد باطنون کے کھولدے جوہر شراب
ہین جو عادی سخت اُنکو میکشی سے عشق ہے / آدمی کی عرش پروازی کو ہی شہپر شراب

ہو نجس ہر چند لیکن پاک کر دے گا وہی	جسکی نزدیکی سے ناسخ ہوتی ہے اطہر شراب

اِس رنگ مین یہ اشعار گائے کہ سب اہل محفل تعریفین کرنے لگے سیّارہ نے یہ چند اشعار گاکے پشواز پہنی گھنگرو پانؤن مین باندھے شراب آنڈیل کر جام بلورین سر پر رکھا کچھ اشعار گاتا ہوا ٹھوکرین لیتا ہوا پاس خلخال کے پہونچا سر کو جھکا کے عرض کی ایسی قدر دانون کو سر سے شراب پلانا چاہیے خلخال نے دونون ہاتھ پھیلا دئے جام لیا اب پھر اِسنے اشعار گانا شروع کئے آنکھین لڑائے ہوے اشعار گا رہا ہے تانین مار رہا ہے خلخال نے چاہا جام لبو سے لگاؤن جیسے ہی جام ہاتھ مین لیا شراب نے چرخ مارا شعلہ بنکر اُڑ گئی جام کے دس ٹکڑے ہوے خلخال نے آواز دی ارے تو کون ہے یہ جو اِسنے کہا سیّارہ نیچہ پکڑ کے جا پڑا اور نعرہ کیا منم سر برندہ جادوگران خلخال نے ایک دوہتڑ مارا سیّارہ زمین پر گرا ہاتھ پانؤن بیکار ہوے خلخال نے ابر سحر برساکر سب کی بیہوشی دفع کی اب خلخال نے سیّارہ کے منھ پر ہاتھ پھیرا رنگ و روغن عیاری کا اُڑ گیا نام پوچھا سیّارہ نے کہا مین اس شہریار کا عیّار ہون کنیزونکو حکم دیا اسے مسلسل و مطوّق کرو پاس اِنکے آقا کے انکو بھی قید کرو جہان رستم و لالہ عذار و سیمتن قید ہین سیّارہ کو جو وہان لیکر آئے رستم کو یقین کامل ہوا کہ اب کوئی صورت رہائی کی نہین موت لیکر طلسم ہفت پیکر مین آئی قیدی تو آپسمین یہ باتین کر رہے تھے خلخال نے حکم دیا لشکر کی تیاری کرو سویرے یہانسے کوچ ہو گا رات بھر تیاری ہوئی خیمے بارگاہین لدین اِن گرفتاران مصیبت کو ارابے پر سوار کیا لیکر روانہ ہوے منزل در منزل جاتے ہین راہ مین ایک مقام پڑتا ہے کہ اُسے کوہ سیماب کہتے ہین ہر ہفتہ مین خداوند کا اِسپر بھی ظہور ہوتا ہے ملکہ سیماب گل اندام جو یہان کی بادشاہ ہین اُنکو سب طرح کا اختیار ہے وزیر امیر دن بھر دربار مین بیٹھے شبکو آکے اپنے اپنے مقام پر آرام کیا دیدۂ ظاہری بند ہوے دیدۂ باطنی وا ہوے عین خواب مین دیکھا کہ صحرا سے گرد اُٹھی ایک ساحرہ مکّارہ بلائے روزگار تخت پر سوار پشت پہ بارہ ہزار ساحر و غیر ساحر گھیرے ہوے ایک ارابے پر چار قیدی دو عورتین حسین و مہ جبین ایک عیّار طرّار خنجر گزار بلائے روزگار ایک شیر بیشہ جرأت یکہ تاز میدان جلالت صفدر و صف شکن سہراب تیغ زن چہرہ آفتاب عالمتاب خانۂ زنجیر مین قفل چمنستان شرم و حیا کا گل قید کا تسلسل چہرہ زیبا آفتاب عالمتاب سرنگون غم سے کلیجہ خون وہ تینون قیدی اس جری کی دلدہی کر رہے ہین وہ جوان کہتا ہے موت لیکر آئی تھی اس بلا مین آکر گرفتار ہوے مجبور رونا چار ہوے افسوس

اب دیکھیں فلک کیا دکھاے اُس جوان کو دیکھکر سیماب بیقرار ہوئی طرف اراب کے دوڑی پکارتی ہوئی ای شہریار آپکو کسنے قید کیا ہی مین واسطے رہائی کے حاضر ہوئی ہون رستم نے وہ کلائیان دکھائین کہ جنکو شاخ الماس سے تشبیہہ دینا مناسب اُسمین ہتھکڑیان یہ دیکھکر سیماب دوڑی کہتی ہوئی کنیز واسطے رہا کرنے کے آتی ہو سیماب یہ کہکے جھپٹ کے دوڑی بیچ مین سیر فرش کی ٹھوکر کھائی سیماب گری گرتے ہی آنکھ کھلگئی اپنے کو فرش خواب پر پایا چیخین مارکر جو روئی وزیرزادیان مصاحبین دوڑ پڑین عرض کی واری خیر تو ہی سیماب نے ضبط کر کے کہا خیر و عافیت ہی آپ لوگ کوئی میرے پاس نہ آئین میرا دل چاہتا ہی جنگل مین نکلجاؤن کوہ و دشت و بیابان مین ٹھوکرین کھاؤن اپنی جان دون کنیزین ہٹ گئین ایک کنیز کہ وہ مدت سے حاضر خدمت رہتی ہی گلعذار نام اُسنے کہا حضور مین خدمت مین حاضر رہونگی جب سب ہٹگئے تو وہ قدمونپر گر پڑی عرض کی واری مین حضور کو اسقدر پریشان پاتی ہون مجھسے مفصل بتائیے کہ یہ کیا رنگ ہی کنیز تدبیر کرے اسطرح تندہی کر کے اِسنے کہا سیماب نے جواب دیا کہ یہ خواب پریشان مین نے دیکھا ہی ابتک اُسکا سامنا نہین دیکھون تو کیفیت کیا ہی یہ کہکے بہت روئی اور کہا ابھی تک اُسکا ظہور نہین ہوا گلعذار نے کہا شاہزادہ چلکر بیٹھیے شاید ظہور ہو بیرون شہر تالاب ہی بڑی مدت سے کسی شاہ نے بنوایا ہی گرد اسکے سنگ مرمر کی اینٹین عمدہ لگی ہوئی ہین ایک کمرہ بہت معقول کنارے پر بنا ہوا ہی اُسی پر چلکر تشریف رکھئے حکم ہوا اُسی مین چلکر فرش بچھاؤ کنیزون نے جاکر وہان فرش بچھایا ملکہ سیماب آنکھونمین آنسو بھرے بیٹھی ہین کہ جو خواب مین دیکھا اُسکا سامنا ہوا کہ صحرا سے گرد اُڑی دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اُسکے بعد دیکھا ایک ساحرہ تخت زرین پر سوار تاج سر پر ہزارہا جادوگرنیان گھیرے ہوے ایکطرف ارابا اُسپر چار قیدی اُسمین ایک جوان شیر دلیر ایک عیار پہلو مین اور دو نازنینان مہجبین اور وہ شیر دلیر اپنے حال زار پر روتا ہوا اور عیار اُسکو سمجھاتا ہوا آتا ہی دیکھتے ہی سیماب بیقرار ہوگئی چاہتی ہی کہ سحر کرون ناگاہ آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا منم نیلم جادو آسمان سے جو گری کئی سو جادوگرون کے سر کاٹ کر پھینکدئے پھر گری پھر چمکی ظلخال گھبراکر اپنے مقام سے اُٹھی اور نعرہ کیا منم ظلخال جادو یہ کہکے سحر کیا نیلم گھبرائی سیماب نے کہا بڑا غضب ہوا وہ اکیلی ہزارہا جادوگرنیون نے گھیرا ہی خدا اُس بیچاری کو ان ظالمون کے ہاتھ سے بچائے ایسی اُس ظالم کے دلکو لگی ہی کہ اتنے بڑے لشکر کا کچھ خیال نہ کیا اور آپڑی دیکھو

اب کس زور و شور سے لڑ رہی ہے کئی سو جادوگر مارے ایک بڑے سحر مین پھنسی ہے لڑکھڑا رہی ہے جواب پیدا کرنے والا اسکو بچائے خلخال نے دو تین سحر ایسے کئے کہ رنگ زوے نیلم متغیر ہوگیا جھولی جلکر گری چہرہ اُداس عالم یاس قریب ہے کہ لڑکھڑا کے گرے کہ سیماب کو تاب باقی نہ رہی وہین سے للکارا او بیحیا یہ کیا کرتی ہے بیچ مین سیماب جاکر پہونچی جاتے ہی دیکھا کہ نیلم لڑکھڑا رہی ہے یقین ہے کہ گرے کہ سیماب نے جاکر بازو تھاما کہا بوا ہوشیار ہو خلخال نے دیکھا ایک جادوگرنی تاج وغیرہ سے آراستہ برابر نیلم کے پہونچی سمجھا رہی ہے اور سحر نیلم کا اُتار رہی ہے خلخال کو بہت ناگوار ہوا للکار کر آواز دی ارے او گیسو بریدہ او ننگ خاندان یہ گنہگار خداوند ہفت پیکر ہین انکا مٹانا ہی منظور ہے قدرت کے مغضوب ہین تو بلا وجہ بیچ مین آکر کیون دخل دیتی ہے چاہتی ہے کہ قیدیون کو چھڑا لے کسیوجہ سے انکو ابھی سزا نہین دی گئی صرف سحر مین گرفتار کیا ہے ابھی جو خداوند سے عرض کرون تو برق گرکر انکو جلا دے اور بدعت تیری دیکھ رہی ہون تو کیون دخل دیتی ہے یہ کہکے ایک گولہ مارا سیماب کے قریب آکے گولہ پھٹا چند شعلون نے سیماب کو گھیر اتھا کہ سیماب نے دستک دی شعلے پانی ہوکر گرگئے اتنے عرصے مین خبر پہونچی کہ ہماری بادشاہزادی ایک لشکر سے مقابلہ کر رہی ہے اکیلی ہے بس بارہ چودہ ہزار جادوگر باہر آکر پہونچے دیکھا کہ اب ہماری مالک پر ساحر بلوہ کرکے چلے ہین چاہتے ہین گھیر کر گرفتار کرلین اُن لوگون نے اپنے اپنے مقام سے سحر کئے اُدھر کے بھی ساحر دوڑے دونون لشکر آپس مین رل گئے ایتو برابر کے سحر چلنے لگے آگ برس رہی ہے قیامت برپا ہے اُس عین مغلوبہ مین سیماب نے نیلم کا ہاتھ تھام کر پوچھا کیون بوا یہ کون لوگ ہین جنکو یہ لوگ قید کرکے لئے جاتے ہین تم نے کیون رہا کرنیکا قصد کیا نیلم نے کہا بوا یہ جوان جو سامنے لدا بے پر بیٹھے ہین فرزند صاحبقران ہین قدرت سے لڑنے آئے تھے گرفتار ہوے اب انکو اُس مکار کی خدمت مین لئے جاتے ہین جسنے اپنا ہفت پیکر نام رکھا ہے مجھکو باعث یہ ہے کہ اُس شہریار کا عیار جو پہلو مین بیٹھا ہے علم موسیقی مین کامل و اکمل ہے میری طبیعت اس ظالم پر آگئی اِس سبب سے مین نے قصد کیا تھا کہ جان اپنی دیدون آکے لڑی عین وقت پر پہونچی ابھی رہائی اُنکی تقدیر مین نہین ہے اِس ساحرہ کو بڑا گھمنڈ یہ ہے کہ مین خدمتگزار ہفت پیکر ہون بہ فخر کہتی ہے کہ جاروب کش در دولت خداوند ہفت پیکر ہون اب اِس سے مقابلہ ہے کیون بوا تمنے کیون ساتھ دیا ہم لوگون کے شریک ہونا باعث بدنامی ہے تمھاری

شرکت کا کیا سبب ہی یہ جو نیلم نے پوچھا اشکو نکا دریا آنکھو نسے سیماب کے جوش زن ہوا کہا ہوا کیا کہون فلک کو ستانا منظور ہوا قلب ناصبور ہوا شب کو مین نے خواب مین آمد اسی طرح لشکر کی دیکھی چونکہ سیر سے ورہ قلعہ سے گذرہوا مین باہر نکلکر بیٹھی آمد لشکر دیکھکر حیران ہوئی نکلکر یہ معاملہ دیکھا کہ تم لڑ رہی ہمکو مبتلاے بلا دیکھکر دل کو آرام نہ آیا آخر لڑنے لگی خدا انجام بخیر کرے مین خلخال سے پایہ کمی کا نہین رکھتی ہون مقابلہ پڑیگا تو حال کھلیگا اب نیلم و سیماب ایک مقام پر ہوکر لڑنے لگین خلخال نے دیکھا کس دھوم سے دونون سحر کر رہی ہین تمام لشکر پامال ہو رہا ہی اسنے جب سحر کیا دو چار سو کے سر اڑ گئے ہزارون کو جلا دیا عین گرمی جنگ مین ملکہ سیماب خلخال پر جا پڑین آپس مین سحر ہونے لگا جب سیماب نے سحر کیا تلوارین برسین صدہا کے سر اڑ گئے خلخال نے گولہ مارا تلوارین ٹوٹین کچھ شعلے بھڑک کر لشکر سیماب پر گرے کئی سو جل کر گرے اب دونون سے مقابلہ پڑا ہی سیماب جو سامنے خلخال کے آئی خلخال نے للکارا کہ کیون تیری شامت آئی ہی ملک و مال تیرا ویران ہوگا اور نیا حاکم مقرر ہوجائیگا دربدر ماری ماری پھریگی لطف سے خراج دے رہی ہی آرام و چین ہی اب آرام و چین نہ ملیگا یہ سنکر سیماب نے جواب دیا اے خلخال دیکھ تیرا کیا حال کرتی ہون دیکھون تو کیا دفعیہ کرتی ہی پس کھکے پھر آپس مین سحر ہوے سیماب نے ایسی آگ برسائی کہ گرد جو قیدیون کے ساحر تھے وہ جل جل کر گرے جو باقی رہگئے تھے وہ بھاگے جھپٹ کے ملکہ سیماب نے ارابے پر قبضہ کیا چہار جانب سے اور ساحر بلوہ کرکے آپڑے تلوار چلنے لگی خلخال نے دور سے جو دیکھا کہ سیماب کشتہ نہوئی اکسیر یہ ہوا کہ نگہبانونکو مارا ارابے پر قبضہ ہوا چاہتا ہی نگہبانان ارابہ فراری ہوے لشکر کے ساحر لڑ رہے ہین کئی ہزار آدمی مارے گئے لاشے تڑپ رہے ہین خلخال نے بلوہ کیا ادھر سے سیماب کے ملازم بھی آگئے ہزار آدمی کے قریب اس بلوے مین آگئے ہین سیماب نے جھپٹ کر لالہ عذار پر جو نگاہ ڈالی دیکھا اک شاہزادی والاقدر آسمان حسن و جمال کی بدر آنکھو نمین حلقے پڑے ہوے اور آنکھین ڈگمگائی ہوئی وہ آنکھین رشک دیدۂ غزال انمین آنسو بھرے ہوے چند اشک مژگان پر جو اٹکے ہوے ہین صاف ثابت ہوتا ہی کہ تیر تھے اب آبداری پیدا کی ہی زبان مین سوزن گرد ہجوم رنج و محن کبھی رستم کو دیکھکر رونا کبھی آپ ہی آپ محجوب و شرمسار ہونا عجب طور کا ہنگامہ ہی سیماب نے جو لالہ عذار کو اس حال مین دیکھا بیقرار ہوگئی پوچھا یہ کیا معرکہ ہی کیون مبتلاے آفت ہو اور کیون گرفتار دام مصیبت ہو اس نازنین نے آنکھو نمین آنسو

بھرکے ستم کی طرف اشارہ کیا ان اشارون سے یہ الفاظ پیدا تھے شعر انیست کہ خون کردہ و دلہ دیدہ بیبی
بسم اللہ اگر تاب نظر ہست کسے را پو اس حسرت سے لالہ عذار نے اشارہ کیا او یہ الفاظ ادا ہوئے
کہ آنکھون سے سیماب کی اشک حسرت ٹپک پڑے اور زیادہ جوش وخروش بڑھا جھپٹکے سیماب
نے زبان سے سوزن نکالی کہا بوا اٹھو کیون اسقدر ملول وحزین ہو اب ہمسے مفصل بیان کرو یہ
شیر کون ہی تمھارے گرفتار ہونیکا کیا سبب ہی یہ سُنتے ہی لالہ عذار نے اک آہ کی کہ ای مونس دہمدم
وای گرفتار دام الم کیا اپنا حال بتائین اس جوان کے جمال ظاہری نے عیش و فرح مین آگ لگادی مرنے پر
آمادہ ہین جلاد عشق کے آٹھ پہر ستم زیادہ ہین کون اس مصیبت سے نکالے کون اِس بلا کو ٹالے ای
ملکہ سیماب تمھارا بڑا احسان ہوا کہ تم نے رحم کھاکے ہم گرفتاران مصیبت کا حال تو دریافت کیا خیر اگر
زندہ ہین تو کہین گے اب تو اس دشمن کو مارنا چاہیے دونون طرف سے دونون نے بلوہ کیا خلخال
نے جو دور سے دیکھا کہ لالہ عذار کو سیماب نے چھڑا لیا آپسمین سحر چلا انتہا کی تلوار چلی لالہ عذار
کی آنکھون کے اشارے جسپر نگاہ ڈالی وہ اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا بڑھا ایک طرف سے آواز پیدا
ہوئی ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان ایک نگاہ اِدھر بھی ہم تو ایک نگاہ کے مشتاق ہین
یک نظرے خوش گذرے کیا آنکھین کالی کالی ذبح کرنیوالی ہین جنمین نمک کوٹ کوٹ کے بھرا ہی شیرینی
کا مزہ ملتا ہی ملکہ نے جہان نگاہ ڈالی کسی نے گلا کاٹ لیا کسی نے خنجر شکم پر مار لیا دو کہین مرکر گرے
چار کہین مرکر گرے وہ اشعار عاشقانہ پڑھتے ہوے طرف صحرا کے بھاگے پہاڑون سے سر ٹکرا کے
مرے بعض نے یون آبرو مٹائی اپنے کو کنوین مین گرا یا کوئی نالے مین جاکر گرا سیماب نے بڑی
تعریف کی پکار کر کہا ای ملکہ عالم اس سحر کی موزونی تمھاری ہی ذات پر موقوف ہی کس لطف سے لڑ رہی
ہو کیا بانکی ادا ہی کس قیامت کی نگاہ ڈالی آنکھین جام بادہ سرشار ہین لیکار خود ہوشیار ہین کیا کار نمایان
کیا عاشقون کو دیوانہ کرکے مارا ملکہ لالہ عذار نے سیماب کو جھک کر سلام کیا خلخال
جھلائی گولہ لیکر بڑھی جیسے ہی سامنے ملکہ سیماب کے پہونچی للکارا کیون او سیماب کشتہ ہونا
چاہتی ہی تیرے واسطے یہی اکسیر ہی جان بچا میدان کارزار سے نکل جا ورنہ باعث خرابی ہی اتنے بڑے
خداوند مالک سے مقابلہ کرنا مصلحت کے سراسر خلاف ہی خلخال نے سیماب کو گولہ مارا القہر و غضب
تمام للکار لالہ عذار نے پلٹ کے دیکھا کہ اب خلخال بگڑی ہی گوشت اپنا کاٹ کر خون گولے پر ڈالتی ہی

چاہتی ہی سحر کامل ہوے تو پھر ادھر پلٹون لالہ عذار نے جھپٹ کے خنجر کمر سے نکالا خون اپنا دم خنجر پر لگایا جلیسے ہی طرف غلغال کے پھینکا ایک دنا ٹا ہوا غلغال بلٹی خنجر سے ایک گولہ پیدا ہوا اُسی سے ایک شعلہ بھڑکا وہ غلغال پر گرا غلغال نے چاہا بچون نہ بچ سکی جلکر تمام ہوئی پھر تمام لشکر پر اسکے آگ برسنے لگی کئی ہزار جادوگر مرگرگرے ہر گوشے سے صدا آنے لگی بھاگ کے نکل چلو لشکر پراگندہ ہوا بعض نے دامن صحرا کو مثل دامن مادر جانکر مخفی ہونا قبول کیا بعض طرف جنگل کے بھاگے بعض فریاد کرنے لگے بعض نے آواز دی ای ملکہ عالم فریاد کرتے ہین غلامون کو آزاد کیجئے آمادۂ مرگ و مہیاے قضا ہین غلغال جادو نے بڑی حماقت کی کہ اس مقدمے مین دخل دیا آخر اُسکا کیا انجام ہوا ہمکو قدرت نے کیونکر آگاہ کیا ہمکو یقین کامل ہوا کہ تمھارے ہاتھ سے اسکی موت تھی جب تو اُسنے تمسے مقابلہ کیا سیماب ٹہلتی ہوئی قریب ارابے کے آئی سب قیدیان بلا کو رہا کیا ملکہ سیمتن کی زبان سے سوزن نکالی اور حکم دیا سبکو قلعے مین لیچلو رستم وسیارہ و سیمتن و نیلم و لالہ عذار سب کو ساتھ لیکر قلعے مین آئین مشیرون اور وزیرون سے صلاح کی کہ تخت پر کسکو بٹھائین سب نے کہا خوبصورت حسین جمیل صاحب شوکت و لیاقت رستم سے بہتر کون ہی انکو تخت پر بٹھائیے سیماب یہ دریافت کرکے اندر آئی تخت زبرجدی بچھا تھا رستم سے اشارہ کیا رستم نے کہا خدا ہمارے تاجدار کو سلامت رکھے ہم تخت پر نہین بیٹھ سکتے یہ جو رستم نے کہا ملکہ سیماب نے لالہ عذار کا ہاتھ پکڑ کے تخت پر بٹھایا ایک طرف سیمتن آکر بیٹھین اور ایکطرف سیماب و نیلم علمشاہ دنگل شوکت پر سیارہ پشت پر مگس رانی کرنے لگا آخر کو یہ ٹھہری کہ تمام دربار مین مصاحبان سیماب آکر جمع ہون ہر شخص کو یہی اشتیاق ہی کہ حال سُنین کیونکہ مقابلے مین خداوند ہفت پیکر کے جاتے ہین کیونکر لڑین گے سیماب کو بھی اشتیاق ہی کہ ذرا حال سُنون کہ کیا کیفیت گذرے گی بندے ہوکے خداوند سے لڑنے جاتے ہین کیونکر لڑینگے سیماب کو نہایت جد وکد ہی کہ طریقہ سنون کیونکر لڑنا ہوگا کیا کیفیت گذرے گی ایک تقدیر کرکے قدرت مٹا دینگے ملکہ سیماب رستم کی طرف متوجہ ہوئین کہا کہ ای شہریار باعث مقابلے کا خداوند ہفت پیکر سے کیا ہی رستم نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچ کہا ای بادشاہ قلعہ سیماب یہ معاملہ طول وطویل ہی ہمارے بزرگ سب قید مین ہفت پیکر نے وہ ظلم کیے کہ جسکی انتہا نہین اول مین اُسنے بڑے بڑے پہلوان برائے مقابلہ بھیجے وہ ہمارے ہاتھ سے مارے گئے تب ہفت پیکر نے وہ بلوہ کیا کہ جسکی تاثیر آجتک باقی ہی

صحرا سے نیرنگ مین شکار کھیل رہے تھے کہ پھر مقابلہ پڑا وہ شعبدے اور سحر اُسنے دکھائے کہ ہم لوگ غافل ہوگئے ہمین خبر اپنی نہ رہی پہاڑ پر قبلہ وکعبہ چڑھ گئے تھے تصویر کو انکی توڑا عجب نقشہ ہوا ایک دھوان نکلا کہ اُسنے تمام عالم کو گھیر لیا لوگ ایسے غافل ہوے کہ ہم اعظم قبلہ وکعبہ کا سسد ود ہوا عجب ہنگامہ اُس روز تھا غضنفر بن اسد بن کرب غازی انگشتر مہر ماہ ہاتھ مین لئے برا ے دستگیری موجود تھے اسپ بادپا پر سوار تیغہ رویئن شگاف قبضے مین اُس شیر نے قیامت برپا کردی بڑے بڑے ساحر مارے آخر یہ انجام ہوا کہ اشیاے مذکور اُس شیر سے لیئے گئے وہ بھی گرفتار ہوا اور ہم سب ایسے غافل ہوے کہ اپنا ہوش نہ رہا بیدار ہوے تو اپنے کو قیدخانے مین پایا پروردگار نے اپنا فضل کیا کہ ملکہ لالہ عذار دختر سحر العجائب کہ جو نور افشان سے ہے فریاد آیا ہم پروردگار نے مجھ پر انکو مہربان فرمایا انھون نے ہمکو قیدخانے سے نکالا لڑتے بھڑتے یہانتک پہونچے جستجو سے لوح بھی کی لیکن ابھی تک کچھ انجام نہین ہوا جسطرح مرنا برحق ہے اُسیطرح طلسم ہفت پیکر کو فتح کرینگے اگر ہم مین سے ایک بھی باقی رہیگا چین نہ لیگا نہ ہفت پیکر کو آرام ملیگا مجھے باعث جستجو یہ ہے کہ کاہنان ستارہ شناس و رمالان فلک اساس نے تجویز کیا ہے کہ یہ طلسم میرے ہاتھ سے فتح ہوگا اے ملکہ سیماب مین کیونکر آرام لون کہ میرے فرزند میرے قبلہ وکعبہ وعیاران طرار گرفتار ہین جان اپنی دونگا تلاش لوح کرونگا ہفت کو وہ فتح کرون کہ ہفت پیکر سے مقابلہ پڑے یا تو اُسکو مارا یا اپنی جان دی جو جستجو ہوسکے گی کرینگے لڑینگے مرینگے کوئی بات اٹھا نہ رکھینگے تمسے توقع نہ کرو ہمکو ہمارے حال پر چھوڑ دو آج یہ قلعہ قبضے مین آیا کل یہان سے کوچ کرینگے جو مقام ملیگا وہان لڑائی پڑے گی اُسکو اطلاع ہوگی وہ ساحرونکو بھیجے گا اے ملکہ سیماب اگر لوہے کا بھی دریا ہوگا تو اُسکو بھی جھیلینگے جان پر کھیلینگے یہ حالات مصیبت آیات سُنکر ملکہ سیماب تڑپی مثل ابر کے روئی کہا اے شہریار اُس امر پر آپنے کمر باندھی ہے جسکا ہونا حقیقت مین ناممکن ہے آجتک کسی نے طلسم ہفت پیکر فتح کرنیکا ارادہ نہین کیا اے شہریار میرے واسطے فلک بر سر گردش ہے مٹانے کی ہمارے کوشش ہے جس طور سے آپ کی قید پہونچی اس کنیز نے یہ ہی سب خواب مین دیکھا بس آپ کی قید لیکر خلخال پہونچی نیلم جادو آگر ین کہ آپ کو رہا کرین کنیز شریک ہوئی کچھ خوف جان کا نہ کیا شکر ہے کہ لڑائی فتح ہوئی خلخال جادو قتل ہوئی اب آپ کے واسطے مناسب یہ ہے کہ سلطنت اس قلعے کی موجود ہے بیٹھکر سلطنت کیجیے تاج وتخت قدمون پر نثار کرتی ہون مین کد و کوشش آپکے بچانے مین کرون

ہفت پیکر کو سوال مصالحہ دون کیا عجب ہی کہ مان جاے آپ کے قیدیون کو دیدے جو گذرا وہ گذرا اب آیندہ فساد نہ پڑے اس مقام تک آپکی عملداری رہی آگے جانیکا ارادہ نہ کیجیے لونڈی صفائی کرادیگی اگر مین آپکی خدمت مین رہی تو جہانتک ممکن ہوگا صفائی کرادونگی آپ پر زوال نہ آنے دونگی اتنا بڑا ہفت پیکر بادہ کبر ونخوت سے مست ہی سحر وساحری مین زبردست ہی کہ ہر پہاڑ اک نیا طور دکھاتا ہی ہر مقام پر سیلہ ہوتا ہی کوئی اُسکے وہنے کا باعث نہین ہی کا ہنان طلسم ہفت پیکر نے بھی حکم لگایا ہی آپ کے نام سے خوف کر رہے ہین سب ساحر ڈر رہے ہین کہ رستم طلسم ضرور فتح کریگا مگر حضور یہ خیالات ہین اُسکے سحر نہین کرامات ہین جسدن زبان ہلائیگا زمین کو آسمان پر پہونچائیگا کوئی ہم نبرد اُسکا دنیا مین نہین ہی جو آپ نے ارادہ کیا اُس سے ہاتھ اُٹھایئے اپنے ملک کو پلٹ جایئے ورنہ بڑی بڑی خرابیان پڑینگی یہ جو آپ دیکھ رہے ہین کوہ و صحرا و شجر وحجر سب ساحرون سے معمور ہین جب یہ اپنے اپنے مقامون سے حرکت کرینگے تو آپکے مٹانے مین کوشش کرینگے مین حیران ہون کہ اُسکے سحر کو کون روکیگا اس کنیز نے وہ حال آپ سے بیان کیا کہ کوئی خیرخواہ دولت ایسی خیرخواہی نہ کریگا اور مین بالاعلان جاونگی حالات عظم و شان آپ کے اُس مغرور کے سامنے ظاہر کرونگی اور کہدونگی تمھارے بگاڑ کا وقت آگیا طلسم کشاے اسلی آپہونچا زمین آسمان اُس شہریار کو ہدایت کرینگے یہ وہ لوگ ہین جو طبقات زمین ہلا دینگے شاید اگر وہ مان گیا اور کہنا میرا قبول کرلیا جب تو پناہ ہی ورنہ خرابیان ہین رستم نے یہ حالات سنکر کہا ای ملکہ سیماب ہمکو مصالحہ منظور نہین فتح طلسم سے ہاتھ نہ اُٹھائینگے ہی کوشش کرینگے کہ سلطنت ہفت پیکر کی مٹائین ہفت کوہ پر نقارۂ سکندری بجے اہل اسلام کا قبضہ ہو ہم خوب سمجھتے ہین کہ سب صحرا اُسکے سحر سے معمور ہی ہمین جان دینے مین کیا قصور ہی یہ ذکر ہمسے نہ کرو بڑی محبت یہ ہی کہ فتح طلسم کی تدبیر بتاؤ سیماب نے کہا ای شہریار میرے قبضے مین کوئی کوشش نہین اس قلعہ سیماب مین اک دیر ہی کہ اُسکو دیر ظہور ہفت پیکر کہتے ہین ایک تصویر ہفت جوش کی اُسمین نصب ہی بعد سال بھر کے وہ تصویر بولتی ہی باتین کرتی ہی جو ہونیوالا ہوتا ہی وہ ظاہر کرتی ہی آپ اُس دیر مین تشریف لے چلین مین پوچھا کرون تکلیف اُٹھاؤن آپ اُس سے پوچھین دیکھین وہ کیا بیان کرتی ہی وہ دن جو سال بھر کے بعد آتا ہی وہ کل کا دن ہی تمام مردمان شہر جمع ہونگے آپ بھی تشریف لیچلین جو منا سب وقت ہو

وہ پوچھیں شاید اِس مقدمے میں کچھ بیان کرے بموجب اُسکی ہدایت کے کاربند ہوجئے شاید مقدمہ میں
فتح طلسم ہفت پیکر کے بھی کچھ بیان کرے رستم فوراً آمادہ ہوے اور کہنے لگے کہ اُس دیر میں چلو دیبہ
نے کرو عرض کی حضور کل چلیں گے آج موقوف رکھیے یہ بھی اتفاق کی بات ہے کہ وہ دن بھی کل ہی تھا تہمتن
نے مع سرداروں کے اُس دن اور اُس رات کو باعیش و عشرت بسر کی صحبت چنگ و رباب رہی بوقت
سحر ملکہ سیماب آئیں عرض کی چلئے دیر تصویر ہفت جوش میں چلکر فکر کیجیے رستم آگے ہوئے سیماب
ساتھ ہیں لالہ عذار و سمن تن و نیلم و سیارہ ہمراہ ہیں جب دار الامارہ سے نکلے دیکھا شہر میں ہنگامہ
ہے ہر رُوسا اُمرا لباس تبدیل کرکے خیل خیل طرف دیر کے جارہے ہیں جسطرف سے رستم نکلے اُن لوگوں
نے سلام کیا دعاے فتح و ظفر دی تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ گھنٹ و ناقوس کی آواز کان میں آئی سیماب نے
عرض کی دروازہ دیر کا کھلا گھنٹ نواز ناقوس نواز جمع ہوگئے میلہ جمع ہوتا جاتا ہے کوئی شہر میں ایسا
نہوگا کہ آج نہ آئے اور تصویر کو سجدہ نہ کرے رستم ان باتوں کو سُنتے ہوے سامنے دیر کے پہونچے دیکھا
ایک قصر عالی نہایت تکلف سے بنا ہے دروازہ عالیشان دروازے میں صحنچیاں متعدد بنی ہیں اُنمیں
گھنٹ نواز ناقوس نواز بیٹھے ہوے گھنٹ و ناقوس بجارہے ہیں تعریف میں ہفت پیکر کی اشعار گارہے
ہیں اہل شہر بیرون در جمع ہیں جابجا فرش بچھائے ہوے لوگ بیٹھے ہیں شغل ناچ راگ کے ہو رہے ہیں
دوکاندار دوکانوں پر لباس فاخرہ پہنے ہوے اشیا کو بیچ رہے ہیں خریدار آئے جس شئے کو پسند
کیا خرید کر لے گئے سیماب نے قریب آکر کہا بسم اللہ آپ دیر میں چلئے سب رئیسان شہر پس پشت
حضور کے ہیں علمشاہ نے دروازے میں دیر کے داخلہ کیا جیسے ہی لفظ بسم اللہ زبان سے نکلا
دروازہ جو بند تھا وہ کھلا دیکھا اندر کا درجہ نہایت تکلف سے آراستہ ہے جھاڑ کنول لگے ہوے ہیں
تخت کے اوپر ایک تصویر ہفت جوش کی بنی ہوئی تاج الماس سر پر دریاے جواہر میں غوطہ زن گرد ہزارہا
تصویریں رکھی ہیں مگر سب سرنگوں کوئی تصویر کلام نہیں کرتی سب رئیسان شہر جو پشت پر علمشاہ کے
ہیں وہ گوش بر آواز ہیں کہ دیکھئے طلسم کشا و تصویر خداوند سے کیا کلام ہوں جمال جہاں آرا دیکھکر سب
مبہوت ہیں ہر ایک کا یہی قول ہے کہ ایسے جوانان حسین تیغ زن صف شکن نگاہ سے ہم لوگونکی نہ گذرے تھے
رعب و دبدبہ و شوکت و اقبال مثل چاکران کمترین دہنے بائیں حاضر ہیں کہ دیکھیں دیر میں کیا گذرے
رستم جو سامنے اُن تصویروں کے آئے مثل اہل اسلام کے صاحب سلامت کی تصویر ہفت جوش نے

جواب وعلیکم السلام کا دیا تین ہزار تصویرین جو گرد بیٹھی ہین قہقہہ مار کر ہنسین کسی نے آواز دی مبارک ہو کسی نے آواز دی افسوس ہی ہفت پیکر کی خدائی کی تباہی کا وقت آگیا ایسے کلمات مختلف تصویرون نے کہے ونگل زبرجدی سامنے تخت کے بچھا تھا بخط جلی اُسپر مرقوم تھا این مقام نشست طلسم کشا رستم اُس ونگل پر بیٹھے سب رئیس امیر دیکھ رہے ہین کہ ملکہ سیماب نے بڑھکر آواز دی کہ ای تصویر خداوند طلسم کشا موجود ہین جو کلام اُنسے کرنا منظور ہو جلد زبان پر لائیے یہ کہکے جھولی شانے سے اُتاری زبان اپنی کاٹی تصویر پر خون کے چھینٹے دیے بڑی بڑی تدبیرین سیماب نے کین تصویر کچھ جواب نہین دیتی سیماب نے قریب اگر کہا یا خداوند آپ طلسم کشا سے کیون نہین باتین کرتے آپ تصویر ہفت جوش علم ستارہ شناسی مین مملو خوشرو خوشخو سب معاملات سے درست حالات طلسم آپ پر ظاہر ہین انکو بیان کیجئے ایسا نہو طلسم کشا کے خلاف ہو جلد بیان کیجئے تصویر قہقہہ مار کر ہنسی آواز دی ای ملکہ سیماب یہ وقت آیا کہ تمنے طلسم کشا کی اطاعت کی تمکو کچھ خوف خداوند نہین اس حسرت سے قتل ہو گی کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تمھارے حال پر گریہ و زاری کرین گے تاج و تخت نصیب نہو گا کوہ و دشت مقام دیوانہ صحرا نورد نام ہم کچھ نہ کہین گے نہ حال بتائین گے طلسم کشا سے کہو تشریف لیجائین کچھ حال یہان سے نہ معلوم ہو گا طلسم کشا نے بہ قہر و غضب طرف تصویر کے دیکھا اور کہا ای ملکہ عالم اب تم اُس مردود سے کلام نہ کرنا ہمارے بزرگان دین خوش آئین ہدایت کرینگے ہم طلسم ضرور جا کر فتح کرینگے اسنے جو بندگان خدا کو برگشتہ کیا سراسر حماقت ہی کسکی طاقت ہی کہ ہمکو روکے تو ہم اب جاتے ہین یہ کہکے تلوار ٹیکی رئیسان شہر مین ایک غریو اُٹھا کہ طلسم کشا سے تصویر نے کچھ کلام نہ کیا کہ بیرون دیر ہنگامہ ہوا آوازین آنے لگین ای طلسم کشا ٹھہر جائیے ایک طائر آتا ہی اُسکی آواز سے یہ امر ثابت ہی کہ کسی سے کہ رہا ہی کہ طلسم کشا کو یہ مناسب ہی بلکہ وہ بہتر ہی کہ یہ مقام طلسم ہفت پیکر ہی یہ جو رئیسون نے آواز دی یا تو طلسم کشا اُٹھتے تھے یا تیغہ کپتیان کو ٹیک کر بیٹھگئے دیکھا سب نے دو دیر پر سناتا ہوا ایک طائر مثل عقاب زمزمہ سرائی کرتا ہوا اندر دیر کے آیا آواز دی ای طلسم کشا نہ گھبراؤ اگر تصویر نے تمسے کلام نہین کیا ہم تمسے بات کرینگے صاف صاف حال بتائینگے صورت فتح طلسم ہفت پیکر سنائینگے دیکھین آپ کیا کرتے ہین یہ کہکے وہ طائر سر پر تصویر ہفت جوش کے بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا اُس زمزمہ سرائی سے یہ صدا آتی تھی نظم

دل جہان جائے وہان اندوہ وحرمان ساتھ ہے
آنکھ پڑجائے جہان وان اشک باران ساتھ ہے

ہر جگہ دل مین خیال شاہ خوبان ساتھ ہے
جسطرف یہ مور جاتا ہے سلیمان ساتھ ہے

دل ہی مین ہی اب بھی خیال گیسوئے پیچان یار
گو کہ ہون آزاد پر زنجیر زندان ساتھ ہے

نرگس شہلا اُگے کیونکر نہ میری خاک سے
مر گیا ہون پر خیال چشم فتان ساتھ ہے

پانؤن کا چکر ہوا یارب یہ دور آسمان
مر گئے پر گردش گردون گردان ساتھ ہے

خار صحرا ہے اگر سوزن تو رشتہ آہ دل
قیس سے لے چاک دل سب کچھ تو سامان ساتھ ہے

گلرخون کے عشق مین گل کھائے ہین اے عندلیب
میرے پہلو مین کہان ہے دل گلستان ساتھ ہے

واہ رے جذب محبت خوب دکھلایا اثر
وہ مرے لاشے کے تا گور غریبان ساتھ ہے

آمد فصل بہاری کی چمن مین دھوم ہے
باغبان آتا ہے اور مرغ غزلخوان ساتھ ہے

کوچۂ محبوب ہے موسیٰ نہین یہ کوہ طور
حاجت مشعل نہین یان داغ سوزان ساتھ ہے

عاشق بیتاب کی اللہ ری بے صبریان
وقف حسرت ہے زلیخا ماہ کنعان ساتھ ہے

لاشۂ رعنا کے ہے ہمراہ بس اک بیکسی
در بدر بیچارہ تا گور غریبان ساتھ ہے

تمام مردمان شہر نے یہ اشعار عبرت آثار اُس طائر کی زبان سے سُنے سب خاموش بیٹھے ہین ہر ایک کا قول ہی یارو یہ طائر کیا کہتا ہی سنو اور مطلب سمجھو دیر تک طائر نے زمزمہ سرائی کی بعد زمزمہ سرائی بسیار کے آواز آئی ای طلسم کشا سالہا سال رنج ومصیبت سہو گے بڑی بڑی سختیان اُٹھاؤ گے مگر حقیقت مین طلسم ہفت پیکر کے فتاح ہو اِن منازل شعبدہ بازی کے سیاح ہو مگرچہ عمر بھی اکتفا کرے جام عمر لبریز نہو اور لڑتے بھڑتے تا بہ صحراے مرغزار پہونچو اور دشت عجائب وغرائب مین قدم رکھو بڑی سختیان ہین کبھی کوئی وہان سے گذرا نہین تم صاحب اقبال ہو طلسم کشائی کا ارادہ رکھتے ہو اتنی چیزین واجب ولازم ہین **کلاہ ہفت گوشہ** بر سر **زرہ ہفت جوش** در بر وتیغہ **ہفت جوہر** در کمر جب یہ چیزین ممکن ہولین تب تلاش لوح کا نام لو شاید تا بہ لوح پہونچو تب طلسم کشائی کی فکر کرو یہ جملہ مین نے اسواسطے بیان کیا کہ کلاہ **ہفت جوش** کا ملنا بس اُن مصائب پر موقوف ہی کہ انسان جن مصیبتون کو اُٹھا نہین سکتا اگر اُن مصائب کی برداشت کی تو زرہ **ہفت جوش** کا ملنا دشوار ہی اسکے بعد تیغہ **ہفت جوہر** ملنا بالکل ناممکن تو پھر تلاش

نوح مین کیون قدم رکھوگے وہ طائر یہ کہہ رہا ہی ملکہ سیماب جادو گر یہ فرما رہی مین قلم دوات ہاتھ مین
اس مضمون کو لکھتی جاتی ہین طائر یہ سب باتین بیان کرکے تصویر کے سر مین سما رہا ہیں اور تم اپنا آواز دیتا تھا
آج داخل مقام ہوتا ہون جب کئی منقار ہین طائر نے سر مین تصویر ہفت جوش کے لگائین سر تصویر
شق ہوا وہ طائر اسمین نہان ہوا سر تصویر کا برابر ہو گیا اسوقت ویرمین صدا ہے ہیہات اور افسوس
بلند تھی تمام مردمان شہر طلسم کشا کے اقبال کے قائل ہوے اطاعت اسلام کی قبول کی لالہ عذار
نے عرض کی ہر چند بغاوت میری باپ پر کھل چکی لیکن جاکر کسی حیلے سے ملون اور رہائی امیر حمزہ
صاحبقران کی تدبیر کرون یہ کہکر لالہ عذار رخصت ہوئی سیمتن نے کہا مین اپنے کو خدمت مین
ہفت پیکر کی پہونچاؤن اشیاے مذکور کے ملنے کی کوشش کرون یہ کہکے سیمتن بھی رخصت ہوئی
نیلم نے اپنے دل سے کہا کہ مین زوجہ عیار کہلاتی ہون فطرت کرون اشیاے مذکور کا پتہ لگاؤن
بیشک طلسم کشا صاحب اقبال ہی شاید کوئی بات پیدا ہو نیلم بھی رخصت ہوئی اب ساٹھ ہزار
سوار و پیدل رستم کے ہمراہ ہین ستیارہ سے صلاح کی فوج مذکور ہمراہ لیکر براے تلاش اشیاے مذکور
قلعہ سیماب سے کوچ کیا کہ وقت پر حال انکا تحریر ہوگا لیکن سیماب پر یہ معرکہ گذرا کہ عاشق صادق
رستم ہی ایک دن سوچی کہ کاہن طلسم مدت سے مجھپر عاشق ہی اور مدت سے خواہان وصل ہی
اُس سے کسی طرح سے چلکر صورت اشیاے مذکور کی دریافت کرون سیماب بھی رستم سے رخصت ہوئی
اب سوار و پیدل رستم نے ہمراہ لئے اور براے تلاش اشیاے مذکور کوچ کیا کہ وقت پر یہ حال تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان جلالت بیان بادشاہ لشکر اسلام کہ ہمراہ انکے صرف فیروزہ بن عمرو عیار ہی پہونچا انکا قلعہ ترکان خونریز پر و دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

پلا ساقیا ساغر امتحان
کہ ہی سر پہ جنگ کا سامنا
کسی جا پہ جم کر طرارا بھرا
کبھی ہی زیر ران دمبدم
نسیم سحر ہی کہ آہوے دشت

لکھون شاہ اسلام کی داستان
دہی رخش کلک جلالت رقم
ہوا ہو گیا جب چھلاوا بنا
دکھاتا ہی چابک خرامی سدا
کہ پھولو نپہ کرتا ہی جم جم کے گشت

کمیت قلم کی روانی دکھاؤ
روانی دکھائے قدم با قدم
وہی مرکب تیز میرا قلم
اڑا ایا کہ جھونکا ہوا کا چلا
کبھی جم گیا کہ طرارہ بھرا

نہ اوراق گل پر نشان تک پڑا
چلا رو مین اپنی جو یہ برقتاب
چھلاوا ہوئے ٹھہرے صبا جا بجا
لڑائی کے بھی رنگ چھیلے ہوئے
کہا بلبلون نے کہ آئی ہوا
کبھی سیر صحرا پہ مائل ہوا
ہوا غل ہوا ہی کہ یہ ہے سمند
سمند سبک خیز ہی بے درنگ
مگر داستان کی مجھے فکر ہے
خبر دشمنون کو بھی ہو جائیگی
کہ سامان جنگ و جدل ہو گیا

کبھی مائل سیر دریا ہوا
یہ ہے لطف سم سے نہ ٹوٹا حباب
روانی کے اطوار بھولی ہوئی
کہ ہے جان پر اپنی کھیلے ہوئے
رخ گل پہ قطرات شبنم بنا
عقاب سبک خیز گھائل ہوا
ہین حیران غزالان فرخندہ پے
جماتا ہی جا جا کے کانٹون پہ رنگ
کہ ہین شاہ اسلام صحرا نورد
کہ ترکون کو آخر حیا آئیگی

روانی کا مضمون ہے بڑھ گیا
جو تیزی پہ آئے مرا باد پا
چڑھا دم کبھی سانس پھولی ہوئی
چمن مین جو اس کا گذر ہو گیا
چھلاوا کبھی ہے کبھی باد پا
گرے تھک کے مرجا پہ آخر پرند
کہ زیر قدم دشت پر خار ہے
قلم کی روانی کا کیا ذکر ہے
چبل چل رہے ہین کہ اڑتی ہے گرد
چل اے توسن کلک شیرین ادا

چہرہ اور رنگ آرایان محفل رزم و پیکار و رونق دہندگان بزم رزم و جنگ فرار اس داستان ضلالت عنوان کو یون تحریر و تسطیر فرماتے ہین شعر مصنف مرصع نگارندۂ خوش ادا چنین مے نگارد بہ لطف و عطا ؎ سابق مین تحریر کر چکا ہون کہ بادشاہ اہل اسلام اس غیرت مین لشکر سے نکلے جملہ فرزندان صاحبقران و سرداران عالی تبار بامید فتاحی طلسم نکل گئے ہین بادشاہ اسلام نے فیروزہ بن عمرو عیار سے صلاح کی کہ مجھکو اب کیا کرنا چاہیے عیار نے عرض کی حضور فرزندان صاحبقران مین سرفراز ہین آپکی جرأت پر سب کو ناز ہے آپ کے والد نامدار رستم سے بگڑے طرف فرنگستان کے گئے آخر رستم پر دباؤ ڈالا اس عظم و شان سے آئے کوئی فرزند صاحبقران کا اس وجلال سے نہ آیا تھا حضور بھی قصد کرین کچھ نہ کچھ مطلب نکلیگا بادشاہ اسلام شب کو برآمد ہو مرکب خنگ سیاہ قیطاس پر سوار ہوے صرف فیروزہ کو ساتھ لیا اور نکل گئے کئی مہینہ کوہ و دشت و بیابان مین سرگردان پھرے قضائے کار ایک روز ایک دشت سبزہ زار مین گذر ہوا چونکہ کئی مہینے سفر مین گذرے تھے صحرا اسے سبزہ زار جو دیکھا شب کو اسی جگہ پر مقام ہوا صبح کو جو اٹھے فرمایا اے فیروزہ آج اسی دشت کی سیر کرین کل یہان سے چلین فیروزہ نے بھی قبول کیا پشت مرکب پر سوار ہوئے دشت کی سیر کر رہے ہین اتفاق سے یہ سرحد قلعۂ ترکانیان ہی ترکان خونخوار پہلوان زبردست اس ملک کا حاکم ہی تخت پر بیٹھا ہوا ہی

سامنے نخل وحی نصب ہی کہ ایک پتا اُس سے گرا پتہ ملا کہ ای ترکان تیری سرحد مین بادشاہ لشکر اسلام سیر کر رہے ہین جا کے گرفتار کر خدمت مین قدرت کی پہونچا یہ دیکھتے ہی ترکان نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو لشکر کمربندی کرنے لگا عیار سے کہا ذرا جا کے دیکھ تو کتنے لوگ اُنکے ساتھ ہین عیار اسکا سمند سبکرو برائے خبر چلا دشت مین دیکھا ایک تاجدار عالی وقار ایک عیار ساتھ سیر بیابان مین مصروف ہین یہ حال دیکھکر سمند سبکرو بھاگا اکر ترکان خونخوار سے اطلاع کی کہ ای پہلوان دوران ایک تاجدار معشوق وضع دشت سبزہ زار مین مصروف صید ہین طائران صحرا انکی کمند زلف مین قید ہین ترکان نے کہا بڑے شرم کی بات ہی اکیلے پر فوج لے کے جاؤن یہ گینڈے پر اکیلا سوار ہوا عیار کو ساتھ لیکر چلا بادشاہ اک نخل کے سائے مین ٹھہرے ہین عیار حاضر خدمت ہی کہ بادشاہ نے دیکھا ایک طرف سے گرد اُٹھی ایک پہلوان دیو خصال کرگدن مست پر سوار سامنے سے پیدا ہوا جمال جہان آرائے بادشاہ پر جو نگاہ پڑی اور زیادہ گمان ہوا کہ اس معشوق کا زیر کرنا کتنی بڑی مشکل ہی وہین سے للکارا او جوان تو کون ہی کہ دشت عملداری شیران دشت نبرد مین سیر کر رہا ہی بہتر یہ ہی کہ گھوڑے سے اُتر کر رکاب مابدولت کی تھام لے ہر چند کہ خاص تیرے مقدمہ مین حکم خداوندی بنام میرے وحی ہوئی کہ گرفتار کر کے روانہ کرو لیکن مین خطا معاف کرا دونگا تجکو اپنا رفیق بناؤنگا بلکہ کیا عجب ہی کہ بادشاہ لشکر کردون بادشاہ نے جواب دیا کہ او مغرور عقل وفراست سے دور کیا بکتا ہی ترکان خونخوار مقابلے مین جا پڑا نیزہ چلنے لگا بادشاہ نے چند طعنون مین نیزہ نکالا ترکان نے ہاتھ تلوار کا مارا بادشاہ نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا ترکان بھی لپٹ پڑا دونون زمین پر اُترے کشتی ہونیلگی دو پہر کامل کشتی ہوئی آخر بادشاہ اسلام نے زیر کیا کندہ زانو سینہ پر رکھکر فرمایا شناخت مین پروردگار عالم کی کیا کہتا ہی ترکان خونخوار نے دیکھا اب جان جائیگی مکر سے کہا مین تابعدار ہون قلعہ مین چلئے تخت سلطنت پر قدم رنجہ فرمایئے بادشاہ نے چھوڑ دیا ترکان بادشاہ کو لیکر قلعے مین آیا بادشاہ کو تخت پر بٹھایا آپ مصروف خدمت ہوا تھوڑے ہی عرصے مین شراب مین بیہوشی ملائی بادشاہ کو شراب پلا کر بیہوش کیا آواز دی آہنگرون کو بلاؤ بادشاہ کو مسلسل کرایا اب بادشاہ وعیار کو ہوشیار کیا کہا ای سمند سبکرو قدرت کس کوہ پر ہین یہ حساب لگاؤ کہ تین دن سفر مین گذرینگے چوتھے دن کس کوہ پر جاؤن جو قدرت کو وہان پاؤن سمند سبکرو نے تھوڑے عرصے کی فکر کے بعد عرض کی کہ حضور کوہ زبرجدی پر تشریف لیچلین

آج سے چوتھے روز کوہ زبرجدی پر ظہور خداوند ہوگا ترکان اُسی وقت ساٹھ ہزار فوج لیکر بادشاہ وعیار
کو ارا سے پر سوار کرکے قیدیکے چلا دو دن برابر رہروی کی تیسرے دن پہر دن رہے ایک دشت مین گذر ہوا
بارگاہ استادہ کرائی مع لشکر اُترا یہا ہی خود ٹہل رہا ہی کہ صحرا سے گرد اُٹھی ایک پہلوان گینڈے پر سوار بارہ ہزار
سوارون سے شکار کھیل رہا ہی عیار نے خبر دی آپکے بھائی صاحب ہیکلان خونخوار شکار کھیل رہے ہین
بھائی کا نام سنکر گینڈے سے اُترا پیدا سامنے ہیکلان کے آیا ہیکلان چھوٹے بھائی کو دیکھ گینڈے
سے اُترا دونون بھائی آپسمین بغلگیر ہوے ہیکلان نے پوچھا ای برادر خلاف عادت کس فکر مین اسطرف
آئے ہو کہان جاتے ہو اصل مین کیا ارادہ ہی ترکان خونخوار نے ہنسکر کہا ای برادر مسلمان اپنی جرأت پر
بڑا ناز کرتے ہین مین نے بادشاہ لشکر اسلام کو دوپہر لڑکر زیر کیا اُنکو قید کرکے بخدمت خداوند طرو کوہ
زبرجدی لیے جاتا ہون ہیکلان نے کہا ای بھائی بادشاہ لشکر اسلام سعد بن قباد ہین وہ تو بڑے
صف شکن و تیغزن مشہور ہین سلطنت لشکر بزور شمشیر لی آنکا گرفتار کرنا تو نہایت دشوار تھا تمنے کیونکر گرفتار
کیا کہا ای برادر مقابلہ پڑا مین نے نیزہ نکالا اسنے ہاتھ تلوار کا مارا مین نے تلوار چھین لی کمر مین ہاتھ ڈالکے
اُٹھا لیا دوپہر البتہ وہ مجھسے لڑا آخر ہانپنے لگا مین نے زیر کیا میرے پاس قید اُسکی موجود ہی ہیکلان
حیران ہوگیا کہا ای برادر مین ذرا چلکر دیکھون وہی شخص ہی یا اور کوئی جوان ہی ترکان بھائی کو اپنے ہمراہ
لیکر بارگاہ مین آیا عیار سے اشارہ کیا سمجھا کے قیدی کو بارگاہ مین لا عیار گیا کہا ای سعد بن قباد
بڑے بھائی ترکان کے آئے ہین ترکان نے کہا ہی قید سے رہا کرونگا جان بخشی کردونگا جو میرے
بھائی صاحب دریافت کرین کہدینا ترکان نے مجھکو زیر کیا فوراً رہا کرینگے سعد نے کہا یہ ہی
کہدینگے سمند سبکرو خوشی خوشی زنجیر تھام کر بادشاہ کو بارگاہ مین لایا بادشاہ نے آتے ہی مثل
اہل اسلام کے صاحب سلامت کی ہیکلان نے کہا ای سعد شہریار رسّی جل گئی رسّی کا بل نہین جلا بادشاہ
نے فرمایا کیسی رسّی کیسا بل کیا کہتا ہی ترکان بول اُٹھا مین نے آپکو بزور زیر کیا یا نہین بادشاہ نے کہا
ایسا ہی ہوگا ہیکلان ہنسا کہا ای شہریار یہ کیا کہتے ہو سعد نے کہا اِنکی بات کا یہی جواب ہی ہیکلان
نے کہا آپکو زیر کیا یا نہین بادشاہ نے کہا ہان صاحب زیر کیا ہیکلان نے کہا اب مجھکو یقین نہین آتا
بادشاہ نے کہا شاید تمھارا گمان صحیح ہو جب تو ترکان بگڑا کہا ای سعد یہ کیا کہتے ہو صاف صاف کہو
جب تو بادشاہ نے جھلاکر جواب دیا کہ او ترکان مکاری کی باتین کرتا ہی مکر سے گرفتار کیا بھائی کے

سامنے آبرو بڑھاتا ہی ترکان خونخوار بگڑا کہا ای سعد ابھی قتل کرونگا جھوٹ بولتے ہو او عیار قیدخانے مین لیجا ابھی دار استاد ہو لیجا کر قتل کرو جھوٹے کی یہی سزا ہی سمند عیار نے بد لگامی کی سزر زنجیر کو کھینچا کہا ہمنے تمکو کیا سمجھا تھا تمنے اُسکے خلاف کیا اب قتل کئے جاؤ گے یہ کہکے زنجیر جو کھینچی خار دار تھو اجلو ہمنے بچیے سعد نے زنجیر کو جھٹکا دیا سمند نے جھٹکا سہکر ہی ماری کہ عیار کا سر پھٹا غصے مین آکے نعرہ شیرانہ کیا نظم

شعلۂ شمشیر سان شمع جگر سوز من	گرمی بازار عشق از تف خون من است
خانۂ تاریک و تنگ بستہ بزنجیر عشق	بشکنم این بند را وقت جنون من است
بر سر دار فنا خانۂ غوغاے من ما	باک نہ دارم ز دار چوب ستون من است

یہ کہکے قید کو توڑا ایک پہلوان نے جھپٹ کے ہاتھ مارا بادشاہ نے کلائی تھام کر تلوار چھین لی اُسی کی تلوار سے اُسکو قتل کیا نعرہ کرکے لڑنے لگے نعرہ شاہ سعد منم شاہ شاہان فریدون حشم + بہار گلستان کاوس وجم + ترکان نے اشارہ کیا اس جوان کو مارو کل افسران فوج اپنے اپنے مقام سے اُٹھے بادشاہ لڑتے بھڑتے باہر نکل آئے ایک سوار کو مار کر گھوڑا لیا مصروف جنگ ہوے ترکان و ہیکلان نے بڑھکر فوج کو ترغیب دی شاہ اسلام شیرانہ مصروف جنگ ہین لیکن ترکان و ہیکلان ملکر پشت پر آئے بادشاہ کو زخمی کیا ہر چند کہ بادشاہ زخمی ہین لیکن رستمانہ مصروف جنگ ہین کافرون کی شمشیر زنی سے نہایت تنگ ہین بادشاہ کی مشکلین سخت ہین اول زخم دار دوسرے یہ کہ مرکب غیر کا زیر ران یکہ و تنہا لڑ رہے ہین ہر مرتبہ چاہتے ہین افسران فوج پہ جا پڑون لیکن یہ دونون لینا لینا کر رہے ہین ہر مرتبہ فوج کا بلوہ ہوتا ہی بادشاہ اسلام اپنے کو بچاتے ہین جب فوج کا بلوہ انتہا سے زیادہ ہوا پریشان ہوے دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کئے پکار اُٹھے کہ اے عاجز نواز ای کریم کارساز ای رب بے نیاز وقت مدد ہی مدد فرما اس مجبور و ناچار کو بچا نظم

منورست بہر سمت نیر توحید	ز شرق و غرب نماید جمال این خورشید	خداے واحد و بیمثل و لاشریک و وحید
خداست مظہر تفرید و جامع تجرید	شناخت ذات خدا ہر کہ از صفات شناخت	بدید ہر کہ خدا را بچشم باطن دید
بدل کنند پرستش خداے واحد را	مجردان محبت بگوشۂ تجرید	کند چہ شرح زبان بیان بعجز لفظ
کہ ہست ذات و صفاتش برون ز دید و شنید	خداست واقف ماضی و حال و استقبال	خداست واقف پیش و پس و قدیم و جدید
بہ تیغ تیر محبت ہر آنکہ گشت شہید	چو خضر گشت در این دہر زندۂ جاوید	گداے درگہ پاکش فقیر و دولتمند

امید دار عنایت ہمہ شقی و سعید
خداست قاضی ہر آرزو و اہل مراد
خداست موجد ایجاد وقت ہر تجرید
بشاہراہ طریقت نہاد پا سالک

خداست مالک و حاکم بآسمان و زمین
خداست حاصل آمال صاحب امید
ز لینت آئینہ [illegible] چون [illegible]
بہ رہنمائی باطن چو راہ راست بدید

خداست حاضر و ناظر بہر قریب و بعید
خداست کاتب قدرت بوقت ہر تحریر
عیان ز مطلع دل نور کبریا گردید
بادشاہ نے جو بیقرار ہو کر دعا کی

یقین تھا کہ گھوڑے سے گریں کہ بقدرت سبحان لم یزل و عزت بے بدل از پردہ بیابان گرد سے برخاست نقابدار
بادلہ پوش مرکب باد رفتار پر سوار پشت پر بارہ ہزار جوان مسلح و مکمل رہوار روی کرتا ہوا آتا ہے عیار مثل گلدستے
کے رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے بڑھکر نقابدار کو خبر دی کہ سعد شہریار کفار [illegible] پھنسے ہوئے ہیں قریب ہے کہ گرفتار ہوں
یہ سنکر نقابدار بیقرار ہو گیا وہیں سے مرکب کو بڑھا کر نعرہ کیا نقابدار بارہ ہزار سوار سے آپڑا اسی ہزار سوار غنیم
شیر [illegible] بھرتا ہوا چلا افسران فوج کو حکم دیا سعد کو جا کر بچاؤ بارہ افسر شیر صولت لڑتے ہوئے قریب
بادشاہ کے آئے بادشاہ پر وہ وقت تھا کہ سر زخمی شانہ و پشت و پہلو انتہا کے زخمی پشت مرکب پر
جھوم رہے ہیں ایک افسر نے آکر شانہ تھاما کہا ای شہریار ہوشیار ہوجیے نقابدار بادلہ پوش آپ کی
مدد کو آیا بادشاہ نے آنکھیں کھولیں نقابدار کو جو لڑتے ہوئے دیکھا ٹھٹکا نہ جا پڑے جسکے ہاتھ مارا اُسکے
دو ٹکڑے کئے نقابدار نے جو پشت سے جا کر سعد کو دیکھا ساتھ والوں سے تعریفیں کرنے لگے
فرمایا کہ یارو دیکھتے ہو کس لطف سے لڑ رہے ہیں ماشاءاللہ شیر ہے کہ رمہ گوسپندان میں گرا ہے کس
لطف سے لڑ رہا ہے بڑے بڑے افسروں کو مارا بڑے بڑے کافروں کو للکارا انتہا کا زندار ہے مگر
کس لطف سے لڑ رہا ہے کسی کی مجال ہے کہ اس شیر کے منھ پر جائے یا ہاتھ اٹھائے یہ کہکر نقابدار
لڑتا ہوا قریب سعد پہونچا سعد نے دیکھا نقابدار کی کلغی تاج کی چمکتی ہوئی ہے [illegible] نقاب چہرہ بے نظیر
پر ہے لیکن مانع حسن و جمال نہیں یہ مضمون شاعر کا صادق آتا ہے فرد کیا تن نازک ہے جان کو بھی حسد جس تن
پر ہے کیا بدن کا رنگ ہے تہ جس کی پیرہن پہ ہے سعد نے رعب و دبدبہ نقابدار کا دیکھکر جھک کے
سلام کیا نقابدار نے برخوردار کہا سعد کو ناگوار گذرا تیور پر بل پڑ گئے فرمایا ای نقابدار بہادر آپ کیوں
آن کر میرے شریک ہوئے بڑا آپ کو اپنی جرأت پر غرور ہے بسم اللہ حریف ہو آئیے نقابدار سنکر ہنس پڑے
کہا ای بہادر ای بحر جرأت کے بے بہا در تم نہ سمجھے ہم تمہارے حامی ہیں تمہارا کون مقابلہ کر سکتا ہے میرے
برخوردار کہنے پر آپ بگڑے ہیں ای فرزند اسکا حال کھلیگا مجھکو معاف فرمائیے اس عجز سے نقابدار نے

کہا کہ سعد نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا لڑائی مین دونون شیر مصروف تھے تماشا دیکھتا ہے ہیکلان ترک
کہ بڑا قوی تن اور قوی من ہی گینڈے پر سوار لڑتا ہوا آتا تھا سعد نے آواز دیکر کہا اور وہ کہان جاتا ہی مردان
خدا کے مقابلہ مین آنوا حوال جرأت کھلے ہیکلان نے جو شیر کو غصے مین پایا تب کہا کہا اے شہریار میری
تقصیر ہی مین نے کچھ سرکار کے ساتھ مکر نہین کیا میرے بھائی نے جو خیال کی سزا بھی وہی مستحق ہی سعد نے پھر کر
ترکان پر حملہ کیا ترکان نے ہاتھ تلوار کا مارا شاہ نے تلوار کو تلوار پر روکا جیسے ہی وہ تلوار پھر کر بچا تب ایسے
سے ہاتھ نکالا کہ ایک ہاتھ مارا کہ ترکان کے مع گینڈے چار ٹکڑے ہوئے ترکان کا مارا جانا ہیکلان کے پہنچ سے
گو دیکر قدم بوس ہوئے دیتا کہا اے شہریار مجھے اطاعت کی کیا مجال ہی کہ آپ سے لڑسکون آپ شیر بیشۂ جرأت نہنگ دریا میدان جلالت
ہین اس کیفیت مین آپ نے ترکان ایسے گبر کو ایک ضرب شمشیر سے دو ٹکڑے کیا فوج کو پکار کر آواز دی مین نے
اطاعت کی خبردار کوئی ہاتھ نہ اٹھائے کل فوج نے بادشاہ اسلام کی اطاعت قبول کی نقابدار اسی وقت
رخصت ہو کے طرف صحرا کے چلا گیا ہیکلان خونخوار سے چلتے چلتے کہہ گیا کہ اگر کسی طرح کا مکر اس شہریار کے
ساتھ کیا تو مجھکو کسی مقام پر جانتا برابر سر پر پہونچیگی یہ کہکر نقابدار طرف صحرا کے چلا گیا ہیکلان شہریار کو اٹھائے
ہوئے قلعہ ترکان مین آیا یہان عملداری شہریار کی جاری ہوئی گنز وسکہ نام پر بادشاہ اسلام کے جاری ہوا ایک ہفتہ
قلعہ ترکان مین قیام کیا بہزاد ترک بیٹا ترکان خونخوار کا کہ مان اسکی لیکر بھاگ گئی تھی اسکو تلاش کرکے بلوایا
بہزاد کو تخت پر بٹھایا قلعہ ترکان اسکے سپرد کیا اب ہیکلان کو ساتھ لیکر چلے ہیکلان خونخوار راہ مین کہتا
تھا کہ مقصود خان ترک میرا برادر نسبتی ہی نہایت زبردست ہی اکثر قلعہ پر چڑھ آتا ہی ہزارہا بندگان خدا
اسکے ہاتھ سے مارے گئے سال مین دو تین مرتبہ آکے آفت برپا کرتا ہی چاہتا ہی قلعہ لے لون مین قلعہ
بند کر لیتا ہون میرا سردار نعمان ترک ہی اسکو حاکم کرکے قلعۂ ہیکلانیان کا آیا ہون خدا خیر کرے
معلوم ہوتا ہی وہ ظالم چڑھ آیا ہی سعد نے گھوڑا بڑھایا ہیکلان نے کہا اے شہریار وہ بڑا زبردست ہی
سمجھ کے اس سے مقابلہ کیجئے کا توپ کا بند ہونا باعث خرابی کا ہی سعد نے گھوڑا بڑھایا ہیکلان
منت کرتا ہوا ساتھ چلا سعد فرماتے ہین بھائی تم لشکر کے ساتھ آنا مین جا کر اسکو روکون بھیجا کو
تو کون بدعت نہ کرنے پائے ورنہ غضب ہوگا ہیکلان نے کہا اے شہریار میرا انہونا اور باعث
خرابی ہی مجھکو دیکھکر کسقدر رکتا ہی آج تک میرا اسکا مقابلہ نہین ہوا یہ کہتے ہوئے سامنے قلعے کے
پہونچے دیکھا مقصود خان ترک خندق پر کھڑا ہوا اہل قلعہ کو للکار رہا ہی نعمان منت کر رہا ہی

تنہا ہو تو جاہ پاوان ای ستم وقت تجھسے نہین رکسکتا ہیکلان ترک قلعہ مین تھا برابر سے مقصود کو دیکھے کہو
آجاسے پھر آپ کو اختیار ہے مقصود نہین مانتا یہ معاملہ دیکھکر ہیکلان ترک گیا سے کو دیکھا سے کہ جہ پنا
آواز دی او ظالم کہان جاتا ہے مین آ پہونچا سعد نے ہرچند روکا مگر ہیکلان نے نہ مانا تھا یہانتک مقصود
کے پہونچا نیزے سے مین دونون برابر رہے تلوارین کھینچین مقصود نے ہاتھ مارا ہیکلان زخمی ہوا مقصود نے
نے چاہا سر کاٹ لون سعد کو نہایت غصہ آیا وہین سے نعرہ کرکے جا پڑے مقصود نے جو سعد شہریار کو
دیکھا جمال بیثال دیکھا آواز دی اے جوان تو نے دیکھا کہ مین نے ہیکلان کا کیا حال کیا کیون مجھسے مقابلہ
کرتا ہے ایک ہاتھ مین دو ٹکڑے کرونگا میری تلوار بے پناہ ہے سعد نے کہا وار تو کر اسنے نیزہ مارا سعد نے
نیزہ اسکا توڑ ڈالا اسنے ہاتھ تلوار کا مارا سعد نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کشتی ہونے لگی سعد نے جو کھینچ
کر کھینچا وہ چاہا دونون شانے چت سعد چھاتی پر سوار ہوے فرمایا شناخت ہوئی مین کون ہون کیا
کرتا ہے مردان فوج مقصود کے دوڑ پڑے تیر جوان سب نے مارے کھٹنہ ذرا ڈھیلا ہوا مقصود
نکل بھاگا سعد بھی پشت مرکب پر سوار ہوے ان سب سے لڑنے لگے اس عرصہ مین فوج ہیکلان کی
بھی آگئی دونون لشکر لڑ گئے ہیکلان نے جو سعد شہریار پر بلوہ دیکھا صبر نہو سکا ہرچند کہ زخمی تھا زخم
باندھکے جا پڑا بادشاہ اسلام لڑتے بھڑتے قلب فوج تک پہونچے مقصود نے پھر ہاتھ مارا شاہ نے
تلوار چھین لی کمر مین ہاتھ ڈال کے اٹھا لیا قصد کیا کہ زمین پر مارون استخوان چور چور ہون مقصود
پکارا اٹھا اے شہریار الامان جب تک زندہ ہون غلامی سے انکار نہ کرونگا سعد نے چھوڑ دیا فوج کو اسنے
منع کیا کہ یاور جنگ نہ کرو مین نے اطاعت اختیار کی قلعہ کھولکر نعمان ترک بھی نکل آیا مشرف بہ شرف
اسلام ہوا ہیکلان و مقصود ترک و نعمان انتظام سواری شہریار کرتے ہوے قلعہ ہیکلان مین آئے اس
قلعہ کو بھی اسلام آباد کیا تخت پر بیٹھے ہیکلان و مقصود و نعمان ڈنگلون پر بیٹھے سعد نے کہا اے
ہیکلان طلسم ہفت پیکر کا قصد رکھتے ہین تمکو کچھ رستہ معلوم ہے کس طرف سے جائین لوح طلسم کہان تلاش
کرین ہیکلان یہ سنکر بیقرار ہوگیا کہا اے شہریار یہ خیال خام و تصور ناتمام ہے دل سے نکال دیجئے تا
طلسم ہفت پیکر جانا بہت دشوار ہے یہان سے بارہ کوس پر پہاڑ ہے کہ اسکو کوہ زبرجدی کہتے ہین
کل وہان میلہ ہوگا تصویر سنگی ہے وہ مثل انسان کے باتین کرتی ہے ہر ایک کے دل کا حال بتلاتی ہے اگر
مناسب ہو مخفی ہوکر چلئے یقین کامل تو یہ ہے کہ فورا وہ تصویر آواز دیگی آپ کی شناخت کی سارا سلسلہ آپکا

دشمن ہو جائیگا اگر دس ہزار بہادر ہون تو وہان سے نکلنا دشوار ہی تمام خلقت انبوہ انبوہ آ کے جمع ہوتی ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا انشاءاللہ کل دیکھنا کیا ہوتا ہے لیکن ای برادر تم ہمارے ساتھ نہ چلو ہم اکیلے کوہ زبرجدی پر جائینگے سیکلان و مقصود نے کہا غلام ضرور ساتھ چلینگے اس چلنے سے مراد یہ ہی کہ چلکر آسکے اختیارات کو دیکھین اور پلٹ آئین فساد کا قصد نہو پلٹ کے پھر آپ کو اختیار ہی مقصود و سیکلان و نعمان مع پانچ ہزار جوانون کے بہ صد تہمات تجاہل ہمراہ ہوے رات ہو روانہ ہوے بارہ کوس راستہ طی کر کے ایک صحرا مین پہونچے نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی سیکلان نے کہا یہ وہین سے صدا آتی ہی رؤسا و امرا قصبات و قریات سے آ رہے ہین انھین کے ساتھ کے یہ باجے بجتے ہین اس جا ٹھہر جائیے جب اچھی طرح صبح ہوے تو چلئے تاریکی مین کیا معلوم ہوگا سعد اُس صحرا مین اُترے نماز دوگانہ پڑھی فوج کو آراستہ کیا جب آسمان کا میلہ درہم و برہم ہوا تماشہ بینان ثوابت و سیارگان رخصت ہو کر شہر مغرب مین گئے روشنی نے تمام عالم کو گھیرا طائر درختون پر زمزمہ سرائی مین مصروف ہوے ہر ایک طائر اپنی زبان مین صفت ہفت پیکر کر رہا ہی آشیانون سے نکلتے ہی آواز دیتے ہین یا خداوند ہفت پیکر تیری خدائی برحق ہی تمام جنگل سے یہی آواز آتی ہی شاخین جھوم جھوم کے صدا دے رہی ہین یا ہفت پیکر دیتی ہین غنچون کے چٹکنے مین یہی صدا ہی پھولون کے کھلنے کا یہی مدعا ہی غزال اُچھلتے کودتے کچھارین بھرتے ہوے نکلے آواز یا خداوند ہفت پیکر دیتے ہوے صحرا مین جا کے غائب ہو گئے کچھار مین بھی شیر یہی آوازین دیتے ہین نام ہفت پیکر کا بہ بزرگی لیتے ہین سعد لاحول پڑھتے ہوے مرکب سے اُترے تلوار کمر سے لگی ہی ڈھالتے باندھے ہوے مقصود و نعمان و سیکلان قریب پانچ ہزار جوان و پیدل مرکبون کو صحرا مین چھوڑ اسائیسون کے سپرد کیا طرف کوہ زبرجدی کے چلے اُس صحرا سے نکل کر دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ تکلف یہ کہ سارا پہاڑ زبرجد کا ہی اُسپر ایک دیر دیر مین تصویر سنگی برہنہ کھڑی ہے گرد تاجدار و گھنٹہ نواز و ناقوس نواز پوجا پاٹ کر رہے ہین ہار پھول اسقدر چڑھایا ہی کہ تصویر اُسمین مخفی ہو گئی ہی ایک جانب چند نازنینان ماہ پیکر وسیمین بر ساز درست گانے مین چالاک و چست یہ غزل گا رہی ہین

نظم

سینہ کوبی سے زمین ساری ہلا کے اُٹھے
آج اُس بزم مین طوفان اُٹھا کے اُٹھے

کیا علم دھوم سے تیرے شہدا کے اُٹھے
یان تلک روئے کہ اُسکو بھی رُلا کے اُٹھے

دل سے کیونکر نہ دھوان ساتھ ہوا کے اُٹھے
شعلہ ہاے تپ غم سینہ جلا کے اُٹھے

گر نہو دل مین خیال نگہ خواب آلود
درد کیا کیا اثر خفتہ جگا کے اُٹھے

شمع کے چہرہ کا محفل مین جو منہ کور ہوا
دل چرا بیٹھے تھے جب آنکھ چرا کے اُٹھے

گو کہ ہم صفحۂ ہستی پہ تھے اک حرف غلط
لیک اُٹھے بھی تو اک نقش بٹھا کے اُٹھے

ہو عذاب شب یلدا سے رہائی یارب
زلف منھ سے کہین اُس مہر لقا کے اُٹھے

اُف ری گرمی محبت کہ ترے سوختہ جان
جس جگہ بیٹھ گئے آگ لگا کے اُٹھے

مین دکھاتا تمھین تاثیر مگر ہاتھ مرے
ضعف سے کے ہاتھ سے کب وقت دعا کے اُٹھے

سوزش دل سے ہوا کیا ہی مین پانی پانی
وہ جو پہلو سے پسینے مین نہا کے اُٹھے

جی ہی مانند نشان کف پا بیٹھ گیا
پانون کیا کوچے سے اُس ہوش ربا کے اُٹھے

شعر مومن کے پڑھے بیٹھکے اُسکے آگے
خوب احوال دل زار سنا کے اُٹھے

گانے پر اُن نازنینان مہ جبین کے تاجداران جلیل و حاضرین وقت وجد مین ہین تعریفین کر رہے ہین کوہ پر ہنگامۂ عظیم برپا ہی تصویر بھی باتین کر رہی ہی بادشاہ مع ساتھ والون کے یہ تماشا دیکھتے ہوے قریب کوہ پہونچے کہ ایک جھونکہ ہواے گرم کا چلا معلوم ہوا کہ منہ پھُنک گیا قصد کیا کہ گھاٹیون کو طی کرین بالاے کوہ پہونچین کہ تصویر نے جماہی لی منھ سے دھوان نکلا آواز آئی ای بندگان من آگاہ ہو کہ سعد شہریار بادشاہ لشکر اسلام تماشہ اس کوہ فلک شکوہ کا دیکھنے کو آئے ہین فلان مقام پر ٹھہرے ہین چہار جانب سے گرفتار کر لو یہ تصویر نے آواز دی تمام میلے والے سعد شہریار پر چلے لباس کا نقشہ بتادیا نقشاً نقشاً پتہ دیا سعد نے تلوار کھینچی نعرہ کرکے جا پڑے ہیکلان و مقصود و نعمان ترک بھی تلوارین کھینچکر لڑنے لگے پانچ ہزار جوانون نے تلوارین کھینچ لین مصروف جنگ ہوے میلے مین عجب غدر ہوا دوکاندار چاہتے ہین بھاگین بسبب محبت دوکان کہ جو اسباب اُس پر چنا ہوا ہی چاہتے ہین سب کو لیکر بھاگین بلوہ جو ہوا اسباب لٹنے لگا تصویر نے آواز دی ارے نابنجارو تم یہ کیا کرتے ہو ایک کو ایک لوٹتا ہی ایسا نہ کرو دشمن کو گرفتار کرو تصویر نے جو کئی مرتبہ آواز دی سب میلے والون نے بلوہ کیا سواران جنگی کے سامنے کب ٹھہر سکتے ہین آدمی پر آدمی گر رہے ہین دوکانین پامال ہو رہی ہین خداوند ہفت پیکر کا نام لیکر پکارتے ہین یا خداوند اس آفت سے بچائیے دشمن کو گھیر کر مار لو آپ ہی کہتے ہین اور

آپ ہی بھاگتے ہین سعد شہریار کی برق شمشیر جو چمکی ہزارون کافر واصل جہنم ہوئے ہنگامہ گیرودار بلند
آخر سیلے والون سے انتظام نہ ہوا ہزارون لاشے پڑے تڑپ رہے ہین دریائے خون جاری ہے اتنا ہی کہ
تو پانچ ہزار جوان مرکب ہائے تازی پر سوار لڑتے بھڑتے اب جو میدان مین آئے جھم کر جو لڑنے لگے ہنگامے
ڈالدئیے لاکھون کافر قتل ہوئے تصویر نے آواز دی او برجید فوج خداوند کو بلا ایسا نہو کہ بھر کے نکل جائین
تو غضب ہوگا برجید نے پکار کر آواز دی اے فوج دریا موج خداوندی جلد آکر اس معرکہ کو سنبھالو ایسا نہ ہو
مسلمان نکل جائین برجید نے جو یہ آواز دی گوشۂ کوہ سے بیس ہزار سواران زرین پوش نکلے آگے آگے
ایک افسر نعرے کرتا ہوا مسمی سہمان سردار خونخوار باشیدا ہے مسلمانان تلوارین پھینکدو رومال سے
ہاتھ باندھو سامنے قدرت موجود ہین خطا معاف کرینگے ایسا نہو سنگ سیاہ کردین یہ جرار تبرا بہادر
صف شکن تیغزن کب مانتے ہین ایک طور سے شمشیر زنی کر رہے ہین سہمان آکر گرا سر صف جنگ
ہوا پادشاہ اسلام کی جانب للکارتا ہوا چلا کہ اے بادشاہ لشکر اسلام تمھارے مرتبہ مین کمی
نہو گی قدرت سرفراز کرینگے تاجدار تمھارے مرتبہ پر ناز کرینگے سعد نے للکار دیا کیا بکتا ہے کچھ
جوہر جرأت دکھلا تلوار کھینچکر آ حال جرأت کھلے تیرے خداوند کی حقیقت معلوم ہو اگر پہاڑ پہ پہونچون تو
تصویر کو توڑکر پھینکدون اُسکے عظم وشان کو خاک مین ملا دون افسوس ہے تا بکوہ نہ پہونچے ورنہ
ہم تصویر کے رنگ دکھاتے سہمان آپڑا سعد پر ہاتھ تلوار کے مارنے لگا سعد وار کو اُسکے ہر دم
خالی دے رہے ہین کئی وار روکے آخر خبردار کہکے ہاتھ تیغ قمقام کا مارا برق شمشیر گری
سپر فولادی کے دو ٹکڑے ہوئے سپر کو کاٹ کے خود کو کاٹا سر اسر کلہ جبڑا کاٹا صراحی گردن سے مانند
قطرۂ آب صندوق سینہ سے مانند سیماب بنائے حیات کو ویران وبرباد کرکے مع گینڈے چار ٹکڑے کئے
ہیکلان وغیرہ نے یہ جو دیکھا کہ سعد نے ہاتھ مارا سہمان کے مع گینڈے چار ٹکڑے ہوئے ادھر تو
سہمان مرکر گرا الا شر ہے سہمان کی بجائے خون کے دھوان نکلنے لگا پیچ وتاب کرتا ہوا اسقدر محیط
ہوا کہ تھوڑے ہی عرصے مین اپنا ہاتھ اپنے کو نہ معلوم ہوتا تھا ہیکلان ومقصود خان ترک وقاآن
کہتے ہین کہ اسقدر دھوین نے پیچ وتاب کھایا اور بلند ہوکر محیط ہوا کہ اپنے ساتھ والے ہم کو معلوم
نہ ہوتے تھے اور صدائین ہیبتناک کان مین آنے لگین ہر مرتبہ یہی آواز کان مین آتی تھی کہ بندگان
منصوب کو گرفتار کرو کوئی ان مین سے بچکر نہ جانے پائے تھوڑی دیر یہ آوازین کان مین آئین بعد اسکے

ہم سب بیہوش ہو گئے نہین معلوم کتنے عرصے کے بعد ہوشیار ہوے اپنے کو اک مکان مین پایا افسر وسوار وپیدل سب ایک ہی حالت مین ہین کہ ہاتھ مین ہتھکڑیان پانؤن مین بیڑیان گلون مین طوق مسلسل اور مطوق اُس مکان مین بیٹھے ہین وہی پہلوان جو بادشاہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا سر سے تو اُسکے خون جاری ہے ہم سبھون کے نام لکھ رہا ہی افسرون سے کہتا ہی کیون یارو تمنے قدرت خداوند کو دیکھا کہ سعد نے اپنے نزدیک مجھکو قتل کیا لیکن قدرت سامنے موجود تھے تلوار کو ممانعت ہوئی کہ زیادہ کاٹ نہ دکھانا کہ ہمارے بندے کو صدمہ پہونچے دیکھ لو سر پر اوچھا سا زخم ہی اب سامنے قدرت کے جاؤنگا سر کے زخم کو دکھا کے صحت پاؤنگا ہیکلان وغیرہ کہتے ہین کہ ہم اس حال کو دیکھکر حیران ہوے تھے کہ یہین کس نے پکڑا اور کس نے گرفتار کیا اور کس نے مسلسل و مطوق کر کے اس مکان مین پہونچایا تھوڑے عرصے مین اُس پہلوان نے ہم سب کا شمار کیا سب کے نام لکھے حیران حیران کہتا تھا ارے تم سب کا افسر اعلی سعد بن قباد بادشاہ لشکر اسلام کہان گیا اسکو تو مین نے خود گرفتار کیا تھا اتنی دیر ہوئی کہ تلوار اُسکی چھین کے بیہوش کیا اُسی مقام پر ڈالدیا تھا اس خیال سے کہ اب قید خانے مین لیکر جاؤنگا پھر جو پلٹ کے آیا اُسکو اُس مقام پر نہ پایا سمجھا تھا تم سب کے ساتھ اسی قید خانے مین ہوگا اب پتہ نہین ملتا جا کے قدرت سے پوچھون یہ کہتا ہوا باہر نکل گیا ہم سب حیران تھے کہ بادشاہ ہمارے کہان گئے ہم لوگ قید ہو کر یہان آئے جنکے اقبال سے امید رہائی تھی وہی ہمارے ساتھ نہین ہین ہیکلان وغیرہ کہتے ہین جس مکان مین ہم تھے چہار جانب اُسمین دروازے لگے تھے دن چڑھا روشنی ہوئی نیر اعظم بلند ہوا اُن سب مکانون کے دروازے کھلے دیکھا ہم نے کہ صاحبقران زمان مع جملہ سرداران نامی کے مقید بیٹھے ہین ہم سب کو دیکھکر پوچھا ہم سب نے حال سعد شہریار کا بیان کیا امیر کو حال سعد سنکر بڑا افسوس ہوا ہم سب جو قید سے بیقرار تھے تخلق تمام فرمایا اُنکو پروردگار کے سپرد کرو تم سب مطمئن رہو جب پروردگار ہمکو رہا کریگا تم لوگ بھی رہائی پاؤگے لیکن یارو تم سب نے کچھ حال رستم کا بھی سُنا سب نے عرض کی ہمین احوال رستم کا نہین معلوم صاحبقران خاموش ہو گئے لیکن اب احوال سہان پہلوان تحریر ہوتا ہی کہ قیدیون کو قید کرنے یہ جو پلٹا راہ کو طی کر کے بر سر کوہ زبرجدی پہونچا اُسی طرح میلہ آراستہ ہی کسی لاش کا پتہ نہین ہی دوکاندار اپنی اپنی دوکانون پر خوش فعلیان کر رہے ہین ایک سے ایک کلام کرتا ہی کہ یارو کیسا

ہنگامہ تھا جس شخص نے بلوہ کیا وہ کیا ہوا بعض کہتے ہین سامنے خداوند ہفت پیکر کے گیا گستاخی
کی قدرت نے اُسکو کہین پھکوادیا یا قید ہوگیا شکر ہی خداوند ہفت پیکر کا کہ سب صحیح و سالم رہے کوئی
قتل نہین ہوا سہمان یہ حال سُنتا ہوا سامنے تصویر کے آیا واسطے سجدے کے سر جھکایا سجدے
کے کرتے ہی زخم سر غائب ہوا پکارکر آواز دی یا خداوند سب قیدیون کو قید خانے مین پہونچا دیا مگر
اُن سب کا افسر سعد بن قباد بادشاہ لشکر اسلام نہین معلوم ہوتا اور سب کو قید کر آیا تصویر سے
ایک آواز ہیبتناک آئی یہ صدا تھی کہ او غافل راز خداوندی کو تو کیا جانے قدرت اُسکو پیدا کرینگے اپنی
فوج کو لیجا تم سب کو بہت تکلیف ہوئی سہمان نے دست بستہ عرض کی قدرت کے حکم مین
مصروف کارگزار ہون ان دشمنون کا خاتمہ کیا ہیکلان و مقصود و نعمان ترک پسر حمزہ کو لیکر یہان آئے
بڑا فساد برپا کیا تصویر سے آواز آئی تو اپنے مقام پر جا تجھے ان معاملات خداوندی مین کیا دخل ہے
قدرت نے جو مناسب جانا وہ کیا پہلوان چلا گیا درۂ کوہ مین آکر اپنے لشکر کا شمار کر لیا سب کو صحیح و
سالم پایا اب حال بادشاہ کا تحریر کرتا ہون کہ سیماب جادو جورستم سے جدا ہوئی پاس کاہن کے آئی
جسکا لقب ہے آفتاب فلک سیر کاہن طلسم ہفت پیکر یہ اپنے مقام پر بیٹھا ہی کہ سیماب آکر پہونچی
کاہن سیماب کو دیکھکر اُٹھا خوش ہوگیا کہا اے ملکۂ عالم آئیے آپ کے حالات سے تو مین آگاہ ہون
آپ کا یہان کیونکر آنا ہوا سیماب نے کہا اے آفتاب فلک سیر ہمارے حال سے تو آگاہ نہین ہوا
رستم فرزند صاحبقران کی مدد کی قلعے مین ہمارے اُنکی عملداری ہوئی مین ایک کار ضروری کو تیرے
پاس آئی ہون کہ تجھسے حال پوچھون کہ کلاہ ہفت گوشہ و زرہ ہفت جوش و تیغۂ ہفت جوہر کس
مقام پر ہے کاہن نے زانو پر ہاتھ مارا کہا اے ملکۂ عالم کلاہ ہفت گوشہ و زرہ ہفت جوش و تیغۂ
ہفت جوہر ایسے مقام پر ہین کہ ملنا اُنکا بہت دشوار ہے خود طلسم کشا اپنی ذات سے تلاش کریگا تو کیا
عجب ہے کہ اشیاے مذکور اُسکو ملین تمھاری جستجو بیکار ہے اپنے کو بچاؤ کوئی ساحر تمھاری تلاش مین نکلا ہے
اُسوقت آفتاب فلک سیر نہایت تکلف سے ملکہ سیماب سے باتین کر رہا ہے کبھی کہتا ہے اے ملکۂ عالم
عاشقان فراق نصیب کی بھی تمکو خبر ہے کئی سال کا زمانہ گذرا ہمکو تمھارے فراق مین جان کو مٹاتے
تمکو کچھ خبر نہین سیماب نے کہا اے آفتاب فلک سیر ہم اسوقت بڑی غرض لیکر آئے ہین
ذرا کتاب مین دیکھو ان اشیا کے ملنے کی تدبیر بتاؤ کہ یہ کیونکر دستیاب ہون کاہن نے کتاب کھولی چند

اوراق دیکھکر زانو پر ہاتھ مارا کہا او ملکہ غضب ہوا سعد بن قباد بادشاہ لشکر اسلام تا بہ کوہ زبرجدی پہونچے مسلے مین ہزارون کو قتل کیا اب قدرت نے فوج عجائب وغرائب کو طلب کیا ہی سہمان مردار خوار آتے ہی آفت برپا کریگا اُسکے شعبدے سے بچنا بہت دشوار ہی اگر ہوسکے جا کے بچاؤ یہ سنکر سیماب گھبرائی بیقرار ہوکر پہلوے کاہن سے اُٹھی سحر کرکے مثل ستارۂ سحری آسمان پر جا کے چمکی سیماب تو سامنے سے کاہن کے چلی گئی کاہن بیقرار ہو اتڑپنے لگا اُسی بیقراری مین پکار اُٹھا نظم

اشک وا اثر وہ نہ اثر باعث صد جوش ہوا	ہچکیون سے مین یہ سمجھا کہ فراموش ہوا
جلوہ افزائی رُخ کے لئے مے نوش ہوا	مین کبھی آپ مین آیا تو وہ بیہوش ہوا
کیا یہ پیغام بر غیر ہے اے مرغ چمن	خندہ زن باد بہاری سے وہ گل گوش ہوا
ہی یہ غم گور مین رنج شب اول سے زیاد	کہ وہ مہر و مرے ماتم مین سیہ پوش ہوا
مجھپہ شمشیر نگہ خود بخود آپڑتی ہے	عاجز احوال زبون سے ستم گوش ہوا
آفرین دل مین رہی خنجر دشمن کے سبب	اپنے قاتل سے خفا تھا کہ مین خاموش ہوا
در دشانہ سے ترا محو نزاکت خوش ہے	کہ مین ہمدوش ہون گو غیر بھی ہمدوش ہوا
تونے جو قہر خدا یاد دلایا مومن	شکوۂ جور بتان دل سے فراموش ہوا

اسقدر کاہن تڑپا یقین تھا روح جسم سے نکل جائے گھبرا کے اُٹھا سوچا کہ ایسا نہو معشوق پر کوئی اُفتاد پڑے چل کے خبر تو لون یہ سوچ کے اُٹھا سحر کرکے ایک عقاب بنا طرف کوہ زبرجدی کے روانہ ہوا لیکن ملکہ سیماب اُسوقت پہونچی دیکھا سعد نے ہاتھ مارا سہمان کے مع گینڈے چار ٹکڑے ہوے دھوان محیط ہوا سارے میدان و کوہ کو گھیر لیا سیماب دیکھ رہی ہی کہ اُس اندھیرے مین سہمان اُٹھا دھوان جو آنکھون مین سعد کی لگا تلوار ہاتھ سے گری سعد گر کر بیہوش ہوے سہمان طرف ہیکلان وغیرہ کے متوجہ ہوا سیماب جو تڑپ کر گری سعد کو اُٹھا لیا لیکر بلند ہوئی چرخ مارتی ہوئی طرف آسمان کے جاتی ہی ایک آواز کان مین آئی ارے عجائب وغرائب خداوندی سے غافل ہوئی خوف خداوندی دل سے بُھلایا سیماب نے پلٹ کے دیکھا ایک عقاب اُڑا ہوا آتا ہی مثل انسان کے پکارتا ہوا کہ ای سیماب کہان جاتی ہی سیماب پلٹ پڑی بائین ہاتھ پر سعد کو لیا آپس مین سحر چلنے لگا دوسرے سحر مین اس نازنین کے ہاتھ پانوٴن مین رعشہ آیا سحر فراموش

دریاے حیرت کا جوش عقاب نے چاہا تڑپ کے گردن سیماب کو اٹھالیجاؤن ایک برق آسمان سے
گری کہ عقاب مذکور کے دو ٹکڑے ہوے ہاتھون پر شاہ کو سیماب نے سنبھالا مرنے سے عقاب کے اندھیرا
ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من عقاب جادو بود سیماب شاہ کو لے چلی تھوڑی دور چلی تھی دل سے
کہتی ہوئی کسنے مدد کی اس ظالم کے سحر سے بچایا نہایت محسن تھا اب مکان پر کاہن کے چلون یہ سوچتی ہوئی
طرف مکان کاہن کے چلی کاہن جو پلٹ کے آیا تلوار کو ڈھونڈھ رہا ہی کہ آسمان سے برق چمکی دیکھا سیماب
آپہونچی سیماب کے پنجے مین سعد دبے ہوے آگے اتری کاہن نے کہا ملکہ جا کے دیکھا کس غضب کا
جلوہ تھا ساتھ والے سب قید ہوگئے انکو تم نکال لائین سیماب نے کہا اے کاہن جو نیکی اہل اسلام کے
ساتھ ہو سکے وہ کر گذرو مین نے کتاب تصنیف کردۂ ہفت پیکر مین دیکھا کہ عمر طلسم تمام ہوئی کاہن نے
کہا اے ملکۂ عالم یہ صحیح ہی مجھے بھی اہل اسلام کے حال پر توجہ ہی لیکن ہفت پیکر کے عجائب وغرائب وہ
ہین کہ اس اقلیم مین کوئی اسکا ہمسر نہین اسکا خوف آتا ہی اب بہتر تمھارے واسطے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سعد
کو لیکر پاس ہفت پیکر کے جاؤ کسی ساحرہ کا نام لینا کہ وہ لئے جاتی تھی مین نے اسکو مار کر چھین لیا خدمت
خداوند مین لائی ہون اے سیماب طلسم ہفت پیکر کا فتح ہونا بہت دشوار ہی جن اشیا کا تمنے نام لیا انکا ملنا بہت
دشوار ہی جلد جاؤ ورنہ تمھاری تلاش مین کوئی نہ کوئی آتا ہوگا عقاب جادو کو مین نے برق شمشیر سحر سے
گرا کے مارا ورنہ تمھارا وہین خاتمہ ہوا تھا ہاتھ پانؤن مین رعشہ آچکا تھا اب تمھارے پنجے سے سعد
چھوٹ جاتے وہ تمکو گرفتار کرکے لے جاتا یہ ذکر تھا سیماب کہہ رہی ہی مجھ سے تو یہ نہوگا کہ پاس دشمن کے
پہونچا دون وہ انکو قتل کرے یا قید کرے کیا مشکل کی بات ہی مین اب انکو ہوشیار کرتی ہون جہان
کہین وہان پہونچا دون چاہتی ہی کہ سعد کو ہوشیار کرے کہ آسمان سے آواز آئی او آفتاب فلک سیر
تونے بڑی خطا کی کہ دشمن کو اپنے گھر مین جگہ دی حکم خداوندی چلکر حاضر ہو ورنہ مشکین باندھکر لیجاؤنگی
جہان صاحبقران قید مین وہان پہونچاؤنگی سزا ملے گی منم مشکبار جادو کاہن نے کہا لو ملکہ غضب
ہوا امیر ابھی حال کھلا مشکبار آپہونچی کاہن اٹھا تھا کہ ایک خوشبو دماغ مین آئی جھونکا ہوا کا چلا
کاہن لڑکھڑا کے گرا بیہوش ہوا اگرتے ہی کاہن کے سیماب نے چاہا مشکبار پر جا پڑون کہ جھونکا ہوا کا چلا
اور خوشبو دماغ مین آئی لڑکھڑائی گر کر بیہوش ہوئی مشکبار زمین پر آئی حیران تھی کہ سیماب کسکو لائی
پلٹ کے جو دیکھا جمال جہان آراے سعد پر نگاہ پڑی حسن عالم سوز شہریار کو دیکھکر کانپی پکار اٹھی واہ

سبحان اللہ کیا قدرت خداوند ہفت پیکر ہو کیا صورت زیبا بنائی کیا جمال بیمثال ہو کیا جوان رعنا کیا جری وبہادر کیا صف شکن و تیغ زن ہی رعب و دبدبہ وسطوت وصولت مثل چاکران کمترین ہمراہ ہین قریب آکے بلائین لین تلوے سہلانے لگی پیشانی پر ہاتھ رکھا سمجھی کہ سحر مین کسی کے مبتلا ہین بیٹھکے سحر اُتارا سعد کو ہوش آیا دل وجان سے نثار ہو رہی ہو سعد کی جو آنکھ کھلی ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین کو قریب پایا بادشاہ کو بھی حسن اسکا دیکھکر توجہ ہوئی فرمایا ای نازنین تو کون ہو باعث مہر و وفا کیا ہو مشکبار نے کہا ای شاہ سعد تم بڑے اقبالمند ہو مین تمھاری دشمن ہون سیماب وکاہن میرے سحر سے بیہوش پڑے ہین فرقۂ اہل اسلام کے واسطے مجھکو حکم ہوا ہو کہ جہان پاؤ گرفتار کرکے لاؤ اب مین بسبب آپکی محبت کے کوئی خبر نہ پہونچاؤنگی ہفت پیکر سے سب حال چھپاؤنگی اب آپکا حکم ہو توان دونوکو ہوشیار کروان بادشاہ نے فرمایا یہ لوگ آخر کون ہین ہم سے محبت کا کیا باعث مشکبار نے کہا انسے دریافت کیجیے یہی باعث بتلائینگے یہ کہکے مشکبار نے ہوشیار کیا سحر اپنا اُتارا سیماب وکاہن کو ہوش آیا اُٹھتے ہی صحبت یہ دیکھی کہ جس ساحرہ نے ہمکو بیہوش کیا تھا وہ بیٹھی ہوئی سعد شہریار سے باتین کر رہی ہو کبھی ہنستی ہو کبھی ہاتھ باندھتی ہو سعد نے سیماب سے پوچھا ای ملکہ سیماب ہم تم سے حال دریافت کرنا چاہتے ہین کہ تمھاری شفقت کا ہمارے اوپر کیا باعث ہوا تم نے آکر وقت پر ہماری کیون مدد کی سیماب رونے لگی کہا ای شہریار جب مین رستم پر مائل ہوئی جا بجا لڑی شرکت کی اب انھین کی فکر مین نکلی ہون لالہ عذار الگ گئی ہین نیلم جادو نام ایک ساحرہ ہو وہ بھی جستجو مین گئی ہو مین بھی فکر مین نکلی ہون کاہن کی زبانی معلوم ہوا کہ بادشاہ اسلام زیر کوہ زبرجدی لڑ رہے ہین مین وقت پر پہونچی آپ کو اُٹھا لائی یہان یہ معرکہ گذرا مین گرفتار طلسم روے زیبا ے رستم ہون اب وہ جس تلاش مین نکلے ہین خدا اُنکو کامیاب کرے اشیاے مذکور اُنکو ملین لوح کا سلسلہ شروع ہو جائے ہفت پیکر کے ساتھ والے بھاگین کاہن صاحب بھی آپ کے واسطے بدنام ہوے اب جو مناسب جانیے وہ کیجیے اور کیون ای ملکہ مشکبار تمھین سحر مین یہ طاقت ہو کہ خوشبو تمھاری بلند ہوتی ہو اُسی خوشبو سے ہم اور کاہن بیہوش ہوے سعد شہریار بیہوش ہوے تھے تسخیر ہونیکا کیا باعث ہوا مشکبار نے آہ کی بے اختیار رونے لگی کہا ای ملکہ سیماب جس عارضہ مین تم مبتلا ہو وہی عارضہ ہمکو بھی ہو اب وہ تدبیر کرو کہ حضور کو لیکر نکل چلین انکی خیر ہو صحراے ویران مین کلاہ ہفت گوشہ کا

نشان ملتا ہی اب ہم انکو وہان لیئے جاتے ہین اگر مل سکے تو کلاہ ہفت گوشہ دلائین ہم بھی راز سے
ماہر ہین کہ طلسم کشا کے پاس تین چیزین ہونا واجب و لازم ہی تب لوح کا پتہ ملیگا یا تو ہمکو قضا لیئے جاتی
ہی یا کلاہ ہفت گوشہ برائے شہریار ہمکن کرتے ہین اب یہان ٹھہرنا بہتر نہین کوئی تو فخر انہین ایسا تھا
کہ صاحبقران نے انکو بادشاہ مشکر اسلام کیا ہم بھی انکے دام محبت مین گرفتار ہین بے جستجو ان چیزون کے
بالکل بیکار ہین سیماب نے کہا بسم اللہ خدا آپکی مدد کرے کلاہ ہفت گوشہ ملے یہ کہکے مشکبار نے
تخت تیار کیا سعد شہریار کو اسپر سوار کر لیا طرف صحراے ویران کے چلی بعد جانے مشکبار کے
کاہن و سیماب نے صلاح کی سیماب نے کاہن سے کہا بڑی رازدار ہفت پیکر شہریار کو لیئے ہوئی بیشک
یہ صحراے ویران مین پہونچیگی کہ راز طلسم دار ہی ہم تم بھی چلکر دیکھین شاید کوئی تدبیر سے کلاہ ہفت گوشہ
ہمین ملے اسی شہریار کے بارے مین نجومیون نے بیان کیا ہی کہ یہی فتاح طلسم ہفت پیکر ہین اور دوسری
چیزین بھی کسی وجہ سے دستیاب ہونگی کاہن بھی اسپر راضی ہوا سیماب و کاہن جانوران پرند بنکر
تعاقب مین مشکبار کے چلے مشکبار جو بادشاہ کو لیکر چلی تھی راہ مین اسنے سب کیفیت اپنے
عشق کی بیان کی کہا ای شہریار حضور کو چلکر صحراے ویران مین پہونچاتی ہون ویران بر لطخان
وہان کا حاکم نہایت ساحر زبردست ہی اگر اسنے بہ محبت دوستی کا دم مارا اور حضور کا ساتھ دیا تو ضرور
کلاہ ہفت گوشہ ملنا بہت آسان ہوگا بادشاہ ساتھ ساتھ مشکبار کے آتے ہین اختلاط ظاہری
راہ مین ہوتے ہین کہ دور سے ایک صحرا دکھلائی دیا دیکھا صحرا ویران کف دست میدان نہ اسمین جنگل
مین انسان اور نہ حیوان ہواے گرم چل رہی ہی درخت جلے ہوے پتے گرے ہوے شاخین دست
افسوس شوق کنار و بوس مین حیران پتے سرگردان زرد زرد پتے درختون سے گرے ہر مقام پر انبار
زاغ و زغن کی جابجا پکار مشکبار نے عرض کی یہی صحراے ویران ہی چاہتی ہون آپکو کسی گوشہ مین
ٹھہراؤن مین ویران بر لطخان کے پاس پہونچون یہ کہکے سعد کو اس جنگل مین لائی اور ایک
پہاڑ پر نخل کے سایے مین سعد کو ٹھہرا کر آپ تلاش مین ویران بر لطخان کی چلی سامنے دیکھا
میدان مین ایک قصر بنا ہی پتھر چٹک رہے ہین دروازہ کھلا ہوا ہواے گرم کے جھونکے پریشان
کرتے ہین مشکبار دروازے پر ٹھہری دیکھا دربان بیٹھا ہی مشکبار نے دربان سے کہا میان
ویران بر لطخان سے جاکر عرض کرو کہ ملکہ مشکبار آپ کی ملاقات کی طالب ہین دربان گیا

ویران کو تخت پر بیٹھے دیکھا بربط آگے رکھی ہے دھن مین بجا بجا کے یہ غزلین بیٹھا ہوا گا رہا ہے نظم

ویران ہے خانہ جلوۂ حیرت طراز کا — آئینہ دیکھتا ہے منھ آئینہ ساز کا

ہاتھون سے اپنے مہرۂ تریاک کھو دیا — بگڑا ہے کھیل کیا فلک حقہ باز کا

پہلے ہی اذن عام دیا نعش یار پر — غیرت سے انتظار نہ دیکھا نماز کا

سر پیٹتی ہین حلقۂ ماتم مین قمریان — نخل عزا ہے آہ یہ کس سرو ناز کا

کب پہونچے باغ خلد مین ہمسے گناہگار — ہے تنگ قافیہ ہوس ہر زہ تاز کا

زندہ ہی دفن کر دو مجھے دوستو کہ اب — محتاج کون ہوا جل بے نیاز کا

ہے کفر ست کہ اب اُسے کس سے وصال ہے — اے محرم آہ فائدہ افشاے راز کا

گستاخ نالے فتنۂ محشر جگائین گے — خواب عدم مین چین ہے گر خواب ناز کا

گر گلشن خلیل جلا دے تو کیا عجب — شعلہ ہمارے سوز سمند گداز کا

نادان دل کو مرگ کا ابتک یقین نہین — اللہ کیا گمان ہے عمر دراز کا

نگہبان سامنے دست بستہ کھڑا رہا جب ویران گا چکا پوچھا ارے کیون کھڑا ہے اسنے بیان کیا کہ ملکہ مشکبار آپ کی ملاقات کی مشتاق ہین ور دولت پر حاضر ہین ویران خوب ہنسا کہا مین جانتا تھا کہ کوئی صاحب ضرور تشریف لائینگے بربط کو اُٹھا کے کنارے رکھا ایک کلاہ رکھی تھی سات گوشے اسمین مثل بجلی کے چمک رہے تھے اُس کلاہ کو اُٹھا کے ویران نے جھولی مین رکھا نگہبان سے کہا بلا لو میز سے گلابی اُٹھا کر ہمارے سامنے رکھو نگہبان نے گلابی اور جام بلورین سامنے رکھدیا اب ویران شراب پینے لگا پردہ بارگاہ کا اُٹھا دیا مشکبار نے آکے ویران کو سلام کیا ویران بہت ہنسا کہا اے ملکہ عالم تشریف لائیے چند ساعت بیٹھیے حال دل بیان کیجیے بعد اسکے چلی جائیے ملکہ مشکبار آکر کرسی پر بیٹھین چاہتی ہین کچھ حال کہون رک جاتی ہین تھرا رہی ہین ویران نے کہا اے مشکبار جام شراب پیو اسنے انکار کیا ویران نے جام لبریز کیا ہونٹون سے ملا دیا آخر مشکبار نے جام پیا پیتے ہی جام کے ویران قہقہہ مار کر ہنسا کہا کیون ملکۂ عالم کس فکر مین آئی تھین بڑی خطا سے تمنے کی یہ سُنتے ہی مشکبار اپنے مقام سے اُٹھی چاہا تڑپ کے نکل جاؤن جام آغشتہ بہ داروے بیہوشی تھا اُٹھتے اُٹھتے لڑکھڑا کے گرین ویران نے نعرہ کیا او مکارہ اب کہان جاے گی اپنے

سحر کے جوش مین زبان مین سوزن بھی نہ دی کمر مین پنجہ دیکر بے اُڑا دل مین خوش ہی کہ اس مکّارہ کو مین
نے گرفتار کیا لیکن حیران ہی کہ بیرون نے خبر دی تھی اپنے معشوق کو ساتھ لیکر چلی ہی اسنے معشوق کو کہان
چھوڑا کلاہ ہفت گوشہ کی فکر مین آئی تھی سامنے قدرت کے دربار مین سمجھا جائیگا قصر سے نکل کے
بلند ہوا یہان سعد شہریار کوہ پر سرنگون بیٹھے تھے سوچ مین کہ دیکھیے انجام کیا ہو اگر طلسم کشا رستم سلیمان ہین
تو خدا انکو مبارک کرے ہم مددگار رہین تو بڑی بات ہی دیکھیے ہمارے رفقا کیونکر رہائی پاتینگے اگر ساتھ
والے رہا ہوتے انکو لیکر کوچ کرتے اُن ملکون پر جاتے کہ جہان ساحر نہوتے غیر ساحرون کو تسخیر
کرتے افسوس ہی تابہ کوہ زبرجدی پہونچے تصویر تک رسائی نہ ہدئی ورنہ کیفیت معلوم ہوتی کیون ای
سعدان تصویرون مین کیا ہی کوئی اِن تصویرون کے اندر بیٹھا ہے کون آواز دیتا ہے کہ سامنے سے
سناٹا ہوا سر اُٹھا کے جو دیکھا ایک ساحر سیاہ فام بدانجام ژولیدہ مو بدخو بدرو نیلا لباس زیب جسم
کھاروے کی سُرخ تہمد باندھے ہوئے مشکبار کو پنجے مین دبائے ہوے کہتا ہوا او مکّارہ چل اب
تجکو سامنے خداوند ہفت پیکر کے لے چلون قدرت کے سامنے روبکاری ہوگی قدرت کیا کہینگے
یہ بھی مجھکو معلوم ہوا کہ تو برائے گرفتاری ایک ساحرہ اور کاہن کے گئی تھی وہان جا کے دام تسخیر مین
پھنسی ایسی بلبلائی کہ صحراے ویران مین آئی مشکبار کی آنکھین کھلین زبان بند دل دردمند ویران
کہتا ہی فوراً تجکو قتل کراؤنگا بیرم نے مجکو خبر دی تھی کہ دھگڑے کو لیکر آئی ہی یہ بتا کہ اُس جوان کو کیا کیا
مشکبار کلام نہین کر سکتی آنکھون سے اشارہ کر رہی ہی کہ مجھے چھوڑ دے ایسا نہو کہ قدرت حکم قتل کا
دین تو مین کیونکر بچون ویران کہتا ہی او مکّارہ اب مین تجکو رہا کرونگا سامنے قدرت کے لے چل کے
تجکو قتل کرونگا جلّاد طلسم کے سپرد کی جاویگی اور اپنی حرکات قبیح کی سزا پاؤگی تمہارا عہدہ ہماری کنیزونکو
ملیگا ای مشکبار اب تیرا غنچۂ آرزو نہ کھلیگا سعد نے جو مشکبار کو اس حال پر ملال مین دیکھا دل بیقرار
ہوگیا یقین کامل ہوگیا کہ ہمارے واسطے قید ہوئی اب اسپر یہ بدعت ہی یہ سوچ کے کمان کیانی دوش
سے لی ترکش سے تیر نکالا جو کمان مین پیوست کیا سینۂ پرکینۂ ویران کا تاک کر تیر مارا عقاب تیر سینہ
پر ٹھہرا توڑ کر پشت کو پار گذرا مشکبار پنجے سے چھوٹی ایک طرف لاشہ ویران کا چلا ایک طرف
مشکبار نے اپنے کو سنبھالا لاش پر کسی نے توجہ نہ کی آسمان پر اڑتے ہوے کاہن و سیماب دونون
آتے تھے انھون نے جو لاشہ ویران کا دیکھا اُلٹتا پلٹتا ہوا جاتا ہی سیماب نے کہا اے کاہن لاشہ

لینا چاہیے شاید کلاہ ہفت گوشہ اسکے پاس ہو یہ سنتے ہی کاہن وسیماب تڑپ کے گرے لاشہ
ویران ہاتھون پر روکا ایک جانب سعد شہریار پہاڑ پر بیٹھے ہین مشکبار اپنا حال بیان کر رہی ہی کاہن
اور سیماب ان دونون کو دیکھکر اور زیادہ بلند ہوے ایک جانب سناٹا بھر الاشہ ویران کا لیکے روانہ
ہو گئے یہان مشکبار نے سعد شہریار سے سب حال بیان کیا گھبرا کر کہا کلاہ ہفت گوشہ دستیاب
ہوئی سعد نے گھبرا کے کہا کلاہ کیسی مین نے تمکو جو اُس کے پنجے مین دیکھا تیر مارا دیا شکر ہی کہ تیر نشانے
تک پہونچا نہین معلوم لاش کیا ہوئی یہ سُنکر مشکبار صحرا مین دوڑی چہار جانب تلاش کیا کہین
لاشہ ویران کا نہ ملا آکر تمام کیفیت عرض کی کہا حضور قصر ویران مین چلین چلکر کلاہ ہفت گوشہ
تلاش کرین شاید مل جاے سعد و مشکبار اُس پہاڑ سے اُترے طرف مکان ویران کے چلے مکان
بھی مرنے سے ویران کے گر گیا تمام عمارت گری پڑی ہی اینٹون کے جابجا انبار ویران کے مکان
مین ویرانی ملازم بھاگے جاتے ہین ہر ایک ملازم یہی کہتا ہو کسی نے ویران برلبط خان کو مارا قاتل
کو کہان تلاش کرین کاشکے لڑائی پڑتی ہم لوگ بھی جان دیتے الساعقہ یہ عجائب و غرائب ہوا کہ سمجھ
مین نہین آتا مشکبار نے پکارا ارے کیون بھاگے جاتے ہو اب تمھارے سرپرست ہم ہین تین چار سو
ساحر جو بھاگے جاتے تھے وہ صداے مشکبار سُنکر رکے آکے سعد سے قدمبوس ہوے مشکبار
نے پوچھا تم لوگون کو کچھ معلوم ہی کلاہ ہفت گوشہ کہان ہی اُن سب نے کہا وہ کلاہ ہر وقت اُسکے
پاس رہتی ہی مشکبار نے کہا اے شہریار اقبالمندی آپ کی ظاہر ہی لاشہ اُسکا کوئی لے گیا ہمین داغ
دے گیا اب لاش اُسکی کہان تلاش کرین تین سو ساحر نے اطاعت کی مشکبار نے سعد کو تخت پر سوار
کیا وہ صحرا قیام کے لائق نہ تھا اب وہان سے کوچ کیا تین سو ساحر ساتھ ہین مشکبار نے ایک ابر
مشک خام بنایا اُس ابر کا شہریار پر سایہ کیا اس شان و شوکت سے تلاش مین تحفۂ مذکور کی سب چلے
کاہن و سیماب نے جو لاشہ ویران کا پایا ایک مقام پر آکے اُترے جھولی سے اُسکی کلاہ ہفت گوشہ
نکال لی سیماب نے کلاہ کو اپنے قبضے مین کیا تلاش مین رستم کی چلی رستم پیلتن کا ذکر مجملاً واجب و لازم ہوا
کہ لشکر کو لیکر کوچ کیا تھا کئی منزلین طی کین ایک مقام پر پہونچے ہین صحراے دلکشا مین لشکر اُتارا کہ صحرا
سے گرد اُڑی دیکھا ایک جوان گینڈے پر سوار تین چار لاکھ فوج پشت پر رستم کو دیکھکر نعرہ کیا
اے رستم تمھاری تلاش ہے بس اب آگے نہ بڑھنا قدرت ہے کہ یہان تمھاری طلب ہے پہلو مین

رستم کے سیارہ موجود ہی اُسنے عرض کی حضور کے مقابلے کو یہ پہلوان آیا ہی اس سے مقابلہ کرنا ہوگا
رستم نے کہا ای سیارہ خوب ثابت ہی ہین آمادۂ مرگ دھیلے قضا ہون کوئی ہو مجکو مقابلہ کرنا واجب و
لازم ہی وہ پہلوان فوج لیکر مقابلہ مین رستم کے اُترا کہلا بھیجا کہ میرے نام فرمان خداوندی آیا بحکم خداوند
تمھاری تلاش مین آیا ہون اگر بخوشی میرے پاس چلے آؤ تو کیا عجب ہی کہ قدرت سے کہکر خطا معاف کرادون
اگر جنگ کرکے گرفتار کرونگا پھر معافی خطا غیر ممکن رستم نے ایلچی کو نکلوا دیا کہلا بھیجا جب تجسے ہو سکے قصور
نہ کر ہم آمادۂ حرب و پیکار ہین یہ جو خبر پہلوان کو پہونچی کہ جسکا دیوث شمشیر زن نام ہی اس فکر مین
اُترا کہ طبل جنگی بجواؤن رستم سے مقابلہ کرون رستم بھی آمادہ ہین کہ طبل جنگی بجے تو مقابلہ ہو اب حال
ملکہ لالہ عذار کا تحریر کیا جاتا ہی کہ ہفت پیکر نے مصر الغرائب سے کہا کہ تمھاری بیٹی طلسم کشا پر
عاشق ہوکے نکل گئی اب ہم اُسکو گرفتار کراکے قتل کرائین گے لیکن زندان خانہ کی حفاظت رکھنا جو کچھ
اشیاء تحفہ جات تمکو دئے ہین وہ حمزہ تک نہ پہونچنے پائین تھوڑے ہی عرصے مین ان سب کو
قتل کرکے تمھارا طلسم تمکو دلا دینگے جاکے حکومت کرنا مصر الغرائب کو بیٹی کے نکل جانے کا بڑا قلق
ہوا تھا آج دربار ہفت پیکر سے جو باہر نکلا دیکھا ایک عمارت عالیشان سات درجے کی آراستہ ہی نیچے
اُس عمارت کے فوج بیحساب فروکش ہی پہلوان گرد گردنکش پھر رہے ہین مصر الغرائب نے
ایک سے پوچھا یہ کیا مقام ہی کہا ای شخص تو نمونۂ قدرت ہفت پیکر سے نہین ڈرتا آگاہ ہو ایک
پہاڑ پر یہ عمارت عالی جو بنی ہی یہ ہفت طبقات قیطول لقا ہین گواہی دینے کو آیا ہی اس سے کلام کرو
مصر الغرائب بالائے قیطول گیا ہر مقام پر ہر ایک فرشتے نے روکا پوچھا تم کون ہو کہان جاتے ہو
اسنے سب کیفیت اپنی بیان کی کہ ایک طرف سے آواز آئی ای بندۂ من بابدولت کو سجدہ کرو دیکھا ساتوان
درجہ ایک قصر رفیع بنا ہی دیکھا کہ لقا تخت پر کرسی وزارت پر بختیارک اٹھارہ سے تاجدار گرد
نازنینان پری چہرہ لقا کی مگس رانی کر رہی ہین مصر الغرائب نے لقا کو دیکھا کہ تصویر ہفت پیکر کو
سجدہ کر رہا ہی مصر الغرائب کو دیکھکر کہا ای بادشاہ طلسم نور افشان یہ خداوند لائق عبادت و سجود ہی ہم
سب کا معبود ہی دیکھو کیا قدرت ہی شہر باختر مع قیطولات یہان بر قائم ہو گیا تم بھی ہفت پیکر کو سجدہ
کرو مصر الغرائب نے سجدہ کیا بختیارک کی چھے گوئیان دیکھکر پوچھا یہ کون شخص ہی لقا نے کہا یہ
شیطان درگاہ خداوندی تھا اب شیطان درگاہ ہفت پیکر ہی مصر الغرائب یہ کیفیت دیکھکر تعلیم

لقا سے آترا دوسری ڈیوڑھی پر آیا حیران تھا کہ ایک ڈیوڑھی مین یہ وسعت کیونکر ہوئی کہ ملک با نخر قائم ہو گیا دوسری ڈیوڑھی سے جو نکلا ملک زبرجد نگار آراستہ دیکھا قیطولات زبرجد شاہ پر پہونچا دیکھا زبرجد شاہ بھی تصویر ہفت پیکر کو سجدہ کر رہا ہے عرصۂ دراز تک مصر الغرائب سے باتین کین تعریف ہفت پیکر کرتا رہا مصر الغرائب یہان سے بھی نکلا تیسری ڈیوڑھی پر پہونچا لات و منات کو دیکھا وہان سے آگے بڑھا شہر فرنگستان نظر آیا لقیائے زرین تن کی خدائی دیکھی اُسنے بھی صفت ہفت پیکر کی مصر الغرائب سے بیان کی سات ڈیوڑھیان مصر الغرائب نے طے کین ہر مقام پر خدائیان خداوندان باطل کی دیکھین سب کو دیکھا کہ تعریف ہفت پیکر مین مصروف ہین اُس قصر مین آیا کہ جو مکان اسکو رہنے کو ملا ہے ملازم اسکے جمع ہوئے مصر الغرائب نے سب کے سامنے صفت ہفت پیکر بیان کی کہا سامری جمشید لات منات لقا زبرجد شاہ لقیائے زرین تن وغیرہ سب خداوند باطل تھے حمزہ کے ہاتھ سے مارے گئے تباہ ہوئے اب بعد تباہی بسیار مطیع خداوند ہفت پیکر ہوئے مصروف اوصاف خداوند ہین اپنے مصاحبون مین بیٹھا یہ باتین کر رہا تھا کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا لالہ عذار حیران و پریشان آکر پہونچی باپ کے قدمون سے لپٹ کے رونے لگی کہا اے باپ مسلمانون نے مجھپر سحر کیا معلوم ہوتا ہے وہ ساحر مار اگیا جسکا مجھپر سحر تھا اب مجھے ہوش آیا مین وہان سے بھاگی میری خطا معاف کیجیے یاد کرکے ستم کو خوب روئی حاضرین وقت کو یقین ہوا کہ لالہ عذار کا دم نکل جائے گا سب نے کہا اے شہنشاہ خطا بیٹی کی معاف فرمائیے مصر الغرائب نے گلے سے لگا لیا پیشانی پر بوسہ دیا کہا اے نور نظر ہفت پیکر کی کوئی تعریف کر نہین سکتا یہ خداوند حقیقی ہے مین سامنے قدرت کے تم کو لیچلونگا قدرت تمھارے دل کا حال دیکھین گے ارشاد فرماوینگے لالہ عذار نے کہا جو مناسب ہو ایک جانب لالہ عذار بیٹھی ہین حالات سن رہی ہین مصر الغرائب آج بہوت ہو رہا ہے تعریف خدای ہفت پیکر کر رہا ہے ایک ایک کے سامنے ساتون ڈیوڑھیون کے ذکر مین مصروف ہے ساتون ڈیوڑھیون کو وہ وسعت دی کہ ہفت اقلیم کا تماشا دکھا دیا تمام عجائب وغرائب سامری کو بھلا دیا لالہ عذار ان سب باتون کو سن رہی ہے کنیزون سے پوچھا اسم اعظم صاحبقران کا شیشہ کہان رکھا ہے کنیزون نے کہا سامنے جو کوٹھری ہے اِس مین سب تحفے رکھے ہین تحفہ جات غضنفر و صاحبقران کا اسم اعظم و حرز ہیکل سب چیزین اسی مین بند رکھی ہین لالہ عذار خاموش ہو رہی مصر الغرائب باتین کر رہا ہے

سامنے قصر کے ایک نخل تھا اُسپر ایک طائر آ کے بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا ایک پتّے پر منقار ماردی وہ پتہ سامنے مصر الغرائب کے آگرا اُسکو اٹھا کے جو پڑھا اسمین لکھا تھا ای بندۂ خاص دختر تیری آگئی قدرت تجکو آگاہ کرتے ہین کہ وہ صاف باطن ہی اُسکو دلھن بناکر خدمت مین قدرت کی حاضر کرو تم عزیزدار قدرت کہلاؤ گے اگر قدرت نے نور قدرت اُتار دیا اور خداوندزادہ پیدا ہوا تو خداوندزادہ خدائی کریگا تم قدرت کے نانا کہلاؤ گے اس مقدمے مین بہت جلدی کرنا قدرت کی یہ کیفیت ہی نظم

تا فلک پہونچے ہین شہرے یار کے — مہر و مہ مشتاق ہین دیدار کے
رہ گئے قطرے کفِ پا کے مرے — آبلے بنکر زبانِ خار کے
اسقدر کاہیدگی سے چھپ گیا — لوگ جویا ہین ترے بیمار کے
سو زبان پر کچھ بھی کہ سکتا نہین — شانہ پھندے مین ہی زلف یار کے
پردہ پوشی تیرے عاشق کی ہوئی — ہین یہ احسان سایۂ دیوار کے
راستی پائی نہ ابرو مین کبھی — بل نہ نکلے تمسے اس تلوار کے
نوک مژگان کے جو آتے ہین خیال — سامنے رہتے ہین ہمکو دار کے
داغ اپنے دل کے کھلاتے نہین — بے خزان ہین لطف اس گلزار کے
شکر کر درگاہ حق مین ای نسیم — اب تو شہرے ہین ترے اشعار کے

یہ اشعار سُنکر مصر الغرائب اُٹھا بیٹی کو الگ بلایا کہا ای نور نظر ای پارۂ جگر مقام شکر ہی کہ قدرت تمپر مائل ہوے اب تمھاری شادی کی فکر ہوگی دُلھن تمکو بنائین گے سامنے قدرت کے لیجائین گے قدرت تمکو سرفراز کرین ہم اپنی لیاقت پر ناز کرین یہ مضمون سنکر لالہ عذار نے سر جھکالیا دست بستہ عرض کی آپ خدمت خداوند مین جائین ایک ہفتہ کا عذر کرین بعد ایک ہفتہ کے جو ارشاد ہوگا وہ بجالاؤنگی مسلمانون مین رہی پریشان ہوئی جب وہان سے نکلی پریشان پھری راستہ نہ ملتا تھا بہ مشکل آپ تک پہونچی لہذا ایک ہفتہ مین طبیعت درست ہوگی یہ سُنکر مصر الغرائب بہت خوش ہوا کہا ای نور نظر بڑے مطلب حاصل ہونگے طلسم نور افشان مین ہفت پیکر والون سے رشتہ داری ہوگی اگر فرزند قدرت پیدا ہو خدائی گھر مین آئی مسلمانون کی بیخ و بن نہ چھوڑونگا جہان ہونگے نواسے سے کہکر مٹادونگا لالہ عذار سُناکی یہ تو عشق مین رستم کے مبہوت ہی منظور ہی کہ یہ تحفہ جات

لیکر نکلون کبھی سوچتی ہی کلاہ ہفت گوشہ و زرہ ہفت جوش و تیغہ ہفت جوہر کا کیونکر پتہ ملے ان
سب چیزون کو پاؤن تو خدمت مین رستم کی پہونچون اس سوچ مین لالہ عذار بیٹھی ہی کہ پھر وہی
طائر اُس نخل پر آیا پکار کر آواز دی ای خسر قدرت تمکو قدرت ہے کچھ کہنا منظور ہی مصر الغرائب نے
اُٹھکے عذر لالہ عذار بیان کیا طائر اُڑ گیا بعد تھوڑی دیر کے آیا کہا قدرت نے عذر معشوقہ کا قبول کیا
مصر الغرائب پھول گیا ساتھ والون سے کہ رہا ہی لو بھائیو لقب بھی ملگیا اب اختیار ہی جو چاہون
کرون قضاے کار لالہ عذار تو اس فکر ہی مین تھی دن تو جون تون کرکے گذرا رات کو پڑی تڑپ رہی ہی
کبھی بیقراری کبھی اختر شماری کبھی ماہ و اختر کو دیکھتی ہی پھر پلنگ پر آتی ہی جب دیکھا کہ سب سو گئے
لالہ عذار پلنگ سے اُٹھی قریب کوٹھری کے آئی قفل کاٹا اندر کوٹھری کے آئی دیکھا چار شیر غرش
کر رہے ہین لالہ عذار کو دیکھکر بڑھے لالہ عذار نے اُنگلی کاٹ کر خون چارون پر پھیکا چارون کے
چارون آپس مین لڑنے لگے لڑ لڑ کے چارون مر گئے لالہ عذار نے چاہا بڑھون اب جو بڑھی زمین شق
ہوئی ایک مار سیاہ زمین سے نکلا لالہ عذار پر قصد کیا لالہ عذار نے موے سر توڑ کر پھیکا دوسرا
مار سیاہ تیار ہوا آپسمین لڑنے لگے اس مار سیاہ نے اُس مار کو مارا لالہ عذار نے ہاتھ بڑھا کر مار کو اُٹھایا اپنی
زلفون مین نصب کیا وہی تار گیسو تھا آگے بڑھی چاہا شیشے پر ہاتھ ڈالون ایک گوشے سے دیو پیدا ہوا
للکارا او لالہ عذار کیا کرتی ہی شیشہ کو ہاتھ نہ لگانا دل سے زیادہ شیشہ نازک ہی ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ
جائیگا کیا تیرے ہاتھ آئیگا ہاتھ لگا کے شیشے کو پچھتاے گی اپنی خود گستاخی پر سزا پائے گی یہ کہکے لالہ عذار
پر جھپٹا مارا لالہ عذار نے دیو کی کلائی پکڑ کے ایک طمانچہ مارا طمانچہ کھاکے دیو سنبھلا کہ لپٹ جاؤن کہ لالہ عذار
نے آواز دی ای عفریت جلد حاضر ہو دوسرے گوشے سے ویسا ہی دیو غل کرتا ہوا پیدا ہوا دوڑکے
اُسکو لپٹ گیا دونون دیوزادون مین کشتی ہونے لگی لالہ عذار نے کھڑے ہوکے سحر کیا لالہ عذار
کے دیو نے اُس دیو کو چیر کر پھینکدیا اور سامنے سے لالہ عذار کے غائب ہوا لالہ عذار نے شیشۂ
اسم اعظم صاحبقران اُٹھایا حرز ہیکل شیشے کے گلے مین لپٹی ہوئی تھی لالہ عذار نے شیشہ و حرز ہیکل
کو لیکر جھولی مین رکھا قضاے کار مصر الغرائب نے خواب مین دیکھا کہ خداوند ہفت پیکر سامنے
کھڑے ہین فرما رہے ہین او مصر الغرائب ایسا غافل ہی تیری بیٹی کوٹھری مین پہونچی شیشۂ
اسم اعظم لے چکی انگشتر مہر و ماہ و اسپ باد پا و تیغۂ زر دین شگاف تلاش کر رہی ہی جلد اپنے کو

پہونچا ایسا نہو نکل جائے طبیعت سے اُسکی قدرت اُسی وقت آگاہ ہوے تھے فقط تمھارے امتحان کو
صفائے قلب کا اُسکے حال کہدیا تو سمجھا کہ قریب ہی اتنی مدت نکلی رہی یکایک چلی آئی قدرت نے
سرفرازی چاہی تو بھی راضی ہوگیا جلد اپنے کو پہونچا ورنہ وہ نکل جائیگی مصر الغرائب گھبرا کر اُٹھا
اُٹھتے ہی ایک چیخ ماری کہ ارے لالہ عذار کہان ہی کنیزین گھبرا کر اُٹھین گل بہار نامے سامنے
دوڑی ہوئی آئی عرض کی اے شہنشاہ چھپر کھٹ پر ملکہ نہین ہین کہا ارے لینا سب کنیزین پیچھے پیچھے
پکارتا ہوا دوڑا گیسو بریدہ او ننگ خاندان خبردار اشیاے تحفہ جات نہ لینا یہ آواز جو لالہ عذار نے سنی دروازہ
کوٹھری کا بند کرلیا سحر کیا زمین شق ہوئی صرف شیشہ اسم اعظم و حرز ہیکل لیکر بھاگی غضنفر دلیے تحفہ جات
نہ لے اب جو اندر کوٹھری کے مصر الغرائب آیا دیکھا دیو مرا پڑا ہی چار شیرون کے لاشے پڑے
ہین ایک الماری کھولی تیغہ و مرکب و انگشتری اُس الماری مین بند دیکھے بے اختیار پکار اُٹھا اور منھ
سے نکل گیا اشیاے غضنفر تو بچے یہ کہکے اُسکو تو بند کیا گل بہار کہ رفیق لالہ عذار کی ہی سوچی کہ
بی بی کو کوئی تو تعلق مسلمانون سے ہوا کہ اِن تحفہ جات کو لیکر بھاگین مصر الغرائب باہر نکلا اور
گل بہار اندر رہگئی جیسے ہی مصر الغرائب باہر نکلا اندر اسنے الماری کھولی تینون چیزین قبضے مین کر
بھاگی مصر الغرائب آکر بیٹھا ہی کہ یکایک پتہ درخت وحی سے ٹوٹ کر گرا پتہ جو اسکی گود مین آیا اُسمین
نوشتہ پایا او غافل کیا تو نے خاک انتظام کیا جلد تعاقب کر ورنہ پھر نہ پائیگا مصر الغرائب گھبرا کر اُڑا
کوٹھری مین آیا دیکھا وہ الماری کھلی ہی تینون چیزین ندارد زمین مین غرق ہو کر وہ بھی گئی اب
مصر الغرائب نے جھلا کر سحر کیا کہ زمین شق ہوئی مصر الغرائب غرق زمین ہوا چار سی جادوگر پشت پر
روان حال لالہ عذار کا لکھتا ہون کہ کوٹھری سے نکل کے شیشہ اسم اعظم مثل دل کے بغل مین دبائے
بھاگی ہوئی جاتی ہی کہ پشت سے آواز آئی واری اِس لونڈی کو تو ساتھ لیجیئے تحفہ جات غضنفر بھی لائی
پلٹ کر لالہ عذار نے دیکھا کہ گل بہار مرکب پر سوار انگشتر مہر و ماہ ہاتھ مین تیغہ روئین شگاف قبضہ مین
بھاگی ہوئی چلی آتی ہی لالہ عذار و گل بہار ساتھ چلین وقت وہ ہی کہ دیوث مردار خوار نے
طبل جنگی بجوایا میدان مین نکلا رستم کو للکارا رستم نکلے بعد نیزہ و تلوار نوبت کشتی کی آئی رستم دیکھتے ہین
اُسپر پیچ نہین بندھتا وہ پیچ بھی باندھتا ہی توڑ بھی کرتا ہی رستم اُلجھ اُلجھ کے لڑ رہے ہین دوپہر ڈھلتے ہی
زوال آفتاب کے ساتھ ہی زوال زور رستم ہوا اب وہ اُنکو لے دوڑا چاہتے ہین رکون رک نہین سکتے

رہ چلے ہوئے دیوتوش سے جاتا ہے کہ آسمان سے آواز آئی یہ کنیز و غلام حاضر ہیں کلاہ ہفت گوشہ لائی رستم
نے جو سر اٹھا کے دیکھا سیماب و آفتاب فلک سیر کا ہیں دونوں اڑتے ہوئے چلے آتے ہیں سیماب
نے جو رستم کو دیکھا … عاجز پایا فوراً کلاہ سر پر رکھی جیسے ہی کلاہ سر پر آئی طاقت رفتہ واپس ہوئی پایا ہٹتے
ہوئے پیچھے جاتے تھے … سیماب و آفتاب ترغیب دے رہے ہیں کہ اے شہریار
… ہرگز نہ چھوڑیے … ہوئے جاتے ہیں … دیوتوش نے فوج والوں کو آواز دی
… سر پر … کلاہ … مجھکو ذلیل کرتا ہے رستم نے ایک مرتبہ پھر کر اسکو کلاہ
… لاکھ فوج لینا لینا کہکے چلی تیر و نیزے
… گھیر لیا ہیں سیماب بھی آ پڑی آفتاب نے اپنی گرمی دکھائی مثل نیر اعظم
… ساحروں کے سینے پھٹنے لگے آتش قہر میں جلنے لگے سیماب کا سحر تو اکسیر ہی
عقل ساحران … کے سینہ کو توڑ کر پشت کے پار گذرا کبھی مثل برق
چمکی … سر قلم کیے جس غول پر جا پڑی اس غول کو پامال کیا کافروں کا عجیب حال کیا
رستم … سوار ہوئے … دیکر حاضر ہوا رستم نے اسپر سوار ہو کے نعرہ کیا
… رستم لقب … شیر نیل نعرہ … بر تخت مرزوق فگندہ
شور … کلاہ ہفت گوشہ کو سنبھالا چہار طرف سے گولے … برس رہے ہیں جو سحر
قریب رستم کے آیا … شعلہ ہائے آتش بھڑک رہے ہیں لکڑے ہائے ابر کڑک رہے ہیں جو گولہ
سامنے آیا کلاہ کو گردش ہوئی گولہ پلٹا سحر کرنے والے کے سینے پر پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا اسطرح ساحر مرتے
ہیں رستم … دیوتوش کے پیچھے للکارا او دیوتوش کمبخت جو ملعون کہاں جاتا ہے آگے
بڑھنا دیوتوش نے پھر کر ہاتھ مارا رستم نے بیضہ کیتیان پر روکا اژدہا دے سے ہاتھ نکالا خبردار خبردار کر کے
ہاتھ مار دیا برق شمشیر جو گری خرمن حیات دیوتوش کو جلا دیا مرنا دیوتوش کا ایک غبار اٹھا کہ تمام صحرا تاریک ہو گیا
آوازیں ہیبتناک … آخری آواز آئی … ہرا نام من دیوتوش مردار خوار بود مصر الغرائب جو چار ساحر سے
تلاش میں اپنی دختر بلند اختر کے … چلا تھا یہ آواز جو کان میں پہنچی تھرا گیا کہا ارے دیوتوش مردار خوار
مصاحبان خداوند سے تھا اسکے مرنے کی آواز کان میں آتی ہے زمین تھرائی ہے کیسے افسوس کی بات ہے …
سلطانان کرامات … خروج کیا ہزاروں ساحر مارے گئے نور افشاں کا سا حال ہوا …

یہ کہکے جھپٹا اُسوقت آکر پہونچا کہ رستم فوج سے لڑ رہے ہین فوج کے پیر اُکھڑے ہین علم فوج قلم ہو چکا افسر کلان مارا گیا جس افسر کو رستم نے تاکا ٹوک کر مارا مصر الغرائب بھی آپہونچا للکارتا ہوا آکہ او لیسر حمزہ تم لوگون کی بد عتین بخوبی یاد ہین منم بادشاہ طلسم نور افشان یہ کہکے گرا سحر کیے کہ زمین ہلادی سیماب لڑتی ہوئی جاتی ہی کہ مصر الغرائب نے للکارا کہ اے سیماب خانہ خراب قدرت کے گھر کو ویران کیا مسلمانون کی آبادی ساحرون کی بربادی آج مین بے سب کے مارے نہ پلٹونگا و آفتاب فلک سحر کا ہین ہفت پیکر تو نے جلدی مین کیا کام کیا لیکن اب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا یہ کہکے گولہ مارا رستم نے کلاہ ہفت گوشہ کو حرکت دی اور تیغے کو چمکایا گولہ اُلٹا پلٹا طرف سینۂ پر کینہ مصر الغرائب کے چلا لاکھ لاکھ مصر الغرائب ترکیبین کر رہا ہی گولہ چلا ہی آتا ہی اُدھر نعرہ رستم کی صدا اِدھر سیماب جب سحر کرتی ہی سو دو سو کو قتل کرتی ہی آخر مصر الغرائب گینڈے پر سے کودا چاہا بھاگون یہ تو الگ ہوا گینڈے کی پیشانی پر گولہ آکر پڑا پشت کو توڑکر پار گذر ا گینڈا جلنے لگا مصر الغرائب اب الگ الگ لڑ رہا ہی منہ پر رستم کے نہین آتا فوج رستم یہ جانبازی جنگ کر رہی ہی ہزارون کو مارا خون کے دریا جاری لاشے ساحرون کے تڑپ رہے ہین زندہ بھاگے جاتے ہین جنگ رستم سے جان بچاتے ہین مصر الغرائب سب کو روک رہا ہی کہتا ہی یارو مین نے بہ نگاہ انصاف دیکھا اہل اسلام بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین تم لوگ جانبازی نہین کرتے جم کر لڑو مقابلہ مین غالب آؤ رستم کی کلاہ چھین لو کلاہ ہفت گوشہ کیونکر ملی کون لایا مصر الغرائب نے جو اسطرح سے فوج کو ترغیب دی پھر بھگوڑے پلٹے جم کے لڑنے لگے چاہتے ہین رستم کو گھیر لین کلاہ ہفت گوشہ کو اتار لین رستم اپنے زمانے کے رستم ہین نہنگانہ و پلنگانہ مصروف جنگ ہین مگر بڑہ فوج کا دیکھکر سیارہ نے عرض کی اے شہریار ہوشیار رہئے مصر الغرائب بادشاہ نور افشان ترغیب دے رہا ہی فوج کا بلوہ ہی رستم جم کے مرکب پر بیٹھے تیغۂ کیتیان قبضے مین فرمایا ہی اے مرکب اصیل وقت تیز رفتاری ہی ہاتھون سے فرمایا دستگیری کرو بانوئن سے کہا وقت ثابت قدمی ہی شمشیر کو علم کیا گرد اسپر کا ہاتھ مین لیا شیرانہ لڑتے ہوئے چلے جس افسر کو تاکا ٹوک کے مارا جس مقام پر ڈانٹا فوج کو للکارا جو کوئی افسر کلان سامنے آیا علف شمشیر آبدار ہوا ہزار ہا لاشہ پڑا تڑپ رہا ہی دریاے خون جاری علم کفار پر الم ماتم فوج درہم و برہم رستم لڑتے بھڑتے جاتے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا لالہ عذار و گل بہار آکر پہونچین لالہ عذار نے رستم کو سلام کیا کہ یہ کنیز حاضر ہی حرز ہیکل گلے مین ڈالدی اب رستم کا زور اور بڑھا لالہ عذار و گل بہار نے بھی سحر کیا یہ کیفیت

دیکھا مصر الغرائب نے للکارا او گیسو بریدہ ننگ خاندان ڈھونڈھ کر تجکو مارونگا میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگی یہ کہکے مصر الغرائب نے سحر کیا کہ آگ برسنے لگی زمین شق ہوئی ہزار ہا ہمراہیان رستم غرق زمین ہوئے مثل دہن اژدر زمین نے منھ کھولا ہزار ہا ہمراہیان رستم کو نگل گئی مصر الغرائب نے چاہا ہنگامے مین لالہ عذار کو لے بھاگون قدرت کے سامنے پیش کرون اسکو سزا ے قاتل ہو طرف لالہ عذار کے چلا تھا کہ لالہ عذار نے آواز دی کہ ای شہریار مصر الغرائب نے سحر قاتل کیا ہی فوجین گھبرائین یقین ہی کنیز گرفتار ہو جاے مجکو آکے بچائیے رستم نے پلٹ کے دیکھا مصر الغرائب نے سحر کیا ہی کہ ہواے تند چل رہی ہی آسمان سے آگ برس رہی ہی زمین کانپ رہی ہی ہنگامہ گرم ہی مصر الغرائب بے شرم جھپٹا ہوا طرف لالہ عذار کے آتا ہی چاہتا ہی لے بھاگون رستم نے بیچ مین گھوڑا ڈالدیا حرز ہیکل گلے مین کلاہ ہفت گوشہ سر پر انکے سامنے سے بھاگتا ہی مصر الغرائب کا سامنا ہو گیا مصر الغرائب نے جو رستم کو بہ شوکت دیکھا کئی کئی طور سے سحر کیے تلوارین برسائین آگ لگائی رستم پر تاثیر نہ ہوئی جنگل سے شیر بھی بلائے رستم کے سامنے سے شیر بھی بھاگے مصر الغرائب نے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے تیغہ کپتیان پر کاٹا الجھاوے سے ہاتھ نکال کر ہاتھ ماردیا مصر الغرائب اپنے سحر کے زور مین جانتا ہی کہ مجھپر کوئی شے تاثیر نہ کرے گی سر آگے کر دیا اس سر سے آگاہ نہ تھا کہ حرز ہیکل گلے مین ہی کلاہ ہفت گوشہ سر پر سیماب و کاہن سحر کر رہے ہین لالہ عذار نے شیرون کو مارا رستم نے ہاتھ تلوار کا لگایا چمک کے تلوار جو گری سر مصر الغرائب کا زخمی ہوا چاہا سر کاٹ لون مصر الغرائب شکست کھاکے بھاگا دور تک رستم نے پیچھا کیا مصر الغرائب نے چاہا ٹھہرون سامنے جنگ رستم کے نہ ٹھہر سکا آخر کو پر پرواز پیدا کر کے چلا کہ آسمان سے نعرہ ہوا او بچیا کہان جاتا ہی گل بہار نے الگ ہو گے گولہ مارا گولہ قریب آکے مصر الغرائب کے پھٹا مصر الغرائب نے للکارا او کنیز بے تمیز تو بھی اس لائق ہوئی کہ مجھپر سحر کرتی ہی یہ کہکے گولے پر تھپکی ماردی گولہ الٹا پلٹا قریب گل بہار کے پہونچا گل بہار نے شیشہ اسم اعظم کا سامنے کر دیا گولہ پھٹ کے زمین مین گرا اب مصر الغرائب بلند ہوا چلتے چلتے کہدیا باشید ای مسلمانان وہ بلا تمپر نازل کرونگا کہ جان بچانا دشوار ہوگی جب مصر الغرائب بھاگ گیا رستم بہ فتح و فیروزی پلٹے لالہ عذار و سیماب و کاہن رستم کے ساتھ آکے بارگاہ مین اترے کاہن نے عرض کی ای شہریار خدا نے سامان فتح و ظفر کیا ورنہ آج کی لڑائی بہت سخت تھی خود مصر الغرائب

آیا خوب اُس سے لڑائی پڑی بمقدمہ زرہ ہفت جوش و تیغہ ہفت جوہر کیا تدبیر کی جائے رستم نے
کہا اے آفتاب فلک سپہر اگر مین اِس طلسم کا فتاح ہون اور اس منازل عجائب و غرائب کا سیاح ہون
تو پروردگار ان سب چیزون کو مہیا کر دے گا دیکھو عنایت پروردگار کہ کلاہ ہفت گوشہ کس طرح
دستیاب ہوئی اسم اعظم صاحبقران و حرز ہیکل کس طور سے ملی اُسی طرح پروردگار یہ بھی سامان مہیا
کر دیگا اب تو یہان اُترتے ہین پروردگار سامان کریگا اب بمقدمہ دستیاب ہونے زرہ ہفت جوش
و تیغہ ہفت جوہر کے صلاحین ہونے لگین رستم نے پوچھا اے کاہن بمقدمہ زرہ و تیغہ کچھ تمھاری
کتاب مین ذکر نہین کاہن نے عرض کی ان چیزون کی ہفت پیکر نے ایسی حفاظت کی ہے کہ آجتک کسی
ملازم سے بیان نہین کیا خدا اسامان کرے غلام وقتاً فوقتاً عرض کریگا اور کتاب کو دیکھیگا علم ستارہ شناسی
یہ خبر دیتا ہے کہ اسی ہفتے مین آپ کو ان چیزون کا پتہ ملیگا غنچہ آرزو کھلیگا مگر انکی تلاش مین ذات اقدس پر
مصائب ہونگے ملنا انکا ضرور ہے لوح طلسم تو اُس پردے مین ہے کہ اُسے معدوم سمجھنا چاہیے کیونکر پتہ
ملیگا آپ فتاح اس طلسم کے ضرور ہین اب اسم اعظم و حرز ہیکل نہ صاحبقران کیونکر پہونچے رستم نے
کہا اسکی بھی فکر ہے کی یہان تو یہ صلاح ہے لیکن ذکر سیمتن کا تحریر کرتا ہون کہ سیمتن پاس ہفت پیکر
کے چلی ہے ہفت پیکر مکان خاص مین بیٹھا ہے کہ مصر الغرائب شکست خوردہ آکر پہونچا سامنے
ہفت پیکر کے آکے سر پیٹ لیا پہلے سجدہ کیا پھر رو رو کے عرض کیا یا خداوند غلام نے شکست
کھائی آپکو کچھ خبر ہے کلاہ ہفت گوشہ پاس رستم کے پہونچگئی راہ مین غلام نے دریافت کیا کہ یہی باعث ہے
جو رستم پر سحر نے تاثیر نہ کی لالہ عذار و گل بہار وقت پر پہونچین رستم کے گلے مین حرز ہیکل پڑگئی ہے اب
گرفتاری اسکی نہایت دشوار ہے یہ ذکر تھا کہ سیمتن شہر مین آکر پہونچی در اول پر آکے مقام خدائی
زبرجد شاہ دیکھا آگے بڑھی مقام خدائی لقا دیکھا سات ڈیوڑھیون پر پونے دو سے خداوندون کے
مقام دیکھے اِس عجائب و غرائب کو دیکھکر حیران ہوگئی ہر ایک نے سیمتن سے یہی کہا اے سیمتن خدائی
خداوند ہفت پیکر کی برحق ہے ہم لوگون نے دعوے باطل کئے اُسکی سزا پائی اب اشقا و خدائی خداوند
ہفت پیکر رکھتے ہین چین سے ہین خبردار جاتے ہی سجدہ کرنا ایسا نہ ہو قدرت کو غصہ آجائے تم
پہلو نشین قدرت ہو سیمتن سے ایک ایک سے یہی گفتگو ہوتی ہے ہر ایک سے یہی کہتی ہے مین اسی لئے آئی
ہون کہ مجھ پر غصہ نہ ہو یہ کہکے در آخر پر آئی درگہ سالار بیٹھا ہے اُس سے عرض کی کہ قدرت سے جا کے

عرض کرو کنیز قدیم سرکار کی در دولت پر حاضر ہی امیدوار بار یابی ہی قدرگم سالار نے جا کے ہفت پیکر سے کہا ہفت پیکر نے بہ قہر و غضب آواز دی اے سیمتن تو باغی ہو گئی تو نے پہچانا بھی اس وقت قدرت کو ایسا استقلال ہی کہ او رمقدمات پر نگاہ ہی ان مقدمات کا سوچنا مناسب نہین بلا لو دیکھون کیا کہتی ہے مصر الغرائب کہتا ہی مین حیران ہون کہ بی سیمتن کیا جھگڑا لیکر آئی ہین جیسی لالہ عذار نے فکر کی ویسا ہی فتور نہ ہوا اس خیال مین تھا کہ سیمتن سامنے سے آئی آکر ہفت پیکر کو سجدہ کیا قدمون سے لپٹ کے رونے لگی کہا یا خداوند عجب معاملہ گذرا ہی یہی دل مین تھا کہ آپ کی خدائی کو مٹاؤن یکایک ہوش آیا مین ابھی ابھی پاس سے رستم کے بھاگی شکر ہی خدمت مین پہونچ گئی اب امیدوار ہون میری خطا معاف ہو کہ خدمت مین حاضر رہون اب جفاے شرکت مسلمانان نہ سہون مسلمان بڑے ساحر ہین آنکھ ملنے پر طبیعت بدلتی ہی جی چاہتا ہی انکا ساتھ دیجیے اس ناز سے سیمتن نے سامنے ہفت پیکر کے بیان کیا کہ ہفت پیکر بیچین ہو گیا سیمتن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکے کہا اے مصاحب قدیم اے ملازم ندیم ہم نے تمھاری خطا معاف کی ہر وقت خدمت مین حاضر رہو ترقی تمھارے عہدے کی کی جائیگی سیمتن خاموش ہو کے بیٹھی ہفت پیکر اسکے عشق مین بیقرار ہی فکر مین ہی کہ کسی طرح وصل حاصل کرون کیونکر یہ معشوق پری چہرہ قبضے مین ہو عجب رنگ سے اس ظالم نے اس وقت باتین کین کہ دل بیقرار ہو گیا جی چاہتا ہی کہ دم بھر اسکو پہلو سے جدا نہ کرون ایسا نہ ہو کسی پر ظاہر ہو قدرت کو ہر طرح مشکل ہی اگر کوئی آگاہ ہو گیا تو مشکل ہی مشہور ہو گا کہ قدرت نے نور قدرت بیٹ مین سیمتن کے آثار ایسا نہو خدائی مین فرق آئے مگر کیا کرین مجبور ہین اپنے دل بیقرار کی تو یہ نوبت ہی غم سے عجب حالت ہی **قطعہ**

اب پر ہی نام تیرا ہے تو ہی تو نظر مین	سینے مین تو کبھی ہی اور ہی کبھی جگر مین
ہر چند ہون قفس مین اسیر بھی ذبح ہونگا	مین مشت پر گران ہون صیاد کی نظر مین
دیوانہ جانکر وہ کرتے ہین ہوشیاری	دل چھین کر ہمارا کہتے ہین جاؤ گھر مین
ایسی کچھ اسکو سوجھے لگجای جو گلے سے	تاثیر دے الٰہی اس آہ بے اثر مین
بوٹا سا قد کسی کا چلنے مین یاد آیا	چکر سا ہمکو آیا سو بار رہ گذر مین
اپنے نہ دل کی کھلا حسن تن کے مسکراتا	کامل ہی وہ پری رو دانائی کے ہنر مین
بوٹا سے قد نے تیرے گلشن مین قہر ڈھایا	کیا کیا نکالین شاخین جا جا کے ہر شجر مین

دن رات سوچتا ہون نگاہون کی اور تشبیہ … خورشید مین ہی سوزش اور داغ ہی قمر مین

پوچھے کے تیرے چکر او در کی جبہ سائی … ایسے علاج سوچے ہم آپ دردسر مین

لینگے صلہ غزل کا اپنے وقار سے ہم … طبع ذکی رواں ہی اس بحر صاف تر مین

مکان مین ٹہلتا پھرتا ہی آہ آہ کر رہا ہی سوچتا ہی کیا تدبیر کرون سہ منزلہ قصر ہی جسکو فلک اول کہتا ہی اُس پریشانی مین فلک اول پر آیا آواز دی کوئی حاضر ہی پہلو سے قصر کے ایک شخص بہ شکل مہیب بصورت عجیب و غریب سامنے آیا دست بستہ عرض کی کیا حکم ہوتا ہی ہفت پیکر نے کہا کنیز کی ضرورت ہی تیری ہیبتناک صورت ہی عرض کی قدرت ملاحظہ تو کرین آپ کی خدائی ہی جو صورت مانگیئے وہی حاضر ہی اب ہفت پیکر نے دیکھا ایک نازنین بہ صورت معقول کھڑی ہی چلبلی صورت گلوری کلے مین دبی ہوئی پائچے سنبھالے ہوے ہفت پیکر نے کہا اپنے کو پاس ملکہ سیمتن کے پہونچا کہنا قدرت کو تمسے کچھ صلاح کرنا ہی جلد ہمارے پاس حاضر ہو وہ نازنین غائب ہو گئی پہلو سے تخت مین کرسی جواہر نگار پر سیمتن بیٹھی ہی مگر انتہا کا انتشار دل سے باتین کر رہی ہی کہ ای سیمتن اشیاے مذکورہ کا کیونکر پتہ ملے کہ بہ امید حصول اشیاے مذکور خدمت رستم مین جاؤن امید قوی ہی کہ جب اشیاے مذکور پہونچین وہ شیر دلیر میرا احسان مانے میری وجہ سے طلسم کشائی ہو کہ کان مین آواز آئی ای سیمتن قدرت تمکو یاد کرتے ہین سیمتن نے چہار جانب دیکھا کسی کہنے والے کو نہ پایا سیمتن اپنے مقام سے اُٹھی سہ منزلے پر آئی دیکھا ہفت پیکر خاموش بیٹھا ہی سیمتن کو دیکھکر خوش ہو گیا اپنے مقام سے اُٹھا بے اختیار پکارا ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان قدرت تمہارے منتظر تھے ہمین تمسے راز دل اپنا کہنا منظور ہی دل بہت ناصبور ہی سیمتن نے سر جھکا لیا ہفت پیکر نے کہا آؤ بیٹھ جاؤ سیمتن بیٹھی ہفت پیکر محبت آمیز باتین کر رہا ہی خواہان وصل ہو رہا ہی سیمتن رونے لگی کہا یا خداوند یہ تو بڑی سرفرازی میرے واسطے ہوتی ہی کیا مرتبہ میرا ہو گا سب مجکو اپنا پیر مرشد جانینگے لیکن ایک مقدمہ ایسا ہی کہ آٹھ پہر اُس مین سرگردان رہتی ہون اُسکو صاف صاف فرمائیے تو میرے دل کو تسکین ہو ہفت پیکر نے پوچھا وہ کیا بات ہی سیمتن نے کہا سب کاہنون کا قول یہ ہی کہ طلسم کشا کے واسطے کلاہ ہفت گوشہ و زرہ ہفت جوش و تیغہ ہفت جوہر واجب و لازم ہی جب یہ چیزین ممکن ہون تب تلاش لوح کر سکتا ہی یہ سُنکر ہفت پیکر نے کہا یہ حکم سچ ہی یہ بھی تمنے سُنا ہی کہ

کلاہ ہفت گوشہ طلسم کشا کو مل گئی زرہ ہفت جوش و تیغہ ہفت جوہر ایسے مقام پر ہین کہ جہان طائر وہم و خیال نہین جا سکتا ایک طلسم کشا کیا اگر تمام مسلمان ملکر کوشش کرین تو ان اشیا کو نہ پا سکین ایک صحرا ہی کہ اسکو صحراے خراب آباد کہتے ہین جب وہان جاے خراب آباد ہو جادو ہفت در بند بنا کے بیٹھے ہی اگر وہان کوئی ہزار جانین لیکر جاے تو ایک جان بھی سلامت لیکر نہ پھرے اے جان ہفت پیکر تم اسکا خیال نہ کرو کیا مجال ہی یہ باغی لوگ جو بگڑتے ہین ان سب کی قضا درپیش ہوتی ہی ایک دن مین سب کو ہلاک کرونگا بچکے کہان جاینگے بڑی چیز جس سے طلسم فتح ہوا کرتا ہے یعنے لوح طلسمی اسکا بانیان طلسم نے نشان نہین دیا قدرت نے اتنا پتہ لگایا ہی کہ جب صحراے خراب آباد سے طلسم کشا نکلے تب شاید کان مین آواز پڑے کہ لوح طلسمی فلان مقام پر ہی جب زرہ ہفت جوش و تیغہ ہفت جوہر نہ ملا تو لوح کیونکر مل سکتی ہی جسدن قصد کرونگا مٹا دونگا دو شخص باہر ہین علمشاہ جسکو طلسم کشا کہتے ہین جسکو کلاہ ہفت گوشہ ملی دوسرا بادشاہ لشکر ہی ان دونون کا گرفتار کرنا کتنی بڑی بات ہی جسدن مین قصد کرونگا اسی دن ان دونون کو گرفتار کر لاؤنگا اے جان ہفت پیکر اسکا خیال نہ کرو کوئی ہمارا زوال دولت نہین کر سکتا یہ بھی تمنے دیکھا جتنے خداوند باطل ہین سب نے ہمکو سجدہ کیا ساتون ڈیوڑھیون پر حاضر ہین آیندہ روند کو سمجھاتے ہین اور ابھی اظہار قدرت کرونگا سیمتن نے پوچھا کیون خداوند صحراے خراب آباد کس جانب ہی ہفت پیکر نے جوش محبت مین کہدیا طرف مغرب کے جاے تو شاید پتہ ملے یہ کہکے کہا اے جان جہان سمت مین نے خلاف کہی نہین معلوم کس طرف ہی اسکا ملنا دشوار ہو بلکہ ناممکن ہی کیا مجال طلسم کشا کی کہ اُس طرف رُخ کرے قدرت سارے طلسم مین پھرے جب قریب صحراے خراب آباد پہونچے راز داران طلسم مانع ہوے کہ اب قدرت آگے نہ جائین قدرت راز داران طلسم کے کہنے سے واپس آئے جب قدرت صحراے خراب آباد مین نہ جا سکے تو اور کسکی مجال ہی کہ اُس صحرا کی جانب رخ کرے تم خبردار اسکا ذکر کسی سے نہ کرنا سیمتن نے کہا مین لباس تبدیل کر آؤن تو بہت مین حاضر ہون ہفت پیکر نے کہا جلد آنا مین حوران جنان کو بلاتا ہون اُنکے سامنے ہی وصل ہو کہ وہ جنان مین جاکر تمہاری صفت بیان کرین ارباب بہشت سماعت کرین کہ معشوقہ قدرت کو آج قدرت نے سرفراز کیا اُن سب کے آگے تمہاری آبرو ہو سیمتن نے کہا لونڈی سب طرح موجود ہی یہ کہکے سیمتن اٹھی ہفت پیکر نے آواز دی ارے کوئی حاضر ہی سیمتن نے پلٹ کے دیکھا ہر گوشہ قصر

سے نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین ہنستی ہوئی سامنے ہفت پیکر کے آئیں کہا یا خداوند ہمکو کیا حکم ہوتا ہی ہفت پیکر نے کہا آج قدرت کے قصر میں جشن ہے شکرانہ کا وقت ہے سنتے ہی اُن سب نے ساز اٹھائے سامنے ہفت پیکر کے ہنس ہنس کے یہ اشعار گانے شروع کئے نظم

ہی مراد وصل حاصل کیجیے روشن چراغ — چاہیے اے شب سحر ہر کوچہ و برزن چراغ
ہی برائے کشتن پروانہ کیا پرفن چراغ — دل جلے عاشق کو دکھلاتا ہی کیا جوبن چراغ
زلف کے آگے فروغ روئے روشن کیونکہ ہو — سامنے کالے کے ہوتا ہی نہیں روشن چراغ
تل بھلا وجہ فروغ روئے روشن کیون نہ ہو — بزم عالم مین کہین جلتا ہی بے روغن چراغ
سوزش داغ فراق شمع رو مین ہمدمو — آہ دود شمع ہے دل شمع ہے اور تن چراغ
مشتعل رہتی ہی آہ آتشین مثل گیاس — سینۂ عشاق مین جلتا ہی بے روغن چراغ
مثل پروانہ ہی بزم دہر مین گر عندلیب — صورت گلگیر گلچین ہی گل گلشن چراغ
جلوہ گاہ شمع رو مین حاجت مشعل نہین — کب ہوا ہی بزم کوہ طور مین روشن چراغ
مثل پروانہ جلایا شمع رویون نے ہمین — چاہیے تربت پہ بھی میری پس مردن چراغ
پاک دامانی پہ مرتے ہین یہ پروانے عبث — بزم عالم مین رہا کرتا ہے تر دامن چراغ
ہی ترے گھر کا اُجالا دخت رز پیر مغان — شمع محفل کی طرح گھر کے لئے ہی زن چراغ
اختلاط شمع رویون سے ضرر ہی جان کا — سوز پروانے سے رہتا ہی کہین ایمن چراغ
ہی فقط لپکا جلانی ہے جو پروانے کو شمع — رات بھر محفل مین رکھتا ہے یہی قدغن چراغ
ڈالتے ہین شمع رو کیون روے روشن پر نقاب — چھپ نہین سکتا کسی صورت پس چلمن چراغ
اشتعال حسن دیتا ہے فقط بہر جفا — ہی فروغ نور سے پروانہ کا دشمن چراغ
ہے بجا زلف سیہ پہلوے روے شمع رو — ہی مثل نیچے اندھیرا ہو جو ہو روشن چراغ
ہی بجا گر تمکو شمع بزم عالم ہم کہین — جعد دود شمع ہے گر ہی رخ روشن چراغ
ہی چراغ صبح رعنا آمد پیری مین زیست — واقعی رہتا نہین ہی صبحدم روشن چراغ

ہفت پیکر جلسۂ نازنینان مہ جبین مین بیٹھا ہوا اپنے کو خوش کر رہا ہی سیمتن جو جلسۂ ہفت پیکر سے پہلے دروازے پر آئی دیکھا ایک چوبدار کھڑا ہی اُس نے کہا بی سیمتن کہان چلین سیمتن گھبرائی ہوئی ہر

چاہتی ہے نکل جاؤن جو مطلب تھا وہ پوچھ چکی ایسا نہو کہین روک لی جاؤن جسنے ایک دن مین یہ عجائب و غرائب بنا دئے تمام خدائیان جنوب و شمال و مشرق و مغرب ایک مقام پر کردین زبرجد نگار اور باختر سے ہزارہا کوس کا فاصلہ ہے وہ ایک مقام پر ہوگئے کہ تمام تبرکات خدائی لقا کے موجود ہین بس اس سبب سے گھبرائی ہوئی ہے چاہتی ہے نکل جاؤن ایسا نہو کوئی گرفتار کرلے تو بڑی خرابی ہو مناسب یہ ہے کہ اصل مطلب دریافت کرچکی اب نکل جاؤن پاس اُس شہریار کے پہونچون یقین ہے انتظار کرتے ہونگے بہانہ کرکے چوبدار سے ہاتھ چھڑایا دوسرے دروازے پر غلام زنگی نے روکا ملکہ ہان کہکے بڑھین تیسرے دروازے پر پہونچین ہر دروازے پر نوبت نقارے بج رہے ہین چوبدار یساول حاجب دربان پھر رہے ہین کہین وضع باختر کی کہین وضع زبرجد نگار کی کہین وضع فرنگستان کی ہر طرح کے لوگ ہین ساتون ڈیوڑھیون کو طے کرتی ہوئی در آخر پر پہونچی دیکھا ایک نازنین کھڑی ہے اُسنے ہاتھ تھام کر کہا کیون ای سیمتن کہان جاتی ہو کچھ گھبرائی ہوئی ہو کیون پریشان ہو کیا ارادہ ہے سیمتن نے کہا مین ایک کار ضروری کو نکلی ہون قدرت نے ایک کار ضروری کو بھیجا ہے یہ کہکے اُس سے بھی ہاتھ چھڑا یا بھاگی جب کوئی روکتا تھا تو سیمتن کو یقین ہوجاتا تھا کہ اُس مکار کا علم آگیا گرفتار نہ کرے اب آگے ڈھونڈھنے لگی کہ میرا مکان کس محلہ مین تھا نام محلے کا محلۂ زری فروشان ہے وہان کے باشندون سے پوچھا کہ محلۂ زری فروشان کہان ہے ایک دوکاندار نے کہا کہ محلۂ زری فروشان اس شہر مین تو نہین ہے کئی سے برس ہوے کہ محلہ زری فروشان کسی جگہ پر تھا وہ سب محلے مٹ گئے نئے محلّے آباد ہوے اب وہ محلہ نہین ہے اب تو سیمتن گھبرائی کہ اتنا بڑا محلہ غائب ہوا اشیاے نادرہ جو مجھکو گھر سے لینا تھے اب وہ کیونکر پاؤن دیکھا سامنے سے ایک زنگن آتی ہے اُسنے پکار کر کہا ای سیمتن کیون دھوکے کھاتی ہے دیکھ گرفتار ہو جائیگی جلد یہانسے نکل جا شعلۂ قہر خداوند بھڑک چکا ہے ایسا نہو کشت زندگی کو جلا دے سیمتن فوراً پر پرواز پیدا کرکے اُس شہر کلان سے نکلی دروازے پر شہر کے دیکھا جس محلے مین مین رہتی تھی محلۂ زری فروشان آباد ہے سرے پر محلے کے اپنا مکان پایا کنیزین منتظر کھڑی ہین پکار رہی ہین بی بی جلد آئیے آپکا محلہ زری فروشان شہر سے باہر پھینکا گیا ہملوگ یہان آ بسے جلد نکل چلئے سیمتن دوڑ کر مکان مین آئی چند تحفہ جات نکالے فوراً ایک طاؤس بنایا اُسپر سوار ہوئی پر پرواز پیدا کرکے روانہ ہوئی یہان رستم محفل مین بیٹھے ہین صحراے مینو سواد مین فروکش ہین کہ سیمتن آکر پہونچی آتے ہی اسکندر رستم کو سلام کیا

کہا اے شہریار کنیز دریافت کر آئی صحرائے خراب آباد مین حضور کو جانا چاہیے جب وہ صحرا فتح ہوگا تب
وہ دونون چیزین دستیاب ہونگی ورنہ نہایت مشکل ہے یا تو حضور فتاحی طلسم ہفت پیکر سے ہاتھ اُٹھائین
کنیز آپکو اس صحرا سے نکال لیچلے تا بصحرائے مینوسواد آپ پہونچیے اول مناسب ہے کہ چلکر
صاحبقران کو قید سے رہا کیجیے اُسکے بعد آپکو اختیار ہے خواہ طرف صحرائے خراب آباد کے چلئے خواہ
طلسم سے ہاتھ اُٹھائیے جو مناسب ہو وہ کیجیے رستم نے کہا ایہا الحاضرین بگوش ہوش سب صاحب اِس
بات کو سُن لین کہ مجھے جان دینا منظور ہے فتاحی طلسم سے ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا اگر ہزار صحرائے خراب آباد مین جانا
ہو اور ہزار آفتین درپیش ہون تو ہم ضرور جائینگے جو ارادہ کیا کیا بموجب قول شاعر فرد یا تن رسد بجانان یا جان
ز تن برآید ٭ دست از طلب ندارم تا کار من برآید ٭ یہ غیر ممکن ہے کہ جسنے اہل اسلام کو اسقدر ستایا کل کو گرفتار
کرکے لیگیا ہمنے بھی قیدخانہ دیکھا اُسکے طلسم کو فتح نہ کرین حصول عجائب و غرائب سے ڈرین سیمتن و لالۂ عذار
و سیماب و آفتاب فلک سیر چارون یہ کہکر اُٹھے کہ ہم ہمراہ رکاب ہین جان و مال آپ پر نثار ہین جسطرف
چاہیے اُسطرف چلئے خواہ لشکر کو ساتھ لیجیے خواہ نہ لیجیے وزیر مشیر جمع ہوے انجمن مشاورت منعقد ہوئی اِس
صلاح مین سیارہ بھی شریک ہے سب نے یہی کہا پہلے چل کے صاحبقران کو رہا کیجیے اسم اعظم و حرز ہیکل
اُنکے سپرد ہو ایک طرف سے انکا بلوہ ہو آپ کی روانگی طرف صحرائے خراب آباد کے ہو یہ صلاح قائم
ہوئی دوسرے دن کوچ کی ٹھہری لشکر تیار ہوا لالۂ عذار رہبر ہوئین بہ رونق تمام طرف زندانخانۂ طلسمی
کے چلے ان دونو نکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا اب حال ملکۂ مشکبار کہ جو سعد شہریار کو لیے گئین تحریر کرتا ہون
کہ مشکبار سعد شہریار کو لئے ہوے مع تین سو ساحرون کے سایۂ ابر مشکبار سر پر پڑے زور و شور سے
جاتی ہین ایک مقام پر لشکر پہونچا تھا کہ دیکھا ابر سیاہ سامنے سے پیدا ہوا اُس ابر نے آکر ابر مشکبار کو لخت لخت
کیا ایک آواز مہیب آئی کہ او مشکبار باغی خداوند ہفت پیکر کو کہان لئے جاتی ہے تیرے واسطے باعث
خرابی ہے ایسا نہ ہو قدرت کو زیادہ غصہ آئے ہمکو حکم ہوا ہے کہ سعد شہریار کو مع مشکبار کے لے آؤ یہ صدا
جو مشکبار نے سُنی تڑپ کے ابر سیاہ پر گری ابر سیاہ کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دئے دیکھا ایک ساحرہ تخت پر
سوار پشت پر ستر اسی ہزار ساحران غدار کھڑے ہوے آوازین دے رہے ہین غلغلہ ہے کہ باغیون کو گرفتار
کرلو بڑھنے نہ پائین مسمار جادو کہ جو کل فوج کی افسر ہے اُسنے کہا اے مشکبار تو کیون اپنی زندگی سے بیزار
ہوئی تو نے ویرانہ بربط نواز کو قتل کرایا کلاہ ہفت گوشہ اُسکے قبضے سے نکلی پاس طلسم کشا کے پہونچی

تجھے کیا نفع ہوا یہ سنتے ہی مشکبار نے دیکھا کہ مسمار جادو نے لشکر مقابلے مین اُتار دیا ابر دونون
نابود ہوئے ابر سیاہ کو مشکبار نے مٹایا ابر مشکفام کو مسمار جادو نے خراب کیا مسمار جادو نے
پاس مشکبار جادو کے کہلا بھیجا کہ اے مشکبار بہتر یہ ہے کہ بادشاہ اسلام سعد بن قباد کو ہمارے حوالے
کرو ہم خدمت خداوند مین لیجائین تمھاری خطا معاف کرائین مشکبار نے ہر مرتبہ انکار کیا تیسرے دن غصہ
مین مسمار نے طبل جنگی بجوایا مشکبار نے جواب مین نوازش طبل کو حکم دیا مسمار کے ساتھ اسی ہزار
ساحران غدار ہین اور یہان صرف تین سی ساحر ہین مشکبار خود رات بھر طلایہ پھری سعد شہریار کی
حفاظت کی صبح کو سعد پشت مرکب پر سوار ہوے مشکبار جادو ہمراہ رکاب ہے تین سی ساحر پرے
جمائے ہوے میدان مین آکر پہونچے مسمار جادو کو دیکھا اسی ہزار ساحرون کی جمعیت سے میدان مین
آکر اُسنے بھی پرے باندھے سوفار جادو اسکا بھائی گرگدن مست چھیڑ کر صف سے نکلا مسمار سے
اجازت خواہ ہوا مسمار نے کہا اے برادر ہمنے بڑی غفلت کی کہ تین روز کامل کی مہلت دی اب مین چاہتی ہون
کہ آج ہی فیصلہ کرون باغیون کو خدمت خداوند مین لیجاؤن پرسش ہوگی کہ عرصہ کیون ہوا سوفار نے کہا
مین تو اب قصد کرچکا مین جاکر مشکبار ہی کو للکارتا ہون مسمار نے اجازت دی سوفار میدان مین آیا
عجائب وغرائب سحر کے دکھا کے آواز دی اے مشکبار مقابلے مین ہمارے آؤ کمال سحر دکھاؤ دیکھین کس
بھروسے پر تمنے بادشاہ اسلام کا ساتھ دیا یہ سنتے ہی مشکبار نے طاؤس اپنا صف سے نکالا سامنے
سعد شہریار کے آئی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہرہ اُداس عالم یاس عرض کی اے شہریار اجازت میدان
عطا فرمایئے کنیز رخصت ہوتی ہی خوشی اُسوقت ہو کہ اِس جنگ کو فتح کرون سعد نے اجازت دی اب
مشکبار نے طاؤس اپنا بڑھایا سامنے سوفار کے آئی سوفار نے کمان کیانی کاندھے سے اُتاری
تیر بحر کمان مین پیوست کیا مشکبار کو تیر مارا مشکبار نے ہاتھ ہلایا برق نے تیر کو کاٹا کئی تیر سحر کے
سوفار نے مارے مشکبار نے تیرون کو کاٹا جب کئی سحر سوفار کرچکا تب مشکبار نے پکار کر آواز
دی اے خوشبوے دماغ رس کیون دیر کی یہ گستاخی کر رہا ہے سوفار نے دیکھا جھونکا ہوا کا چلا
ایک خوشبوے معقول دماغ مین آئی ناک پھلا پھلا کر خوشبو کو سونگھا جھومنے لگا آنکھین سرخ ہوئین
چہرہ گلنار ہاتھ بڑھا کر گریبان اپنا چاک کرنے لگا جھوم جھوم کر یہ اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا نظم

امڈے ہین اشک مردمک چشم حور مین
دیکھو پری نہاتی ہے دریاے نور مین

شرم و حجاب دور ہو وصلت کا لطف ہے | ایسے مزے کہان ہین شراب طہور مین
غیبت مین حال دل نہین ممکن کہ پائے سکون | سن لیجے بلا کے سب اپنے حضور مین
مین نے کیا وہ کام جو مشاطہ سے نہ ہو | سویا لپٹ وہ نشۂ مے کے سرور مین
دنیا مین بھی جمال سے محروم ہی رکھا | یہ لن ترانیان تھین فقط بزم طور مین
پاس انکو میرا صحبت اغیار مین کہان | ارض و سما کا فرق ہے نزدیک و دور مین
ہے گرم ناز گور غریبان پہ وہ حسین | باقی رہا ہے حشر کے اب کیا ظہور مین
آمد شد نفوس مین کس طرح چین آئے | ہر دم صدای حشر ہے اس نفخ صور مین
سچ پوچھیے تو زندہ ہے در گور ہے نظام | جان ہے حریم کعبہ مین تن جعدہ پور مین

اس طرح کے اشعار پڑھتا ہوا ہاتھ باندھے ہوے سامنے مشکبار جادو کے آیا کہا مجھسے سراسر خطا ہوئی جو کہو وہ بجالاؤن مشکبار جادو نے کہا تو ہمسے دعوی عشق کرتا ہے سوفار جادو نے عرض کی مین چاکران کمترین سے ہون مشکبار جادو نے کہا جاؤ مسمار جادو کا سر لیکر ابھی آؤ ہم تمھاری آرزو پوری کرینگے یہ سنکر سوفار جادو الٹا پلٹا مسمار جادو پر جا پڑا ایک گولہ مارا کہ پانچ سات سحر جادو گرم مرکر گر پڑے کسی کا سر پھٹا کسی کا ہاتھ قلم ہوا جب کئی سو ساحر مرکر گرے مسمار جادو نے للکارا او سوفار کیا بے ادبی کرتا ہے خبردار کھڑا رہ سوفار جادو کب مانتا ہے جھوم جھوم کر اشعار عاشقانہ پڑھ رہا ہے حسن غول پر گرا اس غول کے افسر کو تاک کے مارا مسمار جادو کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہے جب دیکھا اس نے کہ سوفار جادو نے دو ہزار جادوگر مارے جب تو اسنے بڑھ کے نعرہ کیا او سوفار جادو کھڑا رہ یہ کہکے سوفار جادو پر جا پڑی سوفار جادو نے گولہ مارا مسمار جادو نے گولہ کاٹا کئی گولے مسمار نے سوفار جادو کے کاٹے آخر مسمار جادو نے جھلا کے گولہ جھولی سے نکالا سوفار کو مارا سوفار جادو کے سر پر پڑا سر سوفار جادو کا پھٹا سوفار کا مرکر گرنا کہ شکم شق ہوا شکم سے ایک طائر سفید نکلا منقار یاقوت احمر کی آنکھین مثل برق کے چمکتی ہوئین زفیل مارکے شکم سے نکلا پکارتا ہوا او مسمار جادو ارے تو نے غضب کیا اپنے بھائی کو مارا مین قدرت سے اطلاع کرنے جاتا ہون مسمار جادو نے ہر چند چاہا کہ طائر کو روکون لیکن اسکی تیز پروازی پر ہوش اڑے طائر سامنے سے نکل گیا جب طائر نکل گیا مسمار جادو جست و خیز کرتی ہوئی سامنے مشکبار کے آئی

للکار کر آواز دی او مشکبار جادو یہ تونے کیا خطا کی بڑی تونے جفا کی میرے بھائی کو میرے ہاتھ سے قتل کرایا مشکبار جادو نے پکار کر آواز دی اے خوشبوے دماغ رس اسکو بھی لینا دفعتاً خوشبو جنگل مین پھیلی غنچے چٹکے پھولون نے آنکھین کھولین خوشبو جو دماغ مین مسمار جادو کے پہونچی یہ بھی جھومی پکار کر آواز دی ای ملکۂ عالم مین تو کنیز ہون ذرا ادھر نگاہ اٹھاؤ مشکبار نے نگاہ اٹھائی آواز دی او مسمار جادو کیون کھڑی ہے اے خوشبوے دماغ رس تاثیر کر ایسی خوشبو دماغ مین مسمار کے آئی کہ گریبان اپنا چاک کیا خاک صحرا منھ پر ملی پکارتی ہوئی طرف مشکبار کے دوڑی نظم

اس دور مین بچا ہی رنج والم سے کون	افلاک کے رہا ہی خالی ستم سے کون
اک سر ہزار سودا ہے مول دیکے جان	الجھاے دلکو اپنے گیسو کے خم سے کون
توہی بتا ستمگر انصاف سے ذرا	بہتر ہی لعبتو نمین میرے صنم سے کون
ابرو کے یہ اشارے کشتہ کرین نہ کیون	جانبر ہوے ہین قاتل تیغ دودم سے کون
مٹجائین خاک ہوکر معراج ہے یہی	سر یار کے اٹھائے نقش قدم سے کون
شمشیر کا ہوا ہی سرسبز کھیت کب	پھولا پھلا ہی ظالم جور وستم سے کون
دھم گجر آپ کے گھر رہتا نہین تو شب	کودا اٹھا گھر مین صاحب آخر یہ دھم سے کون
ہی چار دن غنیمت رعنا جہان مین زیست	جا کر پھرا ہی ورنہ ملک عدم سے کون

مشکبار نے چاہا تلوار کھینچکر اسکو قتل کرون کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا ہی طائر جو شکم سے سوفار کے نکلا تھا چمکا مسمار جادو کے سر پر آکے چرخ مارا ایک چیخ ماری شعلہ دہن سے نکلا طائر جلکر خاک ہوا خاک طائر کی مسمار کے سر پر گری جیسے ہی خاک سر پر پڑی سحر اتر اچاہا مشکبار جادو پر جا پڑون اسکو گرفتار کرلون پشت سے آواز آئی او مسمار جادو بھاگ قریب مشکبار کے جانا وبال ہے روزگار ہی ایسا نہو کسی سحر مین پھنسو تو جان بچنا دشوار ہو مسمار جادو یہ آواز سنکر ٹھہری پکار کر آواز دی اہی مشکبار جادو اب پلٹ جاؤ کل تمسے سمجھ لینگے یہ کہکے طبل امان بجوایا مسمار جادو اور مشکبار جادو دونون پلٹ آئے سعد شہر یار ساتھ ہین سعد سے کہا آج مسمار جادو کچھ فتور کریگی ہوشیار رہنا چاہیے سعد کو لا کے بارگاہ مین داخل کیا آپ بہ شکل عقاب خیمہ کیا رگاہ پر آکے بیٹھی صمصام جادو کنیز کو طلایہ پر مقرر کیا مسمار جادو جو پلٹ کے آئی بیٹھ کے سحر تیار کیا بارگاہ سے اپنی نکلی طرف لشکر مشکبار کے چلی جب لشکر

مشکبار قریب رہا آواز حاضر باش و ناظر باش کی سُنی دیکھا صمصام نامے کنیز طلایہ دے رہی ہی منھ سے کچھ شعلہ آتش چھوڑے جس مقام پر صمصام کھڑی تھی اُسی نخل کے نیچے بیٹھکر سوگئی ساتھ والیان بھی اسکی غافل ہوئین اب دیکھا کہ مشکبار قبۂ بارگاہ پر بیٹھی ہی مسمار پلٹی ایک نخل پر آکے بیٹھی چند پھول منقار سے توڑے اُن پھولون کو لیکر بلند ہوئی سر پر آکے وہ پھول گرائے ایک جھونکا ہوا سے سرد کا چلا کہ مشکبار سوگئی مسمار اُتری بارگاہ سعد شہریار مین داخل ہوئی دیکھا ظل اللہ آرام فرما رہے ہین مگر دو شیر ایک سرہانے اور ایک پائینتی بیٹھے ہوے غرش کر رہے ہین مسمار نے بڑھکر ایک دستک دی دونون شیر سر جھکائے ہوے بیرون بارگاہ چلے گئے اب مسمار جادو قریب چھپر کھٹ کے آئی سعد شہریار پر سحر کیا دونون ہاتھ اور پیر بیکار ہوے پنجے مین دبا کے لے اُڑی اب خیال آیا لشکر مین ٹھہرنا مناسب وقت نہین معلوم ہوتا ہی سیدھی خدمت خداوند مین چلون یہ سوچ کے بلند ہوئی طرف قصر ہفت پیکر کے روانہ ہوئی اُڑی چلی جاتی ہی کئی کوس پنجے مین سعد شہریار کو دبائے ہوے نکل گئی ہی قضائے کار سہراب فیل تن اپنے باغ مین بیٹھا ہوا مصروف جشن تھا کہ آسمان پر سناٹا ہوا سر اُٹھا کے دیکھا ایک ساحرہ ایک جوان کو کہ آفتاب جمال خورشید مثال ہی لئے جاتی ہی سہراب فیل تن حیران ہوگیا کہ یہ ساحرہ کون ہی اور اس شہریار کو کہان سے لائی ہی اور کہان لئے جاتی ہی یہ سوچ کے ایک گولہ اُٹھایا غفلت مین تاک کے سینۂ پر کینہ مسمار پر مارا کہ توڑکر پشت کو پار گذرا لاشہ مسمار جادو کا ایک طرف بادشاہ اسلام پنجے سے چھوٹے سہراب فیل تن نے اُٹھکر سعد شہریار کو گود مین لیا صورت زیبا کو بحسرت دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی یہ کون جوان ہی ظاہر مین شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت صاحب حشمت و دولت معلوم ہوتا ہی مسند پر بٹھا کے سعد شہریار کو سہراب نے ہوشیار کیا بادشاہ اسلام کی آنکھ کھلی اپنے کو مجمع ساحران مین پایا دیکھا ایک ساحر زبردست بیٹھا ہوا تلوے سہلا رہا ہی سعد اُٹھ بیٹھے فرمایا مین اپنی بارگاہ مین تھا یہان مجھکو کون لایا سہراب فیل تن نے سب کیفیت بیان کی عرض کی حضور کا حسب ونسب کیا ہی نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمایئے مین مصاحب خاص خداوند ہفت پیکر ہون حضور کو اس حالت مین دیکھکر خیال ہوا اُس ساحرہ کو مارا آواز آئی تھی کشتی مرا نام من مسمار جادو بود سعد نے کہا ہی سہراب فیل تن ملکہ مشکبار جادو کہ مجھسے محبت رکھتی ہی مقابلے مین مسمار جادو کے اُتری تھی قابو پاکے مجھے اپنے پنجے مین دبائے ہوے لئے جاتی تھی تمہارا احسان ہوا گویا جان بخشی کی

سہراب فیل تن نے کہا طلسم کشاے اصلی جنکا لقب ہی رستم پیل تن علشاہ رومی فرزند صاحبقران
وہ آپ کے کون ہین سعد نے کہا وہ میرے عم نامدار ہین مصروف جستجوے طلسم کشائی ہین انشاء اللہ وہ
ضرور طلسم مذکور کو فتح کرینگے کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ فرزندان صاحبقران کوئی قصد کرین اور وہ
مقدمہ نہ ہو ہرچند کہ مین الگ کوشش مین مصروف ہون وہ الگ جستجو کر رہے ہین اگر چاہا خدا نے تو
وہ ضرور اس ہفت پیکر کی خدائی کو مٹا دینگے یہ سنکر سہراب نے کہا ای شہریار کل میرے پاس
خداوند کا ایک خط آیا تھا جسکا مطلب یہ تھا کہ دو باغیون کو گرفتار کر کے بہت جلد بدولت و اقبال کی
خدمت مین حاضر کرو نام نامی و اسم گرامی آپکا اور آپ کے عم نامدار کا اُس خط مین تھا میرا قصد تھا کہ کوچ
کرون مگر میری خوش قسمتی سے اب حضور نے غریب خانے پر نزول اجلال و ورود اقبال فرمایا جان و
دل سے کوشش کرونگا لیکن فتح طلسم آپ کے عم نامدار ہین مین مشکبار جادو کو بلاتا ہون مین اور
وہ دونون شریک ہو کے آپ کے لئے جستجو کرینگے یہ کہکے شہریار کے سامنے سہراب نے اطاعت
دین اسلام قبول کی باغ مین تو بیٹھا ہی ایک طائر کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا کہا جا کر مشکبار جادو
کو اطلاع کرو ہمارے پاس اُس عاشق صادق کو لاؤ صبح ہو چکی ہی طائر تو اڑ کر روانہ ہوا سہراب جا کے
ایک کتاب لایا بیٹھکر دیکھنے لگا کہا ای شہریار حضور کی شوکت ولیاقت ضرور پڑھیگی مگر شیاسے عمدہ
تقدیر مین رستم کی ہین وہی لوح پائین گے یہ کتاب حالات مقدمات طلسم ہفت پیکر ہی یہ کہکر خاطرداری
مین مصروف ہوا اب حال مشکبار جادو کا تحریر کرتا ہون کہ جب نسیم سحر چلی قبۂ بارگاہ پر بیٹھی تھی آنکھ کھلی قبۂ
بارگاہ سے اُتری دیکھا صمصام کنیز کو مع ساتھ والون کے ایک مقام پر سو رہی ہی ماتھا ٹھنکا کوئی اُفتاد
پڑی صمصام کو جگایا کہا کیون صمصام یہ کیسی غفلت طلایہ اسی طرح دیتے ہین صمصام نے بیان کیا
کنیزرات بھر طلایہ پھری پہررات رہے ایک ہواے سرد چلی کنیز سو گئی یہ معرکہ گذرا مشکبار جادو
گھبرا کر وہان سے پلٹی بارگاہ سعد بن قباد مین آئی چھپر کھٹ شہریار عالی وقار کا خالی پا کے بیقرار ہو گے
چہار جانب دیکھنے لگی حیران تھی کہ میرے مقرر کئے ہوے شیر کہان چلے گئے گھبرا کر باہر نکلی دیکھا ایک
نخل کے نیچے دو شیر سرنگون کھڑے ہین مشکبار جادو نے آواز دی ارے کمبختو ہمنے تمکو کہان
مقرر کیا تھا یہان کہان کھڑے ہو دونون شیرون نے مثل انسان کے آواز دی ہم ناچار ہین
مسمار جادو آئی اُسنے ہمکو بارگاہ سے نکالا اب ہم وہان نہین جا سکتے ہم دیکھا کئے وہ ساحرہ

سعد شہر یار کو بے گئی ہم مجبور ہین مشکبار جادو جھلا کر یہ کہکے اُڑی کہ ابھی لشکر کو اُسکے تباہ کرتی ہون اگر وہ وہان موجود ہی تو ٹکڑے اُڑا دون گی افسوس اُس شہر یار پر جفا کی ہاے کیا حال اپنا کہون کسکو کیفیت اپنی سناؤن میری تو یہ حالت ہی **نظم**

لب پہ وقتِ نزع آہون کے شرارے رہ گئے
اشک حسرت آ کے مژگان کے کنارے رہ گئے

صف مین کشتون کی ہم اک بسمل تمھارے رہ گئے
چل چکے تھے منزل ہستی سے بارے رہ گئے

پالا مین اُس طفل کا گذرا بڑھے منت کے طوق
کان مین بالے نہین پر گوشوارے رہ گئے

شکر ہی کرنے نہ پایا شانہ اُن زلفون مین غیر
چلتے چلتے ہی سر عاشق پہ آرے رہ گئے

بزم خوبان اُسکے جانے سے ہی آنکھون مین سیاہ
ماہ کامل چھپ گیا باقی ستارے رہ گئے

پہونچے یاران عدم سب منزل مقصود پر
ہم سر راہ عدم حسرت کے مارے رہ گئے

فارس گلگون خوبی کو خرامان دیکھکر
چوکڑی بھولے ہرن رم سے چکارے رہ گئے

اور ہی کترے ہین گلرویون نے اب گلبون مین گل
سادے سادے پائجامون کے غرارے رہ گئے

آتش عشق اشک کے طوفان سے کب ٹھنڈی ہوئی
مرتے مرتے ایک دو یا قی شرارے رہ گئے

دین و ایمان جان و دل رعنا نے سب صدقے کئے
دیدۂ گریان مگر حسرت کے مارے رہ گئے

اشعار عاشقانہ پڑھتی ہوئی تین سو ساحرون کا لشکر لیے پشت پر لشکر مسمار پر جا پڑی جاتے ہی گولہ مارا تین سو حربے سحر کے ہوئے لشکر **مسمار** مین باوہ ہوا ساحر مر کر گرنے لگے **مشکبار** لشکر مین مسمار کے گھس پڑی سحر کرنے لگی کبھی برق بنکر اُڑی تر چھی گری کبھی گولہ مارا لشکر مین غل مچاتی پھرتی ہی مسمار بدکار کہان ہی اگر نہ ملی تو ابھی ابھی مین سارے لشکر کو مسمار کردون گی شہر یار کو لیکر کہان بھاگی کئی بارگامون مین آگ لگا دی لڑتی بھڑتی بارگاہ **مسمار جادو** مین پہونچی مقام اُسکا خالی پایا جھلا کر اُس بارگاہ سے نکلی چاہتی ہی بلند ہو کر گرون آدھا لشکر تباہ کر دیا ہی کہ تمام **لشکر مین فریاد و الغیاث** کی صدا بلند ہوئی ساحر بھاگے بھاگے پھر رہے ہین کہ ایک **طرف** سے آواز آئی ای ملکۂ عالم یہ نوشتہ دیکھ لو ایسا نہ ہو خلاف گذرے **مشکبار جادو** نے **پلٹ** کے دیکھا ایک طائر غل مچاتا ہوا آتا ہی منقار مین نامہ دبائے ہوے آتے ہی نامہ مشکبار جادو کے ہاتھ مین دیا طرف سے سہراب کے مرقوم ہی کہ ای ملکۂ عالم دیکھتے ہی اس نامہ کے ہمارے پاس آئیے مسمار جادو کو ہنے مایا سعد

شہریار ہمارے پاس بہ خیر و عافیت ہین یہ سُنتے ہی مشکبار جادو نے اپنی کنیزون اور ساحرون کو
آواز دی سب کے سب میرے پیچھے آؤ بیگناہون کے قتل سے ہاتھ اُٹھاؤ کیا فائدہ نصف لشکر
تو پامال کر چکے سب کنیزین پشت پر آئین مشکبار ہوا کو کاٹتی ہوئی چلی یہین سے ساحرون کا جماؤ
پشت پر تین سے جادوگرنیان اُڑتی ہوئی آتی ہین جس صحرا سے گذر ہوا وہ جنگل خوشبو سے معطر ہوا
درخت وجد مین آئے سہراب فیل تن سعد شہریار کے پہلو مین بیٹھا ہوا ہی کہ اسکے دماغ مین خوشبو
آئی شہریار سے عرض کی حضور مشکبار جادو آپہونچی یہ ذکر تھا کہ آسمان پر مشکبار جادو آکے چمکی
تین سے کنیزین پشت پر پکار کر آواز دی منم مشکبار جادو باغ مین سہراب فیل تن کے آکر اُتری
سہراب نے اُٹھکر تعظیم کی لا کر صحبت مین بٹھایا سعد شہریار کو دیکھکر مشکبار خوش ہو گئی کہ بہ شوکت
بیٹھے ہوے پایا قدمون کو بوسہ دیا کہا ای شہریار آپ صاحب اقبال ہین ایسے ساحر باشوکت کو
آپ پر خدا نے مہربان کیا کیون سہراب فیل تن کیا صلاح ہی سہراب نے کہا یہ تو مین کتاب
مین دیکھ چکا ہون کہ طلسم کے یہ فتاح نہین ہین دربندون پر چلیے شاید کوئی صورت نکلے مشکبار
نے کہا بہت مناسب ہی سہراب نے دو دن مشکبار جادو و سعد شہریار کو مہمان کیا تیسرے دن
آواز دی لشکر تیار ہو غنچے چٹکے پھولون نے آنکھین کھولین شجر جھومنے لگے تھوڑے عرصے مین دیکھا
چالیس ہزار ساحر اسباب سحر سے آراستہ ہو کر گوشہ ہاے باغ سے پیدا ہوے مرکب خنگ
سیاہ قیطاس پر سعد سوار ہونے لگے سہراب نے کہا حضور تامل فرمائین مشکبار سے کہا آج
کے روز کوچ اور معطل رہے ساعت کچھ اچھی نہین ہی یہان سے نکلتے ہی کچھ فتور پڑیگا مشکبار
نے دست بستہ عرض کی آج حضور تامل فرمائین کل روانگی ہوگی سعد نے غصے مین کہا ابھی ہم اگر
چلنے کا نام لے گئے انکار کرتے تو تمکو خلاف گذرتا سہراب بھی تامل کرتے اب چلو جملہ معاملات
خدا کے سپرد کرو اگر فتح ہماری تقدیر مین ہی سامان غیب سے ظاہر ہوگا اگر شکست لکھی ہی ویسا ہی
سامان پیدا ہوگا مشکبار قدمون پر گر پڑی کہا ای شہریار غنچے ہنستے ہین پھول مسکراتے ہین نخل وجد
مین ہین مطلب یہ ہی کہ سب منع کرتے ہین اور حضور نہین مانتے ہین حضور سے کہنے کو قبول کرین اگر کوئی
افتاد پڑی تو نہایت تاسف ہوگا اور مین تو اسیر طرۂ گیسو ذبیح خنجر ابرو ہون جس طرح ارشاد ہو
بجالاؤن میری تو عجب کیفیت ہی نظم

تمسے کیا تشبیہ دون فکر دقیق یکسو نہین | ماہ نو ابرو نہین ہی ماہ کامل رو نہین
اسقدر مفلس ہوا ہون دی جو گوہر سے مثال | مدتین گذرین کہ میری آنکھ مین آنسو نہین
آدمی کیا ہو گیا ہمزاد بھی تیرا مطیع | ای پری کس کس پہ تیرا سایۂ جادو نہین
ربط باہم کے مزے باہم رہین تو خوب ہین | یاد رکھنا جان جان گر مین نہین تو تو نہین
آنکھ کے تل کی سیاہی مشک سے ہی کچھ زیاد | کسطرح اسکو کہین ہم نافۂ آہو نہین
یہ وہ سم ہی آتے آتے جو زبان تک جان لے | نوش کے قابل لعاب افعی گیسو نہین
طوق ہو کر رہ گئی ہی ہان کسی کی یہ نگاہ | حلقۂ زنار ہی یہ حلقۂ گیسو نہین
بے ادب قاتل نہ ہو تیغ نگہ بس ہو چکی | سینہ اپنا آشنائے زحمت زانو نہین
نوجوانون کے سبب سے یار دیرینہ چھٹے | مدتین گذرین کہ دل کو صحبت پہلو نہین
مین وہ وحشی ہون کہ بعد از مرگ بھی میرا غبار | کونسے دن طوطیائے دیدۂ آہو نہین
حادثات دہر سے کس شی نے پایا ہی فراغ | جامۂ آبی خطوط موج سے اتو نہین
ظاہر و باطن مین ہی روز ازل سے اتحاد | کوئی گل ایسا نہین ہی جسمین مطلق بو نہین
کینۂ صیاد سے کیسی سبکدوشی ہوئی | سر نہین گردن نہین سینہ نہین بازو نہین
تیرہ بختون کو شہادت کا اشارہ خال ہی | کچھ تو ہی یہ بے سبب نقطہ تہ ابرو نہین
ہر کدورت سے مصفا ہی لباس عاجزی | یہ وہ جامہ ہی کہ جو محتاج شست و شو نہین
کیا کرین بے اختیاری سے نہین کچھ اختیار | آپ پر قبضہ نہین ہی موت پر قابو نہین
کس گھڑی ہی ہمکو فرصت یاد حق سے ای نسیم | کونسا دم ہی جو لب پر اپنے ذکر ہو نہین

یہ اشعار پڑھ کے مشکبار جادو نے دامن سعد شہر یار کا پکڑ لیا کہا کہ آج کوچ نہ ہوگا ای سہراب لشکر آثار و سہراب نے لشکر کو اشارہ کیا بیرون باغ لشکر آکر اترا اسہراب فیل تن نے جلسہ آراستہ کیا روشنی کی تیاری ہوئی حاضرین خدمت نے بھاری جوڑے پہنے مسند آراستہ کی سعد و مشکبار دونون آکر بیٹھے سہراب مصروف خدمتگزاری ہی گائن سامنے بیٹھی گا رہی ہی اسباب عیش و نشاط مہیا مشکبار جادو بھی خوش بیٹھی ہی دوپہر سے شب تجاوز کر چکی تھی کہ ابر تیرہ و تار آسمان پر اٹھا رعد کی گرج برق کی چمک گرجتا ہوا باغ پر آکر محیط ہوا اسہراب فیل تن گھبرا ہو گیا پکار کر آواز دی

کون صاحب ہیں تشریف لائیے آئیے رکنے کا کیا باعث ابر پھٹا ایک ساحرہ بشکل مہیب بصورت عجیب
و غریب زاغ سیاہ پر سوار پشت پر بڑے بڑے ساحر رسول اور نچبول ہاتھ میں جھولیاں اسباب سحر سے
بھری ہوئی ابر سے نکلتے ہی پہلے سعد شہریار کو دیکھا پھر مشکبار جادو پر نگاہ ڈالی پھر سہراب فیل تن
سے کہا تمنے اپنے گھر میں باغیوں کو جگہ دی خوف خداوند بالکل دل میں نہیں منم بوتیمار زاغ سوار اس
جوان کو لیجاؤنگی سہراب فیل تن نے بمنت کہا اے بوتیمار زاغ سوار میرے حال پر رحم کر
آج جاتے تھے ہزار ہا کوس نکل جاتے کسی وجہ سے نہ جانا ہوا کل یہاں سے چلے جائینگے راہ میں تمکو
اختیار ہے میرے گھر پر کوئی پریشان نہ ہو بوتیمار زاغ سوار نے جواب دیا قدرت کا حکم تو یہ ہے کہ جو
دخل دے اسکو بھی لاؤ جو شریک ہو اسکو بھی گرفتار کروں تمہیں اور اس گستاخ عورت پر رحم کرتی ہوں
کس گستاخی سے پہلو میں بیٹھی ہوئی ہے ہمارا کچھ ادب نہ کیا یہ نہ سمجھی کہ مصاحبان خداوند ہیں میں اسکو
لیجاؤنگی قدرت کے سامنے قتل کرونگی خطا کے بخشنے نہ بخشنے کا مجھے اختیار ہے یہ کہکے طرف سعد شہریار
کے چلی مشکبار جادو نے جو اس بلائے سیاہ کو آتے دیکھا منع کیا کہ اس طرف نہ آ یہ قہر و غضب نگاہ
نہ اٹھا کیوں قضا آئی ہے ساری مصاحبت رکھی رہ جائیگی ایک سحر میں دیوانی ہو کر جائیگی بوتیمار
کب سنتی ہے چاہا ہاتھ چپٹ کے اٹھالوں کہ مشکبار نے دستک دی اور کہا اے خوشبوے دماغ رس اس
ناکا کو لینا بڑی بے ادب ہے فوراً پتوں سے بوے خوش آئی غنچے چٹکے نخل جھومے وہ بوے خوش
آئی کہ بوتیمار زاغ سوار جھومی چاہا کچھ آواز دے کہ زمین شق ہوئی ایک شخص مہیب و ہیبتناک ہاتھ میں
کچھ پھول و غنچے لئے ہوئے زمین سے نکلا نکلتے ہی بوتیمار کو سنگھا دئے کہگیا کہ ہوشیار رہنا اور اسی
طرح غرق زمین ہو گیا بوتیمار زاغ سوار کو ہوش آیا نہایت جھلا کر جھپٹی اب تو مشکبار جادو اٹھی
وہی اپنا کلمہ کہکر دستک دی ایکی خوشبو بھی آئی اور ایک شجر کی پشت سے ایک نازنین پھولوں کا گلدستہ
ہاتھ میں نازنین پری فن غنچہ دہن ماہ رخسار کبک رفتار شیرین گفتار اپنے فعل کی مختار ہنستی ہوئی سامنے آئی
پکار کر آواز دی بی بوتیمار زاغ سوار اسقدر کیوں خفا ہوتی ہو جو کام کہو وہ میں کروں مشکبار جادو
سے مقابلہ نہ کرو یہ کہتی ہوئی قریب آئی ہاتھ بڑھایا کہ گلدستہ سنگھاؤں دام مکر میں لاؤں بوتیمار
نے کلائی پکڑ کے ایک طمانچہ مارا سر اس نازنین مہ جبین حور تمکین کا اڑ گیا سر کے اڑتے ہی وہ خوشبو
پھیلی کہ تمام باغ معطر ہو گیا آواز آئی کشتی ہر انام من خوشبوے دماغ رس بود مشکبار جادو جھلا کر

چلی پیچھے کمر سے کھینچا بوتیمار نے آواز دی بس آگے نہ بڑھنا ای زمین باغ اسکو روک لے یہ کہنا تھا
کہ مشکبار جادو لڑکھڑا کے گری زبان بند ہوئی اب بوتیمار نے سعد شہریار کی طرف دیکھا کہا
لو تمھاری اس مددگار کا یہ حال کیا سعد شہریار نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا بوتیمار نے ہنسکر کہا
تکلیف نہ فرمائیے اُسی مقام پر بیٹھے رہیے سعد کے ہاتھ پانؤن کی طاقت سلب ہوئی قبضۂ شمشیر
قبضۂ شہریار سے چھوٹا بہت تردد ہوا بوتیمار زاغ سوار نے چاہا شہریار کو اُٹھاون اب سہراب
کو تاب نہ رہی وہین سے نعرہ کیا کیون او بوتیمار جو ہمنے کہا تھا وہ تونے نہ مانا ہمارے سامنے یہ بدعت
یہ کہکے جا پڑا گولہ مارا بوتیمار نے گولہ کاٹا آپس مین دو چار سحر ہوے بوتیمار نے جھلاکر کہا اپنی پہلوانی
پہ ناز کرتا ہے بس اُسی مقام پر کھڑا رہ سہراب کے پانؤن زمین نے تھام لئے سحر فراموش ہوا حیرت کا
جوش ہوا اب بوتیمار زاغ سوار بڑھی کہ اس جوان کو گرفتار کرون ملازمان سہراب نے جو
اپنے مالک کو اس حال مین دیکھا افسران فوج بڑھے للکارتے ہوے کہ خبردار آگے نہ بڑھنا ہمارے
افسر پر ہاتھ نہ ڈالنا جو افسر بڑھا بوتیمار نے سحر کیا کہ وہ زمین پر گرا چالیس افسر فرداً فرداً بڑھے اور زمین
پر گرے پڑے لوٹ رہے ہین اُٹھ نہین سکتے اُٹھلکے بوتیمار نے ایک گولہ مارا سارا لشکر
دھوئین مین مبتلا ہوگیا دھوان زمین سے نکل رہا ہے ہر نخل مثل شمع کافوری جل رہا ہے افسران فوج
اور جملہ لشکر مین فریاد فریاد کی صدا بلند ہوئی اب بوتیمار جھومتی ہوئی بڑھی کہ سعد شہریار کو جا کے گرفتار
کرون مگر کہتی ہوئی ای جوان طرح دار ارے ظالم تیرے حُسن عالم سوز نے میرے دل کو جلا دیا تو
خوف نہ کر اپنے دل مین نہ ڈر مین تجکو سامنے خداوند ہفت پیکر کے نہ لیجاؤنگی اپنے باغ مین لیچل
کے مصروف عیش و نشاط ہونگی تیرے پہلو مین بیٹھونگی جو کہیگا وہ قبول کرونگی وہ مرتبہ کرونگی کہ
دیکھنے والے رشک کرینگے اگر تو چاہیگا کہ فتح طلسم مین مصروف ہون بدل و جان کوشش
کرونگی تابہ کوہ ذخار پہونچادونگی سعد نے آواز دی کیا بیہودہ بکتی ہے دیکھ خبردار میرے قریب
نہ آنا یہ سُنتے ہی بوتیمار دور سے منتین بھی کرنے لگی کبھی کہتی ہے ای ظالم میرے حال پر رحم کر
دل تجپر مائل ہے یہ کنیز تیری تیغ ابرو کی گھائل ہے زخم تپک رہا ہے کانٹا محبت کا دل مین کھٹک رہا ہے نظم

اٹھا سکی نہ مصیبت فراق یار مین روح	نکل گئی تن لاغر سے انتظار مین روح
ہزار مرتبہ تجپر فدا مین کردیتا	اگرچہ ہوتی مرے پیارے اختیار مین روح

جو آنا ہو تجھے مد نظر تو آ ظالم
نکل نہ جائے کہین تیرے انتظار مین روح

نہین ہی گور کی تنگی سے کچھ ہمین دہشت
رہیگی بعد فنا کے بھی کوے یار مین روح

جو آئے نزع کے عالم مین وہ مسیح جمال
مریض عشق کے آجائے جسم زار مین روح

ترے فراق مین یون زندگی گذرتی ہی
ہی کرب قلب کو پیارے اور انتظار مین روح

اُسی کے حکم مین ہی موت و زندگی محبوب
حقیقتًا ہی فقط دست کردگار مین روح

ایسی باتین خوشامدین کرتی ہوئی اپنے عشق کا اظہار دل کا اضطرار بیان کرتی ہی بادشاہ نے گالیان دین کلمات سخت کہے جب تو بوتیمار نے تیغ کھینچا کہ بڑھکر سر کاٹ لون بادشاہ نے بیقرار ہوکر دعا کی کہ پہلو سے آواز آئی او ظالم مجھے تو بچا ورنہ دشمن مار ڈالینگے پلٹ کر دیکھا ایک جوان نہایت حسین و جمیل تاج سر پر دھرا ہوا موتیون کے مالے گلے مین پکارتا ہوا آتا ہی بوتیمار نے اُس جوان کے جمال جہان آرا کو پلٹ کے دیکھا دیکھتے ہی بیتاب ہوگئی یا طرف سعد کے جاتی تھی یا جست کرکے قریب آئی ہاتھ تھا ما کہا صاحب سنبھلو کسنے ستایا زخم تمھارے سر پر کسنے لگایا اُس جوان نے کہا دیکھو وہ سامنے تلوار کھینچے چلا آتا ہی جیسے اِدھر بوتیمار پلٹی پیٹ کے خنجر مارا اور نعرہ کیا کہ نم اجروس جنی بوتیمار جادو کا شکم چاک قصہ پاک جیسے ہی بوتیمار گری لشکر اسکا جلنے لگا مشکبار اور سہراب دونون اُٹھے کہا کہ اے شہر یار یہ کون مددگار ہی بادشاہ نے ارشاد فرمایا ای اجروس کہان سے آتا تھا بڑے وقت پر آکے پہونچا اجروس نے بڑھکر قدمون کو بوسہ دیا کہا حضور والد نامدار مکلل خان تاجدار نے نامہ دیا تھا مین وہ نامہ لئے ہوے طرف ہفت دربند کے جاتا ہون کچھ وہان کے ساحرون سے ضرورت ہی اِس راہ سے جو گذر ہوا حضور کو اس حال مین دیکھکر پریشان ہوگیا شکر ہی کہ اس ملعونہ کو مار ا ایسی ملعونہ واصل جہنم ہوئی اگر حضور اِسی مقام پر رہین تو والد نامدار کو مع لشکر بلا لاؤن فرمایا خبردار کبھی ایسا ارادہ نکرنا باپ کو اپنے نہ لانا مین یہان سے کوچ کرونگا سب اہل لشکر اجروس کو دعائین دینے لگے کہتے تھے کہ تو نے بڑا کام کیا ایسے وقت پر مدد کی کہ کوئی چارہ نہ تھا قریب بہ ہلاکت تھے پھر سب نے دیکھا ایک شعلہ چرخ مارتا ہوا ایک جانب غائب ہوگیا سعد شہریار اُٹھے مشکبار جادو اور سہراب نے عرض کی اب اِس مقام پر گھڑی بھر ٹھہرنا مناسب نہین غلام کی شرکت کی خبر بھی ہفت پیکر تک پہونچ گئی جب وہان سے یہ ساحرہ روانہ ہوئی اُسی وقت لشکر تیار کیا سہراب فیل تن کو بھی اپنی

جان کا خوف پیدا ہوا سعد شہریار پشت مرکب پر سوار مشکبار جادو طاؤس زرین بال پر سہراب
گینڈے پر لشکر کو ساتھ لیا نوبت نقارے بجاتے ہوے باغ سے نکلے لیکن سہراب چاہتا ہی جلدی
نکل چلین پیٹ کے دیکھتا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ فوجین آیا چاہتی ہین مشکبار جادو نے بڑھکے پوچھا کہ
سہراب کس طرف قصد ہی اُسنے جواب دیا اِسکا خیال نہ کرو مین طرف کوہ ذخار کے چلتا ہون ذخار
جادو ساحر زبردست ہی اگر کوہ ذخار سے لیا تو آگے بڑھکر معرکہ عظیم پڑیگا طلسم کا زور کم ہوجائیگا
سہراب اُسی طرف لشکر لیکر چلا تھوڑا راستہ طی کیا تھا کہ صحرا مین اندھیرا ہوگیا اسقدر گرد اڑی کہ ایک کو ایک
نہین دیکھ سکتا تھا ہر شخص غل کررہا ہی کوئی پکارتا ہی پروردگار عالم مدد کر کوئی گھبرا کر پریشانی مین لات و
منات کو پکارتا ہی کوئی سامری و جمشید کا نام لیتا ہی کوئی گھبرا کر پکارتا ہی یا خداوند ہفت پیکر بچائیے
طائرون نے غل مچایا پہاڑ معلوم ہوتا ہی تھرا کے گرینگے پتھر لنڈھک رہے ہین کھڑکھڑ کی آواز آتی ہی درخت
معلوم ہوتا ہی ٹوٹ کر گرینگے زمین سے غبار اُٹھ رہا ہی زمین تھرا رہی ہی سارا جنگل اہل اسلام کا دشمن
ہو رہا ہی کانٹے انگلیان اُٹھاتے ہین گویا گنہگار بناتے ہین قریب ہی زبان خار سے آواز آئی کہ ای
آیندہ و روندہ اس صحرا سے نکل جاؤ یہان راستہ نہ ملیگا جلد نکل جاؤ کیون اپنی جان کے دشمن ہوئے ہم سب
تمہارے واسطے رہزن ہین دشمن جان تشنہ خون یہان ٹھہرنا نہین بہتر ہی حکم خداوند ہفت پیکر ہی کہ
جو مسلمانون کو صدمہ پہونچائین انکو مرتبے جلیل مین غنچۂ آرزو کھلین سارا صحرا خوشی خداوند کا طالب ہی
تم لوگون پر یہان کا غبار بھی بھاری ہی کہ سامنے سے کوہ ذخار دکھائی دیا سعد نے دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ
نہایت بلند مرتفع ہزارہا درخت اُس کوہ پر گرد سبز گھانس گھاٹیان درست دریا سے کوہ کھلے ہوئے
چمک رہے ہین دریا سے کوہ سے غزالان دشت کرچالین بھرتے ہوے نکلتے ہین دوسرے درے
مین جاکے غائب ہوجاتے ہین اُس پہاڑ کو دیکھکر سب کے بدن مین جان آئی قضائے کار ملکہ نیلم جادو
جو رستم سے جدا ہوئی تھی یہ حوصلہ نہ پڑا کہ پاس ہفت پیکر کے جاؤن اور حال پوچھون وہان سے
پلٹی ہی آسمان پر مثل ستارۂ سحری چمک رہی ہی کہ نگاہ پڑی ایک جوان ہم شبیہ رستم گھوڑے پر سوار
پریشان و حیران جنگل مین پھر رہا ہی اُسکے ساتھ ایک لشکر گران تباہی مین مبتلا ہی یہ دیکھکر حیران ہوگئی کہ
یہ کون جوان ہی کسنے ان سب کو روکا ہی اس صحرا مین سرگردان ہی سر جھکا کے دیکھا پہاڑ پر ایک ساحرہ ایک
نخل کے سائے مین بیٹھی ہوئی کبھی خاک اڑاتی ہی کبھی چلو مین لیکر پانی پھینکتی ہے کبھی گل بوٹے ہاتھ مین

لیکر اُچھالنے لگتی ہو کبھی لشکر پر نگاہ ڈالتی ہو کبھی دستک دیتی ہو کبھی اپنے بیرون کا نام لیکر پکارتی ہو کہ یہ
راہ گیر جانے نہ پائین تاریکی مین پھنسین مبتلاے بلا رہین نیلم جادو کو یہ حال پر ملال دیکھکر بہت بڑا
افسوس ہوا کہ بڑے بڑے ساحر زبردست لشکر کے ساتھ ہین لیکن اسکے سحر سے ناواقف ہین ورنہ
اسکی کیا حقیقت تھی سہراب فیل تن اور مشکبار جادو اندھیرے مین گھبرائے ہوے آنکھین
ملتے پھرتے ہین کبھی کسی نخل سے ٹکراتے ہین نیلم جادو کو بڑا رحم آیا جھولی سے کارد نکالی پشت خاکسار
پر آئی کارد پر اسم سحر پڑھا چند قطرات خون کارد پر ڈالے اور نعرہ کیا او مکارہ منم ملکہ نیلم جادو جیسے ہی
پلٹی کارد سینے پر پڑی پشت کو توڑ کر پار گذری لڑکھڑا کر گری پہاڑ بھی اسی کے سحر کا تھا وہ بھی جلنے لگا
نخلستان مین آگ لگی غبار موقوف ہوا مشکبار جادو نے سنا آواز آئی کشتی مرا نام من خاکسار جادو
بود یہ جو صدا مشکبار جادو نے سنی کہا اے سہراب فیل تن تمنے سنا خاکسار جادو کوئی ساحرہ
تھی اُسکے سحر مین ہم سب اُلجھے تھے جنگل مین مارے مارے پھر رہے تھے کون ایسا دوست صادق
محب واثق پیدا ہوا کہ ایسے دشمن سخت کو مارا ارے تلاش کر کے قاتل کو سامنے لاؤ نیلم جادو سامنے
سے ظاہر ہوئی سعد کو جھک کے سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا عرض کی شہریار حضور کا نام نامی و اسم گرامی
کیا ہی سعد نے فرمایا بادشاہ لشکر اسلام سعد بن قباد ہین ہم براے فتاحی طلسم ہفت پیکر نکلے ہین اب
سہراب فیل تن اور مشکبار جادو ہمکو لیکر طرف کوہ ذخار کے جاتے ہین اسی صحرا مین آ کے
سحر مین پھنسے تمنے آ کے اس ساحرہ کو مارا نہایت احسان کیا نیلم جادو نے عرض کی اے شہریار لونڈی
کنیزان رستم پیلتن سے ہی ستارہ جو اُس جوان رعنا کا عیار ہی اُس سے صورت محبت و الفت ہی ایسا
لگاتا ہی کہ دل ہلاتا ہی اِس طرف سے گذری اِس ساحرہ کو دیکھا یار اپہاڑ پہ بیٹھی سحر کر رہی تھی سعد نے
چاہا نیلم جادو کو اپنے ہمراہ رکھین نیلم نے عرض کی حضور کنیز انھین کی تلاش مین جائیگی یہ بھی خبر
نیلم جادو کو معلوم ہو چکی ہی کہ کلاہ ہفت گوشہ پاس رستم کے پہونچی سعد نے اُس صحرا مین قیام کیا
دو روز اُس صحرا مین رہے نیلم جادو توجوش محبت مین ستارہ و رستم کے سعد شہریار سے رخصت
ہوکر بتلاش رستم چلی اسکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا لیکن سعد شہریار مع ملکہ مشکبار جادو و سہراب
فیل تن بعیش و سرور اس صحرا مین دو روز رہے بعد دو روز کے قصد سفر ہی لیکن اب حال
ہفت پیکر بد اختر کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ انتظام گرفتاری بادشاہ اسلام و رستم نامدار مین مصروف ہی اسم

جس قصر کا فلک افلاک نام ہی اُس قصر مین بیٹھا ہی تمام امیران سلطنت و وزیران باتمکنت دربار مین حاضر ہین کہ رہا ہی کہ خاکسار جادو کو قدرت نے براے گرفتاری بادشاہ اسلام بھیجا تھا لیکر آتی ہوگی یہ ذکر تھا کہ سامنے میز پر گلدستہ ہاتھ کا بنایا خاکسار کا رکھا تھا وہ دمبدم شگفتہ ہو رہا تھا پھول نیرنگی اپنی دکھا رہے تھے غنچے چٹک رہے تھے برگ سرسبز و شاداب جون جون گلدستہ شگفتہ ہوتا تھا وون وون ہفت پیکر تقدیرین بگھارتا تھا کہ خاکسار جادو مقابلۂ بادشاہ اسلام مین پہونچ گئی تقدیرات قدرت ظاہر ہو رہے ہین لشکر دشمن مین اندھیر اکر دیا لاشون سے میدان بھر دیا اب بہت جلد گرفتار کر لیگی بجاہ و حشم لیکر آتی ہوگی بی مشکبار جادو و سہراب فیل تن بندھے ہوئے آئین لطف سرکشی اٹھائین وہ سزا پائین کہ عمر بھر یاد کرین جہنم مین دونون کو پھنکوا دونگا قصر ماران سیہ مین جگہ ملے ماران سیہ اُنکو کاٹین زندگی مین مرنے کے مزے ملین یکایک دیکھا وہ گلدستہ مرجھانے لگا رنگ پھولون کے بگڑے غنچون نے منھ کھولنا موقوف کیا پتے مرجھائے ہفت پیکر نے کہا لو اور مزے دیکھو کس مزے سے لشکر کو گھیرا تھا خاتمہ مسلمانون کا قریب تھا غرور کیا قدرت کو غرور کسی کا پسند نہین ہی چشم زدن مین مٹا دینگے اب اُسپر زوال آیا چاہتا ہی یکایک گلدستہ جلا جلکر خاک ہوا ہفت پیکر نے کہا قدرت جو کہ رہے تھے آخر وہی ہوا اُسکا غرور اُسپر غالب ہوا اس غرور نے اسکو مٹایا غرور نے اُسے روز سیہ دکھایا ارے ذرا خبر تو لو لاش خاکسار جادو کی کہان ہی آخر کسنے اُسکو مارا کسنے اسکا حوصلہ مٹایا ہواے جادو بہن خاکسار جادو کی روتی ہوئی اُٹھی کہ یا خداوند کنیز جاتی ہی اگر بنتا ہے اور ملتی ہی تو نعش اُسکی لاتی ہون یہ کہکر ہواے جادو اُٹھی ایک جھونکا ہوا کا چلا ہواے جادو غائب ہوئی ہوا کی ہوا بلند ہوئی چلتے وقت اسنے اتنا پوچھا کہ یا خداوند کنیز کس طرف جاے ہواے ہفت پیکر نے کہا طرف صحراے مینو سواد کے جسکے قریب کوہ فخار ہی اُسی کوہ پر لاشۂ خاکسار ہے ہواے جادو روانہ ہوئی لشکر اسلام صحرا مین فروکش ہی کوچ کی تدبیرین ہو رہی ہین مشکبار کہتی ہی اگر یہ کوہ فخار ہی تو فخار یہان کا تاجدار ضرور سر اٹھائیگا سرکار کو روکے گا کنیز چاہے فخار جادو سے ملاقات کرے دیکھون وہ کیا کہتا ہی باہر بارگاہ سے نکل کر دیکھ رہے ہین لیکن کوئی قلعہ وغیرہ نہین ہی نہ کسی جانب کوئی بستی معلوم ہوتی ہی نہ کوئی دِہ نہ قریہ ہر طرف ویرانہ پڑا ہی پہاڑ کے پتھر جابجا پڑے ہین مشکبار جادو نے بڑھکے سحر کیا کہ کوہ بیچ مین سے پھٹا دیکھا سامنے

ایک کوہ سر بہ فلک کشیدہ نہایت تکلف سے آراستہ ہی قلعہ مین خلقت کی آمد و رفت توپین قلعے کے
اوپر چڑھی ہوئی گولہ انداز وغیرہ ٹہل رہے ہین چھوٹے نشان ہوا مین فرا رہے ہین مشکبار جادو
نے کہا وہ قلعہ نمایان ہوا مردمان قلعہ بھی لشکر کو دیکھ رہے ہین قلعہ دار دیدبان لشکر کو دیکھکر ذخار جادو
کے پاس آئے کہا ای شہنشاہ لشکر مسلمانان صحراے مینو سواد مین آگیا ذخار جادو نے جواب دیا
خاموش رہو اسکا ذکر نہ کرو ذرا انکو روکا اور فساد برپا ہوا مین نے ابتک قلعے کو نظرون سے سب کی
غائب رکھا تھا کوئی ساحر زبردست اُنکے ساتھ ہی جسنے قلعے کو ظاہر کیا خاکسار جادو بحکم خداوند
ہفت پیکر آئی تھی قتل ہوگئی دیکھون خداوند کی طرف سے کیا انتظام ہوتا ہی یہ ذکر تھا کہ جھونکا ہوا کا چلا
ہواے جادو آکر پہونچی ذخار جادو کو سلام کیا کہا ای ذخار جادو مجکو قدرت نے براے تدبیر
مسلمانان بھیجا ہی کچھ تمکو معلوم ہی کہ خاکسار جادو پر کیا گذری ذخار جادو نے کہا ای ہواے جادو
خاکسار جادو قتل ہوئی اُسنے ہنگامہ ڈال دیا تھا لشکر مسلمانان مین تاریکی ہوگئی تھی فریاد فریاد کی صدا
بلند تھی آسمان سے ایک چھری گری نہ معلوم ہوا کسنے خاکسار جادو کو مارا مین تو کانپ رہا ہون
کہ مسلمانون سے جو اُلجھا اُسکی تباہی ہوئی ایسے ایسے ساحر مسلمانون کے ساتھ ہین کہ جنھون نے مخفی قلعے
کو ظاہر کر لیا اب مجکو خوف یہ ہی کہ ایسا نہو قلعے پر لشکر کشی کرین تو مشکل ہو یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے آکے
عرض کی کہ در دولت پر سہراب فیل تن مطیع مسلمانان آیا ہی دروازے پر کھڑا ہی امیدوار باریابی ہی
درگہ سالار سے باتین کر رہا ہی ذخار جادو نے کہا لو ای ہواے جادو ایلچی وہان کا آپہونچا ہے
سہراب فیل تن کہ جو علم نجوم و کہانت مین طاق سحر مین شہرۂ آفاق ہی تم خاموش بیٹھو مین اُسے بلاتا
ہون دیکھون کیا پیغام لایا ہی وزیرون سے کہا سہراب فیل تن کو استقبال کرکے لاؤ
ہواے جادو بیٹھی ہی وزرا گئے سہراب فیل تن کو لیکر سامنے ذخار جادو کے آئے سہراب
جھومتا ہوا سامنے ذخار جادو کے آیا مثل اہل اسلام کے صاحب سلامت کی ذخار جادو تخت پر
کھڑا ہوگیا کہا ای سہراب فیل تن آؤ سہراب آکر دنگل پر بیٹھا بیٹھتے ہی کہا ای ذخار جادو تمکو کچھ
احوال معلوم ہی کہ ایک ساحرہ مکارہ اس ہفت پیکر مکار کی بھیجی ہوئی نے مخفی آکر سحر کیا قاتل اُس کا
غیب سے پیدا ہوا اُسے واصل جہنم کیا تمہارا قلعہ بھی ظاہر ہوا تم اطاعت مین کیا کہتے ہو ذخار تو
سوچنے لگا لیکن ہواے جادو بول اُٹھی کیون ای سہراب فیل تن تم قدرت کو مکار کہتے ہو

باپ دادا تمھارے پرستار رہے تمنے بھی سالہا سال سجدہ کیا آج اُس خداوند کو مکّار بناتے ہو کچھ خوف خداوند نہین کرتے سہراب فیل تن طرف ہوا ے جادو کے پلٹا ایک ساحرہ کو جو کلام کرتے ہوے دیکھا کہا تو کون ہی کہ بادشاہون کی باتون مین دخل دیتی ہی تجکو اگر کچھ دعوی ہی تو اُٹھ ہوا نے کہا مین فرستادہ خداوند ہون خداوند نے تمکو بُلایا ہی چلکر قدرت سے بات کرو اپنے اعتقاد کو ٹھیک کرو ایسا نہو کوئی بلا نازل ہو تو جان بچانا مشکل ہو سہراب نے کہا وہ مکّار کیا بلا بھیجیگا اب حال کھُلے گا کہ طلسم کشا ے اصلی بھی آتا ہی جسکا لقب ہی رستم پیلتن سر فتنۂ ملک فرنگستان جس ملک پر گئے اُسکو ویران کیا مذہب اسلام جاری ہوا اب حال کھُلیگا سارے مکر ہفت پیکر کو معلوم ہو جاینگے ہوا ے جادو نے کہا دم مبدم قدرت کو مکّار کہتے ہو مین برا ے بربادی لشکر آئی ہون تمھارے بادشاہ کو لیجاؤنگی سہراب نے کہا کیا مجال کیا طاقت کسی کی کہ ہماری زندگی مین اُس شہریار پر نگاہ ڈالے اب تم اور دخّار ملکر یا اطاعت کرو یا مقابلے مین آؤ ہوا نے جادو نے کہا ایک سحر مین زمین بلا دونگی یہ کہکے ہوا ے جادو اُٹھی سہراب فیل تن سے سخت کلامی کی ہوا نے ایک دستک دی کہ ہوا چلی سہراب نے رُخ جو منھ سے کہا ہوا کے جھونکے چلنا موقوف ہوے دخّار کہ رہا ہی اے ہوا ے جادو سمجھ کے کلام کرو فساد نہ بڑھاؤ لیکن ہوا نے نہ مانا دوسری دستک دی پھر جھونکا ہوا کا چلا ایک مرتبہ سہراب ہوا پر جا پڑا جھونکون سے ہوا کے کئی مرتبہ لڑکھڑایا لیکن سحر کو روکتا ہوا قریب ہوا کے پہونچا کہا او مکّارہ سحر کیے جاتی ہی کلائی پر ہاتھ ڈال کے ایک طمانچہ مار دیا کہ سر ہوا کا جنبر گردن سے اُڑ گیا ہوا کو مار کے سہراب طرف دخّار جادو کے پلٹا کہا کیون اے دخّار جادو تم نے اِس مکّارہ کا حال دیکھا اب تم کیا کہتے ہو اگر جنگ منظور ہے بسم اللہ ہمکو عذر نہین اگر صلاح منظور ہی خدمت مین شہریار کی چلو دخّار نے کہا ای سہراب مجھے فساد نہین منظور مین حاضر خدمت ہوتا ہون سامان نذر و نیاز مہیا کرلون تو حاضر ہون یہ کہکے سامنے سہراب کے منتین کرنے لگا کہ سامنے شہریار کے ہماری سفارش بکرنا تمنے اتنی بڑی سرکشی کی مین نے دخل نہین دیا مین جانتا تھا کہ تمھارے سامنے اِسکی کیا حقیقت ہی مین یہ حال بھی بخوبی جانتا ہون کہ تمھارے ساتھ ملکہ مشکبار جادو ہی اُسکے سحر کی کون برداشت کرسکتا ہے مین حاضر خدمت ہوتا ہون یہ کہکے دخّار نے سہراب کو ٹالا جب سہراب جا چکا تو وزرا سے صلاح کی سب نے

کہا اس حال کی ایک عرضی قدرت کو سے لکھئے دیکھیے وہ کیا انتظام کرتے ہین ذخار جادو نے کہا
مین نے سہراب فیل تن سے وعدہ کیا ہی مین نہ جاؤنگا تو وہ پھر آئیگا اور فساد عظیم برپا کریگا
میرا خیال یہ ہی کہ اب مین جا کے ملون ملکر کچھ فساد کرون سعد بن قباد کو پکڑ لاؤن سوا اسکے اور کوئی
تدبیر نہین بن پڑتی ہی سب نے ذخار جادو کی اس راے کو پسند کیا ذخار جادو نے اسی وقت کشتیان
جواہرات کی منگائین تحفہ جات آراستہ کر کے مع وزرا چند خدمتگارونکو ساتھ لیکر براے ملاقات
سعد شہریار چلا سعد بیٹھے تھے مشکبار جادو بھی اپنے مقام پر آمادہ بیٹھی ہی کہتی ہی مجکو نہ جانے دیا
سہراب فیل تن خود گئے دیکھون کیا کر کے آتے ہین کہ سہراب فیل تن آیا تمام کیفیت بیان
کی کہا خاکسار جادو کی بہن ہوا ے جادو بڑے زور و شور سے آئی تھی غلام کے ہاتھ سے
واصل جہنم ہوئی ذخار جادو نے وعدہ کیا ہی کہ مین حاضر خدمت ہوتا ہون اگر ذخار جادو نہ آیا تو غلام
پھر جائیگا گردن پکڑ کے ذخار جادو کو لائیگا مشکبار جادو کہتی ہی ابھی جا کے سحر کرون سارے
قلعے والے فوراً حاضر ہون یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدار نے بڑھ کے عرض کی ذخار جادو دروازے پر
حاضر ہی سہراب فیل تن نے کہا دریافت کرو کس ارادے سے آیا ہی خیر خواہ دولت نے عرض
کی ظاہر مین تو ارادۂ اصلاح پایا جاتا ہی باطن کا حال خدا جانے بادشاہ اسلام نے حکم دیا اندر آنے
دو ذخار جادو سامنے آیا پایۂ تخت شاہنشاہی کو بوسہ دیا نذرین پیش کین عرض کی غلام دل سے مطیع
اسلام ہوا بادشاہ اسلام نے گلے سے لگایا پہلو مین جگہ دی وزرا کو اسکے کرسیان ملین ذخار
نے عرض کی حضور قلعے مین تشریف لے چلین غلام کو سرفراز فرمائین مشکبار جادو بول اٹھی ای
ذخار جادو تامل کرو کل حضور کو قلعے مین لے چلینگے ذخار جادو نے عرض کی آج سے دعوت
لشکر غلام کے ذمے ہی بادشاہ اسلام نے قبول کیا ذخار جادو لے وزرا سے کہا جا کر سامان لاؤ
کل لشکر کی دعوت ہی وزرا گئے ذخار جادو دربار مین حاضر رہا تھوڑے عرصے مین وزرا سب
سامان لیکر واپس آئے دیگین چڑھ گئین کھانا تقسیم ہونے لگا رات کو ذخار جادو نہایت تکلف
کے ساتھ خاصہ بادشاہ اسلام کی خدمت مین لیکر حاضر ہوا مشکبار جادو و سہراب فیل تن دونون
بشریک ہین بادشاہ اسلام نے خاصہ نوش فرمایا طائفے حاضر ہوے دور شراب چلنے لگا صداے
ہوشیا ہوش و نوشا نوش بلند ہوئی ایک نازنین مہ جبین خوش رو خوش خو سامنے بادشاہ کے کھڑی

ہو کے یہ غزل عاشقانہ گانے لگی نظم

نکلتی کس طرح ہی جان مضطر دیکھتے جاؤ ۔ ہمارے پاس سے جاؤ تو پھر کر دیکھتے جاؤ
نسیم نو بہاری کی طرح آتے ہو گلشن مین ۔ تماشا لئے گل و سرو و صنوبر دیکھتے جاؤ
جدھر جاتے ہو ہر گھر مین سے یہ آواز آتی ہی ۔ مسیحا ہو تو بیمارون کو دم بھر دیکھتے جاؤ
قدم انداز سے باہر ہوئے جاتے ہین صاحب کیے ۔ ستم رفتار مین کرتی ہی ٹھوکر دیکھتے جاؤ
ملین وہ راہ مین اک تو کہتا ہون جو ہو سو ہو ۔ دکھا دو گھر مجھے اپنا مرا گھر دیکھتے جاؤ
خرام نازمین عاشق سے ہو اسکا اشارہ بھی ۔ کچھ اپنی تیغ ابرو کے بھی جوہر دیکھتے جاؤ
روش مستانہ چلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین ۔ خدا کے واسطے پھر کہ ہمیں پھر دیکھتے جاؤ
کوئی اُنسے کہے منھ پھیر کر کیون قتل کرتے ہو ۔ تڑپتا ہی تمھارا کشتہ کیونکر دیکھتے جاؤ
نگاہ لطف کا مشائق ہی تحت و فوق کا عالم ۔ کبھی نیچی نظر ہو گاہ اوپر دیکھتے جاؤ
کبھی الجھاتے ہین ابرو کبھی جنبش ہی مژگانکو ۔ دکھاتے ہین ہمین شمشیر و خنجر دیکھتے جاؤ
نقاب اکدن اُٹھا کو تمنے منھ سے یہ نہ فرمایا ۔ جمال آفتاب ذرہ پرور دیکھتے جاؤ
نہ پھیرو اُس سے منھ اے نقش جو کچھ درپیش آجائے ۔ دکھاتا ہی جو آنکھون سے مقدر دیکھتے جاؤ

بادشاہ نے پہر رات گئے دربار برخاست کیا چھپر کھٹ پر آ کے آرام فرمایا مشکبار جادو و سہراب مصروف اہتمام میں طلائے کی گشت مقرر کی ذخار گھبرایا ہوا اُسی بارگاہ مین آکے سویا جب اِسنے دیکھا مشکبار جادو اور سہراب فیل تن دونون اپنے اپنے مقام پر جا کے سو رہے ہین اسنے اٹھکر سحر کیا بادشاہ اسلام بیہوش ہوئے کمر مین پنجہ دیکر لے اُڑا جب بلند ہوا سوچا کہ قلعے مین جاکر اپنے ناموس کو تو لے یون ایسا نہ ہو صبح کو مشکبار جادو اور سہراب فیل تن دونون یلوہ کرین تو ناموس برباد ہو یہ سوچتا ہوا اُسی طرف آیا اپنی زوجہ کو کہ جسکا نام نسرین جادو تھا کم سن حسین مہ جبین جگایا وہ جو خواب سے اُٹھی پوچھا کیون صاحب کیا ارادہ ہی کہا مین بادشاہ اسلام کو گرفتار کرکے لایا ہون طرف خداوند کے جاتا ہون نسرین جادو گاتی دوپٹے کی باندھکے فوراً اپنے شوہر کے ہمراہ ہوئی زن و شوہر قلعے کو چھوڑکر بادشاہ اسلام کو لئے ہوئے حد گو ذخار سے نکلے یہی ارادہ ہی کہ آج اپنے کو خدمت خداوند مین پہونچا دین یہ سوچکر ایک تخت سحر تیار کیا زن و شوہر اُسپر سوار ہوئے

سعد شہریار کو تخت پر ڈال لیا طرف ہفت پیکر کے چلے یہان صبح کو مشکبار جادو اور سہراب جو بیدار ہوے خدمتگار روتے ہوے آئے دیکھا پلنگ شہریار کا خالی پڑا ہی مشکبار جادو نے نقش پا کی خاک اُٹھائی اُسکا پتلا بنایا اُس سے پوچھا تو کس کے پانوٗن کی خاک ہی پتلے نے آواز دی ذخار تاجدار کی جو شہریار کو لیے گیا یہ سُنتے ہی مشکبار جادو اور سہراب جادو سمت کو اپنے سحر سے دریافت کر کے لشکر سے نکلے لشکر والون سے کہدیا تم اسی مقام پر رہو ہم تلاش مین شہریار کی جاتے ہین یہ کہکے مشکبار اور سہراب دونون پر پرواز پیدا کر کے چلے لیکن ذخار جادو اور نسرین جادو بادشاہ اسلام کو تخت پر ڈالے ہوے صحرائے لالہ زار مین پہونچے لالہ زار جادو صبح کا وقت ہی سیر صحرا کر رہا ہی چند مشیر و وزیر ساتھ ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا ایک تاجدار تخت پر سوار پہلو مین ایک مہ جبین نہایت حسین ماہ رخسار گلعذار کبک رفتار شیرین گفتار سیمین غنچہ دہن رشک چمن دوپٹہ ڈھلکا ہوا بال چہرے پر پریشان عارض وہ کہ جنسے خورشید و قمر دونون شرماتے ہین سینہ پر اُبھار دو گنبد بلور سے یا دو نقابدار سرکش نازنین مہوش کے سامنے حاضر ہین صاف ظاہر ہی کہ نخل سرو مین ثمر ہین محرم اس راز سے بے خبر کمر نازک موے میان یا تار نظر کہنا چاہیے عدم کی کس کو خبر ہی ساق یا جس پر بنائے قصر حسن قائم چال سے شہیدان ادا پامال چال یا بھونچال نقش پا تاج سر شاہان جلیل عاشقون کی کفیل لالہ زار نے جو یہ صورت جہان آرا دیکھی بیتاب ہو گیا پکار اُٹھا ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان یک نظرے وخوش گذرے ذرا عاشقون کی جانب دیکھو ہمسے تو نگاہ ملاؤ الگ الگ نہ جاؤ نظم

کچھ تو تاثیر کرے سحر بیانی میری
کیا کہون وہ نہین سُنتا ہی کہانی میری

کوئی کہتا ہی مرا حال کوئی سُنتا ہی
عشق جانان مین ہی مشہور کہانی میری

خون عاشق کا بھی دھونے سے کہین چھٹتا ہی
رہگی خنجر قاتل سے نشانی میری

بحر ہستی مین حباب لب جو ہون لاریب
ہی فنا سامنے بنیاد ہی فانی میری

آہ کے تیر ترے سینہ سے کیا کیا گذرے
دیکھی ای ترک فلک سخت کمانی میری

اپنے کوچے مین جگہ دی نہ مجھے بعد فنا
جان لی تمنے مگر قدر نہ جانی میری

یہی لکھ بھیجو کہ خط بھیجنا منظور نہین
قاصد اکہیو یہ پیغام زبانی میری

عشق نے گھیر لیا ہے شباب آتے ہی	لگ گئی آگ کے شعلون مین جوانی میری
بس کہ کوہِ غمِ فرقت کے تلے دبکے مرے	کوہ سے بھی ہے سوا لاش اٹھانی میری
میرے شعرون کی صفائی سے عدو کٹتے ہین	تیغ ہے اُنکے لئے سیفِ زبانی میری
نہ کیا ذبح نہ آزاد کیا مجھکو قبول	ایک بھی بات نہ صیاد نے مانی میری

یہ اشعار پڑھکے سحر سے اشارہ کیا تخت تھرا کے زمین پر آیا لالہ زار بے اختیار ہوکر دوڑا اوذخار نے لالہ زار کو پہچانا پکار کر آواز دی ای لالہ زار ای لالہ زار ہوش مین آؤ اسقدر نہ گھبراؤ کیا کرتے ہو میری زوجہ پر نگاہ ڈالتے ہو تمھاری بھاوج ہے ذرا سنبھلو لالہ زار نے آواز دی اوذخار جادو اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو اس نازنین کو چھوڑ دے مین شربت وصل سے سیراب ہون نہایت بیتاب ہون ذخار جادو نے ہر چند روکا لالہ زار نے نہ مانا چاہا نسرین کا ہاتھ پکڑلون نسرین نے سحر کیا اُس سحر کو لالہ زار نے دفع کیا ذخار جادو کود کر بیچ مین آیا کہا خبردار ہاتھ نہ لگانا اور نہین تو بہت پریشان ہوگا چند وزیر و امیر جو لالہ زار کے ساتھ تھے اُنسے کہا اس نازنین کو پکڑکے میرے پاس لاؤ مین کیا کرون مجھسے صبر نہین ہوسکتا میری جان پر بنی ہے وزیر و مشیر دوڑے ذخار جادو و نسرین جادو نے ایک گوشہ پکڑا زن و شوہر دونون ملکر سحر کرنے لگی کبھی گولہ مارا کبھی ماش کے دانے پھینکے ملازمان لالہ زار جل جل کر گر رہے ہین سو دو سو جوان سے زیادہ نہین ہین ہر مرتبہ بلوہ کرتے ہین جب زن و شوہر نے سحر کیا دس پانچ جل کر گرے کسی کا سر اڑ گیا کسی کا ہاتھ کٹا کسی کا منھ پھکا کوئی منھ کے بل گرا کوئی چیختا پھرتا ہے کوئی اشعار عاشقانہ پڑھتا ہے لالہ زار نے جو دیکھا کہ میرے ساتھ والے بلوہ کرتے ہین لیکن کوئی اس نازنین تک نہین جاسکتا نازنین شعلۂ جوالہ بنی ہوئی ہے گاتی بندھی ہے چمک چمک کے سحر کرتی ہے زن و شوہر نے چالیس پچاس جادوگر مار کر ڈالدیے لاشے پڑے ہوے تڑپ رہے ہین کبھی ذخار جادو نیچہ پکڑکے جا پڑا دو چار جادوگرونکو مارا پھر پلٹ کے اپنی زوجہ کے قریب آیا دور سے سحر کرنے لگا دریاے خون مین نہایا ہوا مصروف جنگ ہے لالہ زار جھلا کر خود بڑھا پکارتا ہوا کہ اوذخار بہتر ہے کہ زوجہ کو چھوڑ دے ورنہ تجکو قتل کرونگا کیون شامت آئی ہے یہ کہکے گولہ مارا گولہ قریب ذخار جادو کے جاکے پھٹا ذخار نے دستک دی گولہ پھر کے زمین پر گرا کئی سحر لالہ زار نے کئے ذخار نے دفع کئے زن و شوہر دونون

جانبازی کی لڑائی لڑ رہے ہین لالہ زار جادو ہر مرتبہ چاہتا ہے کہ جا کر نسرین جادو پر قبضہ کرون ذخار جادو بڑھ بڑھ کے ہٹاتا ہے قریب نہین آنے دیتا سحر کر رہا ہے لالہ زار جادو نے جھوم کے ایک دو ہتھڑ زمین پر مارا ذخار جادو لڑکھڑا کے گرا نسرین جادو نے دوڑ کر اپنے شوہر کو سنبھالا کہا صاحب ذرا ہوشیار رہو اس ظالم کی بدعت سے خداوند ہفت پیکر بچائین ذخار جادو سنبھلا لالہ زار نے پکار کر کہا ارے کمبختو ایک مرتبہ ملکر بلوہ کرو ان دونون کو گرفتار کرو سب نے بلوہ کیا اب زن و شوہر گھبرائے ہفت پیکر سے دعائین کرنے لگے بیقرار ہو کر جو دعا کی آسمان پر سناٹا ہوا مشکبار جادو و سہراب فیل تن دونون جو تلاش مین بادشاہ اسلام کی چلے تھے اسوقت آکے پہونچے دیکھا بادشاہ اسلام تخت پر بیہوش پڑے ہین ذخار جادو کی زوجہ نسرین جادو کو سب نے ہل کے گھیرا ہے بلوہ کر کے چلے ذخار جادو کی بیقراری پکار رہا ہے یا خداوند ہفت پیکر میری اگر مدد کرو دشمنون نے گھیرا ہے یہ معاملہ جو مشکبار جادو نے دیکھا للکارا او ذخار مکار ہمارے شہریار کو کہان لیکر چلا تھا ہان لالہ زار لینا یہ جانے نہ پائے یہ کہکے سہراب و مشکبار جادو دونون زمین پر آئے لالہ زار جادو کا ہاتھ مشکبار جادو نے پکڑ لیا کہا ای لالہ زار سچ بتاؤ اس ہنگامے کا کیا باعث ہے لالہ زار جادو نے کہا ای مشکبار جادو اصل امر یہ ہے کہ اس عورت پر میری جان جاتی ہے اگر اسکو نہ پاؤنگا زندہ نہ بچونگا اس روے روشن نے قلب کو جلا دیا مین اپنے ہوش مین نہین ہون سہراب فیل تن نے کہا ای لالہ زار جادو تم ہٹو ہم ابھی گرفتار کئے دیتے ہین ذخار جادو سے سمجھ لینگے ابھی اس عورت کو گرفتار کر کے تمھین دیتے ہین تم لے کے اپنے قبضے مین کرو اس ملعون نے بڑا غضب کیا ہمارے شہریار کو لے چلا تھا لالہ زار جادو نے کہا مین غلامی کرونگا ای سہراب فیل تن و مشکبار جادو مین ہفت پیکر پر لعنت کرتا ہون اطاعت دین اسلام قبول کی یہ جو لالہ زار نے پکار کر کہا ایک برق چمکی آواز آئی او بیحیا قدرت کو ایسی بات کہتا ہے تیری یہی سزا ہے برق گری کہ لالہ زار جادو کے دو ٹکڑے ہوے اب جو برق چمکی ملازمان لالہ زار کے سر اڑ گئے سہراب فیل تن جھومتا ہوا بڑھا قصد کیا کہ ذخار جادو پر جا پڑے جیسے ہی جھوم کر بڑھا پھر آسمان سے برق چمکی قریب تھا کہ سہراب فیل تن پر گرے مثل لالہ زار جادو کے اسکو بھی قلم کرے مشکبار نے ایک دستک دی پکار کر آواز دی او مکار جو تیرے دام مکر مین پھنسے ہین انکے لئے یہ کرامات ہمارے نزدیک کیا بات ہے او سہیل سامنے کیون نہین آتی سہراب نے دیکھا ایک ساحرہ نیلے کپڑے

پہنے ہوئے سر جھاڑ منھ پھاڑ ہاتھ چمکاتی ہوئی قریب سہراب فیل تن کے پہونچی چاہتی ہی کہ نیچہ مار کر نکلوں
سہراب فیل تن نے کلائی پر ہاتھ ڈال کے ایک طمانچہ مارا اُس ساحرہ نے سحر کیا کہ گال پتھر کا ہو گیا
ہاتھ سہراب فیل تن کا جھلا گیا سہیل نے چاہا گولہ جھولی سے نکالوں اور پکار کر آواز دی کیون
اے سہراب تو قدرت سے باغی ہی مین اِدھر سے جاتی تھی لالہ زار جادو نے اپنی جان بچانے کے
واسطے قدرت کو بُرا کہا مجکو ناگوار ہوا اُسکو مع ساتھ والون کے قتل کیا تمھین سامنے قدرت کے
لیجاؤنگی یہ کہکے چاہا گولہ مارون مشکبار جادو نے پشت پر سے سنگ ریزہ مارا کہ سینے کو توڑ کے
سُہیل کے پار گذر الاشہ سُہیل کا زمین پر گرا جلنے لگا آواز آئی کُشتی مرا نام من سہیل جادو بود اب سہراب
طرف ذخار جادو کے متوجہ ہوا ذخار جادو نے گولہ مارا سہراب فیل تن نے گولہ ہاتھ مین روک لیا
قطرات خون اُنگلیون سے ٹپک رہے تھے وہی قطرے خون کے اُس گولے پر ڈالے ذخار پر
گولہ مارا کہ سر اُس خود سر کا پھٹ گیا اس تیزی کو سہراب فیل تن کی دیکھکر نسرین جادو سہراب
فیل تن پر مائل ہوئی پکار اُٹھی ای پہلوان دوران وای گرشاسپ جہان کیا کہنا مین نے آج سے
ہفت پیکر پر لعنت کی مین اس شہریار کے گرفتار ہونے سے مکدر تھی زبردستی مجکو لے نکلا ناچار تھی کچھ
کر نہ سکی اب تم لوگ میرے ہو مین تمھارے ساتھ ہون سامنے قلعۂ لالہ زار ہی اُسمین چل کے دخل
کیجیے سہراب فیل تن بھی نسرین جادو پر مائل ہوا آپس مین اشارے کنائے ہوئے مشکبار
جادو سمجھ گئی کہا ای نسرین جادو انشاء اللہ تعالےٰ ہم بڑے دھوم سے تمھاری شادی سہراب
فیل تن کے ساتھ کرینگے خدا اس شہریار کو زندہ و سلامت رکھے یہ آپس مین سب باتین کر رہے
ہین بادشاہ اسلام کو ہوشیار کیا مگر مردمان فوج شہریار کا ذکر کیا جاتا ہی کہ بعد جانے مشکبار اور
سہراب فیل تن کے لشکر تیار کر کے قلعۂ کوہ ذخار مین گھس گئے ہزارون کو قتل کیا آخر سب
مطیع اسلام ہوے جن دیرون مین تصویر ہفت پیکر تھی اُن دیرون کو لشکر اہل اسلام نے
کھدوا ڈالا مسجدون کی بنا ڈالی ذخار جادو کا بھائی مواج جادو تھا اُسکو بھی گرفتار کیا وہ بھی
صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اُسکو اُس شہر کا بادشاہ کیا بزور نجوم دریافت کیا کہ سہراب اور
مشکبار جادو کس طرف گئے اُسی طرف نوبت نقارے بجاتے ہوے چلے یہان یہ سب
بادشاہ اسلام سے باتین کر رہے ہین کہ صحرا سے گرد اڑی نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی اب

جو مشکبار جادو نے اپنے لشکر ظفر اثر کو دیکھا نہایت خوش ہوئی مرکب شہریار کا آگر پہونچا مرکب خنگ سیہ قیطاس کی پشت پر بادشاہ اسلام کو سوار کیا تاج سر پر رکھا مشکبار جادو و سہراب فیل تن نے رکاب سعادت انتساب پر ہاتھ رکھا ملکہ نسرین جادو کو افسر فوج گردانا نوبت نقارے بجاتے ہوے طرف قلعۂ لالہ زار جادو کے چلے دیدبان جو قلعے پر تھا اُسنے دیکھا فوج آتی ہے گولہ مارا مشکبار جادو آگے بڑھی بڑھ کر ایک دستک دی کہ توپین بھر بھر پھیون پر سے گر پڑین دیدبان مُنھ کے بھل گر پڑا ہوائی ہاتھ سے گری سب دیکھ رہے ہین مشکبار جادو نے آگے بڑھکے دستک دی اور آواز دی ای مردمان قلعہ لالہ زار جادو تمھارا افسر لالہ زار جادو واصل جہنم ہوا عشق مین ایک عورت کے مارا گیا اُسے مٹایا بہتر یہ ہے کہ تم سب اطاعت دین اسلام کی قبول کرو ورنہ ہم سارے قلعے کو قتل کرینگے افسر اور رئیس وہان کے دوڑے آئے عرض کی ہم رعایا و افسران فوج دل سے اطاعت حضور کی کرینگے ہفت پیکر پر لعنت کرتے ہین اطاعت دین اسلام بہ دل و جان منظور کی مشکبار جادو و سعد شہریار کو لیکر داخل قلعہ ہوئی کُل فوج کو باہر چھوڑا دو سو افسر ساتھ لے لئے قلعے کو جاکے دیکھا نہایت تکلف سے آراستہ شہر کی سیر کرتے ہوے دوکانداروں کو سرفراز کرتے ہوے راہ گیر بادشاہ اسلام کو دعائین دے رہے ہین سر بر زنشار ہوتا ہوا دار الامارۃ پر پہونچے گل ریز جادو بھائی لالہ زار جادو کا یہان موجود تھا بادشاہ اسلام نے اُسکو یہان کا حاکم کیا آپ آکے تخت پر بیٹھے نوبت نقارے بجنے لگے نذرین خوشی کی گذرنے لگین گل ریز جادو نے سامان دعوت و ضیافت کیا گل ریز بہ دل و جان خدمتگزاری مین مصروف ہے بادشاہ اسلام نے چاہا کوچ کرین گل ریز نے عرض کی حضور دو دن تو اور تشریف رکھین سارا شہر تسخیر ہو جاے تب سرکار کو اختیار ہے سعد نے قبول کیا شب کو آرام فرمایا صبح کو لشکر مین آئے گل ریز جادو ساتھ ہے صلاحین ہونے لگین کہ اب کوچ کرنا چاہیے افسران فوج تیار ہین گل ریز کہتا ہے اگر حکم ہو تو غلام بھی سرکار کے ساتھ رہے ہوے راستہ بتاتا جائیگا تا بہ کوہ عجائب پہونچائیگا بادشاہ اسلام باہر بارگاہ کے ٹہل رہے ہین آمادگی کو فوج کی دیکھکر شاد ہین فرماتے ہین ای مشکبار جادو اگر تا بہ کوہ عجائب و غرائب پہونچے اُس کوہ پر اُس دن اُسکا جلوس ہوا اور تصویر جاکر توڑین تو کیا لطف ہو مشکبار جادو کہتی ہے ای شہریار نہایت دشوار ہے سعد فرماتے ہین مین تصویر پر جا پڑونگا اگر توڑ کر نہ پھینک دون تو فرزند قباد نہ کہنا یہ ذکر

تھا کہ صحرا سے گرد اٹھی دیکھا ایک ساحر سانولی رنگت کا کلین چھوٹی ہوئی تیغہ آبدار قبضے مین گرد اسپر
کا پشت پر گزراب ہے پر کانین چالیس جوڑی نرگاؤ کی لگی ہوئی چار لاکھ ساحر پشت پر جیسے ہی لشکر سعد کو
دیکھا افسر نے پکار کر آواز دی منم ہنگام نیلی پوش کیون ملکہ مشکبار جادو وای سہراب فیل تن تم
دونون نے بڑی گستاخیان کین یہانتک عملداری کرتے ہوے آگئے اب آگے نہ بڑھ سکو گے یہ کہکے
وہ بیچیا تخت سے اترا لشکر مقابلے مین اترا کہ دوسری گرد دوسری طرف سے اڑی پانچ لاکھ ساحر کی جمعیت
سے ایک ساحر آکے پہونچا گینڈے سے اترا ہرکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ عیوق تاجدار اسکا نام
ہی سارا جنگل دونون فوجون سے بھر گیا عیوق گینڈے سے اترا ٹہلتا ہوا لشکر ہنگام نیلی پوش مین
آیا ہنگام کو اسی وقت خبر پہونچی کہ عیوق تاجدار ہماری ملاقات کو آیا ہی بارگاہ مین بیٹھ چکا ہی چند سردارونکو
حکم دیا کہ جاؤ اور عیوق تاجدار کو استقبال کرکے لاؤ چند افسر حکم پاتے ہی عیوق تاجدار کے استقبال
کو آئے عیوق تاجدار کو بہت ناگوار گذرا افسرون سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہوا جو میرے استقبال
کو خود ہنگام نیلی پوش نہ آیا سب افسرون نے عرض کی چونکہ ابھی سفر سے تشریف لائے ہین طبیعت
سست ہی اسوجہ سے وہ تشریف نہین لائے یہ سنتے ہی عیوق تاجدار کے تیور پر بل پڑ گئے کہا بڑا ہی
مغرور ہی عقل و فراست سے دور ہی افسرون کو برا ے استقبال بھیجا ہی ہم وہ تاجدار ہین کہ دربار خداوندی
مین جاتے ہین پہلوے قدرت مین جگہ ملتی ہی ہمارے مرتبے کو قدرت جانتے ہین یہ ایک افسر فوج اسکو
یہ لیاقت بہم پہونچی کہ ہمارے استقبال کو نہ آیا عذر بیجا کرتا ہی یہ کہتا ہوا تیغے کے قبضے پر ہاتھ پڑا ہوا طرف
ہنگام نیلی پوش کے چلا ہنگام اپنے مقام سے نہ اٹھا زبان سے کہا آئیے تشریف لائیے آپ
کہان سے تشریف لائے ہین عیوق تاجدار نے کہا ہمکو وحی ہوئی فرشتہ وحی ہمکو کاغذ پہونچا گیا
قدرت نے ارشاد فرمایا ہی کہ قلعۂ لالہ زار پر سعد آپہونچا انکو گرفتار کرکے لاؤ مین براے گرفتاری بادشاہ
آیا ہون ہنگام نیلی پوش نے کہا مین اس کام پر مامور ہوا ہون حکم خداوندی میرے پاس آیا ہی قدرت
نے ارشاد فرمایا ہی کہ جاکر قلعۂ لالہ زار پر آفت برپا کرو بادشاہ اسلام کو گرفتار کر لاؤ عیوق تاجدار
نے کہا آپ پلٹ جائیے مین گرفتار کر بھیجاؤنگا اور کیون اِی ہنگام نیلی پوش تیرے دماغ مین اب بڑا
غرور ہو گیا ہی نہ تو ہمارے استقبال کو تو آیا ہم تیری بارگاہ مین تشریف لائے اور نہ تو واسطے تعظیم کے اٹھا
اپنے مقام پہ بیٹھا رہا او ربادولت سے کہتا ہی کہ چلے جاؤ اگر یہان رہیگا تو کہے دیتا ہون بہت ذلیل ہوگا

لشکر اپنا اٹھاؤ قدرت سے کہہ رہا کہ عیوق تاجدار کے پاس وحی قدرت کی پہونچی اُسنے ہمکو منع کیا
اب جو شب کو یہاں رہو گے تو مابدولت کے خلاف ہو گا ہنگام نیلی پوش نے کہا مین کیون استقبال
کو آتا کیا تیرے مرتبے سے میرا مرتبہ کم ہی تاج سر پر رکھنے سے بہت بلبلا یا ہوا ہی ہم مرد سپاہی ہین
جسکو چاہین تاجدار بنائین افسر کے سامنے تاجدار کی کیا لیاقت ہی مین عمداً تیرے استقبال کو نہین آیا
مین بھلا تیری کیا اصل وحقیقت سمجھتا ہون ایسے ایسے تاجدار میرے سلام کو آیا کرتے ہین جس تاجدار
سے ناراض ہون تخت سے اُتار دون تاج وتخت ہمارے حکم سے ملتا ہی اے عیوق تاجدار تمھارے لئے
بہتری اسی مین ہی کہ ہماری بارگاہ سے اُٹھ جاؤ زیادہ ہمسے کلام نہ کرو یہانتک تکرار بڑھی کہ عیوق
تاجدار نے کہا اور ذیل کلمات سخت زبان سے نکالتا ہی تجھ ایسے بہت سے سپاہی میرے یہان
نوکر ہین بہتر یہ ہی کہ اپنی جان بچا کوچ کرکے چلا جا دونون تلوار کھینچکے اُٹھے یہ خبر لشکر عیوق مین پہونچی
وہ سب پانچ لاکھ جوان مسلح ومکمل ہو کر لشکر ہنگام نیلی پوش پر آپڑے چار لاکھ ساحر ہنگام نیلی پوش
کے پانچ لاکھ عیوق تاجدار کے آکے آپس مین مل گئے سحر چلنے لگا گوہون کے دناٹے سناٹے
ہونے لگے تلوارین برسنے لگین ہنگامہ گیر ودار بلند ہوا یہان افسر دونون لڑتے ہوے سحر کرتے
ہوے باہر نکلے عیوق تاجدار نے گولے مارے ہنگام نیلی پوش سحر کرتا ہوا باہر جو آیا دیکھا نو لاکھ
ساحر آپس مین لپٹے ہوے سحر کر رہے ہین یا خداوند ہفت پیکر کی ہر طرف سے پکار ہی ہزارہا لاشہ
زمین پر گر گیا دریاے خون جاری عالم بیقراری ہنگام نیلی پوش نے للکارا او عیوق کیا تیری
قضا آئی ہی مین تو آہی چکا تھا تو کاہیکو آیا عیوق تاجدار نے کہا مجھکو وحی پہونچی مین وحی کا پابند
ہون جسکو حکم وحی ہوتا ہی اور احکام پر حکم وحی غالب ہی ہنگام نیلی پوش نے گولہ مارا عیوق
تاجدار نے گولہ کاٹا کار دسحر لگائی اُس کار دکو اُسنے دفع کیا پیچھے ہٹ کر عیوق نے روئی کا
گالہ جھولی سے نکالا خبردار کہکے طرف آسمان کے پھینکا ایک ابر سیاہ آسمان پر اُٹھا ابر
محیط ہونے لگا لشکر دون کو ابر نے گھیر امینہ برسنے لگا جسپر قطرہ پڑا جل کر خاک ہوا کئی ہزار جادوگر
مارے گئے بڑا تکلف یہ ہی کہ دشمن کے لشکر پر مینہ برستا ہی اپنا لشکر بھی برابر اُسی لشکر کے ہی مگر اُسپر ایک قطرہ
نہین گرتا ہی اب مینہ بڑھنے لگا ہوا بھی بڑھی تھوڑی دیر کے بعد بجاے پانی کے اولے برسنے
لگے تھوڑی دیر اولے پڑے اب سلین برسنے لگین لشکر ہنگام نیلی پوش سے فریاد کی صدا بلند ہوئی

کی فرصت نہ پاؤگے بادشاہ اسلام نے ایلچی کو نکلوا دیا کہا جا کر اُس بدمست سے کہو جو تجسے ہو سکے قصور نہ کر سرشار یہ حال سُنکر بہت خوش ہوا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا حکم ہوا نازنینان پریچہرہ کو لاؤ ملازم گئے چند نازنینان حور پیکر قمر منظر کو لشکر سے ڈھونڈھ کر لائے حکم ہوا ناچ گانا شروع کیا جائے سرشار مصروف عیش و نشاط ہوا نازنینان مہ جبین و مہر تمکین مصروف رقص و سرود ہوئین ایک نازنین نے یہ غزل گائی نظم

مبدل بے سبب کب ہی احبا رنگ رخ میرا
کسی کی جستجو مین ہی دل پر آرزو میرا

پریشانیکے پہلو مین دل ازنگاری کی شکلین ہین
خبر کچھ اور دیتا ہی یہ لطفِ گفتگو میرا

مہیا ہی مجھے سامان ہر دم بادہ نوشی کا
جو آنسو ہی تو ساغر چشم ہی دل ہی سبو میرا

نہین ممکن جو کچھ ممکن نہو مرجانے والونکو
لبِ خنجر کا فاقہ توڑ دیتا ہی لہو میرا

اُمید بخیہ سے عاشق ہمیشہ پاک دامن ہی
رہیگا تا قیامت چاک سینہ بے رفو میرا

ہوا ہون پاک دامن اُس ستمگر کی محبت سے
یقین ہی دوست ہو جائیگا شرما کر عدو میرا

جسے سمجھے تھا اپنا تو اُسی کو مدعی پایا
کسی کو کیا کہون دشمن مرا دل ہی عدو میرا

اُنھین رسوا کریگا مجکو نادم غیر کو دشمن
غضب کیا کیا نہ لائیگا یہ جوشِ آرزو میرا

محبت کا تعلق عاشقونسے چھپ نہین سکتا
جدا ہونے مین ملجاتا ہی خنجر سے گلو میرا

نہ دیکھین آنکھ اُٹھا کر اس طلسم چند روزہ کو
کسی کی کیا رہے پروا اگر حامی ہو تو میرا

اجازت تجکو دیتا ہون خوشی سے قتل کر لیکن
مناسب ہی رہے قاتل خیال آبرو میرا

کہی جو بات دل خوش کر دیا یار پری رو کا
اُنھین یاد آئیگا برسون یہ حُسنِ گفتگو میرا

نہ چھوٹیگا چھڑائے سے ہزارون صورتین بدلے
بہار دامن جلا دیکھے گا لہو میرا

تشفی کے لئے احباب کہدیتے ہین خاطر سے
نہ لیگا نام بھولے سے بھی یار خوبرو میرا

تسلیم اس پری سے اب مجھے ثابت یہ ہوتا ہی
بہت ابتر کریگی حال زلفِ مشکبو میرا

مصاحبین جمع ہین دور شراب چل رہا ہی بادشاہ اسلام گوش بر آواز ہین کہ سرشار نے طبل جنگی بجوایا مشکبار دسہراب روز ہوم خانہ آراستہ کرتے ہین سحر نئے نئے طور کے آراستہ کرکے طرف آسمان کے بھیجدیتے ہین یہان تو یہ حال ہی لیکن وہ ساحران دونون کو لیکر جو چلا ہفت پیکر قصر فلک اول پر مصروف عیش تھا کہ سرہنگ جادو دونون کو لئے ہوئے ڈیوڑھیان طے کرتا ہوا سامنے ہفت پیکر کے آیا

کہا حضور کیا عرض کرون ان کشیدہ مزاجون نے یہانتک شمشیر زنی کی کہ لاکھون ساتھ والے مارے گئے
انکو سرشار نے بھیجا ہی ہفت پیکر نے بہ عتاب خطاب کیا کہ ای بے ادبو کس واسطے تمکو بھیجا تھا دشمن کو
نہ لائے دونون نے سر جھکا لیا حکم ہوا ای سرہنگ ان دونون کی زبان مین سوزن دے اور لیجا کر
زندان مصیبت خیز مین قید کر جو گنہگارون کے لئے قاعدے مقرر ہین وہ سب انکے ساتھ کرنا کہ اور سردارون
کی آنکھ کھلے ساحرون نے عجب طریقے اختیار کئے ہین ابکے بہ روز نوروز قدرت نئی نئی تقدیرین کرینگے
کہ کوئی سرکش ایسا ارادہ نہ کرے جو آپس مین جنگ ہو بندے ہمارے مفت مین مارے گئے قدرت انکو
پھر زندہ کرینگے اور وہ مسلمانون سے لڑینگے سرہنگ ان دونون کو لیکر اُس قید خانے مین آیا جہان
صاحبقران وغیرہ قید ہین لا کے ان دونون کو بھی وہین چھوڑا سرہنگ تو چلا گیا ان دونون
کو قید خانے مین چھوڑ گیا زاغ سیاہ رو جو یہان نگہبان ہے وہ جو آیا ان دونون کو بھی گرفتار دیکھا
کہا ارے یہ تم دونون کو کیا ہوا کیا خلاف خداوند تمسے سرزد ہوا کہ جو اس بلا مین مبتلا ہوے یہ قید خانہ
برائے مسلمانان تعمیر ہوا ہے تم یہان کیونکر رہ سکوگے یہان کی جفا سے گھبراؤ گے عیوق تاجدار نے
کہا ای زاغ سیاہ رو ایک دن وہ تھا کہ ہم تم سب ساتھ رہتے تھے آج ہم اس بلا مین مبتلا ہوے
ایک ہمپر احسان کرو ہماری زوجہ نسیم سبک رو مکان پر ہے اُس سے کہلا بھیجو وہ ہماری رہائی کی تدبیر کریگی
زاغ نے قبول کیا باہر جب آ کے بیٹھا کنیزان نسیم کسی کار ضروری کو اسطرف آئی تھین زاغ نے انکو بلایا
کہا ملکہ نسیم سے جا کر اطلاع کرو کہ شوہر تمھارا عیوق زندان مصیبت خیز مین گرفتار ہوا جو کچھ ہو سکے فکر رہائی
کی کرو کنیزین یہ سنکر روتی ہوئی پہنچی سامنے اپنی ملکہ کے آئین کہا ای ملکہ عالم آپکے شوہر صاحب مقابلہ مسلمانان
مین گئے تھے نہین معلوم کیا خطا کی کہ گرفتار زندان مصیبت ہوے جس مقام پر مسلمان قید ہین وہین انکو بھی قید
کیا ہے یہ حال مصیبت مآل سُنکر نسیم بہت روئی کہا صاحبو مین کیا کرون شوہر میرا بڑی مصیبت مین ہے عیش و
نشاط کا عادی ایسا نہ ہو صدمات سے قید خانے کے جان دیدے خداوند نے بڑا ستم کیا ہے مین کس سے
جا کر فریاد کرون آخر سوچی کہ اپنے کو قید خانے مین پہونچاؤن شوہر سے ملاقات تو کرون حال پوچھون کہ
کیا خطا ہوئی جسکی یہ سزا ہوئی اشیاے سحر جسم پر آراستہ کئے جھولی سحر کی گلے مین ڈالی پر پرواز پیدا کر کے بلند
ہوئی نگاہ اٹھا کے دیکھا شوہر ایک گوشے مین مسلسل بیٹھا ہے ایک اور ساحر زبردست وہ بھی قریب عیوق
کے زنجیرین ہلا رہا ہے خانہ زنجیر مین غل ہے ہر مرتبہ عیوق سے آنکھین ملا کر کہتا ہے اوبھیا تو میری وجہ سے قید ہوا

تحفہ جات نایاب غیر کے ہاتھ مین کیونکر دین مین اپنے ہاتھ سے جا کے شیشہ توڑون حرز ہیکل کو جا کر
صاحبقران کو پہناؤن غضنفر کے تحفے غضنفر کو پہونچاؤن سب نے اس راے کو قبول کیا نسیم
آراستہ ہوئی کاہن تحفہ جات مذکور لیکر ساتھ ہوا نسیم کاہن کو لیکر چلی رستم منتظر ہین لیکن نسیم کاہن کو
ساتھ لئے ہوے صبح کا وقت ہی زاغ سیاہ رو دروازے پر قیدخانے کے بارہ ہزار ساحرون سے
بیٹھا ہی یکایک آواز آئی اور سناٹا ہوا اسنے سر اٹھایا دیکھا ایک لکۂ ابر ہوا اسکو اڑائے ہوے لاتی ہی
زاغ نے کہا کوئی ساحر زبردست آتا ہی یہ کہکے ایک گولہ مارا لکۂ ابر پھٹا دیکھا نسیم اور آفتاب فلک سیر
اس ابر مین چھپے ہوے لہرا رہے ہین زاغ سیاہ رو نے للکارا او آفتاب فلک سیر تو تو باغی ہوا
کہان آتا ہی کاہن نے گولہ مارا زاغ نے کل فوج کو آواز دی ان دونون کو گرفتار کرو بارہ ہزار
ساحر اسباب سحر لیکر اٹھے نسیم نے دیکھا غضب ہوا اگر یہین سے لڑائی پڑی تو صاحبقران تک کیونکر
پہونچینگے کر ملک کے گری سحر کرنے لگی کبھی دستک دی ہوا کے جھونکے چلے ساحر ٹکرانے لگے کئی ہزار ساحر
ٹکرا کر مرے زاغ سیاہ رو پھر للکارا نسیم تیری مراد کیا ہی نسیم نے جواب دیا تیرے قتل کو آئی ہون بہتر
یہ ہی کہ سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ قضا تیری دامنگیر ہی زاغ حیران ہی کہ مجھسے اور نسیم سے کیا بگڑی الجھی یہ
میری کیون دشمن ہوئی کئی گولے نسیم پر مارے نسیم نے گولے کاٹے ذرا زاغ سیاہ رو غافل ہوا تھا
کہ نسیم نے زمین پر آ کر ایک دستک دی پکار کر آواز دی ای صباے شبکرو کیا نہ چلیگی یہ زاغ سیاہ رو
آمادۂ حرب و پیکار ہی یہ کنیز چاہتی ہی جس مطلب کو آئی ہی وہ مطلب حاصل ہو یہ کہکر جو دو پتھر زمین پر مارا
جھونکا ہوا کا چلا ہواے معتدل نہ سردی نہ گرمی ہر ساحر نے بند قبا کھولدئے بے اختیار پکارنے
لگے ای نسیم تیرے دیدار کے طالب ہین اپنی یہ کیفیت ہی دل مشتاق پہلو نشینی ہی ہاتھ چاہتے ہین ہر دم
تیری بلائین لین قدم کہتے ہین گرد تیرے پھرین آنکھین مشتاق جمال ذرا ادھر دیکھو اپنی تو یہ کیفیت ہی نظم

اک جہان دیوانہ اس زلف دوتا کا ہوگیا　　ابتدا ہی مین یہ سودا انتہا کا ہوگیا
آپ کو کھویا مگر جویا خدا کا ہوگیا　　راز جسپر منکشف فقر و فنا کا ہوگیا
ہمکو بھی آخر حضور قلب ہوتا ہی کبھی　　عرض کر لینگے جو موقع التجا کا ہوگیا
خال رخ کے عشق مین مرتے ہین عاشق سیکڑون　　سنکھیا کا عالم اس حب شفا کا ہوگیا
حائل نظارۂ دیدار کیا ہوگی نقاب　　دور پردہ جس گھڑی شرم و حیا کا ہوگیا

سجدۂ عاشق سے او بت تجھکو کیا حاصل ہوا
صفت بے ایمان اک بندہ خدا کا ہوگیا

یاد آتا ہی کہ معشوقون مین بھی تھین الفتین
قحط اپنے عہد مین مہر و وفا کا ہوگیا

ٹالنا منظور تھا ہر چند پہلے ہی و لے
حیلۂ مقتول اُس بت کو حنا کا ہوگیا

ہی یہی عالم نمود یار کا تو دیکھنا
کچھ دلون مین وہ قد بالا بلا کا ہوگیا

یاد مین اُس راست قامت کی یہی کی فریاد نظم
وہ قد بالا الف آخر ندا کا ہوگیا

ایسے اشعار پڑھتے ہوے ہزار ہا جادوگر طرف نسیم کے دوڑے زاغ سیاہ رو نے جو دیکھا کہ ساتھ والے محبت مین ملکہ نسیم کی اشعار عاشقانہ پڑھ رہے ہین گھبرا گیا بہ مشکل جھولی سے گولہ نکالا جیسے گولہ مارا نسیم نے اُنگلی کاٹکر خون کا چھینٹا گولے پر مارا گولہ اُلٹا پلٹا سامنے زاغ کے آکر پھٹا اُسمین سے دھوان نکلا دھوان گرد زاغ کے پھرا اور آسمان پر جاکے غائب ہوا کہ زاغ نے گریبان پھاڑا خاک مُنھ پر ملی اور پکار اٹھا ای ملکۂ عالم میری جان پر بنی ہی اُمیدوار ہون کہ ایک نگاہ ادھر بھی دیکھیے اپنی عجب کیفیت ہی نظم

مین تو قائل ہون عشق کامل کا
مرتبہ اور ہو گیا دل کا
گیا سُبکدوش کر دیا مجھکو

سر پہ احسان ہی تیغ قاتل کا
خوف روز شمار لازم ہی
دینا ہوگا حساب تل تل کا

پاس ہو جو حبان جو آ بیٹھے
دل نہ مائل ہو تیرے مائل کا
اسمین مطلق نہین غبار کو راہ

صاف ہی آئنہ مرے دل کا
جان تک مانگے گر تو دون حیدر
دل نہ توڑون کبھی مین سائل کا

یہ اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا سامنے نسیم کے آیا کہا ای ملکۂ عالم کیا حکم ہوتا ہی جو حکم ہو بجا لاؤن فوج والونکو آواز دی ٹھہر جاؤ ان لوگون پر سحر نہ کرو یہ اُنکے تابعدار ہین جو ارشاد کرینگی بجا لاینگے بس اب لڑائی موقوف ہو حکم بجا لانے مین مصروف ہو سب رُک گئے نسیم نے کہا ای زاغ سب کو لیکر خدمت خداوند مین جاؤ کہنا نسیم و کاہن بر سر قید خانہ گئے ہین صاحبقران کو چھڑانے گئے ہین یہ سنتے ہی زاغ نے دست بستہ عرض کی ابھی حکم بجا لاتا ہون چھ سات ہزار ساحر ساتھ لیکر اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا طرف ہفت پیکر کے روانہ ہوا مگر مبہوت لب پر مہر سکوت کبھی آپ ہی آپ مُسکراتا ہی روے زیبا کو یاد کر کے کبھی چیخین مارتا ہی پُکار رہا ہی ای ملکۂ عالم آپ کے غلام کی جان جاتی ہی اگر روے زیبا کو دکھلائیے یہان بعد جانے زاغ سیاہ رو کے نسیم و کاہن اندر قید خانے کے آئے قضاے کار سامنے والان مین غضنفر بن اسد دیوانہ وار بیٹھے ہوے زنجیرین ہلا رہے ہین کبھی پکارتے ہین ارے

ہفت پیکر کہان ہے سامنے مردان عالم کے نہین آتا اگر آئے تو حال معلوم ہو تم شاہزادۂ غضنفر بن اسد بن کرب غازی نسیم نے نام جو غضنفر کا سُنا کاہن سے اشارہ کیا کہ اِنکے تحفے انکو دیجیے کاہن نے بڑھکر انگشتر مہر و ماہ ہاتھ مین پہنائی سب قید ٹوٹ کر گری تیغہ روئین شگاف کمر مین باندھا بست کرکے غضنفر پشت مرکب بادپا پر سوار ہوے آواز دی ای قزاقان بدرو بد وقت آگیا دیوانون سے جو آواز اپنے آقا کی سُنی زنجیرین توڑ توڑ کر دوڑے اسی ہزار دیوانہ گرد غضنفر کے آیا غضنفر بوق ترکی بجاتا ہوا قیدخانے سے نکلا ہر چند کاہن نے پکارا ذرا حضور ٹھہر جائے مین صاحبقران کو رہا کرون تو پھر اختیار ہے یہ کب سُنتے ہین کاہن بڑھا قریب صاحبقران کے پہونچا شیشۂ اسم اعظم کا توڑا امیر حمزہ صاحبقران کو اسم اعظم یاد آیا حرز ہیکل گلے مین پڑی امیر حمزہ صاحبقران نے نعرہ کیا نظم

شعلۂ شمشیر سان شمع جگر سوز من
باک غلام ز دار پیچ ستون من ست
گرمی بازار عشق از تف خون من ست
خانۂ تاریک و تنگ بستۂ زنجیر عشق
بر سر دار فنا خانۂ غوغاے من
بشکلم این بندہا وقت جنون من ست

قیدین کہ مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا صاحبقران کا اٹھنا سرداروں نے قیدین توڑین سب اٹھے صاحبقران نے فرمایا ای اسد نامدار تمہارا بیٹا نکل گیا اسد نے کہا وہ مرد دیوانہ ہے جو اسکے ذہن مین آیا وہ کر گذرا جانے دیجیے صاحبقران لشکر کو ساتھ لیکر پانچ ہزار پانچ سو پچپن تلوریے پشت پر دست راست پر لندھور بن سعدان دست چپ پر مالک اس رنگ سے صاحبقران جاتے ہین غضنفر بوق ترکی بجاتا ہوا اسب کے آگے لیکن زاغ سیاہ رو جھومتا ہوا اشعار عشق آمیز پڑھتا ہوا نام نسیم زبان پر شہر مین داخل ہوا لوگ پکارتے ہین ای زاغ سیاہ رو خوب زغندین بھر رہے ہو کسکے عشق مین مبتلا ہو نسیم کون کسکی ہوا مین ہو اسقدر ہوا نہ باندھو زاغ سیاہ رو تو یون جاتا ہے سب قیدیون کے نکل جانے کے بعد نسیم سبک رو قریب اپنے شوہر کے آئی زبان سے سوزن نکالا عیوق تاجدار نے قید توڑی ہنگام نیلی پوش پر جا پڑا ایک طمانچہ مارا سر ہنگام کا اسی وقت اڑگیا مار کر ہنگام کو زن و شوہر عقب مین صاحبقران کے چلے نسیم سبک رو نے کہا صاحب انھین کی چل کے اطاعت کرو جنکے تصدق مین تمنے اس زندان مصیبت سے رہائی پائی عیوق تاجدار نے پوچھا کسکی اطاعت کرین نسیم سبک رو نے کہا رستم پیلتن جنکو کتاب ہفت پیکر نے لکھدیا کہ یہ طلسم کشاے اصلی ہے طلسم کشائی اُنپر ظاہر بھی ہو چکی کلاہ ہفت گوشہ ہاتھ

آئی کیسے کیسے مقام احتیاط پر تھی ساحر کیسے کیسے ساتھ ہیں جنمین کا ایک یہ دلیر شیر بیشۂ ہفت پیکر ستم وقت آفتاب فلک سپہر ہی ایسے ایسے ساحر زبردست ساتھ ہیں کہ زمین ہلا دیں یہ مدد اُنکے خدا کی طرف سے ہوئی کہ اُنکے بزرگ چھوٹے اب زمین کو ہلا دینگے انھیں کے حکم سے آئے صاحبقران زمان کو رہا کیا جب وہ کسی جانب چلے جائینگے تو ہم خدمت میں رستم کی رہینگے اُنکے ساتھ شریک ہوکر طلسم کشائی کرینگے شاید ہماری ذات سے بھی کوئی مدد اُنکو ایسی پہونچے کہ طلسم کشائی میں نفع ہو زرہ ہفت جوش و تیغۂ ہفت جوہر کی تلاش ہی لوح طلسم کو سنتے ہیں معلوم ہی شاید اُسکا پتہ کچھ ہماری ذات سے ملے تو مطلب نکلے اس طرح جو نسیم نے عیوق تاجدار کو سمجھایا کہ میرا اُنکی خدمت میں پہونچنا اور تمھاری رہائی کی صورت کا ہونا اُنکی ذات والا صفات پر موقوف ہوا تمھاری قید کا حال سُنکر بیقرار ہوگئے کاہن طلسمی سے ارشاد فرمایا کہ تم اُنکے ساتھ جاؤ اور عیوق تاجدار کو رہا کرکے لاؤ اگر اُنکی مدد نہ ہوتی تو تمھاری رہائی ناممکن تھی اصل امر یہ ہی کہ انھیں کی عنایت سے تمھاری رہائی ہوئی ورنہ حکم سے ہفت پیکر کے سات مہینے کے بعد ہوتی اس طرح سے جو نسیم سبک رو نے اپنے شوہر عیوق تاجدار کو سُنایا اور اعزاز اور اکرام وحشم وخدم وجاہ وجلال وشوکت وہمت رستم کی لفظاً لفظاً بیان کی پھر تو عیوق تاجدار بھی راضی ہوا عقب میں صاحبقران زمان کے خوشی خوشی زن وشوہر دونوں چلے زاغ جو عشق میں ملکہ نسیم سبک رو کے ڈھونڈھتا ہوا سارے شہر کو طے کرکے در ہفت پیکر پر پہونچا درگہ سالار نے پوچھا میاں صاحب کہاں جاؤ گے زاغ سیاہ رو نے جھلا کر جواب دیا سامنے دُس مکار کے جائینگے جسنے اپنا نام خداوند ہفت پیکر مقرر کیا ہی آج حال کھلجائیگا درگہ سالار نے کہا اے زاغ سیاہ رو کچھ دیوانہ ہوا ہی قدرت کو مکار کہتا ہی قدرت آسمان اول پر موجود ہیں ابھی تجھکو سنگ سیاہ کر دینگے زاغ سیاہ رو نے کہا اُسکی کیا مجال ہی کہ ایک عضو بھی میرا سلا کر سکے یہ کہکے فرق زنجیر کو توڑا چاہا اندر مکان کے گھس جاؤں فلک اول پر پہونچوں درگہ سالار اُٹھ کھڑا ہوا کہا اے زاغ سیاہ رو در دولت پر قدرت کے سرکشی نہ کرو تم ٹھہرو ہم جاکر قدرت سے عرض کریں جیسا حکم ہوگا ویسا کرینگے زاغ سیاہ رو نے کہا اچھا جاؤ درگہ سالار اندر چلا جب درگہ سالار نظروں سے ناپدید ہوا زاغ سیاہ رو بھی اندر مکان کے گھس گیا پیچھے درگہ سالار کے

آسمان اوّل پر پہونچا پکار کر آواز دی او مکّار تخت خدائی پر خداوند بنکر بیٹھا ہی تقدیرین بگھار رہا ہی
یا تو ہفت پیکر سردارون سے باتین بگھار رہا تھا یہ آواز جو سُنی سر اُٹھا کر کہا ارے تو کون ہی جو
مقدمہ قدرت مین ایسے کلام کہتا ہی زاغ سیاہ رو نے چاہا کہ پر پرواز پیدا کر کے اس مکّار
خدا ہفت پیکر پر جا پڑون ہفت پیکر نے ہاتھ ہلا دیا برق گری کہ زاغ سیاہ رو کے دو ٹکڑے
ہوے ساتھ والے جو باہر کھڑے تھے اُنپر بھی بجلی برابر گرنے لگی جسپر بجلی گری اُسکے دو ٹکڑے
ہوے تھوڑے ہی عرصہ مین چھ ہزار ساحرون کو جلا دیا درگہ سالار تھرتھرا کانپ رہا ہی ہفت پیکر
نے کہا او درگہ سالار ناہنجار تو نے اِسکو نہ روکا سامنے قدرت کے ایسی بے ادبی کی دریافت کرو
کس حال مین تھا کہا حضور مین نہین جانتا ہفت پیکر نے طرف نعش کے دیکھا پکار کر آواز دی
او بدکار ظاہر کر کہ تو اسقدر کیون بے ادب ہوا کیون اپنی جان دی نعش سے آواز آئی کہ یا خداوند
ملکہ نسیم اپنے شوہر کی رہائی کو آئین صاحبقران کو رہا کر لیا سب رہا ہو کر نکل گئے مجھے
نسیم نے بھیجا کہ جا کر ہفت پیکر کو خبر کر دے اور اُسکا سر لا میرا تیرے سامنے کچھ زور نہ چلا یہ سنکر
ہفت پیکر نے حکم دیا ان گنہگارون کے لاشے مزبلے پر پھنکوا دو زاغ و زغن انکو کھا جائین لاشے
بھی اُنکے مصیبت اُٹھائین کوئی تم مین سے ایسا ہی کہ صاحبقران کو جا کر گرفتار کرے اور اُنکے
ہمراہیون کو لائے جو ساتھ ہوا اسکا بھی علاج کرے یا قدرت خود تکلیف فرماوین اِسکے
پہلو مین ایک دنگل پر کیمیا سے مردار خوار بیٹھا ہی دنگل سے اُٹھا عرض کی یا خداوند غلام جا کے
سب کو لاتا ہی چار لاکھ فوج کا افسر ہون سب کو لیجاؤن حکم ہوا سات جنگل فوجون سے بھرے
ہین جسقدر تو چاہیگا اُسی قدر فوج تجکو ملیگی کیمیا سجدہ کر کے اُٹھا باہر آ کے آواز دی سب فوج
میری آ جاے چار لاکھ ساحر چہار طرف سے آ کر جمع ہو گئے سب کو لیکر چلا درہ کوہ پر سے آ کر دیکھا
ایک جوان کمسن گھوڑے پر سوار اسّی ہزار دیوانے پس پشت حرکات لغو کرتے ہوے آتے ہین
کیمیا نعرہ کر کے جا پڑا چاہتا ہی کشتہ کرون غضنفر جو سنبھلا بوق ترکی کمر سے نکال کر بجایا آواز دی
اے قزاقان بزنید و بکشید قزاق ساحرون پر جا پڑے اب جو گھوڑے دوڑاتے ہوے جا پڑے ایک
نے سامنا کیا ایک نے پہلو سے نیزہ مارا چند نے کمانین سنبھالین تیر اندازی کرنیلگے چند نے خنجر کھینچے او خنجر
کھینچکر جا پڑے ایک نے ٹوکا ایک نے پہلو پر خنجر مارا دم مین ہزار ساحر گرائے گھوڑے دوڑاتے پھرتے ہین

ساحر مر مر کے گرتے ہین قزاقون نے تہلکہ ڈالدیا غضنفر گھوڑے پر سوار تیغہ ہر دو مین شگاف قبضے مین انگشتر مہر و ماہ کو چمکاتا ہوا جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیئے پچاس ہزار ساحر پامال کئے تھے کہ کیمیا بھاگ کر ایک درۂ کوہ مین آیا کچھ پوٹیان پتیان نوج کے باہر نکلا وہ پتیان پھینک رہین جیسے ہی وہ منتشر ہوئین قزاق گھوڑون سے گرنے لگے غضنفر کی بیتابی ہر ایک کے قریب پہونچتا ہو انگشتر چمکاتا تھا ایک کو بچایا دس گرے کیمیا تین مرتبہ درۂ کوہ مین گیا پتیان نوچ کے لایا لشکر غضنفر پر پھینک مارین تیسری بارین غضنفر نے پلٹ کے دیکھا سب ساتھ والے گھوڑون سے گر پڑے گھوڑے کوتل دوڑتے پھرتے ہین چاہتے ہین کہ راکب کو پامال کرین راکب اپنے کو بچاتے ہین حربے ہاتھون سے گر پڑے پانٔون مین اُٹھنے کی طاقت نہین ہاتھ دستگیری نہین کرتے پانٔون سے ثابت قدمی جدا دل دھڑک رہا ہی اپنے قابو مین نہین دل گویا پہلو مین نہین غضنفر یکہ و تنہا بچا تا پھرتا ہی اسّی ہزار جوان ہمراہی کے گھوڑون سے گرے کس کس کو بچائے بیقراری مین پکار اُٹھا کہ ای خالق بے نیاز و ای رب کارساز اپنے بندون کو اس آفت سے بچانے نظم

در نظر ہا رو نما صورت ز ہر منظر یکے است — جلوہ گر نقشہ ز ہر دیوار و در رو در یکے است

کار فرمائی جہان سلطان بحر و بر یکے است — حاکم اقلیم شرق و غرب خشک و تر یکے است

ہر رخ ہر نقش یک نقاش جلوہ میدہد — ظاہر از ہر جلوۂ تصویر صورت گر یکے است

اندرین گلزار رنگ و بوے ہر گل واحد است — اندرین گنجینہ آب و تاب ہر گوہر یکے است

خار و گل یکسان بود در دیدۂ وحدت پرست — پیش مردان موحد قدر خاک و زر یکے است

ہست بر یک منحصر کار زمین و آسمان — انتظام و اہتمام زیر و بالا بر یکے است

ہر حساب اندر حساب خود شد از یک آشکار — ہر رقم ہر ہندسہ ہر شکل نہان در یکے است

در کمالاتِ جمال و خوبی ذات و صفات — از ہمہ بہتر یکے از جملہ بالاتر یکے است

بر امیران آمر و بر حاکمان فرمان روا — بر شہان شاہنشہ و بر سروران سرور یکے است

کاتب سر خط عالم صاحب لوح و قلم — اہل دیوان منشی تقدیر و سر دفتر یکے است

بے ہمال و بے مثال و بے نظیر و لاشریک — طیب و پاک و طہور و طاہر و اطہر یکے است

غم مخور ہندی کہ در ہر کار تو صبح و مسا — حامی و مشکلکشا و ناصر و یاور یکے است

بیقرار ہو کر جو غضنفر نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پہ پہونچا کہ صحرا سے گرد اڑی صاحبقران آکر پہونچے
دور سے جو غضنفر کو اس حالت مین دیکھا وہین سے نعرہ کیا کہ باشید ای کافران بے حیا و ای نابکاران

بیچارہ ہر کہ داند داند و ہر کہ نداند بشناسد نعرۂ صاحبقران　امیر عرب ضیغم روزگار

بحکم خدا بستہ شمشیر چار　یکے تیغ صمصام و قمقام نام　یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام
بہن کافران از جہان پاک کرد　سر سرکشان جملہ در خاک کرد　امیر آگر اس فوج ہزیمت موج

پر گرے جملہ سردار نعرے کرکے آپڑے عقب مین نسیم و آفتاب و عیوق جو آتے تھے دیکھا کہ یہ
معرکہ ہے نسیم نے سر اٹھا کے دیکھا آفتاب سے کہا کہ میان کیمیا صاحب آئے کشتہ ہو نگے ان کے
لئے یہی اکسیر ہے صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوے جا پڑے اب بچنا دشوار ہے لیکن وقت مدد ہے یہ کہکے
نسیم بڑھی دستک دی عیوق نے بڑھکر گولہ مارا آفتاب نیر اعظم بنکر چمکا ساحرون کے بھیجے جلنے لگے
نسیم نے جو دستک دی ہوا کے جھونکے چلے ساحر سر ٹکرانے لگے عیوق نے جھوم جھوم کر سیکڑون
کو مارا جسکو پکڑا چیر کر پھینکدیا تینون سحر کرتے ہوے چلے کیمیا نے جو دیکھا کہ لشکر پامال ہونے لگا امیر
نے جو بہ آواز بلند اسم اعظم پڑھا ہمراہیان غضنفر گھوڑون پر سوار ہوے مصروف جنگ ہین امیر
جنگ رستمانہ کرتے ہوے اسم اعظم باواز بلند پڑھتے ہوے ہمراہیان غضنفر صدائے اسم اعظم سنکر
ہوشیار ہو چکے ہین گھوڑون پر سوار ہوتے ہین اپنے آقا کی پس پشت جمتے جاتے ہین غضنفر نہنگانہ
رستمانہ شمشیر زنی کر رہا ہے اکثر سرداران صاحبقران کو جو کیمیا آتے ہوے دیکھتا ہے سحر کرتا ہے وہ سردار
گھوڑون سے گرے امیر کا نام لیکر آواز دی کہ ای شہریار غلامون کو بچائیے امیر نے بڑھکر اسم اعظم
پڑھا ان سردارون کو سنبھالا مرکبون پر سوار کیا وہ پھر مصروف جنگ ہوے چہار جانب ہی کی روکا ٹوکی
ہے یہی کوشش ہے کہ اپنے آقا کو قریب کیمیا پہونچائین ایک طرف سے غضنفر جنگ کرتا ہوا آتا ہے کہین
مقام ہے کیمیا کو للکارا کیمیا نے خیال بھی نہ کیا غضنفر نے جو دور سے دیکھا کہ کیمیا سحر کرتا ہوا جاتا
ہے وہین سے للکارا کہ او نامرد مردان عالم کے پاپوش کی گرد ہمارے سامنے تو آ کیمیا پلٹ پڑا
گھبرا کے مارے ماش کے دانے اچھالے آگ برسائی تلوارین گرائین غضنفر پر تاثیر نہ ہوئی گھوڑے
کو اڑاتا ہوا قریب کیمیا کے جا پہونچا کہ فوج والون نے بلوہ کیا بیچ مین آ گئے غضنفر انسے
لڑنے لگے صاحبقران نے جو دور سے دیکھا کہ غضنفر کو لاکھون جادوگرون نے گھیرا ہے زنجیرین

اور کمندین لیکر چلے ہین چاہتے ہین کہ گرفتار کرلین غضنفر کی تنہائی دیکھکر بیقرار ہوگئے وہین سے نعرۂ شیرانہ کرتے ہوے اُس غول پر جا پڑے ایک طرف سے جو اسد نامدار نے اپنے بیٹے کا یہ حال دیکھکر بیقرار ہوے نعرہ کرکے اُس غول پر گرے اِنکے ساتھ والے لڑے بھڑے ہوے ابراہیم بن مالک وغیرہ اِس ترکیب سے آگرے کہ غول کے غول پراگندہ کئے لڑ بھڑ کے غضنفر کو اُس بلوے سے نکالا کرب نے بھی آکر مدد کی پہلوان عادی بھی اُسی مقام پر آکر لڑے کرب فرماتے ہین غضنفر کیا جوان ہی اِسکی جرأت کی تعریف کرنا واجب ولازم ہی یہ شیر تو اسد سے زیادہ طرار و فرار ہی کون اِس سے مقابلہ کرسکتا ہی اکیلا کس دھوم سے لڑا مجمع کو متفرق کیا سب شیر اُسی مقام پر لڑ رہے ہین غضنفر نے جو اپنے بزرگون کو قریب دیکھا شمشیر زنی کرتا ہوا الگ ہٹا اپنے غول کو جمع کرتا جاتا ہی قصد ہی کہ لڑ بھڑ کر نکل جاؤن ایسا نہو کہ بزرگ نہ جانے دین اپنے غول کو لیکر کنارے ہوا کئی مرتبہ اسد نے پکارا کہ اے فرزند ٹھہر جاؤ غضنفر نے دور سے سلام تو کرلیا بات کا جواب نہ دیا گھوڑا اُڑاتے ہوے ایک طرف نکل گئے اسد ناچار پلٹے ساتھ کے سردارون سے کہا کہ دیکھو بات کا جواب نہین دیتا سلام کرلیا ہی بڑا احسان ہوا یہ فرماتے ہوے مصروف جنگ ہین صاحبقران لڑتے ہوے سامنے کیمیا کے پہونچے للکارا کہ او ساحر مکار آ کے مقابلہ کر کیمیا گولے مارتا ہوا صاحبقران پر جا پڑا کئی ہاتھ تلوار کے مارے تلوارین امیر پر گرین خنجر جھکے مگر امیر اسم اعظم پڑھتے ہوے قریب پہونچگئے ہاتھ تیغہ عقرب کا مارا اسپر سحر کیمیا نے اٹھادی برق شمشیر گری سپر کے دو ٹکڑے ہوے کیمیا ہاتھ سے صاحبقران کے مارا گیا آندھی سیاہ چلی ایسا اندھیرا ہوا کہ اپنا ہاتھ اپنے کو نہ معلوم ہوتا تھا تمام سردار گھبرا گئے سیکڑون اہالی فوج ٹکرا ٹکرا کر ہلاک ہوے بعض گھوڑون سے گرے بعض کے گھوڑے بدلگامیان کرتے ہین بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من کیمیا سے سردار خوار بود ساتھ والون نے جو افسر کا لاشہ دیکھا چاہتے تھے کہ صاحبقران کو مارلین صاحبقران نے جم کر شمشیر زنی کی سب فرزند بھی اُسی مقام پر آگئے آخرکار شکست کھا کے لاش اپنے افسر کی اُٹھائی شکست فاش کھائی روتے پیٹتے بھاگے نسیم وعیوق و آفتاب خدمت صاحبقران مین آئے عرض کی کہ خدا آپ کو مظفر و منصور کرے رستم نے آداب وتسلیمات عرض کیا ہی انھین کے حکم سے آئے انھون نے یہ اشیا بھی پہونچائین غلام خدمت مین لیکر آئے فیروزہ بن محمد جو قید سے چھوٹا ہی اسکو خدمت مین اپنے آقا کی جانا چاہیے فیروزہ بن محمد وہ اسی وقت پتہ بوجھکر مع تسلیمات ...

سعد بیٹے ہیکان ترک و مقصود ترک و نعمان ترک مع پانچ ہزار جوان تبلاش شاہ سعد روانہ ہوئے کہ پہونچنا انکا تحریر ہوگا صاحبقران نے ان جوانون کو تاکید کرکے رخصت کیا کہ سعد سے ہم سب کا آداب و تسلیمات کہنا میری طرف سے بعد دعا کے کہنا کہ حضور اب تشریف لائین بے آپ کے رونق تاج و تخت نہین ہی اور نسیم امیر سے یہ کہکے رخصت ہوئی کہ حضور صحراے گرداب نشان مین چلکر فروکش ہون وہان سے سرکار کو پتہ ملیگا خواجہ عمرو سے امیر نے کہا کہ خواجہ تم پاس رستم کے جاؤ کہنا کہ ای نور نظر ہمارا ساتھ ہو تو بہتر ہی آیندہ جو تقاضاے وقت ہو خواجہ طرف رستم کے چلے چونکہ عظم و شان رستم سُنا بیقرار ہوگئے تبلاش رستم روانہ ہوگئے یہ سب باتین وقت پر تحریر ہونگی صاحبقران مع لشکر و مع سرداران نامی و پہلوانان گرامی طرف صحراے گرداب نشان کے چلے ہفت پیکر کو بھی اس فتح کی خبر پہونچیگی یہ بھی ضرور فتور کریگا سب کے حال وقت پر تحریر کرونگا اب دوسرا حال لکھتا ہون

دو کلمہ داستان حیرت بیان مہتر برق فرنگی کی عشق مین ملکہ انجم مہر طلعت کے کہ دختر نعمان زمیندار ہی خواجہ عمرو نے برق کو نظر بند کیا ہی اسکا ذکر تحریر کرتا ہون باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا۔ ساقی نامۂ مصنف

کدھر ہی تو ای برق باران عشق | چمکتا ہی مہر درخشان عشق | کہان تو ہی ای عشق کاشانہ سوز
کہان تو ہی ای شمع پروانہ سوز | جلا دینے مین تو وہ بیباک ہی | کہ سارا جہان مشت خاشاک ہی
جو ای عشق دریا سے ہو تجکو لاگ | نکلنے لگے صاف پانی سے آگ | مقابل اگر کوہ ہو جنگ کو
لہو سے بھرے ہر رگ سنگ کو | جفا تجھسی دنیا مین کوئی نہین | بلا تجھسی دنیا مین کوئی نہین
تجھے ہم نے ای عشق دیکھا وہ برق | کیا بحر آتش مین عاشق کو غرق | کسی کو کوئی شی دکھاتا ہی تو
اُسے اسکا شیدا بناتا ہی تو | جو قیس حزین نے مصیبت سہی | ہوئی عشق لیلی مین یہ بیکسی
کہ مجنون لقب خلق مین پا گیا | یہ سامان اسکا ہوا بر ملا | سدا نجد مین جا کے تنہا رہا
محبت مین لیلی کے وحشی بنا | یہ دیوانہ بن خلق کو بھا گیا | نہ معشوق پایا بمشکل جیا
کبھی چین صحرا مین پاتا نہ تھا | کہ معشوق دلسوز آتا نہ تھا | اسی غم مین دی جان دلسوز نے
اسی عشق مین خوب صدمے سہے | لیا عشق نے جان فرہاد کو | نہ پہونچا کوئی اُسکی فریاد کو

یہ آخر کو اُسنے مصیبت سہی
کہ معشوق سے آج تک دور ہی
کہ شیرین نے دی جان اسکے لئے
کہ ظاہر ہوئی صورت رنج وغم
تڑپتا ہے سیماب سا عشق مین
کہ معشوق کے ذکر سے عید ہے
قمر برق کا حال تحریر ہو

کہ اس عشق مین جان شیرین گئی
یہ لکھتے ہین نکتہ نوازان عشق
جدائی کے سامان جدا ہو گئے
نیا عاشق زار شیدا ہوا
لکھون مین اُسی کا بیان عشق مین
چھٹے قید محنت سے وہ دردمند
فراق ومصیبت کی تقریر ہو

لقب کوہکن اُسکا مشہور ہے
کہ آخر ہوا جاکے مہمان عشق
ہوسے مرکے معشوق وعاشق بہم
نیا درد سینے مین پیدا ہوا
کہ برق حسین مائل دید ہے
اُسے دشت وصحرا ہین دلسے پسند

پھرہ دشت نوردان جادۂ عیاری وطی کنندگان مراحل بیقراری اس داستان حیرت عنوان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر مصنف کہ غواص بحر مصیبت نشان + نگارندہ چنین طرفہ این داستان + مہتر برق فرنگی کہ عشق مین ملکہ انجم مہر طلعت دختر نعمان زمیندار کے مبتلا ہے خواجہ اسکو گرفتار کراتے ہین ابوالفتح وغیرہ نہایت لطف سے دلدہی کرتے ہین بیر فتح جو نصیب ہوئی برق نے زبانی عیاروں کے سُنا کہ صاحبقران آمادۂ فتح طلسم ہفت پیکر ہین لڑتے بھڑتے چلے آتے ہین قید خانے سے رہائی پائی طرف صحراے گرداب دریا نشان کے جاتے ہین وہان سے طرف طلسم ہفت پیکر کے قصد کرینگے جی مین کہتا ہے برق اُستاد کی پرورش ہے کہ تیری حفاظت کی نظر بند رکھا ورنہ ابتک اُس صحراے ویران مین تڑپ تڑپ کر مرجاتا لیکن تلاش معشوق کرنا واجب ولازم ہے نگہبان سب ساتھ کے عیار ہین انہین سے نکلون تا در محبوب پہونچون یہ سوچ کے عیارون سے گھل مل کے باتین کرنے لگا کہا آج آپلوگون نے حقہ نہین پیا یہ کہکے چلم بھری بیہوشی اُسمین ملائی عیارون کو حقہ پلا کر بیہوش کیا قید خانے سے تڑپ کر نکلا ایک جانب بھاگا جنگل مین خاک اُڑاتا پھرتا ہے اگر راہ مین کوئی دیہ یا قریہ ملا وہان جاکے پتہ لگاتا ہے جب پتہ نہین ملتا غنچۂ آرزو نہین کھلتا تو روتا ہوا وہان سے نکلتا ہے یاد مین محبوب مطلوب کی کسی نخل کے نیچے بیٹھ گیا اور یہ اشعار حالت بیقراری مین بصد سوز وگداز پڑھنے لگا نظم

تجکو جو مرغوب میری شعر خوانی ہوگئی　　اے پری اپنی طبیعت مین روانی ہوگئی
مین کہان عشق قد دلدار اے واعظ کہان　　کیا کرون نازل بلائے آسمانی ہوگئی
سبزہ رنگی ختم ہے اسپر کہ پوشاک سفید　　زیب تن جس وقت کی فے الفور دھانی ہوگئی

اُس پری کے عشق نے اتنا کیا مجکو ضعیف | خواب اب یوسف زلیخا کی کہانی ہوگئی
داغ اُسکا دل پہ ہے اب دل کوئے سکتا ہے کون | اُس خزانے پر سلیمان کی نشانی ہوگئی
آج کل کیونکر نہ ہمکو دیکھکر وہ گُل ہنسے | عشق سے رنگت ہماری زعفرانی ہوگئی
ناصحو بس بس زیادہ عشق نے بھڑکائی آگ | یہ نصیحت مجکو پریون کی زبانی ہوگئی
میری وحشت دیکھکر مجنون دہل کر مر گیا | ناقۂ لیلی کی مجکو ساربانی ہوگئی
اے قبول اب عشق محبوب حقیقی کا ہے عہد | بچنا اک دن کا دو دن کی جوانی ہوگئی

اِس طرح کے یہ اشعار پڑھکر ایسا گھبرایا کہ بیقرار ہوکر اُٹھا خیال مین گذرا کہ قصبۂ نعمانیہ مین چلکر دریافت کرو شاید حال معلوم ہو یہ سوچ کر بھاگا قصبۂ نعمانیہ مین آیا صورت بدلے ہوے دیکھا گانوں کا بازار ویران پڑا ہے دریافت کیا معلوم ہوا کہ کوئی ساحر مشکور جادو وہ ملکہ انجم مہر طلعت کو گرفتار کرکے لیگیا ہے اُسنے نعمان کو پیغام بھیجا ہے کہ تمھاری دختر میرا وصل نہین قبول کرتی آکے دختر کو سمجھاؤ وہ مرتبہ تمھارا کرون کہ شاہان دربند رشک کرین وہ گئے جاکر سمجھایا بیٹی نے نہ مانا اُسنے دونون کو قید کیا ہم لوگ نہین جانتے مشکور کس مقام پر ہے مالک ہمارا قید ہوگیا قصبہ ویران ہے زراعت مین فرق آیا سب اہل قریہ پریشان ہین برق یہ حال سُنکر قریے سے نکلا تلاش مین مشکور کی چلا جس مقام پر ساحر کا مکان دیکھتا ہے دریافت کرکے آگے بڑھتا ہے پھرتا پھراتا ایک دن ایک صحرا مین پہونچا ایک نخل کے سائے مین غمگین وملول بیٹھا ہے سوچ رہا ہے کہ دیکھا ایک ساحر بھاگا ہوا آتا ہے پسینے پسینے دوڑا ہوا جاتا ہے برق آگے بڑھا ایک فقیر کی شکل بنکر بیٹھا دو چار حقّے وہان رکھ لئے ساحر کو آواز دی وہ ساحر قریب آیا کہا بھائی کہان جاتے ہو یہ لون چل رہی ہے اور تم اس دھوپ مین جاتے ہو ابھی کئی آدمی اِس مقام پر گرے اہل قریہ اُٹھا کر لے گئے تم اِس دھوپ مین تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ ساحر نے کہا کہ بھائی نوکری بُری چیز ہے جو مالک کا حکم ہے وہ بجا لانا ضرور ہے رنجور جادو ہمارے مالک کا نام ہے طلسم ہفت پیکر پر چڑھائی ہے چہار طرف سے مسلمانون نے بلوہ کیا ہے رنجور نے مشکور کو بُلایا ہے مین نامہ لیکر جاتا ہون حکم کیا تھا کہ آج ہی نامہ پہونچے اِس وجہ سے جلدی جاتا ہون برق نے پوچھا رنجور کس مقام پر رہتے ہین ساحر نے کہا کہ نامہ دار میرا نام ہے یہان سے پانچ کوس پر قلعہ ہے قلعۂ داغدار اُسکا نام ہے اُسمین رنجور جادو بادشاہ ہے برق نے یہ دریافت کرکے مشکور کا پتہ بھی پوچھ لیا حقّہ پلاکر بیہوش کیا اُسکو کنارے ڈالدیا نامہ لیا نامے کی پشت پر طرف سے

مشکور کے لکھا کہ ای برادر میرے آج کل ہوش درست نہین کہ مین مسلمانون کو کیونکر روکون چند
ساعت کے واسطے ہمین سرفراز کرو یہ نامہ لیکر طرف رنجور کے چلا پانچ کوس راستہ طی کرکے دیکھا کہ ایک قلعہ
سامنے ہی اور خلقت کی اُسمین آمد و رفت ہی برق بلا تکلف اندر آیا سب سے صاحب سلامت کرتا ہوا
دار الامارة پر پہونچا اندر بارگاہ کے آیا نامہ پیش کیا نامہ پڑھکر رنجور بہت خفا ہوا کہ اس کام سے زیادہ
بھائی صاحب کو اور کون سا کام ہی ملک برباد ہوتے ہین ایسا نہو کہ رستم کا اس طرف گذر ہو جائے تو
حال کھُلے لیکن مین چلتا ہون برق نے کہا کہ کچھ زبانی ارشاد فرمایا ہی ذرا کنارے چلئے تو عرض کرون رنجور
کو کنارے لایا باتین کرتے کرتے گلوری کھلا کے بیہوش کیا اسکو تو ایک گوشے مین ڈالدیا آپ اسکی شکل بنکر
باہر نکلا ساحرون سے کہا کہ تم مین کوئی ایسا ہی کہ مجکو بھائی صاحب کے پاس لے چلے وزیر اُٹھا اُسنے عرض
کی کہ غلام آپکو پہونچائیگا اکثر حضور کے ساتھ گئے ہین راستہ بخوبی یاد ہی یہ کیفیت لے چلینگے برق نے
اسکو ساتھ لیا تخت پر سوار ہوے تخت اُڑاتے ہوے چلے بعد پہر بھر کے سامنے ایک قلعہ معلوم ہوا
وزیر نے کہا کہ یہی قلعہ آپ کے بھائی صاحب کا ہی تشریف لے چلیے قریب در قلعہ لاکر وزیر کو بھی
برق نے بیہوش کیا ایک غار مین اسکو ڈالدیا آپ بصورت رنجور قلعے مین آیا لوگون سے پوچھا کہ بھائی صاحب
کہان ہین سب شکایت کرنے لگے کہا اب تو چند سے قلعہ ویران پڑا ہی مشکور صاحب باغ مین
تشریف رکھتے ہین برق نے کہا کہ ہمین چل کے وہ باغ بتا دو چند ساحر ساتھ ہوے طرف باغ کے چلے
تھوڑا راستہ طی کیا تھا کہ در باغ دکھائی دیا چند نگہبان در باغ پر تھے اُنھون نے اُٹھکر رنجور جانکر باادب
رنجور نقلی کو سلام کیا کہا ٹھہر جائیے ہم شہنشاہ سے عرض کرلین برق نے اُنکو جھڑک دیا کہا کیا ہمارے
جانے کی ممانعت ہی ساحر چپ ہوے برق اندر باغ کے آیا چند خدمتگار دوڑے جا کے خبر کی
مشکور سنکر گھبرا گیا کہ انجم مہر طلعت کا قفس و نعمان زمیندار کا قفس سامنے رکھا تھا نام رنجور کا سنکر
قصد ہوا کہ ان قفسون کو چھپاؤن رنجور نقلی آپہونچا مشکور نے سلام کیا برق نے آکر کہا کہ بھائی صاحب
آپ کو کچھ خبر بھی ہی کہ طلسم ہفت پیکر کی کیا کیفیت ہی ہر طرف سے مسلمانون نے بلوہ کیا ہی جس ملک پر
گئے اُسے فتح کیا اپنے اپنے قلعون کی تدبیر کرین ہاتھ سے دشمنون کے بچین اس زمانے مین عشق و عاشقی
ترک کرو مصروف انتظام ہو یہ سُنکر مشکور رونے لگا کہا بھائی صاحب مین اپنی کیفیت کیا بیان کرون لائق
عرض کرنے کے نہین ہی جو مجھپر گذرتی ہی اُسکا ذکر کیونکر کرون راتین ہجر کی تڑپ تڑپ کے کاٹین باپ کو

بھی معشوق کے بلوایا اب بھی کوئی مطلب نہ حاصل ہوا دونون کو سمجھا رہا تھا کہ آپ آگئے جب تک کوئی
تدبیر اسکے وصل کی نہ ہوگی مجھسے کچھ کام نہ ہوسکیگا اگر ہوسکے تو آپ ہی سمجھائیے برق نے کہا کہ کتنی
بڑی بات ہی ایک لفظ مین سمجھا دونگا خود تمپر عاشق ہوجائے تمھاری محبت سے مہلت نہ پائے شراب
منگوائیے ابھی ابھی تدبیر ہوتی ہے مشکور دوڑا شراب لایا برق مثل ماہی بے آب تڑپ رہا ہی کہ معشوق کو
قفس مین قید دیکھا جلدی جام بھر امشکور کے سامنے گیا کہا بھائی جام پیو ابھی تدبیر ہوتی ہے مشکور
خوشی خوشی جام پی گیا پیتے ہی گھبرایا کہا بھائی صاحب یہ شراب کیسی تھی کلیجے مین آگ لگ گئی برق نے
کہا کہ آنکھ کرم ہو گرمی شراب کی کم ہو مشکور اُٹھا ٹہلنے لگا اُٹھتے ہی مُنھ کے بل گرا برق جھلایا ہوا تھا
اُٹھتے ہی اپنے نام کا نعرہ کیا اور پکار کر آواز دی کہ منم برق فرنگی شاگرد خواجہ عمرو نعرہ برق فرنگی

مرا نام ہے برق خنجر گزار	کہ اُستاد ہین خواجۂ نامدار	تڑپنے مین ہین برق رفتار ہون
کہے کون مکار و غدار ہون	کرون سیکڑون کوس کی راہ طے	ارسطوے ذی علم شاگرد ہے
در مکر پر میرا پہرا رہا	تڑپ سے مری چرخ بہرا رہا	بزیر قدم غرب ہی شرق ہے
چھلاوہ ہون مین نام بھی برق ہے		

یہ کہکے خنجر مارا مشکور کا شکم چاک قصہ پاک ملکہ انجم نے جو نام برق
سُنا تڑپ گئیں جی مین کہتی ہین کہ یہ عاشق صادق ہے کس طور سے پہونچا برق نے نعمان کو سلام کیا نعمان
نے کہا کہ ای مہتر برق فرنگی تمنے بڑا احسان کیا کوئی عزیز قریب میرا ایسا تک نہین آیا تمنے اپنے کو پہونچایا
برق قدمون سے لپٹ گیا کہا کہ مین تابعدار ہون عمر بھر خدمتگزاری کرونگا دونونکو قفس سے نکالا نعمان
نے سحر سے ایک تخت تیار کیا برق و انجم کو تخت پر سوار کیا لیکر طرف اپنے قریے کے چلے قریے مین آکر پہونچے
نعمان نے عزیزون سے صلاح کی کہ تم سب کی خوشی ہو تو انجم کی شادی ساتھ برق فرنگی کے کرون ایسے
وقت مین پہونچا کہ جہان کوئی عزیز قریب نہ گیا نہ کسی نے رفاقت صرف کی مشکور کے بھائی کی شکل پر پہونچا
جاتے ہی اُسکو مار لیا ایسے تیز عیار بھی لشکر اسلام مین کم ہین خواجہ عمرو اپنا قوت بازو جانتے ہین برق نے کہا
کہ مین اُستاد کا نائب کہلاتا ہون جہان کہین اُستاد قید ہوے مین ہی جا کر رہا کرتا ہون سب راضی ہوے بڑی
دھوم سے مانجھا بٹھایا مانجھا پہنے برق تخت پر بیٹھے ہین قضاے کار مہر سپہر عیاری جو تلاش رستم مین چلے
تھے اُس قریے مین جو آئے دیکھا گانون مین باجا بج رہا ہے کچھ لوگ زعفران پوش پھر رہے ہین خواجہ نے
اُنسے پوچھا کسکی شادی ہے لوگون نے کہا کہ یہان کے رئیس کی دختر کی شادی ہے پوچھا زوج کون ہے

لوگون نے بیان کیا مہتر برق فرنگی نائب خواجہ عمرو کا یہان آیا ملکہ کو مع انکے باپ کے رہا کیا اب
مانجھا بنے بیٹھے ہین خواجہ حیران ہوے کہ مین تو اسکو قیدخانے مین چھوڑ آیا ہون یہ یہان کیونکر پہونچا بچا
نائب نکر بیٹھے مین کنارے آئے رنگ و روغن عیاری کا لگا کر ایک تاجر جلیل کی شکل بنے قبائے قلم کار زیب
جسم لعل و یاقوت کی انگشتریان ہاتھ مین عصا بادام تلخ کا ٹیکتے ہوے دربارگاہ پر آیا پوچھا یہان کے حاکم صاحب
کہان ہین لوگون نے بارگاہ نعمان کا پتہ دیا بارگاہ نعمان مین آئے جھک کر سلام کیا نعمان نے پوچھا
خواجہ بازرگان کیونکر آنے کا اتفاق ہوا میرے یہان دختر کی شادی ہے جو کچھ مال و اسباب لائے
ہو ظاہر کرو عمرو نے کہا زمیندار صاحب مین لٹ گیا مین نے سنا ہے کہ میرا چور آپکے قریہ مین آیا ہے
صورت یہ ہے کہ مین نے ایک لڑکے کو فرزند بنا کر پالا وہ اوباش لوگون مین ملکر خراب ہوا گئی لاکھ روپیے
کا صندوقچہ لیکر بھاگا ہے نعمان نے کہا ایک اور بارگاہ آراستہ ہے وہان تشریف لے چلیے جہان کہین آپکا
چور ہو اُسے گرفتار کر دون خواجہ کو نعمان لیکر بارگاہ برق مین آیا برق کو جو تخت پر بیٹھے دیکھا خواجہ
نے جھک کر سلام کیا کہا کہ صاحبزادے اٹھو چلو بڑھیا مان تمھاری رو رہی ہے صندوقچہ کہان ہے جلد بتاؤ
برق حیران ہوا کہ بڑھیا کون او صندوقچہ کیسا کہا خواجہ بازرگان کسی کو پہچانتے بھی ہو یا جو چاہا
کہہ دیا مین کیا جانون آپ کیا فرماتے ہین خواجہ نے کہا کہ اب باتین نہ بناؤ ورنہ گردن لونگا وہ لباس تمھارا
موجود ہے جو پہن کے آئے تھے مہنگی مین تمھاری مان تمکو لیکر آئی اڑھائی سیر جو دیکر مین نے تمکو لیا جب
وہ بہت روئی تو نقد بھی تین پیسے دے آج مانجھا پہن کے بیٹھے ہو اور نعمان زمیندار کے داماد بنے
صندوقچہ میرا مجھے دیجیے مین چلا جاؤن پالنے کی مشقت راتون کا تیرا رونا اور بڑی بی کا اٹھکر بہلانا
ہگ کے پڑ رہنا تھا برسال تک کپڑے خراب کرتا تھا پیشاب کا تجکو عارضہ تھا کیسے کیسے مین نے ٹوٹکے
کئے گلی گلی تجکو لیکر پھرا لوگون سے دوا پوچھتا اب آج جوان ہوکر ساری مشقت ہماری بھلائی نعمان زمیندار
کو کیسا قلق ہوا کہ مین تو اسکو برق عیار سمجھا تھا یہ تاجر کا زرخرید غلام ٹھہرا اب اگر مانجھا اتروا ؤن تو دیہات
کا رہنے والا ہون کہین بیٹی کی شادی نہ ہوگی قریب آکر برق سے کہا کہ اب زیادہ نہ شرماؤ سوداگر کے ساتھ
جاؤ ایسا نہ ہو کہ سوداگر زیادہ بگڑے صندوقچہ اسکو دیدو لاکھ روپیے کا مال بہت ہوا رنگ رو دیکھو متغیر
ہو رہا ہے کس حسرت سے رو رہا ہے اُسکے رونے پر رحم کرو برق نے کہا کہ حضور آپ یہ کیا فرماتے ہین مین اس
تاجر کو بالکل نہین پہچانتا ناحق یہ باتین بناتا ہے اسکو نکلوا دیجیے عمرو نے کہا میان برق صاحب اپنا گلا

کاٹونگا تمھین یہان چھوڑ کے نہ جاؤنگا خیر زمیندار صاحب آپ نے خوب سلوک میرے ساتھ کیا مال آپ
ہی نے میرا لیا زمیندار قسمین کھانے لگا کہ خواجہ صاحب مین آپ کے احسان کا ممنون ہون مین اسکو سمجھا تھا
کہ عمرو کا نائب ہے جب خواجہ نے ہاتھ پکڑ کے برق کا کھینچا برق نے جو آنکھ ملائی قدمون سے لپٹ گیا
کہا اُستاد آئیے نعمان لوگون سے کہتا ہے اب راہ راست پر آیا اپنے مالک کو پہچانا برق نے کہا کہ اے
نعمان مبارک ہو میرے واسطے بڑا فخر ہوا کہ شہنشاہ اوج عیاری آگئے یہ میرے باپ ہین وہ پرورش
مجھپر کرتے ہین کہ فرزندون سے زیادہ سرفراز کیا اگر چالاک کو خفا ہوے اور میری ہی بات رکھی نعمان
نے کہا کہ صاحبزادے اب جوچاہے باتین بناؤ ہر چند کہ ہمنے عمرو کو نہین دیکھا اُنکی تصویر تو دیکھی ہے صورت
اصلی دکھائین برق نے کہا کہ اُستاد صورت اصلی دکھائیے اشارہ کیا کہ بیٹا رونمائی تو منگاؤ مین پریشان
ہون کہ تمھارے لیے نامبارک نہ ہو دلھن زندہ رہے خدا اولاد دے برق نے نعمان سے کہا
کہ کچھ نقدی منگواؤ اُستاد کے آگے پیش کرو خواجہ نے کہا کہ ابے زمیندار سے منگواتا ہے وہ جو تو نے
جابجا لوٹ کے گاڑا ہے اُسمین سے کچھ نکال برق نے بمشکل چند انگوٹھیان نکالین خواجہ نے
وہ انگوٹھیان لین جست کی پکار کے آواز دی کہ دادا آدم درویش از کل عالم پیش صورت اصلی میری
مجکو عطا فرمائیے اب جو بلندی سے اُترے سب نے صورت زیبا دیکھی نعمان بغلگیر ہوا مگر نعمان
صورت کو دیکھکر ڈر گیا ظریف لوگ پھبتیان کہنے لگے کوئی کہتا ہے کہ بن مانس ہے کوئی کہتا ہے کہ جل مانس
ہے خواجہ فرماتے ہین کہ صاحبو مین تو خاصہ بھلا مانس ہون اب خواجہ آکر کرسی پر بیٹھے برق کی تعریفین
کرنے لگے برق نے کہا کہ اُستاد شرمندہ نہ کیجیے مین غلام ہون خواجہ فرماتے ہین کہ اب تمھارے مال
کے خرچ ہونے کا وقت آیا برق کہتا ہے کہ اُستاد میرے پاس کیا ہے آپ کو دلھن کو دینا پڑیگا خواجہ عمرو
کہتے ہین ہم رونمائی دینگے اتفاق سے یہان آگئے برق نے کہا کہ آپ کا تشریف لانا باعث فخر
ہوا غرض خواجہ کی نعمان نے بڑی خاطر و مدارات کی سانچق طرف سے برق کے مہندی طرف سے نعمان
کے بڑی دھوم سے برات کی تیاری ہوئی خواجہ برق کو گود مین لیکر سوار ہوے مکان پر دلھن کے
پہونچے ظاہر ہوا کہ دولھا کی سواری آئی ایک عورت بڑھیا گھونگھٹا پہنے ہوے گاڑھے کی چدریا اوڑھے ہوے
طشت مین پانی بھرے ہوے سامنے برق کے پھینک گئی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمیشہ دولھا سامنے دلھن
کے پانی بھرے برق نے پلٹ کے دیکھا کہ اُستاد نہین معلوم ہوتے اور لوگ برق کو گھیرے ہوے ہین

باعث یہ ہوا کہ نعمان نے کہا گوشۂ پر قصبے کے قاضی صاحب رہتے ہین انکو بلانے جاؤ خواجہ فوراً ایک
سپاہی کی شکل بنکر دوڑے مکان پر قاضی کے پہونچے آواز دی قاضی صاحب قاضی نکلے دیہاتی آدمی
پوچھنے مین آج کیا ہی قاضی صاحب آپکو خبر نہین دختر زمیندار کی شادی ہے آپکو عقد پڑھنے کو بلایا ہے قاضی
بہت خوش ہوے سمجھے کہ زمیندار زمین بھی دیگا خواجہ نے کہا آج خوشی کا دن ہے گلوری نوش کیجیے
گلوری اپنے پاس سے نکالکر دی جیسے ہی قاضی صاحب نے گلوری کھائی گھبرا کر کہا کہ ذرا مین پاخانہ
پھر آؤن یہ کہکے اندر گئے قاضی صاحب تو دستون مین مبتلا ہوے خواجہ نے اوپر کی کنڈی چڑھا دی قاضی کی
شکل بنکر دربار مین آئے گانا موقوف ہوا اسلام علیکم کہکے قاضی صاحب آکر بیٹھے حکم ہوا محل مین جائیے دلھن سے
قبول کرا لائیے وہان مردانہ ہوا مان بہنین دلھن کی پاس دلھن کے ہین حجلۂ عروسی مین قاضی صاحب
نے آکر پوچھا مہتر برق فرنگی ابن عبد اللہ کے ساتھ تمھارا نکاح مہر شرعی تین روپیے آٹھ آنے پر ہوتا ہے
تم راضی ہو دلھن کی مان پیٹنے لگی کہا قاضی کچھ دیوانہ ہوا ہے شرعی مہر نہ بندھیگا پچیس ہزار روپیہ میرا بندھا ہے
اُسی کاغذ کے موافق لڑکی کا مہر بندھیگا ورنہ برات پھیر لیجاؤ خواجہ نے قبول کیا آکر برق سے کہا کہ پچیس ہزار
پر مہر قرار پایا برق نے اشارہ کیا کہ پڑھیے خواجہ نے جھٹ نکاح پڑھا لڑکے زمیندار سے نقدی لی جب
خواجہ بہت بگڑے تو برق سمجھ گیا ہاتھ باندھکر کہا کہ قاضی صاحب اب عنایت فرمائیے جو ملا اُسکو
غنیمت جانیے یہ لوگ زمیندار دیہاتی آپکی خدمت کر چکے خواجہ نے کہا کہ ابے تو دے برق نے
مجبوری کچھ چھلے کچھ انگوٹھیان نکالکر حاضر کین خواجہ نے کہا کہ بچا تمنے طلسم نور افشان مین بہت کچھ پایا برق
نے کہا اُستاد جو ملا تھا وہ اٹھ گیا خواجہ بصورت اصلی تیار ہوے زمیندار گھبرایا کہ ابھی قاضی تھے ابھی خواجہ
عمرو ہو گئے برق نے کہا کہ لشکر مین سب کا نکاح یہی پڑھتے ہین بڑے دھوم سے بیاہ کے لائے برق
شب کو حجلۂ عروسی مین آیا عاشق و معشوق ہجران دیدہ و آفت کشیدہ تھے برق نے گوہر مراد حاصل کیا ملکہ
انجم حاملہ ہوئین کئی دن کے بعد برق محل سے نکلا خواجہ نے کہا کہ اے فرزند ہم تو اب رخصت ہوتے ہین
تلاش رستم مین جاتے ہین دیکھین اُنپر کیا گذری برق نے کہا کہ مین بھی چلونگا محل مین آیا ملکہ سے کہا کہ یہ
جان نثار اب رخصت ہوتا ہے اُستاد کے ساتھ جاؤنگا اگر خدا فضل کرے اور بیٹا پیدا ہو تو برق ثانی
نام رکھنا کمند و خنجر اپنا دیا کہ یہ اس لڑکے کو دینا اگر لڑکی پیدا ہو تو پھر تم کو اختیار ہے نصیحت و وصیت کرکے
جب رخصت ہونے لگا ملکہ انجم روتی ہوئی ساتھ ہوئین کہتی ہوئین کہ اے مہتر صاحب اب کب گذر ہوگا

برق نے کہا کہ اگر زندہ طلسم ہفت پیکر سے پلٹے تو انشاء اللہ پلٹ کے آئینگے ملکہ انجم روئین کہا کہ ای مہتر برق عجب داغ دئیے جاتے ہو برق نے بہت سمجھایا کہا کہ ای ملکہ عالم مجکو بھی یہان کا خیال رہیگا انجم یاد رہیگی ملکہ نے کہا کہ ای برق کیا کہین کہ جو کچھ ہمپر گزریگی اپنی تو عجب کیفیت ہی لائق بیان کرنے کے نہین نظم

موت کو سمجھے رہین گبر و مسلمان آئی ۔ روح قالب مین ہی دو روز کو مہمان آئی
بوی یوسف سے ہوا تازہ دماغ یعقوب ۔ للہ الحمد صبا مصر سے کنعان آئی
ہمسے دیوانے بھی ہو وینگے پری کے سائل ۔ اس طرف سے جو سواری سلیمان آئی
آئنے نے رخ انور پہ اجارا باندھا ۔ شانے کے حصے مین وہ زلف پریشان آئی
یہ صفا تن مین کہان کتم عدم سے باہر ۔ جسم کی طرح تری روح بھی عُریان آئی
ڈھونڈھین اپنے لئے معشوق کوئی گرما گرم ۔ فکر پہلو کی کرین فصل زمستان آئی
گلشن دہر بھی ہی کوئی سرا ے ماتم ۔ شبنم اس باغ مین جب آئی تو گریان آئی
جو گنہ وصل مین سرزد ہوے تھے عفو ہوے ۔ فارغ البال ہوا مین تپ ہجران آئی
خط کا آغاز ہوا اُس رُخ نورانی پر ۔ چل بسی صبح وطن شام غریبان آئی
سر شوریدہ کو اُس زلف کا سودا نہین خوب ۔ اس بلا مین جو پھنسا شامت انسان آئی
عشق بلبل مین اثر ہی تو قفس مین آتش ۔ بوے گل پھاند کے دیوار گلستان آئی

برق نے آنسو دامن سے پاک کئے کہا کہ ای ملکہ عالم نہ گھبراؤ مین جلد حاضر ہونگا آگے خواجہ سے ملا خواجہ و برق باتہلے عیاری سے آراستہ ہو کر تلاش رستم مین چلے کہ انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان ملکہ دردانہ گوہر پوش سے جو امیر نے عقد کیا تھا اُسکا ذکر کرنا اس مقام پر واجب و لازم ہی اور دردانہ گوہر پوش سے پیدا ہونا فرزند امیر کا فرزند برق کا برق ثانی نام ہی فرزند امیر کا نام خسرو شیر دل ہی باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا

جب امیر پردۂ قاف سے پلٹے تھے تو ملکہ دردانہ گوہر پوش سے عقد کیا تھا ملکہ حاملہ ہوئی تھین لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام خسرو شیر دل رکھا پرورش مین مصروف ہوئین عجب حسین صاحبزادہ پیدا ہوا

حسین و جمیل آنکھون مین پنجے شیر کے جلوہ گر پرورش مین مصروف ہوئین جب دو برس کا سن صاحبزادے
کا ہوا ملکہ دیکھتی ہین تیر و شمشیر سے زیادہ ذوق و شوق ہی جس روز خسرو پیدا ہوے اُس روز بارہ سو
لڑکے شہر مین پیدا ہوے سب کو ملکہ نے محل مین داخل کیا لڑکون کے ساتھ خسرو کھیلا کرتے ہین
یہان ملکہ انجم مہر طلعت کے بطن سے برق ثانی پیدا ہوا مکار و غدار و ضدی جب کسی بات پر بگڑتا
ہی تو پہرون روتا ہی دائیان حیران ہو جاتی ہین جب دو برس کا سن ہوا جست کرکے دیوار پر جاتا ہی ملکہ
انجم پیٹنے لگتی ہین کہ ارے کمبخت گریگا تو سر پھٹ جائیگا برق ثانی ہنستا ہی کہتا ہی کہ ہٹ جائیے مین
کودتا ہون مان نانا سب گھبراتے ہین ایسا نہ ہو کہ پانون پھسل جائے تو گرے اس طرح جست و خیز کرتا
ہی خنجر بازی کمند اندازی جہان کہین چوری ہوتی ہی تو کوتوال کہتے ہین اُس لڑکے کو بلاؤ وہ چور کو خوب
پہچان لیتا ہی میان برق ثانی گئے اور چور کو پہچانا مال دلوا دیا چور کو بچا لیا گانون مین ہلڑ رہتا ہی
جب باہر نکلتا ہی تو کسی لڑکے کو ڈھیلا مارا کسی کا سر توڑا کسی کو کاٹ کھایا لوگ فریادی آتے ہین زمیندار
سے کہتے ہین آپ کے نواسے نے ہمارے لڑکے کو کاٹ کھایا ڈھیلا مار کر بھاگا چار برس کا سن ہوا
صحن خانہ مین برق ثانی کھیل رہا ہی کبھی جست کرکے دیوار پر گیا کبھی دیوار سے صحن مین آیا کنیزون کو ستاتا
ہی کسی کے سینے پر ہاتھ ڈالدیا کسی کے کاندھے پر چڑھا ملکہ انجم کہتی ہین باواجان کو بلاؤ لشکر صاحبقران
مین لکھ بھیجین اسکے باپ کے پاس اسکو بھیجدین وہ اسکی ہڈیان توڑیگا گانون مین ہنگامہ رہتا ہی رعایا
کے لوگ کیسے مجبور و ناچار ہین بیچارے آکے فریاد کرتے ہین چاہتی ہون کہ اس نگوڑے کو سزا دون مجھے
ڈھکیل کے بھاگ جاتا ہی مین روتی پیٹتی رہجاتی ہون محل مین ہنگامہ ہی قضاے کار ملکہ دردانہ گوہر پوش
تخت پر سوار پہلو مین خسرو شیر دل چند لڑکے بہ عہدہ مصاحبت ہمراہ ہین پریزادین تخت اُٹھائے ہوے
صبح کا وقت ہی کہ خسرو کی نگاہ برق ثانی پر پڑی بیقرار ہو کر کہا کہ ای مادر گرامی اس لڑکے کو اُٹھوا لیجیے
ہم اپنا عیار بنائینگے مان نے کہا کہ ای فرزند جسکا لڑکا ہی وہ رو رو کر جان دیگا خسرو نے کہا ہمارے
خاندان کا عیار معلوم ہوتا ہی کیا عجب ہی قبلہ و کعبہ کے جو عیار ہین خواجہ عمرو اُنکے کسی شاگرد کا فرزند
ہو اسقدر خسرو پھرے کہ ملکہ دردانہ کو کچھ بن نہ پڑا ایک پریزاد سے کہا کہ اس لڑکے کو اُٹھا لانے
پریزاد نے بہ احتیاط برق ثانی کو اُٹھا لیا ملکہ انجم تو فراق فرزند مین دیوانی ہوگئین نجومیون کو
بلا کے پوچھا نجومیون نے حکم لگایا کہ گھبرائیے نہین وہ لڑکا بہ عیش و فرحت ہی پھر آپ کو ملیگا

اس عظم و شان سے ملیگا کہ کسی فرزند خواجہ کو یہ لیاقت نہ بہم پہونچی ہوگی غائب ہونا اس لڑکے کا
باعث خوشی ہی بڑے لطف سے پرورش پائیگا عرصۂ دراز تک کاہن و نجومی بیان کیا کئے ملکہ انجم نے
ناچار ہوکر صبر کیا مگر خسرو برق ثانی کو دیکھکر اسقدر خوش ہوے کہ مان سے کہا پلٹیے سیر صحرا دیکھ چکے
اب پلٹ چلنا مناسب ہی ملکہ دردانہ فرزند کے کہنے سے پلٹ آئین اپنے قلعے مین آکر برق ثانی کو
ہوشیار کیا شاہزادے کو دیکھتے ہی برق ثانی قدمونسے لپٹ گیا کہا کہ ای آقاے نامدار و ای مولاے
قدرشناس بزرگونسے جو سُنا آج اُسکا سامنا ہوا زلفین خلیلی و خال سبز رگ ہاشمی آپکے غلام کا برق
ثانی نام ہی برق کا بیٹا ہون خسرو بہت خوش ہوے پانچ پانچ برس کے دونون کے سن ہوے برق
خسرو کو بھڑکایا کرتا ہی کہ براے شکار صحرا مین چلیے جلسہ آراستہ ہو آج ناچ ہو مین بایان بجاؤنگا آپکے
سامنے تانین اُڑاؤنگا خسرو مان سے ہر مقدمے مین ضد کرتے ہین تو ملکہ کہتی ہین جبدن سے یہ بھوریا
آیا عجب عجب باتین میرے فرزند کو سمجھاتا ہی مین کیونکر قبول کرون کہ یہ جنگل مین واسطے شکار کے جائین
گھر مین جلسہ آراستہ کرو ناچ دیکھو گانا سُنو باہر مین نہ جانے دونگی برق ثانی سمجھایا کرتا ہی اب راوی
شیرین کلام تحریر کرتا ہی کہ نوان برس خسرو کو شروع ہوا برق ثانی نے ایک دن عرض کی کہ شاہزادے
تم کیسے مرد ہو کہ گھر مین بیٹھے رہتے ہو بلا سے چوڑیان پہنو گڑیان کھیلا کرو کسی بات مین تو شرماؤ فرزند
صاحبقران ہو چلکے جنگل مین شیر کا شکار کھیلو شیر بیشۂ جرأت ہو یکہ تاز میدان جلالت ہو جرأت و شوکت دکھاؤ
لیاقت بڑھے جلالت زیادہ ہو پردۂ قاف مین مشہور ہو کہ فرزند صاحبقران قلعہ گھر ریز پر ہین لوگ آپکے
دیکھنے کو آئین ملکہ قریشیہ سلطان کے بڑے نام ہین بیٹی ایسا نام کرے بیٹا کونے مین چھپکر بیٹھے اور بھی فرزند
صاحبقران پردۂ قاف مین ہین مین دریافت کرچکا لڑتے بھڑتے ہین مثل اُنکے تو آپکا نام ہو۔ چاہیے کہ اُنسے
نام بڑھ جائے نہ کہ گھٹ کے تو نہ ہو آپکو محل مین رہنے کا بڑا شوق ہی اس طرح جو برق ثانی نے خسرو کو بھڑکایا
رگ شجاعت جوش مین آئی کہا کہ ای برق ثانی مین ابھی جاکے مان سے اجازت لیتا ہون اگر اجازت نہ دینگی
تو اپنے کو ہلاک کرونگا خسرو نیمچہ لیئے ہوے اندر محل کے آئے مان نے جو آتے دیکھا کہ عجب شان سے
آتے ہین نیمچہ ہلالی لیئے ہوے خود سر پر نہ کچھ زرہ بھی پہنے ہوے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے آکے مان
کے پاس بیٹھے کہا کہ کل ہم واسطے شکار کے ضرور جائینگے بارہ سو لڑکے جو ہمارے ملازم ہین یہی ساتھ ہونگے
مان نے کہا کہ بیٹا ابھی تمھارا سن اس لائق نہین ہی کہ شکار کو جاؤ برس دو برس اور تامل کرو پھر ہم تمھین

واسطے شکار کے بھیجین گے خسرو رونے لگے کہا کہ مادر مہربان ہم ضرور شکار کو جائینگے اگر نہ جانے دیجئے گا
نہ تو پانی پئین گے نہ کھانا کھائین گے ماں نے گلے سے لگایا کہا کہ ای فرزند ملک یاقوت شاہ نانا تمہارے
تمہارے ساتھ جائین گے اور وزیر و امیر ساتھ ہونگے خسرو نے کہا کہ ہم کسی کو ساتھ نہ لیجائینگے فقط لڑکے
ہمارے ساتھ ہون اور فرزندان صاحبقران بھی تو اس ملک مین ہین گھر مین کبھی نہین جاتے کبھی گھر چلے
گئے دیوزادون کو مارتے پھرتے ہین ہمنے اب تک کسی کو نہین مارا ملکہ دردانہ نے ملک یاقوت شاہ
اپنے باپ کو بلوایا اُنسے سب کیفیت بیان کی کہ صاحبزادے بگڑے بیٹھے ہین اُنکے شکار کا انتظام کیجئے
ملک یاقوت شاہ نے آکر خسرو کو گلے سے لگایا کہا کہ ای نور نظر ہم بھی برائے شکار چلین گے خسرو
نے کہا کہ نہین نانا جان آپ الگ جائیے ہمکو جانے دیجئے ورنہ ہم کھانا نہ کھائین گے رو رو کر اپنی جان
دینگے اسی نیچے سے گلا اپنا کاٹین گے آخرکار ملک یاقوت شاہ بھی راضی ہوے کہا کہ ای نور نظر آج ہم
سامان کر دینگے کل جانا خسرو ہنستے ہوے باہر آئے برق ثانی سے سب کیفیت بیان کی کہا کہ
ای یار وفادار لڑکون سے کہدو کہ کل سویرے سے حاضر رہین ہم واسطے شکار کے چلین گے ملک
یاقوت شاہ نے بہلیئے قراول میر شکار باز بہری وغیرہ ہمراہ کرائے چند مشیر بڈھے آدمی ساتھ جانے
کے لئے مقرر کر دئے اُنسے سمجھا دیا کہ دور نہ جانے دینا اپنی عملداری مین شکار کھلوا کر پھیر لانا ماں نے
شب کو سامان کیا کھانا پکوایا خسرو رات سے اُٹھے سب باتون سے مہلت کر کے ہتھیار لگا لئے برق
ثانی بانہائے عیاری سے آراستہ ہو کر سامنے ملکہ دردانہ نے جو برق ثانی کو سجا ہوا دیکھا کہا کہ او مستفنی
مین نے سنا کہ تو نے لڑکے کو خوب سمجھایا برائے خدا خیر و عافیت سے پھیر کر لانا ملکہ نے تو چپکے سے کہا
برق ثانی نے چلا کے جواب دیا کہ ای ملکۂ عالم یہ فرزند صاحبقران ہین کب تک یہ آپکی آنکھون کے
سامنے رہینگے کہین لشکر کشی کیجئے قریب جو آپکے قلعہ جات ہین اور مذہب خلاف رکھتے ہین اُنکو فتح کیجئے
مذہب حق وہان جاری ہو ہماری رائے کے تو یہ سراسر خلاف ہی کہ گھر مین بیٹھے رہین کچھ جستجو کیجئے آپکے فرزند
کا نام ہو آپکا حکم جاری ہو خسرو نے جو پلٹ کے دیکھا کہا بھائی برق ثانی نہ گھبراؤ ہمین شکار کو تو
نکلنے دو برق ثانی نے کہا کہ ہم جانتے ہین آپ بڑے بہادر و صف شکن ہین نام صاحبقران قلعہ
گیر ریز مین مشہور ہوگا ملکہ چپ ہو رہین بیٹے کی بلائین لین کہا ای فرزند دیکھو کسی سے فساد نہ کرنا بخیر و خوبی
پلٹ کے آنا پھر ہم تمکو پاس ملکہ فریشیہ کے روانہ کرینگے اُنکے ساتھ جنگ کرنا برق ثانی نے منھ چھپا کر

کہا اُنکے ساتھ رہیں اُنکے ملازم کہلائیں نام اُنکا ہو اور شاہزادہ ہمارا لڑکے یہ ہم نہ قبول کرینگے ملکہ
وردانہ جھلا کر رنگین کنیزوں سے کہتی ہیں کہ اس مستغنی کو شاہزادے سے کیونکر جدا کروں دیکھیے یہ شاہزادے
کے ساتھ کیا کرتا ہی اسی کی ذات کا فتور معلوم ہوتا ہی آٹھ پہر سمجھاتا ہی جب کہتا ہی اُلٹی ہی کہتا ہی دیکھو تو اس
وقت نگوڑے نے کیا جلکر جواب دیا کنیزیں برق ثانی کو کوسنے لگیں خسرو ہتھیار باندھے پھر رہے
ہیں کہ ملک یاقوت شاہ آئے دوڑ کر خسرو نانا سے لپٹ گئے کہا کیوں نانا جان سب سامان
تیار ہی کہا ای نور نظر چلو ماں کو سلام کر کے خسرو چلے برق ثانی بھی ساتھ ہو لیا برق ثانی راہ میں کہتا
ہوا چلا کہ آپ اپنی ماں کی باتیں سنتے ہیں آپ ہرگز ملکہ قریشیہ سلطان کے پاس نہ جائیے گا اُنکے نوکر کہلائیگا
خدا آپکا عظم و شان بڑھائے دشمنوں سے مقابلہ پڑے تو دیکھیے کیا کیا عیاریاں کرتا ہوں باہر جو آئے
دیکھا بارہ سی لڑکے جمے ہوئے کھڑے ہیں مرکب خسرو کا تیار سائیس باگ لیے کھڑا ہی گھوڑا بل کر رہا ہی خسرو سوار
ہوئے برق ثانی نے رکاب پر ہاتھ رکھا بارہ سی لڑکے پشت پر آئے چند مشیر ملک یاقوت شاہ نے ساتھ
کر دئے اور کہدیا کہ ای فرزند انکی رائے پر کاربند رہنا جس وقت یہ کہیں فوراً واپس آنا تامل نہ کرنا خسرو نے
کہا بہتر برق ثانی نے اشارہ کر دیا کہ خاموش رہیے جنگل میں چلکر سمجھا جائیگا نانا کو جھک کر سلام کیا اب
گھوڑے کی باگ لی گھوڑے کو اُڑاتے ہوئے چلے بارہ سی لڑکے پشت پر ہتھیار سجے ہوئے طرف
صحرا کے روانہ ہوئے ملک یاقوت شاہ پلٹ کر گھر میں آئے ملکہ وردانہ نے کہا کہ ای والد نامدار
اس بھورے کو ساتھ سے شاہزادے کے جدا کیجیے ملکہ قریشیہ سلطان کے پاس جانے کو شاہزادے
کو منع کرتا ہی کہتا ہی کہ آپ فرزند صاحبقران ہیں وہ دختر امیر کشور گیر آپ کو اُنکے ساتھ سے کیا کام
وہ خود آپ کے ساتھ رہیں آپ کو اپنا افسر جانیں ملک یاقوت شاہ نے کہا کہ ای نور نظر تمھیں اس بھورے
کو لائیں اب تو اسکا جدا ہونا مشکل ہی برق کا بیٹا وہ بھی برق ہی وہ شاہزادے سے دوستی پیدا
کی ہی کہ بارہ سی لڑکوں پر حکومت کرتا ہی دیکھیے کیا ہو یہاں تو یہ ذکر ہیں خسرو گھوڑا اُڑائے ہوئے
قلعہ گوہر ریز سے نکلے داہنے پر دیکھا کہ ایک قصر نہایت عمدہ بنا ہی اور ایک قفل اُسکے دروازے پر لگا
ہی چند دیوزاد ایک طرف بیٹھے ہیں برق ثانی نے کہا کہ ای شہریار دریافت تو کیجیے یہ قصر کیسا ہی میں
بڑھکے دریافت کرتا ہوں یہ کہہ کے برق ثانی قریب اُن دیوزادوں کے گیا پوچھا کہ اس قصر میں
کیا ہی تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو اُن دیوزادوں نے کہا کہ یہ قصر سلیمانی ہی کسی کو اسمیں جانے کا حکم نہیں

وہ شخص اس قصر مین جائے کہ جو اپنے زمانے کا صاحبقران ہو یہ تحفہ سلیمانی و سپر وغیرہ حضرت
کی امانتین رکھی ہزار وہ مرکب حضرت کا اشہب سلیمانی اس باغ مین ٹہل رہا ہی جو کوئی اسکو رام کرے تو
اسپر سوار ہو اگر اسپر سوار نہ ہو سکے تو ہم اسکو پکڑ کر پاس دیو مرغ سر کے لیجاتے ہین وہ کھا جاتا ہی اگر
دیوزاد ہو تو اسکو ذبح کرکے سینے کا گوشت آپ کھاتا ہی اور باقی فوج کو تقسیم کردیتا ہی لہذا اس مکان مین
نجاؤ برق ثانی یہ حال سنکر ہنستا ہوا سامنے شاہزادے کے آیا کہا ای شہریار بہلا مژدہ تو یہ ملا کہ ہتھیار
حضور کے باندھنے کو ملتے ہین مرکب اشہب سلیمانی آپکے واسطے موجود ہی صاحبقران تو آپ اپنے
زمانے کے ہین یہ سب چیزین آپکو دستیاب ہونگی مشیران سلطنت نے جو یہ سنا دوڑکر پاس شاہزادے کے
آئے کہا ای شہریار یہ مکان کئی سو برس سے اسیطرح ہی بہت لوگ یہان آکر مارے گئے یہان جانیکا ارادہ
نہ کیجیے گا برق ثانی نے کہا ای شہریار انکا کہنا نہ مانیے آپ ضرور تشریف لیجائیے اس مرکب سے اترئے
باغ مین جائیے قفل مین کاٹ دون خسرو نے کہا مین قفل توڑ لونگا یہ کہکے خسرو گھوڑے سے اترے
در باغ پر آئے قفل ڈال کے جھٹکا مارا وہ دیوزاد غل مچانے لگے ای جوان یہ کیا کرتا ہی خبردار باغ مین نجانا
ہم جاکر دیو مرغ سر سے اطلاع کرتے ہین برق ثانی نے کہا آپ انکی بات کو نہ سنئیے اندر جائیے خسرو
نے دروازہ کھولا باغ کو دیکھا نہایت سرسبز و شاداب غنچے چٹک رہے ہین عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی
باغ کی رعنائی و زیبائی نخل سرسبز و شاداب زلف سنبل پیچان کو پیچ و تاب نرگس شہلا کی آنکھین گردش مین [illegible]
گلشن کی روش مین قمریان بر سر سرو کوکو کررہی ہین دم محبت باغبان قضا و قدر کے بھر رہی ہین پریزادین
حسین و جمیل نوجوان سینے ابھارے ہوے باغ کو دیکھتی پھرتی ہین خسرو نے جو باغ مین داخلہ کیا
پریزادین حیران جمال و محو دیدار ہوکین نظارہ جمال کررہی ہین ایک نے پکارا ای جوان خبردار آگے نہ
بڑھنا بارہ دری مین سلاح سلیمانی و ساز و یراق وغیرہ رکھا ہی خسرو نے جواب نہ دیا طرف بارہ دری
کے چلے کہ ایک طرف سے کڑاکے کی سم مرکب کی آواز آئی خسرو نے سر اٹھا کے دیکھا ایک مرکب نہایت
شائستہ معقول کوہ سرین کوہ کفل دہن غنچہ گل باغ خوبی اسطرح کا تیار ہی کہ اگر کسی نیچے تو گر پڑے
شاہزادے کو دیکھکر دونون سم اٹھائے چاہا ماردن خسرو دامن گردان کر آگے بڑھے دونون پانون
کے پکڑے کاکل پکڑ کے کلّے پر ایک گھونسا مارا مرکب نے چاہا چھڑا کر بھاگے کون شیر کے قبضے مین آگیا کب
چھٹتا ہی جست کرکے پشت مرکب پر آئے مرکب نے دوڑنا شروع کیا شاہزادہ جب پڑی جاتا ہی سلیمان

اکڑ تک جاتی ہین مرکب طرارے بھر رہا ہے رکتا نہین کبھی داہنے پر جا پڑا چاہتا ہے شاہزادے کو گرا دون خسرو نے
اسقدر گھونسے مارے کہ سر مرکب کا سوج گیا برق ثانی نے جو دیکھا کہ شاہزادے کو اندر گئے ہوئے عرصہ ہوا
کمند مار کے اندر آیا دیکھا لباس شاہزادے کا پارہ پارہ کڑیان زرہ کی اُلجھی ہوئین ہاکل مرکب بجائے لجام ہاتھ
مین گھوڑے پر سوار گھوڑا دوڑتا پھرتا ہے برق ثانی نے جو شاہزادے کو ناچار دیکھا قریب آیا بازون پر سے
کمند کھولی پکار کر آواز دی یہ کمند حاضر ہے آئین گھوڑے کو باندھئے شاہزادے نے کمند برق ثانی سے لیکر
گھوڑے کے گلے مین ڈالی دوسرا سرا برق ثانی کے پاس پھینکا برق ثانی نے وہ سرا لیا اُسے لیکر ایک درخت مین
باندھا مرکب چاہتا ہے نکل تک تکھیر ڈالون تھک بھی چکا ہے پسینے پسینے خوف سے شاہزادے کے کانپ
رہا ہے اوٹا مین مارتا ہے چاہتا ہے تڑپ کے نکل جاؤن لیکن کمند ریشمی نہین ٹوٹتی شاہزادہ ٹہلتا ہوا سامنے مرکب
کے آیا صورت جو مرکب نے شاہزادے کی دیکھی کانپنے لگا پیشاب کر دیا شاہزادے نے چند مٹھے گھانس
کے توڑ کر سامنے مرکب کے کئے مرکب نے گھانس پر منہ ڈالا گھانس کھا کر شاہزادے کا منہ دیکھنے لگا پریزادین
قریب آئین جھک جھک کے سلام کرنے لگین برق ثانی نے کہا اب بارہ دری مین چلئے سلاح
دیکھئے خسرو بارہ دری مین آئے دیکھا ایک میز پر تیغہ سلیمانی رکھا ہے وسپر فولادی عراخ دامن ایک
جانب گرز ایک جانب موزے رکھے مگر اشیاے معقول خود آہنی چمکتا ہوا زرہ نہایت عمدہ خسرو
دیکھکر خوش ہو گئے جملہ اسباب کو ملاحظہ کر رہے ہین کہ برق ثانی نے کہا بسم اللہ زرہ پہنئے ہتھیار لگائیے
آپ کیا حیران دیکھ رہے ہین یہ سب چیزین آپ کی تقدیر کی تھین یہ سنکر خسرو نے خود سر پر رکھا
سر پر ٹھیک آیا زرہ پہنی جو شئی زیب جسم کی صاف ثابت تھا کہ انھین کے جسم کے واسطے قطع ہوئی تھی جملہ
اشیاے نادرہ جسم پر آراستہ کئے اُسکو پہن کر باہر نکلے سامنے مرکب کے جو آئے مرکب شاہزادے
کو دیکھکر شیہے بھرنے لگا جب شاہزادہ قریب آیا مرکب نے سینے پر منہ رکھدیا سینے کی بو اسقدر خوش آئی
کہ مرکب رام ہو گیا برق ثانی زین ولجام اُٹھا کر لایا مرکب کو کسا کہا بسم اللہ سوار ہو جئے اب جو شاہزادہ
پشت مرکب پر سوار ہوا دیکھا گھوڑا ہوا سے باتین کرتا ہے چاہتا ہے اُڑ کر فلک پر پہونچون سبزہ فلک کو
پامال کرون شاہزادہ باہر باغ کے آیا کہ صحرا سے گرد اُڑی دیو مرغ سر بارہ سی دیوزادون سے آکر
پہونچا مرکب جو زیر ران دیکھا جھلا گیا وہین سے آواز دی او آدم زاد تو ہماری خوراک ہے ہمارے مقام پر
آیا اشیاے سلیمانی حاصل کر لئے کچھ جان کا خوف نہ آیا تو ڈر مت ورکر تجکو کھا جاؤنگا یہ کہکے آگے بڑھا شاہزادہ

گھوڑے سے کودا مرغ سر نے چوبدست لگائی خسرو نے خالی دی زمین پر چوبدست پڑی کہ زمین سے
پانی نکل آیا مرغ سر نے ایک آواز دی ہاے غضب ہوا القمہ آدم زاد کا کرکرا ہو گیا شاہزادے
نے نعرہ کیا منم شاہزادہ خسرو شیر دل نعرۂ خسرو فرزند امیر نو تصنیف مصنف منم خسرو شیر دل
خوش نسب + منم نور عین امیر عرب + مسخر کن ملک دیوان قاف + بلرزند از خوف ایوان قاف + نعرہ جو
کیا زمین تھرائی مرغ سر نے جو پلٹ کے شاہزادے کو زندہ پایا بہت جھلایا چوبدست پھینک کر چنگل مارا
مشیران سلطنت جو شاہزادے کے ساتھ آئے ہیں کھڑے ہوے کانپ رہے ہیں آپس میں کہتے ہیں یارو غضب
ہوا دیو مرغ سر کہ جو سرکشان قاف سے ہے بڑے بڑے دیوزاد اُس سے بھاگتے ہیں کبھی کوئی اُس پر
غالب نہیں ہوا ایمان مرغ سر نے جو شاہزادے پر چنگل مارا خسرو نے کلائی پہ ہاتھ ڈالا ایک جھٹکا
مارا کہ دیو جھکا یا تو مثل الف کے سیدھا تھا یا دلیل شکست یہ تھی کہ مثل دال کے خم ہوا برق ثانی نے آواز
دی گھونسا چلے اب تو خسرو نے ایک گھونسا مارا دیو کو یہ معلوم ہوا سر اڑ گیا گویا گرز سر پر پڑا ایک چیخ ماری
او آدم زاد اگر تجھ کو کہدوں تو تو ڈوب جائے مجھے چھوڑ دے میں نے تجھے معاف کیا اشیا جو پائے ہیں تجھ سے بیجا
خسرو نے کہا او بیحیا اب میں کب چھوڑتا ہوں برق ثانی پکار رہا ہے حضور پہلا شکار ہے چھوڑیگا نہیں شاہزادہ
لپٹا ہوا مرغ سر سے لڑ رہا ہے اسقدر گھونسے مارے کہ دیو کی پسلیاں سوج گئیں چاہتا ہے کہ چھوڑ کر بھاگ
جاؤں جان بچاؤں لیکن پنجہ شیر سے کب چھوٹتا ہے پھر کامل کشتی ہوئی خسرو کا لباس ٹکڑے ٹکڑے
ذرہ پارہ پارہ جسم سے قطرے خون کے ٹپک رہے ہیں لیکن جنگ میں مصروف ہیں جسم کے غربال ہونے
کی کوئی پروا نہیں برق ثانی نے بڑھکر آواز دی ای شہریار کوہے پر اسکو لادئے اکھیڑ کر مار دیجئے عرصہ ہو چکا
سنا ہے میں نے فرزندان صاحبقران دیو کو بہت جلد مارتے ہیں عرصہ انسان سے ہوتا ہے دیوزاد
پیچ نہیں جانتے یہ سنا تھا کہ خسرو نے جھپٹ کر دیو مرغ سر کو کوہے پر لادا اکھیڑ کر مارا دھم سے نیچے
کا لٹھا کر جست کر کے چھاتی پر سوار ہوے فرمایا شناخت میں پروردگار کی کیا کہتا ہے مرغ سر نے کلمہ سخت
کہا خسرو سینے پر سے اُٹھے ایک پانوں دونوں پانوں سے دبایا دوسرا پانوں دونوں ہاتھوں میں
تھام کر یکبار اشل کر پاس کھینچ کر پھینک دیا بارہ سی دیو جو سامنے کھڑے تھے حربے لیکر شاہزادے پہ
آپڑے شاہزادہ تلوار کھینچ کر چلا تھا کہ برق ثانی نے بڑھکر حقہ آتشبازی داغا روغن نفط پھینکا کئی دیو جلکر
گرے وہ تا تا جو حقہ آتشبازی کا ہوا دیو الامان کہتے ہوے بھاگے کہتے تھے کہ یہ کیا بلا نازل ہوئی اگر

ٹھہرتے سب مارے جاتے دیو تو بھاگ کر متفرق ہوئے خسرو نے برق ثانی کو گلے سے لگایا کہا ای
برادر کیا کہنا برق ثانی نے کہا ای شہریار دیکھئے شکار کو آئے تھے کیا شرف حاصل ہوا ایسی اشیائے نادرہ
ملین گھر مین بیٹھے رہنے سے یہ اشیا لطیف شکار مین ہیں مزے ہین آج پردۂ قاف مین مشہور ہوگا کہ فرزند صاحبقران
نے خروج کیا بچا بچا دیوزاد گھبرا گئے ہونگے ملکہ قرلشیہ سلطان کو خبر ملیگی وہ بھی آپکی ملاقات کی طالب ہونگی اب
طرف صحرا کے چلئے خسرو نے چپکے سے کہا ای برق ثانی دیو سے جو لڑا بال اُسکے جسم مین چبھے ہین
درد ہی آج مناسب ہو تو اسی مقام پر مقام کرو کل برای شکار چلین گے کچھ تو اطمینان ہو جائے برق ثانی
نے کہا بہتر ای باغ کے دروازے پر لشکر اتارا خیمے استادہ ہوئے برق ثانی نے لڑکونکو خیمے مین جگہ دی کہا بھائیو
نگھبراؤ اب دمبدم آرام ہی شاہزادہ جا بجا لشکر کشی کریگا مقابلے پڑینگے جب لشکر کشی ہوئی تو فوج کی خاطر ہوگی
افسر فوجون کو آراستہ کرینگے تم مین کچھ لوگ افسران فوج ہونگے فوج لڑکونکی سب پر غالب آئیگی سب تمکو
مانینگے فوج قدیم جانینگے لڑکے بھی تلوارین باندھے ٹہل رہے ہین برق ثانی نے باورچی بلوائے سامان
کھانا پکنے کا ہوا شاہزادے کی زخم دوزی کرائی پٹیان مرہم کی زخمون پر چڑھائین ملکہ دردانہ گوہر پوش نے
شام تک انتظار کیا جب شام ہوگئی تو باپ کو بلوایا کہا ذرا کسی کو بھیجئے خبر تو منگوایئے شاید رات کو اسی مقام
پر رہین گے ملک یاقوت نے آکر ہرکارے روانہ کئے ہرکارے گئے تھوڑی دیر مین خوشی خوشی واپس
آئے ملکہ نے در دولت پہ ہرکارون کو بلوایا ہرکارون نے عرض کی مبارک ہو آپکو شاہزادے نے
دلیر نغ سمر کو مارا بارہ دیوزادون کو شکست دی شاہزادے کسی قدر زخمی تھے باغ سلیمانی پر اُتر پڑے
ہین لشکر والے خوشی خوشی پھر رہے ہین شاہزادہ شب کو باغ سلیمانی پر رہیگا کل برای شکار جائیگا ملکہ رونے
لگین کہا جاکر شاہزادے سے کہو کہ ای فرزند یہان پلٹ آؤ پانچ کوس پر قلعے سے تم اُتر پڑے وہان تمہارے
ساتھ والونکو تکلیف ہوگی افسر کو ہرکارون کے روانہ کیا کہ جا کر شاہزادے کو پھیر لاؤ افسر ہرکارونکا پہر رات
گئے لشکر مین پہونچا دیکھا کٹورا کھنک رہا ہی گرم بازاری ہو رہی ہی میان برق ثانی کھانا تقسیم کرتے پھرتے
ہین شاہزادہ بارگاہ مین ہی افسر ہرکارونکا پاس برق ثانی کے آیا حکم ملکہ کا پہونچایا برق ثانی نے
بگڑ کر جواب دیا جا کر ملکۂ عالم سے عرض کرو کہ برق ثانی عرض کرتا ہی اب تو لشکر نکل آیا کھانا سب کھا چکے
سونے کا وقت ہی اب حضوری کل پرسون ہوگی حضور گھبرایئے نہین اب تو نکل آئے یہان سب سامان
ہوگیا افسر ہرکارون کا پلٹا ملکہ دردانہ سے سب حال بیان کیا کہ حضور برق ثانی کا وہان انتظام ہی

ہماری کون سنتا ہے برق ثانی کھانا تقسیم کر رہے تھے شاہزادے تک رسائی نہیں ہوئی میاں برق ثانی نے ہمکو الٹا پھیر دیا ملکہ رونے لگیں کہا یہ نگوڑا بھوریا نہیں معلوم میرے فرزند کو کہاں لیجائیگا دیکھیے اب کیونکر شاہزادہ آتا ہے وہ تو صاف صاف کہہ رہا ہے میں اپنے فرزند کو دیکھتے دیو مرغ سر سے کیونکر مقابلہ پڑا یہ کہکر ملک یاقوت شاہ کو بلوایا کہا بابا جان آپ جائیے سمجھا کر شاہزادے کو پھیر لیجیے دیکھیے اس مفتنی نے فساد برپا کرایا دیو مرغ سر مارا گیا سلاح سلیمانی شاہزادے نے حاصل کئے اسپ سلیمانی دستیاب ہوا یہ سنکر ملک یاقوت شاہ سوار ہوئے لشکر کو آکر دیکھا نہایت تکلف سے آراستہ مشیر جو ساتھ کر دیے تھے وہ الگ خیمے میں اُترے ہیں شاہزادے تک انکی رسائی نہیں میاں برق ثانی طلایہ مقرر کر رہے ہیں ملک یاقوت شاہ کو جو آتے دیکھا آکے سلام کیا کہا حضور نے کیوں تکلیف فرمائی ملک یاقوت شاہ نے کہا یہاں کیوں اُتر پڑے شہر میں کیوں نہ آئے برق ثانی نے کہا حضور یہ مقام فتح و ظفر ہے یہاں اُترنا ضرور تھا سارے پردۂ قاف میں آج مشہور ہو جائیگا کہ فرزند میر نے دیو مرغ سر کو مارا اسی باغ پر اُترے ہیں آپ اب جائیے شاہزادے نے آرام فرمایا ملک یاقوت شاہ نے ہر چند کہا کہ میں شاہزادے کو دیکھ تو لوں برق ثانی نے قبول نہ کیا یہی کہیے گا کہ صاحبقران خرد نے آرام فرمایا اب وقت ملاقات نہیں ہے تشریف لیجائیے میری جانب سے ملکہ سے عرض کیجیے گا کہ آپ ایک شب کے لئے گھبراتی ہیں جب مہینوں کی جدائی ہوگی تب کیا ہوگا ان کو جنگ وجدل سے کام ہے گھر میں آنا کیسا ملک یاقوت شاہ پلٹ گئے آکو بیٹی سے بیان کیا اے فرزند وہاں برق ثانی کا انتظام ہے کون کسی کی سنتا ہے دیکھنا شاہزادہ کا ہمکو ممکن نہ ہوا ملکہ نے کہا بابا جان آپ جاکر برق ثانی کو نکالدیجیے ایک پریزاد کو حکم دیجیے اسکو پردۂ دنیا پر پہونچا دے ایسے فسادی کا ساتھ رہنا مناسب نہیں نہیں معلوم کیا فساد برپا کریگا ملک یاقوت شاہ نے کہا بیٹا یہ مقدمہ شاہزادے کے خلاف گذریگا ملکہ نے ایک پریزاد سے کہا تو اس نگوڑے بھوریے کو اٹھالے پردہ دنیا پر چھوڑ کر چلی آ نرگس پری کنیزوں میں تھی اُس نے کہا میں جاؤں نگوڑے کو جاکر دنیا میں پہونچا دوں وہاں کسی صحرا میں چھوڑ کر چلی آؤں گی ملکہ نے کہا جاؤ یہ شکار گاہ میں جاکر فساد برپا کریگا نرگس پری تڑپ کے گری برق ثانی کو اٹھالیا لیکر چلی ایک پہاڑ پر جاکر ٹھہری برق ثانی کو ڈال دیا آپ اپنے کو درست کرنے لگی خیال ہے کہ رات بھر اُڑنا ہوگا دیکھیے کس وقت پردۂ دنیا پر پہونچوں ہوا ٹھنڈی

جو چلی برق ثانی کی آنکھ کھل گئی تڑپ کے اُٹھا کہا ارے تو کون ہی مجھکو کہان لیے جاتی ہی پریزاد نے کہا تمھاری گستاخی ملکہ دردانہ کو ناگوار ہوئی تمکو حکم ہی کہ پردہ دنیا پر پہونچا دو اب تم شاہزادے کے پاس نہ جانے پاؤگے یہ سُن کر برق ثانی خوب ہنسے کہا بی نرگس پری مین آپ چاہتا ہون کہ شاہزادے سے جدا ہو جاؤن تم ملکہ کی مصاحب ہو مجھے دنیا پر لے چلو کچھ گانا سناؤن مین رفیق بے مثل ہون یہ کہکے چند شعر سامنے نرگس کے گائے گاکر تو بڑا کھولا اُسمین سے مٹھائی نکالی کہا بی نرگس پری دو ڈلیان کھالو راہ مین تکلیف ہوگی نرگس پری کیا جانے کہ یہ نوبرس کا لڑکا کیا آفت برپا کریگا چند ڈلیان کھائین گھبرا کر کہا میان برق ثانی میرا دل گھبراتا ہی کہا ذرا ٹہلو جیسے ہی نرگس پری اُٹھی لڑکھڑا کے گری بیہوش ہوئی برق ثانی نے خنجر کمر سے نکالا خیال مین آیا ملکہ آزردہ ہونگی اسکو یہین ڈالدو یہ سوچ کر نرگس کو کنارے ڈالدیا ایک نوشتہ لکھ کر گلے مین باندھا کہ بی نرگس پری اب مجھکو تکلیف نہ پہونچانا تمھاری جان بخشی کی ورنہ مار ڈالتا یہان کون دیکھنے والا تھا پہاڑ سے اُترا لشکر مین آکر طلایہ پھرنے لگا تھوڑے عرصے مین نرگس پری کو ہوش آیا وہ نوشتہ دیکھکر بھاگی خدمت مین ملکہ دردانہ کے آئی کہا حضور لڑکے نے مجھے مار ڈالا ہوتا بڑا مکار حیلہ باز ہی اسطور سے مجھسے باتین کین کہ مین نے اُسکی دی ہوئی مٹھائی کھائی بیہوش کر کے پہاڑ پر ڈالدیا حقیقت مین اُس نے جان بخشی کی قتل کر ڈالتا تو کون دیکھنے والا تھا ایسے رفیق طرار کا رہنے دینا شاہزادے کے ہمراہ بہت مناسب ہی ملکہ خاموش ہو رہین یہان برق ثانی نے رات بھر طلایہ دیا دو گھڑی رات رہے شاہزادے کو ہوشیار کیا کہا اُٹھئے سوار ہو جیے سفر مین زیادہ آرام نہ فرمائیے اُٹھنے وقت شکار آگیا شاہزادہ اُٹھا رفع حاجت کر کے نماز پڑھی سلاح سلیمانی ذات پر آراستہ کیے باہر آئے دیکھا سب لڑکے بھی تیار ہین برق ثانی گھوڑا لیے کھڑے ہین چند شیر دو زیر جو ملکہ نے ساتھ کر دیے تھے وہ کنارے کھڑے ہین جب کچھ کہتے ہین برق ثانی اُنکو گھرک دیتا ہی کہتا ہی آپ لوگون کو کیا دخل ہی آپ ساتھ رہین اور باتون سے آپکو کیا مطلب ہی شاہزادہ سوار ہوا سب کو ساتھ لیکر اندھیرے مین طرف صحرا کے چلے جنگل مین آکے برق ثانی نے پہلے قراولون کو اشارہ کیا باز بہری چھوٹنے لگے شاہزادہ شکار کھیلتا پھرتا ہی پہر دن چڑھے تک شکار طائران پرند کھیلا فرمایا ای برق ثانی کوئی آہو دستیاب نہوا برق ثانی نے عرض کی ہرکارے گئے ہین خبر لایا چاہتے ہین دیکھا چند گنوار سامنے دوڑے ہوئے آئے عرض کی سامنے دھانو کا کھیت ہی دہان دس بارہ ہرن چر رہے ہین شاہزادے نے ساتھ والون کو اشارہ کیا گھوڑے

بڑھائے شاہزادے نے دیکھا بیچ مین آہوون کے ایک نر چر رہا ہی شاہزادے نے حکم کیا اور آہوونکا اختیار
ہی بیچ مین جو آہو ہی اُس کا ہم شکار کرینگے یہ کہکے گھوڑے بڑھائے آہوے کلان جست کرکے سامنے سے
شاہزادے کے بھاگا زمانہ کمسنی کا شاہزادے کو نہایت ناگوار ہوا گھوڑے کو پلٹایا طرف آہو کے
چلے آگے ہو جاتا ہی پیچھے شاہزادہ گھوڑے کو ڈالے ہوے چلا جاتا ہی ہر مقام پر چاہتا ہی کہ یہ
ٹھہرے تو مین تیر مارون لیکن آہو بھاگتے بھاگتے پہر بھر کامل بھاگا ہوا گیا ایک مقام پر چوکڑی
بھولا شاہزادے نے تیر مارا آہو بنھیا کے گرا شاہزادہ جھپٹ کے کودا ایک طرف سے
برق ثانی جھپٹا آہو کو ذبح کیا کہا ای شہریار آئیے اب اسی پر اسکے کباب لگائے برق آہو کو صاف
کرنے لگا شاہزادہ ٹہل رہا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی دوسرا آہو تیر خوردہ آتا ہی جیسے ہی سامنے شاہزادے
کے پہونچا شاہزادے نے تیر مارا یہ آہو بھی گرا برق ثانی اِسکو بھی ذبح کرکے کھینچ لایا کہ دوسری
گرد اُڑی دیکھا ایک جوان گینڈے پر سوار تیر و کمان ہاتھ مین اپنے شکار کو چارجانب دیکھتا آتا ہی اپنے
آہو پر جو نگاہ پڑی دیکھا ایک عیار اُسکو درست کر رہا ہی میرا تیر ہاتھ مین ایک نوجوان کے ہی خون پونچھ
رہے ہین چاہتے ہین خون پونچھ کے نام پڑھون اُس جوان نے للکارا او اجل گرفتہ یہ تو نے کیا کیا
میرے شکار کو شکار کیا شاہزادے نے پلٹ کر دیکھا ایک نوجوان خوش رو للکار رہا ہی شاہزادے
نے کہا او بدزبان صحرا مین کیا کسی کا اجارہ ہی ہمارے سامنے آیا ہمنے شکار کیا یہ سنکر اُسنے کہا ہمارا
اِس صحرا مین دخل ہی کسکی مجال ہی کہ اِس صحرا مین شکار کھیلے بدلہ اُسکا یہ ہی کہ اس آہو کو سر پر اُٹھا دو ہمارے
مقام پر پہونچا دو شاہزادہ غصے مین کانپنے لگا برق ثانی نے کہا او دیوانے کیا بیہودہ بکتا ہی شہریار
اسکو سزا دیجیے بیہودہ بک رہا ہی شاہزادے نے کہا او بیہودہ ہمین اختیار ہی ہمین کیا تو نے مزدور
سمجھا ہی کہ ہم آہو کو سر پر لادین جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کر یہ سنتے ہی اُسنے ہاتھ مارا شاہزادے نے سپر پر
روکا روک کر ہاتھ مارا برق شمشیر تڑپ کر گری سپر کو کاٹا وہان سے گری خود وغیرہ کاٹ کر مع مرکب کے
چار ٹکڑے ہوے اس عرصے مین دیکھا صحرا سے دوسری گرد اُڑی چند سوار و پیدل اپنے آقا کو ڈھونڈھتے
ہوے آتے ہین دور سے اپنے شاہزادے کا لاشہ زمین پر دیکھا تڑپ رہا ہی حیران ہو گئے کہ ہمارے
آقا کو کسنے مارا کہ ادھر سے مشیران سلطنت شاہزادے کے آکر پہونچے انھون نے جو لاشہ اس تاجدار
کا دیکھا گھبرا گئے آپس مین کہتے تھے غضب ہوا مہران تاجدار مارا گیا یہ بیٹا ہی شنشکل کوہ کن کا کہ اسنے

دیوزادون کو مارا ایک نے کہا اور ایک ستم ہی زوجہ اسکی آفتاب نگر دختر ملک طلسم آفتاب نگار ہی
اور زیادہ اسکو گھمنڈ ہی اُس طرف سوارونکا تانتا لگ گیا کمیدان رسالہ دار جو آئے اُنھون نے جو یہ
معرکہ دیکھا روتے ہوئے گھوڑونسے کود کے لاش سے لپٹے بین کرتے تھے کہ چراغ شہر شنکل گل
کر دیا یہ کون شخص ہی برق ثانی نے پکار کر آواز دی کہدینا فرزند صاحبقران خسرو شیر دل کہ بطن سے
ملکہ دردانہ گوہر پوش کے پیدا ہوا ملک یاقوت شاہ کا نواسا ہی وہ لوگ لاشہ اُٹھا کر روتے ہوئے
طرف شنکل کے چلے یہان مشیرون نے خسرو کو گھیرا کہا اب شکارگاہ سے پلٹیے شاہزادہ نہ مانتا تھا
منت خوشامد کر کے پھیرا جب شاہزادہ پلٹا مشیر پہلے پلٹے آکر یاقوت شاہ سے بیان کیا کہ آپکے فرزند
نے مہران تاجدار کو مار ڈالا اسابق سے کدو کاوش چلی آتی ہی ملکہ دردانہ رونے لگین کہا بڑا غضب ہوا
اب وہ کیا ستم نہ برپا کریگا آخر مشیرون نے صلاح دی کہ اب ایک صورت ہی شاہزادہ جو آئے انکو تو
ٹالدیجیے یہان سے نکالیے ہمپر آپ پر جو گذریگی وہ جھیلین گے یہ صلاح کر کے بیٹھے کہ دیکھا شاہزادہ ہی
شوکت وشان سے اشیاے شکار سے اربے بھرے ہوے آکر پہونچا شکار سب کو تقسیم ہونے لگا جب محل
مین آئے مان نے رقت کو ضبط کیا صورت دیکھکر خیال آتا تھا اب یہ صورت خاک مین ملجائیگی شنکل نہایت
بد مزاج صاحب زور و طاقت صاحب فوج ولشکر سردار کیسے کیسے اُسکے ساتھ ہین ان خیالات کو
دل سے دفع کر کے اُٹھین گلے سے لگایا جانور شکاری ہاتھ سے لیے کہا ای نور نظر تمنے یہان کے صحرا
مین کیا شکار کھیلا جب شکارگاہ سلیمانی مین جاؤ گے تو شکار کا مزا پاؤ گے خسرو نے کہا ہمین رخصت
دیجیے ہم وہین جا کر شکار کھیلین آپ کا حکم بجالائین اندر باہر خبر ہوئی برق ثانی کو خبر پہونچی کہ شاہزادہ
شکارگاہ سلیمانی مین براے شکار جائیگا سب لڑکون کو خبر پہونچائی لڑکے بھی خوش ہین کہ ہمراہ آقا
کے شکارگاہ مین بڑے لطف ہونگے ہم بھی شکار کھیلین گے طائران صحرا کو شکار کرینگے رات کو شاہزادے
نے آرام کیا مان کی بیقراری شمع ہاتھ مین سرھانے بیٹھی جمال دیکھ کے روتی ہین کہ یہ ہمسے جدا ہونے والے
ہین اب ان کو کاہیکو زندہ دیکھین گے اب ہمسے جدا ہوتے ہین نہین معلوم وہ جابر ہمارا کیا حال کریگا
قلعے کی کیا کیفیت ہو رات بھر اسی خیال مین نہ ہین جھپکی گلشن جمال کی کر کے سحر کی شاہزادہ سو کر اُٹھا
مان کو جو قریب پایا مان کو اُٹھتے ہی سلام کیا برق ثانی نے آکر سلام کیا شاہزادے نے پوچھا ہمارے
ساتھ والے تیار ہین عرض کی یہی عرض کرنے آیا تھا کہ ملازمان شاہی در دولت پر سب حاضر ہین

شاہزادہ خوشی خوشی اُٹھا حوائج ضروری سے فراغت حاصل کر کے نماز پڑھی ماں نے صندوق سلاح
سنجوک لا کے سامنے رکھا شاہزادے نے خود سر پر پہنا ماں کے سر مین درد ہونے لگا جب زرہ پہنی
کمر بند باندھا ماں نے کمر تھامی قلب کانپ رہا ہے فرزند نے ہتھیار لگائے کلیجہ پر چھری پھر گئی آنکھو نسے آنسو
پونچھتی جاتی ہین فرزند کو لباس پہنایا چاہتی ہین جلدی رخصت ہون ایسا نہو وہانسے فوج آ جائے لباس
پہنکر ماں کو سلام کیا ماں نے سراپا کی بلائین لین آنائین ددائین دائیان گوشون مین دعائین مانگ رہی
ہین پروردگار جسطرح یہ شیر پشت دکھا کے جاتا ہے اُسی طرح آ کے چہرہ دکھائے ہم سب اِسکو دیکھکر شاد
ہون پروردگار یہ گھر اس شیر سے آباد ہو شاہزادہ لباس پہنکر ہتھیار لگائے ہوئے جو باہر چلا ماں پیچھے
پیچھے روتی ہوئی آتی ہے خسرو نے کئی مرتبہ پلٹ کر کہا اے مادر مہربان جو آپ زیادہ بیقرار ہون تو ہم ابھی شکار
کو نجائین یہ کہکر گلے مین ہاتھ ڈالدئے ماں نے کہا نہین بیٹا جاؤ جب یہانسے آدمی پہونچے تب پلٹ
کے آنا بے ہماری اطلاع کے نہ آنا ملک یاقوت شاہ بھی روتا ہوا چلا شاہزادہ باہر آیا پشت مرکب
پر سوار ہوا بارہ سو لڑکے چھوٹے چھوٹے نیچے ہاتھ مین لئے ہوئے خود چھوٹے چھوٹے سرون پر گھوڑون پر
سوار عقب مین شاہزادے کے برق ثانی رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے اشیائے عیاری سے آراستہ شاہزادے کو
سمجھاتا ہوا ساتھ ساتھ آتا ہے اسطرح شہر سے نکل گئے طرف شکارگاہ سلیمانی کے چلے لیکن برق ثانی سے
فرماتے ہین مادر مہربان بہت بیقرار تھین نانا جان بھی بہت روتے تھے اسکا کیا باعث تھا برق ثانی کہتا ہے
اے شہریار آپکی محبت سب کے دل مین ہے اسیوجہ سے بیقرار تھے اب شکارگاہ سلیمانی مین خوب شکار ہوگا یہ تو
طرف شکارگاہ سلیمانی کے جاتے ہین کہ ذکر انکا تحریر ہوگا ملک یاقوت شاہ نے پھاٹک قلعے کا کھلوادیا
ہتھیار سب کے کھلوا ڈالے انتظار مین بیٹھے ہین یہان شنکل فیلزور تخت پر بیٹھا ہوا وزرا سے کہتا ہے آج
کئی دن ہوئے فرزند میرا برائے شکار گیا پلٹ کے نہین آیا کیا باعث ہوا وزرا کہتے ہین بعد عرصے کے برائے
شکار گئے ہین آج ضرور آئینگے حضور نہ گھبرائین یہ ذکر تھا کہ دربارگاہ سے رونے کی آواز آئی کہ دیکھا رفیقان
مہران تاجدار ایک چارپائی پر لاشہ مہران تاجدار کا لیے ہوئے روتے پیٹتے سامنے شنکال
کے آئے کہا اے شہریار ہاتھ سے خسرو شیردل کے آپ کا فرزند مارا گیا کسی وجہ مین صاحبقران قلعہ
گوہر ریز پر آئے دردانہ گوہر پوش کے ساتھ شادی کی اُسکے بطن سے لڑکا پیدا ہوا اسی جنگل مین
مقابلہ پڑا اُسنے بیک ضرب شمشیر شاہزادے کے دو پرکالے کیے یہ سُنکر شنکل نے اپنے کو تخت سے

گرا دیا کہا یار و چراغ شہر مہرانیہ و چراغ طلسم آفتاب نگار گل ہو گیا تمام عمر مین ایک فرزند نصیب ہوا اُسکا یہ حال ہو گیا مشیرون وزیرون نے سنبھالا ارتھی بنائی بڑی دھوم سے لاش اُٹھائی صحرا مین لیجا کر لاش کو جلایا کئی دن شندکل اس غم مین محل سے نہ نکلا کئی دن کے بعد وزیرون نے لاکر تخت پر بٹھایا ذکر جو فرزند کا نکلا جھلا کر کہا کیا غضب کی بات ہے کہ مین زندہ رہون اگر بہرام فلک قصد کرے تو اُسکو بھی مٹا دون قاتل میرے فرزند کا زندہ ہے تم مین کوئی ایسا ہے کہ خسرو کا سر لائے یاقوت شاہ کو قتل کرے دردانہ کو گرفتار کر کے مابدولت کے سامنے لائے یہ سنتے ہی افراش کرگدن سوار کہ اِسنے فن سپاہ گری بھی مہران تاجدار کو سکھائے تھے روتا ہوا اپنے دنگل سے اُٹھا کہا یہ خدمت غلام کے سپرد ہو غلام کو بڑا قلق ہے اس خدمت کو مین بجا لاؤنگا بغیر شاہزادے کے دربار مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا قلعہ کھدوا ڈالونگا مین جا کر سب انتظام کرونگا شندکل نے حکم دیا اسی ہزار فوج ساتھ لیکر طرف قلعہ گھر ریز کے چلا ہرکارون نے یہ خبر ملک یاقوت شاہ کو پہونچائی یاقوت نے سب کو سمجھا دیا کہ یارو جب افراش اندر قلعے کے آئے کہنا حمزہ نے آکر زبردستی شادی کی وہ لڑکا خدمت مین ملکہ قریشیہ کے چلا گیا بہن کے پاس جا کر رہے گا اگر وہ اُنپر لشکر کشی کریگا تو مزا پائیگا مین عجز کرلونگا تم لوگ دخل نہ دینا جسطرح آتا ہے اُسی طرح آیند و تخت پر یاقوت بیٹھے کانپ رہے ہین نہایت تردد ہے افراش کرگدن سوار سامنے قلعے کے پہونچا دیکھا تو پہرہ وغیرہ ندارد پھاٹک کھلا ہوا ہے ساتھ والون نے تلوارین کھینچ لین گینڈا بڑھا کر داخل قلعہ ہوا شہر کو دیکھتا ہوا کہین سامان جنگ نہ پایا آخر گینڈے سے اُترا افسرون کو ساتھ لئے ہوے اندر بارگاہ کے آیا دیکھا یاقوت شاہ تخت پر بیٹھا ہے گردن ڈالے یاقوت شاہ تخت سے اُٹھا جُھک کر سلام کیا کہا ای پہلوان دوران آئیے کیونکر آنے کا اتفاق ہوا افراش نے کہا او مکار اسواسطے بیٹی سلمان کو دی چراغ شہر مہرانیہ گل کر دیا اب کیونکر مہلت پائیگا یہ سُنکے ملک یاقوت نے ہاتھ باندھکر کہا ای پہلوان دوران مین اس مقدمہ سے آگاہ نہین وہ لڑکا حمزہ کا تھا اپنی بہن کے پاس چلا گیا نہایت بد وضع تھا اگر اُسکی تلاش ہے تو شہر زرین حصار پر جائیے یہ سنکر افراش کانپنے لگا سر پر اُس مومن کے ٹھوکر ماردی جب تو ملک یاقوت نے کہا او نالائق جو کوئی سر جھکائے اُسکا یہی عوض ہوتا ہے یہ کہکے ہاتھ تلوار کا مارا افراش جو غصے مین اُٹھا اب تو دربار مین یاقوت شاہ کے ہلڑ ہو گیا تلوار چلنے لگی لیکن افراش نہایت زبردست ہے جھوم جھوم کے لڑ رہا ہے جسنے آنکھ ملائی جھپٹ کر اُسنے ہاتھ مارا ایک ہی ہاتھ مین

دو ٹکڑے کئے ہنگامہ گرم ہی ملک یاقوت شاہ لڑتا ہوا باہر نکلا افراش کی فوج نے بلوہ کیا ہزارہا
بیگناہ مارے گئے افراش لڑتا ہوا برابر یاقوت کے پہونچا یاقوت نے ہاتھ تلوار کا مارا تلوار پر روک
کے اُسنے ہاتھ مارا کہ سر کٹکے یاقوت کا زمین پر گرا فوج والون نے جو یہ دیکھا بھگدڑ پڑگئی افراش سبکو
بھگاتا ہوا زنانی ڈیوڑھی پر آیا کنیزین لڑنے لگین افراش مارتا ہوا اندر گھسا کئی سی کنیزین قتل کین دریائے
خون ڈیوڑھی پر بہایا ملکہ دردانہ نے جو سُنا چاہا بھاگ کر اپنے کو کوئین مین گرا دون کہ افراش نے
دوڑ کر پکڑا گرفتار کر کے بے پردہ محافے مین سوار کیا کنیزونکو قتل کیا محل کو خوب لوٹا باہر آکر سر یاقوت
نوک نیزہ پر رکھا شہر کو کھدوایا اور ملکہ دردانہ گوہر پوش و سر یاقوت شاہ کو لیے ہوے باہر آیا شہر
کو تباہ کیا لاشہ یاقوت شاہ کا در قلعہ پر لٹکا دیا اب سوچا کہ مین نے قاتل کو نہ پایا شاید قاتل
کہین بھاگ کر حوالی شہر مین چھپا ہو یہ لگاؤن بھائی اُسکا قماش فیل سوار اُس سے کہا تو قید ملکہ و
سر یاقوت شاہ لیکر خدمت شاہ مین چل مین قاتل کا سر لیکر آتا ہون قماش فیلسوار قید ملکہ و سر یاقوت
لیکر طرف قلعہ مہرانیہ کے چلا افراش بیرون شہر فروکش ہی ہرکارے بہ تلاش شہزادہ خسرو روانہ کئے
ہرکارے جاتے ہین مجبور پلٹ آتے ہین کہین پتہ شاہزادے کا نہین ملتا یہ اُترا ہوا ہی قضائے کار جسے فتح
یہان یہ معرکہ گذرا شاہزادہ شکارگاہ سلیمانی مین شکار کھیل رہا تھا خود بخود گھبرایا کہا ای برق ثانی
خدا خیر کرے دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی لڑکے بھی سب اُسی شہر کے رہنے والے یہ بھی سامنے شاہزادے کے
رونے لگے کہا حضور جی چاہتا ہی چیخین مار کے روئین اپنا حال ابتر کرین نہین معلوم شہر مین کیا معرکہ گذرا
شاہزادہ بھی پریشان برق ثانی بھی تڑپ رہا ہی کہ دیکھا ایک طرف سے پانچ چار سوار گھبرائے ہوے
پریشان خاطر زخم دار بیقرار آتے ہین خسرو نے کہا انکو بلاؤ ان سے پوچھو وطن آتی ہی ملازمان شاہزادہ
گئے انکو بلا کر لائے شاہزادے نے اُنسے پوچھا تم کون ہو ایک سوار نے شاہزادے کو پہچانا کہا اے
شاہزادۂ والاقدر ہم آپکے نمک خوار ہین نہایت بیقرار ہین قلعہ مہرانیہ سے بعد آپکے آنیکے افراش
گرگدن سوار فرستادہ شنکل آیا معاوضہ خون مہران مین آپکے نانا کو قتل کیا مان کو آپکی گرفتار کر کے
روانہ کیا سارا شہر ویران کیا ہزارہا بندگان خدا مارے گئے ہم لوگ بھاگ کر نکل آئے یہ سُنکر شاہزادے
نے اپنے کو گھوڑے سے گرا دیا بارہ سی لڑکا رونے لگا جنگل مین ٹیس پڑگئی صحرا تمام رونے سے لڑکون
کے ہلتا تھا بعد عرصے کے شاہزادے نے کہا کیون ای برق ثانی افراش گرگدن سوار بڑا کوئی پہلوان

ہی اپنی جرأت پر اسکو بڑا گھمنڈ ہی کیا بُڈھے آدمی کو مارا انشاء اللہ اگر چلکر سزا سے کامل نہ دی اور مان کو بھی نہ رہا کیا تو نام اپنا خسرو شیردل نہ پایا کیون ای برق ثانی اب حال کھلا مادر مہربان و نانا جان کے رونیکا یہ باعث تھا افسوس مفت مین نانا جان نے اپنی جان دی مین ہوتا تو حال اُسکی جرأت کا کھلتا یہ کہہ کے شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا خستہ و شکستہ چلا برق ثانی رکاب پکڑے ہوے کہتا ہوا ای شہریار بڑی جرأت اُسنے دکھائی شاہزادہ خاموش کبھی کہتا ہی کیون ای برق ثانی اگر قبلہ و کعبہ اس معاملے کو سُنین تو کیا فرماوین یہی فرماوینگے کہ ہمارے خاندان مین نامرد پیدا ہوا ہم کیا جواب دینگے برق ثانی کہتا ہی انشاء اللہ آپ چلکر اُسکو سزا دینگے بلکہ اُسپر غالب آوینگے یہ کہتے ہوے جاتے ہین ایک دن ایک رات اسی رو دار دہ مین گذرا صبح کا وقت ہی افراش کرگدن سوار اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی کہ ہرکارے نے آکر خبر دی کہ وہ لڑکا بارہ سی لڑکون سے صحرا مین گھوڑا دوڑا تا پھرتا ہی یہ سُنتے ہی افراش اپنے مقام سے اُٹھا کہتا ہوا کئی دن یہ لڑکا چھپا رہا آج نکلا ہی ایسا نہو کہین دور بھاگ جاے کہا گینڈا لاؤ گینڈے پر سوار ہوا اسی ہزار فوج مین قرنا ہوئی سب کو ساتھ لیکر چلا ہا چلون کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا پشت مرکب پری پیکر پر شہزادہ سوار چہرہ آفتاب عالمتاب نہایت کمسن گھوڑے کو ڈاٹے ہوے اسی طرف آتا ہی افراش نے گینڈے کو بڑھایا شاہزادے نے وہین سے نعرہ کیا نعرۂ خسرو

منم نور عین امیر عرب
مسخر کن ملک دیوان قاف

اگر تیغ کین برکشم از غلاف
تزلزل فتد درمیان مصاف

منم خسرو شیردل خوش لقب
بلرزند از خوف الوان قاف

نعرہ کرکے افراش پر جا پڑا بارہ سی لڑکے اسی ہزار جوانون پر جا پڑے تلوار چلنے لگی یہ لڑکے چھوٹے چھوٹے نیچے ہاتھ مین جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کئے لیکن اسی ہزار مین بارہ سی لڑکے کھڑے لڑ رہے ہین جس مقام پر دو ہزار جوان افراش کے ہین وہان دس لڑکے لڑکے نام روشن کر رہے ہین اکثر بیجا مارے بھی گئے اگر کوئی لڑکا مارا گیا اور شاہزادے کی نگاہ پڑ گئی تو بہت بیقرار ہوتا ہی چاہتا ہی افراش نے نیزہ بازی نکرون اپنے رفیق کے قاتل کو جا کر مارون مگر افراش سے نیزہ چل رہا ہی برق ثانی نے وہ عطر لے آتشبازی مارے کہ کئی ہزار جوان جلا دئے کبھی کمند بازی کرتا ہی کبھی نیچے لیکر لڑتا ہی جو پشت پر شاہزادے کی آیا اُسکو جست کرکے خنجر مار دیا کمسن قد چھوٹا اگر سوار تک نہین پہونچتا گھوڑے یا گینڈے کے پانون کاٹ دیتا ہی جب سوار گرا اگرے ہوے کو مارا شاہزادہ تعریفین کر رہا ہی ای برق ثانی

کیا کہنا برق ثانی نے کہا اے شہریار دیر نہ کیجئے نیزہ حریف کا نکالیے دیکھیے شست اسکی سست ہوئی یہ سنتے ہی خسرو نے نیزے کو آڑا ترچھا کیا کا تھلے تھپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے افراش کے نکل گیا برق ثانی نے پکار کے کہا او شہریار سبحان اللہ کیا مزے سے لڑ رہے ہین افراش نے تلوار کھینچی خبردار کہکے ہاتھ مارا شاہزادے نے او جھڑ سپر کی لگائی تلوار اسکی ٹوٹی اوپر سے ہاتھ نارا برق شمشیر جو گری سپر کے دو ٹکڑے ہوئے افراش نے اپنے کو بچایا تلوار جو گری گینڈے کی گردن قلم ہوئی افراش گینڈے سے گرا شاہزادے نے سائے مین تلوار کے افراش کو لیا چاہا ہاتھ مارون کہ سر اڑ جائے افراش نے ناچار ہو کر دانت نکال دیے عاجز ہو کر ہاتھ جوڑنے لگا شاہزادے نے ہاتھ روک لیا خسرو شیر دل نے کہا اے افراش اور گینڈا منگا تلوار طلب کر عاجز کو ہم نہین مارتے جب تو برابر سے وار کریگا انشاء اللہ ٹوک کر مارینگے یہ کہکے ہاتھ روکا افراش نے دیکھا ایسے مقام پر کوئی حریف کو مہلت دیتا ہے اس جوان نے تیری جان بخشی کی دوڑ کر قدمون سے لپٹ گیا کہا اے شہریار مین تابعدار ہون جو خطا کی اسکی سزا ملی آپ تو میرے جان بخش ہین مین نے غلامی اختیار کی فوج کو پکارا خبردار شمشیر زنی نہ کرو مین نے اطاعت اختیار کی سب رک گئے کہا ہم نے بھی غلامی اختیار کی شاہزادہ گھوڑے سے اترا طرف قلعے کے چلا دیکھا قلعہ کھدا پڑا ہے پھاٹک پر لاش نانا کی دیکھی بہت روئے لاش اتروائی کہا اے افراش سرلاؤ کہ نانا جان کو دفن کردن افراش قدمون سے لپٹ گیا کہا اے شہریار غلام سے بڑی خطا سرزد ہوئی سر آپکے نانا جان کا اور قیدیہ مادر مہربان کی طرف مہرانیہ کے روانہ کردی دس ہزار فوج سے قماش کو روانہ کرچکا یقین ہے وہ شہر مین پہونچے ہون یہ سنتے ہی شاہزادہ اٹھا کہا ابھی جاؤنگا یا سر نانا کا اور مادر مہربان کو لاؤنگا یا اپنی جان دونگا تم اے افراش شہر کو آباد کرو رعایا کو ڈھونڈھو مین انھین بارہ سی لڑکون سے جاؤنگا یا تو قضا لیے جاتی ہے یا انشاء اللہ مطلب پورا ہوگا ہر چند افراش نے روکا مگر شاہزادے نے نہ مانا افراش نے یہ بھی کہا مین ساتھ چلون کہا نہین تمھارا ساتھ چلنا بہتر نہین مین انھین لڑکون سے جاکر لڑونگا نانا کی لاش کو صندوق مین رکھکر سپرد زمین کیا ہر چند کہ دن کم باقی تھا لیکن اسی وقت شاہزادہ سوار ہوا بارہ سی لڑکون کو ساتھ لیکر مع برق ثانی چلا افراش روتا ہوا رہگیا یہ بھی کہدیا کہ حضور مجھسے بہتر زور و قوت مین وہان موجود ہین چار لاکھ فوج رکھتا ہے آپ بارہ سی لڑکون سے کیا کیجئے گا خسرو نے کہا اے برادر مرنے والے کے نزدیک ایک اور لاکھ برابر ہین جسکو جان بچانا ہے اسکے

نزدیک ایک بھی بہت ہے اور اگر جان نہ رکھنا منظور ہے تو ایک اور لاکھ پڑا ہے یہ کہکر افراش پلٹ کر قلعہ مین آیا
شاہزادہ روتا ہوا چلا جب افراش کی نظرون سے مخفی ہوے افراش نے ہرکارے روانہ کئے تاکید کی جو
میرے آقا پہ گذرے فوراً مجھے خبر پہونچانا ہرکارے چلے مگر برق ثانی نے راہ مین عرض کی اے شہریار جو
عرض کرون اگر مناسب ہو قبول فرمائین اگر نامناسب ہو اختیار ہے حضور آہستہ آہستہ آئین پہلے غلام جائے
جاکر دیکھے شنکل کیا کر رہا ہے اور جو کچھ بن پڑیگا وہ کرونگا شاہزادے نے کہا اچھا ہم چلکر قریب شہر ٹھہرتے
ہین تم بڑھو برق ثانی تڑپ کر چلا رہروی کرتا ہوا قلعہ مہرانیہ مین پہونچا دیکھا شہر آباد و وسیع ہے اب جو
برق ثانی نے دریافت کیا تو احوال معلوم ہوا کہ یہان سے بارہ کوس پر کوہ نیرنگ ہے اسپر تصویر
سامری و جمشید مثل انسان کے باتین کرتی ہے شنکل نے جو ملکہ کو دربار مین بلایا تھا صورت زیبا دیکھکر
عاشق ہوا تھا سوال وصل کیا ملکہ نے کلمات سخت کہے جو پیغام لیکر آیا تھا اُس سے کہا اُس ناہنجار سے
کہنا تیری یہ مجال ہوئی کہ ہمسے ایسے پیغام کرتا ہے کیا کہین زمین تخت آسمان دو جہان دینے سے مجبور
کوئی تدبیر ایسی نہین تھی کہ جان دین کوئی ہم کو زندہ نہ دیکھے اسقدر تو نے ہمکو ذلیل کیا قید کر کے
دربار مین بلایا اور ایسا مہمل سوال کرتا ہے ہم تیرے گنہگار نہین ہمکو قتل کر خبردار اب کبھی ایسا سوال
نہ کرنا جو پیغام لایا تھا وہ بہ مجبوری پلٹا سب حال آکر شنکل سے کہا شنکل نے مشیرون سے
صلاح کی سب نے صلاح دی کہ کوہ پر ملکہ کو لے چلیے تصویر خداوند سے درخواست کیجئے وہ فوراً
دل پھیر دینگے شنکل کو یہ صلاح پسند آئی پچیس ہزار جوان ساتھ لیکر طرف کوہ مذکور کے چلا برق ثانی
یہ خبر سن کے پلٹا راہ مین شاہزادے کو خبر دی کہ شنکل شہر مین نہین ہے طرف کوہ نیرنگ کے گیا
راہ مین چلکر پیچھا کیجیے رات کو اُسکے لشکر پر شبخون مارئیے اور مادر مہربان کو مع سر اپنے نانا جان کے
نکال لائیے یہ خبر سنکر شاہزادہ بہت خوش ہوا اُسی طرف گھوڑے کو پھیرا یہان شنکل نے زیر کوہ نیرنگ آکر
ٹھہرا ہے برہمنون کو بلایا اُنسے سب کیفیت بیان کی برہمنون نے کہا کل آپ بالائے کوہ چلیے ہم سفارش
کرینگے اگر دریائے رحمت نے جوش مارا تو یہ کتنی بڑی بات ہے کہ قدرت دل اُسکا پھیر دین اور آپ سے
محبت کرے یہ خبر سنکر شنکل راضی ہوا رات کو اُسی مقام پر قیام کیا ایک خیمے مین ملکہ کو رکھا اسیر یاقوت
[illegible] پچیس ہزار جوان جابجا اُترے ہین بارگاہ بڑی استادہ ہے ملکہ سے کوئی کلام نہین کر سکتا یہ
قید خانے مین ملول و حزین بیٹھی ہین کبھی فرزند کو یاد کرتی ہین کبھی یاد صاحبقران مین فریاد کرتی ہین کبھی کہتی

رہیں ہائے اگر میں یہ انجام جانتی پاس قرلشیہ سلطان کے چلی جاتی وہ مجھکو آنکھوں پر بٹھاتیں یہ جنگ آسمان
پر بھی شعلہ جوالہ ہی لیکن ملکہ قرلشیہ ضرور خاطر کرتیں افسوس ہماری برگشتہ تھی یہ رات گئی ہو کہ لشکر میں غلغلہ ہوا
آواز آئی باشید ای کافران بیحیا و ای نابکاران بے دغا ہر کہ داند داند وہر کہ نداند بشناسد منم زلزلۂ قاف
ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالیشان سر فتنۂ ایران و توران نعرہ زہیر

گرز و گشتہ سہراب و رستم جبل
یکے تیغ صمصام و قمقام نام

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام

امیر عرب حمزۂ شیر دل
بحکم خدا بستہ شمشیر چار

مشرق سے یہ نعرے کی آواز
آئی مغرب سے چھ ہزار جوان واسطے روکنے صاحبقران عالیشان کے چلے کہ جنوب سے آواز آئی باشید
ای بیحیاؤ میرے ہاتھ سے کیا بچو گے منم وارائے ہند لندھور بن سعدان نعرہ لندھور جزیرہ ہائے
دریا بار اگر فتم تا بہ ہندوستان + اگر نام نیدانی منم لندھور بن سعدان + ایک طرف سے
مالک کے نعرے کی آواز آئی ایک طرف سے نعرہ بہرام ہوا ایک جانب سے رستم ایک جانب
سے نعرہ بدیع الزمان کفار اب جو اندھیرے میں چلے مشرق والوں نے دیکھا مغرب سے لوگ
آتے ہیں انکو حریف سمجھے آپس میں لڑنے لگے جنوب والے جو چلے شمال والوں سے بھڑ پڑے
گوشت خردندان سگ آپس میں ہو رہا ہے یہ صدائیں سنکر شنکل خیمے سے نکلا روشنی اسکے ساتھ ہی جہاں پہ
دیکھا اپنی فوج آپس میں لڑ رہی ہے انکو ہٹاتا ہوا ایک سمت پہونچا دیکھا ایک لڑکا گھس جنگ رستمانہ کر رہا ہے
کئی پہلوان مار کر ڈالدیے سمجھا کہ یہی حمزہ عرب ہے زرجہ کا حال سنکر اٹ پڑا انہیں کو گرا للکارا او حمزہ
کہاں جاتا ہے منم شنکل بن شنکال تاجدار یہ کہنا تھا کہ خسرو برق جندہ بنکر جا پڑا للکارا او مردود
مردان عالم کے ناموس پر نگاہ ڈالی لڑکے بھی جا بجا لڑ رہے ہیں برق ثانی نے خیموں میں آگ
لگادی اب جو برق ثانی نے ہنگامہ دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ شاہزادہ مقابلے میں شنکل بن شنکال
تاجدار کے پہونچا برق ثانی قید خانے پر لڑتا ہوا پہونچا دو تین ایسے حقہ ہائے آتشبازی مارے کہ
نگہبان کچھ جلکر مرے باقی فریاد کرتے ہوئے بھاگے برق ثانی خیمے میں گھسا دیکھا کہ ملکہ دردانہ
گوہر پوش سر زمین پر ڈالے پڑی ہیں کنیزیں بیٹھی رو رہی ہیں برق ثانی نے کہا اے ملکہ عالم آپ اٹھیے
آپکا فرزند شنکل سے لڑ رہا ہے افراش جو آپکے شہر پر تھا اسکو بھی مطیع کر لیا ملکہ نے گھبراکر
سر اٹھایا برق ثانی کو دیکھا دریائے خون میں نہایا ہوا آیا ہے گھبرا کر پوچھا اے برق ثانی میرے فرزند کیا گذری

کہا حضور خیر و عافیت ہے کیفیت تو عرض کی افراش کو جا کر زیر کیا اب یہان پہونچے لشکر کو شنکل کے
تباہ کیا ہی اب یقین ہی مقابلہ پڑے گھبرا کر ملکہ نے کہا ای برق ثانی میرے فرزند کو ہاتھ سے دشمنون
کے بچانا کہا حضور تو نکلین برق ثانی چند گھوڑیان پکڑ کے لایا اسپر ملکہ کو مع کنیزان سوار کیا ایک
ایک گھوڑی پر دو دو کنیزین سوار کین ملکہ دردانہ جو قید خانے سے نکلین دیکھا شنکل بن شنکال
تلوار کھینچ کر شاہزادے پر آیا ہی شاہزادہ بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہی کہ یہ تلوار لگائے تو ہاتھ مارون اُسنے
تلوار لگائی خسرو نے بہ آسیب سپر تلوار کو رد کیا جیسے ہی تلوار مار کر پلٹا اُلجھاوے سے ہاتھ
نکالکر ہاتھ مارا کہ سپر کے دو ٹکڑے ہوے چمک کے تلوار جو گری سر کو بھی زخمی کیا شنکل
نے دوسرا وار کرنا چاہا تھا کہ برق ثانی نے حقہ آتشبازی مُنھ پر گینڈے کے مار دیا گینڈا
بھاگا لڑکھڑاتا جاتا ہی دونون حقے جو مُنھ پر گینڈے کے پڑا مُنھ جھلسا ہوا بھاگا جاتا ہی ساتھ
والے شنکل کے بھاگے کچھ مارے گئے تھوڑے ہی عرصہ مین سب بھاگے لڑائی فتح ہوئی شنکل
کو گینڈا لیکر جنگل مین پہونچا چند کس شنکل اُسکے پاس پہونچے کہا ای شہریار یہ لڑائی تھی یا غضب
خداوندی تھا کہ لڑکون نے لڑکے لڑائی کو فتح کیا شنکل کو گینڈے سے اُتارا ہوا ادار پر سوار
کیا شنکل گھبرائے پوچھتا ہی ارے ملکہ پر کیا گذری چند نگہبان قید خانے کے بھاگے ہوے آئے
کہا حضور غضب قیامت برپا تھی آگ ہم سب پر برس رہی تھی قدرت نے عذاب کیا تھا حمزہ یہان
کہان غضب خداوندی تھا اگر شاید حمزہ تھا تو آگ کسنے برسائی غضب خداوندی کہنا چاہیے آپنے
بڑی خطا کی کہ زیر کوہ ٹھہرے رہے برائے زیارت تصویر خداوند نہ گئے اسیوجہ سے قدرت نے
عذاب نازل کیا چہار طرف آگ برس رہی تھی صدہا خیمے جلے ہر طرف آگ لگی ہوئی تھی کدھر بھاگ کے جاتے
ہر طرف آگ ہی آگ تھی ساتھ والون نے کہا جب خیمے پر آگ برسی ایک لڑکا خیمے مین گیا تھا وہ ملکہ کو چھڑا
لیگیا شنکل نے آہ کی کہا یا رد کیا کہون دل مین درد رنگت زرد اُس معشوق کو چھڑا کر لیگئے کیا تدبیر کرون
مدت سے اسیر عاشق تھا جب سے ملکہ آفتاب گر مجھ سے ملاقات ہوئی ادھر کا خیال بھولا **نظم**

اپنی ہستی پہ کیون ہو منفعل ہر بار درد
جانتا ہی دشمن اپنا صاحب آزار درد

وہ بھی آجاتے ہین اکثر پوچھنے کیواسطے
باعث راحت مجھے ہی کیہ نہ ای غمخوار درد

ایک جانب چارہ گر ہین ایک جانب غیر و دوست
ہمکو دکھلاتا ہی کیا کیا گرمی بازار درد

صبح سے تا شام نالہ شام سے تا صبح آہ
صورت حرف غلط بیمار ہجران کا ترے
ضعف سے طاقت نہین فریاد کی باقی رہی
صورت معشوق ہی اسکی جدائی ناگوار
بے مصیبت دوستو لطف سخن ہوتا نہین
زخم دل چاک جگر سینہ سراسر داغدار
عاشقون کے حال کی معشوق کو پروا نہین
نظم ہی کیفیت حال مصیبت خیز عشق
ہمنفس کیا پوچھتا ہی نالے مین کرتا ہون کیون
کثرت تکلیف سے آتے ہین نالے تازیان
چاک کرتا ہی دم فریاد ہر گل پیرہن
کم نہین ہی زخم سے ایذا کلام تلخ کی
بات منھ سے کسطرح نکلے کہ عالم غیر ہی

کسقدر رکھتا ہی دل مین عاشق بیمار درد
مٹ گیا ہی جان زیر سایہ دیوار درد
دل مین ہی میرے بہ شکل لذت بیکار درد
دوست رکھتا ہی نہایت زخم جسم زار درد
دل مین کچھ پیدا کرے ہر صاحب اشعار درد
کیا کہے رکھتا ہی کیا کیا عاشق ناچار درد
تجھکو کیا معلوم ہی رکھتے ہین کیا ای یار درد
کیا عجب پیدا کرین دل مین مرے اشعار درد
آج کی شب ہی مرے پہلو مین بے دلدار درد
غیر ممکن ہی کہ ہو بے کاوش آزار درد
کسقدر رکھتا ہی شور بلبل گلزار درد
کرتی ہی پیدا جگر مین بات کی تلوار درد
آج رکھتا ہی تسیم اپنا دل افگار درد

سب نے کہا حضور اب گھر چلیے جو مرنے سے باقی رہگئے تھے ان سب کو ساتھ لیکر شنگل آہ آہ کرتا ہوا طرف شہر مہرانیہ کے چلا یہان شاہزادہ جنگ فتح کرکے دس کوس پر ایک جنگل ہی اسمین آیا اسی مقام پر اتر پڑا مان سے کہا اب آپ شہر چلیے مین بے غیرت بھی آونگا افراش شہر آباد کر رہا ہی وہ مصروف خدمتگزاری رہیگا مین بھی بہت جلد آونگا ہرچند ملکہ نے کہا ای فرزند ساتھ چلو خسرو نے قبول نہ کیا ملکہ کو روانہ کردیا ملکہ شہر مین آئین افراش حاضر ہی حال دریافت کرکے وجد مین آگیا دمبدم تعریفین کرتا تھا کہ شاہزادے نے کیا کمال کیا زیر کوہ نیرنگ پہونچا اور ملکہ عالم آپ کو رہا کرنا انھین کا کام تھا کیا کسی کی مجال تھی کہ مقابلہ شنگل مین جاتا جو جرأت ذاتی ہی انھین کے واسطے ہی مگر نہ آنے کا کیا سبب ہوا آپ واضح ہو ملکہ نے سب حال افراش سے کہا افراش نے رعایا جمع کی مکان شہر کے بنوا رہا ہی شاہزادہ صحراے سبزہ زار مین فرد کش ہی لیکن ملکہ کے حقیقی بھائی الماس تیغ زن چندے سے براے شکار گئے ہوے تھے ایک صحرا مین شکار کھیل رہے تھے کہ صحراے گرد اٹھی چند سوار دو

پیدل زخم کھائے ہوئے حیران و پریشان شہر سے بھاگ کے اسطرف آنکلے الماس نے انکو بلایا
خود بھی خود پریشان ہو رہے تھے صبح سے غم تھا ان لوگون نے الماس کو پہچانا اور رو رو کر سب حال
قتل و خونریز کا بیان کیا کہ آپکی بہن کو گرفتار کرکے روانہ کر دیا باپ کو آپ کے قتل کیا یہ سنکر الماس بہت
روئے بارہ ہزار جوان ساتھ تھے سب روئے جب ہوش درست ہوئے الماس نے کہا بڑی غیرت کی
بات ہے کہ بہن گرفتار ہو ہم زندہ رہین اور بہن گرفتار ہو کر سامنے کافر کے جائے اگر تم سب ساتھ دو تو چلکر
شہر مین ہنگامہ ڈالدین کیا عجب ہے کہ شنکل سے بھی مقابلہ پڑے اگر اسکو مارا اور بہن کو چھڑا لیا تو شہر مین
شہرہ ہو جائیگا ورنہ لڑ بھڑ کے مر جائینگے سب نے کہا غلامان جانباز ساتھ مین ہمارے بھی عزیز قتل ہوئے
انکا چلکر بدلہ لین بھیا کو چلکر شکست دین سب نے قبول کیا الماس تیغ زن بارہ ہزار سوارون کو ساتھ
لیکر طرف شہر مہرانیہ کے چلے یہان شنکل بن شنکال تاجدار کوہ نیرنگ سے پریشانی اٹھا کر آیا ہے مگر
چار لاکھ فوج دروازے پر قلعے کے موجود ہے بارہ سو افسر گرد ذکر کوہ نیرنگ کر رہا ہے کہتا ہے یارو یہ
کیا معرکہ تھا افسر بیچارے ہین کہا ای شہریار صبر کیجیے دل پر جبر کیجیے ملکہ دردانہ کا ملنا کمال دشوار
ہے ایک ہرکارے نے خبر کہی حضور نے یہ بھی سنا افراش گردن سوار مسلمان ہو گیا یہ سنکر شنکل
کو سناٹا ہوا کہا یارو غضب ہوا کہ ایسا سردار جا کر مسلمان ہوا شنکل نے اور ہرکارے روانہ کیے کہ
جا کر مفصل خبر لاؤ مسلمان ہو کے کیا کر رہا ہے ہرکارے روانہ ہو گئے یکایک شہر مین ہنگامہ پڑا مکان
شہر کے جلنے لگے گھبرا کر شنکل اپنے مقام سے اٹھا کہا ارے خبر تو لاؤ یہ کیا معرکہ ہے دن دہاڑے
شہر مین ڈاکہ پڑا چار لاکھ فوج قلعے کے دروازے پر موجود ہے یہ سنتے ہی ہرکارے گئے خبر لیکر
آئے کہا الماس تیغ زن بھائی ملکہ دردانہ کا اپنی بہن کے رہا کرنے کو آ پڑا ہزارہا بندگان
سامری مارے گئے یہ سنکر شنکل سوار ہوا حکم دیا فوج مین قرنا ہو جیسے ہی ہرکارے نے فوج مین خبر
پہونچائی چار لاکھ سوار و پیدل مثل سمندر موج مارتے ہوئے چلے نوبت نقارے بجاتے ہوئے
اسوقت یہ فوج آکر پہونچی کہ الماس لڑتے بھڑتے سامنے دار الامارۃ شاہی کے پہونچے ہین کہ اندر
سے بارگاہ کے شنکل بن شنکال تاجدار نکلا فوج آکر گری افسران فوج جنگ کرنے لگے چار لاکھ
فوج جو بارہ ہزار پر آ کے گری بہادر متفرق ہو کر دس دس ہزار کے غول مین دو دو جوان گھر گئے
الماس نے جو سر اٹھا کے دیکھا کہ فوج متفرق ہوئی ہر غول مین جوانان تیغ زن گھر گئے الماس تیغ زن

کد و کاوش کر رہے ہین مشکل لڑتے بھڑتے کسی غول پر پہونچے اگر دس کو بچایا سو قتل ہو گئے تھوڑے ہی عرصے مین پلٹ کے دیکھا سب ساتھ والے سپاہ گلشن جنان ہوے کوئی ساتھ والا باقی نہ رہا اسوقت الماس کی پریشانی تنہائی حیران کبھی داہنے دیکھا کبھی بائین کبھی یاران رفتہ کو آواز دی کبھی پکارتے ہین ای یارو ہمارا ساتھ چھوڑا ہماری محبت سے منھ موڑا بہ قول شاعر نظم

قفس بردوش صیاد جفا ہمینت کا پھیرا ہی
مقام گلشن ایجاد دم بھر کا بسیرا ہی

متاع عالم اسباب چند انفاس جلت ہین
زر و سیم و جواہر کچھ نہ تیرا ہی نہ میرا ہی

کہانتک کروٹین بدلا کریگا خواب ہستی مین
ذرا کھول آنکھ او غافل کہ دم بھر مین سویرا ہی

چھپا دن دور ہی منزل اٹھا جلدی قدم غافل
فروغ زندگانی چند دم ہی پھر اندھیرا ہی

ایسے کلمات حسرت زبان پر تھے کہ ناگاہ پردہ شب حائل ہوا مسافر نیر اعظم منزل عالم کو طی کر گے ایسا تھکا کہ سراے مغرب مین داخل ہوا شاہنشاہ ماہ تابان مع فوج ثوابت و سیارگان تخت نیلگون فلک پر جلوہ فرما ہوا شاہزادہ الماس نے جو دیکھا رات ہوئی ہر چند کہ انتہا کے زخمدار ہین لیکن ایک جانب گھوڑا اٹھا دیا لڑتے بھڑتے تا بہ در قلعہ پہونچے ایک سردار موسوم بہ کلکال فیصل پیکر دروازے پر کھڑا تھا اسنے پیچھے سے پشت پر سے ہاتھ مارا گھوڑا چپک تلوار کی دیکھکر پھیر کا پشت پر مرکب کے تلوار پڑی کہ گھوڑا زخمی ہوا اب گھوڑا اُسی مقام پر جم گیا کلکال نے جو شاہزادے کو حیران و پریشان دیکھا پر جھکر پھر ہاتھ تلوار کا مارا مرکب کام آیا نہ معلوم ہوا مرکب گیا شاہزادہ زمین پر آیا تن کلکال ملعون نے پشت پر سے ہاتھ مار کر سر اس افسر کا لشکر گرا فتح کے نقارے بجے کلکال سر اس افسر کا لیکر سامنے شنکل کے آیا کہ کیا اس شیر کو مین نے دروازے پر مارا کئی سردار اسنے وہان قتل کیے آخر غلام نے بڑھکر قتل کیا شنکل نے اُسکو انعام دیا سر الماس دروازۂ قلعہ پر لٹکوا دیا اور ان فوج سے کہا یہ کیا حرکت ہی کہ بارہ ہزار جوان ہتھیار بند شہر مین گھس آئے تم لوگون نے نہ روکا آج سے حکم قطعی دیا جاتا ہی کہ دس جوان بھی اگر ہتھیار بند آئین انکو باہر ہی روکنا اندر قلعے کے نہ آنے دینا یہ حکم دے کر شنکل قلعے مین آیا لاشہ الماس کا دروازے پر قلعے کے پڑا ہی پھاٹک مین سر لٹک رہا ہی ان بارہ ہزار مین سے چند کس بھاگ کر نکلے اُس صحرا مین پہونچے جہان خسرو شیر دل اترا ہی ان سوارون کو دیکھکر خسرو نے بلوایا پوچھا تم کون لوگ ہو ایک نے انمین

سے شاہزادے کو پہچانا کہا ای شہریار غلامان قدیم کو نہ پہچانا ہم آپ کے ماموں کے ساتھ والوں میں ہیں
صحرائے برف بار مین شکار کھیل رہے تھے بہن کی گرفتاری کی خبر پائی بارہ ہزار سے قلعہ مہرانیہ پر
جا پڑے بارہ ہزار نے ساٹھ ستر ہزار قتل کیئے آخر سب مارے گئے راہ مین سُنا کہ افسر بھی سیار گلشن جنان
ہوے سر اُس افسر کا اُس مردود نے در قلعہ پر لٹکایا ہی لاشہ اُس شہریار کا مزبلہ پر پڑا ہی خدا انکا انجام
بخیر کرے اُسی جنگ سے ہم بھی بھاگے لڑ بھڑ کے نکل آئے ماموں آپ کے سیار گلشن جنان ہوے
خسرو نے برق ثانی کو بلایا کہا او برق ثانی اور تمنے سُنا ماموں جان نے جاکر شہر مہرانیہ مین
جان دی بہادر انکا نام ہی یہ خبر سنتے ہی زندگی گوارا نہ کی کہ اگر زندہ رہینگے لوگ منھ دیکھینگے رو برو طعن
کرینگے کہ اس شیر کی بہن گرفتار ہوکر شہر مہرانیہ مین گئی یہ تو انکی دعا تھی دعا قبول ہوئی سعادت ظاہری
و باطنی انکو حصول ہوئی پھر ارشاد کیا ای برق ثانی اب زندہ رہنا ہمارا ابھی بہتر نہین ماں گرفتار ہوکر
مجمع عام مین گئین اس بیحیا نے دربار مین بلوایا کلمات سخت زبان نجس سے کہے ای برق ثانی مثل
ماموں جان کے ہم بھی جاکر جان دین شکر ہی کہ مادر مہربان قلعہ مین پہونچ گئین افراش ایسا خدمت گزار
موجود ہی نام بزرگوں کا قائم رہا ہم زندہ رہے تو کیا مارے گئے تو کیا قبلہ و کعبہ کے نام کو دنیا مین
پروردگار رکھے اور بھائی جو ہین اُنکے نام کے ڈنکے بجتے ہین ہم ایسے نامرد کا کون نام لیگا کہین ذکر
بھی نہوگا برق ثانی باتوں پر شاہزادے کی بہت رویا کہا ای شہریار باتوں نے آپکی دل کے ٹکڑے
کر دیئے کو چھالے دل غم والم سے بھر دیئے جواب فرماتے ہین یہی مناسب ہی یا چلکر جان دی یا اُس
کو مارا تو البتہ نام ہوگا شاہزادہ نے کہا ان بارہ سو لڑکوں کو تیار کرو بارہ سو لڑکے خبر جنگ سُنکر تیار
ہونے لگے مسلح ہوکر سامنے شاہزادے کے آئے شاہزادہ نے حکم دیا اُسی وقت اشہب سلیمانی
تیار ہوکر سامنے آیا گھوڑا وہ بے باک قدم زمین پر نہین رکھتا چاہتا ہی اُڑ جاؤں طرارے بھروں سر دشمن
پامال کروں شاہزادہ جست کرکے پشت مرکب پر سوار ہوا برق ثانی نے رکاب پر ہاتھ رکھا بارہ سو
لڑکے پشت پر گھوڑے بگٹٹ ڈالے ہوے طرف شہر مہرانیہ کے جاتے ہین جب پانچ کوس شہر باقی
رہا برق ثانی نے رکاب پر ہاتھ ڈال کے روکا کہا ای شہریار مین کچھ بات عرض کروں گا
آپکے ماموں جان بلا تکلف شہر مین گھس گئے ہزاروں کو قتل کیا عمارتین پامال کین نہین
معلوم شنکل نے کیا حکم دیا ہی غلام کی صلاح یہ ہی کہ ایسی تدبیر تو ہو کہ سامنے شنکل کے چلکر

مقابلہ پڑے اگر اُسکے سامنے مارے گئے تو بھی خیر ہی اگر اُسکی موت آپ کے ہاتھ سے ہی تو شہر فتح ہوا ذرا تھوڑے روپے کیے مین وہ تدبیر کرون کہ دربار مین شنکل کے تلوار چلے اگر غلام کی تدبیرین پڑی تو دربار شاہی مین پہونچاتا ہون یہ کہکے برق ثانی نے ایک کاغذ تیار کیا مضمون یہ تھا کہ اے شنکل بن شنکال ہمین معلوم ہوا کہ تمھاری فوج والے بڑے غافل ہین کوئی شخص بارہ ہزار جوان سے شہر مین گھس آیا دو پہر تلوار چلی ساٹھ ستر ہزار آدمی تمھارے مارے گئے یہ بڑی بات ہوئی کہ تم بچے اگر تم پر کوئی چشم زخم آتا تو ہم کو کیسا صدمہ ہوتا تمھارے واسطے تڑپتے لہذا یہ بارہ سو لڑکے کہ ہمارے ہمراہ رکاب رہتے ہین نہایت جری بہادر صف شکن تیغ زن ہین تمھاری حفاظت کرینگے جہان تم آرام کرو وہین موجود رہین یہ کسی وقت مین کمی نہ کرینگے یہ کاغذ لکھ کے تیار کیا شاہزادے کے چہرہ پر ڈھاٹا باندھا چہرہ چھپایا آگے برق ثانی بڑھا فرمان ہاتھ مین لیا مُہر اُسپر آفتاب گرم خو کی آگے نعرے کرتا ہوا بڑھا پکارتا ہوا منم فرستادہ ملکہ آفتاب گرم خو بادشاہ طلسم آفتاب نما ہم برائے حفاظت شنکل آئے ہین ہرکارون نے یہ خبر شنکل کو پہونچائی کہ ملکہ آفتاب گرم خو نے بارہ سو جوان آپ کی حفاظت کے لیے روانہ کیے ہین وہ آتے ہین فوج مین کہلا بھیجے کہ کوئی اُن کو نہ روکے چوبدار یہان سے پہونچے جا کے فوج مین منادی کردی کہ بارہ سو جوان ہتھیار بند آتے ہین اُنکو نہ کوئی روکے کہ سامنے سے گرد اڑتی دیکھا آگے آگے ایک جوان آواز دیتا ہوا کہ ہم لوگ بھیجے ہوے ملکہ آفتاب گرم خو کے ہین فوج والون نے سلامی لی بیچ مین سے اُنکے نکلے ہوے قلعہ مین داخل ہوے شہر کی سیر دیکھتے ہوے دیکھا شہر آباد رعایا دلشاد شہر والے دیکھ رہے ہین کہ بارہ سو جوان برائے حفاظت شنکل آئے ہین یہ لوگ خاص جا کر دربار مین ٹھہرین گے شنکل منتظر ہی کہ در دولت پر پہونچے اندر بارگاہ کے داخل ہوے جیسے ہی بارگاہ مین پہونچے دیکھا شنکل تخت پر بیٹھا ہی گرد و پیش نشینان بارگاہ سرداران لشکر بیٹھے جھوم رہے ہین ذکر قتل شاہزادہ الماس تیغ زن ہو رہا ہی شنکال کہہ رہا ہی مین نے اُس شیر کو مارا کہ جس سے کوئی نگاہ نہ ملا سکتا تھا صد ہا سردار اُسنے ٹوک ٹوک کر مارے کہ خسرو شیر دل آگے بڑھے یہ تمام ہیبت پکار کر آواز دی سلام من درین مجلس و درین ماوا برکسے باد کہ بداند و بشناسد کہ خدا یکے است و دین پیغمبران خدا حق و رسالت رسول خدا مطلق است یہ کہکے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ خسرو

منم خسرو شیر دل خوش نسب + منم نور عین مہ سر عرب

مسخر کن ملک دیوان قاف + بلرزند از خوف ایوان قاف

اگر تیغ کین بر کشم از غلاف

تزلزل فتنہ درمیان مصاف + ہزبر دمان خسرو نوجوان + سنم نورعینین صاحبقران +

بارہ سو لڑکون نے تلوار کھینچی برق ثانی نے دروازہ بارگاہ کا بند کر دیا چند لڑکے دیوار پر چڑھا دئے کہدیا جو باہر سے آئے اُسے تیر مارو سو لڑکے دیوارون پر تیر کمان لیکر بیٹھے باہر والون کو تیر مارنے لگے باہر لوگ گھبرا رہے ہین حیران کہ اندر بارگاہ کے کیونکر جائین برق ثانی نے بڑھکر حقۂ آتشبازی مارا حقہ پھٹا دنادن ہوا کافر کانپ گئے شنکل نے آواز دی ارے لڑکے کو مار لو باہر سے فوج کو بلاؤ جو اندر ہین وہ باہر نہین نکل سکتے باہر سے فوج والے غلغلہ کر رہے ہین دیوارون پر سے تیر برس رہے ہین جس نے ارادہ کیا در بارگاہ پر جائین عقاب تیر پر کھول کر گرا سوار پیدل گر رہے ہین سو نے ہزارون کو گرا دیا برق ثانی حقے مارتا پھرتا ہی کفار حقون سے عاجز چاہتے ہین بھاگ کر نکل جائین کسی طرح جان بچائین مہلت نہین ملتی جل جل کے گر رہے ہین خسرو شیر دل لڑتے بھڑتے برابر تخت شنکل کے پہونچے شنکل نے اُٹھکر ہاتھ تلوار کا مارا چونکہ خسرو کم سن قد چھوٹا جست کر کے تخت پر آئے قریب آ کے ہاتھ مارا شنکل نے گرد سپر کا اُٹھا دیا برق شمشیر چمک کر جو گری سپر کٹی ہر چند کہ سپر مثل شب فراق تھی مگر کٹی اب جو نیچہ وہان سے گرا تیغۂ لاثانی سر پر پڑا خود کو کاٹا وہان سے گذرتا ہوا تا جگرگاہ پہونچا لاشۂ شنکل گرا برق ثانی نے بڑھکر سر کاٹ لیا نوک نیزہ پر بلند کر دیا اور بارگاہ والون کو گھیر کر مارا اب خسرو نے برق ثانی سے کہا مراد حاصل ہوئی بہ عنایت پروردگار تسکین دل ہوئی شنکل کو مار چکے بدلہ گستاخی کا لیا اب دروازہ کھولدو اندر کے سب سردار مارے گئے برق ثانی نے بڑھکر دروازہ کھولا دیکھا بیرون بارگاہ لاکھون کافر کھڑے ہوے غلغلہ کر رہے ہین سب نے دیکھا اندر سے بارگاہ کے آفتاب عالمتاب شہریاری وکوکب شش جہت افروز جہان داری دریاے خون مین نہایا ہوا اندر سے بارگاہ کے نکلا مثل شیر گرسنہ رمۂ گوسفند ان پر آ کے گرا بارہ سو لڑکے چار لاکھ فوج پر گرے تہلکہ ڈالدیا ہزارون سرکٹ کے گرنے لگے غلغلہ کر رہے ہین جس غول پر پہونچے افسوس کو تاک کے مارا دو سرداران عالی شنکل کے شہبار فیل تن عقاب شیر سوار فوج کو لڑا رہے ہین نعرے کر رہے ہین کہ یارو اس لڑکے نے بڑی گستاخی کی بارگاہ مین گھس کر شنکل کو مارا اب جنگ کا فتح ہونا دشوار ہی مگر معاوضۂ خون شہنشاہ مین گھیر کر مار لو یہان بار و وقت جانبازی ہی قاتل تمھارے آقا کا تم مین آگیا اب نہ بچنے پائے جب شہبار عقاب ترغیب دیتے ہین فوج والے بلوہ کرتے ہین اس بلوے مین شیر بیشۂ صاحبقرانی نہنگ بحر جرأت یکہ تاز

میدان جلالت جگر شمشیر زنی کر رہا ہے اول تو افسر اندر مارے گئے اب افسر نہین رہے فوج بے سردار لڑ رہی
ہے عقاب وشاہباز ترغیب دیکر فوج کو لڑاتے ہین جب غول بڑھ بڑھ کے آتے لڑکے جا پڑے
وہ شمشیر زنی کی کیا عجب ہی زبان تیر و کلۂ عمود سے صدائے احسنت و آفرین بلند ہو نیزے برائے
استقبال اُٹھے علمون نے بال کھولدیے تیر سہمے ہوے گوشۂ ترکش مین چھپے ہوے کانپ رہے ہین
تلوارین بیدم خنجرون مین کاٹ کم باجون مین چیخنے چیختے دم نہین آوازین پڑ گئین کانپ رہے ہین خسرو
لڑتا بھڑتا سامنے عقاب وشاہباز کے پہونچا دونون نے تلوارون کے وار کیے برق ثانی پکار اُٹھا
ای شہریار ہوشیار رہیے گا دو افسرون نے وار کیے شاہزادے نے دیکھا دونون کی تلوارین سر پر آتی
ہین تلوار کو زانو کے نیچے دبایا چتون ترچھی ہوئی ہر چند جیسے ہی تلوارین قریب سر کے چمکین شاہزادے نے
دونون تلوارون پر تھپکی لگائی تلوارین ہٹ پڑین دونون کی تلوارون پر ہاتھ ڈالدیا ہرچند کہ کلائیان
انگلیان چھوٹی ہین مگر کلائیون پر ہاتھ ڈالا اس زور سے فشردہ کیا کہ دونون نے تلوارین چھوڑدین تلوارین
زمین پر گرین شاہزادے نے دونون کی کمر مین ہاتھ ڈالا بہ قوت صاحبقرانی زور کیا دونون کو اُٹھا لیا
چاہا ٹکرا کے مار ڈالون دونون نے دیکھا اب جان بچنے کی کوئی صورت نہین بے اختیار پکار اُٹھے ای شہریار
الامان شاہزادے نے فرمایا امان بشرط ایمان دونون نے عرض کی جب تلک زندہ ہین غلامی سے گردن تابی
نکرینگے شاہزادے نے چھوڑدیا دونون نے فوج والون کو آواز دی خبردار کوئی ہاتھ نہ اُٹھائے سب تلوارین
نیامون مین ہوگئین برق ثانی نے کہا دارالامارۃ مین چلیے شہباز وعقاب استقبال کرتے ہوے
چوب وچاق ہاتھ مین شاہزادے کو بارگاہ مین لائے تخت شاہزادے نے اُٹھوا ڈالا دنگل زمین اُس مقام پر
بچھا بہ عہدۂ افسری آکر خسرو بیٹھے سردار اپنے اپنے مقام پر کرسیون دنگلون پر بیٹھے ہین شاہزادے
نے عہدے مقرر کیے وزیرون کو بعہدہ وزارت کوتوال کو بعہدہ کوتوالی شاہزادے نے فرمایا
ای برق ثانی تم جاؤ تو مطلب بنے ہم عرضی بنام والدۂ ماجدہ لکھتے ہین تحفہ جات کچھ خزانہ لیکر جاؤ اس
فتح سے آگاہ کرو جب تم واپس آؤ گے تب چلینگے شہر بڑا ہی اور بڑے بڑے مہاجن رہتے ہین
ان سب کو خبر پہونچاؤ برق ثانی خوش ہوگیا کئی چھکڑے مال و اسباب کے اشیاے تحفہ جات
سے آراستہ کرائے عرضی فتح کی لکھی کہ آپ کے دودھ کے تصدق سے غلام نے آکر شنکل کو مارا شہر
کلان تسخیر ہوا عملداری قائم کر رہا ہون کوئی وارث شنکل کا ملے تو عہدۂ سلطنت اُسکے سپرد کرون

تب حاضر خدمت ہون یہ تحفہ جات بدست مہر برق ثانی پہونچے مینا افراش کو بہت کچھ لکھا تھا کہ ای
پہلوان دوران خدمت گزاری سے والدہ ماجدہ کی گردن تابی نہ کرنا عقاب و شاہسوار نے اطاعت
کی وہی انتظام کر رہے ہین انشاء اللہ آپ کی دعا سے بہ خیر و خوبی ہوئیگا یہ عرضی برق ثانی کو دی برق
ثانی چھکڑے لیکر چلا دن بھر شاہزادہ دربار مین رہتا ہی شب کو بارگاہ مین آرام فرماتا ہی برق ثانی
عرضی لیے ہوے مع تحفہ جات قلعہ گوہر ریز پر پہونچا جس نے برق ثانی کو آتے دیکھا اُسکو عید ہو گئی
برق ثانی احوال بیان کرتا ہوا مژدہ فتح دیتا ہوا اندر محل کے آیا ملکہ دردانہ گوہر پوش کو خبر پہونچ رہی
تھی برق ثانی سامنے آکر پہونچا قدمون کو بوسہ دیا عرضی پیش کی ملکہ نے پڑھکر دعائین دین خدا اُنکو مظفر
و منصور کرے مثل اپنے بھائیون کے نامی گرامی ہون لیکن ای برق ثانی جلد پلٹ جاؤ شاہزادے
کو سمجھا کے لاؤ آنکھین ڈھونڈھ رہی ہین برق ثانی فوراً تحفہ جات سبکو تقسیم کر کے آیا اور افراش
سے ملا افراش کے حال سُنکر ہوش اُڑ گئے کہا شاہزادے نے وہ کار نمایان کیا کہ رستم و اسفندیار
سے بھی نہو سکتا کسی فرزند صاحبقران مین ایسی لیاقت نہ تھی کہ اتنے سن مین ایسے مقام پر جاتا مگر یہ
شیر بیشۂ جرأت شاہباز اوج لیاقت ہین فتح و نصرت ان کی غلام ہی شنکل کی کیا حقیقت تھی مگر ای
برق ثانی اب جلد جاؤ شاہزادے کو سمجھاؤ اور شہر مین لاؤ کہ تمام مرزبان شہر بہت مشتاق دیدار
ہین مین تو حال قتل شنکل سنکر مشتاق ہوا کہ زبانی اُس شہریار کی حال مقابلہ سنون شنکل بن شنکال
تاجدار دیو تھا اُسکے سامنے کیونکر پہونچے جنگ کسطرح ہوئی فوج کفار کیونکر تنگ ہوئی برق ثانی
سب حال بیان کرتا جاتا ہی کہ یون بارگاہ مین پہونچے یہ تدبیر کر لی تھی افراش یہ حال سُنکر وجد مین
آیا کہتا ہی ای برق ثانی بڑا کام کیا خوب بادشاہ تک پہونچے اگر باہر سے جنگ شروع کرتے تو مہینون
شنکل تک رسائی نہوتی بارہ ہزار سردار جو حاضر خدمت تھے یہ بھی فوجین لیکر آتے مصروف جنگ
ہوتے مقابلہ شنکل کی خوب تدبیر نکالی جیسے وہ سردار ویسے ہی تم عیار برق ثانی سب سے
ملکر رخصت ہوا طرف شہر مہرانیہ کے چلا برق ثانی جست و خیز کرتا ہوا جاتا ہی نہایت خوش محظوظ
اس خیال مین کہ چلکر شاہزادے کو قلعہ گوہر ریز مین لائین رعایا تمام خوش ہو کہ ہمارا آقا آیا کیا
خوشی ہو گی ملحوظ رہے کہ سر یاقوت شاہ لاش سے ملحق کر کے برق ثانی نے دفن کیا اور
الماس تیغ زن کی لاش اُٹھوا کر شاہزادے نے دفن کرائی ناموں کی قبر پر روتے پکارتے تھے

کہ مامون جان سبحان اللہ شیوۂ جرأت یہی تھا کہ جو آپنے کیا زبردستی اپنی جان دی ہم بے غیرت زندہ رہے
بزرگونکا نام مٹانے والے آپ کی ذات سے نام جرأت روشن ہوگیا افسرون نے شاہزادے کو اٹھایا
لاکے بارگاہ مین بٹھایا شاہزادہ مقام صدر پر گرد افسران فوج لاشہ شنگل بیرون بارگاہ مزبلہ پر پڑا ہی
یکایک آسمان پر ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اُس ابر سے صداے مہیب آئی کہ ای مردمان شہر تم نے غضب کیا
میرے وارث کو قتل کرایا اور بیٹھے چین کر رہے ہو باغی کو افسر بنایا اُسکی اطاعت مین ہو عجب حالت مین ہو
دیکھو تو کیا بدلہ کرتی ہون یکایک ابر پھٹا دیکھا ایک ساحرہ سیاہ فام بد انجام گال پھولے ہوے دھوتی
کی تہمد باندھے ہوے آنکھون سے آنسو جاری اژدر مہیب پر سوار کنارے پر شہر کے اتری جھولی
مین ہاتھ ڈالا مٹھی بھر ماش کے وانے نکالے اسم سحر پڑھ کر شہر والون پر پھینک مارے جو جس
مقام پر تھا پتھر کا ہوگیا کوئی عورت کوٹھے پر کھڑی تھی لڑکا گود مین پڑوسن سے باتین کر رہی تھی یہ
ہی قول تھا شنگل مارا گیا وہ ظالم تھا اب عادل کی عملداری ہوئی اس زمانے مین شیر بکری ایک گھاٹ
پانی پیتے ہین نہین معلوم چور اُچکے گرہ کاٹ دغاباز وغیرہ کیونکر جیتے ہین دانہ ماش کا جو پڑا اُسی طرح
پتھر کی ہو کے رہگئی گود مین لڑکا پتھر کا خود پتھر کی ہاتھ پھیلائے پڑوسن سے بات کیا چاہتی ہی آنکھین
گردش کر رہی ہین زبان بند کلام کرنیکی طاقت نہین لڑکا مان سے لپٹا ہوا دودھ پی رہا ہی دوکاندار
دوکان پر بیٹھا ترازو اُٹھائی کہ شیرینی تولے گاہک نے جمع دینے کو ہاتھ بڑھایا کہ شیرینی تولکر دے
دونون پتھر کے ہو کے رہگئے اسیطرح ہر گلی کوچہ مین انسان حیوان پتھر کے بناتی ہوئی چلی آتی ہی مردمان شہر
کو گالیان دیتی ہوئی بعض کو جو قریب آگئے پکڑا چیرا اور پھینکدیا اب شہر والونکو پتھر کا بناتی ہوئی قریب
دار الامارۂ شاہی پہونچی دروازے پر دیکھا چوبدار وغیرہ کھڑے ہین سرداران کی سواری کے مرکب
گینڈے ہاتھی پالکی نالکی ایک جانب ہین ایک مزبلے پر لاشہ شنگل جو اُسنے دیکھا ہاے وارث میرا کہکے
دوڑی قریب لاش کے آکے پچھاڑین کھانے لگی دھڑا دھڑ پیٹتی تھی پھر لاش کو اُٹھایا مُنھ پر مُنھ ملتی تھی اور پکارتی
تھی ای وارث میرے اب میرے ہمراہ بجرے پر کون سوار ہوگا ہاے دریاے فراق مین حیران و پریشان
رہونگی تیرا مرنا مجھ پر شاق ہوا ہاے راتون کو آتی تھی لطف صحبت اُٹھاتی تھی تم کو کس ظالم نے مارا جاکے
اُس ظالم کی گردن لیتی ہون چوبدار دوڑے کہ اس عورت کو مارین لاشہ گنہگار کا کیون اُٹھاتی ہی
سب نے جو للکارا آفتاب گرمجوش نے جھولی پر ہاتھ ڈالا مٹھی مین بھر ماش کے دانے نکالکر پھینک مارے

وہ سب پتھر کے ہو کے رہگئے اب آفتاب گرمخو اندر بارگاہ کے گھسی شاہزادے کو جو مقام صدر پر دیکھا جھپٹی
پکارتی ہوئی کہ او ظالم تو ہی ہے میرے وارث کو مارا ہائے کیا کرون کیونکر بدلہ لون شاہزادے
نے قبضے پر ہاتھ ڈالا چاہا نعرہ کرکے جا پڑون آفتاب گرمخو نے کہا او طفل بے ادب کیا مجھے شنکل
سمجھا ہی رفیق و امیر بھی ساتھ شاہزادے کے اٹھے تھے کہ پکار کر آفتاب گرمخو نے کہا کہ بدلہ تجھسے ایسا لونگی
کہ کسی نے کسی پر یہ بدعت نہ کی ہو یہ کہکے ماش کے دانے پھینک مارے سب پتھر کے ہو کے رہگئے شاہزادہ
خسرو تلوار کھینچے ہوئے ہاتھ مین آنکھین گردش کر رہی ہین اپنے مقام سے ہل نہین سکتے گرد رفیق و امیر
کھڑے ہین وہ بھی اسی حال ہین یہ حرکت کرکے کہا پہلے لاشہ دفن کراؤن کہ میرے دل کو آرام ہو پھر آکے
تجھکو لیجاؤن لاشہ شنکل اٹھا کے اژدر پر ڈالا ایک مقام ہے کہ اسکو باغ ویران کہتے ہین جو ساحر مرتا
ہے اسکو اسی باغ مین دفن کرتے ہین عشرت جادو یہان کا حاکم و ناظم ہے اسکو آفتاب گرمخو نے پکارا
عشرت حاضر حاضر کہکے سامنے آیا آفتاب گرمخو نے کہا قبر تیار کرو قبر تیار کرکے شنکل کو داخل
قبر کیا دیر تک قبر پر روئی کہا اے عشرت مین نے مہرانیہ والونکو پتھر کا کر دیا سب شہر والے اُس لونڈے
سے مل گئے اب اُسے لینے جاتی ہون تو سامان قتل پر آمادہ رہ آنکھین اُسکی نکال کے تلوون سے
ملون تب شاید دل کو چین آئے یہ سنتے ہی عشرت مصروف سامان ہوا دارین استادکین ایک جانب
آگ سلگادی آفتاب گرمخو پھر طرف شہر مہرانیہ کے چلی برق ثانی شلنگین لگاتا ہوا شہر مین جو آیا دیکھا
سب تصویرین پتھر کی کھڑی ہین ہر ایک سے کلام کرتا ہے کوئی جواب دینے کے لائق نہین آنکھین گردش
کر رہی ہین اشارون سے کچھ کلام کرتے ہین وہ ذہن مین نہین آتا برق ثانی تمام گلی کوچون کو دیکھتا ہوا
دارالامارۃ پر پہونچا دیکھا گینڈے گھوڑے ہاتھی سب پتھر کے ہوگئے ہین برق ثانی حیران کہ یہ کیا
معرکہ ہو گیا اندر بارگاہ کے آیا دیکھا تمام سردار وزیر مشیر پتھر کے پتلے بنے ہوئے کھڑے ہین ایک
سمت شاہزادے کو دیکھا گرد سردار بیچ مین وہ شہریار پتھر کا بنا کھڑا ہے آنکھین گردش کر رہی ہین یہ
دیکھکر برق ثانی دوڑکر لپٹ گیا پکارتا تھا کہ اے گل گلزار صاحبقرانی وا ے یوسف ثانی کس حال مین آپکو
پاتا ہون آپ کو اس حال مین دیکھکر بہت گھبراتا ہون دو ہی دن مین کیا قیامت برپا ہوئی کون ظالم یہ
کام کر گیا شاہزادے کی آنکھون سے آنسو جاری ہین آنکھین دونون گردش کر رہی ہین کچھ شاہزادہ اشارے
کرتا ہے برق ثانی رو رہا ہے کہتا ہے یہ اشارے میری سمجھ مین نہین آتے زبان کو کس نے آپ کی بند کیا کسنے

دردمند کیا یہ حرکت کرنے والا کہان گیا سارا شہر ایک ہی حالت مین ہے کیونکر آپ سے کلام کرون کیونکر احوال معلوم ہو شاہزادہ کچھ جواب نہین دیتا آنکھون سے آنسو جاری ہین اشارہ کرتا ہے کہ زبان سے نہین بولا جاتا ہے اور زبان سے کچھ نہین نکلتا کیونکر جواب دون ان اشارون کو برق ثانی سمجھا کہ ابر سیاہ پیدا ہوا رعد کی گرج برق کی چمک وہ ابر اڑا ہوا اسی طرف آتا ہے برق ثانی ایک گوشے مین چھپ گیا دیکھا ابر آکے ٹھہرا اُس ابر سے ایک ساحرہ پیدا ہوئی قریب شاہزادے کے آئی پکار کر آواز دی ارے تیرے پاس کون آیا تھا کوئی تجھسے باتین کر رہا تھا میرے سحر نے مجھکو خبر دی کچھ احوال نہین کھلتا ہر طرف ڈھونڈھا جب کسی کو نہ پایا تو خسرو کو اٹھالیا اڑ در پرڈال کے چلی برق ثانی نے اسکا تعاقب کیا چاہا اس ساحرہ کے پیچھے جاؤن تھوڑے ہی عرصے مین ابر بلند ہوا برق ثانی تھوڑی دور گیا تھا کہ ابر نگاہون سے مخفی ہوا برق ثانی اب تڑپ کے رہگیا حیران ہے کہ یہ ساحرہ کون تھی اسی نے سارے شہر کو پتھر کا کیا نہین معلوم شاہزادے کو کہان لیگئی برق ثانی جنگل مین مارا مارا پھر رہا ہے حال اسکا عرض کیا جائیگا کہ برق ثانی کہان پہونچتا ہے لیکن آفتاب گرمخو خسرو کو لیے ہوے باغ ویران مین آئی عشرت جادو حاضر ہوا کہا حضور سب سامان قتل تیار ہے دار بھی موجود ہے اس سردار کے واسطے جلاد بھی موجود ہے جس حسرت سے چاہیے اس سردار کو قتل کیجیے غلام قتل کرنیکو موجود ہے لیکن آفتاب جب قہر شنکل کو دیکھتی ہے دوڑ کر قبر سے لپٹ جاتی ہے پکارتی ہے ای عاشق صادق تیرے مرنے سے مین بیوہ کہلاؤن گی تجھکو تلاش کرنے کہان جاؤن گی قاتل کو تیرے تیری جوانی پر رحم نہ آیا ایسی تصویر کو صفحۂ ہستی سے مٹایا اب دوسری صورت عرض کرتا ہون کہ یہان باغ ویران مین قبرستان ساحران ہے عشرت دمبدم آفتاب کو سمجھاتا ہے آفتاب نہین قبول کرتی دمبدم بیتابی بڑھتی جاتی ہے شاہزادہ مسلسل و مطوق سامنے بیٹھا ہے اور مثل ابر نیسان کے آنکھون سے آنسو دمبدم جاری آفتاب طلسم آفتاب نگار مین رہتی ہے وہان کی بادشاہ ہے دوسرا شہر یہان سے قریب بیس بائیس کوس کے ہے کہ اُسے شہر یاقوت نگار کہتے ہین یاقوت سرخ پوش بہن اسکی اُس شہر کی بادشاہ ہے یکایک یاقوت کو خبر پہونچی کہ شنکل مارا گیا آفتاب قاتل کو گرفتار کرکے باغ ویران مین لیگئی ہے گھبرا کے ملازمون سے کہا صاحبو بڑا غضب ہوا میرے بہنوئی صاحب مارے گئے بہن بیوہ ہوئی باغ ویران مین گئی ہے مین جاکر پرسا تو دے آؤن یہ کہکے تخت پر سوار ہوئی دختر بلند اختر اسکی کہ کوچۂ سحر و ساحری سے بالکل نابلد ہے مان کے رونیکی

آواز سنکر اپنے قصر سے نکل آئی کہا کیون مادر مہربان خیر تو ہے کیون آپ روتی ہین **یاقوت** نے کہا بیٹا غضب ہوا **شنگل** قتل ہوگیا بہن بیوہ ہوئی باغ ویران ہین گئی ہے ایسا نہو اپنے تئین ہلاک کرے چلکر اسکو پرسا دون مین جاتی ہون صبر کی باتین سمجھاؤن یہ کہکے تخت پر سوار ہونے لگی **مرجان نیلم پوش** نے کہا مین بھی ساتھ چلونگی خالہ امان کو سمجھاؤنگی **یاقوت** نے کہا ہان ای فرزند چلنا ضرور ہے وہ مصیبت بہن پر پڑی کہ جسکا انجام مشکل ہے کیا کہکے اسکو سمجھائین **شنگل** ایسا جوان چاہنے والا بات کا بنا ہنے والا کہان ممکن ہوگا **یاقوت و نیلم** سوار ہو کے چلین چند کنیزین بھی ساتھ ہوئین تخت اڑاتی ہوئی **یاقوت** چلی اسوقت آکر پہونچی کہ **آفتاب** نے روتے روتے قبر سے **شنگل** کی اٹھکر تیغہ کھینچا طرف **خسرو شیر دل** کے چلی کہ قتل کرون **عشرت** نے ہاتھ پکڑ لیا کہا ای ملکۂ عالم غلام تو برائے قتل حاضر ہے آپ کیون تکلیف فرماتی ہین **آفتاب** نہین مانتی کہتی ہے مجھے چھوڑ دے کہ مین اس ظالم کی آنکھین نکالون تلوون سے ملون کہ ذرا قلب کو تسکین ہو اس ظالم نے میرا گھر ویران کیا **عشرت** نے سمجھا کر تلوار ہاتھ سے لی خود آمادۂ قتل ہوا ہے کہ رہا ہے ای ملکۂ عالم حکم دیجیے کہ سر اسکا کاٹ کے آنکھین نکالون آپ کے تلوون سے ملون کہ کچھ تو آپ کو تسکین ہو اس ظالم نے جو ظلم کیا کچھ تو اسکا بدلہ پائے لیکن مین حیران ہون کہ اس چھوٹے سے قد کے آدمی نے اتنے بڑے دیو خصال کو کیونکر مارا اسنے اسکی ضرب کیونکر کھائی **آفتاب** کہتی ہے ای **عشرت** جوان رعنا قد آور زورون مین بھرا ہوا پہلوان یگانہ **سامری و جمشید** نے پسند کیا کہ ہماری خدمت مین حاضر رہے ملک الموت کو نہ بھیجتے تو یہ کیا کر سکتا تھا اب سوائے صبر کے کوئی چارہ نہین ہے شاید **سامری** کو رحم آئے پھر اسکو دنیا مین بھیجدین یہ ذکر تھا کہ ابر سرخ نمایان ہوا **آفتاب** ابر کو دیکھکر رونے لگی کہا لو ای **عشرت** غضب ہوا ہمشیرہ صاحبہ آتی ہین بہنوئی سے بڑی محبت کرتی تھین پہر بھرا کیلے مکان مین اسکے ساتھ ہنسی دلگی رہتی تھی وہ اپنا حال بہت ابتر کرے گی ہاے اسکو کیا کہکے سمجھاؤنگی یہ ذکر تھا کہ وہ ابر پھٹا دیکھا **یاقوت جادو** پہلو مین **مرجان نیلم پوش** آنکھون سے آنسو بہتے ہوئے تخت زمین پر آیا **یاقوت** نے پکار کر آواز دی کیون بہن میرے بہنوئی کو کیا کیا **آفتاب** نے سر پیٹ کے جواب دیا بہن انکو **سامری و جمشید** نے پسند کیا اپنی خدمت مین بلا لیا مجھے بیوہ کر دیا تمھارے بہنوئی کو کہان سے لاؤن ایسے چاند کے ٹکڑے کو پیوند خاک کیا دونون بہنین مل کر رونے لگین

یاقوت نے کہا ارے اُسکا قاتل کہان ہی اُسکو بلاؤ کہ مین اُسکو قتل کرون دل کا حوصلہ نکالون کس طرح کا آدمی ہی آفتاب نے کہا ای عشرت اُس متقی کو لاؤ بہن کو اُسکی صورت دکھاؤ چند کنیزین دوڑین خسرو شیردل کو کشان کشان لائین مرجان نے سر اُٹھا کے دیکھا ایک لڑکا کمسن آفتاب جمال خورشید مثال سروقد خورشید خد آنکھین نرگس شہلا زلفین عنبرین کو پیچ و تاب حلقون مین دل عاشقان پھنسے ہوے زیور آہن پہنے ہوے اُدھر سے خسرو کی نگاہ پڑی دیکھا ایک نازنین حور مثال پری جمال قد نخل باغ رعنائی عارضون کی زیبائی بہ قول شاعر

نظم

آنکھ ملکر کے جو دیکھا تو ہی ایک بادلہ پوش
حسن ایسا کہ جسے دیکھ مہ چار دہم
چہرے مین ایسی ہی گرمی کہ شب و روز جسے
جعد وہ قہر کہ گتھنے مین ہو جسکی ہر لہر
ناگنی پیچ مین آ سکے نہ مانگے پانی
زلفین یون بکھری ہوئی چہرہ پہ مانگین تھین دل
رنج بھی قصد رکھے ڈالدے تو ہاتھ اسپر

غرق دریاے جواہر مین ہی وہ پانون تلک
پک بپک دیکھے تو یک چند ہی رہجاے جھجک
یاد کرتی ہی رہے دامن مژگان کی جھپک
گھر ڈبو دینے کو اُس شاخ کے دریاے اٹک
کیل جائے وہین کالا جو ڈسے اُسکی لٹک
جسطرح ایک کھلونے پہ ہٹین دو بالک
لنگ کے جی مین بھی آجائے کہ لے بھاگ اُچک

سراپا خوب محبوب مرغوب حسین جمیل سینہ پر اُبھار سرو مین پھل لگے یا حباب دریاے نور یا دو نقابدار سرکش اپنی اکڑ و مٹر و رمین مجرم اس راز سے خوب محرم ہی چڑیا بنائی ہی کہ شہباز نظر کو شکار کرے کبک رفتار شیرین گفتار عنبرین موخال ہندو چشم جادو خو شرو فرد بہر خندہ گر لب برانگیختے + نمک بر دل خستگان ریختے + دونون کی آنکھین چار ہوئین برچھیان دل و جگر کے پار ہوئین شاہزادہ لہرایا سرزنجیر پر سر رکھ لیا آنکھون مین آنسو بھر آئے دزدیدہ نگاہ سے دیکھ رہے ہین لیکن ملکہ مرجان نیلم پوش جمال بے مثال شاہزادہ دیکھکر مثل بید کانپی چاہا کہ رونہ رک سکی بے اختیار لہرا کے گری بیہوش ہوئی دانت بیٹھ گئے چہرہ اُداس مُنھ پر ہوائیان اُڑنے لگین یاقوت نے جو بیٹی کا یہ حال دیکھا کنیزون سے کہا ارے اِسکو سنبھالو یہ کیا ہوگیا کنیزون نے دوڑ کر گلاب کیوڑہ بید مشک چہرے پر چھڑکا تلوے سہلائے ملکہ نے آنکھ کھولی آفتاب نے پوچھا کیون ای نور نظر مزاج کیسا ہی کیا کیفیت ہی مرجان نیلم پوش حیران حیران چہار جانب دیکھ رہی ہی کچھ جواب نہین دیتی ہی ایک کنیز نے کہا واری قیدی کو دیکھکر ملکہ کا یہ حال ہوا ہتھکڑیان بیڑیان پہنے

ہوئے آمادۂ مرگ و مہیائے قضا اسطرح پر ملکہ نے کبھی کسی کو نہ دیکھا ہوگا یہ بہلو ملکہ کو ملا یہی جواب دیا کہ خالہ امان مین نے کبھی کسی کو اس حال سے نہ دیکھا تھا اس حال خراب مین جو قیدی کو دیکھا ہاتھ پانوٗن سن ہو گئے مجھکو غش آگیا ضبط نہو سکا یہ کہکے سر جھکالیا نگاہ محبت سے شاہزادہ کو دیکھ رہی ہی یاقوت آفتاب کو سمجھا رہی ہی کہ بہن اب صبر کرو دل پر جبر کرو سامری وجمشید نے تمھارے شوہر کو پسند کیا اپنی خدمت مین بلالیا اب اس دشمن کو قتل کرو مین اپنے ہاتھ سے قتل کرون بہنوئی کے خون کا بدلہ لون آفتاب کہتی ہی مین قتل کرون عشرت دونون کو روک رہا ہی کہنا ہی تامل فرمائیے غلام تو حاضر ہی ایک ہاتھ مین سر کو تن سے جدا کرون یہ مصیبت شاہزادے کی دیکھکر مرجان گھبرا رہی ہی حیران ہی کہ اس شیر کو کیونکر بچاؤن افسوس ہی ایسے پر طبیعت مائل ہوئی تیغ ابرو کی گھائل ہوئی کہ جو آفتاب لب بام چراغ سحری ہو رہا ہی اُسکا خدا اے نادیدہ اُسکو بچائے اس آفت سے چھڑائے رنج وغم اسکو خدا نہ دکھائے اپنی تو یہ کیفیت ہی نظم

تجھے جس گھڑی ای صنم دیکھتے ہین	جھگڑا خدائی کا ہم دیکھتے ہین
اسی واسطے تجھکو کم دیکھتے ہین	ابھی دل ترا یار ہم دیکھتے ہین
عدم عین ہستی اُنھین کو ہوا ہی	جو ہستی کو اپنی عدم دیکھتے ہین
خدائی کا احوال ظاہر ہی دل سے	کب اُسکو کم از جام جم دیکھتے ہین
اگر زندگی ہی تو چل کر حسن ہم	ان آنکھون سے اُن کے قدم دیکھتے ہین

آنکھون سے آنسو جاری دل سے بیقراری طرف آسمان کے دیکھکر دعائین مانگ رہی ہی کہ ای خدائے نادیدہ اس شیر کو ان ظالمون کے ہاتھ سے بچالے عجب بلا مین مبتلا ہی دیکھین کیونکر بچے سب یہی چاہتے ہین کہ قتل کرین تو چاہیے تو بچ جائے تو اگر چاہے تو سامان نکل آئے اور کوئی ظاہرا صورت معلوم نہین ہوتی ہی تو اس شیر کو بچالے نظم

خداست مونس وغمخوار وہمدم ودمساز	خداست واقف حال وخداست محرم راز
خدا نمود بدرویش دراجابت باز	ہر آنکہ دست دعا پیش حق نمود دراز
فروغ خوبی گل درچمن دوبالا گشت	چو گشت قمری وبلبل دران بلند آواز
خدا نبود اگر ناخدا بہ کشتی نوح	چگونہ زان ہمہ طوفان نجات یافت جہاز
بعجز والفت واخلاص وبندگی گردو	بہ بندگان خدا بندۂ خدا ممتاز

اے رحیم و کریم اس شہزادے کو ان ظالمون کے ہاتھ سے بچانے قتل سے نجات دے ایسا نہو یہ سب ظالم ملکر اسکو قتل کرین کوئی کلمہ خیر بھی بولنے والا نہین کون بچنے کی صورت ہی تو رحیم و کریم بندہ نواز ہی غریبونکا کارساز ہی کہ آسمان پر ابر سیاہ اٹھا اُس ابر کو دیکھکر آفتاب و یاقوت کھڑی ہوگئین کہنے لگین جلدہ آتی ہین وہ ابر آکر پھٹا دیکھا ایک ساحرہ بہ صورت مہیب بہ شکل عجیب تخت پر سوار بسبب کبر سنی سر پر بال ندارد تہمد کھاروے کی باندھے ہوے اسباب سحر کی جھولی بائین ہاتھ پر زمین پر آکے اتری شاہزادے کو زیر تیغ دیکھکر عشرت کو منع کیا ایک طمانچہ بھی مار دیا کہا او چھیا کیا کرتا ہی ارے یہ سال آخر طلسم آفتاب نگار ہی سب کاہن نجومی کہتے ہین کہ یہ طلسم کشاے اصلی ہی اب مذہب ہمارا بدل جائیگا ساحرون کی تباہی بربادی مسلمانون کی شادی احتیاط مناسب ہی او آفتاب و یاقوت اندر صندوقچہ طلسم کے قیدی کو لے آئی چاہتی ہی قتل کرے فوراً فتور برپا ہوگا طلسم مین آگ لگ جائیگی یہ وہ زمانہ ہی کہ دوست دشمن ہون اس ظالم کی شراکت کرین تحفہ جات گھر سے نکلین احتیاط کا وقت ہی بعد چھ مہینے کے یہ قتل ہوگا کیون اے یاقوت تو اس چھوکری کو کیون ساتھ لائی کمسن اُسنے یہ معرکے کہان دیکھے یہ کہکے مرجان کو گلے سے لگایا کہا بیٹا کیون مزاج کیسا ہی ارے یاقوت دیکھتی ہی بیکر جادو اسکا نام ہی بزرگ طلسم سب اسکو یہ بزرگی مانتے ہین گلے مین ایک تختی بھی ڈالے ہوے ہی مثل برق کے تڑپ رہی ہی یاقوت اور آفتاب کو خوب سمجھایا کہا ارے یاقوت یہ بھی تو نے دیکھا کہ چھوکری کا رنگ روپ تک اُڑ گیا کیسی پریشان بیٹھی ہی ایسے مقام پر کوئی نادانون کو لاتا ہی ایسا نہو دشمنون کا دم نکلجاے بس اپنے اپنے مکان پر جاؤ اور اے یاقوت علم نجوم خبر دیتا ہی کہ تیرے گھر سے اور تیرے ملک سے فتور برپا ہوگا تو جاکر شہر کو نظر مردم سے مخفی کر کہ شہر سے کوئی نکلنے نہ پائے غیر آدمی شہر مین نہ آئے یاقوت نے کہا ایسا ہی ہوگا آفتاب سے کہا طلسم مین جاؤ اے عشرت جادو قاتل شنکل کو با احتیاط قید کرو بخوبی حفاظت کرنا کوئی غیر اس باغ مین نہ آنے پائے نہایت تکلف سے حفاظت کرنا صاف صاف سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ یہ جوان فتاح طلسم آفتاب نگار ہی پوجے پاٹ کی زیادتی رہے کوہ ہفت صورت پر تصویر خداوند ہی اُسکا پوجا پاٹ زیادہ ہو بخوبی سبکو سمجھایا عشرت جادو کشان کشان خسرو کو لایا ایک چبوترے پر بٹھایا ایک گولہ مارا کہ گرد آگ ہوگئی ہتھکڑیان بیڑیان دہکنے لگین شاہزادے کی بیقراری یاقوت جادو مرجان کو ساتھ لیکر طرف اپنے

شہر کے چلی آفتاب طرف طلسم آفتاب نگار کے گئی پیکر جادو طرف اپنے قصر کے گئی یاقوت جو مرجان کو ساتھ لیکر تخت پر بلند ہوئی مرجان پلٹ پلٹ کے شاہزادے کو دیکھتی ہی نہایت پریشان دل سے کہتی ہے کہ ہاے مرجان کیا تدبیر کرون کہ اس آگ سے شاہزادے کو بچاؤن یہ پروردۂ ناز و نعم ہی یہ ہیچ رنج و الم دیکھیے انجام کیا ہو جب باغ نظرون سے چھٹی ہوا وحشت اور بڑھی پریشان آنکھوں مین آنسو بھر آتے ہین دل طرف پروردگار کے رجوع دعائین مانگتی ہوئی مان کے ساتھ قلعے مین آئی اُس قلعے کا قلعہ یاقوت نگار نام ہے یاقوت نے آتے ہی حکم دیا کوئی شہر سے نہ نکلے نہ باہر سے کوئی اندر آنے پائے خود کھڑے ہو کے سحر کیا کہ قلعہ نظر مردم سے غائب ہوگیا گرد غبار اُڑنے لگا یہ تدبیر کرکے یاقوت اندر آئی یہ تو اپنے مکان مین بیٹھی لیکن مرجان بیتاب بیقرار اپنے مقام پر آئی ایک کمرے مین بیٹھکر رونے لگی اُس کی وزیرزادی گلپوش اُسنے جو دیکھا کہ ملکہ کمرے مین بیٹھی ہوئی رو رہی ہین آکے بلائین لین کہا کیون واری خیر تو ہی ملکہ نے کہا سر مین خلل ہی بیٹھے اچھیکا کیا حال بیان کرین وزیرزادی نے عرض کی جب سے حضور باغ ویران سے پلٹین جب سے آپ بے لطف ہو رہی ہین نام باغ ویران سُنکر اسقدر مرجان روئی کہ ہچکی لگ گئی وزیرزادی نے عرض کی کہ واری اپنے کو سنبھالیے کنیز تسکین دینے آئی ہی نہ کہ اور غم و الم زیادہ ہو حضور اسقدر بیقرار ہین کہ کلام کرنکی طاقت نہین اپنے کو ردکیے لونڈی سے مفصل حال کہیے کچھ تدبیر بتایئے دل بہلائیے ہر چند کہ لونڈی سمجھ گئی ہی لیکن بسبب خوف سرکاری کہہ نہین سکتی ملکہ نے گلے مین ہاتھ ڈالدئے کہا میری اچھی وزیرزادی جو سمجھی ہو بیان کرو وزیرزادی نے عرض کی حضور فرزند صاحبقران پر مائل ہین مین نے وہین دیکھا تھا کہ حضور متغیر ہوئین یہ جو وزیرزادی نے کہا ملکہ نے کہا تیرا کہنا صحیح ہی لیکن کیا کرون مجھے اُس شاہزادے کے حال پر رحم آتا ہی ایسے جلیل کا فرزند اس مصیبت سے وہ چھوٹ جائے دوپہر کا مل اس مصیبت مین گذرے کہ گرداگ بیچ مین وہ ماہ اوج صاحبقرانی جب تخت بلند ہوا تو مین نے پلٹ کے دیکھا تھا کہ چہرہ سُرخ ہوگیا تھا ہتھکڑیان بیڑیان دہکنے لگین یقین ہی پہر دوپہر مین دشمن ہلاک ہو جائینگے یہ صدمہ نہ اُٹھیگا کیا تدبیر کرون کیونکر اے وزیرزادی کیونکر اُن تک پہونچون وزیرزادی نے کہا واری ایک تدبیر ہی جو ہوسکے آپ کی نوادی صاحبہ جو بزرگ طلسم ہین اُنکے گلے مین جو تختی پڑی ہی اگر وہ آپ کے قبضے مین آئے اور اُس شاہزادے تک پہونچے تو رہائی پائین ملکہ نے گلے مین وزیرزادی کے

ہاتھ ڈالدیے کہا میری اچھی وزیرزادی مجھے سحر سے اڑا کے وہان لے چلیگی مین ابھی جا کے لوح محفوظ
لاتی ہون مجھکو لے چل وزیرزادی نے کہا لونڈی لے چلیگی یہ سنتے ہی ملکہ مرجان اٹھین چند کنیزون
سے کہا مجھکو پاس جدہ کے لے چلو مین نے ان کے مقدمہ مین خواب پریشان دیکھا ہے جا کے
اپنی دادی کی خبر لون یہ کہکے تخت پر سوار ہوئین وزیرزادی سے کہا لو تم بھی چلو وزیرزادی کو
بھی لیا تخت اڑتا ہوا چلا پیکر جادو بیٹھی ہوئی ہے ذکر طلسم کشا کا ہو رہا ہے کہ آسمان سے ملکہ مرجان کا تخت
آکر پہونچا پیکر نے ہاتھ بڑھا دئیے پکار کر آواز دی ارے میری مرجان رات کو آنے کا کیا باعث
کہا دادی امان نہین سوتی تھی آپ کے مقدمہ مین خواب پریشان دیکھا ایسی گھبرائی کہ دوڑی
آئی دل کو آرام نہ ملا اب روح کو راحت ہوئی کہ آپ کو بہ خیر و عافیت دیکھا پیکر نے گود مین
لیکر مرجان کو زانو پر بٹھا لیا پیشانی پر بوسے دیے کہا میری چاہنے والی مجھکو دیکھنے آئی اے بیٹا صاف
صاف کتاب مین لکھا ہے کہ اسیر حمزہ چار دن قید نہ رہیگا ہمارے گھر کا کوئی مل جائیگا اسو جہ مین رہائی پائیگا
مرجان نے کہا دادی امان آپ کے گھر مین کون ایسا ہے پیکر نے کہا بیٹا جب خداوند کو منظور ہوتا ہے
تو اپنے ہاتھ پانوٗن دشمنی کرتے ہین ہزار طرح کے مجھکو خیال ہین بیٹا آج کل گھر سے نہ نکلا کر جمال فرزندان
حمزہ کے وہ ہین کہ دیکھنے والے مائل ہوتے ہین مرجان نے کہا دادی اور باتین کیجیے پیکر نے
دسترخوان بچھوایا کہا بیٹا مرجان تم بھی دو نوالے کھالو مرجان نے کہا مجھے بھوک نہین کھانا دیکھکر اور
دل بھر آیا جی مین کہتی ہے اس تسیر پر آب و دانہ بند مین کیا خاک پتھر کھاؤن لاکھ طرح پیکر نے کہا
مرجان نے قبول نہ کیا پیکر نے کھا کر دسترخوان اٹھوایا شراب پی جب نشہ ہوا کچھ گایا کی ہاتھ مرجان کا
پکڑ لیا کہا اے نور نظر چلو آرام کرو اب زیادہ جاگنا بہتر نہین مرجان ساتھ پیکر کے چھپر کھٹ پر آ کے بیٹھی
پیکر نشے مین ڈوبی ہوئی غافل سو رہی ہے مرجان چپکے سے اٹھی مقراض اپنے پاس سے نکالی ڈورا
لوح کا کاٹ لیا پہلو سے پیکر کے اٹھی آ کے وزیرزادی کو جگایا کہا بی اٹھو وزیرزادی نے آنکھ
کھولی دیکھا ملکہ مرجان لوح محفوظ لیے کھڑی ہین وزیرزادی گھبرا کے اٹھی کہا واری بڑا کمال کیا
مجھے اسکا گمان نہ تھا کہ ایسی گستاخی آپ سے ہوگی پیکر پڑی سو رہی ہے آپ لوح لے آئین صبح کو
جب لوح نہ پائیگی آفت برپا کرے گی اسکا بار سحر کون اٹھائیگا جلدی تخت تیار کیا تخت پر
مرجان نیلم پوش کو سوار کر کے لے بھاگی راہ مین تدبیرین ہوتی ہوئین کہ عشرت کو کیونکر

تسخیر کرین وزیرزادی نے کہا اسکی تدبیر مین کرونگی وہ مدت سے آپ کے نام پر جان دیتا ہی آپکو دیکھکر نہال ہو جائیگا میرے پاس انگوٹھی الماس کی ہی اُسی کو پیس کر اُسے کھلا دینگے مرجان کہتی ہو صرف مین بات کرلون اتنا پوچھون کہ اس قید مین آپ پر کیا گذری بس اور کوئی مطلب نہین یہ کہتی ہوئی باغ ویران مین پہونچی عشرت نے جو دور سے دیکھا آکے سلام کیا ہاتھ باندھے ہوے سامنے کھڑا ہی وزیرزادی نے آنکھ سے اشارہ کیا کہ ای عشرت تم اکثر ہمسے کہا کرتے تھے کہ ملکہ کو راضی کرو آج ہمارے پھندے مین آگئین اب راضی کرنا تمھارا کام ہی فرش بچھاؤ شراب وکباب لاؤ عشرت چاروں نہال ہو گیا جلدی سے فرش بچھایا گلابیان شراب کی لایا وزیرزادی نے فوراً نگینہ پیسا جام مین ملاکر عشرت کو دیا کہا لوای عشرت ملکہ تمھین جام عنایت فرماتی ہین عشرت خوش ہو گیا جام لیکر بے اندیشۂ انجام پی گیا جام کو پیتے ہی گھبرایا کہا ای گلپوش دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی گلپوش نے جواب دیا کہ ٹھکر ٹہلو ہو اُلگے شاید نشہ کم ہو جائے یہ کہتا ہوا اپنے مقام سے اُٹھا چاہا ٹہلون ہاتھ پانو مین سن سناہٹ ہوئی لڑکھڑا کر گرا گلپوش وزیرزادی نے نیمچہ کھینچا عشرت کا سر کاٹ لیا عشرت کا مرنا کر داُس بشاہزادہ کے جو آگ تھی وہ آگ دفع ہوئی ہتھکڑیان بیڑیان کٹ کے گرین خسرو اپنے مقام سے اُٹھے پاس ملکہ کے آئے ملکہ نے کہا آئیے بیٹھیے آپ کے واسطے یہ مصیبت اُٹھائی کہ عشرت کو مارا یہ لوح محفوظ لیجیے کوئی ساحر آپ پر ہاتھ نہ ڈال سکے گا سحر کسی کا تاثیر نہ کریگا لوح محفوظ خسرو نے گلے مین ڈالی وزیرزادی کچھ میوہ توڑکر لائی دونون شیدا ے یک دیگر نے بیٹھ کر کھایا اختلاط ظاہری ہونے لگے نرگس نے آنکھین بند کرلین سنبل کی پریشانی کہ عاشق ومعشوق ایک مقام پر بیٹھے ہین بیلا البیلا پن دکھا رہا ہی چنبیلی کے پھولونکی مہک طائرون کی چہکار طاؤس رقصان شبنم چاہتی ہی عاشق ومعشوق پر موتی نثار کرون اسوقت چمن مین عجب عالم ہی عاشق ومعشوق کے حالات سب دیکھ رہے ہین ہوا مستانہ وار لڑکھڑاتی ہی مستانی چال چل رہی ہی آہستہ آہستہ چلتی ہی کہ خاک نہ اُڑے رخ گل پر گرد بھی نہ پڑے نیچے چاندنی کے بیٹھے ہین عاشق ومعشوق بیٹھے ہوے مصروف عیش وعشرت ہین اور لاشہ عشرت ایک جانب پڑا ہی وزیرزادی منھ پھیرے بیٹھی ہی باہین گلون مین دونون مبہوت محبت آپس مین ساز ونیاز ہو رہے ہین فلک کو رشک آیا کہ عاشق ومعشوق ایک مقام پر بیٹھے ہین وہان پیکر سو کر اُٹھی کچھ خیال بھی نہ کیا رفع حاجت کو گئی حوض پر آکے اطمینان سے بیٹھی منھ دھونے لگی اسوقت

خیال آیا کہ لوح محفوظ کیا ہوئی کنیزون کو بلوایا ایک ایک سے پوچھتی ہی ارے بتلاؤ لوح محفوظ کیا ہوئی آخر کہان گئی کنیزین ہاتھ باندھے کھڑی ہین کہ واری ہم نہین جانتے ہم آپ کے پلنگ کے پاس بھی نہین آئے ہم نہین جانتے ہین دو چار کو جب اُسنے مارا ایک نے اُس مین سے کہا واری آپ کی صاحبزادی بی مرجان نیلم پوش رات ہی کو آئین رات ہی کو چلی گئین یہ سُن کر پیکر گھبرائی اُٹھکر بارہ دری مین آئی آفتاب کو دیکھا از روے علم نجوم دریافت ہوا کہ مرجان نیلم پوش لوح لیگئی باغ مین شاہزادے سے باتین کر رہی ہی یہ دیکھکر اُسنے دستک دی شیر گوشہ باغ سے ٹہلتا ہوا سامنے آیا پیکر ہزبر سحر پر سوار ہوئی بہ قہر و غضب تمام چلی اُسوقت پہونچی کہ ملکہ مرجان گود مین شاہزادے کی بیٹھی ہین باہین گلے مین پڑی ہین اُسنے وہین سے نعرہ کیا منم پیکر جادو اوگیسو بریدہ دھگڑے کو لیکر بیٹھی ہی کچھ میرا خوف نکیا لوح محفوظ لے آئی مرجان تو خوف سے کانپنے لگی شاہزادہ تیغہ پکڑ کے اُٹھا للکارا کہ او فاحشہ کیا بکتی ہی اپنی جان بچا پیکر نے گولہ مارا شاہزادے نے تختی چمکائی گولہ پھٹ کر غائب ہوا اب تلوار کھینچکر جا پڑی ایک ہاتھ تلوار کا مارا خسرو شیر دل نے جمکر اُسی مقام پر کھڑے ہو کے تلوار کو تلوار پر روکا اُلجھا دے سے ہاتھ نکال کر وار کیا پیکر جادو نے سحر کے زور مین حفاظت بھی نہ کی بس تلوار اُسکے سر پر پڑی کہ زخم کاری سر پر آیا کہ سر سے قطرے خون کے ٹپکنے لگے اپنے کو زمین پر گرا دیا تڑپ کے پیچھے ہٹی آواز دی او متفنی تو اس لائق ہوا کہ ہمارے مقابلہ مین آیا یہ صدقہ مرجان کا ہی او مرجان دیکھ تو تیرے ساتھ کیا کرتی ہون شاہزادہ تیغہ خون آلود لیکر دوڑا اب پیکر پیچھے ہٹی شاہزادہ چاہتا ہی اس کے پاس جاؤن مرجان الگ کھڑی ہی جب شاہزادہ دور نکل آیا مرجان سے الگ ہوا پیکر نے جست جو کی برابر مرجان کے پہونچی مرجان کی کلائی پکڑی ایک جھٹکا مارا کہ او گیسو بریدہ اب کہان جائیگی تجھکو بیچل کے ابھی جلاد دونگی مرجان نے پکار کر آواز دی ای شہریار کنیز رخصت ہوتی ہی مزار غریبان پر آئیے گا فاتحہ خیر سے فراموش نہ فرمائیے گا ورنہ قبر مین روح تڑپے گی لپٹ ہماری زمین سے نہ لگے گی پیکر نے گردن ملکہ مرجان کی پکڑی لیکر بلند ہوئی شاہزادے نے دیکھا مرجان لٹکتی ہوئی جاتی ہی چہرے پر ہوائیان اُڑتی ہوئین آنکھون مین حلقے چہرے پر زردی اشک حسرت ٹپک رہے ہین بھی پکار لی ہی اس کنیز کو گوشہ خاطر سے فراموش نہ فرمائیے گا ہم کو یہ ظالم زندہ نہ چھوڑے گی نہین معلوم کیا حال کرے گی اگر آپ کے ہاتھ سے دفن وکفن ہوتا تو البتہ مسلمان کہلاتی حسرت و یاس لیکر جاتے ہین آپ کا نام لیکر بیقرار

ہوے جاتے ہین کیونکر تسکین ہو یہ کہتے کہتے جب مخفی ہونے لگی تو شاہزادے نے پکار کر کہا ای پیکر جادو
قسم ہے تجھے روح سامری وجمشید کی تیرا مطلب یہی ہے کہ میرے پاس لوح نہ رہے لوح محفوظ لے مگر
اس کشتۂ حسرت و یاس کو چھوڑ دے مرجان نے آواز دی ایسا ارادہ نہ کیجیے کا سرکار کو گرفتار کریگی
پھر میری گرفتاری کا افسوس نہ کیجیے یہ کہتی ہوئی نظرون سے مخفی ہوئی شاہزادہ دیوانہ ہوگیا درختون سے
سر ٹکراتا ہے کبھی پکارتا ہے اے جان جہان اے آرام دل مشتاقان و اے راحت دہ دل عاشقان ہائے تمپر
کیا گذری عین وقت پر فلک نے تم سے جدا کیا وزیرزادی نے کہا مین جاکر خبر لاؤن صورت بدل کے
چلی پیکر لیے ہوے مرجان کو قلعہ یاقوت نگار مین آئی یاقوت جادو نے بیٹی کو جو اس حال مین دیکھا
گھبرا گئی کہا کیون اے جدہ اسنے کیا خطا کی کہا ارے یاقوت جادو اسنے غضب کیا لوح محفوظ میرے
گلے سے اتار لیگئی کتاب مین مین نے دیکھا تھا کہ یہ تحفہ تیرے پاس سے نکل جائیگا مین حیران تھی
کنیزون پر گمان تھا یہ نہ سمجھی تھی کہ مار آستین گرگ بغل پیدا ہوگا مین اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوئی اگر زمین
پر نہ گرا دیتی تو ایک ہی تلوار مین خاتمہ ہوا تھا ایسا جری بہادر جسنے شنکل کو مارا ساحرون کے سحر
سے ناچار تھا اب اُسکے پاس لوح محفوظ پہونچی ہم لوگون سے برابر مقابلے کریگا اب مین
اسکو سزا دونگی یا اس کو سمجھاؤ کہ توبہ کرے نام اُسکا نہ لے خیر جو کیا وہ کیا کوئی فقرہ دے کے لوح
لینگے یا لشکرکشی کرکے بلوہ کرینگے یاقوت نے مرجان کو پیکر سے لیا تنہائی مین لاکر کہا کیون بیٹا
یہ کیا کیا ہم سب کے قتل پر کمر باندھی ایسا زبردست کہ شنکل ایسے جوان کے بیک ضرب شمشیر دو ٹکڑے
کیے اب اُسکو لوح ملگئی یہ قول جدہ ہملوگون سے برابر لڑیگا سحر تاثیر نہ کریگا تو ہم لوگ کیا کرینگے خیر
جو گذرا وہ گذرا دادی کے سامنے توبہ کرو خطا معاف کراؤ یہ سنکر مرجان نے کہا اے مادر مہربان
ہمین اب آپ سے کیا واسطہ سامری وجمشید پر اب ہمنے لعنت کی دین خدا سے برحق کا اختیار کیا
یہ قول شاہزادۂ والاقدر سامری وجمشید انسان تھے آخر حسرت لیکر پردۂ دنیا سے گئے شیاطین
مین ملے ابلیسون کو سجدہ کیا کرنا بس مین نے اُن پر لعنت کی یہ سُنکر یاقوت بہت جھلائی کہا لو اور
حضرت دیکھیے یہ لوٹا الٹا مجھکو سمجھاتی ہے دلیلین یاد کرکے آئی ہے اب جدہ کو اختیار ہے یاقوت نے پلٹ کر
پیکر سے سب حال بیان کیا کہا وہ مبہوت ہے جو جواب دیتی ہے ہمارے مزاج کے خلاف ہوتا ہے
جی چاہتا ہے اپنی اُسکی جان ایک کرون اب آپ کو اختیار ہے پیکر جادو نے کہا لیجا کر قید کرو

شہر مین ڈھنڈھورا پٹے صبح کو اِسکو آگ پر رکھکے جلادونگی رات بھر میدان خونی کے تیاری ہو صبح کو
سب شہر والے آکر جمع ہون کہ مین نے جب اپنی پوتی کے ساتھ یہ کیا تو اور جو کوئی طلسم کشا سے
میل کریگا اُسکا اس سے بدتر حال ہوگا اور ہر ایک کو عبرت ہو اگر اِسکو سزا نہوئی تو لوگون کو حوصلہ پیدا
ہوگا مین یہ نہین چاہتی اب تدبیر معقول چاہیے ساحر اسی فکر مین نکلے ہین کہ جسطرح بنے لوح محفوظ اس
سے لائین مین دم بھر مین مٹا دونگی ملکہ مرجان کو ایک قصر مین قید کیا یہ یوسف کنعان مصیبت اُس تہلکان
مین بند ہوئی مثل طائر نو گرفتار پھڑکتی تھی کبھی پکارتی تھی نہین معلوم اُس شہریار پر کیا گذری تنہا باغ مین
گھبراتے ہونگے اور بلبل کی آواز سُنکر مجھ سوختہ بخت کا نام لیکر چلاتے ہونگے ہمارا پیمانۂ عمر لبریز ہوا
گل راہی عدم ہونگے نہین معلوم شہریار کو خبر ہوا یا نہوا اس پھڑکن مین تڑپن مین مبتلا ہیکر اُس شب کو
اُسی شہر مین رہی محبت مین پوتی کی بقرار کنیزون کو مصاحبون کو بھیجا کہ جاکر سمجھاؤ عشق سے اُس
فتنہ انگیز کے توبہ کرے مین خطا معاف کردون ورنہ صبح کو جلادونگی کلیجے پر چھریان پھر گئی ضبط کرگئی
اس ظالم نے ہم سب کو قتل کرانا چاہا کچھ خیال گھر کا نہ کیا کنیزین سمجھاتی ہین وہان سے بے نیل مقصود واپس
آتی ہین جواب سخت پاتی ہین قید خانہ مین مبہوت بیٹھی ہے جس کنیز نے جاکے سمجھایا جواب نہ پایا دیکھا بیٹھی
ہوئی رو رہی ہے ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے پکار رہی ہے نظم

یا خدا روح قیس کا صدقہ
پئے سوز درون خستہ دلان
تیغ الفت سے رکھ جگر افگار
چمن یاس کی بہار ہو دل
وہ گل داغ ہو حوالۂ دل
مسکن عشق فتنہ پرور ہو
زخمی ناز دلبری دل ہو
خرمن جان پہ برق یاس گرے
شادمانی سے دل رہے ناشاد
سرو کی طرح سے رہون آزاد
علم دیوانگی یہ شہرت پائے

دل مجروح قیس کا صدقہ
مرض الفت حبیب رہے
اور کچھ غم نہو بجز غم یار
دل مین ہو خون آرزو ہر دم
بلبلونکا سبق ہو نالۂ دل
سوزش غم سے داغ داغ ہو دل
مسکن جلوۂ پری دل ہو
ہو جنون زا مرا فسانۂ عشق
نامرادی ہو میری عین مراد
عالم علم عشق بازی ہون

بہر درد دل شکستہ دلان
زندگی بھر یہ غم نصیب رہے
داغ حسرت سے لالہ زار ہو دل
اشک غم سے کرون وضو ہر دم
دل غم و رنج و درد کا گھر ہو
خانۂ برق کا چراغ ہو دل
دل پہ کوہ غم ہراس گرے
داغ دل ہو چراغ خانۂ عشق
صفت بوے گل رہون برباد
مفتی علم جان گدازی ہون

درس وحشت کو روح مجنون آئے / کوہ غم وہ اٹھاؤن مین سر پر / روح فرہاد سے قدم آگے
کوہ رنج والم کی ہون فرہاد / روح مجنون کہے مبارک باد / بے حجابی ہر اشعار رہے
ننگ کے نام سے بھی عار رہے / رشک بانگ جرس ہو نالۂ زار / وحشیون کی ہون قافلہ سالار

جو کنیز آتی ہی ملکہ کو اس حال زار مین دیکھتی ہی پلٹ جاتی ہی اتنی نہین کسی کو مہلت ملتی کہ اُس بہوت عشق سے بات کرے کنیزین ناچار ہو کر پلٹ جاتی ہین اگر کسی نے جبر کرکے کچھ کلام کیا تو اس دیوانۂ شوق نے یہ جواب دیا کہ صاجواب اس کوچہ سے میرا نکلنا دشوار ہی دل مبتلاے فراق آتش شعلہ زن کا دل مشتاق مجھکو جلادے خاک کو باد فنا اُڑا دے تو بہت بہتر ہی کنیزین پلٹ آتی ہین کہتی ہین کہ جنون وہ جوش وخروش ہی کہ کبھی ایسا کسی عاشق کا نہین دیکھا خود خواہش کرتی ہین کہ مجھکو جلا دین خاک کو اُڑا دین ناگاہ شعلہ جوالہ ماہ تابان بہ صد عظم وشان داخل تنور مغرب ہوا چنگاریان جو ثوابت وسیارگان کی اُڑ رہی تھین وہ بھی موقوف ہوئین آمد شیر اعظم نے گرمی دکھائی پیکر جادو سوار ہو کی میدان مین آکر پہونچی لاکھون من لکڑیون کا انبار لگا ہی اُن لکڑیون پر رال وغیرہ ڈال رہے ہین تمام خلقت کا میدان مین ہجوم ہر طرف سے لوگ چلے آتے ہین آپس مین یہی چرچے ہین کہ دختر یاقوت مرجان ایسی حسین کو جلادینے کا ارادہ ہی دیکھیے کیا ہو ہر طرف یہی ہنگامہ ہی کہ دیکھیے وہ مہ جبین کیونکر بچے بعض کہتے ہین اُسنے بھی تو غضب کیا لوح محفوظ الیکر طلسم کشا کو دیدی عشرت ایسے ہوشیار جادوگر کو کیونکر قتل کیا بعض کہتے ہین کہ مرجان سحر بھی نہین جانتی ایک کہتا ہی اُسکی آنکھون مین سحر ہی باتون مین سحر ہی نہین معلوم کہ اُس کمبخت کو کیا فقرہ دیا کیا بات سنائی کہ وہ دیوانی ہوگئی جان دینا اُسنے گوارا کی یاقوت بھی مع اسی ہزار جادوگرون کے سوار ہو کے آئی دو بیٹیان کہ جو سحر مین طاق شہرۂ آفاق ہین وہ پہلو مین بیٹھی ہین نام پر مرجان کے طعن کرتی ہین کہتی ہین ای مادر مہربان افسوس ہی مرجان کو سحر سکھایا اگر سحر یاد کرتی تو سر تیے کو سامری وجمشید کے پہچانتی اب قیدخانے سے بلوائیے ہم جاکر اپنی بہن کو سمجھائین پیکر نے اشارہ کیا اُس قیدی کو زندانخانے سے لاؤ کنیزین گئین دیکھا اُسی طرح مرجان بیٹھی ہی کھانا بھی نہین کھایا سو دے مین یاد زلف عنبرین خسرو شیر دل کے پریشان آئینۂ رخسار پر حیرانی پکار رہی ہی اے شہریار یہ کنیز اپنی جان آپ پر نثار کرتی ہی میرے خون کا بدلہ ان ساحرون سے لیجیے گا نظم

غم فراق نے کیا حال کردیا دل کا / سنو تو عرض کرون تمسے ماجرا دل کا

کرے آدمی کو سرایت نشا رضا دل کا
بہت قریب جگر سے ہی فاصلا دل کا

ہم ابتدا ہی سے کہتے تھے یا الٰہی خیر
کہین نہ طول پکڑ جائے عارضا دل کا

ٹپک رہا ہی لہو مین مدتون سے پہاو پر
مسیح قابل نشتر ہی آبلا دل کا

نوائے چغد سے ہین گوش آشنا جنکے
خوش آئیگا نہ انھین زمزمعا دل کا

دوروزہ زندگی نہ جان سے کیا ہی تنگ
مجھے ہلاک کیا اسنے ہو برا دل کا

[illegible] عشق کا سالک ہو خضر راہ نہ ڈھونڈھ
لگائیگا تجھے ڈھرے پہ رہنما دل کا

ہر رنگ غنچہ پژمردہ منفعل ہی غریب
عجیب حال کیا تو نے بیوفا دل کا

بجز ترانہ نہین کرتا رجوع بندے سے
کیا ہی تجھ پہ مشکل مین بارا دل کا

دم اخیر ہی بیچارہ جان بلب ہی آج
معاف کیجیے اب تو کہا سنا دل کا

وہی ہوا جو لکھا تھا مرے مقدر مین
مجھے نہ یار سے شکوہ نہ کچھ گلا دل کا

نگفتنی ست چگویم چہ شرح حال کنم
نہین ہی قابل اظہار ماجرا دل کا

عیان ہو صورت شاہد جو چشم حق بین سے
کرے بغور جو غافل مشاہدا دل کا

وہی ہی مرشد کامل رہ حقیقت مین
خبر نہو تو کسی سے رہ آشنا دل کا

مکین ہی ایک ہی دونون مکان اسکے ہین
کرو نہ کعبے سے کم رند مرتبا دل کا

اشعار پڑھ رہی ہی چہرہ غصے سے سرخ آمادہ مرگ و مہیائے قضا مبتلائے جور و جفا ہر مرتبہ زنجیر ہلاتی ہی خانہ زنجیر مین غل ہوتا ہی کنیزون نے آکر قدمون کو بوسہ دیا کہا واری چلیے آپ کی دادی آپ کو بلاتی ہین مرجان نیلم پوش فوراً دامن جھاڑ کے اٹھی مبہوت بکتی ہوئی کہ ہم تو آگ مین جلائے جاینگے لیکن انشاءاللہ اسی مہینے کے اندر یہ سب ساحر جلائے جاینگے قتل ہونگے میرا خون رنگ لائیگا بالا بالا جائیگا ان ساحرون کو مزا دکھائیگا بیرون قلعہ آکر پہونچی صورت مرجان کی دیکھکر ایک ہنگامہ ہوا غیر بھی افسوس کر رہے تھے کف افسوس ملتے تھے ہر ایک کا قول تھا یارو یہ اپنے ہوش مین نہین ہی جوش عشق مین مبہوت دیکھو کیا باتین کہتی ہی ہیکر نے باواز بلند کہا کیون ای مرجان اب کیا کہتی ہی یہ سامنے لکڑیون کا انبار ہی اسپر بٹھا کے تجھے جلا دونگی اور تمام اہالی طلسم کو تیرا حال عبرت مآل دکھاؤنگی مرجان نے پکار کے آواز دی او حرامزادی تو نے مجھکو شاہزادے

سے جدا کیا اب اِس جبر کی خواہان ہی میرا خون تیری گردن پر رہا اُس شیر بیشۂ جرأت کو خدا سلامت رکھے طلسم کو شکست کریگا تمھارا خود سب کا قول ہی کہ یہ اصلی طلسم کشا ہی خدا اُسکو سلامت رکھے سطوت و صولت اُسکی بڑھائے طرف باغ ویران کے مُنھ کرکے آواز دی ای شہریار یہ کنیز زبردستی جان دیتی ہی میرے خون کا بدلا لیجیے گا اس پیکر حرام زادی کو کہ جسنے مجھکو آپ سے جدا کیا فوراً قتل کیجیے گا آپ کو خدا کے سپرد کیا دونون بہنین جو سحر مین طاق شہرۂ آفاق ہین یا تو پہلو مین یاقوت کے بیٹھی تھین پایتخت سے کو دین یہ کہتی ہوئی چلین کہ ہم اپنی بہن کو سمجھا ئینگے محبت سے اُس شیر کی ہم انکار کرا ئینگے یہ کہتی ہوئی قریب آئین کہا ہی حریق آتش اشتیاق وای غریق لجۂ فراق حقیقت مین ایسا عاشق مین کوئی مبہوت نہ ہوگا تو فخر مجنون و فرہاد ہوئی نل دمن کو بھلا دیا لیکن اب ہمارا کہنا مانو سامنے دادی کے توبہ کرو کہ تمھارے جرم سے درگذرے ہمارا کلیجہ جلتا ہی تمام عالم جمع ہی سب افسوس کر رہے ہین دوست دشمن مین ہی چرچا ہی کہ ایسا عاشق صادق ہماری نگاہ سے نہ گذرا تھا بڑی تمھاری تعریفین کر رہے ہین بس اب صبر کرو دل پر جبر کرو ان باتون کے کہنے سے کیا فائدہ سامنے بزرگ کے سر جھکاؤ یہ باتین زبان سے نہ نکالو یہ قول تیرا صادق ہی کہ تو دل و جان سے اُسپر عاشق ہی بے شک وہ شیر جرأت و شوکت مین بے مثل و بے نظیر ہی کیا تعجب ہی کہ طلسم کو فتح کرے لیکن اس طلسم مین بڑی آفتین ہین ہزارون قباحتین ہین خالہ امان صاحب جو بادشاہ طلسم ہین اُن کا سحر مین کون نظیر ہی اگر سحر کرین تو زمین کے طبقے آسمان پر پہونچائین دور انقلاب دکھائین کون اُن سے مقابلہ کر سکتا ہی کون اُنکے سحر کا جواب دیگا جب قلعے سے نکل کر سحر کرینگی آگ برساوینگی بس اب صبر کرو دادی کے سامنے چل کر سر جھکاؤ صاف صاف کہدو کہ ہمین خسرو شیر دل سے کچھ واسطہ نہین یہ سنکر **مرجان** نے کہا ہی بہن اب مین کیا انکار کرونگی آنکھون کے آگے تصویر خیالی اُس شیر کی پھر رہی ہی جی چاہتا ہی کہ جاکر آگ مین گرون اپنی تو یہ کیفیت ہی **نظم**

اُس فتنۂ دوران سے یکایک جو لڑی آنکھ	دل پھنس گیا آفت مین مصیبت مین پڑی آنکھ
پرتو سے بنا تارِ نگہ سلک گہر صاف	اُسکے دُر دندان سے کئی دن جو لڑی آنکھ
برسات مین وہ گھر سے مرے جا نہین سکتے	تھمتا ہی اگر مینھ تو لگاتی ہی جھڑی آنکھ
لائیگی کہان سے ترے چہرے کی شرارت	گو دیکھنے کو ہو گئی آہو کی بڑی آنکھ

یہ لخت جگر آنسے ہین پیہم دم گریہ	مژگان کو بنا دیتی ہی پھولون کی چھڑی آنکھ
اُس چشم کا نظارہ تو مشکل ہی **امانت**	نرگس سے لڑا دیجیے دو چار گھڑی آنکھ

یہ اشعار جو چلاکر **مرجان** نے پڑھے سننے والے رونے لگے مجمع مین غریو بلند ہوا ہر ایک کا قول تھا ایسے عاشقان صادق نگاہ سے نہ گذرے تھے اگر مجنون ہوتا تو اس عشق حقیقت کی داد دیتا فرہاد کو کیا لیاقت دمن و نل اسکے نخل عشق کی کوپل کون اس کو سمجھا ئے صاف صاف کہتی ہی بے شک اِس کا قتل ہونا غضب ہوگا **پیکر** نے پھر پکار کے پوچھا کیون **مرجان** کیا کہتی ہی **مرجان** نے آواز دی او لکاتہ مجھسے کیا پوچھتی ہی جو تیرے مزاج مین آئے۔ وہ کرس **پیکر** نے اپنی کنیزون کو اشارہ کیا اسکو لکڑیون پر بٹھا دو کنیزین کشان کشان لیچلین **مرجان** نے کہا مجھے چھوڑ دو مین آپ ان لکڑیون پر چڑھ جاؤن گی کنیزون نے چھوڑ الکڑیون کو طے کرکے سر پر انبار کے پہونچی ہاتھ اُٹھاکر کے دعائین مانگنے لگی **نظم**

ای محبت تجھے جنون کی قسم	قیس کے سر کی نل کے خونکی قسم	جان شیرین کوہ کن کے لیے
نالۂ بلبل چمن کے لیے	دل پروانہ کے لہو کے لیے	لالۂ باغ آرزو کے لیے
طوق قمری بے نوا کے لیے	کشش صدق کہربا کے لیے	بہر اندوہ وامق و عذرا
ہان زلیخا کی روح کا صدقا	پئے سوز درون کبک دری	شاخ دل ہو مری کبھی نہ ہری
جب تلک حسن کی بہار رہے	عشق پر جی مرا نثار رہے	وحشت انگیز ہو یہ افسانہ
قیس ہو جائے جسکے دیوانہ	ضبط غم سے لہو لہو دل ہو	منقل خون آرزو دل ہو
شیشۂ عقل پر پڑین پتھر	مثل بو جامہ سے رہون باہر	اپنے تن کی مجھے خبر نہ رہے
ہوش کا سر مین کچھ اثر نہ رہے	سینہ زخمون سے لالہ زار رہے	طوق گردن گلے کا ہار رہے
غمگساری مین بھی ملال رہے	جسکا جی چاہیے پائمال کرے	وحشیون کا سدا ہجوم رہے
میری دیوانگی کی دھوم رہے	تیغ عریان کرے جگر کا علاج	سر چڑھون دار کے تو ہو معراج
زخم سے ٹپکے بادۂ انگور	خاک اڑائے بہت دل رنجور	خون فشانی کرے یہ دل کا قلق
صاف اڑ جائے رنگ روی شفق	جب کبھی آئے وقت مرگ قریب	ہو زبان پر مرے حبیب حبیب
جوش دل دیکھکر کہے فرہاد	مرحبا مرحبا خوشا فریاد	اسطرح کے اشعار پڑھ کر

آواز دی اولکانہ حکم دے کہ آگ لگادین پیکر نے حکم دیا ارے آگ لگادو بولا لیکہ کنیزون نے آگ
لگائی اُسوقت حاضرین وقت مین ایک شور غربو بلند ہوا گلپوش وزیرزادی بھی یہ معاملہ دیکھ رہی ہی
سر پیٹ لیا کہتی ہی کیا غضب ہوا جا کے شاہزادے سے اطلاع کرون دیکھون وہ کیا تدبیر کرتا ہی
شاہزادہ بہت حال اپنا ابتر کریگا جب اسے جوش عشق ہی وہ بھی محبت مین مبہوت ہی یکایک آگ جو لگی
دھوان پیچیدہ ہوکر آسمان پر گیا ملکہ مرجان دھوئین مین چھپ گئی دو تین مرتبہ اُس دھوئین سے آواز
تو آئی پھر نثابت ہوا کہ جلی یا بچی کہ اُس کا حال انجام طلسم مین لکھونگا کہ اس حریق شعلہ آتش اشتیاق
وغریق لجۂ فراق پر کیا گذرتی ہی ناظرین پر واضح ہوگا کہ اس مبہوت عشق پر کیا گذری فلک نے کیا گردش
دکھائی کیا سامان ہوا اہل شہر رونے پیٹنے پلٹے یاقوت دونون بیٹیون کو ساتھ لیئے ہوے سب کی
ہچکیان لگی ہوئین تصویر زیبا آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی پیکر جادو جلا کر اپنے مقام پر گئی
یاقوت سے کہگئی خوب ہوشیار رہنا جو کہدیا اُس سے غفلت نہ ہو قلعہ نظر مردم سے مخفی رہے
کوئی فتور نہونے پائے غیر کو قلعہ مین آنے کا دخل نہ ملے گلپوش روتی ہوئی بھاگی یہان آکر پہونچی
گلپوش نے پکار کر کہا او ننگ عشق تو زندہ ہی معشوق نے اپنی جان دی مردانہ وار جل گئی تیرے
عشق سے ہاتھ نہ اُٹھایا یہ سُنکر شاہزادہ مثل مرغ نیم بسمل زمین پر گرا تڑپنے لگا پکارتا ہی ای
ثابت قدم کوے الفت ای رازدار رموز محبت یہ کیا ستم ہوا مین نے یہ کیا خبر سُنی ہاے تو نے کیون
نہ انکار کیا یون مردانہ وار جان دی یہ کہکر شاہزادہ ایسا تڑپا کہ بیہوش ہوگیا دیدۂ ظاہری بند ہوے
دیدۂ باطنی وا ہوے عالم خواب مین دیکھا کہ ایک تخت آسمان سے اترا اُسپر ایک بزرگ بارِیش سفید
عمامہ سر پر پکارتے ہوے ای سرشار بادۂ محبت وای مبہوت وادی مودت اب صبر کر پھر تو اُسکو
پائیگا اب وقت طلسم کشائی ہی کوہ بلا کی سیر کر وکہ بلا سر سے دفع ہو صورت فتاحی پیدا ہو اس تڑپنے
پھڑکنے سے کیا فائدہ مرد مردانہ شیر فرزندانہ ہو جرأت پر قدم مارو زیادہ پریشان نہ ہو یہ فرماکر تخت
غائب ہوا آنکھ جو شاہزادے کی کھُلی اپنے کو بے تکلف اُسی باغ مین پایا گلپوش روتی ہوئی طرف
صحرا کے نکل گئی کہ اُسکا بھی حال تحریر ہوگا لیکن شاہزادہ جو اُٹھا نہایت پریشان آئینہ رخسار پر حیرانی
خواب یاد رہا خیال مین گذرا کسی بزرگ دین نے ہدایت فرمائی اُس ہدایت پر کاربندی چاہیے
شاید اسی سے کچھ مطلب نکلے شاہزادہ روتا ہوا تلاش مین کوہ بلا کی نکلا صحرا صحرا جنگل جنگل مارا مارا

پھر رہا ہی ہر طرف جاتا ہی جہان کوئی شخص ملا کسی ساحر کا سامنا ہوا اُس سے پوچھا کوہ بلا کس مقام پر ہی کوئی جواب باصواب اُسکو نہین دیتا اگر جواب دیا تو یہ کہا کہ ای شخص ہمنے کبھی نام بھی کوہ بلا کا نہین سُنا ایک ہفتہ شاہزادے کو اس پھرنے مین گذرا آٹھوین دن تھکا ہوا پانؤن پر ورم دل پر ہجوم غم والم ایک نخل کے سایہ مین آکر بیٹھا داہنے پر ایک شہر معلوم ہوا بائین پر ایک باغ مگر دروازے پر قفل لگا ہی حیران حیران شاہزادہ دیکھ رہا ہی تردد بڑھتا جاتا ہی کہ یکایک شہر سے کچھ لوگ نکلے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا ایک بادشاہ پیر تاج سر پر حیران ومضطر ایک مرکب تخت کے آگے گھوڑے کے مُنھ پر سہرا بندھا ہوا ہاتھ پانؤن مین مہندی کہ دولھا کا گھوڑا معلوم ہوتا ہی گرد تخت کے مصاحب وزیر مشیر کچھ نوجوان کچھ پیر نوبت نقارے بجتے ہوے طرف اُس باغ کے جاتے ہین شاہزادہ سمجھا برات لیے جاتے ہین دولھا ساتھ نہین قریب اُس باغ کے وہ بادشاہ پہونچا قفل کھولا اندر باغ کے گیا بعد تھوڑے عرصے کے روتا ہوا نکلا پکارتا ہوا ہاے نوجوان ای فرزند تجھ پر یہ مصیبت ہم تجھے اس حال مین دیکھنے کو آئے تھے کہان تک اس حال زار کو دیکھین کیونکر صبر کرین کسطرح دل پر جبر کرین ہاے افسوس وہ ظالم نہین سنتا کاش مجھے موت آجائے بادشاہ جو روتا ہوا نکلا سب ساتھ والے بھی صورت دیکھکر رونے لگے کوئی حال پوچھتا ہی کوئی خاک اُڑاتا ہی وزیر امیر سر برہنہ ہوگئے شادی کرتے ہوے گئے تھے روتے پیٹتے پلٹے شاہزادہ حیران کہ یہ کیا معرکہ ہوا ان کو کسی نے بوٹ لیا دولھا کیا قتل ہوگیا دُلھن کو کسی نے چھین لیا جب وہ لوگ قریب پہونچے ایک ایک سے شاہزادہ حال پوچھتا ہی کوئی حال نہین کہتا کئی مرتبہ شاہزادہ بادشاہ سے متوجہ ہوا پکار کر پوچھا کیون ای بادشاہ خیر تو ہی دولھا کیا ہوا ساتھ بھی دولھا کو نہ لیگئے تھے کچھ ہمسے تو حال کہو یا وہ راحت یا یہ مصیبت نوبت نقارے بجاتے ہوے گئے سر پیٹتے ہوے پلٹے ہر چند شاہزادے نے کہا وہ بادشاہ کچھ نہ بولا شدت گریہ سے بیقرار انتہا کا اشکبار شاہزادہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے چلا آتا ہی جب اُس شہر مین وہ لوگ پہونچے شاہزادہ بھی اُنکے ساتھ داخل شہر ہوا جب وہ بادشاہ شہر مین آیا دوکاندار پیٹنے لگے بڑھ بڑھ کے پوچھتے ہین کیون حضور کس حال مین دیکھا ہمسے تو بیان کیجیے ہم تو حال سنین بادشاہ کچھ جواب نہین دیتا اگر بولا تو یہ بولا کہ یارو کیا پوچھتے ہو اُسی حال قدیم مین دیکھا کیا تم سے بیان کرون وہی باتین قدیم نہ دوست نہ مونس نہ ندیم وہی مصیبت وہی آفت یہ سُن کر شہر والے اور زیادہ پیٹنے لگے

تمام شہر مین ہنگامہ برپا ہی بہت شاہزادے کو صدمہ گذرتا ہی مگر ان لوگون مین کوئی ساحر نہین معلوم
ہوتا شاہزادہ جب بارگاہ مین آیا دیکھا وہی بادشاہ سر جھکائے تخت پر بیٹھا ہی اور شمشیر وزیر جمع
ہین شاہزادہ ایک دنگل پر بیٹھ گیا وزیرون نے اُس شہریار کا مُنھ ہاتھ دھلایا تاج سر پر پہنایا
مطمئن ہوکر بادشاہ بیٹھا تب شاہزادہ متوجہ ہوا پوچھا ای بادشاہ یہ کیا معرکہ تھا کہ ہنستے ہوے گئے
روتے ہوے آئے اتنے عرصے مین کیا مصیبت پڑی شہر والے بھی روتے ہین تمھارے ساتھ والے
بھی گریان و نالان حیران و پریشان اُس بادشاہ نے کہا ای شیر بیشۂ جرأت ای صاحب شوکت و
لیاقت تو کس وجہ سے ہم سے پوچھتا ہی تیرا نام نامی اسم گرامی کیا ہی گل کس گلستان کے ہو ماہ
کس آسمان کے ہو صورت زیبا پر شوکت و جلالت برس رہی ہی شاہزادے نے کہا مین بیٹا
ہون صاحبقران زمان کا بطن سے ملکہ دردانہ گوہر پوش کے طلسم آفتاب نگار مین آکر
پھنسا ہون تلاش مین کوہ بلاکی نکلا ہون ایک معشوق پری چہرہ کو سیکر جادو نے جلادیا
ایسی حسین و جمیل کو خاک مین ملادیا چاہتا ہون طلسم مذکور فتح کرون لڑتا بھڑتا تا بہ آفتاب گر مخو
پہونچون یہ سُنکر وہ بادشاہ تعظیم کو اُٹھا قدمون کو بوسہ دیا کہا ای شہریار آپ کے سامنے بیان کرنے
سے شاید کوئی مطلب نکلے آپ فرزند صاحبقران ہین ای شہریار میرا نام لالان شاہ ہی ایک فرزند
پروردگار نے دیا تھا کہ احمر گلگون پوش اُسکا نام تھا جری بہادر صف شکن جسنے اُس سے جنگ کا
ارادہ کیا اُسکے ہاتھ سے زیر ہوا کئی پہلوان اُسنے مارے کئی اپنے مطیع کئے شہر کی رونق بڑھنے لگی میرے
خیال مین آیا کہ اب بیٹے کی شادی کرون سن بلوغ سے گذرا مگر یہ بھی خیال مین آیا کہ اگر کسی بادشاہ کی
بیٹی سے شادی کرونگا فرزند وہان ضرور جائیگا میرے دل کو کیونکر آرام آئیگا آخر دختر وزیر سے شادی
قرار دی جس باغ کو بیرون قلعہ آپنے دیکھا اُس باغ کو ہمیشہ بہار کہتے ہین شہر والون کی شادی اسی
باغ مین ہوتی ہی میرا فرزند دولھا بنکر اُس باغ مین جاکر اُترا ماہتاب میرا حقیقی بھائی ہی مین نے عرضی
لکھی کہ فرزند کی شادی درپیش ہی آپ بھی اگر شریک ہوجیے اُس مغرور نے جواب لکھا تو میرا خراجگذار دوسرے
یہ کہ غیر ساحر با بدولت تیرے یہان شادی مین نہ آئینگے مگر بیٹی کو اپنی ضرور روانہ کرینگے سہیل خونخوار
اُسکا نام ہی تقریب عقد مین کچھ زمانہ باقی تھا کہ سہیل نہایت تکلف سے آراستہ و پیراستہ
نرگسی چشم سرو قد خورشید خد عارض رشک قمر سمن بر پری پیکر خرامان خرامان آئی بیٹے کی جو نگاہ اُس کے

جمال جہان آرا پہ پڑی دونون آپس مین مائل ہوے وہ نوشیر مائل چلی گئی اُسنے سہرا وغیرہ نوچ ڈالا کہا
اب شادی نہ کرونگا یہ خبر ماہتاب کو پہونچی جھلا کر بیٹی کو سامنے بلایا کہا ہر چند کہ تو نے سحر نہین
سیکھا لیکن تیری شادی کسی بڑے ساحر کے ساتھ کرونگا تو اُسپر مائل ہوئی کہ جو ہمارا دست نگر اور
خراج گزار اور بیکار ہی خبردار وہان نہ جانا بیٹا اُسی باغ مین رہنے لگا سامان شادی کو بالکل ترک
کیا آپسمین پیغام ہوے اسنے نامہ اُسے لکھا اُسنے جواب لکھا کہ مین مخفی تیرے پاس آؤنگی اُس کو محبت
نے اس شیر کی ایسا پریشان کیا کہ صبر نہو سکا بیقرار ہو کر اُسکی ملاقات کو آئی دو چار مرتبہ آمدورفت ہوئی
پس دراندازون نے خبر پہونچا دی یہ سنکر اُس مغرور نے شرارہ جادو کو بھیجا شرارہ نے آکر آگ
لگائی دونون کو ایک مقام پر گرفتار کیا معشوقہ کو تو نہین معلوم کیا کیا اب شرارہ خود اُسپر عاشق ہی
اُس باغ مین ایک درخت سرو ہی اُسمین ایک صندوق لٹکا ہی اُس صندوق مین اُسکو قید کیا روز شبکو
اُس جوان کو لیکر بیٹھتی ہی سوال وصل کرتی ہی اُس دلیر کو اجتک انکار ہی طرح طرح کی بدعتین کرتی ہی
اُس دلیر نے اب تک نہین مانا جب مین نے کئی عرضیان بھائی کو لکھین تب اُسنے حکم دیا کہ مین صرف
ایک مہینہ بعد جاتا ہون ایسی مصیبت مین اُسکو دیکھا آتا ہون وہ صندوق مین قید مثل مردے کے
پڑا ہی یہ باعث گریہ وزاری ہی ہنستے ہوے جاتے ہین روتے ہوے آتے ہین نہ کلام کر سکتے ہین نہ حال
پوچھ سکتے ہین یہ کہکر لالان شاہ بیقرار ہو کر رونے لگا خسرو شیر دل نے کہا ای عم نامدار آپ کے
رونے سے دل ٹکڑے ہوتا ہی ہم جا کر اُس کو رہا کر لائینگے لالان شاہ نے کہا ای شہریار اب رہائی
مین اُسکی دقت ہی چلے جا کے کوہ بلا کی سیر کریے جب وہان سے پلٹ کے آئیے تب اسے رہا کریے
مین نے کاہن اور نجومی جو جمع کیے اُن سب نے حکم لگایا ہی کہ سیار کوہ بلا اُسکو رہا کریگا مین نے اکثر
عقیل فہیم بھیجے جو کوہ بلا مین جاتا ہی وہ پلٹ کر نہین آتا نہین معلوم وہان کیا سحر ہی کہ اُس شہر مین مبہوت
ہو کر رہجاتا ہی یا کوئی اُس شخص کو قتل کرتا ہی کئی جوان مین نے بھیجے کوئی بھی پلٹ کر نہین آیا شاہزادے
نے کہا آخر کوہ بلا کہان ہی مین مدت سے اُسکی تلاش مین ہون لالان شاہ نے کہا بیرون شہر
پانچ کوس پر ایک کوہ فلک شکوہ ہی اُسی کو کوہ بلا کہتے ہین جو گیا وہ پلٹ کے نہین آیا شاہزادے
نے کہا ہم جائینگے ہمارے بزرگان دین نے ہمکو ہدایت کی ہی کوہ بلا کی سیر کرو کہ بلا سر سے دفع
ہو لالان شاہ نے کہا ای شہریار مین آپ کو اُس مقام آفت مین نہ جانے دونگا آپ سے مجھے ایک

محبت ہوئی تاج و تخت لیجیے ہم گوشے مین بیٹھ کے عبادت پروردگار کرین اب آپ کو ملک و مال کا اختیار ہی خسرو نے کہا ای لالان شاہ ہم جائینگے باغ ویران سے مین اسی فکر مین نکلا ہون ایک ہفتہ گذرا کہ تمام صحرا چھان ڈالے آج نام تو کوہ بلا کا سنا ہم ضرور جائینگے دربار مین وزرا امرا سب رونے لگے صورت دیکھکر شاہزادے کی کف افسوس ملتے تھے کہتے تھے افسوس کہ یہ سن و سال اور یہ حسن و جمال اور یہ ارادہ ہی کہ جس مقام پر اکثر لوگ گئے کچھ اُنکا حال نہ معلوم ہوا کہ کیا گذری وہان کا آپ ارادہ رکھتے ہین شاہزادے کو دربار مین لالان نے چھوڑا روتا ہوا محل مین آیا ریحانہ اپنی زوجہ سے سب حال بیان کیا کہا صاحب آج نیا معرکہ گذرا فرزند صاحبقران جوش پر جوانی اپنے زمانے کا یوسف ثانی میرے بیٹے کا حال سُنکر کہتا ہو کل ضرور برائے رہائی جاؤن گا تاج و تخت دیتا ہون کیسی منتین خوشامدین کین مگر وہ شیر نہین مانتا فتاحی طلسم پر قدم مارا ہی کچھ تحفہ بھی اُسکے پاس ہی اُس کے بزرگون نے ہدایت کی ہی بموجب ہدایت کے جانے کا قصد ہی ریحانہ بانو یہ حال سُنکر بے اختیار رونے لگی کہا ایسے کے مان باپ پر کیا گذری ہو گی جب یہ شیر جدا ہوا ہو گا ذرا محل مین بلاؤ مین بھی اُس کو سمجھاؤن شاید مان جائے لالان شاہ نے کنیزون کو بھیج کر شاہزادے کو اندر بلوایا تمام انیسین جلیسین حُسن و جمال دیکھکر بے اختیار روتی تھین ہر ایک کا یہی قول تھا کہ ای یوسف ثانی ہماری ملکہ کا کہنا مانو اس ملک ویران کو آباد کرو تیرے دیکھنے سے اِن دونون کو تسکین ہو گی دونون میان بیوی آفتاب لب بام چراغ سحری ہو رہے ہین غیر بھی اِن کے حال کو دیکھکر رو رہے ہین جب ریحانہ بانو اور خسرو کا سامنا ہوا دونون ہاتون سے بلائین لین کہا ای نور نظر ہم بڑھیا بڈھے کے حال پر رحم کر چندے تم کو دیکھکر جئین گے تسکین ہو گی ورنہ فراق مین احمر گلگون پوش کے نوبت بجان و کارد بر استخوان ہین ہم کو بچا لو مُردون کو زندہ کرو یہ سُنکر شاہزادے نے ہاتھ باندھ کر کہا ای مادر مہربان میرا حال سننے کے لائق نہین طلسم آفتاب والون نے وہ وہ ظلم مجھ پہ کیا کہ جس کو بیان نہین کر سکتا ایک حسین و جمیل نازنین مہ جبین کو آگ مین جلا دیا اُسکا خون کیا رنگ نہ لائیگا انشاء اللہ آپکی دعا سے اگر گھس کر آفتاب گر مجھ کو نہ مارا تو نام اپنا فرزند صاحبقران نہ پایا یا موت ہمکو طرف طلسم کے لیجلی ہی اب آپ بخوشی حکم دیجیے اور دعا کیجیے کہ مین کوہ بلا سے بہ خیریت واپس آؤن آپ کے فرزند کو آپ سے ملاؤن آپ زن و شوہر دل شاد ہون

اسطرح بیقرار ہوکر خسرو نے بیان کیا کہ ریحانہ بانو رونے لگی محل مین شور وغل ہوگریہ وزاری کا بلند ہوا مشکل شاہزادے نے وہ شب وہان بسر کی صبح کو مسلح ہوے فرمایا ای مادر مہربان رخصت دیجیے ریحانہ بانو روتے روتے بیہوش ہوگئی شاہزادہ باہر آیا ملک لالان شاہ مع چند رفیقون وزیرون کے ساتھ ہوا شہروالے جمال بے مثال خسرو کا دیکھکر روتے تھے بڑھ بڑھ کے سمجھاتے تھے کہ اے شہریار جانے کا قصد نکیجیے یہ وہ مقام ہی کہ بڑے بڑے پہلوان گئے آپ بالکل یکہ وتنہا ہین شاطر بھی تو آپ کے ساتھ نہین شاطر کا نام سنکر خسرو بیقرار ہوگئے کہا یارو عیار طرار ہمارا ہم سے ایسا جدا ہوا کہ آج تک حال نہ معلوم ہوا ہماری رفاقت سے اُسنے منھ موڑا وہ اب تک ہوتا تو اسکی بھی کوئی تدبیر بتاتا عقل و فطرت سے معمور عیاری مکاری اسکی ذات سے پیدا ہوتی ہی اُسی کی وجہ سے یہ دن نصیب ہوا صحرا مین براے شکار لایا شنکل کی بارگاہ تک پہونچایا اُس ایسا بادشاہ عالیجاہ میرے ہاتھ سے مارا گیا یہ تو مین کیونکر کہون کہ وہ غافل بیٹھا ہوگا اسی جستجو مین ہوگا کہ مجھ تک پہونچے وہ کسی فطرت سے ضرور آئیگا اُسکی ذات سے ہمین بڑی اُمید ہی ضرور وہ ہم تک آئیگا ساحرون کو قتل کریگا ایسا جھٹ پٹ ساحرہ کو مار لیتا ہی کیا کیا فقرے دیتا ہی حقیقت مین اگر ایک مرتبہ اُسکا گذر لشکر اسلام مین ہو تو خواجہ عمرو کے طریقے دیکھے اور اپنے باپ سے ملے اُسکا باپ بڑا نامی گرامی عیار ہی ہوشربا و نور افشان مین کیا کیا نام کئے کیسے کیسے کام کیے یہ کہکے شاہزادہ یاد مین برق ثانی کی بیقرار ہوا سمجھانے والون کو جواب دیا آپ لوگ کیا ہمکو سمجھاتے ہین ہمارے بزرگون کا یہ طریقہ ہی کہ جو مقامات باطل پرستان دیکھے اُنکو مٹایا اپنا سکہ بٹھایا پردۂ دنیا مین صدہا طلسم فتح کیے ہین زبان سے کہ چکا اب قول سے پلٹنا مردان عالم کے طریقے سے خلاف ہی قول مردان جان دارد سخن مردان اعتبار آپ لوگ دیکھین انشاء اللہ کوہ بلا سے پلٹ کر فرزند لالان شاہ کو رہا کرینگے بزرگون کی ہدایت ہی کوئی نہ کوئی مطلب ضرور نکلے گا یہ کہکے بیرون قلعہ آئے پانچ کوس طی کرکے اُس صحراے سبزہ زار مین پہونچے دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ نہایت شان و شوکت سے واقع ہی کہ سب درے بند گویا بندوبست ہی ایک درہ بیچ مین مثل پھاٹک کے کھلا ہی وہی جانے کا راستہ ہی شاہزادہ سلاح سلیمانی سے آراستہ لالان شاہ سے بغلگیر ہوا کہا کہ ای عم نامدار آپ کو خدا کے سپرد کرتے ہین ہمین بھی حفظ خدا مین سپرد کیجیے رخصت جانیکی دیجیے

بہ خوشی فرمائیے کہ بسم اللہ جاؤ اُسوقت لالان شاہ کا جوش گریہ کیا بیان کرون کہ چیخین مار کر روتا تھا کہتا تھا کہ آج روز جدائی احمر گلگون پوش ہی کون سی ساعت تھی کہ باغ ہمیشہ بہار مین وہ جاکر رہے ہماری نظرون سے مخفی ہوے آج اُنکی جدائی تازہ ہوئی شاہزادے نے بہت سمجھایا حاضرین وقت رئیسان شہر ساتھ آئے ہین شاہزادہ اُن سب سے رخصت ہوا سب ہاتھ اُٹھاکر دعائین دیتے تھے کہ خدا آپ کو وہان مظفر و منصور کرے یہ پریشانی دل سے دور کرے شاہزادہ تیغہ سلیمانی ہاتھ مین لیے ہوے بسم اللہ کہکے داخل درۂ کوہ ہوا دیکھا انتہا کا اندھیرا ہی شاہزادہ اس اندھیرے کو طے کرتا ہوا جاتا ہی لیکن لالان شاہ بعد جانے شاہزادے کے مثل فقیرون کے ایسے کوہ پر فروکش ہوتا ہی کہ ذکر اُسکا تحریر ہوگا شاہزادہ اُس اندھیرے کو طی کرتا ہوا بعد دو تین پہر کے درۂ کوہ سے باہر نکلا دیکھا صحراے سبزہ زار نواح دلکشا جا بجا چمن بندی پھولونکی کلہاے رنگا رنگ و شگوفہ ہاے بوقلمون ساتھ موزونی کے آراستہ ہین طائران زمزمہ سرا درختون پر چہکار رہے ہین باغبان قضا و قدر کو پکار رہے ہین ہر طرف یہی چہکار تے ہین کہ اے باغبان قضا و قدر تو نے چمن دنیا کو کس رنگ سے آراستہ کیا ہی چمنستان کی سیر سے روح کو راحت قلب کو قوت حاصل ہوتی ہی ہر چمن ہر ایک گلشن گویا جنت نظیر ہی کیا رنگ قدرت کی تحریر ہی جو خط جس مقام پر نصب کیا ہی رنگا رنگ کی تحریر ہی سبحان اللہ کیا تیری صفت کرین ہر سمت طائر مصروف زمزمہ سرائی چمنہاے طولانی کی رعنائی زیبائی آمد بہار کے جوش ہین تھالے درختون کے سبد گل فروش ہین ہر سمت ہنگامۂ آمد جوش بہار ہی ہر سمت نخل ہاے طولانی میوون سے لدے ہوے چمن ہرے بھرے شاخین نہال بلبل کا گلشن وہان سامنے ایک چھوٹا سا دریاچہ جوش مار رہا ہی مچھلیان تڑپ کے بلند ہوتی ہین نہنگان خون آشام شناوری کر رہے ہین دم محبت حاکم پر دم بھر کا بھر رہے ہین بیچ مین چمنستان کے ایک چبوترہ مدور مثل قرص قمر نہایت تکلف سے آراستہ ہی اُسپر چینی کے ناندے اُن مین نخلہاے سنبل پیچان کو زلف محبوب سے توسل شاہزادہ اس جوش بہار کو دیکھکر محظوظ ہوگیا بند قبا کھولدیے سیر مین مصروف ہوا لیکن حیران ہی کہ کس شوقین نے اس صحرا کو آراستہ کیا کس تکلف سے پیراستہ کیا نہایت انتظام منظور ہوا جسکے دیکھنے سے قلب کو سرور ہوا دن قلیل باقی ہی طائر درختون پر بسیرے لے رہے ہین بعضے آشیانون مین پہونچے

بعض شاخ گل پر گرد پھولونکے پھر رہے ہین قطرات شبنم برگ ہاے درخت سے ٹپک ٹپک کے پیہم
گر رہے ہین شراب شبنم نے مستی کا سامان پھیلایا ہی ہوا نشہ بادۂ محبت سے لڑکھراتی ہی ہر مینا سے شجر
سے سر ٹکراتی ہی پھونک پھونک کے قدم رکھتی ہی کہ روے گل پر غبار نہ پڑے شاہزادہ ایک ضرغے
مین نخلستان کے اس خیال سے بیٹھا کہ جو اس صحرا کی رعنائی و زیبائی کا بانی ہوا ہی وہ یہان ضرور
آئے گا یہ سوچکر درختون کی آڑ مین چھپ کر شاہزادہ بیٹھا تماشہ گل و گلزار کا دیکھنے لگا ہر طرف نگاہ ہی
کہ دیکھا دریا مین ایک کشتی مثل ہلال شب اول پیدا ہوئی ماہجبین قوم کی بنگالنین لہنگے عمدہ
پہنے ہوے چندریان اوڑھے ہوے ڈانڈین سونے چاندی کی ہاتھ مین ایک شامیانہ بادلہ کا
مروارید اُس کشتی پر استادہ ہین جو بین سنہری ڈوریان کلابتون کی مسند پر ایک نازنین چاردہ
سالہ زیب مسند لباس فیروزی زیب جسم زیور پھولون کا جسم گلگون پر آراستہ گل سے عارض کمھلائے
ہوے چہرے پر اداسی آنکھین جو رشک نرگس شہلا ہین صاف ظاہر ہی کہ جوہری قضا و قدر نے
موتی کوٹ کوٹ کے بھرے ہین اشک ٹپک پڑتے ہین حسن یون بے مثال ابرو رشک ہلال
آنکھین فخر دیدۂ غزال عارض ماہ آسمان کمال چپ بیٹھی ہی کلمات حسرت و یاس زبان پر بیقرار و
مضطر یہ دیکھتے ہی شاہزادہ اپنے مقام سے اُٹھا خیال مین آیا کہ کنارے دریا کے چلین قریب
سے کیفیت دیکھین پاؤن مین زور نہ پایا کہ وہان تک جائین اور کیونکر پہونچین شاہزادہ اُسی ضرغے
مین بیٹھا رہا اُس نازنین کی کشتی کنارے پر آئی کنیزون نے پٹرہ ڈالا وہ مہجبین اپنے مقام سے
اُٹھی پٹرے کو خرامان طے کیا بہ سہولت اُس راہ کو طے کر رہی ہی خفتگان خاک بیدار ہوتے ہین اپنی
بدنصیبی پر روتے ہین مثل نقش قدم دمبدم قدمون سے جدا ہوتے ہین اس حال کو شاہزادہ بہ نگاہ
یاس دیکھ رہا ہی وہ نازنین جب آہ کرتی ہی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑتے ہین کہتی ہی ہاے اُس قتیل
تیغ محبت نے مردانہ وار جان دی ہاے اُسکو کیونکر پائین اپنے کو کیونکر اُس تک پہونچائین باہم
منزل عدم کو طے کرین اُس محبوب تک پہونچین اپنا حال زار ظاہر کرین راتین جدائی کی تڑپ تڑپ کے
کاٹین نامہ بر بھی نہین جا سکتا خبر بھی کوئی اُنکی نہین لا سکتا کنیزین سمجھاتی ہین واری اب اُنسے ملاقات
غیر ممکن مسافران ملک عدم سے ملاقات کیونکر ہو وہ نازنین کہتی ہی جسکی محبت مین اُسنے جان دی
اُسکو کیونکر دیکھین کیسا معشوق ہی جس پر یون مبتلا ہو گئین جان اپنی دی عشق سے ہاتھ نہ اُٹھایا اُس

ظالم کو کچھ خبر نہین افسوس مزار غریبان پر جاتا فاتحہ خیر پڑھتا مگر معشوق سنگ دل ہی ایسے کو کیا
یاد کرین اپنی بہن کے واسطے فریاد کرین کنیزین سمجھاتی ہین واری آج کئی دن گذرے ہر وقت
آپ کو انھین کی یاد ہی اب اُس یاد کو فراموش کیجیے بیٹھ کر سیر گل وبلبل ملاحظہ فرمائیے دیکھیے بلبل کو گل
سے کیا محبت ہی کیا پھول پھول کے پہلوے گل مین بیٹھی ہی زمزمہ سرائی کر رہی ہی کیسی بھولی ہی کیسا باد خزان
کو بھولی ہی ہاے ملکہ نے کچھ خیال نہ کیا ظاہر مین کہدیا ہوتا لیکن ثبات قدم ان کوے محبت ایسے ہی ہوتے
ہین کنیزین سمجھاتی ہوئین پر بر اُس چبوترے کے لائین فرش مشجر کنیزون نے بچھایا ہی مسند عمدہ آراستہ اسباب
عیش ونشاط مہیا گائنین منتظر بیٹھی ہین کہ اشارہ ہو تو ہم گائین ایسی مہ جبین مضطر و بیتاب کو بہلائین
ملکہ آن کر مسند پر بیٹھین سیر صحراے چمن وگلشن سے منھ پھیرے ہوے کنیزین تمام جنگل مین پھیل گئین
کسی نے جھولا ڈالا تانے اُڑا رہی ہی کوئی مصروف گل چینی کسی کے پاس اسباب خود بینی کوئی اکڑتی
پھرتی ہی اپنے حسن وجمال پر ناز کسی کو نیاز قضاے کار پانچ سات کنیزین ہمراہ ہین ایک نے جھک کر
دیکھا ایک نے چٹکی لیکر کہا بوا دیکھو تارہ زمین پر پڑا ہی ایک نے کہا چاند کا ٹکڑا ہی ایک نے کہا او دیوانی
بغور دیکھ اپنے زمانہ کا یوسف ثانی ہی ہم سے تو نہین ہوسکتا کہ ایسے جوان کو ستائین ایک نے کہا چلو
قریب سے دیکھین ایک جشن بڑھی اُسنے ماتھا کوٹ کر کہا ارے تم سب کو کیا ہوا ہی یہ تو کوئی مردوا اچھا
ہوا ہی ارے سب کو دیکھ رہا ہی مین اسکو درست کیئے دیتی ہون یہان کیونکر آیا او شخص اُٹھ بھاگ ورنہ
مارا جائیگا شاہزادہ نے نیچہ چمکایا جشن نے بڑھ کر گولہ مارا شاہزادے نے لوح محفوظ کو
چمکایا گولہ پلٹ کر گرا جشن نے کہا ارے یہ تو جادوگر ہی میرے سحر کو باطل کیا مین اسے پکڑے لیتی
ہون اب کہان جائیگا یہ کہکے بڑھی چاہا کلائی پکڑلون شاہزادہ نے جھٹیا پکڑ کے ایک طمانچہ مارا کہ
سر اُس زنگن کا اُڑگیا جشن کا گرنا اور جادوگرنیان سحر کرنے لگین شاہزادہ تیغہ کھینچ کر اُن سب جادوگرنیون
پر جا پڑا تلوار چلنے لگی وہ عورتین بڑھ بڑھ کے سحر کرتی ہین جب شاہزادہ لوح محفوظ چمکاتا ہی سحر
اُنکے باطل ہوتے ہین کسی کو ہاتھ تلوار کا ماردیا کسی کے سر پر قبضہ مار کسی کو اُٹھا کے دے مارا
جب پانچ سات جادوگرنیان مرین کنیزین فریاد کرتی ہوئین بھاگین پلٹ پلٹ کے سحر کرتی ہین سحر تاثیر
نہین کرتا جو سحر جشن نے کیا وہ اُلٹا پلٹا اُسکے سینے پر پڑا توڑ کر پشت کو پار گذر گئی سب جادوگرنیان
مر کر گرین بھاگ کر قریب چبوترے کے پہونچین پکارتی ہین ای ملکۂ عالم فریاد ہی اس جوان نے کتنی بہنون کو

ہماری مارا اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ایسے گرو کا مونڈا ہوا ہی کہ ہمارا سحر تاثیر نہین کرتا ملکہ نے پلٹ کے دیکھا
ایک جوان خوش رو خوش خو شیر بیشۂ جلالت یکہ تاز میدان شوکت تیغہ خون آلود ہاتھ مین جادوگرنیون کو
مارتا ہوا آتا ہی کیسے کیسے سحر پڑھ پڑھ کے کر رہی ہین سحر تاثیر نہین کرتا انھین کا سحر انھین کو پامال کر رہا ہی
لاشے پڑے تڑپ رہے ہین خون کا دریا بہ رہا ہی یہ شیر بر چستی و چالاکی لڑتا ہوا آتا ہی غزال چشم
شیر خشم سینہ چوڑا خوبصورتی کی نیاری مچھلیان بھری ہوئین آثار جلالت چہرے سے ہویدا و ظاہر جس کو
ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے سیکڑون لاشے گرا دیے ملکہ دیکھکر جمال جہان آرا کو مائل ہوئین مثل
بید کانپین یقین تھا گرین کاندھے پر کنیز کے ہاتھ رکھ کے اپنے کو سنبھالا اُپکار کر آواز دی ای شمشیر زن
ای صف شکن ان بیچاری غریبون کو کیون قتل کیا یہ سر حاضر ہی اسکو کاٹ لیجیے مین پاس اپنی بہن
مرجان نیلم پوش کے پہونچون ہاے ظالم مرجان نے یون مردانہ وار جان دی اُس چاہنے والے
نے خبر بھی نہ لی یہ سُنکر خسرو شیر دل نے ایک آہ کی معشوق کا نام سُنکر کلیجہ منھ کو آگیا قلب تھرا گیا پکار کر
آواز دی ای شاہزادی والا قدر ای آسمان خوبی کی بدر وہ ننگ عشق مین ہی ہون میرے واسطے اُسنے
سب کچھ کیا اپنی جان دی مجھسے کچھ نہو سکا یہ سُنکر وہ نازنین یہ کہتی ہوئی دوڑی ارے میری بہن کا
معشوق آگیا کلیجہ تھرا گیا یقین ہی لہرا کر گرون جان دیدون یہ کہکے قریب آئی ہاتھ خسرو کا پکڑ لیا کہا
ای شہریار ایک ہاتھ مجھکو مار دیجیے کہ مین کشاکش سے مہلت پاؤن خسرو شیر دل نے آواز دی
کٹین وہ ہاتھ جو تم پر اُٹھین پھوٹین وہ آنکھین جو تم کو نگاہ بد سے دیکھین آج نقشہ محبوب نظر آیا گویا
مرجان کو دیکھا دونون مرجان کا نام لیتے ہوے ایک نے ایک کا ہاتھ پکڑا مرجان کا ذکر
ہو رہا ہی لاکے شاہزادے کو مسند پر بٹھایا باتین ہونے لگین دونون شیدا ے یکدیگر آنکھون سے
اشارے کر رہے ہین جانبین مین ترقی محبت ہر بات مین ذکر مرجان کا آتا ہی جب مرجان کا ذکر آیا
شاہزادے نے ملکہ کے زانو پر ہاتھ رکھدیا شاہزادے نے نام پوچھا ملکہ نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا ای
شہریار مجھکو فرزانہ فیروزہ پوش کہتے ہین بیٹی ہون آفتاب جگر مخوکی ہم اور مرجان ایک مکتب مین
پڑھے ساتھ کھیل کے بڑے ہوے سحر کے نام سے انھین بھی نفرت رہی اپنی یہ ہی کیفیت رہی سحر نہین
سیکھا ساحرونکو دیکھا جو سحر یاد کرتے ہین منھ سے وہ بو سے بد آتی ہی کہ اگر پاس اُنکے بیٹھو یقین ہی قی ہو جائے
اسی وجہ سے سحر کے سیکھنے سے نفرت رہی مین نے جو خبر اُسکے جلائے جانے کی سنی کئی دن تو منھ چھپیے لیٹے

پڑی رہی کئی دن کے بعد کنیزون نے اُٹھایا بمشکل اُٹھکر یہان آئی یہ مراد پائی کہ تم سے ملاقات ہوئی یہ کہا اور پشت پر شاہزادے کی ہاتھ رکھدیا کبھی گلے مین ہاتھ پڑ گئے اختلاط ظاہری ہونے لگے کنیزین ہٹ جاتی ہین کبھی مُنھ پھیر لیتی ہین ایک کنیز تہنیت بُخرا اُسکا نام ہے جب رات ہوئی گائین آکر سامنے بیٹھین یہ غزل عاشقانہ شروع کی نظم

تیغ کاری کوئی پڑ جائے نظر کے بدلے	کاش ہو جائے شکست آج ظفر کے بدلے
صبح کو یار نے ہمراہ لیا طائر جان	کر گیا ذبح مجھے مرغ سحر کے بدلے
دولتِ عشق حقیقی نے کیا مستغنی	زردی رُخ مرے ہاتھ آگئی زر کے بدلے
خرمن ہستی عاشق جو جلاتا ہے اُسے	بجلیان کان مین پہنی ہین گہر کے بدلے
جان کنی مین خبر آمد جانان پہونچی	پھر ہوا آج مقام اپنا سفر کے بدلے
رات دن فکر مضامین مین گذرتی ہے قبول	خوب تھی بے ہنری ایسے ہنر کے بدلے

اُدھر تو گانے کا ہنگامہ ڈومنی بنا رہی ہے ہاتھ بڑھا بڑھا کے دامن شاہزادے کا تھام لیتی ہے مچل مچل کے بتاتی ہے جمال شاہزادے کا دیکھکر پسی جاتی ہے شیدا ہے یکدیگر کے آپس مین بوسہ بازی ہو رہی ہے تہنیت نے جو یہ معاملہ دیکھا جلگئی جی مین کہتی ہے اس شوخ دیدہ نے عاشق مرجان کو پہلو مین بٹھایا اگر یہ خبر پیکر جادو کو ہوئی انکو بھی مثل مرجان کے جلا دیگی ہم لوگون پر بھی غصہ ہوگا اور کہے گی تملوگون نے نہ سمجھایا ہم لوگ کیا جواب دینگے ایسا نہو سبکو قتل کرے چلکر پیکر سے اطلاع کرون اس مستانی کو آکر وہ سزا دے اس عشق بازی کا مزا چکھا دے کیا گھل مل کے بیٹھی ہے حیلہ مرجان کے نام کا مقرر کیا اختلاط ہو رہا ہے یہ سوچ کر اپنے مقام سے اُٹھی کسی کنیز نے پوچھا بوا تہنیت کہان چلین کہا مین برائے رفع حاجت جاتی ہون یہ صحبت اس لائق نہین جس مین بیٹھیے یہ کہکے تڑپتی ہوئی چلی اُس صحرا سے نکلی مکان پیکر کا دریافت کر کے پہونچی وقت سحر ہے پیکر بیٹھی ہے کنیزون سے کہہ رہی ہے ارے یہ بھی دریافت کیا کہ باغ ویران سے قاتل شنکل کہان گیا اُسکی تلاش واجب و لازم ہے اگر گرفتار ہو تو بہت بہتر اگر اسکے خلاف ہوا تو صاحب اقبال ہے اور شائد کوئی صاحبزادی اُس پر نگاہ ڈالین وہ تو ایسا حسین و جمیل ہے کہ جس کی نگاہ پڑے ضرور عاشق ہو مرجان نے بے وجہ نہین جان دی عشق مین اُسکے مبہوت ہو رہی تھی کہ ایک کنیز نے بڑھکر کے

عرض کی در دولت پر کنیز ملکہ فرزانہ فیروزہ پوش کی حاضر ہی وہ کچھ عرض کرنا چاہتی ہی پیکر نے کہا اسکو بلاؤ سامری و جمشید خیر کرین کہ تہنیت سامنے آئی دوڑکر قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑی ہوئی عرض کی ای ملکۂ عالم عجب معرکہ گذرا وہ مفتری قاتل شُشکل کو وہ بلائین پہونچائی فرزانہ نے بڑا اُسکا اعزاز واکرام کیا ہی پہلو مین لیکر بیٹھین مرجان کے ذکر مین باتین ہو رہی ہین ہر بات مین مرجان کا ذکر ہی رات بھر اختلاط ظاہری رہے ہین اور کیا عرض کرون یہ سُنکر پیکر جادو غصے مین کانپنے لگی کہا ابھی جاکر دونون کو مارتی ہون مرجان تو میرے کلیجہ کا ٹکڑا تھی مین نے اُسکو کس ناز ونعم سے پرورش کیا اُسکو تو مین نے سر میدان جلایا ملکہ یاقوت کیسی بیٹی کے واسطے بیقرار ہوگئی ہین نے کسی کا خیال نہ کیا خود اُسکو جلادیا اس گیسو بریدہ کی قضا آئی ہی جا کے ابھی دونون کو پھونک دوان گی یہ کہکے اپنے مقام سے اُٹھی ہزبر آتشین پر سوار ہوئی پشت پر سید دو کنیزین ہزبر آتشین اڑاکر چلی یہان یہ شیدائے یکدیگر ملے جلے بیٹھے خمار شکنی کے واسطے ایک ایک جام پیا ہی دونونکو نہ فکر دنیا اور نہ خیال عاقبت مست بیٹھے ہین کہ آسمان سے آواز آئی او گیسو بریدہ ننگ خاندان بڑا تو نے غضب کیا کیا حال مرجان نہ سُنا تھا تیری بھی قضا دامن گیر ہوئی ملکہ نے جو آواز پیکر جادو کی سنی اور دیکھا مثل شعلۂ جوالہ آتی ہی پشت پر کئی سے کنیزین ملکہ کو تو غش آنے لگا گھبراکر کہا تو صاحب غضب ہوا ہم بھی براے ملاقات مرجان جائینگے لیکن اتنا خیال رہے کہ مزار غریبان پر ضرور آیئے گا جب فاتحہ خیر پڑھیے گا روح کو راحت قلب کو قوت ہوگی کیا عجب ہی کہ قبر سے نکل آؤن قدمون کو نکل کے بوسہ دون پکار اُٹھون ای شہریار یہ کنیز براے قدمبوسی حاضر ہی اُسوقت اگر میری زبان سے یہ اشعار نکل جائین تو عجب نہین نظم

گر معالج مرا وہ عیسی دوران ہوگا — حق مین میرے یہ مرا درد بھی درمان ہوگا
بزم مین وا جو نقاب رخ جانان ہوگا — کوئی بے خود کوئی ششدر کوئی حیران ہوگا
دست فریاد ہر اک قبر سے ہوئیگا بلند — گذر اُسکا جو سر گور غریبان ہوگا
کوئی غافل بھی ہی شاہ جو کسی نے پوچھا — بد دماغی سے وہ یہ کہنے لگے ہان ہوگا

یہ کہکر بہت روئی شاہزادے نے اشک حسرت دامن سے پاک کیے فرمایا ملکہ نہ گھبراؤ یہ کہکے تیغہ کھینچ کے شاہزادہ یہ قہر وغضب تمام اٹھا نعرہ کیا نعرہ خسرو + منم خسرو شیر دل خوش لقب

متہم نور عین امیر عرب ✤ سحر شکن بلک دیوان قاف ✤ بلرزند از خوف دیوان قاف
اگر تیغ کین بر کشم از غلاف ✤ تزلزل فتد درمیان مصاف ✤ نعرہ کرکے شاہزادہ جا پڑا ایک
کنیز نے بڑھکر گولہ مارا شاہزادے نے لوح محفوظ کو جنبش دی وہ گولہ پھٹکر گرا کئی کنیزون نے
سحر کئے سحر انکے باطل ہوے خسرو نے جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کئے پیکر نے جو لاشے کنیزون
کے دیکھے جھلاکر خسرو پر جا پڑی کئی تلوارین لگائین خسرو اُسکو روک رہے ہین تلوارین برس
رہی ہین لیکن کوئی تلوار جسم پر شاہزادے کے نہین پڑتی داہنے بائین گر رہی ہین کوئی سحر تاثیر
نہین کرتا شاہزادے نے الجھاوے سے ہاتھ نکالا خبردار کہکے ہاتھ مارا پیکر نے سپر سحر کو چہرے
کی پناہ کیا تیغہ سلیمانی دست زبردست شاہزادۂ والا قدر سے سپر کے دو ٹکڑے ہوے وہان سے
تلوار سر پر آئی تلوار نے کچھ کاٹا دو انگل کا زخم آیا تھا کہ پیکر نے اپنے کو زمین پر گرایا تڑپ کے
بلند ہوئی کنیزون کو آواز دی ادے نکل چلو مرجان اسکو لوح محفوظ دے گئی ہی اسپر سحر تاثیر نہین
کرتا جان بچاؤ اور تدبیر ہوگی جیسے ہی دیکھا شاہزادے نے کہ پیکر کے سر سے خون بہتا ہوا تڑپ
کے بلند ہوئی چاہتی ہی آسمان مین ڈوبون کہ شاہزادے نے قربان سے کمان اور ترکش سے تیر
یازدہ مشتی نکالا بحر کمان مین پیوست کیا سینۂ پر کینہ پیکر کا تاکا تیر کو رہا کیا عین سینہ پیکر کے تیر پڑا کہ
مہرۂ پشت کو توڑکر پار گذر الڑاتی ہوئی پیکر زمین پر گری تڑپ تڑپ کے جان دی مرنا پیکر کا کہ اندھیرا ہو گیا
سنگ باری برف باری ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من پیکر جادو بود کنیزون نے جو یہ آواز سنی سٹپٹی
ہوئی بھاگین یہ کہتی ہوئین ارے کس سے جاکر اطلاع کرین کون ہماری فریاد کو پہونچے اس
ظالم کو سزا دے آخر چند کنیزین طرف قلعہ یاقوت نگار کے چلین کہ چلکر ملکہ یاقوت جادو سے
اطلاع کرین وہ اگر اس کو سزا دیگی کنیزین تو ادھر سے جاتی ہین شاہزادہ کو وہ بلا مین ساتھ ملکہ
فرزانہ فیروزہ پوش کے مصروف عیش و نشاط ہی اب حال یہانسے برق ثانی کا لکھا جاتا ہی کہ
صحرا صحرا مارا مارا پھرتا ہی قضا سے کار پھرتا ہوا بعد ہفتے عشرے کے ایک صحرا مین پہونچا ایک طرف
جھیل ہی ایک طرف غبار اُڑ رہا ہی اُس غبار مین کچھ ثابت نہین ہوتا کہ اندر غبار کے کیا ہی کچھ جگنو چمک
رہے ہین برق ثانی حیران کہ یہ کیا مقام ہی علامت سحر تو معلوم ہوتی ہی یہ نہین ثابت ہوتا کہ
سحر کرنے والے نے کیا سحر کیا ہی صحرائے وحشت خیز ہی اس سوچ مین ایک نخل کے سایہ

مین بیٹھا غبار کی جانب دیکھ رہا ہی کہ دیکھا ایک عقاب اُس غبار سے نکلا ایک نامہ بندھا ہوا گلے مین
پڑا ہی وہ عقاب غبار سے نکل کر جھیل کی جانب متوجہ ہوا گندے سے باندھ کر جھیل پر اُترا منقار پانی
مین ڈالی پانی پینے لگا برق ثانی نے سر سے گوپھن کھولا پتھر کلہ گوپھن مین دیا تاک کر عقاب پر مارا
عقاب کا سر پھٹا برق ثانی نے دیکھا اندھیرا ہو گیا مرنے کی ساحر کے علامت بلند ہوئی آواز آئی
کشتی مرا نام من عقاب جادو بود برق ثانی دوڑا اندھیرا دفع ہوا روشنی ہوئی دیکھا ایک ساحر
سیاہ فام کا لاشہ پڑا ہی گلے مین نامہ بندھا ہی برق ثانی لاش کو کھینچ کر کنارے لایا نامہ کو جو پڑھا آئین
طرف سے عنکبوت کے لکھا تھا مسمار جادو کو مضمون یہ تھا کہ اے والد نامدار آجکل قلعہ یاقوت نگار
مین کسی کو آنے جانیکا حکم نہین ہی عقاب جادو کو روانہ کیا ہی زوجہ کو ہماری ڈولی مین سوار کر کے
فلان جنگل مین رکھدو پھر ہم تدبیر کرینگے اگر یہ نہ کروگے تو مین نے زوجہ کو چھوڑا کبھی نام نہ لونگا برق
ثانی نے جو یہ معاملہ دیکھا رنگ و روغن عیاری لگا کر عقاب کی شکل بنا مسمار کا گانون پوچھتا ہوا چلا
گانون مین مسمار کے آیا مسمار کا بس کے باندون کی چارپائی پر بیٹھا ہی کھاتہ کھلا ہوا اسباب جمع ہین
عقاب نقلی نے آکر سلام کیا نامہ ہاتھ مین دیا داماد کا نامہ دیکھکر خوش ہو گیا نامہ کو لیکر گھر مین گیا خوشی
خوشی زوجہ سے کہا لو صاحب تمھارے داماد نے تمھاری بیٹی کو بلایا ہی بیٹی کو اپنی ساس سے رنج
رہتا تھا وہ بڑھیا بھی مر گئی اب خالی گھر ہی زن و شوہر چین سے رہینگے بڑی تاکید لکھی ہی اگر تم کہو تو عقاب
کو ڈیوڑھی مین اُترنے کی جگہ دیدون ستو نکالو اب تھوڑی سی نکالدو اب ستو لیکر مسمار باہر آیا کہا اے عقاب
جب تک یہ کہار آئین کھانا کھاتا برق ثانی نے کہا ایک بات کا خیال رکھیے گا میرا مزاج ادھر کا
ہی اگر مین اور کہین چلا جاؤن تو آپ ڈولی دلھن کی وعدہ گاہ پر رکھوا دیجیے گا مسمار نے قبول کیا میان
برق ثانی آکر ڈیوڑھی مین اُترے گھر مین مسمار کے ڈھول وغیرہ بجنے لگا برق ثانی بیٹھے سنا کیے
دوپہر بجے سب گا بجا کے سوئے اب برق ثانی ڈیوڑھی سے نکلے پشت پر مکان کے آئے کمند مار کر
کوٹھے پر چڑھے دیکھا دلھن پڑی سو رہی ہی پھولونکا زیور پہنے ہوے چاندی کا زیور موٹے موٹے کڑے
چوڑیان ہاتھ مین جوانی کی نیند بیباک پڑی سو رہی ہی منھ کھلا ہوا بال چہرے پر پریشان سینہ پر ابھار ابروے
خمدار مثل غنچہ اصفہانی برق ثانی نے منھ پھیر لیا قریب پلنگ کے آیا دارو بیہوشی کُپّے مین نکالی برابر
دماغ کے لگا دی وہ عورت یا تو سوتی تھی یا اب بیہوش ہوئی بیہوش ہوتے ہی برق ثانی نے اُسکو

تو کو کنوئین مین ڈالدیا آپ رنگ و روغن عیاری کا لگا کر تیار ہوا اُسی عورت کی شکل بنا پلنگ پر آکے سویا
صبح کو آکے ماں نے پاؤن پکڑ کے جگایا کہا بیٹی اُٹھو پرائے گھر جانا ہی دن چڑھے تک نہ سویا کرو
شوہر نوکری پیشہ جب وہ اُٹھے تمھین جاگتا پائے اب تمھاری ساس بھی مر گئین اکیلے گھر مین جا کر
بیٹھو گی شوہر کو راضی رکھنا برق روتے ہوے اُٹھ بیٹھے کہا اے مادر مہربان کیا بیان کرون جو دل پر
قلق ہی آپ کی جدائی کا بڑا ملال ہی ماں نے کہا بی بی عادتین بدلو اور عادتین اختیار کرو اب مین تمھاری
رخصتی کی تدبیر کرتی ہون اُسیوقت شوہر سے کہا آج اسکو ٹھنڈے وقت رخصت کرو رات کے دن دھوپ
چڑھ آئی تھی آج تک جلتی رہی باپ نے چوبہلا درست کرایا اُسمین دلھن کو سوار کیا کہارون نے اُٹھایا
اُسی جنگل وعدہ گاہ مین لا کر چوبہلا رکھا تھوڑے ہی عرصے مین آسمان پر سناٹا ہوا عنکبوت بشکل طاؤس
آکر پہونچا تڑپ کے گرا پنجہ رسیون مین دیکر ڈولی سمیت لے اُڑا باپ نے پکار کر آواز دی اے عنکبوت
یہ لونڈی خدمت کو دیتا ہون اسکا خیال رکھنا عنکبوت ہون ہون کرتا ہوا ڈولی کو لے اُڑا
قلعہ پر پہونچا ایک محلے مین مکان ہی اُس مکان مین اُتارا ڈولی سے پاندان صندوقچہ اُٹھا کے گھر مین
رکھا کہا صاحب اُترو اب مکان مین تنہائی ہی کس سے شرم کرو گی ماں نے انتقال کیا برق ثانی
گھونگھٹ نکالے ہوے اُترے پلنگ پر بیٹھے عنکبوت نے کہا میری نوکری کا وقت ہی مین دوپہر کو آؤنگا
یہ کنجیان حاضر ہین کوٹھریون مین سب اناج وغیرہ رکھا ہی یہ کہکے عنکبوت گیا برق ثانی نے اُٹھکر
دروازے مین کنڈی دی کوٹھریان کھولین سب سامان بھرا ہوا پایا ارہر کی کھچڑی نکال کے چولھے پر
چڑھائی نمک اپنے پاس سے ڈالا کھچڑی نکال کے تخت پر رکھی گھی کی مٹیا قریب رکھدی چٹنی بھی پیس کے
رکھی سب سامان قریب رکھکے آپ پھر اوڑھ لپیٹ کے بیٹھ رہی دوپہر کو عنکبوت نوکری پر سے آیا تھکا
ماندا چولھے مین دیکھا خاک اُڑ رہی ہی بہت پریشان ہوا سوچا کہ شرم کے مارے کچھ نہ پکایا کہا کیون
صاحب کنجیان ہم دے گئے تھے تمنے کچھ نہ پکایا برق ثانی نے دوپٹے سے ہاتھ نکال کے
اشارہ کیا اب عنکبوت نے تخت پر دیکھا سب سامان رکھا ہی خوش ہو گیا صراحی پانی کی بھی
رکھی ہی گھی کی مٹیا قریب چٹنی ایکطرف ہی بہت خوش ہو گیا سوچا کہ گھر والی کی ذات سے بڑا آرام ہوتا
ہی کس سلیقہ سے کھانا رکھا ہی کھچڑی سے خوشبو آتی ہی خوب تنکے کھائی جب کھا چکا پانی پیا پیاس
نہین بجھتی ساری صراحی پی گیا پیٹ پھولتے پھولتے منھ کو آیا گھبرا کے کہا ارے صاحب مجھکو اُٹھ کر

پانی پلاؤ میرا پیاس سے دم نکلا جاتا ہی برق ثانی کہتا ہوا اُٹھا ہی یہ میرے شوہر کو کیا ہوگیا ارے
میرے وارث کا عجب حال ہی پھر کہا کہ کنوین کے پاس چلکر بیٹھو مین پانی بھر کے تمھین نہلاؤن جب
یہ کنوین کے پاس آیا پانی بھرنے کے بہانے سے اُٹھین قریب آ کے کنوین مین دھکیل دیا عنکبوت
تو تڑپ تڑپ کے کنوین مین مرا اب برق ثانی عنکبوت کی شکل بنکر باہر نکلا راہ مین ساحرون سے بھی
ملاقات ہوئی ساحرون نے پوچھا میان عنکبوت کہان سے آتے ہو آج تمھاری نوکری خاص در دولت
ملکہ یاقوت پر ہی یہ پتہ پاکر برق ثانی در دولت ملکہ یاقوت پر آیا پہرے پر بیٹھا پہرا دینے لگا جمعدار
وغیرہ بیٹھے ہین یکایک سب نے دیکھا کہ عنکبوت جادو کا چہرہ سُرخ ہوا بیقرار ہو کر چلانے لگا اور
کہا یالات و منات مجھے بچاؤ ایسا نہو یہ کالی کالی صورت کے لوگ مجھے کھا جائین یا کوئی اور آفت
برپا کرین یہ کہکے غل مچانے لگا ظاہر ہوا کہ عنکبوت کو کیا ہوگیا یاقوت بھی یہ سنکر محل سے باہر آئی دیکھا کہ
عنکبوت جادو دیوانہ وار وحشی مثال غل مچا رہا ہی بدن انتہا کا گرم ہی کبھی اُٹھا کبھی گرا ملکہ یاقوت نے
کہا اسکا تو قلب الٹ گیا چوک مین جو شاہی دار الشفا ہی وہان بھیجکے اسکو رکھو حکم دو کہ حکیم اسکا علاج کرے
ملکہ یاقوت تو یہ کہکر محل گئین ساحر برق ثانی کو کشان کشان اُس مکان مین لائے شہر والون نے
دیکھا کہا اسکو وحشت ہوگئی ہی خلاف کلام کرتا ہی کسی کو دیکھکر مارنے دوڑا کسی کو گالی دی کبھی آسمان کی
طرف دیکھکر پکارتا ہی لو پونے دو سو خداوند آ گئے سامری و جمشید بھی ساتھ ہین آخر کار لا کر اُس مکان
مین برق ثانی کو داخل کیا حکیم نے نبض دیکھی کچھ نسخہ لکھدیا علاج ہونے لگا کبھی صحت ہوتی ہی کبھی
عارضہ بڑھجاتا ہی اس طرح علاج ہو رہا ہی کئی مہینہ برق ثانی کو اُس جگہ گذر گئے ایک دن برق
نے دیکھا وزیر و امیر و مشیر کپڑے عمدہ پہنے ہوے بیرون شہر جاتے ہین رئیسان شہر بھی ساتھ ہین
برق ثانی نے پوچھا یہ لوگ کہان جاتے ہین لوگون نے کہا سال بھر کے بعد کوہ زنگار رنگ پر
جشن ہوتا ہی اسکا زمانہ قریب آیا ہی برق ثانی جی مین کہتا ہی کہ چلکر کوہ زنگار رنگ کو دیکھنا چاہیے کہ
وہان تصویر خداوند کیا کرتی ہی وہان کے لوگون سے کہا کہ ملکہ یاقوت سے جاکر عرض کرو کہ عنکبوت
کو کوہ زنگار رنگ پر لیچلیے شاید زیارت خداوند سے صحت حاصل ہو لوگون نے جاکر ملکہ یاقوت سے
کہا یاقوت نے کہا بہت ہی مناسب ہی جب ہم چلین تب ہمارے ساتھ چلے دو پہر کو ملکہ یاقوت
سوار ہوئین کلیم و سلیم سے کہ گئین تم ہمارے بعد اُنا وقت پر پہونچنا یہ کہکے سوار ہوئین جب قریب

اُس مکان کے آئین حکم دیا کہ عنکبوت کو بھی ساتھ لیلو جادوگرون نے عنکبوت کو ہمراہ لیا ایک
سواری پر سوار کرلیا اس طرح برق ثانی چلے ایک مقام پر شام ہوگئی ملکہ یاقوت اُتر پڑین اور فرمایا
عنکبوت کو بلاؤ دیکھا آج صحت ہی باتین بھی ہوش کی کرتا ہی پوچھا ای عنکبوت مزاج کیسا ہی کہا
حضور خدمت خداوند مین چلتے ہین جنگل کی ہوا نے دل کو فرحت بخشی شب کو اُسی مقام پر رہے صبح کو
پھر ملکہ یاقوت سوار ہوئین پہر دن رہے صحراؤن کو طی کرکے ایک مقام پر پہونچے دیکھا لاکھون
آدمی خیمے بارگاہین استادہ جابجا میلے کے سامان ایک جانب بھنگیرون کی دوکانین مسند لگائے تخت پر
ناز نیمان مہ جبین سامنے سنہری حقے آبخورے لال نیچے ایک طرف آگ سلگ رہی ہی ایک طرف سے ایک
جوان نے جوانی پھیلکی کہا بی ساقن صاحب تُرّہ سا لجمان کا پلوائیے مگر پیٹرو پرکی ہو کہ جوانونکو نشے
ہون بھنگیرن نے چلم چرس کی جمائی آگ اپنے ہاتھ سے رکھی جوان نے کہا ذرا منھ تو لگا دو ساقن
نے ایک دم لگایا جوان خوش ہوگئے سامنے ساقن کے کھڑے ہوکر اشعار عاشقانہ پڑھنے لگے نظم

نہ آزاہد کے دم مین کھینچ دم چرسون کا رند ہمین	پیارے دم ہی کا تو فرق ہے مردون و زندون مین
نہ آزاہد کے دم مین تو اگر کچھ دھن کا پکا ہے	بہشت اک باغ ہی دوزخ بھی اک شرعی ڈھکا ہی

ایک جانب مداری تماشا کر رہا ہی ایک جانب کسبین ناچتی پھرتی ہین اور ڈھول بج رہا ہی عجب رنگ ہی
کہین چہار بیت ہو رہی ہی ایک جانب جوان جوان لوگ چہرے زرد انتہا کے دبلے پتلے لیٹے ہین
نگالیان منھ سے لگی ہین خوانچے روشن دھوئین اڑ رہے ہین معلوم ہوا چانڈو پینے والے پڑے ہین
ایک پہاڑ نہایت تکلف سے آراستہ اسپر ایک حجرہ بنا ہی اُسکے دروازے پر گھنٹ نواز اور ناقوس نواز
سیکڑون برہمن تہمبری دھوتیان باندھے ہوئے ماتھون پر تلک لگے ہوئے پوتھیون کا جاپ
کر رہے ہین یا سامری کا لاٹہ ہی برق ثانی نے یہ سب تماشا دیکھا حیران ہی کہ یہ کیا جال پھیلا ہی
لوگون سے دریافت ہوا اس حجرے مین ایک تصویر سنگ مرمر کی ہی مثل انسان کے وہ تصویر
باتین کرتی ہی تصویر سامری مشہور ہی برق ثانی خاموش ہو رہا رات کو اُسی مقام پر سویا صبح
کو ملکہ یاقوت مع وزرا و امرا کشتیان جواہرات کی ساتھ لیکر طرف پہاڑ کے چلین پکار کر آواز دی
کہ عنکبوت کو ساتھ لیلو برق ثانی بھی ساتھ ہوئے گھاٹیون کو طی کرکے بالائے کوہ پہونچے
دیکھا پوجا پاٹ ہو رہا ہی نذر و نیاز سب چڑھا رہے ہین اندر حجرے کے ایک تصویر پتھر کی

مثل انسان کے باتین کر رہی ہی برق ثانی کا ایک جادوگر ہاتھ پکڑے ہوے ملکہ یاقوت کے ساتھ
ساتھ ملکہ جب سامنے حجرے کے پہونچین کشتیان رکھوائین آپ واسطے سجدہ کے جھکین برق ثانی
بھی دو انگلیون کی محراب بناکر واسطے سجدے کے جھکا جب سر اُٹھایا تصویر سے آنکھ ملگئی تصویر نے
آواز دی او یاقوت جادو کیسی غافل ہی طلسم مین ہنگامہ پڑا ہی تجھکو اپنے گھر کی خبر نہین یہ جو تیرے
برابر سنہری کپڑے پہنے کھڑا ہی عیار طلسم کشا ہی اسکو مارے قدرت کو دم دینے آیا ہی یہ کہکر تصویر
نے آواز دی ارے اسکو پکڑو برق ثانی نے جو یہ آواز سُنی گھبرا گیا جو جادوگر ہاتھ پکڑے کھڑا تھا
اسکو ایک خنجر مارا وہ لڑکھڑا کے گرا اندھیرا ہوا برق ثانی تو کود کر بھاگا اندھیرے مین ساحر ٹھکر
دوڑنے لگے برق ثانی پہاڑ سے نیچے کود گیا جادوگر ڈھونڈھتے رہگیے برق ثانی نے اپنے کو
ایک غار مین گرا دیا ساحر ڈھونڈھ کے پلٹے کسی کو نہ پایا دن بھر یہ کوہ ہنگامہ رہا یاقوت پہر دن رہے
رخصت ہوکر طرف اپنے ملک کے گئی برق ثانی نے غار سے دیکھا زیر کوہ سناٹا ہوا رات کے وقت
غار سے باہر نکلا اپنی حماقت پر نادم ہی کہ ای برق ثانی اتنے عرصے تک شہر یاقوت نگار مین رہے
کوئی کام نہ کیا جسدن چاہتے یاقوت کو پکڑ لیتے مگر قصد نہ کیا آج اُن سب سے چھوٹے اب
اس طرح شہر مین جانا نہایت دشوار ہی جھاڑ پونچھ کے غار سے نکلا کنارے کنارے کوہ کے چلا
دور سے دیکھا ایک باغ معلوم ہوتا ہی یہ باغ باغ کنیزان سامری مشہور ہی ہر شخص یہ جانتا ہی
اسمین کنیزان خداوند رہتی ہین برق ثانی پشت پر باغ کی آیا کمند بارہ کے دیوار پر چڑھا گوشے سے
دیکھا ایک ساحرہ سرشار مُنھ بہار مسند پر بیٹھی ہی بعد رجو اسباب دیر مین بطور نذر چڑھایا گیا تھا وہ یہان جمع
ہی وہ ساحرہ کنیزون کو بھی دے رہی ہی برق ثانی حیران کہ یہ اسباب تو دیر مین چڑھایا گیا تھا وہ
یہان کیونکر آیا معلوم ہوتا ہی یہی ساحرہ اُس تصویر سے آواز دیتی ہی مگر وہ ساحرہ کنیزون سے یہ
کہہ رہی ہی برق ثانی عیار یاقوت جادو کے ساتھ آیا تھا مین نے پہچانا اسطرح تڑپ کے نکل گیا کہ
ہزار ہا جادوگر تلاش مین گیا کسی نے اسکو نہ پایا یہ بھی برق ثانی نے سُنا گوشے مین چھپا بیٹھا رہا محفل مین
دورہ شراب کا ہوا ساحرہ جب نشے مین چور ہوئی لڑکھڑاتی ہوئی چھپر کھٹ پر گئی کنیزین اپنے اپنے مقام
پر جا کے سوئین اب برق ثانی اپنے مقام سے اُٹھا تھرتھر کانپتا ہوا دل پر پتھر رکھ لیا قریب پلنگ کے
پہونچا کانٹے سے دوشالہ ہٹایا بیہوشی دیکر اُسے بیہوش کیا گود مین اُٹھا کر گوشۂ باغ مین لایا زمین

اپنے ہاتھ سے لکھودی اُسکو زندہ درگور کیا اُسی ساحرہ کی شکل بنکر پلنگ پر سویا صبح کو جو اُٹھا نہایت بدمزاج
جس کنیز نے آکے سلام کیا اُسکو خنجر مار کہا سامنے سے دور رہو ہم تو ابھی سو کے اُٹھے ہین ہمکو سلام
کرتی ہی دوسری نے خوف کے مارے سلام نہ کیا اُسکو یہ کہکر خنجر مارا کہ ہم کو سلام نہین کرتی جب
دس پانچ کو مارا کنیزین ہاتھ باندھ کے سامنے آئین عرض کرنے لگین حضور کو کس بات پر غصہ ہی صاف
صاف ارشاد ہو کیا منظور ہی برق ثانی نے کہا مابدولت دیر مین جانا چاہتے ہین رستہ یاد نہین ہی
مابدولت دیر مین جائینگے رستہ بتاؤ کنیزون نے عرض کیا سامنے زیر محل سے نقب ہی اُسمین سے حضور
دیر مین تشریف لیجاتی ہین یہ سنکر برق ثانی خوب ہنسے کہا بس ہمکو یہی منظور تھا اب برق ثانی اُس
نقب مین داخل ہوا دیر مین سر نکالا تصویر سنگ مرمر جو نصب ہی اُسمین بھی جوف ہی اُس جوف مین
برق ثانی داخل ہوا دروازہ دیر کا کھولا سب برہمن دوڑے کہ آج خلاف وقت کیون دروازہ
کھلا دیکھا قدرت بہ قہر وغضب آواز دے رہے ہین کہ کیون بندگان خاص الخاص عین جشن مین عیار
طلسم کشا دیر کے قریب آیا تمنے کیون نہ گرفتار کیا ہی شرط کہ سب کو جلا دون تمام طلسم کو خاک
مین ملا دون برہمن کانپنے لگے جواب دیا یا خداوند خطا ہوئی معاف فرمائیے کہا ایک کام کرو
نامے لیکر شاہان طلسم کے پاس جاؤ کل قدرت کا یہان جشن عالی ہی شراب کے مٹکے جمع کر دو
قدرت اُنپر اپنا نام لکھدینگے جو ایک جام پیئے گا سو برس عمر اُسکی بڑھیگی یہ سنکر برہمن خوشی کرنے لگے
رقعے قدرت کی طرف سے سب بندون کو لکھنے لگے کہ کل آکر سب جمع ہون قدرت اپنا فیض
جاری کرینگے یہ رقعے لیکر برہمن اول قلعہ یاقوت نگار مین پہونچے یاقوت جادو کو رقعہ دیا
یاقوت نے رقعے کو آنکھو نسے لگایا دونون بیٹیان سلیم جادو و کلیم جادو اُنسے کہا تیاریان کرو
کل ہم دربار خداوندی مین جائینگے ای نور نظر تم بھی آثارات بھر تیاریان کین صبح کو روانہ ہوئین جنہون
نے رقعہ آفتاب گرمجو کو بھی پہونچایا سب جگہ رقعے پہونچ گئے یاقوت بیٹیون سے کہکر روانہ
ہوئی پہلے آکے پہونچی دیکھا دیر کا دروازہ کھلا ہی مٹکے اور گھڑے جمع ہین اُنمین شراب بھری ہی
قدرت چیخ رہے ہین غل مچا رہے ہین کہ بندے ہمارے آئے یاقوت جادو نے آکر سجدہ کیا
برق ثانی نے آواز دی سجدہ ہمکو نہ کرو جب طلسم کشا کو مٹائینگے عمر تمہاری بڑھائینگے تب ہم
تم سب سے سجدہ لینگے سب خاموش ہو رہے تھوڑے عرصے مین دیکھا دیر کا صحن سب بھر گیا

اب تو برق ثانی سمجھا کہ لوگ آ گئے برہمنون سے اشارہ کیا بندون کو ہمارے شراب پلاؤ برہمنون نے جام بھر بھر کے پلانا شروع کئے کچھ گھڑے مٹکے زیر کوہ بھی بھیجے دوکانداروں کو بھی شراب ملنے لگی ایک تھوڑے ہی عرصے مین شراب پی کے حرکات ناشائستہ کرنے لگے کوئی ناچتا ہی کوئی گاتا ہی کوئی دوڑا دوڑا پھرتا ہی کوئی منہ کے بل گرتا ہی صحن دیر مین یاقوت بیٹھی ہی اسکی انیسین جلیسین کنیزین سب سامنے جمع ہین برہمنون نے سبکو شراب پلائی تھوڑے عرصے مین سامنے والے بیہوش ہوے سب کا بیہوش ہونا کہ برق ثانی تصویر سے نکلا اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ برق ثانی

منم برق ثانی خنجر گزار
ہمہ جا شود الامان الامان

کشم ساحران جہان را بدار
منم پور شاگرد خواجہ عمرو

درآیم اگر در صف کافران
زمن کافران میکنند الحذر

کافرون کو قتل کرنے لگا کئی سی جادوگرون کو مارا ہر مرتبہ چاہتا ہی یاقوت کے پاس جاؤن جاکے اسکو قتل کرون راہ مین اور جادوگرنیان مل جاتی ہین انکو قتل کر رہا ہی بہت چاہا کہ یاقوت کو قتل کرون مگر ممکن نہوا یاقوت تک نہ پہونچا کنیزون مصاحبون کو مارا قضاے کار کلیم و سلیم بیٹیان یاقوت کی جو چلین راہ مین جادوگرنیون کے مرنیکی آواز کان مین آئی ایک طرف مصاحبان یاقوت کے مرنے کی صدا تھی گھبرا گئین کہ مان کی مصاحبون کو کسنے مارا دونون نے اپنے طاؤس اڑائے بر سر کوہ زنگار رنگ آکر اترئین دیکھا ایک عیار طرار کسن نیمچہ ہاتھ مین ساحرون کو قتل کرتا ہی یاقوت کو بھی قتل کیا چاہتا ہی زیر کوہ و بالاے کوہ سب بیہوش پڑے ہین وہین سے دونون نے ڈانٹا او مکار غدار خبردار ما در مہربان کو قتل نکرنا ورنہ آتش قہر و غضب مین پھونک دینگے منم کلیم و سلیم برق ثانی نے سر اٹھاکے دیکھا دو جادوگرنیان سر پر لہرا رہی ہین برق ثانی نے چاہا تڑپ کے بھاگون ان دونون نے سحر کیا برق ثانی کے پاؤن زمین نے تھامے دونون زمین پر آئین باران سحر برسایا سب ہوشیار ہوے یاقوت جو اٹھی دریاے خون جاری دیکھا اپنے مصاحبون کے لاشے دیکھے گھبرا گئی بیٹیون نے سب حال بیان کیا کہ ابر سیاہ آسمان پر پیدا ہوا دیکھا آفتاب گرمخو آکر پہونچی یہ حال جو دیکھا کہا ارے قدرت کی تو خبر لو اس ظالم نے قدرت کو ستایا جب تو انکے مقام پر آیا دیر مین گئی تصویر مین جوف پایا زیر تخت نقب دیکھی باغ مین پہونچی وہان لاشہ قدرت کا پایا کنیزون سے حال پوچھا کنیزون نے کہا ہم نہین جانتے کہ کیا معرکہ گذرا قدرت کو

کیونکر مارا انھین کی شکل بنکر دیر مین گیا آفتاب نے سبکو ہوشیار کیا اور رخصت ہوئی برق ثانی کو ایک
قفس مین قید کیا کہا ہوا یا قوت لیجاؤ اسکو بہت احتیاط سے رکھنا طلسم کشا پر نہین معلوم کیا گذری
اب کس مقام پر ہے ضرور اسکی طرف سے فتور برپا ہوگا قدرت بلا اڑانا جانا بھی صورت زوال ہے ہم
تصور قدرت بجھے سے ساحرہ تھی مذہب اسنے بگاڑا آفتاب گرچہ بہت جھلائی مذہب کو برا
بھلا کہنے لگی کہا ہان یا قوت اب ہوشیار رہنا اسکی قید بہت اچھی طرح رکھنا دیکھو کوئی فتور نہ آنے
پائے اپنے آقا سے یہ الگ تھا تو اسنے یہ قیامت برپا کی اگر یہ اس سے مل جائے تو نہین معلوم کیا
قیامت برپا کرے وہ طلسم کشا صاحب اقبال یہ عیار طرار مکار غدار اگر یہ اسکے ساتھ ہو تو آفت ہے
یا قوت جادو قید برق کو لیکر شہر مین آئی یہ تو مشہور ہے کہ بیٹی کے غم مین جب مرجان کا ذکر آتا
ہے تو پہرون روتی ہے ایک دن برق ثانی نے یا قوت جادو کو مکدر پایا پوچھا کیون اکہ عالم کیسا
مزاج ہے یا قوت نے رو رو کے حال بیٹی کا بیان کیا برق ثانی باتون مین بہلانے لگا اس
لطف سے باتین کین کہ یا قوت خوش ہوگئی حیران ہے کہ کوئی مقام ایسا مقرر کرون کہ آٹھ پہر اس کی
باتین سنا کرون بیٹیون سے کہا تم سلطنت کرو مین بیرون شہر باغ ہے اسمین جاکر رہون وقتاً فوقتاً
آیا کرونگی بیٹیون کو شہر مین چھوڑ آپ آکر باغ مین رہی آٹھ پہر برق ثانی کا گانا سنا کرتی ہے اکثر
قفس سے برق ثانی کو نکال لیتی ہے گانا سنا کرتی ہے آٹھ دن گذرے ہین کہ کلیم وسلیم تخت پر بیٹھی ہین
اکہ رونے کی صدا بلند ہوئی گھبرا کر کلیم وسلیم نے کہا ارے یہ کون روتا ہے کنیزون نے عرض کی
حضور کنیزان پیکر روتی پیٹتی آئی ہین اسقدر بیتاب وبیقرار ہین کہ کچھ جواب نہین دیتین کلیم وسلیم نے
کہا اندر بلاؤ کنیزان پیکر اندر آئین پوچھا کلیم وسلیم نے ارے کیا معرکہ گذرا خون جسم مین بھرا ہوا ہے اسقدر
بیتاب وبیقرار ہو کچھ حال تو بیان کرو معلوم ہوتا ہے نہین لڑائی ہوئی کیا معرکہ گذرا کنیزون نے سر پیٹ
لیا کہا اے ملکہ عالم کیا پوچھتی ہو بی قمر ندانہ فیروزہ پوش معشوق مرجان پر عاشق ہوئین کوہ بلا
پر اسکو جگہ دی ہے پہلے آپ کی جدہ کو خبر ہوئی سحر کے زور مین اسپر جا پڑین نے ہاتھ تلوار کا مار دیا
آپ کی دادی قتل ہوگئین لاشہ کوہ بلا پر پڑا ہے ہم نہ اٹھا سکے آپ سے اطلاع کرنے آئے ہین
یہ سنکر کلیم وسلیم نے ایک عرضی یا قوت کو لکھی حال قتل پیکر لکھا اور یہ لکھا کہ بر [illegible] سے معاوضہ خون
جو ہو جاتے ہین مزاج مین آئے تو آپ بھی آئیے ہم تو جاتے ہین یہ عرضی بھیج تیاری کرنے لگین

یاقوت کے پاس اُسوقت عرضی پہونچی کہ برق ثانی کا گانا سُن رہی ہے برق ثانی خوب تڑپ تڑپ کے
گا رہا ہے تتا تا بھی جاتا ہے یاقوت مبہوت ہو رہی ہے عرضی کو تو پڑھ کے ٹال دیا کنیزون سے کہا جاکر پلیون سے
کہنا تمہین اختیار ہے مین غم مین مرجان کے ہون مجھے کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا مین بھی آؤنگی لیکن
عرضی اسطرح پڑھی کہ برق ثانی نے سب حال سُنا اور زیادہ تکلف سے گانے لگا خوب تڑپ تڑپ
کے گا یا جی مین کہتا ہے اے برق ثانی فرزند صاحبقران صاحب اقبال ہے بادشاہ طلسم کی بیٹی
سے عشق ہوا اب سلسلہ معقول ہوا کیا عجب ہے کہ لوح بھی سے بے شک شاہزادہ ہمارا صاحب
شوکت ولیاقت ہوا مین کیونکر اُس تک پہونچون برق ثانی تو اس فکر مین ہوا کہ مین کیا تدبیر کرون
یاقوت کو گرفتار کرون پھر سوچا کہ دیکھو وہان کیا انجام ہوتا ہے یہان تو یہ صورت ہے کلیم وسلیم دو ہزار
جادوگر تیار کرکے طرف کوہ بلا کے چلین یہان خسرو پیکر کو مار کر پہلو مین بی فرزانہ فیروزہ پوش کو
لئے بیٹھے ہین لیکن جب سے پیکر قتل ہوئی فرزانہ بیقرار ہے کہتی ہے اے شہریار پیکر بزرگ طلسم بھی سب
ساحر قصد کرینگے اس خیال مین آنکھون سے آنسو جاری دمبدم شاہزادے سے لپٹ جاتی ہے کہتی ہے
اے شہریار بڑی ساحرہ قتل ہوئی اُسکے مرنے سے طلسم مین ہنگامہ ہوگا اگر خبر پہونچی تو کیا عجب ہے کہ آفتاب
بھی آنے کا قصد کرے اگر آفتاب آئی تو بڑی مشکل ہوئی سر اُٹھا کے دیکھتی ہے کہ کنیزین سب بھاگ گئین
کوئی دوست و مونس باقی نہین فقط شاہزادہ ہے اور ملکہ پہلو مین بیٹھی ہے کوئی وزیرزادی انیس جلیس نہین
باقی ہے صرف ملکہ شاہزادہ کے پہلو مین بیٹھی ہین شاہزادہ ہر مرتبہ اشک پاک کرکے فرماتا ہے ملکہ نہ گھبراؤ
پروردگار مالک ہے انشاء اللہ اگر دس لاکھ ساحر آئینگے سب کو جواب دونگا شاہزادہ ہرچند سمجھاتا ہے ملکہ
کی بیقراری نہین موقوف ہوتی دمبدم بیقراری بڑھتی جاتی ہے کہ آسمان پر لکۂ ابر اُٹھا ملکہ نے کہا لو صاحب
کوئی آتا ہے ہرچند سحر نہین جانتی مگر علامت سے تو آگاہ ہون کوئی ساحر بڑا آتا ہے یکایک ابر سے آواز آئی
کہ او ننگ خاندان اس ظالم کو تو پہلو مین لیکر بیٹھی ہے دیکھ تو تیرا کیا حال ہوتا ہے بزرگ طلسم دادی کو قتل کرایا
لاشہ اسکا یون پڑا ہے تجھے مجھکو فکر نہین اب جو دیکھا کلیم وسلیم دو ہزار جادوگرون سے آکر پہونچین زمین پر آتے ہی
لاشہ پیکر پر پیٹے روئین پکار پکار کر کہتی تھین ہائے جدہ تم کس رنگ مین قتل ہوئین فلک نے کیا سامان دکھایا
ہمنے تمھارا لاشہ دیکھا مادر مہربان غم مین مرجان کے نہایت مبہوت ہین کل مردان طلسم تمھاری لاش پر
آئینگے تو سب بین کرینگے ساحرون سے اشارہ کیا ارے تم دو ہزار ہو یہ مفتری اکیلا ہے بلوہ کرکے گرفتار کرلو سب

چلا دوگر لینا لینا کہکے چلے شاہزادہ تلوار کھینچ کر جا پڑا مثل شیر خشمناک لڑنے لگا جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کئے سو جادوگر تھوڑے عرصے مین مارکر ڈالدیے ہر مرتبہ شاہزادہ چاہتا ہی ان افسرون کو بڑھکر قتل کرون کلیم و سلیم ساشف سحر؟ باقی ہین دور سے سحر کرکے دیکھا سحر بہ سبب لوح محفوظ کام نہین کرتا یا اُلٹا پلٹا یا پلٹ کر اُسی مقام پر آ کسی ساحر کا کام تمام کیا شاہزادہ شیرانہ نہنگانہ لڑتا ہی اسقدر ساحر مین ملگھا گئے پھر گئے ہین بعض تڑپ کے بھل زمین پر گرتے ہین بعض کا قول ہی اس شیر سے کوئی عہدہ برآ نہوگا کیا پشت و پہلو سے آگاہ ہی کسی کا دھوکہ نہین کھاتا کیونکر گرفتار کرین کلیم و سلیم الگ کھڑی ہوئی یہ سب معرکہ دیکھ رہی ہین کلیم نے سلیم سے کہا کیون بوا اب کیا ہوگا گرفتار ہونا اسکا دشوار ہی حقیقت مین یکتا ئے میدان جلالت ہی بیشہ جرأت ہی جب تو بزرگان طلسم لکھ گئے ہین کہ یہ شخص فتاح طلسم آفتاب نگار ہی اگر ایسا دلیر ہوتا تو ایسا مقدمہ سخت و صعب کیون اسکے نام قرار پاتا لیکن عقل کو دخل دینا چاہیے سلیم نے بھی آنکھون مین آنسو بھر کے کہا بوا کیا تدبیر کرین دونون نے آپس مین کچھ صلاح کی جادوگرون کو آواز دی خبردار کوئی ہاتھ نہ اُٹھائے ہمنے بھی شاہزادے کی اطاعت قبول کی ہم جا بجا کتابون مین دیکھ چکے ہین کہ جو اس جوان سے ساتھ بُرائی کریگا بذلت مارا جائیگا اور جو اسکی دوستی کرے گا عیش و آرام پائے گا شاہزادے نے دونون کو گلے سے لگا لیا کہا ای کلیم و سلیم ہم تم کو مرتبہ اعلے دینگے تم ملکۂ عالم کی عزیزدار ہو دونون نے کہا حضور ہماری شرکت سے بڑا مطلب نکلے گا کل ہی پاس آفتاب کے پہونچا دینگے آپ قتل کرینگے آپ کے ہاتھ سے مہلت نہ پائیگی یہ کہکر دونون دوڑین اور آکر ملکہ فرزانہ کے قدمون سے لپٹ گئین کہا حضور ہم آپ کی لونڈیان ہین ملکہ فرزانہ فیروزہ پوش رونے لگین کہا بہن تمنے بڑا احسان کیا میرے وارث کی خیر و خوبی ہو کہا حضور کل ہی ہم آفتاب گر مجھو کو قتل کرا دینگے آپ سب جادوگرون کو لیکر اُسی صحرا مین بیٹھین کہا ای شہریار یہان سے قریب ایک باغ ہی شب کو چلکر اُسی مقام پر رہینگے صبح کو آپ کو قلعہ آفتاب نگار مین پہونچا دینگے قلعے کے اندر ہی بلوہ کیجیے کہ آفتاب بھی دنگ ہو فوراً اُس کو قتل کیجیے طلسم یون ہی پڑا رہجائے جب بادشاہ مارا گیا پھر کسکی اتنی مجال ہی کہ آپ سے مقابلہ کرے سب آپ کی اطاعت بدل و جان کرینگے آپ کا منہ سب حق ہی یہ کہکر شاہزادہ اور ملکہ کو لیکر ایک باغ مین آئین

بارہ دری مین فرش بچھایا چھپر کھٹ آراستہ کیا آپ مثل کنیزون کے خدمت کرنے لگین پہر رات تک
خدمت گزاری مین رہین پہر رات گئے عرض کی حضور آرام فرمائین کنیزین براے حفاظت موجود ہین کیا
مجال ہے کہ کوئی دشمن اُسکے شاہزادہ و ملکہ فرزانہ چھپر کھٹ پر آئے دونون نے باہم آرام کیا فتنۂ
خوابیدہ بیدار ہوا یعنے کلیم و سلیم قریب چھپر کھٹ کے آئین لوح گلے مین شاہزادے کے پڑی ہوئی سلیم
نے فوراً مقراض جھولی سے نکالی ڈورا لوح کا کاٹ لیا لوح تو جھولی مین رکھی پکار کر آواز دی او برباد کن
خانمان ساحران عالم آنکھ تو کھول دیکھ تو کیا ہوا شاہزادہ اُٹھا دیکھا دونون جادوگرنیان سر پر کھڑی ہین
گرد کنیزین چاؤن چاؤن کر رہی ہین ہر ایک کا یہی قول ہے اِسکی مشکین باندھ لو لوح محفوظ کا بڑا گھمنڈ تھا
لوح لے لی شاہزادہ یہ باتین سُنکر اُٹھا قصد کیا تلوار کھینچون کلیم و سلیم نے سحر کیا تلوار ہاتھ سے شاہزادے
گری لڑکھڑا کے گرا شاہزادے کو گرفتار کیا ملکہ فرزانہ نے آنکھ کھول کر یہ معرکہ دیکھا شاہزادے کے
ہاتھ مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان مجبور و ناچار کھڑا ہے گرد کنیزین گھیرے ہوے ہین پکار کر آواز دی بوا
کلیم و سلیم یہ تمنے کیا کیا دونون نے کہا یہ معاوضۂ خون پیکر جادو ہے اِسنے بڑے بزرگ کو قتل کرایا ہاے
افسوس نہ آیا یہ کہکے ملکہ کو بھی گرفتار کیا رات بھر اُسی باغ مین رہین صبح کو تخت پر سوار کیا لیکر طرف شہر
یاقوت نگار کے چلین چار سی جادوگر ساتھ ہین بڑی دھوم دھام سے جاتی ہین شہر یاقوت نگار
مین آکر پہونچین ایک عرضی یاقوت کو لکھی کہ آپ کی کنیزین گئین جا کے طلسم کشا کو گرفتار کر لائین اب کیا
حکم ہوتا ہے یا تو یہان تشریف لائیے یا ہمکو اپنے پاس بُلائیے کنیز عرضی لیکر چلی یاقوت گانا سننے مین غرق
ہے برق ثانی بیٹھا چہل رہا ہے غزلین ٹھمریان سُنا رہا ہے یاقوت بہوت بیٹھی ہے قفس سے برق ثانی کو
نکال لیا برق ثانی نے بھی دم دیا کہ آپ ایسی قدردان مجھے کہان ملیگی عمر بھر خدمت مین رہونگا مین نے
طلسم کشا کو چھوڑا مسلمانون کی محبت سے منھ موڑا مذہب سامری و جمشید مجھکو تعلیم کیجیے مین چاہتا ہون
لات پرست بنون میری عقل مین آگیا کہ پوجے دو سی کو چھوڑ کر ایک خدا کی پرستش کرنا یہ مسلمانون کا کام
ہے آپ کی صحبت مین رہا تو زنگ دل سے دور ہوا قلب کو سرور ہوا یاقوت کہتی ہے اے برق ثانی ہمارے
ساتھ دغا نہ کرنا برق ثانی ہنس ہنس کے کہتے ہین اے حضور مین آپ ایسی قدردان کہان پاؤنگا کہ کنیز کلیم
سلیم نے آکر نامہ دیا یاقوت نے پڑھا کہا اے برق ثانی سُنا تمنے خسرو شیر دل گرفتار ہوے ملکہ
فرزانہ بھی پھنسین جسوقت بادشاہ طلسم سُنیگی کہ میری بیٹی طلسم کشا پر مائل ہوئی کیا آفت برپا کریگی اب طلسم کشا

کو قتل کرنا چاہیے برق ثانی نے کہا حضور جلد قتل کیجیے فساد کا طلسم مین رہنا اچھا نہین آپکی بیٹیون نے
بڑا کام کیا یہ ظالم قتل ہوجائے تو میرے دلکو آرام آئے آپ جشن کیجیے اُس جشن مین مین لات و
منات کو سجدہ کرون تمام اہالی طلسم جان جائین کہ برق ثانی لات و منات پرست ہوا حال
سب پر کھلا یاقوت نے کہا اب طلسم کشا کو یہان بلوائین یا شہر مین چلین برق ثانی نے کہا حضور
وہان چلکے کیا کیجیے گا یہان بلوا لیجیے رات بھر چوکی پہرا دیجیے سویرے مجھکو حکم ہو مین اپنے ہاتھ سے
خسرو کو قتل کرون یہ بھی سنا دون کہ اب ہم یاقوت کے تابعدار ہوے تمنے ہماری کیا قدر کی اس
رات کو بڑی حفاظت کرنا چاہیے سویرے عاشق و معشوق قتل ہون یاقوت باتونسے برق ثانی کی
خوش ہو گئی کہتی ہے ای برق ثانی تجھ ایسا رفیق ملا طلسم کشا قتل ہوا جہان بانیان طلسم نے یہ لکھا ہے کہ
خسرو طلسم کشا ہے یہ بھی لکھے گئے ہین کہ اگر خسرو شیر دل کو قتل کیا تو پھر ہزار سال تک اس طلسم کو
زوال نہین اب عمر بھر چین کرینگے برق ثانی ہنس ہنسکے باتین بنا رہا ہے کہتا ہے ای ملکہ یاقوت آپ
کے اقبال کی قسم کھانا چاہیے آپ کی بیٹیون نے کیا کمال کیا طلسم کشا کو کیونکر دم دیا لوح محفوظ کو
چھین لیا کیونکر لوح لی کیا فقرہ دیا کہ قید کر لیا جواب عرضی کا لکھیے کہ قید طلسم کشا و معشوقہ طلسم کشا
یہان لیکر آؤ لیکن خبر دار ساحر ساحرہ ساتھ رہین عمدہ لوگ جو معتبر قدیم ہین وہی ساتھ رہین اور کوئی دراندار
ساتھ نہ ہو رات بھر یہان حفاظت کرین صبح کو قتل پر کمر باندھین یہ جواب کنیز کو لکھکر دیا یہان دربار
مین کلیم و سلیم بیٹھی ہین دونون قیدی سامنے زنجیرون مین جکڑے ہوے بیٹھے ہین کلیم و سلیم کہ رہی
ہین کیون ای طلسم کشا اگر ہم یہ دھوکا نہ دیتے تو تم کیونکر گرفتار ہوتے کیون بی فرزانہ پیکر کے قتل کا
تمکو کچھ افسوس نہ ہوا بزرگ طلسم سب کی حاکم ساحرہ اس بلا کی وہ یون قتل ہو جائے اگر ساحرون سے
لڑائی پڑتی دو لاکھ ساحر ایک طرف ہوتے پیکر ایک جانب ہوتی تو ان دو لاکھ کو مٹاتی اس طلسم مین
کوئی اُسکا ہمسر نہ تھا یقین تھا کہ جسدن لڑائی پڑیگی ایک سحر مین لاکھون کو مٹا دیگی کون اُس سے
مقابلہ کر سکیگا وہ یون چپکے چپکے قتل ہوئی آفتاب گرم خو آج تک سوگ مین ہے خسرو نے جواب دیا
او مکارو کیا بیہودہ بکتی ہو ہم صاف باطن ہین نیک و بد کا حال منعکس ہے دل صاف و شفاف آئینہ ہے
جو تو نے کہا ہمنے قبول کیا ہم کیا جانتے تھے کہ مکر در پیش ہے اب کیا پس و پیش ہے قید سے چھوٹینگے
طلسم آفتاب نگار کو لوٹینگے کلیم و سلیم کہتی ہین ای فرزند صاحبقران اب رہائی ناممکن قتل ہونے کے امیدوار

رہو یہ رات درمیان مین ہی صبح سامنا قتل کا ہی کہ کنیز جواب لیکر آئی کلیم و سلیم نے جواب پڑھا ساتھ
والون سے کہا سوجا دوگر معتبر حسن پوما در مہربان کو ایسا مرجان کا غم ہی کہ سلطنت ترک کی باغ مین سکونت
اختیار کی شتل طلسم کشا کو بھی یہان نہ آئینگی وہین ہمکو بلایا ہی یہ کہکر دونون اٹھین خسرو شیر دل و ملکہ فرزانہ
کو مسلسل و مطوق ایک تخت پر سوار کیا کلیم و سلیم پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے پشت پر سوجا دوگر طرف باغ چلے
یہان برق نے یاقوت کو بیہوش کیا اپنی صورت بنا کر قفس مین بند کیا آپ اُسکی شکل بنکر بیٹھا کنیزونکو کہا کہ تم
دروازے پر ٹھہرو صرف دونون بیٹیان اندر آئین اور دونون قیدیونکو لائین کہ دونون مع سوجا دوگر وسکے
دروازۂ باغ پر پہونچین دیکھا کنیزین سپرے پر کھڑی ہین پکار کر آواز دی ای ملکہ سلیم و کلیم آگے نہ بڑھنا ملکہ
عالم کا حکم نہین ہی ارشاد فرمایا ہی کہ دونون بیٹیان قیدیونکو لیکر اندر آئین کلیم و سلیم رکین قیدیون کو لیا
اندر باغ کے دونون آئین روشنی باغ مین ہو رہی ہی اور یاقوت جادو مسند پر بیٹھی ہی باغ پر نگاہ ہی کہ
کلیم سلیم قیدی لئیے ہوئے خسرو کی آکر پہونچین یاقوت نے اٹھکر بیٹیونکو گلے سے لگایا کہا کہ ای
فرزندو بڑا کام کیا اس ظالم کو تمنے پکڑ لیا بانی مرجان طلسم کشا بنا گئین لوح محفوظ دیدی ملکہ نے کہا لاؤ
لوح محفوظ مجھے دو کلیم و سلیم نے دیکھا برق ثانی قفس مین بند سر ڈالے پڑا ہی کہا کیون مادر مہربان
عیار کو بھی قتل کیجیے گا یاقوت نے کہا ای نور نظر یہ بڑا عمدہ رفیق ہی مسلمانون سے بیزار مذہب لات
و منات کا خواہان اسکو لات پرست کرینگے ہمارے پاس رہیگا اب مین ہمیشہ اسی باغ مین رہونگی
سلطنت تمکو مبارک ہو ای نور نظر ہمنے مرجان کے بعد سلطنت سے ہاتھ اٹھایا ایک جشن کرین خوشی
قتل طلسم کشا کا اُسی جشن مین برق ثانی لات و منات پرست ہوگا ہمین خوب خیال ہی یہ کہکے
کنیزونسے کہا باہر جاؤ ہم اور بیٹیان طلسم کشا کی حفاظت کرینگی رات بھر جاگین ایسا نہو رات کو کوئی فتور پڑے
کوئی معین و مددگار پیدا ہو شب قتل طلسم کشا ہی ہر طرح کا انتظام چاہیے ای نور نظر اگر مین کوئی خلاف
حرکت کرون تو مجھے بھی قتل کرنا تم سے کوئی حرکت خلاف ہوگی تو مین تمکو بھی قید کرونگی رات بھر کے لیے
زبان مین سوزن دونگی صبح کو بعد قتل طلسم کشا چھوڑ دونگی دونون نے عرض کی آپ مالک ہین جو مناسب
ہو وہ کیجیے دونون قیدیونکو ستون سے باندھ دو قیدیون کو ستون سے باندھا اور دونون بیٹیون کو
دو تلوارین دین لوح محفوظ تو پہلے ہی اپنے پاس رکھ لی کہا تم حفاظت کرو مین پلنگ پر بیٹھی
دیکھ رہی ہون یکایک بیٹھے بیٹھے کہا چار کنیزین باہر سے بلالو سلیم گئی چار کنیزین باہر سے بلا لائی اُن

کنیزونسے کہا تم بھی حفاظت کے لئے بیٹھو آپ چارپائی پر بیٹھی میچہ کھینچکر اپنے آگے رکھ لیا اسباب سحر
رکھا ہوا چپکے چپکے اسمائے سحر پڑھنے لگی یکایک دو پہر رات گئے آواز دی اری کلیم مین نے تیری حرکت
دیکھی ہاتھ کیسا ہلاتی تھی ادھر میرے پاس آؤ کلیم تھرائی ہوئی سامنے آئی جیسے کلیم سامنے آئی کہا
بیٹا مین نے تمھاری حرکت دیکھی تمنے طلسم کشا سے کیا اشارہ کیا مین نے دیکھ لیا کلیم نے کہا ای
مادر مہربان مین تو خاموش بیٹھی رہی مین نے تو ہاتھ پانون بھی نہین ہلایا یاقوت نے کہا مین سب کچھ
نہین جانتی میرے دل مین شک آیا مین اب تمکو گرفتار کرونگی اگر گرفتاری نہ قبول کرو تو مجھسے مقابلہ کرو کلیم
نے کہا ای مادر مہربان میری مجال ہی کہ مین آپ سے مقابلہ کرون کہا تو زبان نکالو دو پہر کی تکلیف ہی
پھر صبح کو بعد قتل طلسم کشا کے رہا کردونگی نہین تو مقابلہ ہو جائے کلیم نے سر جھکا لیا کہا میری کیا مجال
ہی کہ آپ سے مقابلہ کرون یہ کہکے زبان نکالی یاقوت نے کلیم کی زبان مین سوزن دی ستون سے
جوڑکر مشکین باندھین سلیم تھر تھر کانپ رہی ہی جی مین کہتی ہی ہمشیرہ سے کیا خطا ہوئی کہ جو مادر مہربان
نے قید کیا میرے نزدیک تو بیجا تھی یا مادر مہربان نے دیکھا ہوگا برائی جادوگرنی ہی کوئی تو بات
دیکھی سلیم سر جھکائے بیٹھی ہی سر نہین اٹھاتی اسواسطے کہ مین طرف طلسم کشا کے دیکھون کوئی خطا
نہ نکل آئے اسی سوچ مین بیٹھی ہی یہان یاقوت چارون کنیزونسے بولی اری تم سوتی ہو ہوشیار ہوکے
بیٹھو نہین یہانسے نکل جاؤ کنیزون نے عرض کی جب حضور نے بیٹی کو قید کر لیا تو ہماری کیا حقیقت ہی کہا
اپنی اپنی زبانون مین سوزن دو مین نے تم چارون کے قاعدے دیکھے یا مجھسے مقابلہ کرو کنیزون
نے کہا ہماری کیا مجال ہی جو حکم ہو بجا لائین یاقوت نے کہا زبان مین سوزن دینگے اپنی اپنی زبانین
نکالو کنیزون نے زبانین نکالدین یاقوت نے چارونکی زبان مین سوزن دی انکی بھی مشکین باندھکر
ستون سے باندھا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کیون سلیم ہمنے تمھارے حرکات دیکھے میرے
پاس آؤ اری تو نے بھی ہاتھ ہلایا یہ کیا اشارے کرتی تھی جلد میرے پاس آؤ سلیم کانپتی ہوئی سامنے
آئی یاقوت نے اٹھکر ایک طمانچہ مارا سلیم رونے لگی کہا مادر مہربان مجھسے کیا خطا سرزد ہوئی مین نے
ہاتھ پانون کچھ نہین ہلایا یاقوت نے کہا بیٹا مین نے دیکھا میرے دل مین شک پڑا مین ضرور تمکو
بھی قید کرونگی یا مجھسے مقابلہ کرو مین لڑونگی سلیم نے کہا جو حضور کو مناسب ہو وہ کیجیے یہ کہکے زبان نکالی
یاقوت نے زبان مین سوزن دی اور سلیم کی بھی مشکین باندھین دوڑکر قدمون سے خسرو کے

لپٹ گیا اور کہا حضور نے غلام کو پہچانا میں برق ثانی ہی یاقوت کو پکڑ لیا قفس مین قید ہین غلام نے جو
خبر سنی بیقرار ہو گیا ہین نے گرفتار کیا اختیار ہین حضور کے تھا لوح محفوظ گلے مین حسرت کے ڈالی کہ
ہتھکڑیان بیڑیان کٹ گرین ملکہ فرزانہ کو بھی رہا کیا قفس کو اُتارا اُس مین یاقوت بند تھی یاقوت کو
قفس سے نکالا زبان مین سوزن گرفتار رنج و محن اب یاقوت کو ہوشیار کیا یاقوت کی جو آنکھ کھلی
بیٹیونکو دیکھا کہ ستون سے بندھی ہوئی کھڑی ہین زبانون مین انکی بھی سوزن چارون کنیزون کی بھی
زبان مین سوزن یاقوت گھبرا گئی برق ثانی نے صورت اصلی بنائی شاہزادے کے گلے مین
لوح محفوظ ڈالدی ملکہ فرزانہ کو تخت پر بٹھایا ہی پکار کر آواز دی ای ملکہ یاقوت قدرت خدا کو تمنے
دیکھا مجھ ایسے حقیر کو تم پر غالب کیا شاہزادہ قید سے چھوٹا لوح محفوظ گلے مین پڑ گئی ای ملکہ یاقوت اگر
دل سے اطاعت کی فبہا ورنہ قتل کرونگا یہ بخوبی مجھکو ثابت ہی کہ ہمارا شاہزادہ طلسم کشا ہی ضرور طلسم کو
توڑیگا جو اطاعت نہ کریگا وہ مارا جائیگا اور تصور یہ ہی کہ شاہزادہ اب لوح کی فکر کریگا لوح طلسمی دستیاب
ہوئی اور طلسم ٹوٹا بہتر یہ ہی کہ اطاعت دین اسلام اختیار کرو ملکہ فرزانہ دختر بادشاہ طلسم کی بھی
بادشاہ طلسم ہوگی ای یاقوت تمنے کارخانہ قدرت خدا کا دیکھا کہ وہ مسبب الاسباب ہی شاہزادہ بھی
اٹھا کہا ای ملکہ یاقوت تم میری بزرگ ہو مرجان کے قتل نے دل توڑ دیا پیکر نے قتل کیا
لیکن جن بزرگ نے مجھکو ہدایت کو وہ بلا کی ہی بھی ارشاد فرمایا تھا کہ مرجان سے ملوگے پروردگار
کو اختیار ہی کہ مردے کو زندہ کرے خاک کو اسکی جمع کردے اور روح تازہ عطا فرمائے اسوجہ سے
امید ہی بزرگان دین نے زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا ضرور ملاقات ہوگی شاید کوئی سبب پروردگار
نے رکھا ہو مرجان کا ذکر جو شاہزادے نے کیا یاقوت بے اختیار ہو کے روئی اشارہ کیا کنیز
کی آپ زبان سے سوزن نکالیے مین نے دل سے اطاعت کی برق ثانی کہتا تھا حضور سمجھ لیجیے یہ ساحرہ
بہت زبردست ہی ایسا نہ ہو بگڑ جائے تو اسکو کون سنبھالے گا شاہزادے نے کہا پروردگار مالک ہی
چہرے پر اسکے نور اسلام چمک گیا یہ کہکر زبان سے یاقوت کی سوزن نکالی یاقوت تمدمون سے
شاہزادے کے لپٹ کے بہت روئی مرجان کو یاد کیا کہا حضور اسکی نشانی ہی مین نے سامری
و جمشید پر لعنت کی دین پروردگار اختیار کیا شاہزادے نے کہا بیٹیونکو سمجھاؤ ایسا نہ ہو یہ نہ مانین
اور برق ثانی قتل کرے یاقوت ٹہلتی ہوئی دونون کے پاس آئی کہا ای نور نظر شاہزادے نے

کس لطف سے رہائی پائی اب اگر اطاعت نہ کروگی تو عیار کو اختیار ہی فوراً قتل کریگا اُسکو کون روکے گا مجھ ایسی
ساحرہ کو اُسنے پکڑ لیا تمکو کس تکلف سے گرفتار کیا اب یہی مناسب ہی کہ دل سے اطاعت دین اسلام
اختیار کرو تم ایک مرتبہ مکر کر چکی ہو شاہزادہ ایسا جلیل ہی کہ اُس خطا کا خیال بھی نہین ہی بس اب بہتر
یہ ہی کہ دل وجان سے اطاعت کرو ایسا نہ ہو برق ثانی قتل کر ڈالے اِس طرح یاقوت
نے سمجھایا دونون بیٹیون نے اشارہ کیا کہ زبان سے سوزن نکالیے کہ ہم زبان سے جواب دیوین
یاقوت نے فوراً سوزن نکالی دونون کی دونون قدمونسے شاہزادے کے لپٹ گئین عرض کی اے
شہریار ہماری خطا کو معاف فرمائیے جیسی خطا کی اُسکا معاوضہ پایا ہم بدل وجان حاضر خدمت فیضدرجت
ہین جو مان نے ہماری اختیار کیا ہم بھی اُسی مذہب کو اختیار کرتے ہین کنیزون نے بھی اطاعت کی چارسو
جادوگر جو باہر تھے اُنکو بُلایا انھون نے جو یاقوت کو مطیع دیکھا وہ بھی بدل وجان شریک ہوے
اب یاقوت نے شاہزادہ کو پشت مرکب پر سوار کیا ملکہ فرزانہ کو تخت پر چوب وچماق ہاتھ مین لیکر مان
بیٹیان ساتھ ہوئین اہتمام سواری کرتی ہوئین قلعہ یاقوت نگار مین لائین شہر والون نے جو جمال
جہان آرائے شاہزادہ دیکھا سب نے اطاعت اختیار کی شاہزادے نے لاکر دار الامارۃ مین ملکہ کو
تخت پر بٹھایا ملکہ یاقوت پہلو مین بیٹھین کلیم وسلیم آکر بیٹھین سب ساحرہ جمع ہین برق ثانی نے
کہا کیون ملکہ یاقوت لوح طلسمی کیونکر حاصل ہو یاقوت نے کہا مہتر صاحب لوح طلسمی ضمن مین
پیکر جادو کے تھی وہ قتل ہوئی اب لوح کا پتہ کون بتائے قدمون کی شاہزادے کے قسم کھاتی
ہون کہ مجھکو نہین معلوم لوح طلسمی کہان ہی اب اِسکو غنیمت جانیے کہ تا بہ یاقوت نگار آپ کا قبضہ ہوا
لوح محفوظ آپکے قبضے مین ہی یقین ہی کہ آفتاب بھی آپ سے تعرض نہ کرے اگر تعرض کریگی سحر
آپ پر تاثیر نہ کریگا بس اب ارادہ نہ کیجیے ایک جادوگر مصاحبون مین تھا کج طینت اُسکا نام ہی اُسنے
مکر سے اسلام اختیار کیا ہی ہنس کر کہا اے شہریار آپ یہانتک کیونکر پہونچے شاہزادے نے کہا
بزرگان دین نے ہدایت کی تا بہ کوہ بلا پہونچے آخر قلعہ یاقوت نگار قبضے مین آیا انشاء اللہ طلسم
بھی قبضے مین آئیگا ہم روگردانی فتاحی طلسم سے نہ کرسکیے کج طینت بول اُٹھا اے شہریار وہ خواب
آپ کا شیطانی ہوگا یہ سُنکر شاہزادے کو نہایت غصہ آیا ایک عصائے مرصع کار ہی کہ ہاتھ مین
پیکر کے رہتا تھا وہ عصا بوجہ رعنائی برابر تخت ملکہ فرزانہ کے رکھا ہی وہ عصا شاہزادے نے

اٹھا کر سر پر کج طینت کے مار کر کہا او بیحیا ارشاد بزرگان دین کو خواب شیطانی کہتا ہی کہ سر اُسکا
پھٹا عصا ٹوٹ گیا ساحر تو واصل جہنم ہوا عصا جو ٹوٹا اُس سے ایک پرچہ کاغذ کا گرا وہ کاغذ دوڑ کر
برق ثانی نے اُٹھا لیا سب ساحرون کو مرنے کی اُس ساحر کے خوشی ہوئی سب کو سرور ہوا کہ
ایسا کافر مارا گیا جو ہدایت بزرگان کو خواب شیطانی کہتا تھا برق ثانی نے جو اُس کاغذ کو دیکھا
نوشتہ پایا طرف سے بانیان طلسم کے لکھا ہی کہ اگر کوئی ارادہ طلسم کشائی طلسم آفتاب نگار کا کرے
تو لوح طلسمی پاس برقان دریانشین کے ہی طلسم کشا کو مناسب ہی کہ یاقوت جادو کو ساتھ
لیکر بیرون قلعۂ یاقوت نگار جاے پانچ کوس کے بعد ایک دریاچہ ملیگا کنارے دریا کے جا کے
یہ اسم جو لکھا ہی اُسکو پڑھکر دریاچے پر دم کرے اور پکار کر آواز دے کہ ای برقان جلد آؤ اندر سے
دریا کے تھلکہ پیدا ہوگا ایک ماہی کلان پر ایک ساحر سوار ظاہر ہوگا جسم اُسکا مثل برق کے چمکتا ہوگا
اُس سے سوال کرے کہ پیکر جادو نے انتقال کیا یاقوت جادو مطیع ہی یہ لوح طلسمی کا
باعث ہی کہ جسم اُسکا مثل برق کے چمکتا ہی پس لوح اُس سے حاصل کرے برق ثانی نے
وہ پرچہ شاہزادے کو دیا شاہزادے نے پڑھکر کہا ایہا الحاضرین خدا کی قدرت کو دیکھو کہ لوح کا
سامان ہوگیا وہ بد اعتقاد مرا ورنہ اس عنایت پروردگار کو دیکھتا او ملکہ یاقوت چلو لوح طلسم
بیرون شہر یاقوت نگار ملیگی ملکہ یاقوت نوشتے کو دیکھکر خوش ہوگئی کہا ای شہریار ہمکو اسکی بالکل
خبر نہ تھی آپ مؤید من اللہ ہین غیب سے سامان پیدا ہوا پیکر جادو نے ہمسے کبھی ذکر نہین کیا نہ اِس
پرچے کا حال ہمکو معلوم تھا کنیز آپ کے ساتھ چلے گی برق ثانی نے کہا اے شہریار اگر حضور تامل
کرین تو مین ایک عیاری کرون طلسم پڑا ہی چلے ملکہ آفتاب کا سر اُڑا دون یاقوت نے
پوچھا وہ تدبیر کیا ہی برق ثانی نے کہا میرا ارادہ ہی کہ مین کلیم جادو کی شکل بنون اور دو گنہگارون
کو ایک کو بشکل ملکہ اور ایک کو بشکل حضور گرفتار کرکے قلعہ طلسمی پر جاؤن اور آواز دون
کہ خالہ امان مین قیدیون کو لائی ہون مان تو ہماری شریک مسلمانان ہوئی ہین نے شب کو
سوتے مین ان سب کو گرفتار کیا لیکر حضور کے پاس آئی بس وہ ضرور بلا لینگی اندر گھس کے قلعے
کے مارون کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا اُسکے حال پر روئین سر سرکار کے پاس لاؤن یاقوت نے
برق ثانی سے کہا خوب بات تجویز کی ورنہ سراسر خرابی تھی ہر چند کہ رقعے مین مرقوم ہی اگر برقان

نہ آوے یا لوح دینے سے انکار کرے تو کیا زور ہی یہ صلاح بہت معقول ہی سب حاضرین وقت نے
اس صلاح کو منظور کیا برق ثانی نے دو گنہگار قیدخانے سے بلائے عورت کی صورت بہ شکل فرزانہ
بنائی ایسا رنگ و روغن لگایا کہ ان کو بھی نہ پہچان سکے ایک مرد کو بہ شکل خسرو شیر دل بنایا چار کنیزین
سحر کرنے کو [illegible] کے تخت اڑاتی ہوئی لیچلو برق ثانی بہ شکل کلیم جادو دختر یاقوت
[illegible] لیکر تخت آراستہ ہوئے چار کنیزین پایۂ تخت کو سنبھالے ہوے سحر کرتی ہوئی
ساتھ تھین پانچ سات کوس قلعہ یاقوت نگار سے نکلکر داہنے پر ایک قلعہ بصورت عجائب و
غرائب دکھائی دیا سر قلعہ پر ایک طاؤس بیٹھا ہوا منھ کھولکر آواز ہیہات ہیہات وافسوس دیتا ہی
اسکے منھ سے چنگاریان آگ کی گر رہی ہین وہ خندق مین گرتی ہین خندق مین بجاے پانی کے آگ
جوش مارتی ہی شعلے بلند ہوکر ہوا پر پہونچتے ہین خندق سے بھی دھوان نکل رہا ہی ملکہ یاقوت نے
بتلا دیا تھا کہ [illegible] سامنے قلعے کے جاکر طاؤس سے آنکھین ملانا اور پکارکے آواز دینا
اے نگہبان طلسم [illegible] کو اطلاع کرو کہ وہ مجھے اپنے پاس بلائین قیدیون کو مجھسے لین ایسا
نہ ہو کوئی ساحر میرے تعاقب مین آتا ہو مجھکو خوف گرفتاری ہی وہ طاؤس اڑجائیگا جاکر آفتاب
کو اطلاع کریگا سنتے ہی [illegible] آونگی جیسے ہی برق ثانی نے سامنے قلعہ دیکھا قریب قلعے
کے آیا پکارکر آواز دی اے نگہبان طلسمی ملکہ آفتاب سے خبر کرو کہ آپکی بھانجی قید طلسم کشا و دختر حضور
لیکر حاضر ہوئی ہی لوح محفوظ میرے پاس موجود ہی امیدوار شفقت بزرگانہ ہون کہ مجھکو اپنے پاس
بلوالیجیے یہ سنکر طاؤس نے پرواز کی آفتاب تخت پر بیٹھی تھی یہی ذکر ہورہا تھا کہ پیکر قتل
ہوئی قلعہ یاقوت نگار قبضے مین طلسم کشا کے آیا آفتاب گرم خو کہہ رہی ہی ایک بہت
بڑی بات ہی کہ لوح اس طلسم کی مفقود ہی آجتک کبھی جدہ نے یہ نہین بیان کیا کہ لوح طلسم
کہان ہی کسکے پاس ہی لوح کسکے سپرد کی بی یاقوت بھی نہین جانتین کہ لوح طلسمی کہان ہی
کہ طاؤس نے آکر پہونچا بیان کیا کہ بھانجی حضور کی لوح محفوظ لیکر آئی ہی باغیون کو قید کرلائی ہی
تخت ہوا پر پکار رہی ہی آفتاب گرم خو نے کہا قید مین کون کون ہی طاؤس نے دست بستہ
آفتاب گرم خو سے عرض کی دختر حضور و طلسم کشا چار لونڈیان ساتھ لیے ہوے آئی ہین
حقیقت مین اسنے بڑا کام کیا اسکو بلاکر سرفراز کیجیے کہ دوسرون کا حوصلہ بڑھے تخت اڑتا ہوا آیا ہی

آفتاب یہ سنکر خوش ہوگئی کنیزون کو حکم دیا کہ جاکر میری بھانجی کو لاؤ دیکھو صاحبو کیا زمانہ ہو بیٹی سے سوا بھانجی کو خیال ہوا کس مشقت سے گرفتار کر کے لائی چند مصاحبین گئین طاؤس سے اشارہ کیا کہ راستہ کھول دے طاؤس بلند ہوا آواز مبارکباد ت و افسوس دینے لگا جیسے ہی یہ آواز دی شعلۂ آتش بیچ مین سے بے شوق ہوے ایک سڑک تیار ہوگئی ایک پھاٹک دیکھا کھلا ہی برق ثانی بصورت کلیم جادو قیدیون کو ساتھ لیے ہوے داخل قلعہ ہوا لیکن قیدی بیہوش ہین برق ثانی نے آکر دربار مین آفتاب کو سلام کیا ملکہ آفتاب نے بھانجی کو گلے سے لگالیا کہا کہ ای نور نظر بڑا کام کیا ایک تختی بصورت لوح محفوظ بنا کے لایا تھا وہ ہاتھ پر رکھکر نذر دی آفتاب خوش ہوگئی لوح محفوظ کو لیکر اپنے پاس رکھا بلکہ گلے مین پہن لی اب کلیم نقلی نے حال بیان کرنا شروع کیا کہ ای مادر مہربان مین جلدی مین سب کو لائی برق ثانی کو چھوڑ آئی آفتاب نے کہا کہ جس سے غرض تھی اسکو لائی اب کیا مشکل ہی لشکر کشی کر کے چلین گے بی یاقوت کو بھی پکڑ لائین گے قلعۂ یاقوت نگار پر قبضہ کرینگے عیار ملیگا اُسے گرفتار کرینگے اگر نہ ملیگا بھاگ جائیگا طلسم مین نہین چھُپ سکتا کلیم نقلی نے کہا کہ خالہ امان آپ کو اختیار ہی جو مناسب جانیے وہ کیجیے مین اپنی جان دے کر انکو لائی آفتاب نے کہا کہ بیٹا تمنے وہ کار نمایان کیا کہ تمسے امید ہوئی بیٹی کو بالکل خیال نہ آیا مرجان کا حال سُن چکی تھین جان کا بھی اپنی پاس نہ ہوا برق ثانی عرض کر رہا ہی کہ خالہ امان مین نے کتاب مین دیکھا کہ اگر یہ طلسم کشا قتل ہوجائے تو ہزار سال تک طلسم پر زوال نہ آئیگا اب ہزار برس کو چھٹی ہوگئی اب میرا جی چاہتا ہی کہ آپ کے سامنے کچھ گاؤن مین نے بڑی مشقت کر کے حاصل کیا ہی گاؤن بجاؤن جشن کرون شراب چلے شراب پی پی کر بیہوش ہوئین پھر کل لشکر کشی کیجیے گا کہ مادر مہربان کو بھی سزا ملے انکو بھی معلوم ہو کہ اطاعت طلسم کشا کا یہ ثمرہ ملا غنچۂ آرزو نہ کھلا سلطنت طلسم پر نازان ہین طلسم کشا نے وعدہ کیا تھا کہ تمکو بادشاہ طلسم آفتاب نگار کرینگے آفتاب نے کہا کہ انکو قید مین مار ڈالونگی کیا چین سے بیٹھنے دونگی کل ہی طلسم کشا کو قتل کرونگی دیکھو تو کیا آفت کرتی ہون برق ثانی نے کنیزون سے پکار کر آواز دی کہ اسے کنجی میخانے کی مجکو دو شراب محفل مین آئی آفتاب نے کنجی اپنے پاس سے دی برق ثانی دوڑ کر میخانے مین پہونچا پکار کر آواز دی کہ ہم ساقی ہین کوئی باقی نہ رہے کنیزین

دوڑین گلابیان پتلے اٹھا کر لیجانے لگین اب تو جابجا ہنگامہ ہوا کہ آج بی کلیجم شراب بانٹ رہی ہین سب کو شراب مل رہی ہی ہر طرف غریو بلند ہوا شراب چلنے لگی برق ثانی نے سو گلابیان عمدہ آراستہ کر کے کشتی مین لگائین بڑے تکلف سے شراب لیکر محفل مین آیا جو چار کنیزین ساتھ آئی ہین آپس مین کہہ رہی ہین کہ کیا کلیجہ ہی کس طور سے شراب لایا برق ثانی نے پیشواز پہنی سامنے آفتاب کے گت ناچی آفتاب خوش ہوگئی کہا کہ اے میری بیٹی یہ کیونکر حاصل کیا برق ثانی نے عرض کیا کہ مادر مہربان ابھی کیا سُنا ہی ذرا شرم تو میری دفع ہو برق ثانی نے گت ناچ کے یہ غزل عاشقانہ شروع کی نظم

آئینے کی طرف نہین آتا خیالِ دوست — قربان شانِ حُسن عدیم المثال دوست
پتلی ہوا ہی آنکھ کی اپنی خیال دوست — یان تو یہ حال ہی نہین معلوم حال دوست
الطاف نامہ یار کا لیکر کرم کرے — صورت دکھانے ہدہد فرخندہ فال دوست
حُسن شباب تک نہین طفلی گئی ہنوز — ظاہر نہین ہوا ابھی ہمکو کمال دوست
سُنکر فسانہ یوسفؑ و یعقوبؑ کا کہا — کرتا ہی چشم یار کو روشن جمال دوست
اُن ابروؤن کے حسن کی تعریف کیا کرون — ماہ چہاردہ سے ہین بہتر ہلال دوست
یاد آئی دن کو رات ملاقات یار کی — شب کو رہا تصور روز وصال دوست
معشوق آنکھ پھیرے نہ عاشق سے اے کریم — وحشی سے اپنے ہو نہ گریزان غزال دوست
دل پر یقین ہوتا ہی مجھکو امین کا — جان عزیز کو مین سمجھتا ہون مال دوست
وہ قد ہی مثلِ سرو ہمیشہ بہار پر — اندیشۂ خزان نہین رکھتا نہال دوست
رخسار سے صباحت کا نور ہی عیان — بوئے لطیف مشک سے رکھتے ہین خال دوست
چین جبین یار سے بنتی ہے جان پہ — ہوتا ہی ناگوار طبیعت ملال دوست
مریخ کی طرح سے ہی خونریز عاشقان — پہنے لباس سُرخ تو ہی حسب حال دوست
گڑ گڑ گئے ہین سرو چمن قد کو دیکھکر — گردن کشون کے سر ہوے ہین پائمال دوست
انداز جو ہے یار کا بے مصلحت وہی — ایک ایک سے ہی خوب جمال و جلال دوست
رہتی ہین آنکھین بند تصور مین یار کے — تار نگہ سے اپنے بندھا ہی خیال دوست

آتش یہ وہ زمین ہے کہ صائب نے ہے کہا	خوشتر ز گوشوارہ بود گوشمال دوست

اس رنگ مین یہ غزل سامنے آفتاب گرمخو کے گائی کہ آفتاب گانا برق ثانی کا دیکھکر تڑپگئی
کہا بیٹا تم نے تو وہ کمال حاصل کیا ہے کہ کوئی مقابلہ نہین کرسکتا تمہارا تو گانے مین مثل نہین کہا
حضور لاکھون روپیے صرف کیے مشقت کی جو کامل آیا اُسکی خاطر ومدارات کی اُن لوگون نے دل
کھولکر بتایا ابھی حضور نے کیا سُنا ہے مین آپکو خوب راضی کرونگی اور ایک کمال دکھاتی ہون کہ پاؤن
سے ناچون اور مُنھ سے گاؤن ہاتھ سے بتاؤن سر سے آپکو شراب پلاؤن یہ کہہ کے جام لبریز کیا
ٹھوکرین لیتا ہوا سامنے آفتاب کے آیا سر جھکا کے کہا کہ ایسے بزرگون کو سر سے شراب
پلانا چاہیے سر جھکایا آفتاب گرمخو نے ہاتھ بڑھا کے جام سر سے لیا چاہا کہ پی جاؤن اور
برق ثانی عیار آنکھ سے آنکھ ملائے ہوے تانین مار رہا ہے سب حاضرین وقت پامال ہین
جبتک ہی آفتاب نے چاہا کہ جام پیے شراب نے چرخ مارا شعلہ بنکر شراب اُڑ گئی پتلہ جو بازو
پر تھا اُسنے آواز دی کہ ای آفتاب گرمخو یہ برق ثانی عیار ہے مکار وغدار شاگرد عمرو کا
بیٹا اپنے کو اس سے بچانا آفتاب نے کہا کہ ارے تو کون ہے یہ کہہ کے ہاتھ جو ہلایا برق تڑپکر
گرے رنگ و روغن عیاری کا برق ثانی کے چہرے سے اُڑ گیا پاؤن زمین نے تھام لیے
وہ کنیزین چارون بھاگین کہ جاکر یاقوت سے اطلاع کرین کسی نے ہلڑ مین اُنکو نہ روکا
آفتاب گرمخو نے کہا کہ ارے دیکھو یہ گنہگار کون ہین اب جو اُنکے چہرے دُھلائے گنہگار نہ تھے
اُنکو رہا کیا برق ثانی کو ایک قفس مین قید کیا پلٹ کر آواز دی کہ ذرا قلعہ یاقوت نگار
کی خبر لو کہ پی یاقوت کیا کرتی ہین یہ خبر سُنکر دیکھیے کیا انتظام کرین یہان خسرو شیردل
انتظار برق ثانی کر رہے ہین یاقوت کہتی ہے کہ ای شہریار یہ بڑی نادانی ہوئی اُسوقت
خیال نہ آیا کہ اندر طلسم کے کیونکر عیاری ہو سکیگی خداوند کریم برق ثانی کی آبرو رکھے نہین معلوم
اُسپر کیا گذری خسرو شیردل فرماتے ہین کہ ملکہ اُسوقت خیال نہ آیا کہ برق ثانی کو روکا جاتا
حقیر تحریر کرتا ہے یہ ذکر تھا کہ کنیزین روتی پیٹتی آکر یہ کہنے لگین کہا کہ ای شہریار برق ثانی نے وہ رستمانہ
کام کیا آخر مین پہچانا گیا برق ثانی گرفتار ہوا یہ بخدمت ناظرین وسامعین عرض کرنا منظور ہے
ناظرین والامقام آگاہ ہون کہ جب برق ثانی کی گرفتاری کی خبر آتی ہے اُس وقت معاملہ

ساحرۂ کج طینت نکلتا ہی حال لوح معلوم ہوا ساحر مذکور مارا گیا اب آمادگی ہوئی کہ صحراے
نیرنگ سے چل کر لوح حاصل کرین بموجب ہدایت اُس کاغذ کے **یاقوت** نے تخت سحر تیار کیا
اُس تخت پر شاہزادے کو سوار کر لیا چند کنیزون کو ساتھ لیا لوح محفوظ **خسرو** کے گلے مین ہی
یاقوت تخت اُڑاتی ہوئی صحراے نیرنگ مین پہونچی دیکھا صحرا نہایت عمدہ نخل سرسبز و شاداب
صحرا لاجواب طائر جابجا زمزمہ سرائی کر رہے ہین دم محبت کا باغبان قضا و قدر کی بھر رہے ہین
ایک جانب قمریان نخل سرو پر صداے کوکو بلند کرتی ہین ایک جانب فاختہ قلندر مشرب دلق
خاکستری زیب جسم صداے حق سرہ دے رہی ہین فقیری لباس رازداران بہار زمزمہ سرائی
سُنتے ہین عروسان چمن کی زیبائی صحرا کی رعنائی ہر طرف صحرا مین جوش بہار طائرون کی ہر سو پکار
چشمہ ہاے آب روان مثل آئینہ صاف و شفاف موج مار رہے ہین ایک جانب دریا مین مچھلیان
تڑپ رہی ہین نہنگان خون آشام سر باہر کرتے ہین پھر غوطہ لگاتے ہین گھڑیال مگر اُنکی نئی چال
لب دریا جابجا پتھر پڑے ہین صاف و شفاف **یاقوت** آکر اُتری شاہزادہ **خسرو** ایک جانب
کھڑے ہین **یاقوت** نے پکار کر آواز دی کہ اے **برقان دریا نشین پیکر جادو** نے
انتقال کیا ہمکو اپنا نائب کر گئین **لوح** طلسمی لیکر جلد حاضر ہو ہمکو بتا گئی ہین کہ **برقان دریا نشین**
سے **لوح** لینا اُسکو بہ حفاظت رکھنا اب **لوح** ہمارے پاس رہیگی تم حکومت کر چکے دریا مین
مخفی نہ ہو **لوح** لیکر جلد آؤ یہ جو ملکہ **یاقوت** نے آواز دی چھوٹی چھوٹی مچھلیان مثل برق کے
چمکتی ہوئی آئین منھ نکال کر **یاقوت** کو دیکھا پھر دریا مین غوطہ مار کر غائب ہوئین ہزار ہا مچھلی
نکلی دیکھ کر چلی گئی اب دریا مین غرش دیکھی ایک ماہی کلان نے سر نکالا اُسپر ایک ساحر سوار
ہے مثل بجلی کے چمکتا ہوا سینہ اچھی طرح ثابت نہین ہوتا ہے ثابت ہی کہ سینے پر آفتاب
عالمتاب ہی جسکے دیکھنے سے دل بیتاب ہی سر دریا سے نکالتے ہی آواز دی کہ اے
یاقوت کیون مجھکو تکلیف دی **یاقوت** نے کہا کہ اے **برقان دریا نشین پیکر جادو** نے
انتقال کیا حفاظت لوح کی مجھپر وصیت ہوئی لوح مین تمسے لینے آئی ہون آج کل طلسم مین
بڑا انقلاب ہی مشہور ہی کہ طلسم کشا کا اب داخلہ ہوگا مذہب طلسم بدلیگا ملکہ **آفتاب** بھی تمکو دربار
مین بلائینگی تمسے بمقدمہ طلسم کشا صلاح ہوگی تمھاری راے پر اصلاح ہوگی کہ طلسم کو کون سا

ساحر روکے کہ آمد طلسم کشا نہ ہو سکے یہ سُنکے برقان خوب قہقہہ مارکے ہنسا کہا کہ اے یاقوت
سب حال مین نے سُنا کہ تو بادشاہ طلسم سے باغی ہوئی اب بہتر یہ ہے کہ یہان سے چلی جا زیادہ باتین
نہ بنا بانیان طلسم نے اِس تحفے کا مجکو مالک کیا مجھسے لوح کون پا سکتا ہے یہان تجکو قضا لیکر آئی
ہے یہ باتین جو یاقوت نے سُنین قصد کیا کہ برقان پر سحر کرون جیسے ہی جھولی کی جانب
متوجہ ہوئی برقان دریانشین نے ہاتھ ہلایا یاقوت جادو لڑکھڑا کے گری مچھلی پر سے
برقان کودا کہ سر یاقوت کا کھینچ لون پہلو مین شاہزادۂ خسرو شیر دل کھڑا تھا یہ معرکہ دیکھکر
نخل کی آڑ سے نکلا للکارا کہ او برقان کیا کرتا ہے خبردار یاقوت پر ہاتھ نہ ڈالنا پلٹ کے
دیکھا صورت زیبا شاہزادۂ خسرو پر نگاہ پڑی حیران جمال و محو دیدار ہوگیا مگر اپنے سحر پر نازہے
ہاتھ ہلایا سمجھا کہ شاہزادہ سحر مین پھنس گیا شاہزادے کے گلے مین لوح محفوظ ہے سحر نے تاثیر
نہ کی شاہزادے نے ہاتھ بڑھا کر گردن برقان دریانشین کی زور سے پکڑی برقان سحر
کے ناز مین لپٹ پڑا لپٹتے ہی شاہزادے نے اُکھیڑ کر برقان کو زمین پر مارا کہ استخوان برقان
کے ریزہ ریزہ ہوے وہ انتہا کی تاریکی ہوئی کہ ہزارہا مچھلیان دریا سے تڑپ کر نکلین آوازین
دیتی تھین کہ اے ابالی طلسم آج بڑا غضب ہوا کہ برقان دریانشین نگہبان لوح ہاتھ سے
طلسم کشا کے مارا گیا دریا مین شور پیدا ہوا کنارے دریا کے غار ظاہر ہونے لگے اُن غارون
مین دریا سمٹ کر گرنے لگا تھوڑے ہی عرصے مین دریا غائب ہوا مچھلیان جل کر خاک ہوئین
اندھیرا موقوف ہوا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من برقان دریانشین بود پھر ایک صداے
خوش آہنگ آئی کہ اے طلسم کشا مبارک ہو لوح ملی یقین کامل ہے کہ جسکے غم مین زیادہ ملول و
حزین ہو وہ مراد بھی ملیگی شاہزادے نے چہار جانب دیکھا آواز دینے والے کو نہ پایا قریب
یاقوت کے شاہزادے آئے یاقوت کے ہاتھ پاؤن مین طاقت تھی اُٹھ کر قدمون سے
شاہزادے کے لپٹ گئی کہتی تھی کہ اے شہریار آپ نے کیا کارِ نمایان کیا کیا جلد ظاہر ہوے
فوراً اُسکو مارا اب لوح تو لیجیے یہ کہ کے یاقوت قریب لاش برقان کے آئی اُسی طرح
بدن اُسکا مثل برق کے چمک رہا ہے لوح طلسمی کا باعث تھا لوح طلسمی گلے سے اُتاری لوح کا
جسم سے جدا ہونا تھا کہ دیکھا ایک ساحر سیہ فام بدانجام اُستخوان چور چور صورت پُرغرور

لاشہ زمین پر پڑا ہے یاقوت نے لوح لا کر گلے مین شاہزادے کے ڈالی خوشی خوشی وہان سے پلٹی
صحرائے نیرنگ چھوڑ قلعۂ یاقوت نگار مین آئی سب رئیسان شہر نے آکر مبارکباد دی کہ اے شہریار
پروردگار آپ کی قوت و طاقت کو زیادہ کرے آج آپ نے کلید طلسم پائی اب طلسم پر قبضہ
ہوگا برق ثانی کے گرفتار ہونے کا شاہزادے کو بڑا رنج ہے شاہزادے نے ملکہ فرزانہ سے
کہا کہ کوچ کا لشکر کو حکم دیجیے لشکر کو قلعے سے باہر نکالیے فتح طلسم شروع ہو ملکہ فرزانہ رونے لگین
کہا کہ اے شہریار پروردگار عالم آپ کو مظفر و منصور کرے آفتاب جادو بلائے روزگار ہے
میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ تامل فرمائیے اگر کسی مقام پر آفتاب ملجائیگی تو وار کیجیے گا طلسم
تک جانا بہت دشوار ہے شاہزادے نے کہا کہ اے ملکۂ عالم اب تکلیف نہ پڑیگی ملکہ نے کہا کہ
بسم اللہ آپ کو اختیار ہے شاہزادے نے ملکہ یاقوت کو حکم دیا کہ لشکر تیار کرکے بیرون قلعہ
چلو دوسرے دن کوچ ہوگا برق ثانی کا گرفتار ہونا ہم پر بہت شاق ہوا انصاف یہ ہے کہ اسنے
اپنی جان لگادی کسی مقام پر کمی نہین کی اگر آفتاب دھوکا کھا جاتی تو مار لینے مین اسنے
کیا اٹھا رکھا تھا تا بہ طلسم پہونچین اسکو صحیح و سالم پائین جب اسکو قید سے چھڑائین تب دلکو
اطمینان ہو وہ بھی جانے کہ آقا نے ہمارے واسطے کوشش کی ساحران طلسم اسکے
نام سے جلے ہوئے ہین ایسا نہ ہو کہ آفتاب اسکو قتل کرڈالے شاید ہماری آمد کی خبر سنکر
تامل کرے اسی وقت یاقوت نے ڈیڑھ لاکھ ساحرون کا لشکر تیار کیا شاہزادہ سوار ہوا
یاقوت جادو ساحرون کا انتظام کرتی ہوئی باہر نکلی ملکہ فرزانہ تخت پر سوار ڈیڑھ لاکھ کا
لشکر پس پشت بہ اس جاہ و حشم سے لشکر بیرون قلعہ آکر اترا بارگاہ استادہ ہوئی رات کو جشن کا حکم
دیا تیاری ہونے لگی تھوڑے عرصے مین شاہزادہ بارگاہ مین داخل ہوا ملکہ آکر تخت پر بیٹھین
تمام سردار آکر بیٹھے آخر صلاح یہ ہوئی کہ سامنے باغ ہے اسمین ملکہ کو داخل کرو ملکہ فرزانہ
مع کنیزان باغ مین داخل ہوئین آتے ہی ملکہ نے روشنی کرائی شاہزادے سے کہلا بھیجا کہ آپ
بھی یہان تشریف لائیے شاہزادہ باغ مین آیا باغ نہایت پربہار تھا سیر دیکھتا ہوا شاہزادہ
بارہ دری مین آیا نازنین مہ جبین و مہ جبینان مہرتمکین آکر حاضر ہوئین غزلین ٹھمریان گانے لگین
ایک مہ جبین نے سامنے بیٹھ کر یہ غزل شروع کی نظم

صورت شاہد اصلی کا جو ادراک کرے
آئینہ دل کا کدورت سے بشر پاک کرے

ہے جو حاصل تو تو انگر کو بھی کر دے یہ فقیر
کیمیا کی ہوس اے دل کوئی کیا خاک کرے

کچھ تری دست درازی سے نہیں دور اے شوخ
شب وصلت میں جو تو جیب سحر چاک کرے

سیر کو آتا ہے وہ گل چمنستانوں میں تو
کیوں صبا دور نہ اگر خس و خاشاک کرے

دست بردار نہ ہوں قبر میں وحشت سے کبھی
پنجۂ شل بھی گریبان کفن چاک کرے

منفعل ہو کے گناہوں سے اگر روئے بشر
دست قدرت سے خدا آنسوؤں کو پاک کرے

چشم روشن تری نرگس کو بصارت بخشے
تیری ہنسی گل زنبق کو فرحناک کرے

تیر مژگاں سے جو مارا ہو تو کیا ہو قاتل
صید کو اپنے جو تو بستۂ فتراک کرے

خم سے شیشے میں سمجھ کر اسے لانا ساقی
دخت رز کی نہ ہر اک رند کہیں تاک کرے

حسن دیکھا تو کہا بھولے سے ماشاء اللہ
دیکھیے کیا مرے حق میں بت بیباک کرے

مہر سا داغ عقیدت ہے مرے دل میں قبول
کیوں نہ بندے مجھے اپنا شہ لولاک کرے

شاہزادہ شب بھر جشن میں رہا کوچ کی خوشی میں آرام نہیں فرمایا بڑا اشتیاق ہے کہ برق ثانی کو خیر و عافیت سے پاؤں ایسا نہ ہو کہ ہمارے عیار کو کچھ تکلیف پہونچے سویرے سے بارگاہ میں آئے یاقوت سرداروں کو لئے موجود ہیں شاہزادے کو دیکھکر عرض کی تیاری لشکر کی ہو فرمایا جلد تیاری کرو دن نہ چڑھنے پائے کہ یہاں سے کوچ کریں بڑی جلدی یہ ہے کہ برق ثانی رہا ہو یہ باتیں تھیں کہ کنیزان ملکہ فرزانہ روتی ہوئی آئیں عرض کی کہ اے شہریار غضب ہوا ملکہ فرزانہ کے درد گردہ اٹھا ہے مثل ماہی بے آب تڑپ رہی ہیں آپ کو بلایا ہے شاہزادہ گھبرا کر پھر باغ میں آیا دیکھا کہ کنیزیں رو رہی ہیں شاہزادے کو دیکھکر عرض کی کہ حضور جلد بارہ دری میں جائیں ملکہ نہایت بیقرار ہیں شاہزادہ گھبرا کے بارہ دری میں آیا دیکھا کہ ملکہ مثل ماہی بے آب طپاں فرش پر مثل مرغ بسمل غلطاں شاہزادے کو دیکھکر آواز دی کہ اے شہریار کنیز اب آپ سے رخصت ہوتی ہے اپنے دست حق پرست سے دفن کیجیے گا تا بہ قبر پہونچائیے گا راہ سے نہ پلٹ آئیے گا شاہزادے نے کہا کہ ملکہ یہ کیا کہتی ہو یہ کہکے شاہزادہ قریب آیا پاس ملکہ کے بیٹھ گیا ملکہ نے کہا کہ اے مسیح زمان آپ کے بیٹھنے سے درد کم ہو گیا تھوڑے عرصے کے بعد ملکہ اٹھیں

کہا کہ آپ کے آتے ہی درد جاتا رہا آپ کی زیارت پر درد موقوف تھا اب درد کا نام نہین شاہزادہ
ملکہ سے بیٹھا باتین کر رہا ہی کہ چند خدمتگار دوڑے ہوے آئے عرض کی کہ ملکہ **یاقوت وکلیم**
وسلیم و دیگر سرداران نامی درد مین تڑپ رہے ہین حضور جلد تشریف لے چلین شاہزادہ ملکہ سے
خدا حافظ کہکر اُٹھا دوڑتا ہوا بارگاہ مین آیا دیکھا کہ سب سردار مبتلاے درد کمر وغیرہ ہین اسقدر
بیتاب ہین کہ کوئی اپنے مقام سے اُٹھ نہین سکتا شاہزادے کو دیکھکر سب نے آواز دی کہ غلامان
جانباز رخصت ہوتے ہین شاہزادہ قریب اُن سب کے آیا جیسے ہی قریب پہونچا اُن سب نے
عرض کی کہ حضور کے آنے سے تسکین ہو گئی یہ کہکر فوراً سرداران اپنے مقام سے اُٹھنے لگے
یہ لوگ اُٹھکر بیٹھے ہین کہ پھر کنیزان ملکہ **فرزانہ** روتی ہوئی آئین عرض کی کہ پھر ملکہ کے درد اُٹھا ہی
شاہزادہ اُٹھکر دوڑا نصف راہ طے کی تھی کہ آسمان سے آواز آئی منم **شکل کش** او ظالم دیکھ
مین نے ملکہ **فرزانہ** کو گرفتار کر لیا لیے جاتی ہون یہ سُنکر شاہزادے نے سر اُٹھایا دیکھا کہ ایک
جادوگرنی تخت پر سوار کچھ تصویرین ہاتھ مین اُن پر کچھ لکھ رہی ہی اور ملکہ **فرزانہ** مع چند کنیزون
کے گرفتار پکار رہی ہین کہ اے شہریار کنیز رخصت ہوتی ہی یہ **شکل کش** کنیز کو پاس **آفتاب**
کے لیے جاتی ہی وہ میری خون کی پیاسی ہی شاہزادہ جھلاکر طرف ساحرہ کے دوڑا ساحرہ
نے تخت **فرزانہ** اُسی مقام پر چھوڑا تڑپ کے اُنکی بارگاہ پر گری بارگاہ مین اندھیرا ہو گیا
شاہزادہ قریب بارگاہ کے پہونچا اور نعرہ اپنے نام کا کیا **نعرۂ شاہزادہ خسرو شیردل**

منم **خسرو** شیردل نوجوان	منم نور عینین **صاحبقران**	اگر تیغ کین برکشم از غلاف
تزلزل فتد درمیان مصاف	اگر تیغ بر سنگ خارا زنم	زگاو زمین بیخ و بُن برکنم
منم قاتل کافران جہان	ز شیغم شود الامان الامان	یہ نعرہ کرکے شاہزادہ قریب

بارگاہ کے پہونچا تھا کہ بارگاہ مین رونے کی آواز آئی سردارون کی آواز تھی کہ اے شہریار کنیزون
غلامون کو لیے جاتی ہی اب زندہ نہ بچین گے **آفتاب** ہم لوگون کی صورت سے بیزار ہی
دیکھتے ہی قتل کریگی کنیزون کی حمایت کو پہونچیے گا شاہزادہ کیا کرے کہ وہ بلند ہو گئی ہی چاہا کہ
کمان کیانی دوش سے اُتارین **شکل کش** اسقدر جلد بلند ہوئی کہ جا کر ملکہ **فرزانہ** والے
تخت کو لیا پندرہ سردار نامی اُسمین **یاقوت و کلیم وسلیم** اور جو سردار بارگاہ مین

موجود تھے اُن سب کو لے لیا کل لشکر پر تصویرین پھینکین سب کاغذ کی تصویر ہو گئے ہوا مین اُڑتے
پھرتے ہین جب ہوا کا جھونکا چلا داہنے والے بائین کو گئے اور جو بائین پر تھے وہ داہنے پر
اُڑتے ہوے آگئے سارے لشکر کا یہی حال ہوا شاہزادہ بیتاب و بیقرار ہے کبھی دوڑ کر کمیدانون
رسالہ دارون کے پاس گئے کبھی سپاہیون کے پاس پہونچے جسکو آواز دیتے ہین وہ جواب
نہین دیتا جواب دینے کے لائق نہین ہین شاہزادہ بیقرار ہوتا ہی ایک ملازم کسی اپنے کام کو
بیرون لشکر گیا تھا وہ بچا ہوا ہی اُسنے جو شاہزادے کو اس حال مین دیکھا پکار کر آواز دی کہ اے
شہریار آپ کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہین شکل کش سب کو گرفتار کر کے لے گئی اب جب تک
وہ ملعونہ قتل نہ ہوگی تب تک یہ لوگ صحت نہ پائین گے لوح تو ملاحظہ فرمائیے اُستاد تو آپکے
پاس ہی آپ کو لوح ہدایت کریگی اپنے کو ہلاک نہ کیجیے ایسا نہ ہو کہ سرکار پر کوئی صدمۂ عظیم
گذر جائے یہ جو اُس ساحر نے سمجھا کر کہا شاہزادے کو گویا ہوش آگیا فوراً چشمۂ آب پر آ کے
وضو کیا وضو کر کے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم و ای سیار این عجائبات اگر لوح
طلسمی حاصل ہو تو ایک لمحہ بھر توقف نہ کرنا فوراً برائے فتاحی طلسم جانا اگر شاید تامل کیا اور
شکل کش نے آکر لشکر کو تصویر کاغذی بنا دیا تو جسوقت شکل کش قتل ہوگی یہ سب سردار
پھر صورت اصلی پر ہو جائین گے فوراً برائے فتاحی روانہ ہو سر اُٹھا کے فلک پر دیکھو سات
ستارے معلوم ہونگے اُسی نشان پر جاؤ مقام پر فیلان کے پہونچو گے جو شعبدے دکھائے
فوراً لوح دیکھنا بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرنا ورنہ دھوکا کھاؤ گے یہ دیکھکر شاہزادے
نے لشکر کو اُسی حال خراب مین چھوڑا آپ برائے فتاحی طلسم روانہ ہوے رات کو سر اُٹھا کے
دیکھا ایک جانب سات ستارے چمک رہے تھے اُسی کے نشان پر چلے رات بھر راستہ طے کیا
صبح کو قریب ایک باغ کے پہونچے دیکھا کہ دروازہ باغ کا کھلا ہی یکایک باغ کے اندر سے
رونیکی آواز آئی دیکھا کہ دو زنگی سیاہ رو تیرہ درون سلیم کلیم کو پکڑے ہوے کشان کشان لاتے
ہین سلیم و کلیم چلا رہی ہین کہ اے شہریار کنیزون کو بچائیے آپکے جرم محبت مین قتل ہوتے ہین
شاہزادہ تیغ کھینچ کر دوڑا اُس ساحر نے ایک مقام پر دونون کو بٹھا کے خنجر مارا کہ دونون کے
سر کٹ کے زمین پر گرے شاہزادے نے کلیم و سلیم کے سر لوٹتے ہوے دیکھے لاشے تڑپکر سرد ہوے

شاہزادہ دوڑا کہ ہائے ان مطیعان اسلام کو یون قتل کیا چاہا کہ دوڑ کے سر اٹھاؤن کہ ایک طرف
سے آواز آئی کہ ای شہریار کنیز رخصت ہوتی ہی آپکی محبت مین کام تمام ہوا دیکھیے جلاد مجکو قتل کرتا ہی
آپ کی زیارت بدی تھی کہ ہمنے کرلی ذرا ادھر پلٹیے وقت آخر آنکھین تو چار ہوجائین شاہزادے
نے پلٹ کر دیکھا کہ ایک جادوگر بڑے قد و قامت کا کلاہ جلادی سر پر تیغہ باڑھ دار کھینچے ہوے
ملکہ فرزانہ کو لیے جاتا ہی جب ملکہ رکتی ہین وہ قبضہ مارتا ہی سر سے خون جاری ہوتا ہی کئی جگہ سے
خون جاری دوپٹہ ڈھلکا ہوا پائچے چھوٹے ہوے خاک مین لتھڑے ہوے آنکھون سے آنسو جاری
شاہزادہ ہائے جان جہان کہکے دوڑا نعرے کرتا ہوا کہ او جلاد صاحب بیداد خبردار ہاتھ تلوار
کا نہ مارنا ورنہ ساحر کا نام طلسم سے مٹا دونگا جان بچانا دشوار ہوگی شاہزادہ دوڑا ہوا جاتا ہی
یہی چاہتا ہی کہ جاکر اس ساحر کو مارون ملکہ کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچاؤن کہ اسنے جلدی سے
تیغہ کھینچا ہوا جو ہاتھ مین تھا سر پر ملکہ فرزانہ کے ماردیا فرزانہ کا سر کٹ کے گرا ساحر تو سر کاٹکر
بھاگا شاہزادے نے دوڑکر سر اس کشتہ حسرت و یاس کا اٹھایا آنکھین حسرت آلود کھلی ہوئی ہین
چہرے پر موت کی اداسی گلوے بریدہ سے خون بہ رہا ہی شاہزادہ خون چہرے پر ملتا ہی خیال
مین آیا کہ ای خسرو ساحر کہین گے یہ ایسا بدنصیب ہی کہ دو معشوقین اسکی محبت مین قتل ہوئین اور
یہ کچھ نہ کرسکا افسوس ایسی معشوق پری چہرہ کو اس ظالم نے قتل کیا اس جلاد کو رحم نہ آیا ہائے
اس محبوب کو کیونکر پاؤن نہین معلوم کہ یاقوت پر کیا گذری وہ جو اپنی بیٹیون کا لاشہ دیکھیگی
بیشک اپنی جان دیگی ایک بیٹی اسکی آفتاب جمال جلادی گئی اس محبوب مطلوب کو یون قتل کیا
بیٹیون کو اسکی مٹایا کیا تدبیر کرون جان اپنی دون اب زندہ رہنا بیکار ہی یہ سوچ کر خنجر کمر سے
کھینچا چاہا کہ اپنے ماریون کہ رونے کی آواز کان مین آئی سر اٹھا کے دیکھا کہ ایک طوطی زرین بال
آنکھون سے آنسو جاری پرون سے سر پیٹ رہی ہی اور آواز مثل انسان کے دیتی ہی کہ
ای شہریار جان نہ دیجیے گا ورنہ پچھتائیے گا یہ نمود بے بود طلسم ہی آپ کو شعبدہ دکھایا ہی
اس لاشے پر لوح کا عکس ڈالیے حال کھلجائیگا یہ کہہ کے طوطی اڑگئی شاہزادے نے
عکس لوح طلسمی کا جو لاش پر ڈالا دھوان نکلا دیکھا کہ ماش کے آٹے کا پتلا ہی شاہزادہ
حیران ہوا دیکھا کہ ایک طرف سے گرد اڑی ایک فیل مست پر ایک ساحر سیہ فام ہفت سر

سات ہاتھ اُسکے ہاتھی کو اُڑائے ہوئے آتا ہی اور وہ فیل مست مثل پہاڑ کے مستک اپنی
اُٹھائے ہوئے اُس ساحر کے ہاتھون مین سات حربے ایک ہاتھ مین نیزہ ایک مین گرز ایک مین
خنجر ایک مین برچھی قرولی وہین سے للکارتا ہوا آتا ہی کہ او طلسم کشا کہان جائیگا اس مقام
پُر آفت مین آیا شاہزادہ جھپٹا اُس فیل سوار نے ساتون حربے مارے شاہزادے نے
اپنے کو زیر گل ہائے سپر غنچہ بنایا بمشکل اپنے کو بچایا جھپٹ کے ہاتھ تلوار کا مارا بھسونڈا
ہاتھی کا کٹا ہاتھی نے ایک چیخ ماری غبار بلند ہوا فیل وفیل سوار اُس غبار مین چھپ گئے بعد
تھوڑی دیر کے ہاتھی اُسی طرح پر تیار ہوا بھسونڈا اُسی طرح آراستہ گویا تلوار پڑی ہی نہ تھی اُس
فیل سوار نے ہاتھی بڑھا کر پھر ساتون حربے لگائے شاہزادہ جست کرکے الگ ہوا جھپ لپک کے
ہاتھ مارا ایک ہاتھ فیل سوار کا کٹا اُسی طرح اندھیرا ہوگیا پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ فیل سوار
غبار سے نکلا دیکھا کہ ہاتھ اُسی طرح سالم موجود ہی ساتون ہاتھ بدستور ہین زخم تک اُسکے
جسم پر نہین ہی کئی مرتبہ اُسنے حملے کیے شاہزادے نے کبھی ایک ہاتھ قلم کیا جب غبار مین چھپا
پھر ظاہر ہوا زخم کا نشان نہ پایا بہت عرصے تک شاہزادہ فیل سوار سے لڑا اعضا فیل کے
کٹتے ہین ہاتھ فیل سوار کے قلم ہوتے ہین جب غبار سے نکلتا ہی سب اعضا صحیح وسالم ہوتے ہین
شاہزادہ نہایت بیتاب وبیقرار ہی فیل سوار نعرے کرکے حربے لگاتا ہی شاہزادہ جست وخیز
کرکے اپنے کو بچاتا ہی لیکن حیران وپریشان ہی کہ کیا تدبیر کرون کہ پھر آواز آئی کہ او طلسم کشا
اُستاد تیرے پاس موجود ہی اُس سے صلاح نہین لیتا پلٹ کے دیکھا کہ وہی طوطی
زرین بال آنکھون سے اشک حسرت بہا رہی ہی اور آواز دیتی ہی کہ برائے خدا لوح
دیکھیے لوح سے تدبیر قتل نکلے گی ورنہ آخر کو ہلاک ہیجیے گا اگر سات حربون مین ایک حربہ بھی
پڑگیا تو تمام جسم ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا ٹھکانے مارلیگا یہ کہکے وہ طوطی اُڑگئی فیل سوار
حربے لیکر چلا کہ ساتون حربے لگائے شاہزادہ جست کرکے الگ ہوا لوح کو ملاحظہ کیا اُسمین
نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم وای سیار این عجائبات اگر فیلان فیل پیکر سات حربے لیے ہوئے
مقابلے مین آئے سات سر بھی اُسکے جسم پر ہونگے خیال کرکے دیکھو بیچ مین جو سر انسان ہی
پیشانی پر خال سیاہ ہی اگر قادر انداز بے بدل ہو تو اُسی خال پر تیر مارو تل بھر کا فرق نہ ہو

اگر تیر اُسی خال پر پڑا بجاے خون شعلۂ آتش نکلین گے مع فیل جلکر خاک ہو گا یہ مقدمہ جو لوح
مین دیکھا شاہزادے نے قربان سے کمان اور ترکش سے تیر تین پھال کا نکالا بجر کمان مین تیر
پیوست کیا خال کو فیلان کے تاکا تاک کے تیر مارا تیر داہنے بائین جاتا تھا قضا و قدر نے
عین خال پر پہونچایا پیشانی کو توڑ کر پار گذرا بجاے خون شعلۂ آتش نکلے سوار و فیل جلنے لگے
جلکر خاک سیاہ ہوے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من فیلان فیل پیکر بود مار کر اُس ساحر کو لوح کو
ملاحظہ کیا لوح مین نوشتہ پایا کہ اس باغ مین جاکر ٹھہرو جو معرکہ گذریگا وہ دیکھو شاہزادہ باغ
مین آیا بارہ دری مین آ کے بیٹھا کہ ایک طرف سے رونے کی آواز آئی شاہزادے نے پلٹ کے
دیکھا کہ نخل مین ایک کنیز بندھی رو رہی ہے شاہزادہ بارہ دری سے اُترا قریب اُس نخل کے
گیا کنیز کو پہچانا کہ کنیز قدیم ملکہ فرزانہ کی ہے پوچھا کہ کیون گلشن تجکو یہان کون باندھ گیا
کنیز نے کہا کہ شہیر جادو یہان کی حاکم ہے ملکہ کی قید اُسکے سپرد ہے اُسنے مجکو اس مقام پر
باندھا ہے اب آتی ہو گی اُسی کے پاس قفس ملکہ ہے جب اُسکو قتل کیجیے گا تو ملکہ رہا ہو نگی
مجکو نہ کھولیے اسی مین بندھا رہنے دیجیے ورنہ وہ مجکو قتل کر ڈالیگی خسرو نے کھولا کہ ایک
طرف سے کراہنے کی صدا آئی وہ کنیز جاکر بارہ دری مین بیٹھی شاہزادہ اُس کراہنے کی آواز پر
متوجہ ہوا دیکھا کہ ایک کمرے سے رونے کی آواز آتی ہے کوئی شخص بلک بلک کر رو رہا ہے
آواز دیتا ہے کہ اے فلک کجرفتار و اے گردون غدار کہان تک میرے ساتھ کجروی کریگا خدایا
ملک الموت کو حکم ہو کہ میری قبض روح کرے اب مجھسے صدمات نہین اُٹھتے شاہزادہ اُس
کمرے کے قریب آیا قفل کلان لگا تھا قفل کو توڑا دیکھا کہ ایک جوان سبزہ رنگ رخسار آتش
بہیہ و قدرت رب ودود یعنے سبزہ آغاز نہین ہوا زمین پر چت پڑا ہے ایک پتھر چھاتی پر رکھا
ہے اُسکے صدمے سے کراہ رہا ہے زندگی سے اپنی بیزار بیقرار و اشکبار شاہزادے نے
اگر پتھر اُسکے سینے سے اُٹھایا وہ جوان بیہوش ہو گیا خسرو حوض سے پانی لائے تلوے سہلائے
منہ پر پانی چھڑکا تب اُسکو ہوش آیا شاہزادے کو دیکھ کر قدمون سے لپٹ گیا کہتا تھا کہ
اے فرزند رشید صاحبقران واے طلسم کشا خدا نے آپ کو پہونچایا اگر چند ساعت اور تشریف
نلاتے تو غلام کو زندہ نہ پاتے کئی برس کا زمانہ اسی حال مین گذر چکا اصل یہ ہے کہ غلام آپکا

گشتہ حسرت و یاس ہی پیکر جادو نے تجھکو فرزند کرکے پالا اور سحر کی تعلیم کیا جب یہ معاملہ آفتاب نے دیکھا
اُسکو خوف پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو پیکر جادو شہرت جادو کو بادشاہ طلسم کردے راہ گیر جادو کو حکم دیا
شہرت کو جہان پاؤ گرفتار کرلو ورنہ سلطنت طلسم ہاتھ سے جائیگی راہ گیر میری فکر مین رہی ایک دن مین
واسطے شکار کے اس جنگل مین آیا دھوکا دیکر غلام کو قید کر لیا لیکن مجھپر عاشق ہی اسیوجہ سے بڑی بڑی
بدعتین کرتی ہی ابتک غلام نے اُسکا وصل قبول نہین کیا ملکہ آفتاب کی مصاحب جب گلگونہ گلگون پوش
مجھپر عاشق ہی اور مین بھی اُسپر جان دیتا ہون چھپکر قید خانے مین آتی ہی آپکی بھی خدمت مین ضرور آئی ہوگی
خسرو نے کہا اے شہرت دو مقام پر ایک طوطی زرین بال نے ایسی ہدایت کی کہ گویا جان بچائی شہرت
رونے لگا کہا اے شہریار دہ گلگونہ ہی ہر مقام پر آپکی مدد کو آئیگی جو کچھ کوشش اُس سے ہو سکیگی اُٹھا نہ رکھیگی
شہزادہ شہرت سے باتین کر رہا ہی کہ آسمان پر سے آواز آئی او مفتری تو کون ہی میرے معشوق کو رہا
کر لیا میرے ہاتھ سے کیونکر زندہ بچیگا ایک سحر مین مٹا دونگی مجھے کسی ساحر کی پروا نہین ہی ایک ساحرہ
سیہ فام کو دیکھا کہ آسمان سے اُڑتی ہوئی آتی ہی دھم سے زمین پر گری شاہزادے پر گولہ مارا شاہزادے نے
لوح کو جنبش دی گولہ پھٹ کر زمین پر گرا راہ گیر خسرو پر سحر کرتی ہی سحر باطل ہوتا ہی تاثیر نہین کرتا ایک مقام
پر خسرو تلوار کھینچکر دوڑے راہ گیر نے جب دیکھا کہ خسرو قریب آگئے سحر کرکے جست جو کرتی ہی قریب
شہرت کے پہونچی کہا کہ اے شہرت اب تجھکو طلسم مین قید کرونگی یہ کہکے کمر مین پنجہ دیا خسرو پلٹے کہ
راہ گیر پر جا پڑون راہ گیر شہرت کو لیکر بلند ہوگئی چاہا تیر مارون راہ گیر قندیل فلک ہوئی اُسوقت نہایت
پریشان ہوے شہرت کا جدا ہونا شاہزادے پر بہت شاق ہوا آنکھون مین آنسو بھرے ہوے شاہزادہ
پلٹا کف افسوس ملتا ہوا حیران و پریشان کہ اے خسرو اب دیکھیے فلک کیا دکھائے لوح کو دیکھکر داخل باغ
ہوئے دیکھا وہ کنیز جسکو رہا کیا تھا گلشن نام ہے ایک نخل کے سائے مین بیٹھی تھی شاہزادے کو دیکھکر
اُٹھی کہا اے شہریار اب تشہیر جادو کے آنے کا وقت قریب آیا یقین ہی ملکہ کو لیکر آئے یہ کہکے قریب
شاہزادے کے ٹھہری شاہزادہ گلشن سے باتین کر رہا ہی کہ ایک آندھی سیاہ چلی دیکھا ایک ساحرہ قفس ہاتھ مین
ہاتھ مین لیے ہوے آرہی ہی وہین سے دیکھکر شاہزادے کو للکارا کہ او برباد کن خانمان ساحران عالم یہان بھی تو آپہونچا
تمھاری چہیتی کو قتل کرنے لائی ہون آفتاب نے حکم دیدیا دونون سے اسکو لیے لیے پھرتی ہون مین نے
دونون سے جان بچائی یہ کہکے زمین پر آئی قفس کو زمین پر رکھا شاہزادے پر سحر کرنے لگی اوّل گولہ

مار گولہ پھٹ کے زمین پر گرا آگ برسنے لگی آگ نے بھی اُس شاہزادے پر تاثیر نہ کی زمین مین اپنے کو
گرا دیا ایک شیر ببر کی شکل بنکر حملہ آور ہوئی شاہزادے نے ہاتھ تلوار کا مارا ساحرہ کے دو ٹکڑے ہوے
شاہزادے نے نہ تو اُس ساحرہ کے مرنے کو دیکھا اور نہ یہ خیال کیا کہ آواز نہ آئی دوڑ کر فوراً قفس اُٹھا کے
کلیجے سے لگا لیا ملکہ فرزانہ نے ٹھنڈی سانس کھینچکر کہا اے شہریار قفس کھول دیجیے تو مین قفس سے نکلون
مادر مہربان کا تجھپر سحر ہی کلیجہ پکڑ لیا ہی لوح میرے سینے پر رکھکر ہٹ جایئے کہ مین لوح کو کلیجے سے مس کرون درد
گھٹے تسکین حاصل ہو کلیجہ کو تسلی رہا ہی دم گھٹ کا نکل رہا ہی شاہزادے نے کھڑکی کھولی فرزانہ قفس سے
نکلی شاہزادے نے دونون لوحین [illegible] لوح طلسم سامنے رکھدین کہا آپ ذرا ہٹ جایئے شاہزادے
نے منہ پھیرا تھا کہ ایک آواز مہیب آئی [illegible] ساحران ظالم اب تیری موت آئی ستم لشہیر جادو
[illegible] قتل کر دیا [illegible] فرزانہ بنکر آئی پلٹ کے جو شاہزادے
[illegible] شاہزادہ تلوار
[illegible] اشارہ کیا تلوار ہاتھ سے گری
[illegible] آواز دی اسے کوئی حاضر ہو شاہزادہ زمین پر گرا گوشہ ہاے باغ
سے کئی ہزار جادوگرنیان پیدا ہوئین پکارتی ہوئین کہ اے ملکہ لشہیر بڑا کار نمایان کیا شاہزادہ بیکار ہو کر
زمین پر گرا لشہیر نے کہا کیون اے خسرو دیکھا مکر اسکا نام ہی تمھارے عیار صاحب پاس ملکہ آفتاب کے
قید مین دکمے وقت قفس نہین چھوڑتین اسوقت وہ مکان ہوتا تو مین اُنکی تعریف کرتا شاہزادہ خاموش
آنکھون سے آنسو جاری یہی خیال کہ لوحین پاس دشمن کے پہونچین اب زندگی کی کون صورت دیکھین
اب قلق کیا [illegible] لشہیر نے جادوگرنیون کو جمع کیا کئی ہزار جادوگرنیون نے شاہزادے کو مسلسل
و مطوق کیا ماران سیاہ بدن مین لپٹا دیے اژدہے منہ کھولے ہوے گرد منہ سے قلابہ آتشین چھوڑتے
ہوے شاہزادہ اپنی زندگی سے بیزار ہو ماران سیاہ جسم مین لپٹے تھے ہر مرتبہ منہ کھولتے ہین
کہ بدن پہ ڈنگ مارین شاہزادہ منہ پھیر لیتا ہی اس حال مین شاہزادے کو تخت پر سوار کیا لشہیر
جادوگرنیون کو ساتھ لیکر طرف قلعہ طلسم کے چلی فخر کرتی ہوئی کہ مین نے کس لطف سے لوحین
لین ایسا مکر کیا کہ لوحین خود اُتارکے دیدین سمجھے تھے کہ معشوق کو رہا کیا مین فرزانہ بنکر قفس مین بیٹھی
اپنی تشبیہ کو قتل کرا دیا تب یہ سب ہاتھ آیا کنیز دنکو بھیجا کہ جاکر آفتاب گرم خو بادشاہ طلسم سے اطلاع

کرو کہ تشہیر نے طلسم کشا کو پکڑ لیا جشن کی تیاری ہو رہی ہی طلسم کو آتی ہون آفتاب نے کہا بہتر ہم خوش وقت ہوئے تفصیل
برق ثانی ہر وقت سامنے رہتا تھا کنیز نے آکر خبر دی برق ثانی یہ خبر سنکر گھبرایا اٹھکر فقرے کرنے لگا
کہ اے ملکہ عالم میرا گناہ سنیے میں مسلمان سے بیزار ہون چاہتا ہون آپ کی اطاعت کرون مذہب
مسلمانان ترک کیا ساحری پرستون مین میرا بھی نام ہو آپ کی خدمت مین رہون عیاریان کرکے
آپ کا طلسم بڑھاؤن گروہ کے ساحرونکو گرفتار کرون ہر جگہ آپ کا قبضہ ہو عملداری طلسم آفتاب نگار
کی بڑھے آفتاب نے کہا او مکار یہ باتین تیری یاقوت کو پسند آئین گی وہ گناہ بخشین گی مین گناہ نا بخشکر
گیا اپنی جان دون تیری عیاری تو سحر سے زیادہ ہی میرے ساتھ یہ باتین نہ بنا کنیز کو جواب دیا ہم شہر کو آئینہ بند
کراتے ہین تشہیر سے کہو قید کو لیکر آوے کنیز ادھر گئی آفتاب نے حکم دیا شہر آئینہ بند ہو دوکانین
رنگی جائین سب آراستہ ہو کر دوکانون پر بیٹھین قید طلسم کشا آتی ہی شہر والے خوش ہو گئے یا تو خوف
تھا کہ طلسم کشا آکر قتل کرے گا اب اطمینان ہوا کہ تشہیر نے سبکو بچا لیا مذہب بھی بچا تیاریان کرنے لگے
دوکانین رنگی گئین شہر آئینہ بند ہوا دوکانون پر تماشہ بینون کا جماؤ ہر گلی کوچے مین یہی ذکر ہی کہ طلسم کشا کی
قید آتی ہی بڑے بڑے ساحر اسنے مارے پیکر جادو کا قاتل ہی کہ تشہیر قید کو لیے ہوئے داخل شہر
ہوئی جسطرف سے نکلی لوگ تشہیر کی تعریفین کر رہے ہین کہ بی تشہیر تمھاری وجہ سے مذہب بچا
ورنہ طلسم کشا سب کو قتل کرتا آفتاب کو مناسب ہی کہ تمکو اپنا نائب کرے اتنا ہی کام طلسم تمھارے
سپرد رہے تشہیر سب کو سلام کرتی ہوئی کہتی ہی جو میرا کام تھا وہ مین نے کیا ہی ہر گلی کوچے والے
اس سے حال پوچھتے ہین ہر ایک سے حال اپنی چالاکی کا بیان کرتی ہوئی شہر کو طے کیا دربار تک
پہنچی آفتاب نے وزیر امیر استقبال کو بھیجے بہ اعزاز تشہیر کو سامنے آفتاب کے لائے
آفتاب نے ہاتھ بڑھا دیے تشہیر کو گلے سے لگایا کہا بوا تمنے بڑا کام کیا اب تمھین سلطنت کمائین
گوشہ نشین ہو نگی سب اہل شہر وزیر و امیر یہی کہ رہے ہین کہ تشہیر نے مذہب بچا لیا کس لطافت سے
طلسم کشا کو گرفتار کیا تشہیر نے دونون لوحین بطور نذر پیش کین تشہیر نے کہا اب لوح طلسم کا
انتظام کیجیے برقان تو مارا گیا کہ دریا مین مخفی رہتا تھا اب لوح کسکے پاس رہے آفتاب نے
کہا یہ سب انتظام تمھارے سپرد ہی قید طلسم کشا تو اندر لاؤ تشہیر نے خسرو کو اندر بلایا برق ثانی
نے قفس سے دیکھا کہ عجب سختی مین شاہزادہ ہی ماران سیاہ بدن مین لپٹے ہوئے چہرہ زرد ہو رہا ہی

خاموش سامنے آفتاب کے کھڑا ہی مثل اہل اسلام کے صاحب سلامت کی آفتاب نے پکار کر
کہا ابھی یہ دعوی باقی ہو خسرو نے کہا انشاءاللہ قید سے چھوٹین گے طلسم آفتاب نگار کو لوٹین گے
اگر ہماری قضا تیرے ہاتھوں سے ہی تو مجبور رہنا چاہتین دعوی مذہب کیا واسطے گیا ہی جسطرح بنے گا تجھکو
قتل کرینگے آفتاب ہنسی کہا دیکھو اس پسر حمزہ کی باتین کہ گرفتار کھڑے ہین ہمارے قبضے مین ہین اور
اسپر یہ باتین ای تشہیر جادو قید طلسم کشا تمھارے سپرد ہی بیرون بارگاہ جاکر بیٹھو ہم دوسرے طرز
سے لوح کا انتظام کرین گے سب وزیر و امیر خوش بیٹھے ہین لیکن ملکہ گلگونہ گلگون پوش عاشق
شہرت جسوقت سے قید شاہزادے کی آئی ہی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے انتظام و احکام
دیکھو رہی ہی پہلے ہی رستے دیکھا تھا کہ راہ گیر قید شہرت لیکر آئی کہا ای ملکہ عالم غضب ہوا تھا طلسم کشا
نے اسکو چھڑا لیا کھڑے ہوے خوشی خوشی باتین کر رہے تھے کہ مین پہونچی لڑائی کا سامان کیا طلسم کشا
کو ان سے الگ کیا انکو لیکر بھاگی طلسم کشا کو انتہا کا قلق ہوا ای گلگونہ اب دیکھیے کیا ہوتا ہی تشہیر
کی آج بڑی عزت افزائی ہی آج انکی بڑی خاطر ہی کیا تدبیر کرون کہ لوح طلسمی ان تک پہونچاؤن کیونکہ
دونون لوحین پاؤن سوچ مین سر جھکائے بیٹھی ہی کہ آفتاب نے پکار کر کہا ایہا الحاضرین
ای سرداران نامی و ای ساحران گرامی دیکھا تمنے تشہیر نے کیا کام کیا ورنہ یہ جوان لڑتا ہوا تا قلعہ طلسمی آتا
اب لوح کی کیا تدبیر ہو لوح محفوظ تو خیر ایک تحفہ ہی حفاظت کی اس سے ایک صورت ہی لیکن لوح طلسمی کی
حفاظت واجب و لازم ہی بانیان طلسم نے کیا تدبیر معقول کی تھی کہ لوح طلسمی برقان کے سپرد ہوتی نہ دریا
مین رہتا تھا کوئی اس تک نہ جاسکتا تھا کون لوح اپنے پاس رکھے گا اسکے بھائی اسکے بھتیجے اسکا باپ سب
صف شکن و تیغ زن ہین اسکے قتل کی خبر سنکر آئینگے جسکے پاس لوح ہو گی اسی کی فکر کرین گے تمام طلسم اسیکا
دشمن ہو گا پس مین تو اپنے پاس لوح نہ رکھونگی اور جن صاحب کے مزاج مین آئے لوح اپنے پاس رکھین
بخوبی حفاظت کرین لوح کا انتظام نہ بھولین اگر لوح مین ذرا فتور پڑا اسکے بھائی بند ضرور آئین گے
اب برسون جنگ رہیگی بڑی بڑی مشکل پڑیگی کیا تدبیر کرین کہ لوح غائب ہو جائے سب ساحرون نے
عرض کی اگر حضور لوح اپنے پاس نہین رکھتین تو ہم مین کسکو لیاقت کہ لوح اپنے پاس رکھے اور
تدبیرین کیجیے تو عرض کرین کہ لوح معدوم ہو جائے نہ لوح ہو گی نہ کوئی طلسم کشا پائیگا اگر مناسب
ہو تو لوح کی یہ تدبیر کیجیے کہ کوئی ساحر تیز پر مقرر کیجیے وہ ساحر لوح کو لیکر چہار موجہ سلیمانی پر جائے

وہان دریا سے قہار ہی کیسی موجین اُٹھ رہی ہین برابر قصر البحرین کے طبقہ زمین کا ٹوٹا ہوا ہی اُس مقام پر لوح پھینک دی جاسے کوئی مچھلی نگلجائیگی لوح معدوم ہو جائیگی نہ لوح ہوگی نہ طلسم کشا پائیگا سب نے اس صلاح پر آفرین کی کہا ای مشیر خوش تدبیر کیا خوب بات کہی ہی یہی مناسب ہی ورنہ لوح جسکے پاس رہیگی سب اُسکے دشمن ہون گے پس لوح کا رہنا بہتر نہین سب نے اس صلاح کو قبول کیا آفتاب نے کہا کوئی ساحر تجویز ہو کہ وہ لوح لیکر جائے لوح کو پھینک آئے کہ لوح دنیا سے معدوم ہو عقاب جادو ایک جادوگر ہی کہ اُسکو اپنی تیز پری پر ثبر اناز ہی اپنے مقام سے اُٹھا دست بستہ عرض کی لوح غلام کو ملے آج ہی جاؤنگا اور آج ہی پھینک آؤنگا لوح محفوظ تو آفتاب نے اپنے پاس رکھی اور لوح طلسمی عقاب جادو کو دی عقاب جادو نے لوح کو جھولی مین ڈالا آفتاب کو سلام کر کے رخصت ہوا ہوا پر شہپیر جادو طلسم کشا کو بیرون بارگاہ لائی اور ایک چبوترے پر لاکر بٹھایا ایک گولہ مار دیا گرد آگ بیچ مین شاہزادہ سامنے ایک کمرہ تھا اُسمین کنیزونکو لیکر بیٹھی شر الجزاری کرنے لگی گلگونہ یہ معرکہ دیکھ اپنے مقام سے اُٹھی سوچتی ہوئی کہ ای گلگونہ اگر لوح طلسمی گئی اور عقاب جادو تا بہ چہار موجہ پہونچا اور لوح کو پھینک آیا دریا مین کون جستجو کریگا کیونکر لوح ملیگی ابھی عقاب کا تعاقب کرون راہ مین جاکر اسکو مارون یا جان اپنی دون اس کشاکش سے جان کا جانا بہتر ہی طلسم کشا اس مصیبت مین شہرت اس آفت مین ہین کیونکر زندگی کرون طلسم کشا پر نثار ہو جاؤن طلسم کشا نے جاکر اُسکو رہا کیا اُسکی تقدیر مین قید تھی براہ گیر پھر پکڑ لائی زندان طلسم مین لاکر قید کیا اب جان دینا ہی بہتر ہی یہ سوچ کے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے دربار سے اُٹھی آفتاب نے پوچھا ای گلگونہ تم زیادہ پریشان معلوم ہوتی ہو گلگونہ نے کہا حضور کی پریشانی ہم لوگون کے لیے حیرانی ہی آنکھون سے دیکھ رہے ہین کہ زوال دولت ہو رہا ہی جو حضور نے تدبیر کی یہ مناسب پڑے کہ لوح چہار موجہ پر پہونچے عقاب جادو گیا ہی یہ خیر و عافیت پلٹ کے آئے یہ کہکے باہر آئی دیکھا عقاب جادو کبوتر بنا ہوا اُڑا ہوا جاتا ہی کنارے آکر ایک بازی شیشہ کی بنی تعاقب مین عقاب کے چلی عقاب اسقدر تیز پر ہی کہ لاکھ گلگونہ چاہتی ہی کہ مین برابر اُسکے پہونچون سحر کرکے اُسپر گرون اسکے دو ٹکڑے کرون لوح لیلون تیز پروازی کرتی ہوئی جاتی ہی مگر عقاب آگے بڑھا ہوا جاتا ہی پہر بھر ہوی کی آخر بازو دون مین درد ہونے لگا سامنے پہاڑ دیکھا اُسپر اُتر پڑا جھیل پر پانی پینے کو جھکا چاہتا ہی کہ پانی پیون کہ گلگونہ پہونچی دیکھا عقاب جادو بشکل کبوتر پانی پہاڑ پہ پیا چاہتا ہی

سوچی کہ ای گلگونہ اگر یہان سے اُٹھا تو چہار موجہ ہی پر جا کے ٹھہریگا پھر مقابلہ نہ پڑیگا یہ سوچکر پہاڑ پر ٹھہر آئی کارد سحر جھولی سے نکالی اسم سحر پڑھکے جب برابر آئی نعرہ کیا او عقاب منم گلگونہ گلگون پوش عقاب پلٹا کارد آکر عین سینے پر پڑی توڑ کر پشت کے پار گذری عقاب ٹرٹھر اکے گرا اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من عقاب جادو بود گلگونہ ہوا سے زمین پر آئی دیکھا لاشہ عقاب کا تڑپ تڑپ کے سرد ہوا جھولی سے اُسکی لوح نکالی لوح کو رومال مین لپیٹا جھولی مین رکھا رخصت ہو گئی تھی گلگونہ سوچی رات ہی رات چلنا چاہیے بی تشہیر کو قتل کرون یہ سوچتی ہوئی چلی یہان تشہیر جادو خسرو شیر دل پر بدعت کر رہی ہی کہ شراب پیکر دُور شاہزادے پر پھینکتی ہی شاہزادہ اپنی جان سے بیزار بیٹھا ہی ہر مرتبہ آواز دیتا ہی او ملعونہ ایک مرتبہ ایک خنجر مار دے کہ خاتمہ ہو اب کشاکش ہمسے نہین اُٹھتی تشہیر جواب دیتی ہی او طلسم کشا تو نے کس حسرت سے ساحرونکو قتل کیا کبھی خنجر لیکر دوڑتی ہی کنیزین ہاتھ تھام لیتی ہین کہ واری قتل نہ کیجیے صبح کو طلسم کشا پر بدعت کیجیے کا صبح کو میدان خونی کی تیاری ہو گی وہان آپکو اختیار ہی کہ گلگونہ آسمان سے آکر زمین پر اُتری اور طرف طلسم کشا کے چلی تشہیر نے پکار کر آواز دی کون آتا ہی یہ راستہ نہین ہی یہان طلسم کشا کی قید ہی ادھر سے ہٹ جا او گلگونہ نے کچھ جواب نہ دیا ہر چند تشہیر پکاری مگر گلگونہ کب سنتی ہی جب تشہیر اپنے مقام سے اُٹھی آواز دی ارے آنے والے جواب نہین دیتا لاکھ منع کیا مانتا نہین یہ کہکے گولہ مارا گلگونہ نے لوح کو آگے کر دیا گولہ پھوٹ کے زمین پر گرا تشہیر نے آواز دی ارے کوئی بڑا ساحر ہی کہ میرے سحر کو یون دفع کیا یہ کہکے دوسرا گولہ مارا گلگونہ نے پھر لوح دکھا دی پھر گولہ بیکار ہوا اور پلٹ کر قریب پائے تشہیر کے پہونچا تشہیر گھبرا گئی کہتی ہی ارے یہ کیا شئی دکھا دی کہ گولہ پلٹ کے میرے پاس آتا ہی کیا شئی اسکے ہاتھ مین ہی جب گلگونہ قریب آگ کے پہونچی آگ بجھنے لگی اب تو تشہیر گھبرائی آواز دی ارے آگے نہ بڑھنا اس آگ مین جل جائیگا اس آگ سے امان نہ ملے گی گلگونہ قریب طلسم کشا پہونچ چکی تھی برقع چہرہ سے اُٹھایا پکار کر آواز دی منم گلگونہ گلگون پوش اور لوح طلسمی گلے مین طلسم کشا کے ڈالدی تیغچہ کمر سے نکالکر ہاتھ مین دیا جیسے ہی لوح گلے مین طلسم کشا کے آئی مازان سیاہ ہیکل کرے اژدہا جو سامنے خسرو کے منھ کھولے بیٹھا تھا وہ پانی ہو کر بہ گیا طلسم کشا اپنے مقام سے اُٹھے گلگونہ نے بھی کہا ای شہریار اب یہ وقت شمشیر زنی ہی مگر اب لوح سے ہوشیار رہیے گا شاہزادہ

منم نور عینین صاحبقران		منم خسرو شیر دل نوجوان		نعرہ کر کے اُٹھا نعرہ خسرو

اگر تیغ کین بر کشم از غلاف
تزلزل فتد در میان مصاف
اگر تیغ بر سنگ خارا زنم
زنگار و زمین تیغ و من بر کنم

تلوار کھینچکر شاہزادہ غول پر جادوگرون کے گرا گلگونہ سحر کر رہی ہی جب گولہ مارا سو دو سو کے سر اڑ گئے کنیزین لڑکھڑا کے گرین گلگونہ نے کئی سو کنیزون کو قتل کیا الہٰی شہر درہم برہم کیا ہنگامہ ہوا کیسا گولہ چلنے لگا آکر دیکھا طلسم کشا لوح گلے مین ڈالے ہوے شمشیر زنی کر رہا ہی گلگونہ پشت پر سحر کر رہی ہی اور آواز دیتی ہی ای ساکنان قلعۂ طلسمی شاید تمکو یاد نہ ہو کتاب مین لکھا ہی کہ جو طلسم کشا کا ساتھ دیگا آبرو پائیگا ورنہ بذلت مارا جائیگا صدہا ساحر طلسم کشا کے شریک ہو نیلگے گلگونہ آوازین دے رہی ہی صاحبو طلسم کشا کی شرکت کرو تشہیر بھاگتی پھرتی ہی خسرو چاہتے ہین اسکو قتل کرون اتنے بڑے صدمے پہونچائے تشہیر نے دیکھا طلسم کشا کے ہاتھ سے میرا بچنا دشوار ہی یہ سوچکر زمین پر گری باز بنکر چلی گلگونہ نے آواز دی ای شہریار تشہیر جاتی ہی شاہزادے نے کمان کیانی کاندھے سے اُتاری تیر سحر کمان مین پیوست کیا تاک کر سینہ پر کینہ تشہیر پر مارا تشہیر کے سینہ پر پڑا توڑ کر پشت کے پار گذرا تشہیر کا لاشہ زمین پر گرا تشہیر ایسی جادوگرنی کا مرنا اندھیرا ہو گیا صدائین مہیب آنے لگین پھر صدا آئی کشتی مرا نام من تشہیر جادو بود یہ آواز کان مین آفتاب کے پہونچی یا تو تخت پر بیٹھی جشن کر رہی تھی نشے مین شراب کے مبہوت کر رہی تھی تشہیر نے بڑا کام کیا کہ کان مین نیکی تشہیر کے آواز آئی گھبرا کے پوچھا ارے کیسی آواز آئی تشہیر کو کسنے مارا کنیزین دوڑی ہوئی آئین عرض کی والی طلسم کشا لڑ رہا ہی گلگونہ پشت پر کئی ہزار جادوگر شریک ہو چکے تشہیر کو طلسم کشا نے مارا گھبرا کر پوچھا طلسم کشا کو لوح کسنے دی کنیزون نے کہا سنتے ہین گلگونہ نے جا کے عقاب جادو کو مارا اب ہزار ہا جادوگر طلسم کشا کے شریک ہوتے جاتے ہین یہ حالات سنکر آفتاب نے منھ پیٹ لیا کہا یارو بڑا غضب ہوا میری قوت بازو قتل ہوئی چلکر طلسم کشا کو مار لوں کئی لاکھ جادوگر لیکر باہر نکلی دیکھا شہر مین غدر ہو گیا گلی کوچہ مین تلوار چل رہی ہی آفتاب جادو نعرہ کر کے بڑھی پکارتی ہوئی ارے گلگونہ کو پکڑ لو گلگونہ نے آواز دی او ملعونہ مجھے کون قتل کرے گا مین کنیز طلسم کشا ہون آفتاب تین لاکھ جادوگر ونکو لیکر آئی سحر کرتی ہوئی آگ برساتی ہوئی بڑھی ہر طرف ساحر ونکا بلوہ گلگونہ نے دور سے دیکھا ایک مکان مین شہرت قید ہی راہ گیر بعہدہ نگہبانی ہی طلسم کشا کو اشارہ کیا خسرو جا پڑے راہ گیر نے اٹھکر سحر کیا آگ برسنے لگی راہ گیر بڑھی تھی

کہ طلسم کشا نے تیر مارا راہ گیر مرکر گری گلگونہ نے جھٹکا شہرت کو قید سے رہا کیا شہرت جو تڑپ کے
اٹھا کٹ کٹ کے گرنے لگا ہزارون ساحرونکو قتل کیا یاقوت وکلیم وسلیم بھی قید سے چھوٹین
شکل کش پیچھے دوڑی پکارتی ہوئی کہ اے ملکہ آفتاب جادو یاقوت وکلیم وسلیم نے رہائی پائی بڑتی
ہوئی آتی ہین شاہزادے نے شکل کش کو بھی تیر سے مارا اسکے مرنے کی جو آواز آئی آفتاب
گھبرا کے کہتی ہے صاحبو غضب ہوا شکل کش قتل ہوگئی میرے بزرگون کا وزیر اعظم ساحر زبردست
بختیار جادو گنبد جالینوس پر حاکم ہے مین وہان جاتی ہون جسکے مزاج مین آئے وہان چلے مین
وہان جاکر شکست درست کرونگی اور طور سے لشکر کشی ہوگی یہان کا رنگ تو بگڑ گیا قدم اٹھے ہوے
نہین رکتے ساحر بھاگے جاتے ہین آفتاب جادو نے غلطک مار کر پرواز پیدا کیے لیکن برق ثانی
کا پنجرا ساتھ ہین ہے شاہزادے نے چاہا کہ برق ثانی کو رہا کردون نہ رہائی ہوئی آفتاب پنجرا سمیت
بلند ہوئی شاہزادے نے چند تیر مارے آفتاب نے آتش سحر سے جلا دیے ساحرون نے دیکھا کہ
آفتاب بلند ہوئی وزیر و امیر بلند ہونے لگے تھوڑے عرصے مین تین لاکھ جادوگر ادر شہر والے
کچھ لشکر فوج ساتھ آفتاب کے پہونچے تھوڑا دن چڑھتے چڑھتے فتح ہوگئی چادر ہلنے لگی ہر طرف
سے آواز الامان بلند ہوئی شہرت وگلگونہ جو ملے سالہا سال کے ہجران دیدہ آفت کشیدہ
معشوق نے جو عاشق کو دیکھا سر جھکا لیا کنیزون نے حجاب دفع کرایا گلگونہ کہتی ہین اے شہرت
ہمین زندگی سے یاس ہوئی تھی ہمین یقین نہین تھا کہ اب تمسے زندہ ملینگے پروردگار نے اپنا فضل
کیا شاہزادہ دارالامارہ مین آیا رفیقان جان نثار آکر بیٹھے یاقوت جاکر فرزانہ کو لائین بروقت
جنگ یہ خود نکلی تھی فرزانہ کو چھوڑ آئی تھی فرزانہ جو آئین شاہزادے سے حکایت شکایت ہجران
کی شاہزادے نے عذر کیا کہ بخدا گلگونہ کے ہم شکرگزار ہین جس مقام پر فیلان فیل پیکر نے
تمھارا مردہ دکھایا آمادہ اپنے قتل پر ہوے تھے خنجر نکالا تھا کہ اپنے کو ذبح کرین مگر اسوقت اسنے
ایسے لطف سے ہمکو آگاہ کیا کہ مین قتل سے اپنے باز رہا اور کس لطف سے کہا کہ لوح کو
ملاحظہ کیجیے لوح جب دیکھی تو معلوم ہوا نمود بے بود طلسم ہے ساحر نے شعبدہ کیا خدا نے یہ دن
دکھایا کہ قلعہ طلسم فتح ہوا گلگونہ اور شہرت کو عہدۂ جلیل عطا ہوا شاہزادہ تو یہان مصروف عیش
ہے لیکن دسری بہن آفتاب کی سرہنگ بدباطن مکر سے مسلمان ہوئی ہے لشکر مین ہے

کہ کس طور سے طلسم کشا کو بیجا ؤن بیان تو یہ صورت ہی آفتاب جو شکست خوردہ بھاگی گنبد جالینوس پر
پہونچی گنبد قریب ہی تھا کہ بختیارک کو خبر پہونچی کہ ملکہ آفتاب شکست کھا کے آتی ہین بیقرار ہو کر برائے
استقبال نکلا آکر آفتاب سے ملاقات کی آفتاب نے جو بختیارک کو دیکھا کہا اے وزیر اعظم تم تو یہان آکر
بیٹھے ہمارا ملک تباہ ہوا ہر جگہ حملہ جات سے اور مین یہ بھی کہتی ہون کہ طلسم کشا یہان بھی پیچھا نہ چھوڑے گا
کہ مین برق ثانی کو لیتی آئی ہون بختیارک نے پوچھا اے ملکہ عالم یہ کون شخص ہی آفتاب نے کہا اے
بختیارک یہ بلائے روزگار ہی مگر جیسے گرفتار کیا رہائی نہین پائی روز مجھکو دھوکے دیتا ہی مگر مین ایسی ہوشیار
ہون کہ اسکو بات نہین کرنے دیتی شہر یاقوت نگار اسیکی ذات سے فتح ہوا بختیارک یہ سنکر اعزاز و اکرام
سے آفتاب کو گنبد مین لایا تخت زبرجدی نکلوایا اسپر آفتاب کو جگہ دی سب مشیر و وزیر آکر بیٹھے
بختیارک نے کہا اے ملکۂ عالم مین ایک بات عرض کرون خلاف رائے اقدس نہو خداوند قدیم کو آپنے چھوڑا
اور مذہب سامری و جمشید کا اختیار کیا جب ہی سے رنج و ملال آپ پر گذرنے لگا یہانتک مجھکو نوبت
بہم پہونچی کہ مین تو ہر سال جاتا ہون کئی مرتبہ خداوند نے فرمایا کہ اے ملکۂ طلسم آفتاب نگار کہان ہین مین عذر
کر دیا کرتا ہون ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ رنج اٹھا کر آفتاب آئیگی قدرت کو بڑا خیال ہی اے بختیارک کہدینا
کہ عابد دولت کا اعتقاد کرو سامری و جمشید کون گئے تھے رنج و ملال اٹھا کر آئی تو کیا اب قدرت اسکو
کسی بلا مین پھنسائینگے لہذا مین سامان پوجا پاٹ کا مہیا کرتا ہون جاگتی جوت کے خداوند کو یاد کیجیے
کہ یا خداوند جمشید خود پرست جو کچھ مین نے کیا وہ معاف فرمائیے اب کبھی ایسی خطا نہ ہوگی ضرور امید
بر آئیگی آئینہ اقبال مین صورت فتح و ظفر نظر آئیگی آفتاب نے کہا اے وزیر اعظم حقیقت مین کہ مجھے
بڑی خطا ہوئی مین بیشک توبہ کرونگی اور عہد کرتی ہون کہ ضرور انکی جشن مین جا کر شریک ہونگی میلہ بھی
وہان کا دیکھونگی اسیوقت بختیارک نے اشیاے پوجا پاٹ کے مکن کیے آفتاب نے بیٹھ کے پوجا
کیا اور جمشید خود پرست سے فریاد کی رات کو تو یہ معاملہ درپیش ہوا وہان جو سرہنگ بدباطن آٹھ پہر
فکر مین رہتی تھی ایک شب کو اسنے دیکھا شاہزادے سے مع ملکہ فرزانہ بالاے بام آرام کیا سرہنگ
نگہبانون کو بیہوش کرتی ہوئی بالاے بام پہونچی دیکھا دونون آپس مین لپٹے ہوے سورہے ہین اسنے
جھولی سے مقراض نکالی پہلے ڈورا لوح کا کاٹا جب لوح قبضے مین کر چکی تو پکار کر آواز دی او طلسم کشا
کہانتک سوئیگا بیدار ہو اپنا حال دیکھ مین سرہنگ بدباطن ہون بڑے افسوس کا مقام ہی کہ سیدی

بہن کی سلطنت مٹے اور اُسکے تخت پر بی فرزانہ بیٹھین گھبرا کے جو عاشق و معشوق نے آنکھ کھولی سرہانے
سرہنگ کو پایا لوح قبضے سے نکل چکی چاہا اُٹھین اُسنے فقط ہاتھ ہلا دیا ہاتھ پانون دونون کے بیکار
ہوے اُسیوقت دونون کو لیکر تخت پر ڈالا لوح طلسمی جھولی مین رکھی لیکے طرف گنبد جالینوس کے
چلی یہان صبح کو سب بیدار ہوے عاشق و معشوق کو تلاش کرنے لگے آخر معلوم ہوا کہ سرہنگ بدباطن
لیگئی یاقوت نے سر پیٹ لیا کہا ہا جو غضب ہوا کہ طلسم کشا کو مع فرزانہ سرہنگ بدباطن لیگئی
اب کیا کیا جاے دیکھیے آفتاب گرم خو کیا آفت برپا کرے بختیار جادو ساحر قدیم آفتاب کا
ندیم ہمیشہ سمجھایا کرتا تھا کہ ملکہ عالم سلطنت طلسم پر بہ لطف قبضہ کیجیے و براندازون کا دخل نہونے پائے
ورنہ بڑی خرابی ہوگی اب وہ اُسی کے پاس گئی ہی وہان صلاحین ہو رہی ہونگی اُسی صلاح مین یہ بھی
حرامزادی طلسم کشا کو لیکر پہونچیگی شہرت اور گلگونہ نے عرض کی ای ملکہ عالم نہ گھبرائیے وقت بربادی
گنبد جالینوس بھی آگیا لشکر تیار کیجیے لشکر کشی کر کے چلیے ہر چند کہ وہ بادشاہ طلسم ہی تحفہ جات طلسمی
پاس موجود ہین سحر مین طاق شہرۂ آفاق لیکن تدبیرین کرینگے جنگ بھی عیاریان بھی شاید پروردگار
کوئی تدبیر کرا دے غافل بیٹھے رہنا مناسب نہین سب نے صلاح گلگونہ کو پسند کیا لشکر تین لاکھ
ساحرون کا تیار ہوا کوئی سلطنت قبول نہ کرتا تھا تخت دیکھ دیکھکر روتے تھے کہ ہاے یہ مقام ملکہ
فرزانہ فیروزہ پوش کا ہے اسپر کسی اور کو کیونکر دیکھین کیونکر دل کو آرام آئے آخر صلاح کر کے
ملکہ یاقوت کو تخت پر بٹھایا کلیم و سلیم بعہدۂ وزارت گلگونہ و شہرت منتظم لشکر ہوے تین لاکھ
ساحرونکا لشکر تیار کر کے بس شوکت و شان سے بیرون قلعہ نکلے رئیسان شہر بھی ساتھ آئے ہین پانچ
کوس قلعے سے آگے بڑھکر اُترے ارادہ ہی کل یا پرسون کوچ کرین لیکن آفتاب گرم خو رات
بھر بوجہ کر کے صبح کو تخت پر بیٹھی ہی بختیار جادو کہتا ہی کچھ ظہور قدرت ہوا چاہتا ہی یہ ذکر تھا کہ چند
جادوگرنیان دوڑی ہوئی آئین عرض کی حضور مبارک ہو ملکہ سرہنگ بدباطن طلسم کشا و آپ کی
صاحبزادی کو قید کر لائین لوح طلسمی لیلی آفتاب نے حکم دیا بلاؤ بختیار کہہ رہا ہی کیون ملکۂ عالم
مین نہ عرض کرتا تھا کہ ظہور قدرت ہوا چاہتا ہی ایسے خداوند سے کیونکر کوئی برگشتہ ہو آفتاب بھی
مثل گل شگفتہ ہوگئی سرہنگ اندر بارگاہ کے آئی کہا ہمشیرہ صاحب مین نے اپنی جان لگا دی
دونون کو گرفتار کیا بی گلگونہ و شہرت شریک طلسم کشا ہوے آج یہ حفاظت کرتے تھے پر کیا کے

لوح نذر دی لوح لیکر اُسنے جھولی مین رکھی کہا ای بختیار اب میلے کے خداوند کے یہان کو دن باقی ہین
کہا اسی ہفتہ عشرے مین ہو قدرت کے سامنے چلکر ان سبکو پیش کیجیے بیٹی کے سر سے سحر مسلمانان
اُتارین گے سب لوگ راہ پر آجائین گے سب آپکی اطاعت کرینگے لیکن اول اُن باغیون کو چلکر گرفتار
کرائین سب کو پیچل کے خدمت خداوند مین پیش کرین اور آپ اپنے نہ حاضر ہونے کے عذرات کیجیے
یا جی چاہے آپ نہ جائیے مین جاکے سبکو پکڑ لاؤن بختیارک جادو کے ساتھ بڑا لشکر گیا بختیار بمقابلہ
یاقوت لشکر گران لیکر میدان مین پہونچا یہان ملکہ یاقوت وغیرہ پانچ کوس پر قلعے سے بڑھکر آتری
ہین کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا آگے گینڈے پر بختیار جادو پشت پر لشکر ساحران نقارے بجتے
زور وشور سے آکر پہونچا پہلے یاقوت کو خوب سمجھایا یہ سب آمادہ مرگ وہ کہا ہے قضا یا مین جواب
سخت دیے کہ جو تجھسے ہو سکے قصور نکر جواب سنکر بختیار نے طبل جنگی بجوایا یہان بھی طبل جنگی بجا چار پہر
رات تیاری ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان کارزار مین آئے بختیار آگے بڑھا ہوا لشکر کو ترغیب
دیتا ہوا میدان مین آکر پہونچا ملکہ یاقوت تخت پر سوار قلب فوج مین دونون بیٹیان برابر کھڑی
ہین گلگونہ و شہرت لشکر کو ترغیب دے رہے ہین کہ نقیبون نے نقابت کی کڑکیت
کڑکا کہکر ہٹے بختیار نے گینڈا اپنا بڑھایا میدان مین آکر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے
گلگونہ یہ سنکر جا پڑی آپس مین سحر ہوئے بختیار نے پکار کر آواز دی ای خاکیار لینا یہ کہکے زمین پر
ایک لات ماری جہان گلگونہ کھڑی تھی اسقدر خاک اُڑی کہ اندھیرا ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے اُسنے اُس غبار کو
شق کیا دیکھا گلگونہ بیہوش پڑی ہی چاہا جھپٹ کے اُٹھا لون شہرت جا پڑا گلگونہ کو اُٹھانے سے
بچایا آپ لڑنے لگا تھوڑے عرصے تک آپس مین سحر ہوئے ایک مقام پر بختیار نے وہی آواز
دی ای خاکیار لینا اسقدر غبار بلند ہوا کہ شہرت اُس غبار مین بیہوش ہو کے گرا بختیار نے
ان دونون کو اُٹھا لیا لشکر یاقوت جا پڑا ملکہ یاقوت بیٹیون کو ساتھ لیکر لڑائی مین مصروف ہوئین
ہزارہا ساحر لشکر بختیار کے مارے کر لشکر مین ہنگامہ پڑ گیا ایک مقام پر بختیار نے یاقوت
و کلیم و سلیم کو دیکھا وہی آواز دیتا ہوا اُٹھا غبار بلند ہوا تینون مان بیٹیان بیہوش ہو کے
گرین بختیار نے اُٹھا لیا افسرون کو تو یون پکڑا سارے لشکر پر سحر کر دیا کہ ایک سے ایک
ہات نکرے لشکر والے اسباب سحر پھینک کر مبہوت ہوئے سر جھکا کر اُسی مقام پر بیٹھ گئے

ان سب کو اس حال مین چھوڑا مال اسباب اپنے قبضے مین کیا جب مال بھی قبضے مین کر چکا اُسیوقت کوچ کیا
ستّرہ سرداران نامی اپنے ساتھ لیے زبانون مین سبکے سوزن گرفتار رنج و محن اہل زور و شور سے
کوچ کیے ہوے جاتا ہی آفتاب گرم خو کو خبر پہونچی کہ وزیر بہار سردارون کو گرفتار کر لایا گنبد سے
باہر آ کے اُتری سب سردار بھی مع فرزانہ الگ قید کیا طلسم کشا کو علیحدہ قید کیا برق ثانی کو ایک
خیمے مین قید کیا رات کو حکم دیا کل کا دن درمیان دوسرے دن کوچ ہوگا طرف قلعہ جمشیدیہ کے
چلینگے خبرین منگوا لین کہ زمانہ میلے کا قریب ہی برق ثانی نے قیدخانہ مین بیٹھے بیٹھے دیکھا کہ جمعدار
چکارہ بجانے لگا برق ثانی نے بھی ایک تان ماری جمعدار نے کہا ارے قیدی تو بھی گانا جانتا ہی کہا
حضور جان کے خوف سے روتا ہون گانا کیا جانون ذرا مجھکو قریب بلائیے تو مین اپنا گانا آپکو سناؤن
جمعدار کی شامت جو آئی برق ثانی کو اپنے پاس بلایا چکارہ بجانے لگا برق ثانی نے چکارہ
مین آواز ملا کر وہ تانین لگائین کہ جمعدار بیقرار ہوگیا کہا میان لڑکے خوب گاتے ہو تب تو برق ثانی
نے کہا ذرا ہاتھ کھول دیجیے تو گانا سناؤن کبھی ایسا گانا نہ سنا ہوگا جمعدار نے ہاتھ کھول دیے برق ثانی
نے بتانا شروع کیا جمعدار دیکھ دیکھکر بیقرار ہوا جاتا ہی تعریفین کر رہا ہی برق ثانی نے اشارہ
کر کے جمعدار کو اندر قیدخانے کے بلایا باتین کرتے کرتے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے
جمعدار کو بیہوش کیا اُسکو اپنی صورت بنایا جمعدار کو قیدخانے مین ڈالدیا آپ جمعدار کی شکل بنکر باہر
نکل ساتھ والون سے کہا چوکی پہرے سے ہوشیار رہنا مین ابھی آتا ہون یہ کہکے برق ثانی نکل گیا
لشکر تو بے انتہا اُترا ہوا ہی ایک دوکان پر جا کے پڑ رہا یہان صبح کو لشکر تیار ہوا آفتاب نے
کوچ کیا جب آنکھ کھلی جمعدار غل مچانے لگا کہ ارے مجھے کسنے قید کیا ملکہ آفتاب کو خبر پہونچی کہ آج
وہ قیدی نئے فقرے بگھار رہا ہی آفتاب نے کہا بکنے دو نگہبانون نے کہا حضور وہ اپنی جان
دینے پر آمادہ ہی آخر آفتاب خود آئین دیکھا برق ثانی رو رہا ہی سر زنجیر پر دے دے مارتا ہی
آفتاب کو دیکھکر پکارا حضور مجھے کسنے قید کیا اور وہ لڑکا کہان گیا آخر بختیارک نے کہا اسکا
منھہ دھلاؤ جب منھہ دھلایا تو مفصل حال کھلا پوچھا ارے یہ کیا ہوا کہا حضور لڑکا مجھکو اپنی صورت بنا کے
چلا گیا جمعدار کو تو قید سے رہا کیا حکم دیا اب کوچ ہو برق ثانی نے ایک سردار کی نوکری کر لی وہین
رہتا ہی دن بھر منزل چلتے ہین شام کو کسی مقام پر اُترتے ہین برق ثانی حیران ہی کہ کیا تدبیر کرون

اگر شاہزادے کو رہا کیا لوح پاس آفتاب کے ہی کیا تدبیر کرون کچھ بن نہین پڑتا ایسی باتین سوچتا ہوا لشکر کے ساتھ ہی اٹھنا نہین آفتاب کے ساتھ طے کین آج ایک مقام پر آکے پہونچے دیکھا سامنے ایک قلعہ نہایت عمدہ بنا ہی ایک پھاٹک سامنے اور چھ دروازے تین طرف دست راست کے تین طرف دست چپ کے نہرین پانی کی جاری ہین السان کا نام نہین برق ثانی نے ایک سے پوچھا کیا اس قلعے کے دروازے بہت ہین اُسنے جواب دیا یہی سات دروازے ہین ہر ایک دروازے کے آگے بازار آراستہ ہوگا مقام یہ ان دروازون کے کل دیکھنا جس رنگ کا جو دروازہ ہو اُسی رنگ کے اہالی بازار ہون گے اُسی رنگ کا لباس پہنے ہوے وار دغہ ہوگا دو دن مین میلہ جمے گا تیسرے دن جلوس خداوندی ہوگا لوگ زیارت کو جائین گے اپنی اپنی مراد پائین گے ہزارہا کوس سے آئے ہوے آتے ہین سب طرح کی مراد پاتے ہین بڑے بڑے تاجدار بڑے بڑے سردار اس میلے مین شریک ہون گے کیا تم کبھی اس میلے مین نہین آئے برق ثانی نے کہا مدت ہوئی مین بہت چھوٹا تھا اپنے باپ کے ہمراہ آیا کرتا تھا اُسوقت کی باتین یاد نہین رہین اب بہ احتیاط دیکھونگا یہ باتین سُنکر برق ثانی اُسی خیمہ مین آیا جسکا نوکر تھا اُس سے بھی کچھ باتین پوچھین پھر دن رہے سے آمد مین شروع ہوئین شام کو برق آکر اپنے سونے کے مقام پر لیٹا خیال مین شاہزادے کی قید کے کب نیند آتی ہی پڑا تڑپ رہا ہی آوازین نوبت نقارے کی کان مین آتی ہین رات بھر یہی ہنگامہ سُنا کیا جی مین کہتا ہی صبح ہو تو دیکھون کون کون آیا صبح کو جو اُٹھا حاجت وغیرہ سے مہلت پاکر اب جو نگاہ اُٹھا کے دیکھا تمام میدان دامن قلعہ آدمیون سے بھرا ہوا ہی جو دروازہ کلان ہی اُسکے آگے کرسی بچھی ہی دروازے کا سُرخ رنگ ایک جوان یاقوت پوش کرسی پر بیٹھا اپنے میلے کا انتظام کر رہا ہی ایک دروازے پر زمرد پوش بازار زمرد پوشان کے انتظام مین مصروف ہی ایک دروازے پر مروارید پوش کہ وہ بازار سفید پوشان ہی انتظام کر رہا ہی ایک طرف نیلی پوش ایک طرف صندلی پوش اپنے اپنے بازار دنکے رنگ مین مصروف ہین اور پہلو سے قلعہ پر ایک نہر جاری ہی مثل دریا کے جوشان وخروشان کنارے کنارے اُس کے ہزارہا آہوان صحرا چھر رہے ہین جس بازار مین جو کوئی دزدی کرتا ہی کوتوال اُس دزد کو گرفتار کرکے سامنے داروغہ بارگاہ کے لیجاتا ہی داروغہ کوتوال کو حکم دیتا ہی اسکو لیجا کر نہر مین نہلاؤ وہ لوگ اُس گنہگار کو نہر پر لیجاتے ہین جبراً اُسکو جھیل مین نہلاتے ہین نہا کے نکلا اور آہو ہو گیا قید بند سے اُسکو رہا

کرکے اسی صحرا مین چھوڑدیا کنارے کنارے نہر ارہا آہو پھر رہا ہی کنارے پر نہر کے جو گھانس لگی ہی وہی اُنکی خوراک
ہی برق ثانی اُٹھا کہ بازار رنگی سیر کرون اول کے کوسے پر بازار زرین پوشان ہو اُس بازار مین آیا دیکھا
کرسی زرنگار پر ایک نازنین نہایت حسین بہ کبر و نخوت بیٹھی ہی عدل و انصاف مین مصروف برق ثانی
کھڑا ہوا دیر تک اُس مہ جبین کو دیکھا کیا دوسرے بازار مین آیا وہ بازار نیلی پوشون کا ہی ایک زنگی
توی تن قوی من پہلوان کی وضع مین بیٹھا ہوا انتظام کررہا ہی جو گرفتار ہو کر زنگی کے سامنے آیا تیغہ کھینچکے
اُٹھا اُسکو قتل کیا کوتوال سے اشارہ کیا اسکو نہر عدالت مین پھینک دو ہمراہیان کوتوال لاشہ اُٹھا کر
لیگئے جاکے نہر مین پھینکا کچھ مچھلیون نے لاش کو نوچا ایک نہنگ پیدا ہوا لاش کو اُس مقتول کی نگل گیا
کنارے پر آکے اسی لاش کو اُگلا ہوا جو لگی یہ شکل تھی وہی مقتول جست کرتا ہوا آہو ون مین جا ملا وہان
سے برق ثانی بازار صندلی پوشان مین آیا دیکھا ایک صندلی پوش کرسی پر بیٹھا ہی برق ثانی ایک
تاجر کی دوکان پر کھڑا ہوا یہ سب تماشے دیکھ رہا ہی تاجر نے کہا میان صاحب بیٹھ جاو برق ثانی
نے کہا مین اچھا کھڑا ہون اُس تاجر نے حسرت برق ثانی کو دیکھا اپنی دوکان سے کسی حیلے مین
اُترا کوتوال کے پاس گیا کہا میری دوکان پر ایک شخص غیر بہ حسرت کھڑا تماشہ دیکھ رہا ہی جلد چلکے
گرفتار کیجیے طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص کبھی اس میلے مین نہین آیا کوتوال پیادون کو
ساتھ لیے ہوے ترسنگھا پھکتا ہوا جیسے ہی اُسکی دوکان کے سامنے آیا برق ثانی نے جو کوتوال
کو آتے ہوے دیکھا ایک جانب چاہا بھاگ جاؤن یہ سوچکے ایک خیمے کی آڑ مین کھڑا ہی کوتوال نے تاجر
سے پوچھا وہ گنہگار کہان گیا تاجر نے کہا وہ خیمہ کی آڑ مین کھڑا ہی لوگون نے آکر برق ثانی کو گرفتار
کرلیا ہرچند برق ثانی چیخا پیٹا کچھ نہ سنا کوتوال کہتا ہی کہ اے شخص تو ہمکو دیکھکر کیون بھاگا صاف ثابت
ہوتا ہی کہ تو یہان نیا آیا ہی کبھی اس میلے مین نہین آیا تھا ہرچند برق نے عذر کیا کوتوال نے کچھ
نہ سنا برق ثانی کو کشان کشان سامنے داروغہ صندلی پوش کے لایا داروغہ نے پوچھا کیون کوتوال
اِسنے کیا خطا کی کہا حضور طریقے سے معلوم ہوتا ہی یہ شخص چور ہی ہمکو دیکھکر بھاگا داروغہ نے جواب دیا
اسکو پاس داروغہ نیلی پوشان کے لیجاؤ کوتوال کشان کشان برق ثانی کو سامنے داروغہ بازار نیلی پوشان
کے لیکر آیا کہ داروغہ وہان کا حبشی زنگی ہی تیغہ خون آلود چمکا رہا ہی برق ثانی داروغہ کی
صورت دیکھکر گھبرایا فریاد کرنے لگا اے داروغہ بازار مین نے کوئی خطا نہین کی بلا وجہ مجھے گرفتار کیا ہی

کوتوال نے کہا بیشک یہ بنجیطا ہی لیکن ہمکو دیکھکر بھاگا چور ہمکو دیکھکر بھاگتا ہو ہم اسکو گنہگار سمجھے گرفتار کرلا ئے
اب سزا وغیرہ کا سرکار کو اختیار ہی زنگی نے حکم دیا اسے لیجاؤ اور لیجا کر نہر عدالت مین نہلاؤ برق ثانی نے
فریاد کی ای داروغہ تیرے عدل و انصاف کے شہرے ہین مین نے کوئی خطا نہین کی ہی بلا وجہ
مجکو گرفتار کیا ہی امیدوار ہون کہ رہا کیا جاؤن زنگی نے حکم دیا ای کوتوال اسکو چھوڑ دے لیکن اس قرار
سے کہ یہ نگاہ حسرت بازارون کو نہ دیکھے اور نہ تم لوگون کو دیکھکر بھاگے برق ثانی کو اسنے چھوڑ دیا
کہا جاؤ اگر مفتی بازار کے پاس جاتے تو تمھارا انصاف ہوتا برق ثانی سلام کرتا ہوا بھاگا اور بازار
زمرد پوشان مین پہونچا دیکھا ایک جوان زمرد پوش کرسی پر بیٹھا ہی اس بازار پر بڑی گہما گہمی ہی صرافہ بزازہ
جوہری بازار نہایت تکلف سے بزازون کے تھان کھلے ہوئے خرید و فروخت ہو رہی ہی دلال
پکار پکار کے کہہ رہے ہین سیٹھ جی دوکاندار صاحب ہمکو دھیلا روپیہ دیجیے گا ہم زیادہ نہین لین گے گاہک
ہمارا اپنا ہی بے ہمارے کبھی سودا نہین خرید تا ہم بھی اپنے گاہک کو سودا سستا دلواتے ہین کیسے کیسے
دوکاندار گلبدن چہرے رشک چمن بیچنے پر آمادہ گاہک کو آواز دیتے ہین میان کچھ کپڑے کی خریداری
منظور ہو تو ہمارے پاس آئیے ایک طرف جوہری بیٹھے چنی لال و پنا لال و لالہ یاقوت کھرے سے کھرے
سودا بیچنے والے کوئی خریدار جو آیا ڈبہ جو کمر مین باندھے تھے وہ کھولا جواہرات دکھائے دیکھنے والا
جواہرات دیکھکر محو ہو گیا گفتگو خرید و فروخت کی ہونے لگی ایک جانب سر اٹھا کے دیکھا بھانڈ بھگتیین
بازار مین اپنا رنگ جما رہے ہین گاتے پھرتے ہین جب کسی بھگتین نے کسی نوجوان کو دیکھا دامن
پکڑ لیا کچھ دو چار پیسے لیے تب جانے دیا ایک جانب فرش بچھا ہی رئیسان شہر دوستون آشناؤن کو ساتھ
لیے ہوئے فرش پر بیٹھے ہین آپس مین باتین ہو رہی ہین ایک جانب دیکھا پالین رنگ برنگ
کی استادہ ہین اسکے نیچے نازنینان مہ جبین گوری گوری صورتین جوڑے ترچھے بندھے ہوئے مسند پر
بیٹھی ہین سامنے سنہرے حقے لال نیچے چلمین ایک جانب دھری ہی آگ روشن چاہنے والے جاؤ
جنکو زیادہ تقرب ہی وہ تخت پر بیٹھے ہین چلمین اڑتی چلی جاتی ہین کوئی جوان اکڑتے ہوئے آئے جیب سے
چونی نکالکر پھینکی پکار کر کہا جی ساقن صاحب کوئی غنچہ سا لجمان کا پلوا دیجیے ساقن نے سر ہلایا نوکر سے
چلم مانگی وہ سلفہ جما کر لایا بھنگیرن نے کمر سے بٹوہ نکالا اسمین سے چرس نکالکر جمائی کہا لو میان اب
نشہ ہو جائیگا آگ رکھوا کر حقہ بڑھایا جوان نے کہا ذرا منھ بھی لگا دیجیے بھنگیرن نے بڑی

مشکل سے اس بات کو مانا دم لگایا کہ چلم ٹوٹنے کا ڈر پیدا ہوا بالشت بھر کی لو نکلی کہا لو یاران دم لگاؤ جوان نے حقہ ہاتھ مین لیا پکار کر آواز دی پیارے ذرا جوانون سے تو آنکھ ملاؤ یہ لفظین جوانون کی یاد رکھنا جسنے نہ پی گانجے کی کلی اُس بیٹے سے بیٹی بھلی اپنا تو یہ قول ہی فرزنہ آزاد کے دم مین کھینچ دم جو سون کا زندون مین + پیاسے دم ہی کا تو فرق ہی مردون و زندون مین + دس برس کی عمر مین گھر سے نکلے اسی حرص کے واسطے مان باپ سے بُرے ہوے تمسے آنکھ لڑانے کا شوق ہی قطار کی قطار بھنگیڑیون کی اُس مقام پر ہی سب طرف دم پڑ رہے ہین دھوان بلند بازار دھوان دھار ہو رہا ہی ایک جانب فرش بچھا ہوا جوان لیٹے ہین ایک کا سر ایک کا پاؤن چہرے زرد خوانچے مین روشن نکالی ہاتھ مین چھینٹے جما کر مار رہے مین دو کا ندار کو دم ہی دم مین آواز دیتے ہین چھ ماشے اور بھیجو دو کاندار نے جواب دیا ابھی چار ماشہ کا پتہ بھیجا ہی خانصاحب آپ بہت پیتے ہین خانصاحب نے جواب دیا بھائی آجکل دو تولے کا دور رہتا ہی شام سے جو آتے ہین چانڈو خانے سے بارہ پر ایک بجے جاتے ہین قورمہ چپاتیان تیار ملتی ہین ایک روٹی شوربے مین ڈبو کر کھا لیتے ہین برق ثانی نے ایک سے پوچھا یہ کون لوگ ہین اُسنے کہا یہ لوگ چانڈو پینے والے ہین زرد ہو کر رہ گئے ہین خون جسم مین باقی نہین ہی برق ثانی میلہ دیکھتا پھرتا ہی ہر بازار مین دوکاندار مرفہ حال خرید و فروخت انتہا کی ہو رہی ہی ساتون بازارون کی برق ثانی نے سیر کی شہر را گنہگار گرفتار ہوے آہو بنایا اور چھوڑ دیا وہ آہو بہ نگاہ حسرت بازارون کو دیکھتے ہین کنارے کنارے نہر کے چرا کرتے ہین دو دن برق ثانی نے بازارون کی سیر ہو کے سیر کی کوئی پیشہ ورایسا نہین ہی کہ جو ان بازارون مین نہو تیسرے دن سویرے قبل از طلوع آفتاب بڑے بڑے تاجر تحفجات کی کشتیان لیے ہوے بڑے پھاٹک کے اندر جاتے ہین بازارون مین ہلڑ ہی کہ وقت جلوس خداوند قریب آیا برق ثانی اُن سب مین ملکر دروازے کے اندر آیا دیکھا ایک میدان وسیع سامنے ایک دروازہ عالی کھلا ہوا دروازے پر چند نگہبان بیٹھے ہین کسیکو آمد و رفت سے نہین روکتے یہ تاجدار سردار تاجر جو سب ملکر گئے تھے اُنکے ساتھ برق ثانی بھی دروازے کے اندر داخل ہوا دیکھا ایک باغ پُر بہار عروسان چمن کا نکھار درخت قطار در قطار عندلیبان چمن کی پکار بھولون کا زیب نخل سایہ دار انبار غنچے چٹک رہے ہین طائر چہک رہے ہین نسیم عنبر شمیم چل رہی ہی عندلیبان خوشنوا مصروف زمزمہ سرائی

ہین یہ غزلین گا رہی ہین نظم

اُڑکے وان پہونچے گا حال شوق شہپر ہو گیا
گر نہین قاصد تہ ہو نامہ کبوتر ہو گیا

جب اُڑائے اپنے منھ سے پھونک کر اُس طفل نے
جان اُنہین آگئی سر پر کبوتر ہو گیا

ہی یدِ بیضا نہین ہی ہاتھ مین جام بلور
معجزہ ہاتھ آگیا ساقی پیمبر ہو گیا

ای بہارِ عمر آخر آگیا وقت خزان
یہ بھی جلسہ گلشن عالم کا دم بھر ہو گیا

قطرۂ مے کی طرح آنسو نکل آئے مرے
دل بھر آیا ساقیا خالی جو ساغر ہو گیا

ملگئے سب خاک مین کہنے کو وو دن کیلیے
کوئی دارا ہو گیا کوئی سکندر ہو گیا

آفتاب حشر کا اب ای متین کچھ ڈر نہین
سر پہ میرے سایۂ ساقی کوثر ہو گیا

ہر طرف جوش بہار ہی جھپنہا سے طولانی نہرون مین آب صاف وشفاف نہرین چھلک رہی ہین پانی کی روانی صاف وشفاف پانی حباب مثل چشم معشوقی بہ حسرت سمت گلشن نگران آب آئینہ مثل آئینہ حیران برق ثانی سب کیفیت دیکھتا ہوا سبکے ساتھ وسطباغ مین پہونچا دیکھا ایک چبوترہ وسیع گرد اُسکے ہزارہا سیڑھیان علاوہ برسر چبوترہ کے سیڑھیون پر درجہ بدرجہ فرش بچھا ہوا ہی اور بالاے چبوترہ ایک ممبر سونے کا رکھا ہی ممبر کے پہلو مین ایک کرسی جواہر نگار اور کرسیان اُس کرسی سے الگ الگ بچھی ہین لیکن یہ کرسی جو قریب ممبر کے ہی نہایت تکلف سے آراستہ سونے کی کرسی اُسمین جواہرات جڑا ہوا اور کرسیان چاندی کی ہین چند کرسیان دست چپ پر چند دست راست پر ممبر کے بچھی ہین برسر چبوترہ بھی صدہا تاجدار دنگل دمبر پر بیٹھے ہین نیر اعظم نکلا تھا دھوپ ساتھ زردی کے ظاہر ہوئی کہ سب تاجدار کھڑے ہو گئے دیکھا سامنے سے ایک ہوادار ظاہر ہوا ہوادار پر ایک مرد پیر بارِیش سفید تاج بھاری سر پر پہنے ہوے لباس سفید جسم مین کہار ہوادار کو مثل ہوا اڑا ے ہوے لاتے ہین تاجدارون مین ہنگامہ ہوا قدرت آگئے وہ ہوادار قریب سیڑھیون کے لاکے رکھا وہ مرد اُترا تاجدار اُسکو ہاتھون ہاتھ بالاے چبوترہ لائے وہ جو کرسی مکلل بہ جواہر بچھی ہی اُسپر آکے بیٹھا سب نے اُسکو سجدہ کیا سبکو ہنس ہنسکے جواب دے رہا ہی کہ برق ثانی نے دیکھا بختیار جادو مالک گنبد جالینوس پہلو مین آفتاب گرم خو لباس بھاری پہنے ہوے مصاحب و رفیق ساتھ اور چہار جانب سے وہی داروغہ لوگ جو بازارون مین کرسیون پر بیٹھے تھے آکر پہونچے کرسیون پر بیٹھے

کہ بختیار نے آفتاب کو لا کر سامنے پہونچایا آفتاب نے سجدہ کیا جمشید خود پرست نے پوچھا ای
آفتاب کئی سال سے کہان تھین کیون نہین آئین بختیار نے حال بربادی طلسم کہنا شروع کیا جمشید
خود پرست نے جواب دیا قدرت کو سب معلوم ہو بعد اختتام جشن بیان کرنا قیدیون کو بھی ہمارے
سامنے لانا سب کا علاج ہو جائیگا یہ کہکے جمشید خود پرست ممبر پر آیا کہ سب تاجدار پھر کھڑے ہوگئے
دیکھا ایک نقابدار یاقوت پوش سراپا دریائے جواہر مین غرق تاج یاقوتی برفرق مرکب بادرفتار
اُڑاتا ہوا گھٹنا چست چڑھا ہوا گانی بندھی ہوئی اندر سے نقاب کے لو نور کی نکل رہی ہی اُس
نقابدار کو دیکھکر سب کھڑے ہوگئے جمشید ممبر پر بیٹھا ہو وہ نقابدار سیڑھیون کو طی کرکے برسر
چبوترہ آیا جمشید نے آواز دی ای نور پہکیدہ خالص قدرت اپنے مقام پر آکے بیٹھو وہ کرسی مکلل بجواہر
جو بچھی ہی اُس کرسی پر آکے بیٹھا وہ نازنین جو بانہ زمین داروغہ تھی وہ پشت پر آکے ملکہ رانی کرنکلی
جمشید ثانی نے کتاب کھولی پکار کر آواز دی ای ساحرین طلسم آفتاب نگار مین زمانہ انقلاب
ہی ہمارے بندون کے واسطے پیچ و تاب ہی لیکن ہماری دختر بلند اختر کے طالع مین وہ ستارہ
آکے واقع ہوا ہی کہ سب پر حاکم ہوگی لیکن انقلاب سے نابدولت سبکو بچائینگے گھر مین پوجے
پاٹ کر دیا دہماری فراموش نہو قدرت تمکو نہ بھولین گے یہ کہکے چند فقرات زبان سنسکرت مین
پڑھے اُسکا ترجمہ یہ تھا کہ مذہب ساحری و جمشید باطل ہمارا مذہب مثل آفتاب روشن رہیگا
طلسم کو بربادی سے بچائینگے سب کی مدد کو وقت پر آئینگے ایسے فقرات پڑھکر ممبر سے اُترا انشہری آکر رانی
مین آئی اُسپر کچھ فقرے پڑھے ممبر سے اُترکر تخت پر بیٹھا اب آفتاب اپنے مقام سے اُٹھی جمشید نے
کہا تمھاری بربادی کا حال معلوم ہی قیدیونکو بلواونگا اپنی بیٹی کو بعد لانا پہلے اپنے سردارونکو لاؤ آفتاب
نے پلٹ کے اشارہ کیا یاقوت وغیرہ آئین اُنکی جانب بہ نگاہ قہر دیکھا کہا کیون ای یاقوت
وای کلیم و سلیم بربادی طلسم منظور ہوئی خبردار آج سے بدل و جان آفتاب کی اطاعت کرنا یہ کہکے
اپنے مقام سے اُٹھا سبکے منھ پر ہاتھ پھیرا سبنے جمشید کو سجدہ کیا قدمون پر آفتاب کے گرین کہا ہم سحر
مین مبتلا تھے اسوجہ سے آپکی دشمنی کی اب عمر بھر تمھارے حکم سے گردن تابی نکرینگے یاقوت وغیرہ
مع جملہ سردار پشت پر آ بیٹھین جمشید نے حکم دیا لوح طلسمی کہان ہی آفتاب نے جھولی سے
نکالی جمشید کو نذر دی جمشید نے پکار کر آواز دی ای گلگون پوش وہ جو داروغہ بارگاہ گلگون پوشان

تھا وہ سامنے آیا جمشید نے لوح اسکو دی اب جمشید نے اشارہ کیا فرزانہ فیروزہ پوش کو لاؤ دیکھا فرزانہ فیروزہ پوش لڑکھڑاتی ہوئی آئی یہ اشعار زبان پر لائی نظم

دیتا ہوں دل فگار محبت میں یار کے	دھاگوں میں آگیا ہے زنار دار کے
اچھے نہیں ہیں پوشش وحشت کے رنگ ڈھنگ	تیور کچھ اب کی سال برے ہیں بہار کے
مانند گرد باد کے لپٹیں گے ہم تجھے	آنا صبا نہ پاس ہمارے غبار کے
نالے کیے بغیر ہیں رکھتا نہیں قدم	جاتا ہوں گھر میں یار کے در پر پکار کے
دم سے طلسم آدم خاکی کا ہے خلیل	پھرتی ہیں پتلیاں یہ سہارے سے تار کے

مبہوت لب پر یہ اشعار عاشقانہ کبھی پکارتی ہے ای خسرو تیسر دل مقام افسوس ہے ہم تمہارے دیدار سے محروم رہے آج کتنے دن کا زمانہ گذرا کہ صورت زیبا و طلعت جہان آرا نہیں دیکھی کاشکے سپلونشن مرجان کا ہوتے مرجان نے خوب مہلت پائی دنیائے ناپائدار کو چھوڑا ہم ایسے سخت جان ہیں کہ کسیطرح روح جسم خاکی سے نہیں نکلتی آفتاب نے کہا یا خداوند دیکھیے یہ حال ہے کہا آنے دو جو کہتی ہے کہنے دو ابھی ہوش میں آجائیگی ارے شیشہ آب رحمت کا حاضر کرو فوراً ایک نقابدار اٹھکر شیشہ کیوڑے کا لایا وہ نقابدار یاقوت پوش جسکو نور چکیدۂ قدرت کہتا ہے اسکے پیر ڈھلائے ایک جام میں لبریز کرکے وہ جام آفتاب کو دیا کہا جسطرح بنے بیٹی کو پلا دو [illegible] منہ سے فرزانہ کے لگایا جیسے ہی قطرہ اسکے حلق سے اترا لہرا کے گری بیہوش ہو گئی ہاتھ پانوں زمین میں مارنے لگی بعد تھوڑے عرصے کے ہوشیار ہوئی اٹھتے ہی جمشید کو سجدہ کیا ڈوپٹہ سلیقے سے اوڑھا ماں سے کہا ای مادر مہربان یہاں مجھے کون لایا ہتھکڑیاں کیوں پہنائیں آفتاب نے ہتھکڑیاں ہاتھ سے اتاریں قید دور کی ماں کے پہلو میں سر جھکا کے بیٹھی باتیں ہوش کی کرنے لگی جمشید نے آفتاب سے اشارہ کیا اسکو رخصت کرو یاقوت سے آفتاب نے کہا فرزانہ کو لیجاؤ یاقوت اپنے ہمراہ فرزانہ کو لیگئیں شاہزادہ بالکل فرزانہ کو یاد نہیں برق ثانی حیران حیران یہ معاملہ دیکھ رہا ہے کہ جمشید نے کہا ای آفتاب طلسم کشا کو بلاؤ بدلائل قائل کرینگے تخت طلسم پر بعہدہ سلطنت بیٹھیں اور قاعدے سے آگاہ ہوں ملازمان آفتاب جاکر طلسم کشا کو لائے برق ثانی نے دیکھا شاہزادہ مسلسل و مطوق زیور آہن میں غرق ہتھکڑیاں ہاتھوں میں بیڑیاں پاؤں میں بعنوان میں

خار دار لٹو باہون پر چوڑے فولاد کے رانون پر بھی چوڑے چڑھے ہوئے اُسکنے کی طاقت نہین اکڑتا
ہوا شاہزادہ آتا ہی سامنے جمشید کے آکر پہونچا نقابدار یاقوت پوش جو جواہرنگار کرسی پر بیٹھا ہی
جمال جہان آرائے شاہزادہ دیکھکر پسینہ آگیا قلب تھرّایا لیکن سر جھکالیا شاہزادے نے مثل اہل
اسلام کے سامنے جمشید کے صاحب سلامت کی جمشید نے کچھ جواب نہ دیا پکارکر آواز دی کہ ای
تاریک جادو طلسم کشا کو زندان عشرت مین لیجاؤ یہ سنتے ہی ایک ساحر سیہ فام اکڑتا ہوا آیا کمر مین
شاہزادے کی پنجہ دیکرے اُڑا اب جو برق ثانی پلٹا شاہزادے کو محفل مین نہ پایا گھبراکر لوگون
سے پوچھا شاہزادے کو کون لیگیا لوگون نے کہا تاریک جادو داروغہ زندان خانہ عشرت ہی وہ
شاہزادے کو لیگیا برق ثانی نہایت شرمندہ کہ افسوس اب مین کیا کرون زندان خانہ کیونکر تلاش
کرون لیکن مجبور ہونا چار فرزانہ کو سردار لیکئے شہرت و گلگونہ سب نے اطاعت آفتاب کی
جمشید یہ شعبدے کرکے اپنے مقام سے اُٹھا جلسہ برخاست ہوا اب برق ثانی باہر آیا دیکھا تمام
بازارین ویران پڑی ہین جا بجا سناٹا بارگاہین اُکھڑگئین برق ثانی حیران ہوا جسکا لوکر تھا وہ بھی
چلا گیا آفتاب نکلتے ہی طرف طلسم کے روانہ ہوئی برق ثانی سوچا کہ اب مین آفتاب کے ساتھ
جا کے کیا کرون شاہزادہ اس حوالی مین مجھے وہان سے کیا کام ہر طرف تلاش کرنے لگا کبھی زیر
دیوار قلعہ دوڑا ہوا جاتا ہی کبھی سر ٹکراکے چلاتا ہی کبھی جنگل مین دوڑا ہوا جاتا ہی کبھی نام لیکر شاہزادہ
خسرو کا پکارتا ہی ای آقاے نامدار آپسے فلک نے یون جدا کیا کہا ڈھونڈھون کہان تلاش کرون
کبھی زیر کوہ آتا ہی پتھرون سے سر ٹکراتا ہی درہ ہاے کوہ مین گھس جاتا ہی چیخین مار کر روتا ہی کہ ای آقا
نامدار اگر جان جاؤن کہ آپ اس پہاڑ مین ہین تو جان شیرین کو مثل فرہاد تلف کرون پہاڑ کو خنجر سے
کاٹون جوے شیر بہادون پھر دوڑ کر اُس قلعے کے سامنے آتا ہی وہان سناٹا پاتا ہی وہ نہر وغیرہ سب
غائب ہوگئی آہو و نکا پتہ نہین دروازے قلعے کے بند درختون سے سر ٹکراتا ہی برق ثانی تو اس حال
پُر ملال مین ہی کہ اسکا ذکر وقت پر تحریر کرونگا اب حال پُر ملال شاہزادہ خسرو شیر دل تحریر کرتا ہون کہ
اُنکی کمر مین پنجہ دیکر تاریک جادو جو بلند ہوا شاہزادے کی آنکھ تموّج ہوا سے بند ہوگئی نہین معلوم لانیوالا
کس راہ سے لایا کتنی دیر اُڑا اب جو آنکھ کھلی عجب مقام عشرت خیز مین اپنے کو پایا اگر دباغ پر بہار
درخت سر سبز و شاداب میوہ شاخون مین لاجواب طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین دم محبت کا باغبان

قضا و قدر کی بھر رہے ہین خار بھی انگلیان اٹھاتے ہین کہ ای بانی بناے باغ عالم تو یکتا ہی حقیقت مین
تو لاشریک ہی یہی اعتقاد سب کا ٹھیک ہی طفلان غنچہ مہد شاخ پر جھول رہے ہین چہرۂ گل کو دیکھکر
پھول رہے ہین رنگ گل مین چہرۂ محبوب سے زیادہ رعنائی شاخ پر میوہ کی زیبائی اپنے کو شاہزادے
نے بارہ دری مین پایا صدہا صینچیان کھانا سب طرحکا تبرون پر چنا ہوا ڈالیان میوے کی بہ رعنائی
رکھی ہوئین نارنگیان رشک پستان محبوب جنکو دیکھکر دانت کھٹے ہون کوے سرخ سرخ مثل عذار
معشوق اپنی رعنائی دکھا رہے ہین اسی صینچی مین مگدر ڈنڑ پیلنے کی نالی بنی ہوئی سپر شمشیر گرز موزے رکھے
چار آئینہ پلنگ کسا ہوا سفید چادر کلابتون کی ڈوریان سیجبند سنہری لٹک رہے ہین تکیے نرم ایک جا
گل تکیے ہر صینچی مین ایک ایک جوان بیٹھا ہوا ہی سامنے بارہ دری ایک مولسری کا درخت نہایت
سایہ دار اسکے نیچے ایک اکھاڑا کھدا ہوا ہی طاق مین سہرا بندھا ہوا ہی شاہزادہ حیران ہوا کہ یہ
کون مقام ہی ان سب جوانون نے جو جمال شاہزادہ دیکھا سب اپنی اپنی صینچی سے اٹھکر قریب
شاہزادے کے آئے ایک صینچی مین ایک شاہزادے کو دیکھا تاج ڈھلکا ہوا سر نگھون بیٹھا ہی
آنکھون سے آنسو جاری وہ قریب شاہزادے کے نہین آیا ایک سن کئی جوان شاہزادے وزیرزادے
تاجر بچے سب خاندان عالی سے شاہزادے کے پاس آکر بیٹھے سب نے بہ محبت پوچھا آپ
کس وجہ مین قید ہوے شاہزادے نے کہا قید تم ہونے ہوگے یہ قید خانہ ہی کہ عیش خانہ سب نے
کہا کہ ای شہریار یہان کا قیدی تا بہ قید حیات نہین چھوٹتا یہ جو اکھاڑا سامنے ہی اور بلندی پر چبوترہ
بنا ہی اس چبوترے پر نازنین گلگون پوش خون چہرے سے برستا ہوا آکے تخت پر بیٹھتی ہی تاریک چادر و
ایک ساحر سیہ فام اکھاڑے مین آکر کودتا ہی جسکا میعاد کا دن ہوا اُسے بلاتا ہی کہتا ہی اگر مجھکو
زیر کر دو تو اس قید خانے سے رہائی ملے اگر مین زیر کروںگا فوراً قتل کر ڈالونگا ای شہریار کیسے
کیسے پہلوان کیسے کیسے شاہزادے صف شکن اُس روسیاہ کے مقابلے مین گئے بڑی
کد و کوشش کی مگر وہی سیاہ رو غالب آتا ہی چھاتی پر بیٹھکے سر کاٹتا ہی سامنے اُس محبوب کے
لیجاتا ہی وہ پانچون انگلیان اپنی اُسکے سر کے خون سے رنگین کرلیتی ہی اور ایک انگلی سے ٹیکا
ماتھے پر دے لیا لاشہ اُس کشتۂ حسرت دیاس کا بیرون قید خانہ پھینک دیا صدہا آدمی جوان خوشرو
خوشخو ہمارے سامنے قتل ہوے وہ شاہزادہ جو صینچی مین بیٹھا ہی اور رو رہا ہی چہرہ اداس عالم یاس

کل اُسکی باری ہی اسوجہ سے کلام نہین کرتا شاہزادہ اُٹھکر اُس جوان کے قریب آیا کہا ای برادر کیون ملول و حزین ہو ہمنے حال سُنا کل تمھاری باری ہی اسقدر ملول نہ ہو نام نامی تو اپنا ظاہر کر دیہ سُنکر وہ جوان اور زیادہ رونے لگا کہا ای شہریار کیا نام اپنا ظاہر کرون اجل سر پر چراغ سحری آفتاب لب بام ہو رہا ہون اپنی موت کو یاد کرکے رو رہا ہون ایسی بلا مین آکر پھنسے کہ لاش کو دفن و کفن بھی ممکن نہ ہوگا شاہزادے نے قسمین دیکر پوچھا کہ یہ تو ظاہر ہی کہ موت قریب ہی لیکن یارو ہم ایک تدبیر بتائین ایک کا ایک ملال نہ دیکھے ہم تمھارے بدلے مقابلہ کرین سب ملکر لپٹ پڑو اُسکا مُنھ بند کر دو کہ سحر نہ کرنے پائے سب ملکر مار ڈالین سب نے کہا ای شہریار خدا معلوم کیا آفت برپا ہو مشہور ہی وہ نازنین جو آتی ہی ملکہ نرگس خونریز اُس کا نام ہی مرد کے نام سے بیزار چاہتی ہی دنیا مین کوئی فرد نہ رہے نام بھی مردون کا مٹادون جب آدمی کے خون کا ٹیکا وہ لگا لیتی ہی تب جا کے مُنھ دھوتی ہی سنا ہا سال سے یہی طریقہ مقرر ہی صدہا جوانان خوشرو اُسنے قتل کرا ڈالے نہ معلوم کیا آفت برپا ہو وہ دختر جلادنما مشہور ہی شاہزادے نے کہا ارے بھائیو جان دینے سے زیادہ اور کیا آفت ہی ایک ایک کا رنج اُٹھانے سے ملال اُٹھانے سے تو چھوٹو گے دس پانچ دن جس کے ساتھ رہے اُسکا ساتھ ہم سے نہ چھوڑا جائے گا خیر تم لوگ اگر نہین مانتے نہ سہی لیکن ای جوان ہم تیری جانب سے مقابلہ کرین گے تجھکو قتل نہ ہونے دین گے ہم تیرے بدلے جان دین گے اُس جوان نے گلے مین ہاتھ ڈالدیے کہا ای شہریار آپنے کہا گویا جان بچائی کوئی کسی کے واسطے کب جان دیتا ہی آپنے جو فرمایا احسان کیا اس رات بھر آپ کے ساتھ ہین صبح کو ہماری باری ہی خسرو نے کہا ہم تمھارا رنج نہ دیکھین گے مگر یارو لات و منات پر لعنت کرو دین خدا پرستی اختیار کرو یہی اعتقاد ٹھیک ہی کل مذہبون مین تشکیک ہی سب نے ایک ہی مقام پر بیٹھکے کھانا کھایا شاہزادے کی باتین سُن سُنکر بعض نے کلمہ پڑھا بعض کہتے ہین ہمارے بزرگ بیوقوف نہ تھے جو کیا وہ کیا شاہزادہ اُنکو سمجھا رہا ہی اُن کے سوال کا جواب دیتا ہی چار پہر رات ایک ہی مقام پر سب بیٹھے رہے صبح کو وہ جوان روتا ہوا اُٹھا کہا ای شہریار آگاہ رہیے کہ مین مسلمان ہون ایسے شخص کا تابعدار ہون کہ اگر وہ میری گرفتاری سُن پائین تو طلسم کو آکر درہم برہم کرین خسرو نے کہا وہ کون صاحب ہین اُس جوان نے کہا زلزلہ قاف ثانی سلیمان حشمت صاحبقران امیر عالیشان جب شہر دمشق کو

اُنھون نے فتح کیا سکندر فرخ لقا میرا نام ہو مجھکو صاحبقران نے بادشاہ دمشق کیا ہے برائے شکار نکلا ایک آہو پر تیر مارا وہ آہو تیر کھا کے غائب ہوا مگر وہ آہو مثل انسان کے آواز دیتا ہوا گیا کہ یا خداوند جمشید خود پرست بچائیے اس ظالم نے بیخطا مجھے تیر مارا کہ یکایک ہوا چلی ایک پنجہ آ کر میری کمر مین پڑا مجھے اُٹھا کر لیگیا تموج ہوا سے آنکھ بند ہو گئی اب جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اس قید خانہ مین پایا خسرو نے گلے سے لگا لیا اے سکندر ہین اُنھین صاحبقران کا بیٹا ہون نام صاحبقران سُنکر سکندر قدمون سے لپٹ گیا کہا اے شہریار آپ نشانی ہین آقائے نامدار کی مگر اب باہر چلیے وہ نازنین خونخوار اور وہ پہلوان آیا چاہتے ہین شاہزادے نے ہر چند کہا کہ یارو جو ہم کہتے ہین وہی قبول کرو ایک کا داغ ایک نہ اُٹھاوے مگر کسی نے نہ سُنا سکندر ملول و حزین باہر نکلا قریب اکھاڑے کے آکر کھڑا ہوا سب جوان سرنگون غم سے بکلیجہ خون سر جھکائے کھڑے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا وہ نازنین زہرہ جبین تخت پر سوار تاج سر پر دریائے جواہر مین غوطہ زن گرد چند کنیزین وہ پہلوان پایہ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے تخت آکر چبوترے پر قائم ہوا وہ پہلوان جھومتا ہوا اکھاڑے مین آیا گیارہ ڈنڑ پیلے مٹی بازوون پر ملی پکار کر آواز دی آج کس جوان کا دن ہے اگر مجھسے مقابلہ کرے اور مجھکو زیر کرے تو قید سے رہائی ہو اگر مین غالب آیا تو فوراً قتل کرونگا ملکہ نرگس خونریز اُسکے خون کا ٹیکا ماتھے پر لگائینگی تب جا کے منھ دھوئینگی ایک مرد کا خون جب پیشانی پر اپنی مل لیتی ہین تب منھ دھوتی ہین یہ سُنکر سکندر اپنے مقام سے اُٹھا تھا کہ شاہزادہ غول مین سے جوانون کے نکلا نرگس خونریز نے دیکھا ایک جوان آفتاب جمال خورشید مثال کلاہ زرین سر پر لباس معقول زیب جسم الوزغزال چشم شیر خشم سینہ چوڑا خوبصورتی کی تیاری آنکھین رشک دیدۂ غزال ابرو لبصورت ہلال ادھر سے شاہزادے کی نگاہ اُس نازنین مہر تمکین پر پڑی عارض رشک قمر سمن بر پری پیکر خنجر ابرو رشک مشک تتار گیسو خال ہندو چشم جادو فشرو بہر خندہ کز لب برانگیختے ؎ نمک بر دل خستگان ریختے ؎ دیگر زلف معنبر بر مہ رویت تیرہ شب است وادی موسیٰ ؎ جامہ صبر م در کف عشقت دامن یوسف وست زلیخا ؎ دیگر بت مین اللہ کی قدرت کا تماشہ دکھایا وہ تجلی تھی کہ موسیٰ کے بھی بیجائے ہوش ؎ غرق دریائے جواہر مین قدم سے تا فرق ؎ زیور نو رصفا زیب بدن گوہر پوش ؎ کان کی بجلیون مین تابش برق سرطور ؎ اختر بخت صبیحان

تھا کہ انجم ور گوش ہو روے تابان تھا کہ میری شب امید کی صبح ہو میرے طالع کی رسائی تھی کہ گیسو سر دوش ہو
وہ جبین جسکی محبت کا دل بدرمین داغ ہو خم ابرو وہ کہ جسکا مہ نو حلقہ بگوش ہو حلقہ چشم سیہ بادر میخانہ ناز ہو
مردمک آنکھوں یا منعچہ بادہ فروش ہو متحرک لب نازک تھے برنگ گل برگ ہو متبسم صفت غنچہ دہان
تھی خاموش ہو شیشہ میکدہ حسن گلوے زیبا ہو جسمین معمور نزاکت کی شراب سر جوش ہو سورآئین و
قمر طلعت آئینہ جمال ہو نسترن پیکر و شمشاد قد و گلگون پوش ہو کبھی عشوہ کبھی شوخی کبھی شرم ہو
بیجا با نہ کبھی جلوہ نما گہ روپوش ہو جنبش لب کا ارادہ ہی کہ کچھ بات کرے ہو نازکی کا یہ اشارہ
ہی کہ بس بس خاموش ہو سرو قد سہی بالا حسن و جمال مین یکتا سینے پر دو قبے نور کے یا دو گنبد
بلور کے یا دو لقا بدار سرکش جسنے ظاہر ہا نک پن شکم عاج و شفاف کو تختہ نور کہیے کمر نازک ساق
بلوری جسپر بنا ے قصر تن قایم نقش پا تاج سر عاشقان حضرت عشق نے دونون کی آگے پیشوائی
کی تحفہ حسن و عشق پیش ہوا ادھر ملکہ لڑکھڑائین پیشانی پر ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ آیا شاہزادہ لڑکھڑایا
قریب تھا کہ گرے لیکن اپنے کو سنبھالا جھپٹ کے اکھاڑے مین کود پڑا جوش جرأت مین ہاتھ
اُس سیاہ رو کا تھاما فرمایا اسکے بدلے ہم تجھسے مقابلہ کرتے ہین اگر زیر ہون تو قتل کرنا اور
بشاید تیری قضا ہمارے ہاتھ سے ہو تو ہم بھی زندہ چھوڑین گے ملکہ نے کاندھے پر اپنی وزیرزادی
کے سر رکھدیا خاموش عشق کا جوش ہرچند سنبھالتی ہین دل نہین سنبھلتا کہ اُس پہلوان سیاہ رو نے پکارکر
آواز دی ای قاتل مردان عالم آج یہ نئی بات ہی اُس جوان دمشقی کے بدلے یہ مجھسے مقابلہ کرتا ہی
ملکہ نے سر اُٹھا کے دیکھا آنکھ شاہزادے سے چار ہوگئی ملکہ نے اشارے سے کہا دانت کے
نیچے اُنگلی دبائی اشارہ یہ تھا کہ او ظالم کیا کرتا ہی اپنا خون اپنی گردن پر لیتا ہی اس سے مقابلہ نہ کرنا
اگر تو اپنے زمانے کا رستم ہی تو بیکار یہ وہ شخص ہی کہ کوئی اسپر غالب نہ آئیگا اگر رستم و سہراب ہو تو بھی
غالب آ نے شاہزادے نے پکار کر کہا او نازنین کیون اشارے سے منع کرتی ہی ہم ضرور مقابلہ
کرینگے اس جوان دمشقی کا داغ نہ دیکھینگے ملکہ نے ہنسکر وزیرزادی سے کہا یہ جوان تو بالکل بیخوف ہی
جہالت پسند غیر کے واسطے اپنی جان دیتا ہی اپنا خون اپنی گردن پر لیتا ہی مین تو اشارے سے
منع کرتی ہون وہ جل مچاتا ہی چار آدمی سنتے ہین اس سے مقابلہ کر کے اسپر غالب آئیگا وزیرزادی
نے کہا اوری مین سمجھاؤن شاہزادہ تاریک پہلوان سے تکرار کر رہا ہی کہ وزیرزادی نے پکارکر

کہا اے جوان ایک دو باتین ہماری سن لے تو تجھکو اختیار ہی شاہزادے نے کہا کہو وزیرزادی نے کہا اے
جوان یہان کا یہ دستور نہین ہی اس مقام کا نام ہی زندان عشرت ابھی تو نے ایک شب مین کیا کھایا اور
کیا چین کیا جب تیری باری آئیگی تب مقابلہ کرنا اپنے زور پر ناز نہ کر اگر رستم ہو اور اسفندیار
تو اس سے مقابلہ نہ کر سکے بڑے بڑونکو اس نے مار الیس اب معاف کرو اکھاڑے کے باہر
جاؤ اسکو بھیجو دہ تو خود راضی ہی وہ کئی مہینے سے یہان قید ہی زندان عشرت کے مزے اٹھا چکا
کھانے عمدہ عمدہ کھا چکا تمنے ابھی کچھ عیش نہین اٹھایا جفا اپنے اوپر نہ اٹھاؤ بھاری خبرین مشہور
ہین کہ طلسم آفتاب نگار مین مشکل ایسے پہلوان کو تخت پر چڑھکے مار داد مقام اور رکھا یہ مقام
اور ہی کئی مہینے کے بعد تمھاری نوبت آئیگی خسرو نے کہا کیا بیہودہ بکتی ہو یہ پہلوان سیدو
بدخو یہان روز آتا ہی ایک کو مار کر چلا جاتا ہی ہم اسکو مٹائین جھگڑا اضاف ہو جاے نرگس نے
پھر آنکھ سے اشارہ کیا کہ اے جوان اپنے حال پر رحم کر شاہزادے نے کہا تم تو خون کرنے کی
مردون کی خواہان ہو تم کیون منع کرتی ہو نرگس خونریز نے شرماکر سر جھکا لیا پہلوان سے
اشارہ کیا یہ جوان زبردستی کرتا ہی اگرچہ خلاف قاعدہ ہی لیکن مقابلہ کر پہلوان سے اشارہ کیا کہ ساتھ
سختی کے مقابلہ نہ کرنا بس پہلوان مثل برق کے چمکا کہا اے جوان آ مقابلہ کر تجھکو اپنے زور و بازو کا
بڑا ناز ہی یہ کہکے شاہزادے کا ہاتھ پکڑا اب جو شاہزادہ کشتی مین مصروف ہوا بدن اس پہلوان کا اسقدر
گرم ہی کہ جب لپٹتے ہین تو معلوم ہوتا ہی کندۂ جہنم سے لپٹ گئے جب اچھی طرح لپٹ نہین سکتے تو پیچ
کون باندھے اور معلوم یہ ہوتا ہی کہ کسینے سارے بدن کا زور نکال لیا بمشکل تھوڑی دیر لڑے پہلوان
ریل کر لے دوڑا پیچھے ہٹتے ہی چلے آتے ہین زور و طاقت کسینے جسم سے نکال لیا آخر اسنے کمر مین
ہاتھ ڈال کے اٹھا لیا زمین پر دے مارا شاہزادہ چت گرا کود کر چھاتی پر آیا خنجر کمر سے نکالا چاہا سر کاٹ لون
اسوقت جو نرگس خونریز نے اس حال پر ملال مین شاہزادے کو دیکھا کہ بے بس زمین پر پڑے ہین آنکھون
کو گردش چہرہ زرد ہاتھ پاؤن زمین پر مار رہے ہین اپنے مقام سے اٹھ نہین سکتے نرگس خونریز اپنے
مقام سے اٹھی تخت سے کود پڑی پہلوان چاہتا تھا خنجر پھیر دے نرگس خونریز نے گلے پر ہاتھ رکھدیا
کہا اے پہلوان کیا کرتا ہی آج زندانخانے مین نیا معرکہ ہو کوئی کسیکے واسطے نہ لڑا تھا ابھی ہنستی تھی
آنکھون مین آنسو بھر کے طرف خسرو کے اشارہ کرتی ہی کیون اوجاہل اپنے زور کا امتحان کیا شاہزادہ

وہی کہے جاتا ہی کہ ہم اپنے سامنے کسیکو قتل نہونے دینگے اس قتل کرنے والے کو مٹا دینگے آج تمنے بچا لیا کل ہم پھر مقابلہ کرینگے نرگس خونریز نے کہا مقابلہ کروگے تو سزا پاؤگے خسرو نے کہا ہم سزا ہی کے مشتاق ہین ملکہ تخت پر سوار ہوئین پہلوان کو ساتھ لیا راہ مین سمجھاتی ہوئی کہ اگر اُسکو قتل کرتے قواعد طلسم مین فرق پڑتا باواجان فرماتے تم نے کیون خلاف قاعدہ کیا کیون غیر کو لڑنے دیا خیر آج مین یونہی منہ دھو ڈالونگی ایک مرد نہ قتل ہوا نہ سہی یہ کہتی ہوئی اپنے مقام پر آئی بیتاب و بیقرار وزیرزادی سے کہتی ہی کیون وزیرزادی تمنے کچھ گستاخی اس جوان کی دیکھی خوف جان کا بالکل خیال نہین نہین معلوم اسنے طلسم آفتاب نگار مین کیا کیا وزیرزادی نے کہا وہان لوح ملکئی وہ لوح حفاظت کرتی تھی کوئی ساحر دست انداز نہ ہوسکا وہی گھمنڈ ہی یہ نہین جانتے کہ یہ مقام اور ہی وہ مقام اور تھا یہان قاعدے کے خلاف ہوتا آج باواجان سے اپنے ذکر نہ کیجیے گا ورنہ وہ خداوند ہین شاید حکم دیدین یا یہ فرمائین کہ جو لڑا تھا اُسے قتل کیا ہوتا یہ سنکر نرگس خونریز نے منہ پیٹ لیا کہا اے وزیرزادی مجکو ہر طرح مشکل ہی تکلیف اس نوجوان کی دیکھکر دل گھبراتا ہی کلیجہ منہ کو آتا ہی دیکھیے کیا ہو کیونکر اسکو اس مصیبت سے نکالون اور اسکی جان بچے وہ تو ہر وقت سر ہتھیلی پر رکھے ہی دیکھون تقدیر کیا دکھائے وزیرزادی نے کہا داری کیا گذارش کرون مجکو بھی بڑا تردد ہی آپ کو اس حال مین دیکھتی ہون نرگس خونریز نے کہا کیا کہون کہ کیا انتشار ہی دل خود بخود بے قرار ہی ہجر اُس ظالم کا بہت ستاتا ہی بقول شاعر

نظم

جاتین راحت کو نہ آگاہ ہین آرام سے ہم	پھنس گئے کنج قفس مین چھٹے دام سے ہم
فکر مضمون رخ و زلف مین ہین سر گردان	صبح کر دیتے ہین جب اٹھ گئے شام سے ہم
رند سرمست بلانوش ہین میخانے کے	خم گردونکو سمجھتے ہین کم اک جام سے ہم
زہر کھانا پڑیگا ہمکو جبھی سمجھے تھے یہ	خط کے آغاز مین آگاہ تھے انجام سے ہم
عمر بھر شوق ہم آغوشی مین بیچین رہے	پہلوئے گور مین شاید رہین آرام سے ہم
عاشق تمہین ترسے ہم بھی ہین ازل سے ابد دوست	تجھکو دیکھا نہین آگاہ ہین بدنام سے ہم
یان بھی قسمت سے لب خشک نہ ہونے دیے تر	آگے میخانہ مین محروم چلے جام سے ہم
ساقی بادۂ الفت جو پلایا تھا ہمین	آجتک مست ہین اے رند اسی جام سے ہم

اسطرح ملکہ نے یہ اشعار پڑھے کہ وزیرزادی نے کہا واری بس اب اور ذکر کیجیے آپ کی باتون سے کلیجہ پھٹتا ہی آپکو تو بڑا جوش وخروش ہی آپ کو تو مرد کے نام سے نفرت تھی اس رغبت کا کیا باعث ہی ملکہ نے کہا ای دلپذیر اس شخص کو دیکھکر ایسی بیقرار ہون کہ دل نہین مانتا ملکہ نرگس تو اس ذکر مین ہین وہان شاہزادہ سب کو لیکر اکھاڑے سے پلٹا گویا سب کے افسر ہین سب کے آگے آگے فرماتے ہوے کیون جوان دمشقی جو ہمنے کہا تھا وہی کیا تمھاری بھی جان بچی ہم بھی بچے جوان دمشقی قدمون سے لپٹ گیا کہا ای شہریار آپ فرزند صاحبقران ہین جو کچھ آپسے نہ ہو کیا تعجب ہی لیکن آپ جہالت نفرمائیے کل غلام مقابلہ ضرور کریگا خسرو نے کہا ہم جو کچھ کہہ چکے ہین وہی کرینگے تمھین اُسکے مقابلے کو نہ جانے دینگے اور جوان بھی منع کرتے ہین شاہزادہ جواب دیتا ہی ای برادران اس مقدمہ خاص مین دخل ندو یہ کسی کا کہنا نہ مانینگے سبھون نے آکر ساتھ کھانا کھایا یہی چرچے رات بھر رہے کہ سب شاہزادے کو سمجھاتے ہین شاہزادہ ایک ہی بات کہے جاتا ہی ناگاہ قیدی زندان فلک چہارم زنجیر پاے ضیا وشعاع کی جگہ ہوا بالاے آسمان آیا شاہزادے نے اُٹھکر نماز پڑھی ان سبھون کو بھی نماز پڑھائی وہ لوگ کہتے ہین کیون حضور نماز کے پڑھنے سے قید سے رہا ہونگے شاہزادہ کہتا ہی او پروردگار سے دعا کرو کہ مین آج اسیر غالب ہون اس ملعون سیاہ رد کو مارون کئی سو سال سے یہی حرکت کر رہا ہی اور نازنین عورت بڑی ظالم ہی خون مردکا جب پیشانی پر لگاتی ہی تب اپنے مقام سے اُٹھتی ہی مرد کے خون کا ٹیکا ماتھے پر لگاتی ہی شاہزادہ ٹہل رہا ہی سب شاہزادے کی باتون پر ہنستے ہین کہ دیکھا آسمان سے تخت پیدا ہوا نرگس خونریز تخت پر وزیرزادی چُپکے چُپکے باتین کرتی ہوئی پہلوان پایۂ تخت پہ ہاتھ رکھے ہوے مثل دیو کے جھومتا ہوا تخت آکر چبوترے پر قائم ہوا پہلوان اکھاڑے مین کود کر ڈنٹر پیلنے لگا نرگس خونریز نے سر اُٹھاکر دیکھا آگے شاہزادہ پشت پر سب جوان جمے ہوے گویا افسر کی پشت پر فوج ہی ملکہ نے کہا کیون وزیرزادی کیسا اسنے سبکو تسخیر کرلیا ہی دیکھیے کیسے خوشی خوشی کھڑے ہین سب پشت پر جمے ہین آج بھی اسی امر پر آمادہ ہی کہ مین لڑون جوان دمشقی بھی آمادہ ہی وہ توکل سے چاہتا ہی اپنی جان دون خدا اُسکو بچائے کہ پہلوان نے آواز دی ای قیدیان زندان عشرت خبردار قاعدے کے خلاف نکرنا جسکا دن ہی وہی آکر مقابلہ کرے ملکہ نے آج خداوند سے پوچھا ہوگا ملکہ نے بھی سب کے سُنانے کو سر ہلادیا مراد اُس اشارے سے یہ تھی کہ مین نے یاد بجان

سے پوچھ لیا حکم ملکہ کیا کہ جو کوئی مقابلہ کرے اسی کو قتل کرو جوان دمشقی اپنے مقام سے بڑھا تھا کہ شاہزادہ اکھاڑے
مین کود اکہا ادبیا سیاہ رو ہمسے مقابلہ کر اس سے کیا کام ہی ہمین کو قتل کرنا لیکن آج تجھپر غالب
آئین گے یہ کہکے ہاتھ پہلوان کا پکڑ لیا پہلوان نے پکار کر آواز دی ای ملکۂ عالم کل والا جوان پھر
مقابلہ کرتا ہی اسکو منع کیجیے ملکہ نے پلٹ کر دیکھا کہ شاہزادہ پہلوان کا ہاتھ پکڑے کھڑا ہی پکار کر
کہا ای جوان تو کیسا جاہل ہی کل اپنا امتحان کر چکا اب آج کیا ضرور ہی آج نہ بچو گے خسرو نے کہا
ہم بھی یہی چاہتے ہین کہ یہ ہمکو قتل کرے ہم کسیکا داغ نہ دیکھین ہمارا داغ سب اٹھا دین ملکہ اسبات پر
ہنس پڑین کہا ای شخص یہ کیا جہالت کی باتین ہین آج غضب ہو گیا ہین نے قدرت سے پوچھ لیا
خسرو نے کہا وہ خداوند کیا ملعون ہی اسکا حکم کیا وہ خود اپنی جان بچائے ہم اسکے قتل کی فکر مین ہین
ملکہ بہت ہنسین کہا لو زیر زادی اور کیفیت دیکھی یہ قدرت کو قتل کرین گے وہ جاگتی جوت کے
خداوند مین لات و منات وغیرہ قدرت کے ماتحت ہین مذہب سامری و جمشید کسقدر زور
پکڑے ہوئے تھا سامنے احکام خداوندی کے وہ مذہب منسوخ ہوا اب کوئی نام بھی نہین لیتا نہین معلوم
یہ جوان کیا سمجھتا ہی خسرو نے جواب دیا کوئی مکار جعلساز ہی دام مکر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہی سبکو مطیع
کیا ہین نے تو اسکے منھ پر بھی کہا تھا مراد یہ بھی کہ قتل کا حکم دے ملکہ نے کہا خداوند عادل و منصف
ہین جو قیدی آکر زندان عشرت مین قید ہو کھائے پیے اسکے بعد اسپر دست اندازی ہوتی ہی تو نے
ابھی یہان کا کیا دیکھا اپنی جان پر رحم کر ایسا نہ ہو یہ پہلوان تم کو قتل کرے قواعد کی پابندی سے
کل چھوڑ دیا آج نہ چھوڑنے گا خسرو نے کہا جو ہم غالب آئے تو کیا حال کرین پہلوان نے
کہا تم کو قید سے رہا کر دین گے یہ سنکر شاہزادہ پہلوان سے لپٹنے لگا جب تو پہلوان جھلا کر
پلٹا اب تو ملکہ نے بھی پہلوان کو اشارہ کیا شاہزادے سے اور پہلوان سے کشتی ہونے لگی
سب کھڑے دیکھ رہے ہین کہ شاہزادہ اپنی جان سے عاجز ہی شاہزادہ الجھ الجھ کے لڑ رہا ہی وہ
پہلوان ایک مقام پر ریل کرے دوڑا دسوین بارھوین قدم پر لاکے ہلہ مارا دونون گھٹنے شاہزادے
کے آشنا بہ زمین ہوئے جب دونون گھٹنے شاہزادے کے آشنا بہ زمین ہوئے کمر مین ہاتھ
ڈال کے شاہزادے کو اٹھا لیا زمین پر مارا شاہزادہ چت گرا پہلوان خنجر کھینچ کر چھاتی پر آیا
خنجر سے چاہا سر کاٹے نرگس خونریز پھر بیتاب ہو کر تخت سے کود پڑی گلے پر شاہزادے

کے ہاتھ رکھدیا پہلوان سے کہا مین نے خداوند سے نہین پوچھا ہی قاعدے کے خلاف ہو گا آج بھی معاف کر پہلوان نہ مانتا تھا ملکہ نے غصے مین کہا ارے مدت سے یہ قاعدہ مقرر رہی قاعدے کے خلاف ہو گا مین سمجھتی تھی کہ یہ شخص اپنا امتحان کر چکا اب ایسی حرکت نہ کریگا اُسنے پھر گستاخی کی آج اسکو ضرور خداوند سے پوچھونگی دیکھون خداوند کیا حکم دیتے ہین پہلوان سینے سے شاہزادے کے اُترا ملکہ نے ہاتھ تھاما شاہزادے کو اُٹھایا کہا کیون جاہل اپنا امتحان کیا شاہزادہ بھی اس پر جان دیتا ہی مسکرا کر جواب دیا صاحب تم کیون بیقرار ہوئی جاتی ہو اُسنے ہمکو زیر کیا وہ ہمکو قتل کرے تم کاہیکو بچاتی ہو ملکہ نے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا تیری جوانی پر مجکو رحم آتا ہی اپنی جان بچا بعد چندے کے یہی معاملہ درپیش ہوگا خبردار اب ارادہ نکرنا خسرو نے کہا ہم تو باز نہ آئینگے ملکہ نے دانت کے نیچے انگلی دبائی کہا ارے زندان عشرت مین چین کرنے پھر یہی سامنا ہوگا خسرو نے کہا جب جان جانا واجب ولازم ہی جیسے کل جان دی ویسے آج وزیرزادی نے کہا حضور آپ بھی کس جاہل کو سمجھاتی ہین اپنی نیکی کو بدی جانتا ہی آج ضرور چلکر خداوند سے پوچھیے ملکہ روتی ہوئی پلٹین تخت پر سوار ہوئین پہلوان نے پایہ تخت پر ہاتھ ڈالا ملکہ آج قیدخانے سے روتی ہوئی گئی وزیرزادی سے باتین کرتی ہوئی مکان پر آئی عرصے تک سر جھکائے بیٹھی رہی کہا کیون وزیرزادی اس مقدمے مین کیا انتظام کرون وزیرزادی نے کہا اپنے باپ سے پوچھیے ملکہ آدھمتہ ہوکر اپنے کو سنبھالتی ہوئی پاس جمشید کے آئی کہا باواجان جس قیدی کو آفتاب دیگئی ہی اُسنے تو بڑا فتور برپا کیا دودن سے وہی لڑتا ہی جوان دشمنی کو نہین لڑنے دیتا دو دن مین نے قتل نہین ہونیدیا اب جیسا حکم دیجیے ویسا کیا جائے جمشید نے زانو پیٹ لیا کہا ای نور نظر کتاب مین صاف صاف لکھا ہی بزرگان دین لکھ گئے ہین کہ اس شخص کی ذات سے فتور ہوگا زندان خانہ ٹوٹے گا ہر ایک قیدی چھوٹے گا تونے دو دن کیون بچایا اگر کل بھی ویسی ہی حرکت کرے تو قتل ہونے دینا اگر وہ زندہ رہا تو بس میری سلطنت پر تباہی ہی یہ فتاح طلسم آفتاب نگار ہی اگر یہ قتل ہو جائے تو مجکو جان کا خوف مٹے ہر وقت اسی فکر مین رہتا ہون کہ آفتاب کیا بلا میرے یہان چھوڑ گئی دیکھیے کیا آفت برپا ہو بزرگون نے بہت کچھ لکھا ہی اصل مراد یہ ہی کہ کسیطرح طلسم کشا قتل ہو خبردار خبردار سمجھا کے کہے دیتا ہون اگر وہ ذرا بھی خلاف قاعدہ کرے برابر قتل کرانا اگر یہ قتل ہوگیا تو میری خدائی رہی ورنہ مجھے خدائی کا خوف ہی لاکھون آدمی آتے ہین جاگیرین مقرر ہین دیکھیے اس

شخص کی ذات سے کیا ہوتا ہی ملکہ وہان سے پلٹی آکر وزیرزادی سے کہا کہ ای وزیرزادی قدرت تو اس شخص کے مقدمہ مین بہت پریشان ہین کہتے ہین اگر یہ شخص زندہ ہی تو خدائی مین فرق آئیگا حکم قطعی دیا ہی کہ فوراً اُسکو قتل کرو اُسنے جاکر زندانخانہ مین فتور برپا کیا یا اب ضرور فتور برپا ہوگا کیون ای وزیرزادی کیا کرون کیونکہ اُس ظالم کو سمجھاؤن اپنی تو عجب کیفیت ہی بقول شاعر نظم

یہ اقامت ہمین پیغام سفر دیتی ہی	زندگی موت سکے آنیکی خبر دیتی ہی
زال دنیا ہی عجب طرح کی علامۂ دہر	مرد و ہیندار کو بھی دھر یہ کر دیتی ہی
تیرہ بختی مری کرتی ہی پریشان مجکو	تہمت اُس زلف سیہ فام پہ دھر دیتی ہی
بڑھتی جاتی ہی جو مشق ستم اُس ظالم کی	کچھ محبت مری اصلاح مگر دیتی ہی
تپ دل شمع کی جب کم نہوئی تب ناچار	اُسکو کافور سفیدی پہ سحر دیتی ہی
کوئی غماز نہین میری طرف سے ای ذوق	کان اُسکے مری فریاد ہی بھر دیتی ہی

وزیرزادی نے عرض کی حضور آپ اپنے کو سنبھالیں مین دیکھتی ہون کہ آپ کا دلولہ بڑھتا جاتا ہی ملکہ نے آہ کی کہا ای وزیرزادی آج خداوند کے فرمانے سے بڑا تردد ہوا یہ کہکے چھپرکھٹ پر لیٹتی ہو پھر گھبرا کے اُٹھتی ہی آکر وزیرزادی کو جگاتی ہو کہتی ہی دلپذیر مجھے نیند نہین آتی دل گھبراتا ہی جی چاہتا ہی چیخین مارکر روؤن ہائے اُس شہریار پر یہ مصیبت قتل سے اُسکو کیونکر بچاؤن تاریک جادو اُسکی جان کا دشمن وہ قتل پر آمادہ ہی یہ تو یہان تڑپ رہی ہی شاہزادہ جو اکھاڑے سے پلٹا آکر بارہ دری مین بیٹھا سب نے کہا حضور کھانا کھائیے خسرو نے کہا کیا خاک کھانا کھاؤن تم لوگونکی بیوقوفی نے کلیجہ خون کر دیا ارے یارو جو تم سب لوگ آمادہ ہو جاؤ تو اُسکی کیا حقیقت ہی جسوقت وہ آکر آوازدے مین تو اُسکے مقابلہ مین جاؤن تم لوگ چہار طرف سے آکر گھیر لو مُنھ اُسکا بندکرو کہ سحر نہ کرنے پائے مین ایک گھونسہ ماردون کہ سر ملعون کا پھٹ جائے نہرا رہا بندگان خدا کے خون اُسکی گردن پر ہین اُسکا قتل کرنا تو نہایت بہتر ہوگا وہ بچیا قتل ہو تو بڑی بات ہی تم لوگ تامل کرتے ہو ورنہ ابتک مارہی لیا ہوتا ملعون کی خاک بھی نہ ملتی افسوس تم لوگ بڑی نامردی کرتے ہو سب نے کہا ای شہریار عجب کیفیت ہی جان کا خوف آتا ہو خسرو نے کہا یاروجان تو یون بھی نہ بچیگی میعاد پر قتل ہوگے لہذا کل بلوہ کرو مین وعدہ کرتا ہون اگرچہ وہ نازنین منع کرتی ہی مین نہ مانونگا مین اُس سے مقابلے کو لیٹون تم سب

ٹوٹ پڑو ایک ایک ہاتھ مین دس دس آدمی لپٹو ایسا عاجز کرو کہ منھ سے بول نہ سکے سب نے کہا کہ اے شہریار ہم راضی ہین جو آپ ارشاد فرمائین وہی بجالائین شاہزادے نے سب سے عہد واثق لیا ترکیب بتائی کہ مین جب اسکا ہاتھ پکڑون اور زبان بجاؤ تو لپٹنا کہون چہار جانب سے آجاؤ ہمیا قاتل جلاد کو گھیر لو منھ ایسا دبا و کہ بول نہ سکے سب نے عہد کیا شاہزادے نے کہا اب کلمہ پڑھو اعتقاد وحدانیت خدا مین مصروف ہو لات ومنات پر لعنت کرو ایک سو کئی جوان شاہزادے کی جرأت وشوکت پر فدا ہو رہے سب نے عہد واثق کیا مسلمان بھی ہوے کلمے پڑھتے چار پہر رات جاگتے رہے عہد وپیمان ہوکیے چار پہر رات گذر کر جب ستارۂ سحری آسمان پر چمکا شاہ زرّین آفتاب نے خنجر برہنہ ضیا ہاتھ مین لیا بعدۂ جلاد دی فلک نیلو فری پر آیا شاہزادے نے سبکو نماز پڑھوائی ہاتھ واسطے دعا کے اٹھائے عرض کی اے خالق بے نیاز واے رب کارساز سب ایک دل ہین جو ارادہ کیا ہی اسکو پورا کر اس جلاد کو موت آئے بندگان خدا کو بے خطا قتل کرتا ہو سب نے آمین کہی شاہزادے نے سجادے سے اٹھا سب کو ساتھ لیا یہ بھی بتلا دیا کہ تم دس آدمی ہاتھون مین لپٹنا تم بیس پچیس آدمی پیرون مین لپٹنا چند کس منھ مین عبا کے ہاتھ ڈالدین کہ زبان نہ ہلا سکے سب کے عہدے قائم کیے جست ہوکے باہر نکلے قریب اکھاڑے کے آئے صف باندھکر کھڑے ہوے سب کے آگے شاہزادہ کھڑا ہوا کہ آسمان سے تخت نرگس خونریز کا ظاہر ہوا پہلوان پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے جھومتا ظاہر ہوا ملکہ کی نگاہ پڑی کہ شاہزادہ سب کے آگے کھڑا ہی وزیرزادی سے کہا لو وہ جہالت پسند صف باندھے کھڑے ہین اور وہ شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جہالت سب کے آگے افسر بنے ہوے کھڑے ہین حماقت زدہ بیوقوف بقول شخصے سیدھے سپاہی جان دینے پر آمادہ ہین وزیرزادی نے کہا آج تو سب آمادہ کھڑے ہین سب کو سمجھا کے لائے ہین دیکھو اقبال اسیکا نام ہی جسدن سے یہ شیر بیشہ صاحبقرانی قیدخانے مین آیا سب اسی کے ساتھ رہتے ہین جو کہتا ہی وہ کرتے ہین دیکھو کیسے یہ سب جمے ہوے کھڑے ہین غرض تخت جیوترے پر آیا پہلوان اکھاڑے مین کود ڈنڈ پیل رہا ہی شاہزادہ قصد کرتا ہی کہ اس پر جا پڑون جن جن لوگون پر جو جو تعلیم کیا ہی چپکے چپکے یاد کر رہے ہین دس تو کہ رہے ہین ہاتھ والے ہین ہمکو ہاتھ سپرد کیے ہین بیس کہ رہے ہین ہمین پاؤن کی خدمت ہو دس پانچ کہ رہے ہین ہم بولنے نہ دینگے ہمکو منھ بند کرنے کا حکم ہو ملکہ وزیرزادی سے کہتی ہین آج یہ کیا چپکے چپکے بک رہے ہین وزیرزادی نے کہا آج خداوند خیر کرین

نہایت سب آمادہ ہین جیسے ہی پہلوان ڈنڑبیل کر سیدھا ہوا پکار کر آواز دی جسکا دن ہو وہ آئے شاہزادہ
جھپٹ سکے کود ملکہ نے پکار کر آواز دی ارے جاہلون کے پیشوا آج ارادہ نکرنا تدبیر ہو گئی ہی شاہزادے
نے کہا آج بخوبی صورت تدبیر ہو گی ملکہ نے ہنسکر کہا ہم تو یہ کہتے ہین کہ قدرت سے تمھارا ذکر ہوا حکم
صادر ہو چکا کہ برابر اسکو قتل کرنا میری مجال نہین کہ مین بچا سکون شاہزادے نے ہنسکر کہا آج یہ
تدبیر ہو گئی کہ اس جلاد کو مار ڈالینگے ملکہ نے زانو پر ہاتھ مارا کہا ای شخص کیا جہالت کی باتین کرتا ہی آج
اگر زیر ہوا تو غضب ہو جائیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ آج زیر ہی نہ ہون گے ملکہ نے منہ پیٹ کر
کہا ای شخص زبردستی اپنی جان دیتا ہی شاہزادے نے کہا آج اسکی جان لینا ہی منظور ہی ملکہ نے دیکھا
کہ ہرچند شاہزادہ رات کا جاگا ہوا آنکھون مین نیند بھری ہوئی چہرہ زرد مگر ہاتھ پکڑ کے پہلوان کا کھینچ رہے
ہین ملکہ نے جھلا کر پہلوان سے کہا ای تاریک تو جان تیرا کام جانے مین مجبور و ناچار ہون ادھر تو یہ
معرکہ ہوا کہ مین شرمندہ ہوئی دونون بچایا انکے خیال مین نہین آتا خیر ہم بھی جان دین گے بس پہلوان
نے ہاتھ پکڑ کے کھینچا کہا آئیے مقابلہ کیجیے ادھر تو ہاتھ سے ملا خسرو نے پکار کے آواز دی ہان
بچائیو ہاتھ والون پانون والون زبان نہ ہلنے پائے یہ جو شاہزادے نے کہا مستعد تو کھڑے تھے
جان دینے پر آمادہ ہو رہے تھے ایک سی کئی جوان بلوہ کر کے اکھاڑے مین پھاندے دوڑ کر تاریک
کو لپٹے بیس آدمی تو ہاتھون مین بیس تیس پانون مین دس نے منہ پر ہاتھ رکھا دس بیس آدمیون نے
پکڑ کے اسکا منہ مسلا زبان پکڑ کے کھینچی یہ ہرچند چاہتا ہی کوئی فقرہ سحر کا پڑھون اسطرح بیکار
کیا چونٹیان گویا لپٹ گئین اس حال مین خسرو نے ایک گھونسہ سر پر مارا سر اسکا پھٹا ٹانگین پکڑ کر
پھیر ڈالین جون جون شاہزادہ اسپر قبضہ کرتا ہی ملکہ سر پیٹ رہی ہین پکارتی ہین ای شاہزادہ یہ کیا کرتا
ہی ارے ان سبھون کو سکھا دیا وزیرزادی نے کہا وہ تو پہلے ہی کہتے تھے کہ ہم تدبیر کر چکے ہین وہ
یہی تدبیر تھی اب جو تاریک جادو مرا اندھیرا ہو گیا ملکہ نے وزیرزادی سے اشارہ کیا ارے
تخت اڑا و غضب ہوا تاریک جادو ایسا پہلوان مارا گیا بڑا اندھیرا ہوا دلپذیر نے تخت اڑایا
تخت بلند ہوا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ کشتی مرا نامم من تاریک جادو بود ادھر تو آواز آئی ادھر
دروازہ قید خانہ کا کھل گیا باہر چٹیل میدان جہان انسان نہ حیوان شاہزادے نے ساتھ والون
سے کہا نکل چلو سب نے اپنے اپنے ہتھیار اٹھائے زرہ پہنی چار آئینے لگائے کو ٹھا ہتھیارون کا

یہان تھا اُسکو توڑا گرز دبیرہ لیا آگے آگے شاہزادہ پیچھے سب جمع ہوئے بارہ دری سے نکلے ملکہ نے آسمان سے پکارا ارے تم سب نکلجاؤ کسی مقام پر جاکے مخفی ہو ملکہ پریشان ہو رہی ہین تخت ہوا پر اُڑ رہا ہی تو قضائے کار صندل جادو جو افسر اعلیٰ اس قیدخانے کی ہو اُسکے کان مین تاریک کے مرنے کی آواز پہونچی چند کنیزین ساتھ ہین زانو پیٹ لیا کہا ارے اندھیر ہوا کسنے تاریک کو مارا ہائے طلسم کشا کیونکر چھوٹا آفتاب بڑے فسادی کو چھوڑ گئی تخت پھیر اُسوقت آکر پہونچی دیکھا ملکہ کا تخت ہوا پہ اُڑ رہا ہی اور قیدی سب جمع ہوکر چاہتے ہین قیدخانے سے نکلجائین ملکہ گھبراہٹ مین پکار رہی ہین کہ ارے خبردار دروازے کے باہر نہ نکلنا ورنہ بڑی آفت مین پھنسو گے صندل قریب آکے پہونچی کہا کیون ملکہ عالم یہ کیا معرکہ ہوا ملکہ نے کہا ارے غضب ہوا بڑی رونے کی جگہ ہی اے صندل جادو کیا بیان کرون کہ کیا معرکہ گذرا کہ ان بھون نے ملکہ اس حال سے تاریک کو مارا کہ بیان نہین کرسکتی سب ملکہ لپٹ گئے منھ اُسکا بند کیا سحر نہ کرنے پایا آخر کُتے کی موت مارا گیا وہ دیکھو لاشہ پڑا ہی صندل نے جو لاشہ تاریک دیکھا بہت بیقرار ہوئی کہا داری اگر حکم ہو دے تو ان سب کو مار ڈالون ملکہ نے کہا مار ڈالنے سے کیا فائدہ راستہ ان سب کا روکدے کوئی جانہ سکے صندل نے بڑھکر کیا سحر کرتے ہی صندل کے پھاٹک زندانخانے کا بند ہوا اور ایک گولہ گرا گردان سب کے آگ ہوگئی نخل جلنے لگے ہتھیار ہاتھ سے چھوٹ کر گرے آب ودانہ بھی وہان صندل نے جلادیا مکان بھر مین پانی کا نام نہین بیچ مین یہ سب کے سب کھڑے ہین نخل دور و دیوار سے آگ نکل رہی ہی زرہین دہکنے لگین زرہین اُتار کر جسم سے پھینکین صندل نے یہ حال کرکے ملکہ سے کہا اب آپ چلیے جو کیا اُسکا بدلہ پائینگے تین دن مین یہ سب جل جلکر مرجائینگے بھوک پیاس کا صدمہ کیونکر اُٹھائینگے بعد ان لوگون کے مرجانیکے قدرت سے اطلاع کردینگے کہ اُن لوگون نے یہ حرکت کی تاریک جادو کو ملکہ مار ا ہے قتل نہین کیا اسطرح سے راستہ روک دیا اب نکل نہین سکتے بھوکے پیاسے مرینگے یہ کہکے صندل روانہ ہوگئی ملکہ بھی طرف اپنے باغ کے چلی راہ مین دلپذیر پری زادی سے کہتی ہوئی کہ کیون ای دلپذیر اب کیا ہوگا عجب مصیبت مین شاہزادہ ہی کیون ای دلپذیر یہ کیا سوجھی سب کو ایک رائے کرلیا مان کرتے ہی غضب ہوا صندل نہ آتی اور یہان سے یہ نکل جاتے تو مین کوئی تدبیر کرتی اب دیکھیے کیون کر بچین عجب مصیبت مین ہین تو نے دیکھا اور بیچ مین شاہزادہ گرد وہ سب گھیرے ہوے کیا سب کو بڑھادیا کہ جو سب تابعدار ہو گئے ہو کیا وہی کیا

وزیرزادی عرض کرتی ہی سحر نہ کرنے دیا دشمنون نے منھ بند کیا اسیوجہ سے مارا گیا اس حال پُرملال مین ملکہ روتی پیٹتی باغ مین آئی کنیزون کو الگ کردیا آپ چھپر کھٹ پر بیٹھ کے رونے لگی کبھی نام لیکر پکارتی ہی کبھی آواز دیتی ہی ای شہریار اُس آتش شعلہ خیز مین آپ پر کیا گذری آب و دانہ بند بیقرار دردمند نہ کوئی مونس نہ غمگسار کیا گذرتی ہوگی کبھی اُٹھتی ہی کبھی بیٹھتی ہی کبھی گھبرانا کبھی اشعار عاشقانہ پڑھنا آنکھین روتے روتے سوج گئین اسقدر پریشان ہی کہ جسکی انتہا نہین یہان شاہزادہ عجیب حال مین مبتلا ہی جب ہوا چلتی ہی شعلے بھڑک کر جسم پر گرتے ہین دامن گریبان جلا ہوا خاک سینے پر پڑی ہوئی ساتھ والے کہتے ہین دیکھیے ہم اسیواسطے کہتے تھے کہ پہلوان کو قتل نہ کیجیے آپ نے ہمارا کہنا نہ مانا شاہزادہ کہتا ہی ای برادران تمسے کیا کہون تم سب نے نکلنے مین دیر کی عندلیب جادو جہنم آن پہونچی اُسنے آکر سحر کردیا آگ سے یہ مکان کو بھردیا اب اسیطرح تڑپ تڑپ کے مرینگے ای برادران اس طرح تڑپ تڑپ کے مرنے سے تو بہتر ہی کہ روز آکے وہ بیچیا ایک کو قتل کرتا تھا اگر ہم طلسم کشا ہین تو پروردگار کوئی سبب پیدا کریگا اس آفت سے رہائی پائینگے اس مکار کی خدائی مٹائینگے ہم اور خیال مین تھے کہ یہ مقدمہ درپیش ہوا ایسا پس وپیش ہوا سارا دن اور ساری رات اسی آفت مین گذری یہان ملکہ روتے روتے بیہوش ہو گئین وزیرزادی نے صبح کو اپنے مقام پر کہا ارے صاحبو آٹھ پہر گذرے نہین معلوم ملکہ پر کیا گذری اُنکی چلکر خبر لو ہم تو چلکر دیکھین کس حال مین ہین اگر خدانخواستہ اُنکے جسم پر کوئی زفتاد آگئی تو بڑی مشکل ہی یہ کہکے اپنے مقام سے اُٹھین کہا ارے کھانا لیلو کنیزون نے کہا خاصہ تیار نہین سب کنیزون کو ساتھ لیکر دلپذیر بارہ دری مین لائی دیکھا ملکہ بیہوش پڑی ہین عجیب چہرے پر اداسی ہی دلپذیر بیقرار ہوئی کبھی سرہانے آکر بیٹھی سر اُٹھا کر اپنے زانو پر رکھا منھ پر منھ رکھکے آوازدی واری آنکھین کھولیے لونڈی گھبرائی ہی تھوڑے سے بولیے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ ملکہ نے آنکھین کھولین وزیرزادی کو اپنے پاس پایا گھبرا کے کہا کیون دلپذیر خیر تو ہی کہا واری آٹھ پہر گذرے آب و دانہ بالکل موقوف کیا ہی کنیز گھبرا کر آئی آپکو عجیب حال مین پایا حضور بیہوش تھین ملکہ نے کہا ای دلپذیر مین تو اپنے مکان مین ہون اُس کشتۂ حسرت و یاس پر رونا چاہیے کہ جسکا کوئی مونس نہ ہمدم گرفتار زندان رنج والم اُس پر کیا گذری ہوگی مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ گرد شعلہ ہاے آتش درخت جل رہے ہین دیوار و در سے شعلے آتش کا نکلنا ہی مین وہ مع خود گروہ سب ہی ان یہ سُنکر دلپذیر نے سر جھکایا

کنیزین ہاتھ باندھکے سامنے آئین کہا اے ملکۂ عالم آپ تشریف تو لے چلیے کنیزین سحر صندل کا ٹھاٹھ ینگی ملکہ خوش ہوکر اٹھین اُن دونون کنیزون سے لے جھولی اسباب سحر کی لی ملکہ کو تخت پہ سوار کیا طرف قید خانے کے چلین یہان شاہزادے کی عجیب نوبت ہی تخت اُڑا ایا اسوقت پہنچین کہ شاہزادے نے دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے ہین پکار رہا ہی اے معین و مددگار اس آفت سے بچالے عجیب مصیبت ہی تیرے نزدیک آسان کرنا کیا بات ہی اس آتش شعلہ ور سے جلد نجات دے نظم

تو نی شاہنشہ وحدت تو ئی فرمانده کثرت	تو ہستی خالق خلقت تو ہستی کاتب قدرت
تو ئی والی تو ئی حاکم تو ئی صاحب تو ئی مولے	تو میداری بہر ملک و ولایت خاص ملکیت
تو معبودی تو مقصودی تو موجودی د مو جو د ی ؤ	تو ہستی قاسم قسمت تو ہستی والی نعمت
تو ستاری وغفاری تو جباری و دواری	تو ہستی معدن شفقت تو ہستی منبع رحمت
تو رحمانی تو سلطانی تو سبحانی تو منانی	تو ہستی صاحب عزت تو ہستی لایق عظمت

پشت پر سب کھڑے ہوے آمین کہہ رہے ہین ہر ایک کا یہی قول ہی کہ پروردگار اس آفت سے بچا کہ سامنے آکر ملکہ پہونچین نسرین و نسترن نے دیکھا روئی جھولی سے نکالی چند قطرے اسپر پانی کے ڈالے سحر کرکے اسکو اُڑا یا ان سب گرفتاران مصیبت نے دیکھا ایک ٹکڑا ابر سیاہ اُٹھا شاہزادے نے کہا بھائیو دیکھو رحمت محیط ہوتی جاتی ہی کہ ابر اور قریب آیا آکے اُسنے باغ کو گھیر لیا رعد گرجا برق چمکی پانی برسنے لگا تھوڑے ہی عرصے مین نخلستان کو سرسبز و شاداب کیا تھا سے درختون کے پانی سے بھر گئے دیوار و در ٹھنڈے ہونے لگے شاہزادہ اپنے مقام سے اُٹھا سب کے جسم مین طاقت آئی دیکھا سامنے سے ملکہ نرگس خونریز آتی ہین مگر چہرہ زرد آکے شاہزادے کا ہاتھ تھاما کہا تخت پہ سوار ہو جیسے شاہزادے نے کہا اے ملکۂ عالم جہان تمنے یہ احسان کیا دروازہ کھولدو کہ یہ سب بھی نکلجائین ملکہ نے نسرین و نسترن سے اشارہ کیا ان دونون نے دروازہ بھی کھولدیا شاہزادے نے کہا او بھائیو نکلجاؤ سب گھبرائے ہوئے خدا حافظ اے شہریار کہکے باہر نکلے ملکہ نے شاہزادے کو تخت پہ سوار کر لیا طرف اپنے باغ کے لے چلین راہ مین پوچھتی ہوئی شاہزادہ کہتا ہوا آتا اے ملکۂ عالم عجب سانحے گذرے ہمارا عیار ہمسے جدا ہی ملکہ لیکر شاہزادے کو باغ مین لائین دروازہ بند کرادیا کنیزون پہ تاکید کی کہ کوئی غیر نہ آسنے پائے شاہزادے کو لا کر مسند پہ بٹھایا باغ مین روشنی ہوئی ایک تماشا بہشت آئین تھا

گل بوستان خوبی جو داخل ہوا اور زیادہ باغ مین بہار آگئی عندلیبان خوشنوا گل عارض کو دیکھکر دمبدم چہکارتی ہین کوئل کی کوک دلکو برماتی ہی پپیہے کی چہکار پی پی کہکے پکارنا دل سودا زدون کے بیچین ہوتے ہین عاشقان صادق صد اُسکو روتے ہین شاہزادہ مسند پر آکے بیٹھا پہلو مین نرگس خونریز بیٹھی ناچ سامنے ہورہا ہی ڈومنیان جان دیتی ہین ملکہ نے روپیہ اشرفی شاہزادے پر سے نثار کیا پھول سونے کے لٹ رہے ہین جام مے ارغوانی گردش مین صدائے ہوشا ہوش و نوشا نوش بلند کنیزین گرد حاضر ہین شاہزادہ تو اِس جوش وخروش مین ساتھ ملکہ نرگس خونریز کے مصروف عیش ونشاط ہی کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر ہوگا لیکن حال جہتر برق ثانی گذارش ہوتا ہی کہ صحرا مین مارا مارا پھرتا ہی ایک دن برق ثانی خاک اُڑاتا ہوا جاتا ہی کہ ہوا سے سرد آئی سرور تازہ وفرحت بے اندازہ حاصل ہوئی برق ثانی نے سر اُٹھا کے دیکھا سامنے ایک باغ دروازہ اُسکا کھلا ہوا لیکن دروازے پر حاجب دربان برائے نگہبانی بیٹھے ہین باہر سے درختون کی سرکشی معلوم ہوتی ہی سبب ہوا اُدھر سے آتی ہی دل خوش ہوجاتا ہی آخر اُسی طرف چلا پشت پر باغ کے آیا پہلو مین باغ کے ایک درخت چنار سر بہ فلک کشیدہ ہی بذریعہ کمند برق ثانی اُس درخت چنار پر چڑھا اب جو دیکھا تو عجب معرکہ نظر آیا برق ثانی ٹھہر گیا دیکھا بیچ مین باغ کے ایک چبوترہ بلور کا اسپر جمشید خود بیٹھا ہی گرد مصاحبان جانباز اور رفیقان ہمراز بیٹھے ہین صحبت شراب وکباب ہی برق ثانی نخل سے اُترا زیر دیوار بیٹھکر سوچنے لگا کہ اے برق ثانی اس گرگ باران دیدہ کو کیونکر دام مکر مین لون خواجہ عمرو کا نام لیکر رونے لگا کہ اُستاد آپ نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین میرے باپ نے آپ سے تعلیم پائی ہی مین ابتک زیارت سے مشرف نہین ہوا مگر انشاء اللہ شاہزادے کو لیکر بہ جاہ وجلال تمام حاضر ہون گا یہ کہکے آنکھین بند کر کے بیٹھا یکایک آنکھ بند ہوئی دیدہ ظاہری بند ودیدہ باطنی کھلے دیکھا سامنے اُستاد کھڑے ہین برق ثانی نے قدمون کو بوسہ دیا عرض کی اُستاد کوئی تدبیر بتائیے کہ جمشید کے پاس جاؤن دام مکر پھیلاؤن آپ نے سر ہلا دیا اور پشت پر برق ثانی کے ہاتھ رکھا ایک تدبیر بتاتا ہی برق ثانی خواب مین خوب ہنسا چاہتا تھا کچھ اور پوچھے کہ آنکھ کھل گئی سر اُٹھا کر چہار جانب دیکھتا ہی کہ اُستاد کہان گئے جب کہین نہ پایا سمجھا کہ عالم رویا مین آئے تھے تدبیر بتا گئے اُسی تدبیر سے چلو پروردگار رحم کرے گا دین پر بیٹھے بیٹھے رنگ وروغن عیاری کا نکالا ایک پریزاد کی شکل بنکر تیار ہوئے موئے مشکین چہرۂ زیبا

پر چھوٹے ہوئے دیکھنے والے کی طرح صبح شام نکلے طلسم مین ایک تھال سنہرا جڑاؤ یاقوت کے بازوؤن پر لٹکائے
تھال مین چند سیب رکھے اس صورت پر نخل سے توڑا خیال مین ہی اسطور سے اتنون کو دیکھنے والے
جانین کہ آسمان سے اترتی ہوئی پریزاد آئی ہی ایک لہنگا بہت بھاری پہنے ہوئے چوٹی پر نخل کی آیا تھالی
ہاتھ مین لیکر پر کھولدیے اسطور سے ان پرونکو کھولکر آتا نعرہ کرتا ہوا کہ منھ پر پریزاد قدرت خداوند جمشید
اب جو کنارے پر اتر دیکھا جمشید ثانی بیٹھا ہی جمشید ثانی کی نگاہ پڑی پریزاد سبزہ رنگ زلفین چھوٹی
ہوئی جس سے بو سے عنبر آتی ہی بقول شاعر فرد سبزہ رنگ بخط سبز مرا کرد اسیر دام ہم رنگ زمین بود
گرفتار شدیم جسکی نگاہ جمال بیمثال پریزاد پر پڑی پسینہ آگیا سو مشتاق ہوگئے سراپا کو دیکھنے لگے جسکی نگاہ
پڑی پسینہ آگیا قلب ٹھہر گیا سینے پر ابھار [illegible] ناوک ناز دل کے پار ہوتی ہین آنکھون کی گردش
قتل عاشقان کی کوشش ہر شخص حیران جمال محو دیدار ہوا جمشید خود پرست بہ نگاہ محبت دیکھنے لگا پریزاد
نے جھک کر سلام کیا مثل ہلال شب اول خم ہوئی اس ناز و نیاز سے سلام کیا کہ جمشید نے کہا ای پریزاد
قدرت کیونکر آنیکا اتفاق ہوا پریزاد نے دست بستہ عرض کی ای جگت جوت کے خداوند سال
بھر کا زمانہ ہوا مین تخت پر سوار اس طرف سے جاتی تھی اور آپ کے یہان جشن تھا مین نے دریافت
کیا لوگون نے بیان کیا خداوند جمشید خود پرست کا دربار ہی مین پردۂ پنجم قاف کی رہنے والی ہون
میرے بزرگون کی سلطنت ہی حضرت سلیمان نے ہمارے بزرگون کو ایک باغ عطا کیا تھا کہ اسکے
سیب قاف مین نایاب ہین کئی سال سے وہ خشک ہوگیا آپ آگاہ ہونگے کہ اسی باغ پر ہماری
وجہ معاش تھی اب معاش ہماری تنگی ہونے لگی لات و منات خداوند رأس الشیاطین کہ ان کی خدائی
قاف مین ہی ایک درۂ کوہ ہی اسمین ایک تصویر پتھر کی مثل انسان کے باتین کرتی ہی بڑے
اعزاز و اکرام سے اس کوہ پر گئی تصویر سے عرض کی کہ ہماری معاش مین تنگی ہی روپیہ سلطنت کا اکتفا
نہین کرتا امیدوار ہون ارشاد ہو کہ باغ پھر سرسبز ہو جائے تصویر نے ارشاد کیا وہ باغ اب سرسبز ہوگا
دن بدن گھٹتا ہی جائے گا قدرت تقدیر کی کہ وہان سے مین مجبور ہو ناچار پلٹی پھر سامری و جمشید
سے عرض کی ہماری التجا نہ سنی جب آپ کی خداوندی کا حال سنا التجا کی کہ اگر باغ سرسبز ہو تو نخل چاندی
کے لا کے چڑھاؤن اور سیب اپنے ہاتھ سے قدرت کو کھلاؤن جاتے ہی مراد پوری
ہوئی بہت سیب پیدا ہوئے تمام مردمان قاف مشتاق ہو کر آتے ہین یہ خواہش خرید

لینگے تب مجھکو نذر خداوندیاد آئی ہین سے لیے چاندی کا تخل منگوایا چند سیب بطور تحفے کے لائی ہون اب خدائی آپ کی پردہ قاف مین بھی مشہور ہوگئی ہر جگہ ہے مشہور کیا کہ خداوند جمشید خود پرست نے اس باغ کو سرسبز وشاداب کیا لاکھون دیو و پریزادین جمال قدرت کی مشتاق ہین سب خدمت مین آیا چاہتے ہین اپنی اپنی التجا کرینگی بڑے قدرت کے زور دشور ہون گے ہر جشن مین دیوزاد پریزاد آیا کرینگے اور میرے پر ہے کا کوئی تباہی نہ رہے گا کہ خدمت مین حاضر ہے یہ سنکر جمشید پھول گیا کہا اے پریزاد قدرت آؤ قدرت پہلے ہی تمھارے آنے کا سبب بیچ گئے تھے جب تم نے دعا مانگی ہو تو قدرت سن رہے تھے ابر رحمت کو حکم دیا کہ جا کر اسی باغ پر برسو آخر مراد ظاہر ہوئی ذیشعور نام تمھارا کیا ہی پریزاد نے عرض کی مجھکو یاقوت پریزاد کہتے ہین جب مین مان کے پیٹ مین تھی اسیوقت سے معتقد ہون جب مان پر میری پیدایش کی مشکل ہوئی کئی دن بیتاب ورنجیدہ رہا مان نے بیقرار ہو کر کہا جو خداوند اعلی ہون وہ اسوقت آسکے میری مدد کرین کہ یہ مشکل آسان ہو فوراً مین پیدا ہوئی مان کا بیان ہی کہ مین جیسے ہی مین پیدا ہوئی چھینک آئی مین نے یا خداوند جمشید کہا مان سمجھی کہ یہی ساحری وجمشید جو ہین انکو بیٹی نے یاد کیا جب مین سن تمیز کو پہونچی تو روز کہا کرتی تھی کہ خداوند جمشید خود پرست کہان ہین آخر آج مشرف ہوگی اب جب یہان سے پلٹون گی تو خدا وندی کا ذکر کرونگی فوراً دیوزاد پریزاد دوڑین گے جو آئیگا لاکھون روپیہ نذر چڑھائیگا اور جواہرات تو ہمارے پردہ قاف مین مثل کنکر پتھر کے ہین مصاحبان خداوند نے کہا اے پریزاد قدرت وہ جواہرات یہان لاؤ قدرت کو دکھاؤ قدرت پسند فرمائینگے تمھاری آبرو بڑھائینگے پریزاد نے عرض کی اب مین امیدوار ہون کہ اپنی نذر پوری کرون سیب اپنے ہاتھ سے قدرت کو کھلاؤن جمشید نے ہنسکر کہا اے پریزاد تمھاری سب عرضین قبول ہین سب راز ونیاز حصول ہین آج شب کو قدرت تمکو جانے نہ دینگے آج شب کو پاس قدرت کے رہو اور عجائبات قدرت دکھائین گے عرش اعلی پر تمکو لیجائین گے وہان کے تماشے تمکو دکھائین گے پریزاد نے بڑھکر گورے گورے ہاتھون سے بلائین لین سیب تھالی سے اٹھا کر تراشا جمشید نے منھ کھولدیا پریزاد نے سیب کا ٹکڑا منھ مین دیا جب جمشید ثانی کھا چکا تو کہا مصاحبان قدرت کو بھی کھلاؤن سب مصاحب بول اٹھے ہم سب راضی ہین قدرت کو کھلایا تو ہمین بھی کھلاؤ پریزاد نے سب کو کھلا نا شروع کیا اتنے سیب تھے کہ سب نے کھائے سب تو سیب تھے کسنے کھائے سیب تھا آسیب تھا کہ پریزاد نے

دست بستہ عرض کی کچھ قدرت کے سامنے گاؤن جمشید نشے مین بیٹھا ہی آنکھین نکلہ سی نکل آئین کہا ہان
اے پریزاد گانا سناؤ سازندے آئے ساز ملائے پریزاد نے یہ اشعار عاشقانہ سامنے جمشید ثانی کے
گانا شروع کیے نظم

لب پہ وقت نزع آہون کے شرارے رہ گئے — اشک حسرت آکے مژگان کے کنارے رہ گئے
صف مین کشتون کی ہم اک بسمل تمھارے رہ گئے — چل چکے تھے منزل ہستی سے بارے رہ گئے
بالا پن اس طفل کا گذرا بڑھے منت کے طوق — کان مین بالے نہین پر گوشوارے رہ گئے
شکر ہی کرنے بنایا شانہ اُن زلفون مین غیر — چلتے چلتے ہی سر عاشق پہ آرے رہ گئے
بزم خوبان اُسکے جانیسے ہوئی آنکھون مین سیاہ — ماہ کامل چھپ گیا باقی ستارے رہ گئے
پہونچے یاران عدم سب منزل مقصود پر — ہم سر راہ عدم حسرت کے مارے رہ گئے
رالتقی گلگون خونی کو خرامان دیکھکر — چوکڑی بھولے ہرن رم سے بچارے رہ گئے
ادہر ہی گرسے مین گلہ دیون نے اب کلید تمین گل — سادے سادے پائجامون کے غرارے رہ گئے
آتش عشق اشک کے طوفان سے کب ٹھنڈھی ہوئی — مرتے مرتے ایک دو باقی شرارے رہ گئے
دین و ایمان جان و دل ریحان نے سب صدقے کیے — دیدہ گریان مگر حسرت کے مارے رہ گئے

اس رنگ مین یہ غزل پریزاد نے گائی کہ جمشید بہت خوش ہوا دل سے باتین کر رہا ہی کہ اے جمشید کیا پریزاد
دستیاب ہوئی نور قدرت اُسکے پیٹ مین اُتارین گے اب پریزادین آیا کرینگی قدرت سب کو
مشرف کرینگے گانا سنکر بیکایک بلبلایا کہا اے پریزاد دیکھو ہمارے بھائی سب آئے ہین پریزاد نے
کہا سب کو بلائیے جمشید ایسا نشے مین چور تھا کہ اپنے مقام پر سے گت بھرتا ہوا اُٹھا چند قدم چلا تھا
کہ لڑکھڑا کے گرا مصاحب وغیرہ لینا لینا کہکے اُٹھے ہوش اُڑا وہ گرا لکوڑے عرصے مین سب بےلب فرش
فرش ہوے اب برق ثانی سوچنے لگا کہ اسکو کیا کرون خنجر کھینچا کہ اسکو قتل کرون پھر سوچا شاید اس سے
کوئی مطلب نکلے یہ سوچکر زبان مین سوزن دی دماغ پر پٹی بیہوشی کی چڑھائی ایک صندوق کلان
رکھا تھا اُسمین جمشید کو بند کیا جمشید کی شکل بنکر مسند پہ چادر دتان کے سو رہا صبح کو جب
ہوا ٹھنڈھی چلی مصاحبون کی آنکھ کھلی دیکھا قدرت سو رہے ہین قدمون پہ ہاتھ رکھا
قدرت آنکھین ملتے ہوے اُٹھے اُٹھتے ہی پوچھا پریزاد کہان گئی سب نے عرض کی قدرت نے

کچھ اور ارادہ کیا تھا وہ اپنے کو بچا کے چلی گئی اب برق ثانی بیٹھا ہوا باتین بنا رہا ہی لوگون سے پوچھتا
ہی قدرت نے لوح طلسمی کہان رکھی سب نے کہا قدرت نے یاقوت سرخ پوش کو دی تھی
وہ جا کر مر گیا غرضکہ اُسکے عزیزون کی آئی تھی قدرت نے ملاحظہ فرمائی تھی اب برق ثانی کو تردد ہوا
اس فکر مین بیٹھا تھا کہ مصاحبون نے عرض کی کہ نورچکیدہ خالص قدرت آتی ہین سمجھا برق ثانی کہ جس
نقابدار کے پاؤن دھلا کر پلائے تھے وہی اصلی بیٹی ہی مجھ کو بیٹھا یہ بھی مصاحبون سے سن چکا ہی کہ
طلسم کشا قیدخانے سے غائب ہو گیا کہ سامنے سے ملکہ نرگس خونریز آئی برق ثانی نے نگاہ اٹھا کے
دیکھا کہ چہرہ جو ابر پایا آنکھین جھکی ہوئی مست شراب محبت پیر ڈالی ہو کہین پڑتا ہی کہین ملکہ کو تکتا ہون مین
تو لا کیا نرگس نے آکر سلام کیا جمشید لقائی نے اُسکو بہ نگاہ قہر و غضب دیکھا نرگس کانپنے لگی سر جھکا کے
بیٹھی جمشید طرف مصاحبون کے متوجہ ہوا کہا کیون صاحبو ہم تمھارے بھروسے پر خدائی کرتے ہین
بخوبی جانتے ہین جو طلسم کشا کو لیگیا بڑا کلیجہ کیا کچھ قدرت کا خوف نہ ہوا ہم خاموش ہین لیجانے والا
خود آکر قبول کرے کہ ہمارے پاس طلسم کشا ہی ورنہ ہم ظاہر کر دین گے برق ثانی نے دیکھا نرگس
کے منہ پر ہوائیان اُڑنے لگین اور دو چار باتین اسیطرح غصے مین کہین نرگس سے بھی متوجہ
ہو کر کہا کہ کیون ای نورچکیدہ خالص قدرت ہم کیا خدائی تمھارے بھروسے پر کرتے ہین
نرگس نے سر جھکا لیا خوف سے آنکھون مین آنسو بھر آئے گھبرا کے اپنے مقام سے اٹھی کہا کہ پھر حاضر
ہونگی برق ثانی نے رخصت کیا اب سوچا کہ آج شب کو اُسکے مکان پر چلین وہان حال سب کھل جائیگا
دن تو برق ثانی نے کاٹا شام کو کہا ہوا اور ارادہ قدرت بیٹی کو دیکھنے جاتے ہین یا کہ کے ہوا اور سوار
ہوا کہارون سے کہا ہماری دختر کے مکان پر لیچلو یہان جو نرگس آئی کانپتی ہوئی حیران پریشان شاہزادے
نے پوچھا کہا ای شہریار کیا عرض کرون آج قدرت نے مجھ سے آنکھین ملا کر کہا کہ ہم کیا
تیرے بھروسے پر خدائی کرتے ہین جو طلسم کشا کو زندانخانۂ عشرت سے لیگیا ہم بخوبی جانتے
ہین میرے تو ہوش اُڑ گئے شاہزادے نے کہا ملکہ نہ گھبراؤ اُسنے آمد سخن مین کہدیا تلاش
تو کر رہا ہی تمھارے مکان پر کوئی نہ آئیگا یہ ذکر تھا کہ مجلدار دوڑی ہوئی آئی عرض کی حضور قدرت
آتے ہین ہوادار پر سوار ہین چند مصاحب ساتھ ہین نرگس خونریز کے یہ سنکر ہوش اُڑ گئے
شاہزادے کے قدمون پر گر پڑی کہا ای شہریار براے خدا چند ساعت یہان سے ہٹ جائیے

شاہزادہ ناچار ہوکر سامنے کمرہ تھا اُسمین چلا گیا صحبت آراستہ تھی عاشق و معشوق بیٹھے تھے شراب و کباب گزک سب چیزین موجود تھین اور ڈالیان پھولونکی کس کس چیز کو اُٹھائے چند چیزین اُٹھائے پائی تھی کہ کنیز نے آکر خبر دی قدرت باغ مین آگئے نرگس تو نثر برائے استقبال اُٹھی کہ جمشید نقلی سامنے سے آیا دیکھا چبوترے پر باغ کے اشیائے عیش و طیش آراستہ ہین کل سامان عیش و نشاط رکھا ہی برق ثانی سمجھ گیا کہ شہزادہ رجے تو شاہزادہ یہین ہی ہمراہ لائی ہی بیٹھتے ہی ہاتھ نرگس کا پکڑ لیا کہا کیون نور نظر تمنے ہمارا خوف بالکل دل سے بھلا دیا طلسم کشا کو جلد حاضر کرو اسی مین تمھارے واسطے بہتری ہی ورنہ ابھی تقدیر کرونگا کہ خود طلسم کشا دوڑا ہوا چلا آئے دیوانہ اُسکو بنادون ہمنے لطن مادر مین تو تمھینے جگہ دی اور اُسکی حفاظت کی یہ ہم نہین جانتے کہ قید خانے سے کون لیگیا نرگس نے گھبرا کر سر جھکا لیا اور کہا قدرت کو اختیار ہی مین نہین جانتی طلسم کشا کہان ہی اگر میرے ذمہ مین نکلے فوراً مجھے قتل کیجیے مین کچھ عذر نہ کرونگی شاہزادے نے کمرے سے یہ معاملہ دیکھا کہ جمشید نرگس کا ہاتھ پکڑے ہوے کچھ بہ غصہ کہہ رہا ہی نرگس سر جھکائے بیٹھی ہی کچھ جواب نہین دیتی شاہزادہ سوچا کہ ایسا نہو ہاتھ تلوار کا مارے اور یہ نازنین قتل ہو جائے تو مُنھ دکھانے کی جگہ نہ رہے اس سے بہتر یہ ہی نکلو اسپر حملہ کرو یہ خیال کرکے خسرو شیردل کمرے سے نکلا اور نعرہ کیا اے بے ادب شعبدہ باز ذرا ادھر متوجہ ہو مردان عالم سے آنکھ چار کر نعرۂ خسرو منم خسرو شیردل نوجوان ؛ منم نور عینین صاحبقران ؛ اگر تیغ کین بر کشم از غلاف ؛ تزلزل فتد در میان مصاف ؛ اگر تیغ بر سنگ خارا زنم ؛ زگاو زمین بیخ و بن بر کنم ؛ تلوار کھینچکر طرف جمشید کے دوڑا برق ثانی قہقہہ مارکے ہنسا کہا کیون او مفتری آفتاب کا گھر برباد کیا میرے یہان بھی آکے یہ فتور برپا کیا منم خداوند جمشید خود پرست تلوار کو پھینک کے قدمون کو بوسہ دے ورنہ ابھی دیوانہ بنادونگا یہ شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت کب خوف کرتے ہین قریب سر کے پہونچے جمشید نقلی کود کے الگ ہوا کہا علیحدہ رہ پاس کہان گھسا آتا ہی اور ملکہ کانپ رہی ہی شاہزادے کو اشارے سے منع کرتی ہی ارے وہ اشارہ کریگا تو دیوانے ہو جاؤگے کیون قریب گھسے جاتے ہو الگ رہو شاہزادہ بھاگنے سے جمشید کے دلیر ہوا جمشید بھاگا بھاگا پھرتا ہی جدھر جمشید جاتا ہی اُدھر شاہزادہ پہونچتا ہی برق ثانی جست کرکے الگ ہوتا ہی ایک مقام پر برق ذرا رکا تھا کہ شاہزادہ تیغ بہ کف قریب پہونچا برق ثانی نے بائین آنکھ کا تل دکھایا تل کے

دیکھتے ہی شاہزادہ سمجھا یار وفادار ہے گلے لپٹ گیا ایام ہجر یاد کرکے دونوں چیخیں مار کر روئے ملکہ سمجھیں
شاہزادہ دیوانہ ہوگیا لپٹ کے جمشید سے روتا ہی شاہزادے نے پکار کر کہا اے ملکہ عالم مبارک ہو میرا
گیا ہوا لوٹ آیا ہے کیوں اے برق ثانی وا اے یار وفادار جمشید ثانی سے کیونکر بچھڑ گئے کہا حضور میں اسکو ڈھونڈتا
کرتا پھرا ہوں آج کئی دن سے اسکی تلاش پر انتظام کر رہا ہوں مگر اے شہریار لوح طلسمی کا پتہ نہیں ملتا یاقوت
سرخ پوش کو لوح دیکھی تھی وہ جا کر گیا لوح کا پتہ نہیں ملتا اب جمشید کو میں لاتا ہوں اگر تم سے
اطاعت کی توقع ہو ورنہ قتل کر ڈالتا شاید لوح کا پتہ ملے شاہزادے نے کہا جمشید کو لاؤ ملکہ حیران ہوگئیں
برق ثانی نے صورت اصلی دکھائی سب حیران تھیں کہ اتنے بڑے شخص کو کیونکر گرفتار کیا برق ثانی نے
سب حال بیان کیا کہ یوں غلام جشن کے روز سے آوارہ پھرا کیا آخر اسکے باغ کا پتہ پایا پریزاد
بنکے میں نے گرفتار کیا صندوق میں بند ہے یہ کہکے برق پھر وہی صورت بنا ہوا اور پرسوار ہوکے
اس باغ میں آیا صندوق کو اٹھوا لیا جمشید ثانی کو لیکر باغ میں ملکہ کے آیا شاہزادہ برق ثانی کی
عیاری پر وجد کرتا ہے ملکہ کہتی ہے دیکھوں باپ کیا کہے شاہزادے کا کہنا مانے یا نہ مانے برق ثانی
نے جمشید کو صندوق سے نکالا ایک ستون سے باندھا پھر دماغ سے اتاری شاہزادے کو اور ملکہ
کو سامنے بٹھایا آپ بصورت اصلی بنا جمشید کو ہوشیار کیا آنکھ جو جمشید کی کھلی اپنے کو گرفتار
پایا شاہزادے و ملکہ کو پہلو بہ پہلو پایا حیران ہوگیا کہ میں کس آفت میں پھنسا برق ثانی نے
پکار کر آواز دی اے جمشید خود پرست تو نے خدا کی قدرت کو دیکھا وہ پریزاد بنکر میں ہی آیا تھا
تجھکو گرفتار کر لیا اب بہتر یہ ہے کہ شاہزادے کی اطاعت کر معاذ اللہ خدا بنکر بیٹھا ہے جب وہ
معبود سامنے بلائیگا اور صفت جباری و قہاری دکھائیگا اسوقت کیا جواب دوگے پیدا کرنے
والے کا سامنا کروگے ملکہ نرگس نے جو باپ کو دیکھا اٹھکر قدموں پر گری کہا اے بابا جان آپکو
یہ شرف کیا کم ہے کہ میں طلسم کشا کی کنیزوں میں منسوب ہوں اگر مناسب ہو تو طریقہ خلاف سے
ہاتھ کھینچیے شاہزادے نے بھی اٹھکر دلائل مذہب بیان کیے پھر مقدمہ حشر کی تصریح کی بس خوف سے
جمشید کانپنے لگا بے اختیار پکار اٹھا اے شہریار اب افعال قبیحہ سے توبہ کرتا ہوں اب کبھی ایسی حرکت
نہ ہوگی اسقدر شاہزادے کے قدموں سے لپٹ کے رویا کہ قدم شاہزادے کے تر ہوگئے اسقدر
خائف ہوا کہ دم بدم عرض کرتا تھا اے ستم میں نے بڑی نادانی کی پیدا کرنے والے سے برابری کی

اُسکے سوال کا جواب کیا دونگا کہا ای شہریار غلام کو کلمہ پڑھائیے شاہزادے نے تامل کیا طرف
برق ثانی کے دیکھا برق ثانی نے کہا ای جمشید سوچو ابھی معرکہ عظیم باقی ہی تو لاش طلسم تمہارے
ذمے ہی اگر آفتاب سرکشی کرے تو کون جواب دیگا جمشید نے کہا ای برق ثانی مجھپر ایک مجھ
او ریاک ایک دم زیر دم شمشیر ہی سبب ہے تو بہ پردہ دنیا پرستے آنکھون اور پیدا کرنے والا سوال کرے
کہ کیون ادنادان تونے ہماری برابری کی سواے سر جھکانے کے کیا جواب دونگا اب مجھکو تائب
ہونے دیجیے آفتاب پر نہین ظاہر ہوگا حضور کی لوح ملنے کی تدبیر کرونگا آپ صاحب اقبال ہین غور نگا
جاتے ہی لوح ملیگی آفتاب کو خبر نہ ہوگی بڑی خبر تو آفتاب کو ایک وجہ سے ہوگی کہ اسکی ہستی ہر شی
ہین آئے اُسکے سردار اُس سے باغی ہون وہ سب میرے سحر ہین یہین میری زندگی ہین وہ ہوش ہین نہ
آئین گے اب حضور میرے باغ مین چلیں مین ساحرونکو بلا کر قدمون پر گرا دون سوزن وغیرہ پہلے ہی آل
بی تھی بیٹی کو جمشید نے گلے سے لگایا کہا ای نور نظر تمھاری وجہ سے یہ پیوند پایا اور یہ گوہر بیبہا سے
صاحبقرانی مجھے دستیاب ہوا بجوئی بیٹی کو سمجھایا اب جمشید ثانی دل و جان سے مطیع و منقاد ہوا کلمہ
پڑھا سحر سے تائب ہوا شاہزادہ و برق ثانی کو ساتھ لیکر اپنے مقام پر آیا جو حاضر وقت تھے اُن کو
قدمون پر شاہزادے کے گرایا اور نامہ لکھکر صندل جادو کو بلایا صندل نے آکر دیا وارد سحر دیکھا
کارخانہ خدائی کے منتظر رہے ہین جمشید کو رہا ہی یا رو ان مکانون سے ایک مکان مثل عبادتخانے
کے بناؤ کہ اُسمین بیٹھکر عبادت کرون آٹھ پہر توبہ مین مصروف رہون صندل نے آکر قدمون کو بوسہ
دیا جمشید نے صندل کو قدمون پر شاہزادے کے گرایا اور کہا ای صندل بس اب اپنی اصل و
حقیقت کو سمجھا چند قطرات نجس سے جسکی پیدائش ہو وہ دعوی خود پرستی کرے بس تائب ہوا
ایک کام کرو اول تو شاہزادے کی اطاعت مین بدل و جان مصروف رہو جو انکی اطاعت کریگا وہ
آرام پائیگا ورنہ بدولت مارا جائیگا صندل جادو مطیع ہوئی کہا مین کنیزی سے سر نہ اٹھاؤنگی جہان
حکم ہو وہان شاہزادے کو لیجاؤن یا جو حکم ہو خدمت بجا لاؤن کہا اول شاہزادے کو شہر لالانیہ پہونچاؤ
او شہر یار وہان لالان شاہ بادشاہ احمر گلگون پوش اُسکا بیٹا باغ مین قید ہو شرارہ جادو وہان
متسلط ہی اُسکو مار اسلام پہونچائیے گا جب لالان پر احسان ہوا اور وہ خواہان ہو کہ جو حکم دیجیے
وہ بجالاؤن اُس سے کہیے گا کہ مجھے تا بہ گنبد جہان نما پہونچادے گنبد مذکور مین جب پہونچیے

جو آرزو دل مین ہو اندر گنبد کے جاکر اظہار کیجیے دیکھیے لوح کہان دکھائی دیتی ہی جہان اسکا پتہ ملے وہان سے جاکے لوح حاصل کیجیے خدا آپ کو مظفر و منصور کرے یہ رنج والم دلسے دور کرے بخوبی شاہزادے کو سمجھا یا کچھ کان مین مخفی بھی کہا کہ جس سے کوئی آگاہ نہ ہوا صندل جادو نے شاہزادے کو تخت پر سوار کیا جمشید نے دو تعویذ لکھکر شاہزادے کو دیے اُسکے موقع اور مقام تعلیم کر دیے برق کو پاس ملکہ کے چھوڑا آپ تخت پر سوار ہو کر صندل جادو شاہزادے کو لیچلی اب ملکہ دار الامارہ مین داخل ہین جمشید خود پرست عبادت خانے مین آٹھ پہر توبہ توبہ کیا کرتا ہی کہ خطا میری معاف ہو اسکا حال تو وقت پر لکھا جائیگا حال شاہزادہ کا تحریر کرتا ہون کہ صندل جادو لیے ہوے شاہزادہ کو قریب لالانیہ پہونچی لالان شاہ کو خبر ہوئی برائے استقبال نکلا شاہزادے نے پہچانا کہا اے لالان شاہ ایسی کثرت کار تھی کہ تمھارے مقدمے کو بھولے مگر پروردگار نے سامان مہیا کیا اب باغ مین چلو اور تماشہ دیکھو صندل جادو کو رخصت کیا آپ لالان شاہ کو ساتھ لیکر اُس باغ مین آئے ایک زرغے مین چھپکر لالان شاہ کو ہمراہ لیے ہوے آکر بیٹھے تعویذ دیا ہوا جمشید کا بیخ نخل مین گاڑا رات کو اُس باغ مین روشنی ہوئی صندوق خود بخود نخل سے اُترا جس بیخ مین تعویذ گاڑا تھا اُس بیخ سے دھوان نکلا اُس دھوئین سے آواز آئی ہماری بیٹی کی فکر مین کون آیا ہی لیکن شاہزادے نے کچھ جواب ندیا بعد تھوڑے عرصے کے آسمان پر سناٹا ہوا شرارہ جادو آکر پہونچی آتے ہی شاہزادے کو سلام کیا شاہزادے نے فرمایا ملک احمر کو رہا کرو شرارہ نے صندوق سے احمر گلگون پوش کو نکالا احمر نے آکر شاہزادے کو سلام کیا دست بستہ عرض کی کہ سالہا سال غلام مبتلائے مصیبت رہا امیدوار ہون کہ محبوب سے ملون شاہزادے نے شرارہ سے کہا شرارہ معشوق کو لائی لالان شاہ بیٹے اور بہو کو لیکر شہر مین آیا شاہزادے کو لاکر دار الامارہ مین پہونچایا عرض کی کہ ایسا احسان ہوا کہ تاعمر ادا نہ ہونگا امیدوار ہون کچھ خدمت کو ارشاد ہو کچھ خدمت بجا لاؤن شاہزادے نے کہا کوئی کام تمسے ہمارا نہین ہی لیکن لوح طلسمی ہمارے قبضے سے گئی اُسکا دریافت کرنا تمھاری کوشش پر موقوف ہی لالان شاہ نے کہا مین جان تک نثار کرنے کو حاضر ہون فرمایا کہ ہمکو گنبد جہان نما مین پہونچا دو لالان شاہ نے کہا اے شہریار گنبد جہان نما مسکن ساحران جلیل ہی وہان جاکے کیا کیجیے گا شاہزادے نے کہا ہماری تو یہی ضرورت ہی

عرض کی ای شہریار اگر ساحرون پر ثابت ہوا کہ ملک لالان شاہ کسی مسلمان کو لایا ہی تو در پئے قتل ہون گے شاہزادے نے کہا ہم ضرور جاوینگے اگر ساتھ نہ چلو تو فقط رہبری کرو یا کسیکو ہمراہ کر کے ہمکو وہان ضرور بھیجو واحمر نے اٹھکر قدمون کو بوسہ دیا کہا ای شہریار اگر آپکے کام ہماری جان بھی آئے تو حاضر ہی باپ کو بھی سمجھایا کہ اگر انکے واسطے جان بھی جائے تو شرف حاصل ہو انکو جلد لیچلیے شاہزادے کو تخت پر سوار کیا ملک لالان شاہ واحمر مع بارہ ہزار فوج کے ساتھ ہوئے منزلین طی کرتے ہوئے چلے کوہ ودشت سے جوگذر ہوا بڑے بڑے تاجدارونکو دیکھا کہ صحرا سے ویران مین آرہے ہین لالان نے بیان کیا کہ حضور یہ سب مراد مند ہین گنبد جہان نما پر جاتے ہین وہین ان سب سے ملاقات ہوگی شاہزادے کو راہ مین بہت تاجدار بہت زمیندار بہت سے تاجران جلیل ملے لالان شاہ شاہزادے کو دکھاتا ہوا منزلین طی کر رہا ہی بعد کئی دن کے ایک صحرا سے آباد نظر آیا کہ ہزار ہا خیمہ وبارگاہ استادہ ہی سامنے ایک گنبد ہی دروازے پر اسکے نگہبان مراد مند اندر جاتے ہین مراد پاسکے آتے ہین لالان نے شاہزادے کو اشارہ کیا کہ یہ مقام آپکے اندر جائیگا ہی اندر جا کے بخورات روشن کیجیے خواہش دریافت مقام لوح مین مصروف ہو جیسے شاہزادہ تجدید وضو کر کے نہایت تکلف سے دروازے پر اس مکان کے آیا بسم اللہ کہکے اندر گنبد کے داخل ہوا دیکھا ایک مکان عجب پر فضا ہی بخورات جابجا روشن دیوار ودر مین اسماے الٰہی لکھے ہین شاہزادے نے بیٹھکر خواہش کی کہ دریافت مقام لوح مین مصروف ہون کہ خیال اس گشتہ آتش حسرت سوختہ گرمی الفت کا آگیا خیال مین آیا کہ ای خسرو اول حال مرجان نیلم پوش دریافت کرون معلوم ہو کہ وہ کس مقام پر ہی یہ جو خیال آیا آنکھون مین آنسو بھر آئے پہلے یہی نیت کی کہ ای گنبد جہان نما بحق اسماے الٰہی مجکو معلوم ہو کہ مرجان نیلم پوش کس حال مین ہی یہ جو نیت کی آنکھ بند ہوئی دیکھا ایک صحرا مین جاتا ہون کہ اس صحرا مین کبھی گذر نہین ہوا تھوڑی دیر مین صحرا کو طی کیا دروازے پر ایک باغ کے پہونچے اندر باغ کے داخل ہوئے باغ سبز وشاداب چمن ہاے لاجواب گلہاے رنگارنگ شگوفہ ہاے بوقلمون باغ کو طی کر کے بارہ دری مین پہونچے دیکھا ایک ساحر مہیب بہ شکل عجیب وغریب مسند پر بیٹھا ہی اور سامنے ایک قفس آویزان ہی اسمین مرجان نیلم پوش کو پایا شاہزادے نے پکار کر آواز دی ای سوختہ آتش عشق محبت وای افروختہ نار مصیبت کس حال مین ہو مرجان نے کہا یہ ملعون مجھکو گرفتار کر کے لایا خواہان وصل ہی

کنیز نے بڑی جفا اُٹھائی ہی اتناب اُسکا کہنا قبول نہین کیا لیکن یہ بے حیا مجھکو قتل کریگا اب نہ زندہ کیونکہ
ملون کیونکر قدمون تک پہونچون شاہزادہ بیقرار ہوکر دوڑا چاہا کہ قفس کو اُٹھا لون مگر فرش کی ٹھوکر لگی
شاہزادہ منہہ کے بھل گرا آنکھ کھل گئی ایک چیخ ماری کہ گنبد ہلگیا لالان و احمر جو دروازے پر بیٹھے آواز سُنکر
اندر آئے دیکھا شاہزادہ ایڑیان رگڑ رہا ہی دونون نے آکر شاہزادے کو اُٹھایا اور کہا ای شہریار خیر تو ہی
کیا معرکہ دیکھا کہ آپ اسقدر بیقرار ہوئے شاہزادے نے حال پُر ملال ملکہ مرجان نیلم پوش بیان کیا باپ بیٹون
نے عرض کی ای شہریار مطمئن رہیے ملکہ کو زندہ پائیےگا معلوم ہوا وہ آگ مین نہین جلین کوئی ساحر اُٹھاکے
لے گیا اُسی کے قبضے مین ہین اب حصول لوح کو دیکھیے شاہزادے نے نیت کی کہ ای گنبد جہان نما
بحق اسماے الٰہی معلوم ہو کہ لوح کس مقام پر ہی پھر آنکھ بند ہوئی ایک صحرا دیکھا کہ گھانس وہان کی مثل ریشم
کے نرم ہی اور نخل چھوٹے چھوٹے اُنپر گلہاے زعفرانی کمال تکلف سے آراستہ اُس صحرا کو شاہزادے
نے طے کیا قریب ایک باغ کے پہونچے دیکھا اُس کے دروازے پر چند لوگ بیٹھے ہین فقیر فقرا
ہزارہا جمع ہین سدا برت بٹ رہا ہی سائلونکو دیتے ہین چند گئے اور چند آئے یہی آمدورفت لگی ہی
شاہزادہ کھڑا دیکھا کیا خیال مین گذرا باغ بھی چلکے دیکھون اندر باغ کے داخل ہوے دیکھا عروسان چمن
کے بناؤ عندلیبان زمزمہ سرا پہلو سے گل مین بیٹھی ہین پھول پھول کے یہ اشعار پڑھ رہی ہین نظم

موے پہ بھی تجھسے نہ ہی رنج یار باقی ہی | ملایا خاک مین لیکن غبار باقی ہی
رہا نہ کوئی بجز یار کے سوا ہمرہ | بس ایک قبر مین یہ یار غار باقی ہی
یہان تو ہستی موہوم سے ہین نشہ ہرن | تجھے ابھی وہی غافل خمار باقی ہی
اُڑائین دامن صحرا کی دھجیان دیکھو | کہان ہمارے گریبان مین تار باقی ہی
تمھارے تیر نگہ نے جہان کو صید کیا | اب اک غزال حرم کا شکار باقی ہی
عدم وجود برابر ہی ملک ہستی کا | فنا جہان کو ہی پروردگار باقی ہی
اُڑائی خاک یہ مقتل مین آکے کشتون کی | نشان تک نہین ای شہسوار باقی ہی
خدا کا ڈر ہی تو ڈر جور و ظلم عاشق سے | کسی پہ جبر نہ کر اختیار باقی ہی
کسیکی حسرت دیدار مین موا رعنا | کھُلی ہی آنکھ ابھی انتظار باقی ہی

شاہزادہ سیر کرتا ہوا قریب ایک نخل کے پہونچا باغبان بھی پھرتا ہوا اُس مقام پر آیا اُسنے کہا ای

نوجوان تو لوح طلسمی کی تلاش مین ہی اسی نخل کے بیچ مین وہ ہی شاہزادے نے خنجر سے زمین کھودی ایک
صندوقچی نکلی اُس صندوقچی مین لوح طلسم آفتاب نگار تھی شاہزادے نے دیکھکر لوح کو بڑی خوشی
سے جیب مین رکھا لوح لیکر پلٹے تھے وسط باغ مین آکر شاہزادہ ایک مقام پر گرا آنکھ کھل گئی اپنے کو اسی گنبد
مین پایا لالان واتھمر نے شاہزادے سے حال پوچھا شاہزادے نے سب حال بیان کیا لالان
نے کہا وہ صحراے آبرنشیم گیاہ ہی اور وہ باغ یاقوت سرخ پوش ہی حضور کو وہان جانا ہوگا وہ
شاہزادے کو لیکر شہر مین آئے کئی دن مہمان کیا بعد کئی دن کے شاہزادہ طرف صحراے آبرنشیم گیاہ
کے روانہ ہوا جب اُس صحرا مین پہونچے تو پہچانا کہ یہ وہی صحرا ہی جہان خواب مین گذر ہوا تھا اُس صحرا کو طے
کرکے سامنے باغ کے پہونچے دیکھا فقیر دنگو سدا برت بٹ رہا ہی ہزارہا ساحر دروازے پر جمع ہین
شاہزادہ سوچا کہ اگر دروازے سے باغ مین جاؤ گے نگہبان ضرور روکین گے دن کو تامل کیا
شب کو پشت باغ پر آئے کمند مار کر دیوار پر چڑھے باغ مین اُترے اُس نخل کو تلاش کرتے ہوے
چلے وسط باغ مین اُسکو پایا بیخ نخل کو کھودا صندوقچی نکلی لوح پائی شاہزادے نے لوح گلے مین ڈالی تھی
کہ آشیانون سے ہزارہا طائر نکلکر غل مچانے لگے کہ یارو دوڑو طلسم کشا لوح لیے جاتا ہی گوشہ ہاے
باغ سے ہزارہا جادوگر اسباب سحر لیکر پہونچے شاہزادے پر سحر کرنے لگے بسبب لوح کے کسیکا
سحر تاثیر نہین کرتا شاہزادہ رستمانہ لڑ رہا ہی جسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے ایک جانب دیکھا ایک
ساحر قوی تن قوی من سحر بھی کر رہا ہی اور سب کو ترغیب دیتا ہی کہ یارو سب ملکر طلسم کشا کو لپٹ جاؤ
لوح طلسم آفتاب نگار لیکر طلسم کشا نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا اس باغ کا باغبان جبتک قتل
نہ ہوگا مہلت نہ ملیگی خسرو نے اُسی جانب رُخ کیا ساحر روکنے لگے دمبدم ساحر زیادہ ہوتے جاتے
ہین گوشہ باغ سے چلے آتے ہین طائر جو غل کر رہے تھے وہ زمین پر گرے قلقاف ماری ساحر [illegible]
تیار ہوے طلسم کشا پر حربے لیکر متوجہ ہوے اُس ساحر تک نہین جانے دیتے سارا باغ
ساحرون سے بھرا ہوا طلسم کشا نے جو یہ مجمع دیکھا پریشان ہوے کہ اس مجمع کو کیونکر جھیلون ایک
قتل ہوتا ہی تو دس اُسی مقام پر آجاتے ہین پلٹ کے دیکھا لاشے نہین معلوم ہوتے حیران ہوگیا
کہ یہ کیا معرکہ ہی ہزارون کو مین نے قتل کیا لاشہ ایک کا نہین معلوم ہوتا بیتاب ہوکر دعا کی کہ اے خالق
بے نیاز واسطے رسول کا مجھکو اس بلا سے نجات دے بیتاب ہوکر جو دعا کی صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا

ایک نقابدار بادلہ پوش تاج سر پر رکھے ہوئے ہی کلغی تاج کی چلکتی ہوئی عکس تاج کا زمین پر پڑتا ہی کہ زمین گلنار ہوجاتی ہی وہین سے نعرہ کیا ای فرزند صاحبقران نہ گھبرانا مین آپہونچا ان سب بیحیاؤن سے سمجھ لونگا قریب آکے تلوار کھینچی بارہ ہزار جوانون سے آگر گرا شاہزادے کو اشارہ کیا ای شیر بیشہ صاحبقران ماشاء اللہ کیا کہنا اس کمسنی مین کیا کارنمایان کیا اس طلسم کا فتح کرنا تمھارا ہی کام تھا بڑی سختیان اٹھائین پروردگار ان سختیون سے تمھین نجات دے شاہزادے نے یہ مہربانی جو نقابدار کی دیکھا لڑتا ہوا قریب آیا کہا ای برادر تو کون ہی تیری باتون سے مہر پدری کا مزا ملتا ہی نقابدار کے زیر نقاب اشک حسرت جاری ہوے کہا ای برادر نام کیا بتائین عزیزون سے جدا آوارۂ دشت ادبار صاحبقران زمان اُس آفت مین مبتلا ہین کہ خدا اُنکو غالب کرے مقام طلسم ہفت پیکر مین مع جملہ سرداران مبتلاے بلا ہین رستم ایسا شہسوار کیسا پریشان ہو رہا ہی مگر لاشہ ہاے ساحران کے انبار لگا دیے خدا اُنکو لوح طلسمی دلائے فتاحی طلسم مین مصروف ہون ہفت پیکر کو جاکر مارین ہفت پیکر بہت بڑا شعبدہ باز ہی خدا اُسکے عجائب وغرائب سے اہل اسلام کو بچائے باطل کی جو خدائیان ہین اُنکے نمونے اپنے دروازے پر دکھائے ہین کہ دیکھنے والے اُسکا اعتبار کرین خدائی کو اُسکی برحق جانین چاہتا ہی عجائب وغرائب دکھا کر صاحبقران ایسے جلیل کو تسخیر کرون مگر وہ جانتے ہین کہ شعبدہ باز نیرنگ ساز ہی اُسکے شعبدون سے خدا بچائے چلا تھا کہ وہانکی خبر لون تمھاری خبر پائی دل بیقرار ہوگیا ادھر آگیا تمکو اس بلا مین دیکھا آکے شریک ہو مجھے اپنے نیازمندون مین تصور فرمائیے جس مقام پر پہونچ جائینگے خدمتگزاری کرینگے بعد مدت مدید ارادہ ہوا کہ جاکر عزیزونکو دیکھیے بزرگونکی زیارت سے مشرف ہوجیے زمانہ نمرود لو رج بدرگ حرامی قریب ہی ہم بھی سر ہتیلی پر رکھکے اُسکے مقابلے کی فکر مین ہین اُسکے ہاتھ سے خدا شاہزادگان والا قدر کو صحیح وسالم رکھے شر سے اُس ظالم کے بچائے بہت برے حال اُس بیحیا کے سنے ہین اسکا ذکر کرنا بیکار ہی خود آنکھون سے دیکھوگے اب مصروف جنگ ہوجیے جھگڑے کہانتک بیان کرین سکتے یہ کہکے نقابدار پہلوے خسرو کے شمشیر زنی کرنے لگا مجمع ساحران متفرق کرتا ہوا بارہ ہزار جوان بھی مصروف شمشیر زنی ہین جب یہ بارہ ہزار گرسے مجمع ساحران متفرق ہوا نقابدار جنگ کرتا ہوا خسرو کو سامنے اُس ساحر کے لایا کہا لیجیے اب اِس سے مقابلہ کیجیے آپ طلسم کشا ہین آپ ہی کے ہاتھ سے اسکا قتل زیبندہ ہی خسرو اُس ساحر پر

چار پڑے اسنے کئی گوے مارے خسرو نے لوح کو چمکایا سحر اسکے باطل ہوے کئی سو ساحرونکو قتل کر کے
قریب اسکے پہونچے اسنے ہاتھ تلوار کا مارا نقابدار کسیکو پشت پر خسرو کی نہین آنے دیتا جو پشت
یا پہلو پر آیا اسکو گرا دیا لاشے پھڑک رہے ہین شاہزادے نے اُلجھاوے سے ہاتھ نکال کے
تیغہ برق خاطف سلیمانی کا ہاتھ مارا کہ اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوے جسم سے اُس ساحر کے شعلہ ہاے
آتش نکلے سب ساحر جلنے لگے تھوڑے عرصے مین آواز آئی کشتی مرا نام من باغبان جادو بو داب
شاہزادے نے دیکھا تمام نخل جلگئے چمنستان پامال ہوے دیواریں گر گئین لاشہ ہزار ہا گرد پڑا ہوا ہی
نقابدار نے کہا ای شیر بیشۂ صاحبقرانی اب لوح طلسمی مشکل آپ کو ملی ہی بدون اسکے ملاحظہ کے
کوئی کام نہ کیجیے گا ہم تو اب رخصت ہوتے ہین طلسم ہفت پیکر مین داخلہ ہو جاکر شمشیر زنی رستم کی دیکھین
بھائی صاحب سے ملین یہ کہکے نقابدار نے بارہ ہزار جوان اپنے جمع کیے خسرو سے رخصت ہو کے
ایک جانب روانہ ہو گئے خسرو کھڑے شوکت و شان نقابدار کو دیکھا کیے نہایت تردد ہی کہ یہ نقابدار
کیون مدد کو آیا کس شوکت سے نکلگیا نقابدار غائب ہوا خسرو نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا طرف مشرق
کے جاؤ جو کچھ کام کرنا لوح کو دیکھ لینا شاہزادہ اسیطرف روانہ ہوا اب حال آفتاب کا عرض کیا جاتا
ہو کہ یہ خوشی خوشی بیٹی کو اور سرداروںنکو ساتھ لیے ہوے قلعہ طلسمی مین آئی سلطنت کر رہی ہی کہ ایک
خبر پہونچی کہ جمشید خود پرست مسلمان ہو گیا طلسم کشا کو لوح کی ہدایت کی طلسم کشا لوح پا گیا یہ سنکر
آفتاب گھر مین جل گئی کہا ارے یہ مکار مکر سے خدائی کرتا تھا ہاتھ پر طلسم کشا کے مسلمان ہوا خداے
نادیدہ کا اعتقاد کر لیا بختیار جادو کو بلایا کہا ای بختیار جا کے دیکھ تو کہ اب جمشید کیا کر رہا ہی اسکا سزا
سزا کو پہونچا ہمارا مذہب یہ خراب ہی تصویر مین بیٹھکر ایک ساحر نے دھوکا دیا یہ جمشید بھی بنیرہ
ساحری مکار وحیلہ ساز شعبدہ باز تھا طلسم کشا کے کہنے سے مسلمان ہوا بختیار نے ایک طاؤس بنا
بنایا اُسپر سوار ہو کے چلا اُس قلعے پر آیا بشکل عقاب بیٹھکر دیکھنے لگا دیکھا جمشید ایک مسجد مین
بیٹھا ہی تسبیح حق مین تحلیل ہو گیا ہی اُٹھ پھر سجدے کرنا عذر بدرگاہ بے نیاز صحیفہ نوالون سے صحبت ہی
صحیفہ آگے رکھا پڑھ رہا ہی بختیار نے وہین سے للکارا او مکار یا خدائی کرتا تھا یا خداے نادیدہ
کی اطاعت کی اب سجدے کر رہا ہی جو تڑ او نچے کرتا ہی سر کو زمین پر گھستا ہی یہ کہکے بختیار کو دا جمشید
خود پرست نے پکار کر آواز دی او بختیار میرے قتل سے نفع پائے گا طلسم کشا سے جا کر

سمجھے لیکن بختیار تیغہ برہنہ ہاتھ مین کھینچے ملازمون پر گوسے مارتا ہوا قریب جمشید کے پہونچا جمشید نے سر صحیفہ پر رکھا آواز دی اگر میرے سر سے کچھ مراد حاصل ہو تو سر کاٹ لے بختیار ملعون نے کچھ صحیفے کا بھی پاس نہ کیا ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر کٹکر اُس دیدار کا صحیفے پر گرا یہ خبر ملکہ نرگس نے سُنی برق ثانی گھبرایا ہوا آیا کہا اے ملکۂ عالم آپ کے والد نے مردانہ جان دی بختیار نے قتل کیا شہر ویران کر رہا ہے اب یہان سے نکل چلیے یہان رہنا باعث خرابی ہوگا ملکہ نے کئی تو اصون کو ساتھ لیا ایک نجوا ہی کی شکل بنکر برق ثانی بھی ساتھ ہوا ملکہ تو نکلکر شہر سے بھاگین لیکن آفتاب تخت پر بیٹھی تھی فرزانہ فیروزہ پوش کرسی پر بیٹھی تھین یہ یاقوت وغیرہ کرسی پر بیٹھے تھے جسوقت بختیار نے جمشید کو مارا یہ سب سردار زمین پر گرے ایڑیان رگڑنے لگے آفتاب نے کنیزون کو اشارہ کیا کہتی ہے میری بیٹی کو کیا ہو گیا کنیزون نے کیوڑا گلاب چھڑکا اب جو ہوشیار کیا گویا اپنے ہوش مین آئے زبان پر پریشان آفتاب کی شاہزادے کو سب یاد کرکے رونے لگے فرزانہ بیقرار ہوکر پکارتی ہے او آفتاب شاہزادے کو کیا کیا جھپر کیا مکر کیا تھا کہ مین تیری اطاعت کرتی تھی ہائے کیا ستم ہوا مین نے اطاعت سے اُس شاہزادے کی جب منھ پھیرا ہوگا اور شاہزادے نے دیکھا ہوگا کیسا قلق طبع اقدس پہ گذرا ہوگا ہائے مین کس بلا مین پھنسی افسوس ا ہتو یہ کیفیت ہے

نظم

جاؤن کیا بلبل مجھے لینے ہزار آیا کرے
ہجر مین گلشن سے مجھکو کیا بہار آیا کرے

مر مٹا تیری اطاعت مین نہ دیکھا تیری سمت
اب نہ جھپکے گی پلک اپنی غبار آیا کرے

آگ لگتی ہے لگائین جو رقیب اے شعلہ رو
گرم ہو جھپر تمھین وہ اعتبار آیا کرے

ہون وہ مجذوب اُسکی پلکون کا تصور گر کرون
تن مین چبھنے کو ہر اک جنگل کا خار آیا کرے

اپنے کوچے مین نہ لاشے کو پڑا رہنے دیا
کیون نہ میری روح قاتل کو پکار آیا کرے

مصحفی تیری گلی مین چاہتا بیکار ہے
مین نہ آؤن اور رقیب نابکار آیا کرے

تازہ مضمون کے ثمر ہین گو قلم ہین نخل خشک
اُسطرف کا فیض ہے کیونکر نہ بار آیا کرے

مین جو کہتا ہون سگلے لگ ہے بہت اُلفت کا جوش
ناز سے کہتے ہین وہ چل دور پیار آیا کرے

دور اُس گل سے رہون لکھا تھا یہ تقدیر مین
گلشن دل ہو خزان جسدم بہار آیا کرے

حسن جانان نے شب بخت سیہ روشن نہ کی
شمع ماہ و مہر کی لیل و نہار آیا کرے

آندھیاں اُٹھا کرین سہر روز کوے یار سے	اُڑ کے سارا میری آنکھوں مین غبار آیا کرے
وہ ہی شکلین ہین ہماری زندگی کی اے قبول	یا بلا بھیجا کرے یا آپ یار آیا کرے

آفتاب نے جو یہ حال بیٹی کا دیکھا گھبرا گئی کل سردار اُسی حال مین آفتاب گھبرا رہی تھی کہ بختیار آکر پہونچا اُسنے کہا اے ملکۂ عالم اصل یہ ہی کہ جمشید بالکل بیکار ہوگیا تھا اُسنے سحر کا نام نہ لیا مین نے جاکر اُسکو عین عبادت مین قتل کیا خون اُسکا صحیفے پر گرا یہی باعث ہی کہ یہ سب اُسکے سحر مین تھے وہ قتل ہوا یہ سب ہوش مین آگئے ان سب کو قید کیجیے ورنہ اپنی جان دینگے آخر ہتھکڑیان بیڑیان منگوا کے سب کو پھر قید کیا قید خانے مین بھیجدیا زنجیرون سے سر ٹکرا رہے ہین چاہتے ہین اپنی جان دیدین یہ سب اس حال مین ہین مگر شاہزادہ تھوڑا راستہ طی کر کے سامنے ایک گنبد کے پہونچا دیکھا آگے گنبد کے فرش بچھ رہا ہی تھوڑے عرصے مین فرش تیار ہوا دروازہ گنبد کا کھلا دیکھا ایک نازنین مہ جبین تخت پر بیٹھی ہی گرد نازنینان مہ جبین بیٹھی ہین تھوڑے عرصے مین اُس فرش پر آ کے ہزار آدمی جمع ہو گئے کوئی رقص کرتی ہی کوئی غزلین گا رہی ہی عجب طرح کا ہنگامہ ہی شاہزادہ بیٹھا دیکھ رہا ہی بعد تھوڑے عرصہ کے دیکھا وہی نازنین جو تخت پر بیٹھی تھی اپنے مقام سے اُٹھی اور باہر نکلی سب نے دور کر گھیر لیا وہ نازنین سب کے بیچ مین کھڑی ہو کے گت ناچنے لگی اس زور و شور سے گت ناچی کہ تمام اہل محفل وجد مین آگئے تمام اہل محفل تعریفین کر رہے ہین جو جو اس پیشے کی تھین اُٹھ اُٹھ کر ہاتھونکو بوسہ دیتی ہین گرد اُسکے پھرتی ہین اور ہر ایک کہ رہا ہی کہ اے ملکۂ عالم آپ اُستاد فن ہین آپ کا مثل نہین ہم لوگ آپ سے تعلیم لیتے ہین اگر آپ کا قدم نہو تو ہم لوگ ناقص رہجائین وہ نازنین ناچتی ہوئی سامنے شاہزادے کے آئی کھڑی ہو کے ناچنے لگی اس اس طرح بتا رہی ہی کہ اہل محفل کے دل لبھا رہی ہی کبھی بیٹھ جاتی ہی اس طرح مچلتی ہی کہ دل کو مسلتی ہی کبھی اشارہ کرتی ہی شاہزادے سے لینے پر تلے سے تلوار نکالکر دیدی دوبارہ جو اُسنے اشارہ کیا شاہزادے نے دوش سے سپر اُتار کے دیدی جب وہ نازنین ناچتی ہوئی آتی ہی اور اشارہ کرتی ہی شاہزادہ وہی شی اُتار کے دیدیتا ہی تیسری مرتبہ جھک کر آئی اسطرح بتایا شاہزادے کو یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین گردش کر رہی ہی سر جھکا رہا ہی یہ قول شاعر

رباعی تصنیف مصنف کیون زر کی طلب مین دربدر پھرتا ہی ؃ ظالم کچھ تو سوچ تو کدھر پھرتا ہی ؃ اللہ رے پھیری مین تلاش دنیا ؃ تھک جاتے جب پاؤن تو سر پھرتا ہی ؃ شاہزادہ گھبرا کے

چاہتا ہی اُٹھون تو اُٹھ نہین سکتا اُس نازنین نے ہنستے ہنستے چپکے سے دامن شاہزادے کا تھاما اور
لوح کی جانب اشارہ کیا شاہزادے نے بلا تکلف تختی گلے سے اُتار دی اور ہاتھ مین لیے تکلف
اُس ظالم کے دیدی جیسے ہی تختی اُسکے ہاتھ مین گئی لوح کو جھولی مین رکھا چاہ کے سامنے سے
اُٹھی پکار کر آواز دی اے طلسم کشا اِسی منہ پر دعوی تھا کی طلسم آفتاب نگار رہی یون لوح لیلی چیخ مارتے
ہی اُس نازنین کے غبار اُڑا کہ اندھیرا ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے شاہزادے کی آنکھ کھلی دیکھا ایک
ساحر سیاہ رو تیرہ درون تخت پر بیٹھا ہی شاہزادہ سامنے مسلسل و مطوق کھڑا ہی زنجیر کو ہلا ہلا کے پکار کر
اُس ساحر نے آواز دی منم رقاص جادو دیکھا یون لوح لے بیٹھے ہین اب تمھاری قضا پاس آفتاب
گرم خو کے پہونچیگی اب تمھارا خاتمہ ہوگا طلسم کشائی کر چکے بڑے بڑے ساحر تمھارے ہاتھ
سے مارے گئے اب تمھاری بھی ساحرون کے ہاتھ سے قضا ہی شاہزادہ یہ حال دیکھکر مضطر و حیران
یقین ہوا کہ موت لیکر اس مقام پر آئی تھی اب زندگی دشوار ہی دل سے شاہزادہ دعا مانگ رہا ہی کہ اے
مسبب الاسباب کوئی اسباب پیدا کر اے سامع الدعوات رحم اپنا شریک کر عجب بلا مین پھنسے
ہین اس سے بچا لے

نظم

دارد از حالات ہر بندہ خبر بندہ نواز	بندہ را ہی پرورد شام و سحر بندہ نواز
راضی از بندہ نمی گردد بغیر از بندگی	بندہ پرور خالق جن و بشر بندہ نواز
بندہ را محروم نگذارد ز فضل عام خویش	بر رخ نقش ہر زمان دارد نظر بندہ نواز
ذرہ را خورشید سازد قطرہ را دریا کند	مہربان گردد بر من بندہ اگر بندہ نواز
بر عطاے ذات حق ہر آدمی دارد امید	ہست اطمینان ہر یک بندہ بر بندہ نواز
گشت رہبر بندگان را بر طریق بندگی	لطف خود بر خاکیان کرد اینقدر بندہ نواز

شاہزادہ پلنگ کے دعائین کر رہا ہی رقاص جادو کا ارادہ ہی کہ قید شاہزادے کی لیکر طرف
آفتاب گرم خو کے روانہ ہو قضا سے کار ملکہ نرگس خونریز کہ ہاتھ سے بختیار کے بھاگی تھین اتفاقاً
ادھر آ کے پہونچین چند کنیزین ساتھ ایک مرکب پر سوار ایک کنیز کی شکل بنا ہوا برق بھی ساتھ ہی
دور سے اس گنبد کو دیکھکر کہا چلو اس گنبد مین چھپین برق ثانی نے کہا کہ اگر اس گنبد مین رہنے
کی جگہ ملے حضور کو اس مقام پر چھوڑ کے مین آقا کو تلاش کر لاؤن ملکہ گھوڑا آگے بڑھا کر

چلیں جب سامنے گنبد کے پہنچیں ایک ساحر کو دیکھا بیٹھا ہو سامنے شاہزادہ مسلسل ومطوق کھڑا ہو ہوش و حواس پراگندہ ہو گئے رقاص نے جو ملکہ کو دیکھا مدت سے عاشق تھا اپنے مقام سے اُٹھ کر دوڑا پکار کر آواز دی ای ملکہ عالم آئیے برق ثانی نے پاؤں میں چٹکی لی اشارے سے کہا چلئے ملکہ اندر گنبد کے آئیں رقاص خوش ہو رہا ہو کہ آج ملکہ عالم بعد مدت کے میرے مکان پر آئیں اب کیا جانے دونگا وصل حاصل کر دن بگا تخت سے اُٹھا تخت پر لاکر ملکہ کو بٹھایا کہا حضور کیونکر آنے کا اتفاق ہوا ملکہ نے کہا برا سے تُسکار آئی تھی برق ثانی ہنسکر بولی ٹھا میاں ساحر صاحب تمہارا نام کیا ہی اُسنے کہا غلام کو رقاص جادو کہتے ہیں برق ثانی نے کہا میاں رقاص صاحب ہمیشہ ملکہ تمہارا ذکر کیا کرتی ہیں فرماتی ہیں کہ ہمارا ایک چاہنے والا اس طلسم میں ہو کہ جسکا رقاص جادو نام ہی ملکہ آج راہ میں فرماتی تھیں آج صحرا میں آئے ہیں ای نسرین اپنے چاہنے والے کے پاس بھی چلیں گے ملکہ خود تشریف لائیں اس بات کو سنکر رقاص جادو پھولا نہ سماتا تھا کہتا تھا ای ملکہ عالم میں تو غلام ہوں نسرین نے کہا اس نہاد کن خاندان ساحران عالم کو کیونکر گرفتار کیا اپنے سارے طلسم مٹا دیا رقاص جادو نے کہا حضور میں نے دام مکر پھیلایا میرے قبض میں یہ تشریف لاکر آخر اپنے ہوش میں نہیں رہتا تھا میں نے لپک گرفتار کیا اب انکو لیکر آپ کے ساتھ خدمت خداوند میں چلونگا قدرت کو اختیار ہو کہ اسکو قتل کرے یا بخشیں برق ثانی بہ شکل نسرین بنا ہوا باتیں چپک چپک کے کر رہا ہو لوح کو اُٹھا لیا کہا کیوں ای رقاص اس میں کیا لکھا ہو کہ ساحر ٹھہر جاتے ہیں رقاص نے کہا ای نسرین اسے نہ اُٹھاؤ اسکی چمک سے ہم سحر بھول جاتے ہیں برق ثانی نے ہنسکر کہا ہم ضرور اسکو تمہارے سامنے چمکائیں گے تمہیں تم سحر بھول جاؤ ملکہ گلے میں طلسم کشا کے ڈالے جس میں تمہیں قتل کرے رقاص نے کہا ای نسرین ایسا نہ کرو برق ثانی لوح کو چمکانے لگا رقاص ہاں ہاں کرتا ہی برق ثانی نے جھپٹ کے لوح گلے میں خسرو کے ڈالدی قید ٹوٹ کر گری سحر شاہزادے سے اُتر اجاتا رقاص نے نسرین کو پکڑلوں نسرین جھپٹ کے پشت پر شاہزادے کے آئی شاہزادہ اُٹھکر رقاص پر جا پڑا کلائی پکڑلی ایک طمانچہ مارا کہ سر رقاص کا اُڑ گیا مرنا رقاص کا کہ گنبد گرا شاہزادہ ملکہ کو ساتھ لیکر باہر آیا تمام صحرا جلنے لگا ہوا تھوڑی دیر کے آواز آئی کھشتی مرا نام من رقاص جادو بود کئی سو جوان اُس مقام پر قید سے تھے

اُن سب کو قید سے رہا کیا وہ سب مسلمان ہوے ایک بارگاہ اعلیٰ بھی نکلی بارگاہ چھکڑے پر لدوائی
لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا اب قلعہ طلسمی پر مقابلہ پڑیگا شاہزادہ ان سب کو ساتھ لیکر طرف قلعہ طلسمی
کے چلا تھوڑی دور چلے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی وہ جوان جو قیدخانے سے نکلے وہ بھی آکر شریک
ہوے شاہزادہ ان سب کو لیکر سامنے قلعہ طلسمی کے آکر پہونچا نگہبانون نے **آفتاب جادو** کو خبر
پہونچائی کہ طلسم کشا آپہونچا ساحرون نے جو یہ خبر سُنی وہ بھی جمع ہوے اور قلعے سے نکل بھاگے خدمت
مین طلسم کشا کے حاضر ہوے **آفتاب** نے جو یہ معرکہ دیکھا ہر چند روکتی ہی کوئی نہین رُکتا ہزارون جادوگر
نکل گئے طلسم کشا کے پاس جماؤ ہوتا جاتا ہی تھوڑے عرصے مین پندرہ بیس ہزار جادوگر آکر پاس
شاہزادے کے جمع ہوگئے شاہزادہ سوار ہو اطرف قلعے کے چلا **آفتاب** نے جو سُنا کہ شاہزادہ
آتا ہی گھبرا گئی بختیار سے کہا کیا قصد ہی اب کوئی صورت جان بچنے کی نہین معلوم ہوتی یہ ذکر تھا کہ ایک
طرف سے نعرہ شاہزادے کا ہوا نعرہ خسرو منم خسرو شیردل نوجوان ٭ منم نور عینین صاحبقران ٭ اگر
تیغ کین برکشم از غلاف ٭ بزلزل فتد در میان مصاف ٭ اگر تیغ بر سنگ خارا زنم ٭ بگاو زمین تیغ دو من
برکنم ٭ قلعے کے اندر تلوار چلنے لگی **آفتاب** گرم خو بارگاہ سے نکلی دیکھا شاہزادے نے قیدخانہ
توڑا یاقوت **کلیم و سلیم و گلگونہ و شہرت** لڑتے ہوے نکلے **یاقوت** نے نکلکر وہ سحر کیے کہ
زمین ہلا دی مکانون مین آگ لگا دی ہزارہا مکان جلنے لگے **ملکہ فرزانہ** کو تخت پر سوار کیا بختیار لڑتا
بھڑتا بڑھا ہوا آتا ہی **شہرت جادو** کو جو **بختیار جادو** نے دیکھا پکار کر آواز دی او نمکحرام کہان جاتا ہی
بختیار نے چاہا **شہرت** کی کمر مین پنجہ دیکر اُٹھا لیجاوے **گلگونہ** نے جو یہ معرکہ دیکھا پشت پر سے کارد
سحر مار دی سینے کو توڑ کر پار گذر گئی **بختیار** لڑکھڑا کے گرا آواز بلند ہوئی کشتی مرا نام من **بختیار جادو**
بود **آفتاب** نے جو یہ سُنا گھبرا گئی ساحرون سے کہا ارے خبر تو لو میرے قوت بازو کو کسنے مارا
ہرکارون نے خبر دی کہ **گلگونہ** نے قتل کیا **آفتاب** تڑپ کے گری کہ کلھاؤن پر پرواز پیدا کرکے
اُڑی **گلگونہ** نے پکار کر آواز دی ای شہریار **آفتاب** نکلی جاتی ہی اگر نکلجائیگی تو بڑا فساد برپا کرے گی
شاہزادے نے کمان کیانی دوش سے اُتاری تین بھال کا تیر جھڑ کمان مین جوڑ کر مارا تو وہ سینے پر پڑا
پشت کو توڑ کر پار گذرا جلکر خاک ہوئی **گلگونہ** نے پکار کر آواز دی صاحبو کیون جان دیتے ہو کیون اپنا
خون اپنی گردن پر لیتے ہو سب نے اطاعت کی رئیسان شہر معرفت **گلگونہ** کے حاضر ہوے سب

مطیع اسلام ہوئے شاہزادے نے سب کو دامن پناہ دیا بیرون شہر اُترے گلگونہ و شہرت
دونون بڑی سرگرمی سے منتظم لشکر ہین

دو کلمہ داستان اُس حریق آتش اشتیاق و لجہ فراق مرجان نیلم پوش کا ذکر منظور ہی

کہ جب ملکہ مرجان نیلم پوش کو بیکس نے آگ پر بٹھایا بلک بلک کے روتی تھی جب بارہیزم مین آگ
لگائی اور شعلے بلند ہونے لگے عقاب جادو ایک سرحد کا حاکم آسمان پر اُڑا ہوا جاتا تھا اسکی نگاہ جمال
بیمثال پر جو پڑی بیقرار ہوگیا حیران تھا کہ یہ کون ظالم ہی کہ ایسی محبوبہ معشوقہ کو جلاتا ہی کیسے سنگدل
ہین انکو کچھ خیال نہین جب دھوان بلند ہوا تڑپ کے گرا اُٹھا کے لیگیا اپنے باغ مین لاکے
سامان عیش و عشرت مہیا کیا خواہان وصل ہوا ملکہ نے بہ قہر و غضب تمام جواب دیا اور بیحیا کیا بیہودہ
بکتا ہی تو ہمین کیون اُٹھا کے لایا اگر یہ ارادہ ہی تو قتل کر جب کئی دن اسیطور سے گذرے کنیزون نے
کہا حضور یہ کسی پر عاشق ہی اُسکا نام لے لیکر روتی ہی عقاب نے کہا اسی کوٹھری مین بند کر دو اور باہر
سے سنو کسکا نام لیتی ہی کنیزون نے وہی کیا کوٹھری مین بند کیا جب ملکہ اندھیرے مین بند ہوئی بیقرار ہو کر پکارنے
لگی ای فرزند رشید صاحبقران ای شاہزادہ خسرو شیردل طلسم کو فتح کیا ہوگا ہمارے خون کا بدلہ لیا ہوگا
کنیزون نے آکر عقاب سے اطلاع کی کہ خسرو شیردل فرزند صاحبقران پر عاشق ہی اور وہ
فتاح طلسم آفتاب نگار ہین انھین کا نام لیکر روتی ہی کنیزون سے اسنے صلاح کی اسکے معشوق کو
اسکے سامنے لاکے قتل کردون تو ضرور میرا دل قبول کریگی ابھی تو اسکو بڑا گھمنڈ ہی کہ میرا معشوق آئیگا
مجھے چھڑا کے لیجائیگا جب سامنے لاکے قتل کردون تب اسکو تسکین ہو سب نے کہا بیشک جائیے
عقاب جادو چلا جس شب کو شاہزادے نے طلسم فتح کیا عقاب لشکر مین شاہزادے کے
آیا لوح شاہزادے نے خزانے مین رکھدی بارگاہ مین آکر آرام کیا عقاب نے آکر لشکر مین دریافت
کیا لوگون نے بتلایا فلان بارگاہ مین شاہزادہ ہی نقب سحر دیکر عقاب بارگاہ مین شاہزادے
کی پہونچا شاہزادہ سو رہا تھا عقاب نے سحر کر کے بیہوش کیا پنجہ دیکے اُڑا اپنے باغ مین لایا صبح کا
وقت ہی ملکہ قفس مین بند عقاب نے پکار کر آواز دی لو ملکہ مین تمھارے چاہنے والے کو لایا
اسکے واسطے جلائی گئی تھین آج اسکو تمھارے سامنے قتل کرتا ہون ساحران طلسم

آفتاب نگار اسکے شریک ہوئے اُنھون نے یہ آفت کرائی کہ طلسم فتح کرا دیا مطمئن ہو کے قلعہ طلسم پر
اُترے تھے اس جوان کی موت میرے ہاتھ تھی ملکہ یہ دیکھکر سر پٹکنے لگی کہتی تھی اے عقاب اگر اسکا موے جسم
بھی کم ہوگا تو تڑپ کے جان دیدونگی کچھ تیرے ہاتھ نہ آئیگا قتل کرکے اس شیر کو کیا پائیگا جب عقاب جادو
نے ملکہ کو بیقرار پایا دیکھا ملکہ قفس سے سر ٹکرا رہی ہین عقاب نے شاہزادے کو بھی قفس مین
بند کیا آپ حیران پریشان اُٹھا در باغ پر ایک بنگلہ پڑا تھا اُسمین آکر بیٹھا سوچ رہا ہی کہ اے عقاب
کیا کرون دیکھا صحرا سے گرد اُڑی ایک ضعیفہ سانولی صورت سفید اطلس کا پائجامہ پہنے ہوے
محمودی کی چادر سر پہ ہر چند کہ سینے پر اُبھار رہی مگر چادر محمودی کی اُسپر دُہری کرکے ڈالے ہوے جوتا
زردوزی بال بالکل سفید کچھ سیاہ بھی دو چار ہین ایک نخل کے نیچے بیٹھکر چادر مُنھ پہ رکھ کے ہاے
فرزند ہاے فرزند کہکے رونے لگی عقاب کا دل دُکھ گیا کوٹھے سے اُترا ٹہلتا ہوا قریب بڑھیا کے
آیا قریب آکر بیٹھے پہ چادر کے ہاتھ ڈال کے کہا مادر مہربان کیون اسقدر روتی ہو بڑھیا نے مُنھ
کھول کر جو عقاب کو دیکھا بلائین لینے لگی کہا بیٹا آٹھ دن سے کہان تھے مین تمھارے فراق مین
صحرا نوردی بھی ماری ماری پھرتی ہون عقاب نے کہا مین اس صحرا کا حاکم ہون تمکو روتے
دیکھا چلا آیا بڑھیا نے کہا اے فرزند فلان علاقے کے تعلقدار کی زوجہ ہون چالیس فرزند ہوے
سب مر گئے عصاے پیری بس ایک فرزند تھا آج آٹھوان دن ہوا اُسنے انتقال کیا اُسکی یاد مین جنگل جنگل
روتی پھرتی ہون آج صورت کو دیکھا بالکل یہی صورت زیبا یہی طلعت جہان آرا دل کو ڈھارس ہو گئی
فقط صورت دیکھنا چاہتی ہون جو خواہش ہو مجھسے تو کیسی کیسی عورتین مین ڈھونڈھکر لاؤن گی
تجھسے ملاؤن گی جو جو بیٹیان میرے قبضے مین ہین اُنکو لا کے اپنے بچے سے
ملاؤنگی عقاب جادو نے منھ پیٹ لیا اور کہا کہ اے مادر مہربان کیا بیان کرون آج مہینہ بھر سے ایک
عورت کو لایا ہون قفس مین بند کیا سب تدبیرین کین مگر وہ مجکو نہین قبول کرتی بڑھیا نے کان پکڑ کے
دو طمانچے مارے کہا نگوڑے وہ کون عورت بیہودہ ہی جو تجھ ایسے کو نہین قبول کرتی نہین معلوم
تو نے کیا حرکت کی ورنہ تو ایسا جوان ہی کہ عورت دیکھکر دیوانی ہو جائے ذرا مجھے دکھا دے
ایسی چار باتین سناؤن کہ منت تیرے خواہش کرے لیکن میرے کہنے کے خلاف نہ کرنا
عقاب نے جواب دیا مادر مہربان تمھارے حکم سے گردن تابی نہ کرونگا عقاب

بڑھیا کو لیکر باغ مین آیا کنیزون سے کہا مادر مہربان کو قفس اُس نازنین کا دکھاؤ کنیزون نے لاکر قفس دکھادیا بڑھیا نے کنیزون کو ہٹا دیا قفس مین مُنھ ڈالکے باتین کرنے لگی کنیزون نے دیکھا ملکہ نہسین بڑھیا سے گھُل مل کے باتین کررہی ہین بڑھیا نے کہا بی بی لونڈی کو پہچانو ملکہ نے کہا مین نے تمھین پہچانا کہا غلام آپ کا برق ثانی شاہزادے نے طلسم فتح کیا آفتاب کو مارکر قلعے پر سے اُترے تھے کہ بستر خواب سے غائب ہوے مین تلاش مین نکلا ملکہ یاقوت و کلیم و سلیم ملک شہرت و ملکہ گلگونہ سب تلاش مین شاہزادے کے نکلے ہین مین محفل مین تمکو بلواتا ہون اتنا کہدینا کہ میری خود جان جاتی ہے تونے ابتدا سے ایسا ظلم کیا کہ مجھکو نفرت ہوگئی ملکہ نے کہا بھیا یہ مجھ سے نہ کہا جائے گا تمھارے آنے سے بڑی ڈھارس ہوئی برق ثانی نے کہا مین ابھی ابھی اسے لیتا ہون یہ تو کہنا کہ بڑی بی جو کہین گی وہ قبول کرونگی ملکہ نے کہا بہتر برق ثانی پاس عقاب کے آیا کان پکڑکے دو طمانچے مارے کہ نگوڑے وہ خود تجھپر جان دیتی ہے معشوق پر کوئی ایسا ظلم کرتا ہے جلسہ آراستہ کرو اُسیوقت عقاب کو مسند پر بٹھایا گلابیان شراب کی اُلٹ پلٹ کے رنگین چنگیز جھگھڑے پاندان اُگالدان عطردان سب اسباب محفل مین رکھا قفس منگوایا قفس سے ملکہ کو نکالکر پہلو مین عقاب کے بٹھایا ملکہ اشارے کرتی ہین جتیا یہ کیا کرتے ہو میری عصمت کا خیال رکھو ذرا بھی فرق آئیگا تو جان دون گی برق نے فوراً باپان بجاکے اس لطف سے غزلین سامنے عقاب کے گائین کہ عقاب کہتا جاتا ہی ای مادر مہربان کیا کہنا حقیقت مین بیتاب کردیا مصرا دل کو فوج غم والم سے بھر دیا بڑھیا کہتی ہی بیٹا ابھی کیا سنا ایسی تمھاری خدمت کرونگی کہ تا یہ مہینہ یاد کروگے یہ کہکے جام بھرا یا تھون ہین ملکہ کے دیا کہا لو اپنے عاشق کو پلاؤ ایسے مرد کسکو ملتے ہین تم بڑی صاحب نصیب ہو ملکہ نے تھرا کے جام مسند پر رکھدیا بڑھیا نے کہا بیٹا پی جاؤ عقاب اُٹھا کر جام پیگیا بڑھیا نے سب کنیزونکو پلایا جب سب پی چکے ایک دو شعر تھرک تھرک کے گائے ہاتھ بڑھا کر کان عقاب کا پکڑ کر دو طمانچے مار دیے کہا اے نگوڑے معشوق عاشق خصال ملی خوب تیرے اسکے گذرے گی یہ تیری جان لیگی دیکھو تخت خداوند دونکے آئے ہین اُنکو بھی محفل مین بلاؤ عقاب اپنے مقام سے اُٹھا چار قدم پر جاکے گرا برق ثانی نعرہ کرکے جا پڑا خنجر مارا سر عقاب جادو کا اُڑگیا مرنے کی آواز جو اُس ساحر کے بلند ہوئی گلگونہ و شہرت آسمان پر اُڑ رہے تھے آکر پہونچے ساحران باغ کو قتل کیا ملکہ و شاہزادہ کو

لیکر قلعہ طلسم پر آئے وہان سے شاہزادہ شہر جہرانیہ مین آیا مرنے سے آفتاب کے سب نے اُسکے سحر سے مہلت پائی بصورت اصلی ہوے شاہزادے نے خزانہ شنفکل کا کھلوایا ساٹھ ہزار خفتان مرصع نگار نکلین مع اسباب مرکب و راکب ساٹھ ہزار جوان مرصع پوش تیار کیے سب مال و اسباب لیکر اس قلعے پر آئے مان دیکھکر بہت خوش ہوئی کہا ای فرزند تم صاحب اقبال ہو شاہزادے نے کہا ای مادر مہربان اب مین طلسم ہفت پیکر پر جاؤنگا وہان قبلہ و کعبہ کا دخلہ ہی ہر چند مان نے منع بھی کیا خسرو نے نہ مانا تخت تیار کر کے چار سو نرہ ہارے دیو سے کہا ہمکو طلسم ہفت پیکر کی سرحد مین پہونچا دو بیرقین مرصع نگار دیوزادون کے ہاتھون مین دین ساٹھ ہزار مرصع پوشون کو ساتھ لیکر طرف طلسم ہفت پیکر کے روانہ ہوے کہ ذکر ان کا بھی وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان شوکت بیان رستم پیل تن کہ تلاش زرہ ہفت جوش و تیغہ ہفت جوہر مین چلے ہین و خواجہ عمرو برق فرنگی صاحبقران سے رخصت ہو کر بخدمت رستم چلے ہین کہ ذکر ان کا بھی تحریر ہوگا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ نو تصنیف مصنف

پلا ہاں قیا ساغر جام جم
کرون داستان مرصع رقم
یہ تحریر کا کلک کو جوش ہی
کہ خاموش ہی بلکہ بیہوش ہی
ہلال مضامین چمکنے لگے
کہ طائر چمن مین چہکنے لگے
مبارک سلامت کی ہو دھوم جام
ترا نام ہی کلک شیرین کلام
جو فرہاد سن لے تری گفتگو
نہ شیرین کی ہرگز کرے آرزو
چل ای لیلی کلک جادو رقم
کہ مجنون نے قیس سا محترم
کبھی نجد کا اسکو جلوہ دکھا
یہ ہو غل کہ ای لیلی پارسا
جمال مضامین کی صورت دکھا
کہین ناظرین رنگ پھر جم گیا
عروس مضامین کا دیکھین نکھار
یہ ہین حرف یا صاف رنگ بہار
نہالان گلشن کو بھی وجد ہی
کرین بلبلین اس چمن کو بھی طے
بہار عروس چمن دیکھنا
کہ حرفون کا بھی بانکپن دیکھنا
ہر اک سطر ہی سلک گوہر فشان
کہ موتی کی لڑیان ہوئی ہین عیان
ہوا عندلیبان گلشن مین شور
تماشا ہو آج رقصان ہین حور
اکڑتا ہی سرو چمن باغ مین

کہ سوزش ہوئی لانے کے داغین
قمر کلک کا زور مشہور ہے
کہ بیتابی عاشقان بڑھ گئی
مجھے نشۂ مے کی خواہش ہوئی
کہ سابق مین بھی جام سے عار بھی
جو مضمون لکھا ناظرین نے سنا
مضامین تو لطف سے سب لکھے
ہر اک ملک مین اسکی شہرت ہوئی
مضامین عمدہ ہوے ہین بہم

کہا قمر یون نے بصد شد و مد
کمال مضامین سے کیا و رہی
قمر دورۂ جام کا وقت ہی
کہ ساقی کی پھر آج خواہش ہوئی
کھلا حال عاشق کا معشوق پر
کہا ای قمر مرحبا مرحبا
رہا ہوش ایسا فسانہ لکھا
اسیوجہ سے اپنی شوکت ہوئی
یہ ہی ہفت پیکر کی اب داستان

کہ ای باغبان ازل کر مدد
کہین کھنچ گئی شکل معشوق کی
سمجھ لو کہ یہ نام کا وقت ہی
ہوے جمع رندان میخوار بھی
چمن مین صبا کا بھی ہوگا گزر
تری نثر کے خوب دریا بہے
کہ سامع کو دل سے پسند آگیا
کیا فتنہ نو زا فشان رقم
کرین وجد اسے دیکھکر ناظران

چہرہ تحریر ان داستان شوکت بیان رستم پیل تن وکاتبان دفاتر عجیبت خیز رنج و محن شعر مصنف

نگارندۂ داستان عجیب وچنین می نگارد زکلک غریب کہ رستم پیل تن صحرا سے بینو سواد مین فردکش تھے کہ سماک نے آکر خبر دی کہ قیدخانے سے صاحبقران وغیرہ چھوٹے فرستادگان حضور بڑے تکلف سے پہونچے صاحبقران صحرائے گرداب خنجر کی جانب جاتے ہین اور آپ کے سردار ابھی آتے ہین رستم نے پردے بارگاہ کے اٹھوادیے دوسرے دن بوقت سحر دیکھا کہ مطیعان بادشاہ اسلام و مطیعان رستم صحرا سے بہ شوکت پیدا ہوے جب قریب نخلستان پہونچے درختون پر جو طائر بیٹھے تھے زمزمہ سرائی کرنے لگے سرداران مذکور نے جو زمزمہ سرائی طائرون کی سنی گریبان چاک کیے خاک منھ پر ملی دیوانہ وار صحرا مین پھرنے لگے خدمت مین سردار سب حاضر ہین کہ ملکہ سیماب نے جو ساحرہ بہت زبردست ہی اور رازدار ہفت پیکر ہی یہ معرکہ دیکھکر عرض کی ای شہریار یہ سردار آنے والے جو آتے آتے رک گئے طائرونکی آواز سنکر دیوانے ہوے اس صحرا کا جو حاکم ہی اسکا یہ سحر ہی کیسر ابھی جاتی ہی اس تاثیر کو جاکر مٹاتی ہی یہ کہکے سیماب اپنے مقام سے اٹھی طائر جو درختون پر اڑتے پھرتے ہین انپر سیماب نے سحر کیا کچھ طائر مر کر گرے ایک باز پیدا ہوا طائرون کو منقار مین دبا کے لیجاتا ہی بیرون صحرا چھوڑتا ہی کسی طائر کو پنجون سے پکڑا اور چیر ڈالا وہ باز مارنے سے طائرون کے باز نہین آتا سیماب دستکین دیتی ہی عجب

خون اپنا گوشت کاٹ کے پھینکتی ہی باز کو اور جوش وخروش زیادہ ہوتا ہی سیکڑون طائر چیر کر پھینک دیے زیر نخل طائرونکے مردے پھڑک رہے ہین سیماب مصروف سحر خوانی جون جون سحر کرتی ہی باز کی قوت بڑھتی جاتی ہی یا ایک طائر کو پکڑتا تھا یا چار چار طائر پنجونمین پکڑ کر چیر ڈالتا ہی اور خون پی لیتا ہی سرداران دیوانہ کو ہوش آنے لگا قصد کیا سیماب کو آواز دین کہ یہ معشوقہ ہمکو نہین آنے دیتی اس معشوقہ کو ہٹاؤ تو ہم تم تک پہونچین مجبور ونا چار ہین بیتاب وبیقرار ہین سیماب نے سبکو قریب بلایا کسیکے منھ پر ہاتھ پھیرا کسی کی پشت پر ہاتھ پھیرا ان سب کو ہوش آیا سیماب کے ساتھ آکر کھڑے ہوے سیماب چاہتی ہی ان سبھون کو لیکر خدمت رستم مین آئے رستم دیکھ رہے ہین باز سر سیماب کے سایہ فگن ہی کہ آسمان پر سنّاٹا ہوا ایک عقاب بلند پرواز بلکہ عقاب کے سر پر ایک تاج جھپٹ کے باز پر گرا باز عقاب سے پنجہ ومنقار چلنے لگا لیکن عقاب جب پنجہ مارتا ہی باز کے پر گرتے ہین اور باز جو منقار مارتا ہی تو عقاب تاج پر روکتا ہی باز چاہتا ہی تاج کو نوچکر پھینکدون عقاب تاج کو بچاتا ہی ایک مقام پہ باز کی پلک جھپکی تھی کہ عقاب نے جھپٹ کر پنجہ آنکھ مین باز کی مارا آنکھین باز کی نکال لین باز جو نابینا ہوا یہ مارتا ہی عقاب نے دونون پنجون سے دونون پاؤن باز کے پکڑ کے چیر ڈالے سیماب کے سر پہ خون ہوکر گرا سیماب نے گریبان پہ ہاتھ ڈالا گریبان اپنا پھاڑا رستم گستاخی عقاب کی دیکھکر اپنے مقام سے اُٹھے قریب سیماب کے آئے آواز دی ای سیماب ہوشیار ہو گریبان کیون چاک کیا کوئی ایسا گھبراتا ہی وہ سردار جو ہوش مین آئے تھے تمھارا دیوانہ پن دیکھکر پھر دیوانہ پن کرنے لگے گریبان چاک کرتے ہین خاک منھ پر ملتے ہین رستم نے جو سیماب کو سمجھایا سیماب بے اختیار پکار اُٹھی ای شہریار میرے دل کے آپ حال سے آگاہ نہین کہ مجھپر کیا گذر رہی ہی کنیز کا عجیب حال ہی قلب پر ہجوم غم وملال ہی اصل کیفیت یہ ہی کہ لایق بیان کرنیکے نہین **نظم**

بوسہ ہونٹھون کا شب وصل وہ کیا دیتے ہین	ذائقہ قند مکرر کا چکھا دیتے ہین
ملک الموت ہین عشاق کے حق مین یہ حسین	جیتے جی خاک مین زندون کو ملا دیتے ہین
کام کرتے ہین دم رقص مسیحائی کا تو	ایک ٹھوکر سے یہ مُردون کو جلا دیتے ہین
کشتۂ تیغ نگہ تک نہ تکین بھر کے نگاہ	خون بہا مانگین تو وہ خون بہا دیتے ہین

نہ رسائی ہوئی گو زلف رسا تک رعنا	شام جب ہوتی ہو ہم اُنکو دعا دیتے ہین

یہ اشعار جو سیماب نے پڑھے عقاب تڑپ کے گرا کلاہ ہفت گوشہ جو سر پر رستم کے تھی وہ اُتاری پہلو سے ایک طائر پیدا ہوا اُس نے کلاہ ہفت گوشہ منقار سے عقاب کی لیلی لیکر غائب ہوا رستم کے پانون زمین سے تھام لیے عقاب نے جو اپنا عکس رستم پر ڈالا رستم کا چہرہ سرخ ہوگیا ہر چند دل کو سنبھالتے ہین دل نہین سنبھلتا اور وہ طائر جو کلاہ لیگیا تھا بعد تھوڑے عرصے کے پیدا ہوا عقاب سے کچھ اشارے کیے عقاب نے طائر کو اشارہ کیا وہ طائر جھپکے گرا رستم کی کمر مین پنجہ دیکر اُٹھا لیگیا اب یہ تمام سردار مع سیماب دیوانہ وار جو لشکر مین آئے کل اہل لشکر دیوانہ وار گریبان چاک کرنے لگے اور خاک منھ پر ملنے لگے جو سردار لشکر مین نہ تھے اُنھون نے یہ حال جو دیکھا کل لشکر اشعار عاشقانہ پڑھ رہا ہی ایک ایک کی زبان سے نکل رہا ہی کہ ہم عشق مین یار جانی کے مضطر و بیقرار ہین وہ سردار جو باہر آئے ہین سحر سے طائر و عقاب کے بچے ہین رستم کو جو نہ پایا بیقرار ہوکر پکار پکار دعائین مانگتے تھے کہ ای خالق بے نیاز و ای معبود چارہ ساز ہمارے آقا کو ہمسے ملا ای خالق ارض و سما کس اوج پر لشکر تھا افسر کا غائب ہونا ہم لوگون پر آسمان ٹوٹ پڑا اس گلزار بیخبران پر خزان آگئی اس آفت سے نجات دے نظم

کی کند اہل زبان شرح بیان عندلیب	مثل قمری تا نگردد ہم زبان عندلیب
گل بہ بند درخت زین گلزار بعد از چند روز	میشود بر لامکان آخر مکان عندلیب
گل چو گلچین کرد در گلزار از گلبن جدا	باغ ویران کرد و برد از جسم جان عندلیب
خاک این بستان رود بر باد چون وقت خزان	کی بماند در چمن باقی نشان عندلیب
مشتعل شد آتش از رخسار گل در چون چمن	سوخت جسم و جان و مغز استخوان عندلیب
گل چو شد پردہ نشین بلبل چو غنچہ لب بہ بست	چون خزان آمد برفت از تن توان عندلیب
کس نمیداند درین گلشن بغیر از باغبان	حالت سوز دل و راز نہان عندلیب
ہندی اندر عشق گل کن در گلستان جہان	نالہ و شور و فغان برپا بسان عندلیب

جو ہوش مین ہین وہ دعائین مانگ رہے ہین جن پر عکس طائر و عقاب کا پڑا دیوانہ وار غل مچاتے پھرتے ہین سارا لشکر اس مصیبت مین لیکن خواجہ عمرو و مہتر برق فرنگی جو تلاش مین

رستم کی چلے تھے راہ مین آکر خواجہ نے کہا دھبوریے میرے ساتھ نہ چل اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ
برق نے کہا آپ کے ساتھ کون چلتا ہی یہ کہکے برق ایک جانب چلا خواجہ جو تنہا چلے سامنے
ایک گانون دکھائی دیا دیکھا ٹٹوون پر اکثر زمیندار گھنگھور گنوار دھوتیان باندھے ہوے مرزائی گاڑھے
کی پہنے ہوے اس گانون کی طرف جاتے ہین خواجہ نے بڑھکر اُنسے پوچھا اس گانون مین
آج کیا ہی سب نے کہا چوتھے دن بازار ہوتی ہی ہم لوگ براے خرید و فروخت جاتے
ہین خواجہ رنگ و روغن عیاری کا لگا کر ایک اُسترہ ہاتھ مین لیکر گانون مین داخل ہوے
وہ ایک چر کے لگائے پیسہ دوکان تحصیل لیا جسکی دوکان پر گئے اُسترہ چمکایا اُسنے پیسہ پھینک دیا
سب دوکانون سے تحصیل کے گانون سے نکلے پیسے کی جوار بھنائی اُسکے پھنکے لگاتے ہوے براہ
لی مگر برق فرنگی جست و خیز کرتا ہوا جاتا تھا راہ مین ایک صحرا مین گذر ہوا تمام صحرا پُربہار
طائر مثل انسان کے باتین کرتے ہین غنچون کے چٹکنے سے لڑکون کی خون غان کی صدا
آتی ہی نرگس شہلا کی آنکھون کی گردش نظارگیان گلشن کو آنکھین دکھانے کی کوشش سنبل نے موے
مشکین کھولے دام بچھانے کی خوشی ہی کہ عروسان چمن کو پھنساؤن ہر پھول شگفتہ ہر نخل سرسبز و
شاداب بہار لاجواب برق فرنگی سیر بوقلمونی دیکھتا ہوا اُس جنگل سے نکلا لیکن پلٹ پلٹ کے
بہار صحرا کو دیکھکر مبہوت ہو رہا ہی جب صحرا سے نکلا سامنے دیکھا دروازہ ایک باغ کا مثل
آغوش عاشق کھلا ہی برق ایک جادوگر کی شکل بنا دروازے پر باغ کے آیا ساحرون نے
پوچھا میان ساحر صاحب کہان سے آتے ہو برق نے کہا خداوند ہفت پیکر نے حکم
دیا کہ یہ نامہ پاس رنگین گلشن آرا کے لیجاؤ مین مقام پوچھتا پھرتا ہون ساحرون نے
کہا اسی باغ مین تشریف رکھتی ہین جیسے ہی برق فرنگی اندر باغ کے آیا طائر غل مچانے لگے
اور یہ صدا دینے لگے کہ ہمارے دماغ مین مسلمان کی بو آتی ہی رنگین گلشن آرا بارہ دری مین
بیٹھی تھین طائرون کی آواز سنکر اپنے مقام سے اُٹھین کنیزون سے پوچھا آج یہ طائر کیون
غل مچاتے ہین کوئی باغ مین نیا آدمی آیا ہی اُسکے آنے سے طائر غل مچا رہے ہین کنیزون نے
عرض کی ایک ساحر فرستادہ خداوند آیا ہی اُسوقت سے طائر غل مچا رہے ہین کبھی اپنے مقام
سے اُڑتے ہین سر پر اُس ساحر کے سایہ ڈالتے ہین وہ ساحر آپ کا جویا ہی ملکہ نے حکم دیا

بلالاؤ کنیز نے آکر برق فرنگی سے کہا چلو تمکو ملکۂ عالم بلاتی ہین برق فرنگی جھپٹ کر سامنے ملکہ کے آیا کہا غلام حاضر ہی نامہ سر سے کھولکر دیا رنگین گلشن آرا نے پڑھا لکھا تھا ای گلشن آرا طلسم کشا دھلی قلعہ لالہ زار سے گذر گیا صحرا سے مینو سواد مین پہونچا زرہ ہفت جوش دتیغہ ہفت جوہر کی فکر مین جاتا ہی کلاہ ہفت گوشہ اُسکے سر پر ہی فوراً گرفتار کرلو اور اسی ساحر کی معرفت روانہ کرو رنگین نے کہا ای ساحر مجھے اچھی طرح حال طلسم کشا کا دریافت نہین کلاہ ہفت گوشہ اُسنے کیونکر پائی لیکن طائر تمکو دیکھکر کیون غل مچاتے ہین برق نے کہا مین کیا جانون مین لشکر مسلمانان مین ہوتا ہوا آیا ہون اُنکا عکس مجھ پر پڑا شاید یہ خرابی ہو رنگین نے کہا سچ کہتے ہو تم ٹھہر جاؤ مین اپنی بہن مینوسواد گلگون پوش سے دریافت کرون کہ اُس صحرا کی وہی حاکم ہی اُسنے کچھ تدبیر کی ہوگی یہ کہکے برق کو بارہ دری مین لائی آپ مسند پر بیٹھی نام جو برق کا پوچھا برق نے کہا اُسی کاغذ مین لکھا ہو رنگین نے دیکھا راز دار رجا دو نام لکھا ہی صحبت مین رنگین کی گانا ہونے لگا دیکھا تو راز دار جادو منھ پھلائے ہوے بیٹھے ہین کسی گانے کی تعریف نہین کرتے رنگین نے کہا ای راز دار کیسی کیسی گائنین گا رہی ہین اُستاد فن جمع ہین ہم جانتے ہین تم صحبت خداوند مین رہتے ہو بڑی بڑی گائنون کو سنا ہوگا برق نے کہا ایک چیز مین گاؤن شاید پسند آئے یہ کہکے سامنے رنگین کے آبیٹھا ساز کے ساتھ گنگنایا اور یہ غزل شروع کی نظم

جی تمپہ فدا کرتے ہین بیجا نہین کرتے	رنج آپ ہمین دیتے ہین اچھا نہین کرتے
غیرونکے چلے آتے ہین پیغام شب در در	ہم وہ ہین کہ ان باتون کا چرچا نہین کرتے
ہم ملتے ہین تم کہتے ہو ہرگز نہ ملین گے	ضد کرتے ہو تم پاس ہمارا نہین کرتے
ای رشک مسیحا مجھے تم بھول گئے ہو کیا	کشتہ ہون تمھارا کبھی زندا نہین کرتے
گھونگھٹ کو اُٹھا کر مری چھاتی سے لپٹ جا	ای جان شب وصل مین پردا نہین کرتے

اس مزے سے برق فرنگی نے یہ غزل گائی کہ سب گائنین تعریفین کرنے لگین رنگین نے کہا یہ صحبت خداوند مین رہنے والے ہین برق فرنگی خوب گایا رنگین نے ایک نامہ لکھکر ایک کنیز کو دیا کہا بہن کے پاس جاؤ جواب لیکر جلد آؤ وہ کنیز نامہ لیکر گئی صبح ہوتے لاکر ہاتھ مین رنگین کے نامہ دیا رنگین نے نامہ پڑھا خوش ہوکر کہا ای راز دار بہن نے کلاہ ہفت گوشہ

چھین لی طلسم کشا پاس ملینو سواد کے قید ہین پاس قدرت کے جانتے کہ ہین ہین ہ ہے جو تمھارا حال لکھا وہ ٹھیک ہین اب جب مین جاؤن تب وہ قید ہینگے جاؤ برق نے کہا چلیے مین قید لیکے طلسم کشا کی جاؤنگا کلاہ ہفت گوشہ جو ہو سے تجھے ہفت سپہ جادو کے پاس بھیجدی ہا اے رنگین تخت پر سوار ہوئی برق فرنگی ساتھ ہوا حپند کنیزونکو بھی رنگین سے سوار کرلیا طرف ملینو سواد کے چلین تین پہر تخت اڑا یا پہردن پچھلا باقی تھا کہ سامنے سے ایک قصر معلوم ہوا کہ مثل برق کے چمک رہا ہی جب وہ چلتی ہی تو قصر ہلتا ہی بلکہ کل قصر مین جنبش ہوتی ہی صاف ظاہر ہی کہ قصر کو اڑجانے کی کوشش ہی برق فرنگی نے پوچھا کیون ملکہ رنگین یہ قصر کیسا ہی رنگین نے کہا ہمشیرہ صاحب نے اسوجہ سے ایسا قصر بنایا ہی کہ اگر کوئی عیار مکار آئے تو قصر کو جنبش ہو جان جائین کہ عیار آیا ہی برق فرنگی نے عرض کی مین لشکر مسلمانان مین ہوکر آیا ہون مجھپر عکس مسلمان پڑا طائر باغ کے غل مچاتے تھے میرے آنے سے قصر کو بھی جنبش ہوئی رنگین نے کہا مین قصر کو روکے دیتی ہون یہ کہکے کچھ ماش کے دانے قصر پر پھینکے قصر کی جنبش موقوف ہوئی برق فرنگی کو لیکر رنگین گلستان اپنا اس قصر مین آئی ملینو سواد نے استقبال کیا جھولی سے نکال کر کلاہ دکھائی کہا مین نے طائر بناکر بھیجا اسنے سر طلسم کشا سے کلاہ اتار لی پھر طلسم کشا کو گرفتار کرایا ای رنگین تم کو یہ بھی معلوم ہی کہ اس جوان نے بڑے بڑے کارنمایان کیے اول تو بیٹا اسکا شاہزادہ خاورسپاہ جس نے دس برس کے سن مین طلسم افراسیاب توڑا بارہ ہزار خفتان یاقوت نگار پائین اس شوکت سے لشکر صاحبقران مین آیا ہی کہ کوئی بیٹا امیر کا اس شوکت وشان سے نہ آیا تھا پوتا اس جوان کا ایرج نوجوان کہ جسنے عالم کفر مین اٹھارہ سو ملک باختر کی سیر کی لڑتا بھڑتا تا بہ قلعہ ذوالامان پہونچا ہر روز قلعہ فتح کرتا تھا سرداران حمزہ سبحان واسے فرداً فرداً آتے تھے اپنی جان دیتے تھے ایرج کو ہٹا دیتے تھے یہ وہ شیر دلیر ہی کہ اسکی اولاد سب کی سب جمشید بہادر صف شکن تیغ زن ہی اب آخر مین سکندر زرین علم بطن ملکہ پیران دختر ملک کوکب روشن ضمیر صلب ایرج نوجوان سے وہ شیر پیدا ہوا کہ جس نے طلسم نور افشان مین چہار طرف کھلبلی ڈالدی زرین پوش نے زرین علم لقب پایا اسد کا بیٹا بطن مہ جبین وصلب اسد نوجوان فتاح طلسم ہوشربا سے شاہزادہ ضیغم شیر شکار پیدا ہوا فتنہ نور افشان مین ان سب کے ذکر بالتصریح ہین اولاد

ہ سب جری دبہادر ہین قید خانے مین آٹھ پہر زنجیرین ہلاتا ہی نگہبانون کی نیند حرام ہوگئی چاہتا ہی
در کے نکل جاؤن کہ رنگین سے رازدار کو پیش کیا کہا بہن یہ پاس سے قدرت کے
ہ لایا ہی اسکے قید حوالے کرو مینوسواد نے کہا بہن مین نے دفتر بھی ملاحظہ کیے ہین سب
پسران حمزہ کو حال معلوم ہی دفترین سب حالات لکھے ہین مین فوج اسکے ساتھ کردون گی کلاہ
ہفت گوشہ کیسکے ہاتھ مین دنیا نہین چاہیے ایسا نہو مسلمانون سے میل کرے کوئی خرابی
پڑے تو جان و ایمان کسی طرح سے نہ بچے اکثر عہدہ داران ہفت پیکر شریک مسلمانان ہوئین
فرزندان حمزہ پر عاشق ہوئین اب خوف آتا ہی قید سپرد کرتے کہ ایسا نہو راہ مین کوئی فتور پڑے
خداوند نے بڑے احتیاط سے فرمان بھیجا تھا کہ تمھارے جنگل مین طلسم کشا اُترا ہی بہت جلد
گرفتار کرکے روانہ کرو مین نے سامنا ابھی طلسم کشا کا نہین کیا بیٹھے بیٹھے سحر تیار کرکے بھیجا
سیماب جادو نے وہ سحر دکھائے کہ صدہا ساحر مجبور ہوکر مارے گئے آخر مین نے طائر سحر
سامری بھیجا اُسنے جاکے سب کے ہوش اُڑائے اُسنے کلاہ ہفت گوشہ سر طلسم کشا
سے اُتار لی اور طلسم کشا کو گرفتار کر لایا اس مشقت سے تو مین نے گرفتار کیا اُس کو مین یون بے انتظام
حوالے کردون برق فرنگی سب گانون مین بیٹھکر سامنے مینوسواد کے بھی گا یا ایک ٹھمری
جو گائی اُس مین ایک نقطہ تھا پیا چھوٹو جائے اس نقطہ کو سو طرح بتایا کبھی آنکھون سے
آنسو جاری ہوئے اور رو رو کے کہنا پیا چھوٹو جائے کبھی اپنی کمسنی کا اظہار کرنا اور کہنا پیا چھوٹو
جائے کبھی ویرانہ مکان دکھانا کبھی کلیجہ مسلنا کبھی وحشی بننا جنگلون مین پھرنا کبھی رات کو گھر سے
نکلجانا اور کہنا پیا چھوٹو جائے کبھی بیمار پڑنا غرض اسطرح سے اس نقطہ کو بتایا کہ مینوسواد رونے لگی
کہا ای رازدار کلیجے پر چھریان پھر گئین نقشہ کھینچکے دکھا دیا کہ چند کنیزین دوڑی ہوئی آئین عرض کی
دروازے پر ایک کلاونت مصیبت زدہ طنبورہ کاندھے پر لیے ہوئے دعائین دے
رہا ہی اور پکارتا ہی کہ غلام کو اندر بلوایئے دو چیزین میری بھی سُنیے تو آپکو لطف ملے مینوسواد
نے کہا بلالو دیکھا ایک مرد ضعیف کرتا چکن کا جسکا تانا نہ دارد کہ کیڑے کھا گئے بانا موجود تھا
مشروع کا پائجامہ زردوزی جوتہ کہ جسکا کام اُڑ گیا صرف زرد سوت ظاہر ہی جیسے ہی بڑے
میان صاحب اندر بارہ دری کے آئے مینوسواد کو سلام کیا مینوسواد نے دیکھا قصر کو

خود بخود جنبش ہوئی کلاہ ہفت گوشہ جھولی سے نکل پڑی محفل مین اُچھلنے لگی مینوسواد بہت
گھبرائی کہتی ہوا ی رنگین اس بڈھے کے آتے ہی قصر ہلنے لگا رنگین نے کہا ای بہن یہ نگوڑا جب
میرے یہان آیا طائر غل مچاتے تھے یہان جب سامنے قصر کے آیا تو قصر کو جنبش تھی یہ گفتگو
سنکر رازدار جادو چوکنا ہوکر اُٹھا ہی کہ رہا ہی ای ملکۂ عالم اگر غلام پر کوئی شک ہو تو نکالڈالیے
بڈھا بھی یہی کہ رہا ہی برق جاکر پہلو مین ایک جادوگر کے کھڑا ہوا مینوسواد نے چاہا کہ رازدار
پر سحر کرے برق نے اُس جادوگر کو خنجر مارا اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ برق فرنگی

مرا نام ہی برق خنجر گزار
کہے کون مکار و غدار ہون
ور عکر پر سر اپھرا رہا
چھلاوہ ہون مین نام بھی برق ہی

کہ اُستاد ہین خواجہ نامدار
کرون سیکڑون کوس کی راہ طی
تڑپ سے مری چرخ پھرا رہا

تڑپنے مین مین برق رفتار ہون
ارسطوے ذی علم شاگرد ہی
بتریز قدم غرب ہی شرق ہی

خواجہ نے بھی ایک کنیز کو خنجر مارا اندھیرے مین دونون بھاگے
بیرون باغ نکل گئے مگر جا ئین کیونکر سُن چکے ہین کہ رستم یہان قید ہین جب روشنی ہوئی مینوسواد نے
رنگین سے کہا کیون بوا برق کو اپنے ساتھ لائین رنگین نے کہا بوا کل اُسنے میرے
گھر مین بلا تکلف آکے نامۂ خداوند دیا مین حیران ہون کہ یہ خداوند کی مہر کہان سے لایا کسی شے مین
فرق نہ تھا تمھارے قصر کو بھی سامنے آتے ہی ایک مرتبہ جنبش ہوئی تھی مین نے سحر کرکے
ساکت کیا ساربان زادے کی شامت آئی کہ گویا بن کے گھس آیا نہین معلوم دو لون
ملک کیا آفت برپا کرتے خداوند ہفت پیکر نے بچایا ان عیارون کے ہاتھ سے بچنا دشوار تھا
لیکن خداوند ہفت پیکر کو آٹھ پہر اپنے بندون کا خیال ہی مینوسواد نے کہا مین نے قصر پر اسیواسطے
یہ شعبدہ بنا رکھا ہی کہ جب غیر آئیگا قصر مین جنبش ہوگی مکان گر پڑے تو عجب نہین کنیزونکو حکم ہوا اب
پھر نہ جانا ایسا نہ ہو کسی کنیز کو پکڑ لین اُسکی شکل پر آئین عیار بلا سے روزگار ہین ہزار طرح کی
عیاریان کرتے ہین یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی برق فرنگی قریب ایک غار کے پہونچا اندر غار
کے اُتر گیا وہان بیٹھے بیٹھے سوچا کہ مین آٹھ پہر وہان رہا عیاری خالی گئی اندر غار کے بیٹھکر رنگ و
روغن عیاری کا نکالا ایک ساحرہ کی شکل بنا کہ ایسا نہو پہچانا جاؤن اب غار سے
نکلا طرف باغ کے چلا نگہبانون نے دیکھا ایک ساحرہ آتی ہی بڑھکر پوچھا بی صندل

کیونکر آنیکا اتفاق ہوا ملحوظ ناظرین رہے کہ یہان سے قریب ایک قریہ ہی صندل جادو وہان کی حاکم و ناظم ہی برق اُسیکی صورت بنکر آیا ہی صندل کہنے پر حیران ہوا حیران ہوکر پوچھا میان نگہبان صاحب تمنے مجھے کیونکر پہچانا نگہبانون نے کہا اکثر آپکے گانؤن مین جاتے ہین سودا وہان سے لاتے ہین وہان آپکی حکومت دیکھی ہی صندل نقلی نے جواب دیا آج دو شخص ہمارے گانؤن مین آئے ایک مہاجن کہ دس بیس ہزار کا مقدور رکھتا ہی اُسکے ہاتھ جاکے چاندی سونے کا اسباب بیچا وہ بیٹھا رو رہا ہی فریاد کرتا ہی سب اسباب چپل دیتا نے کا نکلا میرے خیال مین آیا چلکے ملکہ مینوسواد سے اطلاع کرون کہ آپکی عملداری مین عیار آئے ہین ملکہ کیا کرتی ہین جاکر اطلاع کرو کہ در دولت پر صندل جادو آئی ہی یا اُسکو بلا لیجیے یا خود تشریف لائیے اب شہر والے آپکے بیٹھے گے کنیزون نے جاکر اطلاع کی مینوسواد سُنتے ہی باہر آئی صندل نقلی نے سلام کیا عرض کی حضور آپ کی حوالی مین دو عیار آئے ہین وہ رعایا کو لوٹتے پھرتے ہین اُنکا جلد انتظام کیجیے میرے گانؤن مین تشریف لیچلیے مین گرفتار کرادون مینوسواد نے کہا وہ سحر کرون جہان ہون دوڑے چلے آئین اپنا نام خود بتادین دم شمشیر پر گلا رکھین برق لگا کر مینوسواد کو لیچلا خواجہ ایک سلائے مین نخل کے چھپے تھے اُنھون نے دیکھا کہ برق فرنگی ملکہ کو لگا کر لیچلا خواجہ نے رنگ و روغن عیاری کا نکالا مینوسواد کی شکل بنکر کھڑے ہوئے جب دیکھا کہ برق مینوسواد کو لیکر طرف گانؤن کے گیا خواجہ بشکل مینوسواد دوڑے سامنے آئے جادوگرون نے کہا حضور اسباب دلوادیا خواجہ نے جواب دیا کہ اسباب لیکر وہ لوگ نکلگئے اب اُنکا ملنا دشوار ہی ہم ابھی جاکے طلسم کشا کو قتل کرتے ہین یہ کہتے ہوئے باغ مین آئے کنیزون نے دیکھا سمجھین کہ ابھی گئی تھین ابھی تشریف لے آئین رنگین بارہ دری مین بیٹھی ہی کلاہ ہفت گوشہ اُلٹ پلٹ کر رہی ہی کہ مینوسواد نے آتے ہی اُسکے ہاتھ سے کلاہ لی کہا یون تمنے ایسے نامی عیار کو میری سرحد مین لا کر چھوڑا کہ اُسنے سارا گانؤن ویران کر دیا ہر ایک کے دروازے پر جاتے ہین کہین فقیر بنتے ہین کہین اپنے کو چور بتاتے ہین ہر طرح صاحب خانہ کو لوٹ لیجاتے ہین مین نے بہت تلاش کیا سحر نے خبر دی کہ وہ بڑی دور نکل گئے ہر پھر کے یہان ضرور آئینگے سن گئے ہین کہ رستم یہان قید ہین چھڑانے آئینگے مین ابھی

رستم کو قتل کرتی ہوتی کنیزون نے کہا کہ قیدی کو لاؤ دس پانچ کنیزین گئین رستم جس مقام پر قید تھے زنجیرین
ہلا رہے ہین کنیزون نے زنجیر کو تھاما کہا چلیے ملکہ بلاتی ہین آپ کے قتل کا وقت آگیا عیار ایسا
حیران کر گئے کہ انکو بھی کدہوئی رستم کنیزون کے ساتھ جھومتے ہوئے چلے یہان مینوسواد
نقلی نے زنگین سے کہا بوا دیکھو آسمان پر ابر سیاہ اُٹھا ہی کوئی ساحر زبردست آتا ہی جیسے ہی
زنگین اسطرف پلٹی خواجہ تو برابر کھڑے تھے کوکھ پر خنجر مار ا زنگین کا شکم چاک قصہ پاک پکار کر
کہا یہ دشمن بہن تھی عیار کو نامہ وار بنا کر لائی میری حوالی مین چھوڑ ا اُسنے تمام گانون لوٹ لیا
گانون والے رو رہے ہین فریاد کرتے ہین مین کیا اُنکو جواب دون گھر سے روپیہ دونگی انکے
لیے یہی مناسب تھا وہی نیچہ کھینچے ہوئے رستم پر جا پڑی کنیزین دیکھ رہی ہین کہ نیچہ مار ا رستم کی
ہتھکڑی کٹی کلاہ ہفت گوشہ سر پر پہنا دی رستم نے نعرہ کیا نعرہ رستم ارشد اولاد امیر عرب کے
کیست علمشاہ چو رستم لقب کی دیگر علمشاہ رومی شہ فیل زور کہ بر تخت مرزدق افگندہ
شور کہ جس کنیز نے سحر کیا الٹا پلٹا اسی کے سینے پر پڑا الپشت کو توڑ کر پار گزرا اب عمرو نے
زنبیل سے حقۂ آتش بازی نکالے ساحرون پر مارنے لگے سیکڑون کنیزین جلین عمرو نے
کئی حقے آتشبازی کے داغے دغا سے کئی سی جادوگرنیون کو مار ا زنگین کے مرنے کی
صدا بلند ہوئی یہان برق لیے ہوئے مینوسواد کو جاتا ہی کہ مینوسواد نے گھبرا کر کہا ارے
کسی نے زنگین میری بہن کو مارا میرا کلیجہ ہل رہا ہی وہ دیکھو آواز بھی آئی برق نے کہا دیکھیے
وہ سامنے گھٹا اُٹھی ہی مینوسواد پلٹی برق نے خنجر مارا مینوسواد کا شکم چاک قصہ پاک برق عقل
سے سمجھا اُستاد نے زنگین کو مارا مین اسکے ساتھ آیا اُستاد کی دہان بن پڑی ہوگی مین مینوسواد
کو یہان نکال لایا اسی کی شکل بنکے گئے ہونگے یہ سوچکر برق پلٹا اُس وقت آکے پہونچا
کہ کنیز وہان کے مرنے کی صدائین بلند ہین یہان مینوسواد جوہری دہان سیماب وغیرہ کو ہوش
آیا سب لشکر دیوانے پن سے بری ہوا سیماب تڑپ کے بلند ہوئی اُسوقت آکے
پہونچی کہ رستم جنگ رستمانہ کرتے ہین مصروف ہین خواجہ حقۂ آتشبازی مار رہے ہین کئی ہزار
کو جلا کے گرا دیا سیماب بھی آکے شریک جنگ ہوئی ایک مُٹھا ماش کے دانون کا مارا کئی
سی جادوگرنیان ہاتھ باندھ کر سامنے سیماب کے آئین عرض کی ہماری خطا طلسم کشا سے

معاف کرا دیجیے سیماب نے سب کو قدمون پر رستم کے گرایا ساتوین دن وہ لڑائی فتح ہوئی بارہ ہزار
جادوگر مطیع ہوے اُسی باغ مین مقام کیا سیماب سے پوچھا ہفت سر جادو کہان ہی سیماب
نے عرض کی صحراے مینوسواد سے راستہ ہی لشکر مین چلیے اُسی طرف سے راستہ ملیگا یہ جو دولون
قتل ہوئین متعلقین ہفت سر جادو سے تھین ابھی راہ مین روکنے والے بہت ملینگے آپکے
نزول اجلال و ورود اقبال کی خبر ہفت سر جادو کو پہونچ گئی اُسنے حاکمان دربند کو نامے
لکھے ہین رستم نے کہا ایسا ہی ہوگا تیسرے دن باغ مینوسواد سے سوار ہوے خواجہ نے خوب
باغ کو لوٹا دمڑی کی شہرت چھوڑی اب رستم سوار ہوے بارہ ہزار جادوگر جو نئے مطیع ہوے
ہین وہ ہمراہ سیماب کے رہبری کرتے ہوے سب چلے چار منزلین طے کر کے پانچوین دن ایک
صحراے ریگستان مین پہونچے لشکر والے حیران ہین کہ نہین معلوم آقا پر کیا گذری کہ ہرکارون نے
آکر خبر پہونچائی کہ طلسم کشا تشریف لاتے ہین سب سردار مسلح ہوکر سوار ہوے سمک بن
عمرو نے اپنے آقا کی خبر سنتے ہی گھوڑا شاہزادے کا تیار کیا تیغہ کپتیان بھی لیا سردار استقبال کو
نکلے راہ مین آکر آقا کو لیا سیماب اُڑتی ہوئی آئی تھی ابر سے نکلی سردار اپنے آقا کو دیکھکر بہت
خوش ہوے قدمون کو بوسے دیے سیماب نے عرض کی اے شہریار خدا نے بڑا فضل شریک
حال کیا بڑے مکارون کے دام سحر مین پھنستے تھے ان دونون کے سبب سے کوئی اس سرحد سے
نکل نہ سکتا تھا راستہ بند تھا اب کل کوچ کیجیے رستم نے کہا جیسا کچھ ہوگا دیکھا جائے گا آکر داخل
بارگاہ ہوے سب سردار بیٹھے ہین برق و خواجہ نے کہا ذرا ہم لشکر کی سیر کر آئین قلندرے
وغیرہ آراستہ کر کے سیر کو نکلے لشکر سے نکل گئے صحرا مین پھر رہے ہین پھر رات آچکی ہی رستم بارگاہ
مین تھے کہ یکایک بارگاہ کو جنبش ہوئی زمین بھی ہلی رستم نے کہا اے سیماب دیکھتی ہو کہ بارگاہ
کو جنبش ہی زمین ہل رہی ہی میرا اسوقت جی گھبراتا ہی یہ کہتے ہوے بیرون بارگاہ آئے دیکھا سارے
لشکر مین ایک ہنگامہ ہی اہل لشکر غل مچار ہے ہین رستم نے دیکھا گرد لشکر کے ایک دیوار
خشتی کھنچی ہوئی ہی دیوار مین روزن ہین اُن روزنون سے چنگاریان آگ کی نکل رہی ہین جس
خیمے پر چنگاری گری آگ لگ گئی وہ خیمہ جلا اُس خیمے مین جتنے آدمی تھے وہ گھبرا کر اُٹھے خیمہ
جلکر گرا سب بندگان خدا جلکر رہ گئے دیوارون سے شعلے نکل رہے ہین بندگان خدا مین مشل

ہیزم خشک جل رہے ہین فریاد کی صدا ہر طرف سے آتی ہی بعض بلبلا بلبلا کے دعائین مانگ رہے
ہین پکار رہے ہین ای پروردگار و ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم رحمت اپنی شریک کر اس عذاب الیم
سے بچا لے اس جلنے کی بلا سے نجات دے رستم یہ آوازین سن رہے ہین بیرون بارگاہ کھڑے
ہین سیماب کو آواز دے رہے ہین بعد نکلنے شاہزادہ رستم کے سیماب بھی اٹھی اور جھولی پر ہاتھ
ڈالا چاہا سحر کرے جہان پر کھڑی تھی وہ زمین شق ہوئی ایک زنگی نکلا کمر مین سیماب کی پنجہ دیا اور
پکارا کہ ای زمین تو ار لینا رستم نے جو یہ خبر سنی بیقرار ہوکر دوڑے پکارتے ہوے کہ ای سیماب
کیا ہوا کون تمکو لیگیا سیماب توڑ کر زمین کو نکلی مگر پسینے پسینے چہرہ زرد اس عالم یاس جھولی شانے
پر سے گر گئی معلوم ہوتا ہی کسی سے لڑ کر آئی ہی گھبرائی ہوئی نکلتے ہی ایک گولہ زمین پر مارا گولہ
جو پھٹا شعلہ ہائے آتش نکلے اس شعلۂ آتش سے پنجے پیدا ہوے ایک پنجے نے سیماب
کی دستگیری کی اور ایک نے رستم کو اٹھا لیا دونون کو اٹھا کر آسمان پر لیگئے اور ساحرون نے
جو اپنے آقا کو جاتے دیکھا گولے مارے ماش کے دانے چھینکے جسنے جو سحر کیا اسی سحر سے سنہرے
پنجے پیدا ہوے ان ساحرون کو بھی اٹھا لیا آگے سب کے وہ دونون پنجے رستم و سیماب
کو اٹھائے ہوے پشت پر چالیس پنجے آہنی چالیس ساحرون کو لیے ہوے طرف صحرا کے جاتے
ہین جنگل مین برق و خواجہ پھر رہے تھے انھون نے لشکر کا الٹ سنا پھر اسکے بعد سنا کہ ملازم غل
مچا رہے ہین کوئی آقا کو لیے جاتا ہی برق و خواجہ نے سر اٹھا کے دیکھا کہ سنہرے پنجے
گردنین پکڑے ہین کشان کشان لیے جاتے ہین خواجہ و برق تعاقب مین چلے کہ دیکھین
رستم کو کہان لیجائین تین چار کوس راستہ طی کرکے ایک باغ مین پہنچے اترنے لگے خواجہ نے برق
سے اشارہ کیا برق رنگ و روغن عیاری کا لگا کر ایک گوئیے کا لڑکا بنکر تیار ہوا خواجہ بھی ایک
بڈھے کی شکل بنے ڈھول گلے مین پڑا ہوا ہنکڑے ڈھول کے باندھے ہوے برق تانین مارتا
ہوا اندر دیوار باغ سے گذرے کہ باغ سے آواز آئی ارے گانے والو ذرا ٹھہر جاؤ ملکہ تمکو بلاتی
ہین دیکھا سامنے سے ایک آہو آتا ہی سامنے ان دونون کے آکر گرا غلطک مارکر ایک
جادوگرنی کی شکل بنکر تیار ہوا خواجہ کا ہاتھ پکڑ لیا کہا چلیے آپ کو ملکۂ عالم بلاتی ہین دیکھا
گرد باغ کی دیوار کے آگ جل رہی ہی عمرو نے گھبرا کر کہا کیونکر چلین اس جادوگرنی نے

بڑھکر اشارہ کیا دیکھا عمرو نے کہ شعلۂ آتش ہٹے برابر راستہ پیدا ہوا دیوار باغ کی گری ہوئی جادوگرنی جست کر کے آگ کو پھاند گئی اُس طرف جا کے آواز دی بڑے میان صاحب آئیے خواجہ مع برق اندر آئے ساتھ اُس جادوگرنی کے چلے چمن ہاے طولانی کو طے کر کے دیکھا ایک بارہ دری اُس مین ایک ساحرہ مسند پر بیٹھی ہی تاج سر پر ستم ایک جانب مسلسل و مطوق پڑے ہین ایک جانب چالیسون جادوگر پڑے ہین فرش خاک پر تڑپ رہے ہین وہ جادوگرنی جو خواجہ و برق کو لائی تھی اُسنے بڑھکر عرض کی کہ مین گانے والون کو لائی ہون ای ملکہ تزلزل جادو آج آپ نے بڑا کار نمایان کیا مین بھی وقت پر آ گئی جیسے آپ نے آواز دی مین فوراً بیٹھے سے نکل آئی کہ مین نے انکو روکا یہ حیران تھے کہ باغ مین کیونکر آئین مین نے راستہ بنا دیا آپ کے سامنے پہونچا دیا خواجہ بیٹھکے ڈھول بجانے لگے برق فرنگی نے یہ غزل عاشقانہ شروع کی نظم

یاد وہ برق جو برسات مین آ جاتا ہی	مینہ برس کر عجب اک آگ لگا جاتا ہی
جسم پر بوند یو نسے آبلے پڑ جاتے ہین	قطرہ ایک ایک بدن میرا جلا جاتا ہی
ہجر مین خون نہ رلوا تو برس کر مجھکو	ای گھٹا میرا لہو اور گھٹا جاتا ہی
چھینٹے دینے مجھے اُس شوخ کے یاد آتے ہین	کس بہانے سے مجھے ابر رلا جاتا ہی
دیکھیون لگتی ہی یہ ساون کی جھڑی بھی کبتک	میرے بھی آنسوؤنکا تار بندھا جاتا ہی
دم گھٹا جاتا ہی جب آکے گھٹا چھائی ہی	دل پر ابر غم فرقت وہین چھا جاتا ہی
خوف اغیار سے مجھکو نہین زنہار قبول	دل مگر یار کے تیور سے ڈرا جاتا ہی

برق نے اس رنگ مین یہ غزل گائی کہ تزلزل جادو کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے کہا بڑے میان لڑکے کو خوب تعلیم کیا اور یہ فخر خداوند ہفت پیکر نے دیا ہی کہ خوش آواز ہی بڑے میان نے کہا اس لڑکے نے ایک کمال خوب حاصل کیا ہی ساقی گری خوب کرتا ہے تزلزل نے کہا ساقی گری کیا بڑی بات ہی عمرو نے کہا حضور یہ منھ سے گائے ہاتھ سے بتائے پاؤن سے ناچے سر سے شراب پلا دے اگر دس لاکھ آدمی ہون تھوڑے عرصے مین سب کی خدمت کرے انتہا یہ ہی کہ گانے مین تو مین سکھا دیتا ہون مگر یہ ساقی گری مین بے نظیر ہی مین سمجھے قصد کیا مجھسے نہین ہو سکتا تزلزل نے کہا میان نما صاحبزادے یہ کمال

ہمکو بھی دکھاؤ لڑکے نے کہا کنجی میخانے کی مجھے دیجیے سب کنیزون کو بلا کر اپنی صحبت مین بٹھایئے تزلزل نے آواز دی چار سو کنیزین بھاری جوڑے پہنے ہوے گلے مین گھونگریان دبی ہوئین آئین اُٹھ بیٹھے پر اور لڑکے پیچھے پیچھے کہنے لگین تزلزل نے منع کیا اور کنجی میخانے کی نکالکر لڑکے کو دی لڑکا اُٹھکر طرف میخانے کے دوڑا جاتے ہی آواز دی یارو ہم ساقی ہونگے کوئی باقی نہ رہیگا گلابیان کنٹر چلے سب لیکر جاتے تھے باغ مین ساٹھ ہزار جادوگر رہتا ہی سب آ کے شراب لیگئے تپلہ جسنے اُٹھایا برق نے کہدیا اسمین پچاس آدمیون کا حصہ ہے جسنے کنٹر لیا برق نے کہدیا اسمین چار آدمی شریک ہونا جبتے شراب لیکر جا چکے پھر برق نے اپنی گلابیان بہت عمدہ چینین الماس نگار و یاقوت نگار اُنمین مے ارغوانی بھری تھی کھڑے اُنکے تمامی سے باندھے اس تکلف سے دو کشتیان دونون ہاتھون پر رکھین عجب انداز سے محفل مین لیکر آیا تزلزل تعریفین کرنے لگی کنیزون سے کہتی ہی دیکھو صاحبو کس سلیقے سے شراب لایا کہ اگر زاہد بھی دیکھے رال ٹپک پڑے برق آ کر محفل مین بیٹھا کہا ایک پیشواز منگوا دیجیے تزلزل جادو نے چھپا جانے والی کو اشارہ کیا پیشواز تزلزل کے پہننے کی لاکے دی برق نے وہ پیشواز پہنی دوپٹہ بھاری اوڑھا چوراسی گھنگھرو پاؤن مین باندھے خواجہ ڈھول بجا رہے ہین یکایک دیکھا دس بارہ کنیزین آسمان سے اُترین کہا حضور مبارک ہو کہ سارا لشکر طلسم کشا کا آفت مین پھنسا دیا گرد دریا بیچ مین وہ لوگ اُسمین ساحر بہت ہین جو ساحر فکر کرکے چاہتے ہین کہ نکلین دریا سے مچھلی نکلتی ہی پکڑ کے اُس ساحر کو لیجاتی ہی دریا مین گرکر وہ ڈوبتا ہی ہزار ہا ساحر دریا مین ڈوب کر مر گیا باقی جو خاموش بیٹھے ہین وہ مبتلا بلا ہین تزلزل نے کہا بیٹھو کنیزون نے عرض کی زمین بھی دہائی کانپ رہی ہی برق جی مین کہتا ہی کہ ایسا نہ ہو ہزارون ہزار مسلمان ضایع ہو جائین جھک کر جام بھرا سر پر رکھا ٹھوکرین لگاتا ہوا ہر مقام پہ تو ڑے لیتا ہی بدن کو جنبش بھی ہوتی ہی لیکن کیا مجال ایک قطرہ بھی شراب کا جام سے گرے اسطور سے برق تڑپتا ہوا اشعار مضمون مین شراب کے گاتا ہوا سامنے تزلزل کے پہونچا سر جھکایا کہا ایسی شہزادی کو سر سے شراب پلانا چاہیے تزلزل نے ہاتھ بڑھا کے جام سر سے برق کے لیا موتیون کا مالا گلے سے اُتارا برق کے گلے مین ڈالدیا خواجہ سمجھے یہ برق فرنگی عیار یگانہ ہی موتیون کا مالا لیکر بھاگ جائیگا اُٹھ کھڑے ہوے عرض کی ای قدر شناس یہ بچہ کمسن موتیون کی آبرو نہ جانیگا برق کہتا ہی نہین باوا میان مین بہت احتیاط سے رکھونگا خواجہ چاہتے ہین مالا لے لون برق نہین دیتا تزلزل کے جام ہاتھ

مین ہو رہی ہی ارے کیون آپس مین تکرار کرتے ہو نگاہ جو پڑ گئی اسکے ہاتھ کا بنا ہوا گلدستہ منبر پر رکھا تھا گیا
گلدستہ چھپا رہا ہی جام زمین پر رکھ دیا آواز دی ای خمار شکن شراب پیون یا نہ پیون ایک شعلہ بھڑک کے
گرا اُسنے شراب کو جلا دیا جام کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تزلزل نے کہا ارے تو کون ہی برق
نے چاہا خنجر پکڑ کے جا پڑ ون ہنوز اُسکے پاؤن زمین نے تھام لیے ایک شعلہ بھڑک کر دونونکے
چہرے پر گرا رنگ و روغن عیاری کا اُڑا دیا تزلزل نے کہا مین پہلے ہی سمجھی تھی کہ طلسم کشا گرفتار ہوا
ضرور عیار آئینگے مجھے آج یقین نہین تھا مگر یہ گمان غالب تھا کہ عیار ضرور آئینگے ہفت سر کی تلاش مین طلسم کشا
ہین ملینو سواد و رنگین قتل ہو مین راستہ کھل گیا مین جانتی تھی میرے قلعے پر ضرور آئینگے مین دشت ازلال
سے نگذرنے دونگی جب دشت ازلال مین وہ لوگ آکر اُترے خیرخواہان دولت نے یہی سمجھایا تھا کہ
مسلمانون سے جو بھڑا وہ مارا گیا انکو چھیڑنا اچھا نہین اگر اسوقت گلدستے پر نگاہ نہ پڑتی کا ہیکو بیدار ہوتی
گلدستے کو دیکھا مرجھایا ہوا پایا دلکو کھٹکا ہوا خمار شکن کو پکارا خمار شکن میرے پیر کا نام ہی اُسنے آتے ہی
شراب کو اُڑا دیا جام کا آغاز انجام بگاڑا پاؤن ان ظالمون کے زمین نے تھام لیے ان دونونکو پاس
خداوند کے روانہ کرون ارے تم مین کوئی ایسا ہوشیار ہی کہ قید کو انکی بہ حفاظت لیجائے قصر سحر نگار پر
ان دونون کو پہونچا دے سب کنیزون نے دست بستہ عرض کی کہ واری ہمکو خوف آتا ہی شاید یہ راہ
مین کوئی فتورنہ برپا کرین تزلزل نے کہا کیا مجال مین کیا اسکی پابند ہون کہ تمھین لیجاؤ مین روانہ کر سکتی
ہون یہ کہکے دو قفس منگوائے سحر کیا دو لکّے ابر کے آسمان سے پیدا ہوئے ایک لکّہ ابر پر دونون
قفس رکھے ایک لکّہ اوپر ڈھانکا پکار کر آواز دی ای سحاب دریا بار قدرت قصر سحر نگار مین ہونگے وہ
ہفت پیکر پر دیکھ لینا اگر قدرت وہان ہون تو وہین اُتار دینا یہ کہکے دو کاغذ لکھے ان سب کا
حال لکھا ایک کاغذ قفس عمرو مین باندھا اور ایک کاغذ قفس برق مین باندھا سحر کیا ابر دونون
قفسون کو لیکر چلا قفس دونون ابر پر رکھے ہین چرخ مارتے ہوئے جاتے ہین قضائے کار راہ مین
باغ فرتوت جادو ہی جو مصاحب ہفت پیکر ہی چاندنی رات تخت پر بیٹھی ہی گرد کنیزین مصاحبین جمع
ہین گانے سامنے گا رہی ہی جام مے ارغوانی گردش مین اور ہر خورد و کلان عیش و نشاط کی کوشش مین کہ
ایک کنیز کی نگاہ اُٹھ گئی کہا واری دیکھیے چاندنی رات مین لکّہ ابر ایک نیچے اور ایک اوپر بیچ مین دو
چیزین کالی کالی ہین کسینے کسی پر موٹھ پھینکی ہی سحر جاتا ہی واری حضور کو تکلیف نہ ہو تو اسکو روک لیجیے

کسی بندۂ خدا کی جان نہ جائے **فرتوت** نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ابھی روکے لیتی ہون چھڑی **یاقوت** کی آگے رکھی تھی اٹھا کے زمین پر مار دی لکۂ ابر نے قفسون کو چھوڑ دیا دیکھا دو قفس آسمانی لہراتے ہوئے چلے آتے ہین کنیزون نے عرض کی کہ واری یہ تو کچھ بہتر نہ ہوا لکۂ ابر الگ ہو گیا دو قفس باہر آئے یہ تو ملاحظہ فرمائیے لکۂ ابر مین کوئی ساحر مخفی ہے **فرتوت** نے چھڑی اٹھا کے اشارہ کیا ارے تو کون ہے جو ان قفسونکو لیے جاتا تھا آخر تو کسکا بھیجا ہوا ہے یہ قیدی کون ہین یہ کہکے چھڑی ہلائی برق تڑپ کر ابر پر گری کہ ابر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے پہلوے ابر سے ایک ساحرہ سفید کپڑے پہنے ہوئے گال پھولے پھولے گلوری گلے مین دبی ہوئی چاندی کے کڑے چاندی کے چھڑے چاندی کا طوق پہنے ہوئے ہنستی ہوئی نمایان ہوئی پکار کر اس ساحرہ کو آواز دی بی **فرتوت** تمنے کیون تکلیف اٹھائی کیون راہ روکی یہ دونون عیاران اسلام ہین **برق** و **عمرو** انکو ملکہ **ترلزل** نے گرفتار کر کے خداوند کی خدمت مین بھیجا تھا تمنے روک لیا اب انکو بہ حفاظت خدمت مین خداوند کی پہونچاؤ یہ وہ بلا ہے روزگار ہین کہ **ترلزل** ایسی ہوشیار کو دام مکر مین پھنسایا تھا طلسم کشا طلسم مین آگیا **ترلزل** نے سب کو گرفتار کر لیا اپنے شہر سے نہین گذرنے دیا حکم **قدرت** ہے کہ اپنے اپنے ورہند سے ہوشیار رہو **فرتوت** نے **عمرو** و **برق** کو گرفتار کیا کہا ارے **ترلزل** کو کیونکر خبر پہونچے کہ تیرے قیدی میرے پاس ہین وہ گھبرائیگی کہ میرا سحر جاتا تھا کسنے روکا ہین اب انکو خدمت خداوند مین روانہ کرونگی **عمرو** نے کہا اے ملکہ عالم مین گویا بیچارہ آپ لوگون سے مانگ کے کھاتا ہون گانے کو آیا تھا **ترلزل** خفا ہوئین حکم کیا کہ رات بھر گاؤ رات بھر گانے خوب بتایا حاضرین وقت کو خوش کیا تو صبح کو بیچارا سے پیسے دیتی تھین ہمنے انکار کیا انھون نے گرفتار کر کے روانہ کر دیا ہم وہی گانے والے ہین آپ کے سامنے گائین ابھی رنگ جمائین تو ہمارا کمال آپ کو معلوم ہو **فرتوت** اپنے مقام سے اٹھی انتہا کا غصہ آیا ایک طمانچہ مارا **عمرو** طمانچہ کھا کے گرا زمین مین ایڑیان رگڑنے لگا منھ سے کچھ نیلا نیلا پانی نکلا **فرتوت** نے دیکھا کہ دبلے کی آنکھین الٹ گئین کان کی لوین پلٹین ناک کا بانسہ پھرا **برق** چیخین مار کر رونے لگا کہا آپ نے میرے باپ کو مار ڈالا مین خداوند **ہفت پیکر** سے فریاد کرونگا **فرتوت** نے کنیزون سے یہ کہا کہ مر ہی جاتا اسکا بہتر ہوا یہ وہ شخص تھا کہ جسنے صدہا ملک ساحران برباد کیے لاش اسکی کھینچتی ہوئی لیجاؤ بیرون باغ پھینک آؤ

کنیزون نے ٹانگ پکڑی کھینچتی ہوئی لیچلین گلشن نام ایک کنیز بڑی شوخ و شنگ لاش پر لاتین
مارتی ہی کبھی پتھر اٹھا کے ماردیتی ہی خواجہ دیکھتے ہین کہ عیاری تو کی تھی مگر یہ مار ڈالی گئی لاتین مارین
جاتی ہی پتھر سے سر توڑدن جب جنگل مین پہونچی اور کنیزون نے لاشہ اوسی مقام پر ڈال دیا گلشن
نے کہا تم جاؤ مین اسکو دیکھون گی ہر مرتبہ ہاتھ پاؤن ہلتے ہین اسنے عیاری کی دم روکا ہی مین پتھرون سے
اسکا سر توڑدون گی سب تو چلی گئین گلشن ایک بڑا سا پتھر لائی بیٹھ گئی کہ پتھر سے سر توڑون
جیسے ہی اسنے پتھر پر سر مارا خواجہ نے سر اٹھا لیا بول اُٹھے اری کچھ دیوانی ہوئی ہی گلشن جھجک
کے پیچھے ہٹی خواجہ اُٹھ کھڑے ہوئے گلشن کانپنے لگی خواجہ اسکے پیچھے دوڑے کہ اری چل تجھکو
دمامہ نے بلایا ہی دیکھ وہ سامنے کھڑی پکار رہی ہی جیسے ہی گلشن پلٹی حلقئہ کمند کے گلے مین ڈالدیے
اور حباب ماردیا کپڑے اور زیور اسکا اُتار لیا رنگ و روغن عیاری کا لگا کے گلشن کی شکل
بنے دوڑے ہوے باغ مین فرتوت کے آئے کنیزین دروازے پر ملین اُنھون نے
پوچھا کیون بوا گلشن کیا ہوا کہا ساربان زادے کی لاش پر ساحرون کا جماؤ ہی ایک طرف سے
دمامہ آئی ایک طرف سے مششمش آیا آپس مین لڑ رہے ہین کھول کے میرے پیچھے دوڑے
تھے کہتے ہین تجھکو کھا جائین گے مین جان بچا کے بھاگی تم سبھون کے پاس آگئی اب مجھے ملکہ فرتوت
کے پاس لیچلو وہ ساحرہ زبردست ہین اُن جادوگرونکو مار کر بھگا دینگی میری تو انکو دیکھکر جان نکلتی ہی وہ سحر
کرکے اُنکو مٹا دینگی ورنہ وہ سب یہان گھس آئین گے مجھکو پکڑ لیجائین گے کنیزین گلشن کو ساتھ
لیکر اندر آئین مگر گلشن انتہا کی بیقرار ہی فرتوت نے کہا ارے یہ کیسا ہلڑ ہی ایک کنیز نے
بڑھکر خبر دی گلشن نے لاش عمرو پر مششمش و دمامہ کو دیکھا وہ روتی پیٹتی آئی ہی کنیزین ہر چند
سمجھاتی ہین اسکو صبر نہین آتا فرتوت نے کہا ارے میرے سامنے لاؤ کنیزین جو گلشن کو سامنے
لائین گلشن دوڑکر فرتوت کے قدمون سے لپٹ گئی اسقدر روئی کہ پاؤن فرتوت کے تر
ہوگئے سر اٹھا کے کہا اری مجھسے مفصل بیان کر کیا معرکہ گذرا گلشن نے کہا لاش پر عمرو کی بڑے
بڑے ساحرونکا جماؤ ہی ذرا چلکر ملاحظہ تو کیجیے فرتوت نے کہا اُن ساحرون کی کیا حقیقت ہی کہ
ہماری لونڈی کو ستائین مین چلکر سب کو جلا دونگی گلشن نے کہا میرے ساتھ چلیے تو فرتوت
گلشن کے ساتھ چلی کنیزون کو باغ مین چھوڑا گلشن فرتوت کو ساتھ لیکر جنگل مین

آئی گلشن بیہوش پڑی تھی برہنہ اُسے کر دیا تھا کہا دیکھیے وہ لاشہ عمرو کا پڑا ہی مشمش و دمامہ بھی کھڑے ہین جیسے ہی فرتوت اُدھر پلٹی حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے حباب مار کر بیہوش کیا اور مندرِ زنبیل کر دیا فرتوت کی شکل بنکر باغ مین آئی کنیزون سے کہا مجھ کو پاس تزلزل کے لیچلو کہ سب معرکے اُس سے بیان کرون اس قیدی کو بھی لیچلو اُس سے کہدینگے عمرو عیار مر گیا اب اطمینان سے بیٹھو کوئی عیاری کرنے والا نہ رہا کنیزون نے ملکہ فرتوت نقلی کو تخت پر سوار کیا یہان تزلزل مجمع کنیزان مین بیٹھی ہی کہ رہی ہی کسی نے میرے سحر کو روک لیا قید اُنکی خدمت خداوند مین نہین پہونچی کہ سامنے سے ابر نمایان ہوا دیکھا فرتوت تخت پر سوار چند کنیزین ساتھ برق بھی اُسی تخت پر قید ہی تزلزل کھڑی ہو گئی کہا بوا آؤ تمنے برق کو کیونکر پایا فرتوت نے سب حال بیان کیا کہا بہن بیٹھکر بین کرو عمرو کا خاتمہ ہوا مشمش و دمامہ اُسکو لے گئے اب وہ اُنھین کے ساتھ رہیگا جہان جائینگے فوج کی فوج ساتھ ہوگی جس پر جا گرین گے اُسکا ملک تباہ کر دینگے اب بیٹھے کے سحر کرو کہ روح عمرو قبضے مین آئے کنارے آؤ ہم تم ملاح کر کے سحر تیار کرین ہاتھ پکڑ کے تزلزل کو کنارے لائی ایک انگیٹھی مین آگ سلگائی لوبان پاس سے نکالا کہا یہ اسے آگ پر ڈالو بنگاہ غور دیکھو معلوم ہو گا کہ عمرو سا عمرو تمہارے ساتھ پھر رہا ہی دیکھ تو کسقدر عجیب ساتھ ہی عمرو کو پکڑ لو پھر اختیار ہی تزلزل نے لوبان آگ پر ڈالا دھوان جو بلند ہوا تزلزل کانپی اور تھرا کے گری خواجہ نے اُسکو بھی زنبیل مین ڈالا کلاہ ہفت گوشہ جھولی سے لیلی وردِ کرتے ہوے باہر آئے کنیزون نے کہا ہماری ملکہ کہان ہین فرتوت نقلی نے جواب دیا ہمراہ سنکر گرفتاری روح عمرو گئی ہین روح عمرو کو لیکر آئینگی تم سب بیٹھو تمکو گانا سُناؤن سب کنیزون کو بٹھایا سازندون سے کہا ساز درست کرو جب ساز درست ہوے تو یہ غزل گانی شروع

جب کہ وہ خط پڑھکے بھڑکا اور بھڑک کر رہ گیا
دل خطا وا لونکا دھڑکا اور دھڑک کر رہ گیا

حسرت اُس مذبوح پر تیرے کہ قاتل کوئی دم
زیرِ تیغِ ناز پھڑکا اور پھڑک کر رہ گیا

پھر گیا کون آنکر در پر ترے خانہ خراب
شب کو جو دروازہ کھڑکا اور کھڑک کر رہ گیا

سُنکے نالہ اور جوش گریہ میرا دیکھکر
آسمان پہ ابر کڑکا اور کڑک کر رہ گیا

ہر نفس اُس دامن مژگان کی جنبش سے ظفر
دل مین اک شعلہ سا بھڑکا اور بھڑک کر رہ گیا

اس رنگ مین یہ غزل فرتوت نے گائی کہ سب کنیزین تعریفین کرنے لگین کہتی تھین ای فرتوت کیا کہنا تم تو عمرو سے بہتر گاتی ہو فرتوت نقلی نے کہا اب شراب پیو یہ کہکے شراب مین بیہوشی ملائی شراب وغیرہ سب جا ئے گئے کہ سب ملکہ پیو سب کنیزون نے شراب پی سب کو بیہوش کیا رستم کے سر پر کلاہ ہفت گوشہ پہنائی چالیسون جادوگرون کو مع برق سنا گیا تھا بس اب نکل چلو ساحرون نے خواجہ ورستم کو تخت پر سوار کیا طرف لشکر کے چلے گرد لشکر جو دیوار کھینچی تھی وہ دیوار گری کہ سب کو ہوش آیا باعث یہ ہوا کہ دونون زندہ ہین مگر کلاہ ہفت گوشہ رستم کے سر پر آئی رستم داخل لشکر ہوے تزلزل و فرتوت کو خواجہ نے زنبیل سے نکالا سامنے رستم کے ان دونون کو ستون سے باندھا سوزن دونون کی زبان مین ہی نکالکر آواز دی کہ ای تزلزل و فرتوت تمنے اپنے سحر کی حفاظت بھی کی لیکن احکام قضا و قدر سے مجبور ہو ئین مین نے تمکو گرفتار کیا بہتر یہی ہے کہ اطاعت کرو ورنہ قتل کر ڈالونگا دونون قدمون پر گرین اطاعت دین اسلام قبول کی دربار مین رستم کے دیکھا سیماب جادو و دیگر ساحران زبردست موجود ہین سمجھین کہ یہ جوان صاحب اقبال ہی ان دونون کو بھی دنگل بیٹھنے کو ملے صلاحین ہونے لگین فتاحی طلسم کی تدبیرین سب کرنے لگے ہفت سر قلعۂ ہفت جوش مین بیٹھا ہی کہ چند طائر آکے پہونچے تزلزل اور فرتوت کا مطیع طلسم کشا ہونا بیان کیا ہفت سر نے کہا اسیطرح طلسم کشا لڑتا بھڑتا فتح کرتا ہوا ہمارے ملک مین بھی آجائیگا تمکو اس نے بڑا سر اٹھایا ہی کوئی ایسا ہی کہ جاکے سب کو گرفتار کر لائے بہن ہفت سر کی ملکہ سنبل ہفت گیسو نہایت حسین و جمیل ہی یہ کہکے اپنے مقام سے اٹھی کہ ای برادر قلعۂ تزلزل و قلعۂ فرتوت قبضے مین طلسم کشا کے آئے مگر چند قلعے جو بیچ مین ہین انپر خوب تلوار چلیگی بعد قلعۂ فرتوت نوجوان زور آور کہ نہایت پہلوان زبردست ہی جب اسکی سرحد مین پہونچیگے طلسم کشا کو اپنے زور پر اتارا ہی جب اس سے مقابلہ پڑیگا سر میدان زیر کر لیگا رہ مشکین باندھ کے بھیجیگا اسلئے نام فرمان مرحمت ہو کہ مین جاکر اسکو آگاہ کرون کہ طلسم کشا اب تیرے قلعے پر آئیگا ہفت سر نے فرمان لکھکر اپنی بہن ملکہ سنبل ہفت گیسو کو دیا سنبل طاؤس پر سوار ہوئی چار سی کنیز انکو ساتھ لیا ابر سیاہ تیار کیا اور اس ابر مین چھپ کر چلی نوجوان زور آور اپنے قلعے مین بیٹھا ہی یہی ذکر ہو رہا ہی کہ طلسم کشا آیا چاہتا ہی قلعۂ فرتوت و تزلزل تسخیر ہو گیا اب طلسم کشا کا اسطرف رخ ہی نوجوان کہ رہا ہی اگر طلسم کشا کی قضا ہی تو ضرور

اسطرف آئیگا اور اگر اسطرف آئیگا تو چیر کر پھینک دونگا پوچھونگا تمہارا رستم کسنے نام رکھا تھا بس نام بدلو اسی مین بہتر ہی اگر اُسنے میرا کہنا مانا تو بہتر سُنتا ہون منجھلا بھائی اور ہی اپنے لشکر کا بادشاہ کر دونگا قدرت سے کہکر خطا معاف کرا دونگا اگر میرا کہنا نہ مانا تو سر کھینچکر پھینکدونگا میرے ہاتھ سے امان نہ پائیگا مین ساحر نہین ہون کہ کلاہ ہفت گوشہ سے ڈرون یہ ذکر تھا کہ آسمان پر ابر سیاہ پیدا ہوا رعد کی گرج برق کی چمک نوجوان دیکھ رہا ہی کہ ابر قریب آکر پھٹا دیکھا ملکہ سنبل ہفت گیسو سراپا خوب معشوق مرعوب پیشانی تختی نور ہفت گیسو شب دیجور رساتون کا کلین پشت پر پڑی ہین معلوم ہوتا ہی سات ناگنیان بل کھا رہی ہین گلو صراحی دار سینے پر اُبھار صفات ثابت ہوتا ہی گلوری جو کھائی رشتہ سُرخی پان کا گلے مین یون معلوم ہوتا ہی گویا تار ریشم سُرخ شیشہ بلور مین چمک رہا ہی سینے پر اُبھار جس سے معلوم ہوتا ہی کہ نخل سرو چمن مین ثمر آیا شکم صاف دشفاف صاف ثابت ہوتا ہی کہ تختہ سیم ہی موے میان کو تار نظر کہون عدم کا مضمون کیونکر ملے خاموش رہنا بہتر ہی ایسی حسین مہ جبین نازنین کو نوجوان دیکھکر بیتاب ہوگیا پکار اُٹھا ای شہنشاہ خوبی دای سرو باغ محبوبی تشریف لائیے مین نہایت مشتاق تھا ملکہ نے اس لفظ کا خیال نہ کیا نوجوان تخت سے اُٹھا اور نہایت عجز سے کہا تشریف لائیے اور بے اختیار پکار اُٹھا

نظم

تازہ آتش عمرہ آتش روے زیبا آتش است	الولہوس منشین کہ آن بدخو سراپا آتش ہست
تا لسوزد خویش را پروانہ منشین زرپا	مرغ آتش خوارہ را آرے تمنا آتش است
گر سمندر طینت است دگر بود ماہی مزاج	در سر دل ہو دش از عشق سودا آتش است
زد چنان تخمی محبت آتشے در دل مرا	کز حرارت بر لب من آب دریا آتش است

اس طور سے نوجوان زور آور نے یہ غزل پڑھی کہ ملکہ سنبل ہفت گیسو کو بہت ناگوار ہوا تھا مگر اُسکے کرسی پر آکے بیٹھین مگر تیور پر بل پڑے ہوے قربان اپنے بھائی کا ہاتھ مین دیا نوجوان زور آور منتین کرنے لگا کہا آپ تشریف رکھیں مین طلسم کشا کو پکڑ لاؤن آپ گرفتار کر کے لیجائیے مین دل سے راضی ہون لیکن یہان دو چار روز تشریف رکھیے مین جلسہ آپکے لیے آراستہ کرون گا گانون کو بلاؤن ملکہ نے بگڑ کر جواب دیا ذرا سنبھلکر باتین کر دہوش اپنے درست کر تو تم کیسی باتین کرتے ہو ایسا نہ ہو ہمارے مزاج کے خلاف گذرے اگر بھائی صاحب

ان باتون کو سنتے تو بہت بد دماغ ہوتے تھین وہان پہونچا سنبھل کے کلام کرو آپ سے باہر نہ ہو ایسا
نہ ہو بھائی صاحب کو خبر پہونچ جائے فورا اُلٹ جاتین تھین گے بڑے بڑے بادشاہون سے ناطے لگے
بھائی صاحب سے نانے بھاڑ ڈالے اور جواب صاف دیا کہ ہمرا اپنی بہن کی شادی منظور نہین ہے
تم سر دربار ایسی باتین کہتے ہو شعر بھی دو چار ٹوٹے پھوٹے یاد ہے مجھے پڑھ دیئے پکار پکار کے یہ بھی
کہنے ہو کہ دو چار دن نہ جائیے مین برائے انتظام طلسم کشا آئی ہون جا کے گرفتار کر دون گی یا جان
دیئے جاتی ہون طلسم کشا کا حسن عابد کش زاہد فریب مشہور ہو گئی شاہزادیان اُس کے دام لعنت
مین پھنسین کہ اُنکا نکلنا دشوار ہی کوچہ تاریک مین بھٹکتی ہین یہ کہکے اُسیوقت اُٹھی طرف طلسم کے
روانہ ہوئی بیان رستم نے کوچ کیا ہی ابی قلعہ نوجوان پر آتے ہین سیماب نے ذکر بھی کر دیا
کہ اب آگے وہ قلعہ ہی کہ جسپر پہلوان نوجوان زور آور حاکم ہی کہ اُسکو اپنے زور پر بڑا ناز ہی
گرد اپنی عملداری کے پہلوان نہین رہنے دیتا جسنے اکھاڑا اکھودا اُسکو زیر کر لیا آپ
صحرائے سبزہ زار مین طلسم کشا آکر اُترے ہین شب کا وقت ہی شب ماہ مین جو گھبرائے وسط صحرا
مین بارگاہ استادہ کرائی سمک الیاس عیار پچپن کا ساتھ مسند پر آکے رستم بیٹھے ایک جانب ملکہ سیما
اور ایک طرف لالہ عذار اور ایک جانب سیمتن یہ عاشقان جمال رستم کو گھیرے بیٹھی ہین
سمک سے فرمایا کچھ گاؤ سمک نے چنگ مرصع نکالا اور غزل گانا شروع کر دی نظم

تمہارے لب کا لبون پر کلام رہتا ہی
سخن سے وصف کا دل مین قیام رہتا ہی

مشام جان مین پہونچی ہی تیری بوائے گل
ہوا سے کون سا خالی مقام رہتا ہی

فقط مجھی کو نکالا تو اس سے کیا حاصل
تری گلی مین بڑا ازدحام رہتا ہی

ترے خیال کی آمد جو دل مین رہتی ہی
نقیب آہ کا کیا اہتمام رہتا ہی

شراب خوار نہین دا شطون کی ضد سے فقط
مدام ہاتھ مین لبریز جام رہتا ہی

اُسوقت کا سناٹا شب ماہ رستم مسند پر بیٹھے ہین چند کس مصاحب عاشق جمال بیمثال بیٹھے
نظارۂ جمال کر رہے ہین کہ ملکہ سنبل ہفت گیسو کا جو اُسطرف گذر ہوا صدا گانے کی کان مین
پہونچی طاؤس پر سوار ہو کے آئی تھی ابر مین طاؤس چھپا ہوا تھا اشارہ کیا ابر پھٹا زمین پر آئی در
بارگاہ پر ٹھہر گئی گانا سُن سُنکے اور زیادہ شوق ہوا کہ اس طلسمی کو دیکھون رستم گانا سن رہے

ہین دیکھا پردہ بارگاہ کا اٹھا ایک مہجبین چھڑی یاقوت اعمری ہاتھ مین حیران حیران چہار جانب
دیکھتی ہوئی اندر آئی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شمع روشن ہے چہرے کی چھوٹ پڑ رہی ہے معلوم ہوتا ہے پردہ
ابر سے چاند نکل آیا بُندے کان مین زمرد نگار کشت حسن کو سرسبز کر رہے ہین عکس جو عارض پر پڑا
گل مہتاب پھولا سرسبز و شاداب ہوا رستم کو دیکھکر براے تسلیم خم ہوئی سمک نے ہاتھ روک لیا
رستم نے کہا آئیے وہ مہجبین مسکرائی براقی دانتون کی ایسی کہ برق چمک گئی خرمن ہوش و حواس
کو جلا دیا رستم نے فرمایا تشریف لائیے آپ حیران حیران کیا دیکھ رہی ہین سنبل نے جواب
دیا صاحب ہم محل صحبت ہوے ہم گانا سننے آئے تھے سمک نے کہا آئیے تشریف رکھیے
کرسی پر سنبل بیٹھ گئی سمک نے چنگ عرصہ کو ٹھیک درست کیا آنکھین سنبل سے ملا کر پھر گانا شروع
کیا سنبل گانا سنکر مبہوت ہو گئی ہوش و حواس باختہ لب پر مُہر سکوت سمک کا گانا تو سن رہی
ہے مگر دزدیدہ نگاہ سے رستم کو دیکھتی جاتی ہے کہ تیغہ کیتیان سیر پرتاگے رکھا ہے قبضہ اسکا زانو پر زرہ
عمدہ پہنے ہوے جس سے نور جسم کا چھن چھن کے نکل رہا ہے گرد چہرے کے داڑھا مانند عنبر تر
کے گویا سورج کے گرد کرن ہے یا چاند گہن ہے ایک ایک عضو کو دیکھ رہی ہے کہ جوان قوی تن قوی ہیکل
شیر ہیکل رشک تمر ہے رستم نے سمک کو اشارہ کیا کہ سیماب وغیرہ کو یہان سے لیجاؤ سمک نے
پاؤن مین سیماب کے چٹکی لی آنکھ سے اشارہ کیا کہ باہر جاؤ سیماب مجبور ہوکر اٹھی لالہ عذار تعجب
مین آکر اٹھین کہ شاہزادی والا قدر مین ناگوار ہوا سمک کا اشارہ کرنا سمجھین کہ شاہزادے
نے کہا پلٹ کے سنبل سے پوچھا حضور آپ کا نام نامی اسم گرامی کیا ہے کہان سے تشریف لائی
ہین ہمین بڑی خوشی ہے کہ آپ نے ہمین سرفراز کیا چنانچہ زنیان مہجبین بیٹھی ہین سب پروانہ شمع
جمال ہین لیکن آپ کا تشریف لانا باعث افتخار ہوا ہم کسی کار ضروری کو جاتے ہین ان باتون پر
سنبل پریشان ہوگئی کہا ہی ہی ہین ہو شمع مبارک ہم تو اتفاق سے ادھر آئے گانا سنکر توجہ
ہوئی چلے آئے تمہاری خوشی ہو تو بیٹھین ورنہ چلے جائین رستم سمجھے کہ لالہ عذار رشک سے باتین
کر رہی ہے خلاف مزاج اس ہونے سے کہ نہ ہو لالہ عذار سے اشارہ کیا کہ آپ باہر چلکر بیٹھین ہم
ناہر ہولتے ان لوچھیلین گے لالہ عذار باہر گئی سیماب بھی باہر گئی سیمین بھی اُٹھ گئی سب
شاہزادیان باہر آئین مگر دربارگاہ چھپ رہی ہین یہ بڑا خیال ہے کہ ساحرہ زبردست ہے ایسا نہو شاہزادے پر

وست اندازی کرے روزن سے جھانک رہی ہین جب سب جا چکے سمک بیٹھا ہی رستم نے ہرچند
سمک سے اشارہ کیا لیکن یہ اپنے مقام سے نہ اُٹھا اسکو بڑا خیال ہی رستم نے بات کر پوچھا ای شمع
بزم رعنائی وای آفتاب آسمان زیبائی تمھارا نام نامی کیا ہی کیونکر تشریف لانیکا اتفاق ہوا سنبل نے کہا
نام تو میرا سنبل ہفت گیسو ہی ہفت سر جادو کی بہن ہون کہ جو مالک تیغہ ہفت جوہر ہی
وھا حب زرہ ہفت جوش ہی خداوند کی اُسپر بڑی عنایت ہی خداوند کا فرمان آیا کہ طلسم کشا آتا ہی اُسکا انتظام
کرو اگر تمھاری سرحد مین آئیگا تو فتور پڑیگا لہذا اپنی سرحد مین نہ آنے دو بھائی صاحب نے مجھکو تجویز
کیا کہ تم جاکر انتظار کرو مین برائے انتظام آئی تھی یہان گانا سنکر ایسا مزہ اُٹھایا کہ سوچ رہی ہون کیون
آئی اپنے کو بیگانہ کیا بوقت شب مردانی صحبت مین آنا اسطرح صورت دکھانا ہمارے طریقے کے
خلاف تھا مگر اس عیار کے گانے نے دلکو بیقرار کر دیا اب مجھے کچھ بن نہین پڑتا اقرار نچہ کرآئی تھی بطلسم
کو لاتی ہون وہ نہ ہوا بلکہ اسیر دام گیسو و ذبیح خنجر ابرو ہوئی آپ اپنا نام نامی بتایئے رستم نے کہا نہی صید
بے حقیقت آپ پر کیا موقوف ہی جسقدر ساحر طلسم کے ہین سب اسی فکر کے ہین کہ اس حقیر کو گرفتار
کرین مگر میرا مالک مجھکو بچاتا ہی اگر تیغہ ہفت جوہر و زرہ ہفت جوش دستیاب ہو تو لوح طلسمی
کی تلاش کرین قاعدہ جاننے والون نے کہدیا کہ جبتک یہ تحفہ جات نہ ملین تلاش لوح غیر ممکن ہی ملکہ
سنبل نے کہا آپ صاحب اقبال ہین ضرور آپکو یہ اشیا ملینگی لوح کا حال بتانے والے بھی ملجاینگے
جسطرح ان اشیا کا پتہ ملتا جاتا ہی اسیطرح سے لوح کا نشان بھی ملے گا آپ حسین و جمیل اپنے ساتھ والون
سے کفیل ہین لوح طلسمی کے ملنے مین بڑے جھگڑے ہین لوح ایسے شخص کے پاس ہی جسکو لحاظ نہ پاس نہ
مروت اور نہ انسانیت ساحر بلا سے روزگار اُسکی اقلیم مین جانا دشوار ہوگا اور تیغہ ہفت جوہر و زرہ
ہفت جوش کا ملنا سہل ہی ضرور پا جایئے گا پہلے یہان سے قلعہ پہلوانان ملیگا نوجوان زور آور
کہ اسکو اپنے زور پر بڑا ناز ہی وہ حضور کا سد راہ ہوگا اگر آپ نے اُسکو زیر کیا اور زور مین اُسپر
غالب آئے تو وہ خود راہبر ہوگا تا بہ قلعہ ہفت سر پہونچا دیگا وہان پہونچکر تدبیر ملنے اشیاے مذکورہ
کی بن پڑیگی ملکہ جب اُٹھنے کا ارادہ کرتی ہی رستم رو کتے ہین فرماتے ہین اب رات کم ہی صبحکو جائیگا
سنبل بیٹھی رہی شاہزادے نے کہا اب ہمارے بھی لیٹنے کا وقت ہی رات بھر بیدار رہے عیار کا
گانا سنا تم بھی پریشان ہو رہی ہو آنکھون پر نیند ظاہر ہی گھڑی دو گھڑی آرام کر تے صبح چلی جایئے گا

مگر وعدہ آنیکا فرما کے جائیگا ہمکو دمبدم اشتیاق رہیگا یہ کہکے رستم دنگل سے اُٹھے اور ہاتھ سنبل کا تھام
لیا سنبل انکار نکر سکی سر جھکا کے اُٹھی پلنگ پر رستم آ کے بیٹھے سنبل تھرّاتی ہوئی جاہتی ہی مین
الگ بیٹھون رستم نے اپنے پاس بٹھایا آپ لیٹے سنبل کو بھی پاس لٹا دیا سنبل شرم سے کانپ
رہی ہی کبھی کہتی ہی ای شہر یار ایسا نہو میرے بھائی کو خبر پہونچ جائے وہ پہلوان وضع نہایت صاحب
شرم و حجاب ہی فوراً درپے قتل کا ہوگا کئی شاہون نے نامے لکھے اُنکو جواب سخت دیا رفقا نے جو
سمجھایا کہ حضور بیٹی کو کوئی گھر مین رکھ نہین سکتا اُسپر اُسنے جواب دیا کہ مین فنون سپاہ گری مین اس طلسم
مین مشہور ہون یہ مجھسے نہوسکیگا کہ کسی شاہ کا سالا کہلاؤن بلکہ جب یہ کسی مرد سے اشارہ کریگی
اُسے اور اُسے دونون کو مار ڈالونگا مجھکو تو اس کا بڑا خیال ہی رستم نے کہا سمجھا جائیگا اور ہاتھ بڑھا کر آغوش
مین لیا سنبل منھ ہٹا لیتی ہی کہ ایسا نہو بوسے بد دماغ مین آئے رستم نے چاہا بوسہ لون سنبل نے
اسطرح منھ کو چھپایا کہ رستم کو خود ہی حجاب ہوا کہا کیون ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان اسقدر
منھ کو چھپاتی ہو کیون شرماتی ہو کیا میری صورت سے نفرت ہی کہا ای شہر یار دل کو رغبت
ہی کہ آپکے پاس بیٹھون لیکن بھائی بلاے روزگار ہی آپ کی بھی جان کا خوف آتا ہی اپنا اس
خیال سے قلب تھرّاتا ہی قدرت اُسپر بڑی فرحت فرماتے ہین طلسم مین یہ انقلاب ہی کہ ساحرونکا
اعتبار اُٹھ گیا خواہ مرد ہو خواہ عورت جو آپ تک آیا آپ کا شریک ہوا مگر خداوند کا قول ہی کہ ہفت سم
جان دیگا تحفہ جات کا اُس سے ملنا دشوار ہی مجھکو بھی بڑا تردد ہی ہر چند کہ یہ بدیب پیدا ہوا مین کدو کاوش
کرونگی لیکن نہین معلوم اُسنے تحفہ جات کہان رکھے ہین کسی وزیر و امیر کو آگاہ نہین کیا اُسکو اپنی حفاظت
پر بڑا ناز ہی کئی سو برس سے اسی خاندان مین تحفے چلے آتے ہین کبھی اس خاندان سے نکھرا می
نہین ہوئی انھین حکایتون شکایتون مین رات گزری صبح کو اُٹھکر بیٹھے باتین ہو رہی ہین سنبل
یہی چاہتی ہی کہ پاس بیٹھی رہون باتین اس شہر یار سے کیے جاؤن سیماب لالہ عذار بھی آئین
دیکھا کی سنبل بلی دبلی بیٹھی ہین عارض پر نشان بوسونکے دوپٹہ مسکا ہوا کرتی تھی آب ر دان کی
جا بجا سے مسکی ہوئی سمک طشت وغیرہ لایا منھ ہاتھ ملکہ کا دھلادیا جب دن چڑھا سنبل
نے عرض کی اب کنیز رخصت ہوتی ہی مہلت ملے گی تو شب کو آؤنگی شاہزادے نے
کہا خدا حافظ سنبل طاؤس پر سوار ہو کے چلی قضاے کار نوجوان زور آور ملکہ کے آنیکے بعد

نہایت بیقرار ہوا گوشے مین آکر تنہائی مین رونے لگا عیار اسکا سلیم بیغبر روبرو حاضر ہوا آقا کو بیحد پریشان دیکھا بہ محبت پوچھا کیون آقاے نامدار آپ کیون اسقدر بیقرار ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے خاصہ بھی نہین نوش فرمایا کوئی راز و نیاز ایسا ہی کہ غلام کو آگاہ نہ کیجیے نوجوان زور آور نے رو رو کر عاشق ہونا سنبل پر بیان کیا اور کہا مین بے حد بیقرار ہی مین چہند حسرتین خلاف مزاج کین وہ رنجیدہ ہوکر میرے سامنے سے اٹھی ظاہر مین تو یہی کہگئی کہ مین طلسم کشا کو لینے جاتی ہون حسن و جمال طلسم کشا سارے طلسم مین مشہور ہی ذرا جاکر خبر تو لاؤ کہ وہان جاکر دام گیسوے طلسم کشا مین پھنسین یا نہین رات بھر کہان رہین اگرچہ یون کہ سحر کے زور سے اپنے قلعے پر پلٹ گیئن تو وہ بعید عظیم ہی دہان وہ نہین جاسکتین پھر شب کو کہان رہین سلیم بیغبر رونے کہا مین ابھی جاکر خبر لاتا ہون سلیم قسطورہا ہے زرقبتی لگاکر طرف لشکر طلسم کشا کے چلا قیقر بنا ہوا لشکر مین پھرتا ہوا قریب بارگاہ رستم کے آیا دیکھا سنبل خیمے سے نکلین سلیم نے دریافت کیا معلوم ہوا کہ عیار طلسم کشا کا کارہا تھا شب بھر کا تماشا سلیم وہان سے پلٹا ملکہ سنبل قلعہ نوجوان پر آئین دیکھا نوجوان پریشان بیٹھا تھا تخت سے اٹھا برائے استقبال چند قدم آگے بڑھکر ہاتھ مین ہاتھ چاہا ڈالدون ملکہ کو اسکی صورت سے نفرت ہی ہاتھ کھینچ لیا نوجوان کبھی ہاتھ باندھ کھا ہی کیون ملکہ عالم آخر غلام سے آپ کیون رنجیدہ ہین مین آپکا تابعدار ہون میرا تو آپ کی مفارقت سے عجب حال ہی دل پر ہجوم غم و ملال ہی یہ سنکر ملکہ کو نہایت غصہ آیا کہا ای شخص تو میرے بھائی کے مزاج سے آگاہ نہین ہی کہ جسنے بڑے بڑے شاہان جہان کا پیغام پھیر دیا اور جواب صاف دیدیا کہ اگر اب کبھی ایسا پیغام کردگے تو مین تمپر لشکر کشی کرونگا مقابلے مین اسکے کوئی پہلوان ٹھہرتا نہین سنبل تو بگڑ بگڑ کے یہ باتین کر رہی ہین مگر نوجوان ہاتھ باندھے کھڑا ہی ہر مرتبہ عرض کرتا ہی کہ مین تو آپکا تابعدار ہون اگر سرکشی فرمائیے گا عاشق صادق کو زندہ نہ پائیے گا یہ ذکر تھا کہ سلیم عیار آکر پہونچا سلیم الگ بلا کر لیگیا نوجوان سے سب حال کہا کہ ملکہ عالم لشکر مین طلسم کشا کے گیئن شب بھر وہین رہین میرے سامنے انکی بارگاہ سے نکلین آپ پوچھیے طلسم کشا کو کیونکر گرفتار کیجیے گا یا مین اشکر کشی کردن طبل جنگی بجوا کر سر میدان لڑون اور یہ بھی کہدیجیے کہ مین کسی کی مدد کا خواہان نہین طلسم کشا کی میرے نزدیک کیا حقیقت ہی اگر ایسے چار جوان ہون تو مین چارونکو زیر کردون تو فقط اکیلے ہین انکا بھی زیر کرنا کچھ

مشکل ہو میں یہ خواہان نہین ہون کہ تم میری مدد کرو تم جس واسطے آئی ہو اُس کام مین مصروف رہو نوجوان غصے مین باہر آیا تمام شب کو پاس طلسم کشا کے جانا اور رہنا اب نہایت غصے مین پلٹا جب باہر آیا ملکہ کو الگ بلایا کہا کیون ملکۂ عالم ہمسے تو یہ انکار ہی کہ جسپر خداوند کی نظر رحمت رہتی ہی اور مغضوب درگاہ خداوندی کے سامنے بلا تکلف چلی گئین رات بھر وہین رہین یہ بھی مین نے سُنا کہ معشوقان طلسم کشا تمسے رنجیدہ ہین بہتر یہ ہی کہ مجھکو قبول کرو ورنہ فساد برپا ہوگا ملکہ نے ہنسکر کہا کہ او احمق ہمنے تجھ سے روز اول بھی کہتا تھا کہ اپنے کو سنبھال تو نے کہنا ہمارا نہ مانا بلکہ صاف صاف ہم سے کہتا ہی مین ان مقدمات سے نابلد ہون بھائی کو مین نے اقرارنامہ لکھکر دیدیا ہی کہ اگر کبھی مین مرد کا نام لون تو وہ مجھکو قتل کر نا میرے جاننگی جو تمنے خبر پائی ایک سبب تھا عیار اُنکا چنگ مرصع بجا رہا تھا اُس آواز نے دل کھینچا مین واسطے گانا سننے کے گئی اور چلتے وقت یہ کہہ آئی کہ آپ اپنا لشکر یہان سے اُٹھایئے ورنہ فساد برپا ہوگا نوجوان نے یہ باتین سنکر جواب دیا ای ملکۂ عالم اگر میرا کہنا نہ قبول کیجیے گا مین اپنے بھائی پر لشکرکشی کرونگا میرا کوئی ہم نبرد یہان نہین ہی جا کر قلعہ لوٹ لونگا سحر کا انکو بڑا خیال ہی اکناف مین میرے جو ساحر رہتے ہین وہ میرے مطیع ہین جب مین کوچ کرونگا وہ میرے ہمراہ ہونگے معرکہ سحر کا پڑیگا میرا کوئی ہم نبرد نہین ہی ملکہ نے یہ سنکر جواب سخت دیا کہا جو تمسے ہوسکے قصور نکرو یہ کہکے ملکہ طاؤس پر سوار ہوکر طرف اپنے ملک کے چلی گئین ہرچند کہ فراق رستم شاق ہی دل دیدار کا مشتاق پلٹ پلٹ کے طرف لشکر طلسم کشا کے دیکھتی جاتی ہی خیال ہی کہ بھائی سے جا کر کیا کہون پردہ بھی رہے اور مطلب بھی نکلے یہ سوچتی ہوئی قلعہ ہفت سر پہونچی ہفت سر جادو تخت پر بیٹھا ہی رفیقون سے کہہ رہا ہی کہ بہن میری گئی ہی طلسم کشا کو لاتی ہوگی کہ سنبل آکر پہونچی لیکن چہرہ اداس ہی ہفت سر نے پوچھا کیون ای فرزند کیا ہوا تم ملول وحزین کیون ہو رہی ہو سنبل نے تمام کیفیت نوجوان کی بیان کی کہ مین گئی تھی وہ لشکرکشی کرے گا اور مین سحر کر کے گرفتار کرا دونگی اُسنے میرے جاتے ہی وہ باتین مجھسے کہین کہ مین نے ٹھہرنا مناسب نہ جانا مین چلی آئی یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے جھکر ہفت سر سے عرض کی کہ دردولت پر نامہ دار نوجوان کا حاضر ہی ہفت سر نے کہا بلا تو کیون اُسکو روکا ہی نامہ دار اندر آیا اُسنے نامہ دیا جسمین ہفت سر کو یہ لکھا تھا کہ ای مصاحب خداوندمین تمھاری بہن پر عاشق ہوا بہتر یہی ہی کہ اسکو دلہن بنا دو ما بدولت آسکے پدر جاہ حشم واحتشام جادو زن وشوہر ساتھ مین سحر کا

گھمنڈ نہ کرنا قلعہ تمہارا ویران کر دونگا ایک عورت کے واسطے فساد نہ بڑھاؤ بطور ڈولے کے اُسے پیشکش کرو تمہارے نام کے ڈنکے بجینگے طلسم کشا کو گرفتار کرکے روانہ کردونگا نامے مین درج کردونگا کہ ہفت سر نے گرفتار کرکے بھیجا ہی تمھین کوئی تکلیف نہ پہونچنے پائیگی سب بار جنگ و جدل مین اپنے ذمے لونگا آپکی جرأت و شوکت مشہور ہو جائیگی اگر تامل کیا اور بہن کو مجھے نہ دیا تو وہ آفت برپا کرونگا کہ بہت پچھتاؤ گے سرحد چھوڑکر بھاگ جاؤ گے زد مین میرا کوئی مثل و نظیر نہین بہتر اسی مین ہی کہ معشوق گل اندام کو روانہ کرو اور تامل و تساہل ما بدولت پر شاق ہوگا دل میرا صورت زیبا و طلعت جہان آرا کا اگر مشتاق ہوا اور ظلم عشق سہا تمکو کیا نفع ہوگا ہم آخر کو آفت برپا کرینگے اگر خداوند کو لکھون وہ بھی منظور کرین خود بلوا کے شادی کرا دین علاوہ اسکے تمہارے ملک کا نگہبان ہون جو کوئی تمہارے ملک کا قصد کریگا اُسکو روکونگا تمہارے قلعے تک نہ آنے دونگا ہر وقت جانبازی مین مصروف رہونگا جفائے عشق نہ سہونگا یہ نامہ پڑھکر ہفت سر نے ساحرونکو اشارہ کیا کہ نامہ دار کی گردن مین ہاتھ دو نامہ کو پھاڑکر گلے مین ڈالدو اُس بیحیا سے کہنا کیون شامتین آئی ہین وہ آفت برپا کرونگا کہ تجکو دیوانہ سودائی بنادونگا اس خیال محال سے ہاتھ اُٹھاؤ ورنہ بہت پچھتاؤ گے ساحرون نے نامہ دار کو نکالدیا نامہ دار روتا ہوا سامنے نوجوان کے آیا سب کیفیت بیان کی نوجوان نے جو حال سنا سردارونکو اپنے حکم دیا لشکر تیار کرو ما بدولت ہفت سر پر لشکر کشی کرینگے چار لاکھ کا لشکر تیار ہوا گینڈے پر سوار ہوا ایک نامہ حلب محتشم و احتشام کو لکھا ایک منزل چلا تھا کہ لکہ ابر سیاہ پیدا ہوا زن و شوہر ساحر اُترا جادوگرون سے آکر پہونچے زن و شوہر نے حال پوچھا سب کیفیت نوجوان نے زن و شوہر سے بیان کی زن و شوہر نے کہا ای نوجوان نہ گھبراؤ وہ سحر کرین کہ ہفت سر کو دیوانہ بنا دین اور بہن کو اُسکی نکال لائین تمہارے ساتھ شادی کرین برات مین ہم بھی شریک ہون محتشم و احتشام اپنے زور دکھاتے ہوے ساتھ ہین نوجوان نے اپنے بھائی تمیل نیزہ باز سے کہا کہ تم چلکر قلعے پر ٹھہرو طلسم کشا کو نہ آنے دو تمیل نیزہ باز بالائے قلعہ آیا ہرکارے برائے خبر طلسم کشا روانہ کیے یہان طلسم کشا کو بعد جانے سنبل ہفت گیسو کے پریشانی ہوئی سر دربار فرمایا کیون ای ملکہ سیماب ہمارا ارادہ ہی کہ تا بہ ہفت سر پہونچین سیماب نے کہا حضور کو متغیر پاتی ہون سنبل کیا لکھ گئی اُس روز سے حضور نہایت پریشان ہین ابھی راہ مین بڑے پہلوان سے مقابلہ ہی پہلوان

نوجوان زور آور بڑی فکر کرے گا وہ باوڈا لے گا کہ حضور پلٹ جائیں رستم نے اسیوقت حکم دیا لشکر تیار
ہو اسیوقت لشکر تیار ہوا سیماب سے کہا تم الگ الگ آؤ سیماب نے ایک ابر تیار کیا لالہ عذار
وسیمتن وغیرہ اس ابر میں مخفی ہوئیں اور آفتاب فلک سیر کا ہیں نیر اعظم بنکر بالائے آسمان چمکتا ہوا
چلا زیر ابر لشکر طلسم کشا روانہ ہوا یہاں کمیل نیزہ باز بالائے قلعہ بیٹھا ہی کہ نوبت نقارے کی آواز
کان میں آئی ادھر صحرا سے گرد واری دیکھا طلسم کشا آگئے آگے پشت پر دو لاکھ کا لشکر پہلوان گینڈوں پر سوار نیزہ دار
نیزے چمکاتے ہوئے اس کر و فر سے لشکر ہویدا ہوا کمیل آمد لشکر رستم دیکھکر کانپ گیا قلعے سے
باہر نکلا مقابلے میں طلسم کشا کے آکر اترا طبل جنگی بجوایا صبح کو میدان میں آیا پکار کر آواز دی طلسم کشا
کو بھیجا اپنی جرأت پر ناز ہی میرے مقابلے میں آئیں تو حال معلوم ہو رستم نے گھوڑا اٹھایا
مرکب پہ استر مالا کبود زیر ران طرارے بھرتا ہوا نیزہ ہلاتے ہوئے مقابلے میں کمیل کے
آئے کمیل نے جمال دیکھکر عرض کی آپ لائق مقابلہ بھائی صاحب تھے لیکن حربہ کیجیے اگر میں
زیر کر دیگا تو اپنے لشکر کا بادشاہ کر دیگا رستم نے کہا ہمارا دستور نہیں جب تیرے حربے سے پروردگار
بچائیگا تب ہم بھی حربہ کرینگے کمیل نے نیزہ مارا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پہ روکا چالیس
طعنین رد و بدل ہوئی تھیں کہ رستم نے گا تھکر تھپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے کمیل کے نکل گیا کمیل نے
قبضے پہ ہاتھ رکھا خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے بار دہ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا چاہا تلوار چھین لوں
کمیل نے گریبان میں ہاتھ ڈالا دونوں لپٹے ہوئے گھوڑوں سے اور گینڈے سے کودے کشتی
ہونے لگی رستم نے دنگ کر دیا جب پکڑا دو تین گھسے مارے کہ زرہ پارہ پارہ ہوتی ہاتھے
سے خون کے قطرے ٹپکنے لگے کمیل چاہتا ہی چت ہو جاؤں اس مصیبت سے بچوں ورنہ طلسم کشا
مار ڈالیگا پھر دن رہے کشاکش کے زور ہونے لگے رستم نے دوڑ کے پندرہ قدم ریل کر لائے میدان
پیلا کے ہکا بکا دونوں گھٹنے آشنا بہ زمین ہوئے چاہا لنگر قائم کروں حریف زبردست کب لنگر
قایم ہونے دیتا ہو دونوں ہاتھ ستون کیے کمر میں ہاتھ ڈال کے زور کیا پہلے زور میں تا بنا نو
دوسرے زور میں تا بہ سینہ تیسرے زور میں سر سے بلند کیا ڈھیٹر کر مارا چاروں شانے چت گرا
رستم کود کر چھاتی پر سوار ہوئے فرمایا حالا در شناختن پروردگار چہ میگوئی کمیل نے کہا جبتک
زندہ ہوں غلامی سے گردن تابی نہ کروں گا کمیل کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا ابا لی فوج سے

پکار کر آواز دی یاروین نے اطاعت کی جسکو مذہب لات و منات کی خواہش ہو وہ میرے لشکر سے نکل جائے نہین خدائے نادیدہ کو سجدہ کرے سب افسر و چھوٹے بڑے سب نے بدل و جان اطاعت کی رستم کو کمیل لیے ہوئے قلعے مین آیا تین دن رستم اُس قلعے مین رہے عملداری قایم کی چوتھے دن کمیل کو اُسی مقام پر چھوڑا کمیل نے کہا مین ہمراہ رکاب رہون رستم نے کہا تمھارا قلعے پر رہنا مناسب ہی کمیل کو یہین چھوڑا آپ سوار یہان سے لیے اُن سب کو ساتھ لیکر کوچ کیا بہ فر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی روانہ ہوے یہان نوجوان زور آور تجمّل و احتشام کو ساتھ لیے ہوے قریب قلعہ ہفت سر پہونچا ہفت سر نے جو سُنا چار لاکھ فوج لیکر باہر آیا طبل جنگی بجوایا یہ بھی کہلا بھیجا کہ ای نوجوان تجھکو قضا لیکر آئی ہی دیوانہ کرکے چھوڑ دونگا یہ کہکے طبل جنگی بجوا کر دونون سردار بارگاہون مین بیٹھے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی طلسم کشا بھی آکر پہونچے ایک طرف لشکر طلسم کشا کا اُترا ملکہ سنبل ہفت گیسو جو بارگاہ مین بیٹھی تھین طلسم کشا کو جو دور سے دیکھا تاب صبر نہ رہی بھائی صاحب کے سامنے سے اُٹھین بھائی نے پوچھا بھی کہ بی بی کہان چلین دیکھو تمھارے واسطے یہ فساد برپا ہی نوجوان نے مجھپر بالاعلان لشکر کشی کی ملکہ نے کہا مین ابھی حاضر ہوتی ہون نوجوان کو میرا سر کاٹ کے دیدیجیے اگر لڑائی پڑی تو ایسا بچھتائیگا کہ روتا پیٹتا گھر جائیگا یہ کہکے ملکہ اُٹھکے چلین چند مصاحبین بھی اُٹھین ملکہ نے اُنکو اشارہ کیا کہ بیٹھو ایک مصاحب شیرین نژاد رشک قیس و فرہاد عاشق مزاج معشوقون کے سر کا تاج یہ سمجھ گئی اسنے ساتھ نہ چھوڑا جب ملکہ قصر مین آئین شیرین نژاد نے پوچھا داری جسوقت سے لشکر طلسم کشا آیا اُسوقت سے آپ کو پریشان پایا اگر اپنے مقام پر انصاف کیجیے تو نوجوان بھی مرد مردانہ شیر فرزانہ ہی اگر طلسم کشا سے مقابلہ پڑیگا چیر پھاڑ کے پھینک دیگا ملکہ نے کہا تو کیا جانے ذرا نوشیروان نامہ دیکھ کہ لندھور کو زیر چرخ (؟) مع ہاتھی اُٹھایا تھا وہ زور کیا کہ باپ اسکے صاحبقران فرماتے تھے کہ ایسا زور ہمنے کبھی نہ کیا تھا ہر چند کہ صاحبقران اٹھارہ برس کے سن مین بپردۂ قاف گئے دیو نژادون سے لڑے بڑے بڑے دیو نامی مارے مگر اُنھون نے یہ فرمایا کہ ایسا زور ہمنے کبھی نہ کیا تھا سات قدم تک لندھور کو اُٹھا کر لیگئے فیل میمونہ پر وہ سوار تھے اٹھارہ سی من کا گرز خواصی مین تھا پچاسی آرنج کا قد و قامت گویا تین پہاڑ جنبش مین تھے وہ سب لے گا ذور کیا کہ تمام ہندوستان کے لوگ جا بجا ذکر

کرتے ہین ایسا کوئی معرکہ نوجوان کو بھی پڑا کسی مقام پر اپنے برابر کے پہلوان سے لڑا کم زور ملے
اُنکو زیر کر لیا مین تجھ سے شرط بدتی ہون کہ اگر رستم سے مقابلہ پڑا نوجوان کو جان بچانا مشکل پڑیگی
یہی ارادہ کریگا کہ جان بچا کر بھاگون شیرین نژاد نے کہا اری کتابون کی باتون کا کیا اعتبار ہی
شاعرون نے جو چاہا لکھدیا ملکہ نے کہا مورخ راست نویس جو تے ہین یہی چاہتے ہین کہ معرکۂ اصلی
لکھین جو گذرا ہو اُس سے قدم نہ ہٹائین ملا فیضی وغیرہ مصاحبان شاہ دہلی اُن دفترون کے مصنف
ہین سات آدمی مثل فیضی اِن دفاتر کے مصنف ہین وہ بھلا خلاف لکھینگے یہ باتین تھین کہ لشکر سے
نوجوان کے صدائے طبل جنگ بلند ہوئی شیرین نژاد نے کہا دیکھیے تین لشکر مقابل ہین کسیکا
حوصلہ نہ پڑا مگر اسی نے طبل جنگی بجوایا اب خبر ہفت سر کو ہوئی اُسنے بھی طبل جنگی بجوایا اُدھر رستم نے زبانی
سمک کی سُنا اُنھون نے نوازش طبل کو حکم دیا شیرین نژاد نے کہا اگر آپ رضامند ہون تو مین جا کر
نوجوان کو روک دون ہم لوگون کے پاس اُسنے پیام بھیجا تھا کہ کیسے مصاحبان خاص ہو کہ ملکہ کو نہین سمجھاتین
جب میدان مین لڑائی پڑیگی لاکھون بندگان خدا قتل ہونگے بہتر یہ ہی کہ ملکہ کو سمجھا کر لے آؤ
کل جو میدان مین آئیگا بحصول مطلب واپس نہ ہوگا اگر مناسب جانیے اُسکو سرفراز کیجیے ملکہ نے
آہ کی کہا شیرین نژاد تو کیا جانے تجھے اِن باتون مین کیا دخل ہی فسانہ فرہاد وقیس سُنا معلوم ہوا کہ
عاشق کو آرام نہین ملتا وہی کیفیت ہی تو ہمارے پاس سے جا جو ہمارے دل مین آئے گا وہ
کرینگے ہمارا دلبر قابو نہین رکھین یہ کمبخت کیا کراتا ہی انجام اسکا کیا ہو شیرین نژاد نے کہا مین جاتی
ہون کہیے رستم کے پاس جاؤن کہیے نوجوان کے پاس ملکہ نے کہا تجھے اختیار ہی جہان تیرا جی چاہے
وہان جا مین تجھے پیام نہین دیتی ہون میری تو عجب کیفیت ہی اصل مین یہ صورت ہی

نظم

یاد گھر مین تجھے کیونکر کوئی مضطر نہ کرے — ای پری تیری طرح دل مین کوئی گھر نہ کرے
تیری پلکین کہین یاد آئین نہ مجھ وحشی کو — اور بے خود مجھے فصاد کا نشتر نہ کرے
صبحدم چونک کے آنکھ اپنی نہ کھولے وہ پری — آئنہ سامنے جبتک کہ سکندر نہ کرے
نوجوان کو یہ وصیت ہی کسی عاشق کی تو — آگ مین کود پڑے عشق کوئی پر نہ کرے
ہو فنا کے لیے فرہاد نے کی کوہ کنی — دل کو شیرین کی طرح سے کوئی پتھر نہ کرے
کامیاب اور ہوے ہم رہے محروم قبول — کبھی ایسی کسی عاشق سے مقدر نہ کرے

اس طرح رو رو کر ملکہ نے شعر پڑھے شیریں نژاد ہر چند کہ سخت دل تھی مگر بے اختیار رونے لگی کہا کہ واری آپ کی باتوں میں تاثیر ہی ایک ایک کلمہ تیر ہی لونڈی پاس رستم کے جاتی ہی حال آپکی بیتابی کا اُن تک پہونچاتی ہی آئندہ صبح کو جیسا ہو ملکہ نے کہا کہ ہمارے دل کو یقین ہی کہ وہ شیر اس فیل پیکر پر غالب آئے بچے شیر کے فیل کو دھڑو کے مار کے بھگا دیتے ہیں سب جانور تسخیر ہوتے ہیں مگر شیر کسی کے قابو میں نہیں آتا یہ شیر بیشۂ ہمت ہی شیریں نژاد اُڑ کر چلی لشکر طلسم کشا میں پہونچی رستم دربار میں بیٹھے یہی ذکر کر رہے ہیں سمک دربارگاہ پر بھی فکر میں ٹہل رہا ہی کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا کہ ایک نازنین طاؤس اُڑاتی ہوئی آسمان سے آتی ہی دربارگاہ پر آکر اُتری سمک نے بڑھکر سلام کیا شیریں نژاد نے پوچھا کہ آپ کو طلسم کشا سے کیا توسل ہی سمک نے کہا کہ میں غلام قدیم شاطر اس شہریار کا ہوں یہ سنکر شیریں نژاد نے کہا کہ ہماری طرف سے جا کر آداب عرض کر دو اور کہو کہ ایک کنیز حضور کی مشتاق دید ہی سمک نے جاکر عرض کی رستم سمجھے کہ شاید ملکہ آئی ہیں خود اُٹھ کھڑے ہوئے دربارگاہ پر ٹہلتے ہوئے آئے شیریں نژاد نے جھک کر سلام کیا رستم نے پوچھا کہ تمھارا نام نامی اسم گرامی کیا ہی کہا کنیز کو شیریں نژاد کہتے ہیں ملکہ سنبل ہفت گیسو کی مصاحب ہوں حضور ملکہ کا عجب حال ہی قلب پر ہجوم غم و ملال ہی پیغام لیکر آئی ہوں اگر حضور تکلیف کریں چند ساعت کے لیے تشریف لے چلیں رستم نے کہا کہ ہم تو ساتھ چلنے کو موجود ہیں مگر وہ کیوں نہ آسکیں شیریں نژاد نے کہا کہ اول تو خوف نوجوان زور آور دوسرے بھائی صاحب اُنکے نہایت بدمزاج ہیں یہی خیال رکھتے ہیں کہ کہاں جاتی ہو ہر دم دریافت کرتے رہتے ہیں اس وجہ سے کنیز کو بھیجا ہی شیریں نژاد نے ایک تخت تیار کیا اُسپر رستم کو بٹھا لیا لیکر چلی لیکن نوجوان جو بہت بیقرار رہا محتشم جادو نے کہا کہ آپ بیقرار رہتے ہیں میں جاکر ملکہ کو اُٹھا لے لاتا ہوں یہ کہکر محتشم جادو نوجوان سے رخصت ہوا اُڑتا ہوا آسمان پر چلا راہ میں اُسنے دیکھا طلسم کشا تخت پر سوار ایک نازنین تخت اُڑائے ہوئے جاتی ہی وہیں سے اُسنے للکارا کہ ای طلسم کشا اجل تمھاری گریبان گیر ہی منم محتشم جادو یہ کہکے جھپٹ کر قریب آیا اور ایک گولا رستم پر مارا شیریں نژاد نے بڑھکر گولا کاٹا گولہ کٹتے ہی دھواں نکلا شیریں نژاد خاموش ہوئی زبان

بند ہوگئی اب تخت طرف زمین کے چلا محتشم سوچا کہ اگر یہ زمین پر گریگا تو ہاتھ پانوں ٹوٹ جائینگے
اپنے بڑھکر پایۂ تخت کو سنبھالا لیکن شیرین نژاد پر وہ سحر کیا تھا کہ یہ طرف زمین کے چلی ہر چند ہاتھ
پانو سے کو روکون مگر نہین رک سکی محتشم جھپٹ کر آسمان سے اُترا پایۂ تخت پر ہاتھ رکھا رستم
نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بد انجام کلمات سخت کہتا ہوا قریب آیا پایۂ تخت پر ہاتھ رکھکر کلائی
طلسم کشا کی پکڑی رستم نے بائین ہاتھ سے اُسکا ہاتھ تھاما اور داہنے ہاتھ سے ایک طمانچہ مار دیا پانچون
انگلیان چہرہ پر نقش ہوگئین رستم کا دست زبردست سحر چنبر گردون سے محتشم کا اُڑ گیا شیرین نژاد سنبھلی
قریب آکر پایۂ تخت پر ہاتھ ڈالدیا کہا کہ اے شہریار دشمن کو آپ نے خوب مارا مین تو زمین پر گرتی ہڈیان
پسلیان چورا ہو جاتین رستم خاموش ہو رہے لیکن لاش محتشم زمین پر گرا احتشام اُسکی زوجہ اُدھر
سے آئی تھی لاش شوہر کا دیکھکر منھ پیٹ لیا تڑپ کر بلند آواز سے شیرین نژاد کو دیکھکر برق بنکے
گری کہ شیرین نژاد کے دو ٹکڑے ہوے طلسم کشا کو دیکھا پکارکر آواز دی کہ اے بیداد کن
خانمان ساحران عالم تو نے میرے شوہر کو مارا ہے کہکر گولہ مارا پہلو سے ایک سحر انچہ پیدا
ہوا پیچھے سے طلسم کشا نے گولہ مارا وہ گولہ زمین پر گرا جو سحر احتشام کرتی ہی اُسکا دفعیہ پیدا ہوجاتا
دیکھنے میں چار طرف سے آگ گولے برسنے لگے جو گولہ آتا طلسم کشا تک نہین پہونچا پلٹ جو ہوا ہفت سحر
اپنے نقش سے نکل آیا زمین پر لاش شیرین نژاد و محتشم دیکھا سر اٹھا کے دیکھا احتشام طلسم کشا
پر سحر کرتی ہی اور سحر تاثیر نہین کرتا طلسم کشا کے پہونچا ہوا پاش سے کیے واسطے بچانے
نہین گولہ اگر مارتی ہو سحر انچہ پیدا ہوتا ہو گولہ طلسم کشا و پتا ہو ہفت سحر نے آواز دی کہ اے احتشام
زمین پر طلسم کشا کو گرا دے ماہچہ و ستارہ ہوا سحر گرا دی احتشام برق بنکر چمکی چاہا کہ تڑپ کر
گردون تخت ٹکڑے ٹکڑے ہو طلسم کشا زمین پر گرے پہلو سے آواز آئی کہ خبردار اور ایک
جال پڑا کہ جال مین احتشام پھنسی وہ جال پیدا ہوا جو ثابت ہوا جال کینچے مارا ہفت سحر
نے ایک گولہ مارا کہ جال کو توڑ کر گولہ نکل گیا احتشام چھوٹی چاہا کہ کڑک کر گردون تخت توڑدون
اس خیال سے چلی کہ آسمان سے خنجر برسنے لگے آواز آئی کہ او کمینہ و بدبیہ طلسم کشا کو بے وارث
سمجھی ہے غلام اُنکے حاضر ہین منم آفتاب فلک سیر دس پانچ خنجر احتشام نے توڑے
ایک خنجر مثل برق کے تڑپا گلوگاہ پر پڑا سر کٹ کر اُسکا زمین پر گرا آفتاب پایۂ تخت پر ہاتھ ڈال کر

آہستہ عرصے میں تخت کو ۔۔ بھاگا گیا اتنے شام کے ہونے کا اندھیرا ہو گیا تھا ہفت سحر نے دیکھا کہ
لاش شہزادے اعظم شاہ کی زمین پر تڑپ رہی ہے اور تخت غائب ہو گیا لاشہ شیرین شہزادی اٹھوا لائی ہفت سحر
لایا اس سے دریافت کیا کہ طلسم کشا کو پہ کیوں بیٹھے گئی تھی ملکہ نے کہا کہ شاید یہ شیرین شہزادی طلسم کشا
پر عاشق ہو گئی کہیں سے جاتی تھی زن و شوہر نے راہ میں گھیر لیا اور طلسم کے ساحر زبردست اور عجیب
طلسم کشا کا ہے وہ لڑ بھڑ کر نکال لے گیا شہزادی کے سامنے انکار کیا کہ نہیں معلوم یہ لشکر طلسم کشا
میں کیوں کر گئی اور کیوں گئی میں نہیں جانتی ہر چند ہفت سحر نے دریافت کیا راز کی بات نہ کھلی
شیرین نے عرض کی دن چڑھ آیا لشکر میدان کارزار میں آتے جاتے ہیں اور نوجوان بڑے
زور و شور سے اکڑتا ہوا میدان کارزار میں آیا پکارتا ہے کہ میں دونوں لشکر کو جواب دونگا طلسم کشا
کہ دشمن خدا ہے چاہا اس باعث سے اسکو قتل کرونگا اور ہفت سحر تو خاص حریف ہی یا اپنی بہن
کو دیگا یا قتل کرونگا مگر زن و شوہر کے بارے جانے سے ہمکو ۔۔ ملکہ نے کہا کہ بھائی صاحب ایسے
رذیل سے نہ ڈرنا ہی بہتر ہے آپ ملاحظہ کریں گے میں دور سے سحر کرونگی آپ ملاحظہ فرمائیے گا القصہ
ہفت سحر سوار ہوا ملکہ طاؤس زرین بال پر گئی لاکھ ساحر پشت پر بجبر تنگ کرتے ہوئے
سپر لے اچھالتے ہوئے میدان میں آکر پہنچے ادھر سے نوجوان آیا ہے صفیں جما رہا ہے رستم
کرتا ہے کہا میں لیکر آیا رستم کا ہمیں پر خفا ہوئے فرمایا کہ اے برادر ہمارے معاملے میں دخل نہ دیا کرو
ہمکو بہت ناگوار ہوا کہا کہ اے شہریار ساحر و غیر ساحر سے بڑا فرق ہے اگر غلام مصروف نہ ہوتا بندگان
عالی کے واسطے بڑی مشکل تھی خیر خواہان دولت نے عرض کی کہ دونوں حریفوں کے لشکر میدان
میں آ گئے رستم نے فوراً سلاح ذات پر آراستہ کیے لشکر ساحران و غیر ساحران کے آگے آگے
سمند رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے میدان میں آکر پہنچے دیکھا کہ ایک طرف لشکر زور آور اور ایک جانب
لشکر ہفت سحر لیکن زور آور نے جو طلسم کشا کو یہ شان شوکت دیکھا جل گیا گینڈے کو بڑھا کر
سراپا میدان کا دکھایا ۔۔ پاکیا پکار کر آواز دی کہ اے فرقہ پرستان و اے زبردستان جسکو تمنا
مرگ کی ہو وہ نکلے منم نوجوان زور آور اگر ارادہ کروں تو پہاڑ کو اکھیڑ کر پھینک دوں گا زمین
میری فوج کا بار نہ اٹھا سکے سوائے طلسم کشا کے اور کسی کو نہیں چاہتا رستم نے مرکب نکالا
کاہمیں نے کئی مرتبہ عرض کی کہ غلام جانے لشکر ساحران جما کھڑا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ سحر کریں تو باعث

خرابی ہو رستم نے نہ مانا فرمایا ہمارے قبلہ وکعبہ کا قانون نہین جسکو حریف بلائے وہی میدان مین جائے
اب ہم مرکب نکال چکے ہمکو نہ روکو یہ فرماکر گھوڑا آڑھایا گھوڑے نے کنوتی بدلی آنکھین ابل پڑین
فرفر نتھون سے صدا الیند طرارے بھرتا ہوا آتا ہی ملکہ نے جو دیکھا کہ طلسم کشا برائے مقابلہ نوجوان
آپہونچے بہ نگاہ غور دیکھنے لگین آکر نگاہ دو رن ہوئے پانچ قدم گینڈا نوجوان کا اور تین قدم رستم کا
گھوڑا پیچھے ہٹا ملکہ خوش ہوگئین زور آور ہے جو جمال رستم دیکھا غل گیا جی مین کہتا ہی کہ یہ تو خود
معشوق ہو کیون نہ اسکو نازنین چاہے ہم پہلوان سپاہی وضع لیکن لازم یہ ہی کہ سامنے معشوقہ کے اسکو
چیر کر پھینک دون کہ معلوم ہو سپہ گری یہ چیز ہی یہ کہکر طرف لشکر ہفت سر کے دیکھا نیزہ طلسم کشا پر
مارا طلسم کشا نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ بازی ہونے لگی تینون لشکر دیکھ رہے ہین اور ملکہ سنبل
بہ نگاہ غور دیکھ رہی ہین ہر مرتبہ فرماتی ہین کہ دیکھو طلسم کشا نے زیادتی کی کیا لطف سے بند نیزے
کے کھول رہے ہین ہر مرتبہ خانہ زرہ مین سنان نیزہ رکھ دیتے ہین جسم سیاہ اسکا اسپر قطرہ خون کا ابھر
آتا ہی صاف ثابت ہوتا ہی کہ تختہ آہن پر سرخ نقطے دیتے جاتے ہین دیکھنے والے تعریفین کرتے
ہین ہر ایک کا قول ہی یہ فرزند صاحبقران فنون سپہ گری مین طاق علوم وفنون مین شہرۂ آفاق اس سے
کون سر بر ہو سکتا ہی چالیس طعنین رد وبدل ہوئین اکتالیسوین طعن پر دہ پیچھے ہٹ گیا رستم نے
نیزہ گانٹھ کر تھپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے نکل گیا اسنے پکار کر آواز دی کہ ای طلسم کشا یہ وہ تلوار ہی کہ اگر پہاڑ
پر مارون تو تا بیخ کاٹون یہ کہہ کے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے تیغہ کپتیان پر روکا ملکہ خوش ہوکر
اچھل پڑین بے اختیار منھ سے نکل گیا فنون سپہ گری انکے ملازم ہین کیا وار روکا ہی اژدہا سے
ہاتھ نکال کر آواز دی کہ او مغرور خبردار ہاتھ تیغہ کپتیان کا مارا اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ
کپتیان سات سو من کا تیغہ دست زبردست رستم کا پڑ کے دو ٹکڑے ہوئے سپر کو کاٹا مکر خود
دو ولفہ عرق چین زرہ ٹوپ کو کاٹا سراسر گلے جبڑے کو کاٹا صراحی گردن سے مثل قطرہ آب صندوق سینے
سے مانند سیماب اتر گئے بنائے فساد کو ویران کرکے مع گینڈے چار ٹکڑے کیے ملازم اسکے چار پانچ
لاکھ لاش اپنے آقا کی دیکھکر تلوارین کھینچکر رستم پر آپڑے سحر کرتے ہوئے جو یہ لوگ بڑھے سیاہ بخت پکی
گری ایک طرف سے کاہن نے بڑھکر گولہ مارا کئی سو کے سر کٹے ملازمان نوجوان بہ جانبازی لڑ رہے
ہین چاہتے کہ طلسم کشا کو گھیر لین ساحرون نے آکر رستم کو گھیر لیا ملکہ سنبل نے بھائی سے کہا کہ اگر تمھاری خوشی ہو

تو ہم باغی کے لشکر کو تباہ کرین ہفت سر نے کہا کہ لیناان بچیاؤن کو مار لو ملکہ طاؤس اڑا کے بیچ غول
مین فوج کے پہونچین چار طرف چار گولے سحر کے ہر گولے مین دس پانچ کے سر پھٹے اور سو دو سو کے سر اڑ گئے
قلب فوج مین القباد جادو کہ سپہ سالار لشکر ہی فوج کو ترغیب دیتا ہوا علمدار کو بڑھائے ہوے آتا ہی
جہان علم ٹھہرا دیا اسی نشان پر فوج جم جاتی ہی القباد بھی جم کے سحر کرتا ہی ہزارہا غیر ساحر دنکو اسنے
مارا جب گولہ پھینکا اُس سے دھوان نکلا سو دو سو نابینا ہوے زیر کوہ سر ٹکرا کر مر گئے رستم ملازمون کے
مرنے پر کف افسوس ملکر رہجاتے ہین چاہتے ہین کہ جاکر القباد کو قتل کرون فوجون کا اُسکے ساتھ
ٹھاٹھ ہی ایک پلٹن کو ہٹایا دوسرا رسالہ آکر جم گیا ایک رسالہ ہٹا دو پلٹنین آکر جم گئین تا بہ القباد پہونچنا
دشوار ہی ملکہ نے جو کئی مرتبہ دور سے اُسکی بدعت دیکھی اور رستم کو کبیدہ دیکھا بہت ناگوار ہوا ملکہ نے
پکار کہا دا زدی کہ او نامرد ساحر پر سحر کر غیر ساحرون کو قتل کرکے بہت پھولا ہی شوکت پر سحر کے
اپنے کو بھولا ہی اسنے گولہ ملکہ پر مارا ملکہ نے اُس گولے کو ہاتھ پر روک لیا اپنا قطرہ خون کا اسپر ڈالا
[illegible] باغ و بہار رنگ بہار دکھا دے جیسے ہی گولہ مارا گولہ جاکر پھٹا تختے چمن سرسبز ہونے لگے
پتون نے تالیان بجائین رخ گل پر سرخی آئی غنچے چٹکے طائر زمزمہ سرا زمزمہ سرائی کرنے لگے گولہ
جو پھٹا اُس سے دھوان جو نکلا ایک ابر سیاہ بنکر تیار ہوا ابر سیاہ سے تلوارین برسنے لگین اُس ابر
سے آواز آئی کہ ای القباد صاحب بیدار ذرا سر اٹھا کے دیکھو اسنے سر اٹھایا دیکھا کہ ابر پھٹا
ایک نازنین مہ جبین نے سر نکالا لاکھا ہونٹون پہ جما ہوا اسپر سرخی خون عاشق ہونٹون سے
مسیحائی ظاہر دندان گوہر آبدار بلکہ آب گوہر پانی بھرے دہن غنچہ گلزار خوبی قد سرو باغ محبوبی
کاکلین چہرے پر لہرا رہی ہین یہی چاہتی ہین کہ دل عاشق کو ڈسین یا زنجیرین ہین کہ چاہنے والے
کو ڈسین کسین القباد گھبرا کر بے اختیار پکار اٹھا نظم

اُسکا مقتول ہون مین جسکا بدن دھرا ہی — گو اکھرا ہی مرا جسم کفن دھرا ہی
ہمسے اقرار تھا آنے کا گیا غیر کے گھر — تجھسے شکوہ مجھے ای عہد شکن دھرا ہی
رنگ ہی یہ نہ وہ پیچ اور نہ وہ بو سنبل مین — فوق آن زلفون کو ای مشک ختن دھرا ہی
کوے جانان مین گیا ہی تو عدم کا ہی کوچ — روح ایک اور سفر ای اہل وطن دھرا ہی
باغ مین سیر رخ یار بھی ہی مدت بعد — آج پھولا ہوا نظرون مین چمن دھرا ہی

بکھری زلفون مین جو ہین چاند سے دونون عارض — ہم سمجھتے ہین کہ یہ چاند گہن ڈہرا ہی
ہوش بیہوش کو آجاتا ہی ہشیار کو غش — ایک ہی پر مزہ سیب ذقن ڈہرا ہی
قد موزون سے مگر بار خجالت پایا — آج تو کس لیے ای سرو چمن ڈہرا ہی
کان تک پہونچا تو عارض سے ملی اور چمک — آب مین آگے سے اب دُرِّ عدن ڈہرا ہی
خار غم سینے مین اور پانون مین صحرا کے خار — غم یاد وطن و اہل وطن ڈہرا ہی
کوے جانان کی فضا ہی نہ یہان جانان ہی — دشت غربت مین غم ای اہل وطن ڈہرا ہی
شمع فانوس سے روشن وہ سراپا ہی قبول — گو کہ وہ ہر تلے پنہان وہ بدن ڈہرا ہی

جب اسطرح اُس نازنین نے یہ اشعار القباد نے سُنے ہنس کر آواز دی کہ ارے کیون دیوانہ ہوا ہی ساتھ والون کو تو ساتھ لے دیکھ صحرا کس بہار پہ ہی عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی سُن رہا ہی کیا کیا غزلین گاتی ہین خاص تجھی کو سُناتی ہین تو کتنی فوج کا افسر ہی القباد نے آواز دی ساٹھ ہزار فوج کا افسر ہون اُس نازنین نے کہا کہ اُن سب کو ساتھ لے اپنے قلعے پر چل کیل نیزہ باز سے جنگ کرنا لیکن جو کام کرنا ہماری یاد رہے بھول نہ جانا ہم مدتون سے تیرے مشتاق ہوکر آئے تجکو بھی کچھ خیال رہے یہ کہتا تھا کہ القباد نے گیندا پھیرا اُپکار کر آواز دی کہ بھائیو اللہ اب اس کشاکش سے نکل چلو افسر نے ناحق جان دی طلسم کشا کو کیا سمجھا تھا طلسم کشا حقیقت مین رستم ہی دیکھو کس زور سے لڑ رہا ہی جیسے غول پڑ گیا افسر ہی کو تاک کر مارا فوجون کو بے سردار کر دیا لاشون سے افسرون کے میدان بھر دیا اب اس جوان سے مقابلہ کیا ضرور اپنے قلعے پر جا کر سمجھ لین گے ساٹھ ہزار جوان اسکی پشت پر آئے علم فوج بھی ساتھ ہو سب کو لیکر طرف قلعے کے چلا جب نظرون سے سبکی وہ نابود ہوا ملکہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ ابر سیاہ اور وہ نازنین غائب جنگل مین پھر خاک اُڑنے لگی رنگ رو پھولون کے متغیر ہفت سر نے طبل امان بجوایا رستم بھی اپنی فوج لیکر پلٹے کاہن ہنستا ہوا حاضر ہوا عرض کی کہ ای شہریار آج جنگ مین ملکہ سنبل ہفت گیسو نے کیا کار نمایان کیا کہ القباد کو دیوانہ کر کے طرف قلعے کے روانہ کیا اب وہ قلعے پر جا کر آفت برپا کریگا رستم نے کہا کہ وہ قلعہ تو اسلام آباد ہی کاہن نے عرض کی کہ جو کچھ ہو وہ اب پھیرے تو پھیرے ملکہ جو پلٹ کر آئین بھائی سے کہا کہ آپ نے دیکھا مین نے القباد کو کہان روانہ کر دیا اب جا کر قلعہ ویران کریگا یہ سنکر

ہفت سحر نے کہا کہ طلسم کشا برائے حصول زرہ ہفت جوش و تیغہ ہفت جوہر آیا ہی اُسکے لیے
کیا تدبیر کرون ملکہ نے کہا کہ آپ بیٹھیے ہم اسکی بھی تدبیر کرلین گے یہ کہکر طاؤس پر سوار ہوئی طرف لشکر طلسم کشا
کے چلی یہان رستم بیٹھے ہین کہ ملکہ آکر پہونچین رستم نے کہا کہ ای ملکہ عالم تمنے القباد کو طرف قلعے
کے روانہ کردیا وہ جاکر وہان آفت برپا کریگا وہان کمیل نیزہ باز ہی وہ مسلمان ہوچکا ہی ہم اس قلعے
کو فتح کر آئے ہین اگر ہوسکے تو اُسکو روکو ملکہ نے کہا کہ کنیز ابھی روکتی ہی یہ کہکے ایک گولہ اُسطرف پھینکا
اور آواز دی کہ ای بہار پیرا القباد کو چھوڑ دے وقت وہ تھا کہ القباد سامنے قلعے کے پہونچا تھا چاہتا
تھا کہ قلعے پر یلغر کرے کہ ایک ہوا سے سر وچلی القباد رک گیا کمیل کے قدمونکو بوسہ دیا کہا کہ تمھارے
آقا نے مجھکو بھیجا ہی مین تمھارے ساتھ قلعے کی حفاظت کرونگا کمیل و القباد قلعے مین رہنے لگے انتظار
مین اپنے آقا کے بیٹھے ہین ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کردیے کہ دیکھو آقا کس مقام پر ہین ہرکارے
روانہ ہوگئے یہان ملکہ نے بعد انتظام القباد و رستم سے عرض کی کہ آپ لشکر کو لیے فروکش
ہین ہفت سحر کو خوف پیدا ہوا ہی اور کنیز فکر مین ہی نہین معلوم اُسنے زرہ ہفت جوش و تیغہ
ہفت جوہر کہان رکھا ہی اس قلعے مین نہین ہی اور ہفت سحر آپکے آنے سے غائب رہا ہی
جسدن اُسنے مجھکو بتایا مین لاکر حاضر خدمت کرونگی کیا مجال ہو کہ کوئی اس مقدمہ خاص مین دخل دے
یہ کہکے ملکہ رخصت ہوئین اپنے قصر مین آئین اسباب سحر رکھکے باہر نکلین ہفت سحر نے
پوچھا کہ ای نور نظر کہان گئی تھین ملکہ نے کہا کہ کہین نہین مگر بھائی صاحب آٹھ پہر اسی فکر مین ہون کہ طلسم کشا
کو گرفتار کرون سیماب و کاہن آٹھ پہر اُسکے ساتھ رہتے ہین لیکن بھائی صاحب یہ تو بتائیے
کہ آپنے تیغہ ہفت جوہر و زرہ ہفت جوش کہان رکھی ہی اگر مجھکو معلوم ہو تو مین بھی اپنے
موکل مقرر کرون وہان کوئی نہ جاسکے ہفت سحر نے کہا کہ ای نور نظر یہان سے بارہ کوس
پر ایک قلعہ ہی اُسکو قلعۂ لقمان ثانی کہتے ہین لقمان سُرو بار وہانکا حاکم و ناظم ہی اُسکے قبضے مین
تیغہ ہی اور زرہ ہفت جوش وہانسے آگے بڑھکر بارہ کوس پر ایک اور قلعہ ہی اور قلعہ زنار ریشکا
نصب ہی ملکہ زنار ریلا افگن وہانکی حاکم و ناظم ہی جب یہ دونون قلعے فتح ہون تو یہ اشیا ملین مگر تم کبھی
یہ ذکر نہ کرنا تمام طلسم مین مشہور رہی کہ ہفت سحر حاکم اشیاے مذکور ہی طلسم کشا آیا ہی پڑا رہیگا آخر
مجبور ہوکر چلا جائیگا مجھسے ان اشیا کو کیونکر پائیگا ملکہ سنبل ہفت گیسو یہ سنکر نہایت خوش ہوئین کہا

بھائی صاحب بھلا مین ذکر کرونگی سحر روانہ کرتی ہون قلعہ لقمان ثانی پر کہ قلعے کو گھیرے رہے جو کوئی جانے کا قصد کرے اسے روکے قلعے مین نہ جانے دے جس روز یہان یہ مشورہ ہوا لقمان چرب یار کو ہرکارون نے خبر دی کہ طلسم کشا تا بہ قلعہ ہفت سر پہونچ گیا بعد استیصال ہفت سر طلسم کشا استعفا کا نہ کریگا اسنے چند نقاش مقرر کیے کہ طلسم کشا کی تصویر لاؤ نقاش روانہ ہوے لشکر رستم مین آئے ایک نقاش بہزاد نامے نہایت دلیر ادر کاردان ہی وقت دربار بارگاہ طلسم کشا مین آیا جھککر سلام کیا عرض کی کہ ای شہریار امیدوار ہون سرکار کی تصویر کھینچون تمام طلسم مین تصویر آپ کی کھینچی جائیگی کہ تمام شاہان دربند دیکھین اور تصویر دیکھکر خائف ہون رستم نے کہا کہ کھینچ لو بہزاد نے تصویر کھینچی تصویر کھینچ کرکے گیا لاکے لقمان چرب یار کو دی لقمان تصویر لیے ہوے اٹھا بیٹی اسکی شعلہ جوالہ نہایت حسین ہی اسکو دیکر کہا ای نور نظر اس شکل کے آدمی کو جو کوئی لائے تدبیر پر احسان ہوگا شعلہ جوالہ نے وہ تصویر ہاتھ مین لی بغور دیکھا کہ ایک جوان شیر صورت رستم شوکت دنگل زرین پر بیٹھا ہی تیغہ کمر مین قریب دنگل زرین پشت پر ایک عیار مثل گلدستے کے کھڑا ہی مگس رانی کررہا ہی گرد بڑے بڑے ساحر تصویر زیبا دیکھکر شعلہ جوالہ بہت گھبرائی مگر کیا جواب دے دل پر صدمہ لیا رات بھر جاگی تڑپا کی اسی خیال مین کہ اس شہر تک کیونکر پہونچون آخر خیال مین آیا کہ سنبل ہفت گیسو قلعہ ہفت سر پر موجود ہی وہ ہماری دوست ہی اس سے چلکر بیان کرین وہ نہایت عقیل ہی شاید کوئی تدبیر بتائے یہ سوچ کر طاؤس پر سوار ہوئی طرف قلعہ ہفت سر کے چلی یہان ملکہ سنبل ہفت گیسو اپنے قصر مین بیٹھی ہین کہ تکلہ ابر سامنے سے پیدا ہوا ملکہ سنبل کھڑی ہوگئین رفیقون سے کہا کہ ہماری بہن آتی ہین استقبال کرکے شعلہ جوالہ کو مسند پر بٹھایا بعد شراب و کباب پوچھا مزاج کیسا ہی شعلہ جوالہ نے آہ کی کہا کہ تم ہمارے رنج و راحت کی شریک ہو ہماری عجب کیفیت ہی اب تو یہ صورت ہی نظم

شوق دیدار مین جو حد سے گذر جاتا ہون — یار آنے نہین پاتا ہی کہ مرجاتا ہون
حال دل کرتا ہون اور دسنگے فسانے مین بیان — نام جب پوچھتے ہین صاف مکر جاتا ہون
روح آتی ہی شہیدون کی پئے استقبال — سر بکف کوچۂ قاتل مین اگر جاتا ہون
موت آجائے تو جانون کہ ہوا آج وصال — کب شب ہجر کے آنیسے مین ڈر جاتا ہون

کربلا کوچۂ سفاک ہی قاصد نہ پھرا
نہ ملا مجکو کہین عالم امکان مین پتا

ہین وہ عیار تو ہین بھی نہین اُنسے کچھ کم
بزم اغیار مین جب وہ نہین ہوتے ہین دوچار

رُخ کا مشتاق ہون اور زلف کا سودائی ہون
قیس و فرہاد مرا ساتھ بھلا کیا دینگے

جاکے کرتا ہون کبھی پیر مغان سے بیعت
شب معراج مجھے ہوتی ہی رعنا شب ہجر

سر بکف آپ مین لینے کو خبر جاتا ہون
اب عدم ڈھونڈھنے کو اُن کی کمر جاتا ہون

بوسہ لے لیتا ہون اور صاف مکر جاتا ہون
خود مین ہچشمون کی نظرون سے اُتر جاتا ہون

کوچۂ یار مین ہر شام و سحر جاتا ہون
منزل عشق مین مین اُنسے گذر جاتا ہون

توبہ واعظ کے کبھی سامنے کر جاتا ہون
روے جانان کے تصور مین چوم جاتا ہون

اس طرح سے یہ اشعار شعلۂ جوالہ نے پڑھے سنبل تو خود چوٹ کھائے ہوے تھی یہ اشعار سنکر بیقرار ہوگئی کہا کہ کیون شعلۂ جوالہ اسقدر گرم مزاج ہو رہی ہو کہ باتون مین دہن سے دھوان نکلتا ہی شاید کلیجہ جلتا ہی کس ظالم پر مائل ہوئین کسکے تیغۂ ابرو کی گھائل ہوئین ملکہ نے بغل سے تصویر نکالکے سامنے سنبل کے پیش کی کہا کہ اس ظالم نے متاع صبر و شکیبائی کو لوٹا سنبل نے دیکھا کہ تصویر طلسم کشا ہی گھبرا گئی مگر سوچی کہ طلسم کشا تو اپنے زمانے کا یوسف ہی جو دیکھیگا وہ عاشق ہوگا لیکن یہ دختر لقمان پڑو بار ہی جو تحفے کا حاکم ہی اسکی ذات سے بیتے ملے گا یہ سوچکر کہا کہ وہان دربار یوسفی ہی حسبوقت جا ہو چلی جاؤ وہان روک ٹوک نہین کئی عاشق پہلو مین بیٹھے ہین ملک و مال چھوڑ کر ساتھ دیا سلطنت چھوڑی طلسم کشا بھی اُنپر مہربان ہین تم بھی چلی جاؤ دیکھو مین سفارش نامہ لکھدون شعلۂ جوالہ نے کہا کہ کیا تمکو طلسم کشا پہچانتے ہین سنبل نے کہا کہ تحریر سے آگاہ ہو جائینگے تمکو بھی پہچانینگے سنبل نے رقعہ لکھا کہ ای پروردہ مہین گہ ادائی و غزال صحراے بے اعتنائی زاد اللہ حسنکم شعلۂ جوالہ طالب دید از فیض آثار حاضر خدمت فیضدرجت ہوتی ہین دیدار سے اُنکو سرفراز فرمائیے زرہ ہفت جوش کا اُنسے پتہ ملیگا اُنپر سرفرازی فرمائیے گا راقمہ رقیمہ نیاز سنبل ہفت گیسو عاشق جمال یہ رقعہ شعلۂ جوالہ کو دیا کہا کہ بہن اسکے ذریعہ سے جاؤ شعلۂ جوالہ طاؤس پر سوار ہوئی رقعہ لیکر چلی یہان دربار مین رستم بیٹھے ہین کاہن سے باتین کر رہے ہین یہ ذکر درپیش ہی کہ دیکھیے زرہ ہفت جوش کیونکر ملے کہ برق چمکی شعلۂ جوالہ آ رسیدہ پہچی زمین پر آئی طلسم کشا کو دیکھا کہ دنگل شوکت پر جلوہ فرما ہین یا تو

تصویر دیکھی تھی یا صاحب تصویر کو دیکھا پسینہ آگیا رعب و دبدبہ دیکھکر برِ تسلیم خم ہوئی رستم نے بھی
جمال بیمثال شعلۂ جوالہ کا دیکھا کہ عارض رشک قمر ہین سیمبر سیمتن عذار سرو قد خورشید خد شیرین گفتار موزون
رفتار دانت گوہر لبون مین مسیحائی سراپا کی رعنائی و زیبائی دیکھکر فرمایا کہ ای محبوب دلنواز کیونکر
آنیکا اتفاق ہوا شعلۂ جوالہ نے رقعہ پیش کیا رستم نے وہ رقعہ پڑھکر کاہن کو دیا کاہن نے
بڑے اعزاز و اکرام سے شعلۂ جوالہ کو بٹھایا جب شعلہ جوالہ بیٹھ چکی کاہن نے کہا کہ ای ملکۂ عالم
تمھارے والد نامدار زرہ ہفت جوش کے حاکم ہین ہوسکتا ہی کہ زرہ ملے شعلہ نے کہا کہ طلسم کشا
میرے ساتھ چلین مین بیرون شہر ایک پہاڑ ہی اُسپر آنکو ٹھہراؤن جاکے دریافت کرون جسطرح
بنے زرہ ہفت جوش لا کر شاہزادے تک پہونچاؤن اور تیغۂ ہفت جوہر کی بھی تدبیر کرونگی
طلسم کشا تیغہ ٹیک کر اُٹھے شعلۂ جوالہ نے اپنے ہمراہ طاؤس پر سوار کرلیا سماک نے
بھی اُچک کے طاؤس کی دُم پکڑلی شعلۂ جوالہ نے کہا بھی کہ تنہا آپ چلین کاہن نے کہا کہ آقا کو اکیلا
نہ جانے دینگے مقام خوف ہی ہم بھی ساتھ چلینگے لالہ عذار نے کہا کہ مین بھی چلون سیماب جادو
وغیرہ یہ سب ہمراہ طلسم کشا ہین شعلۂ جوالہ نے طاؤس اُڑایا اور عقب مین یہ لوگ بھی چلے ایکطرف
سے کاہن اور ایک طرف سے لالہ عذار اور ایک طرف سے سیماب اور ایک طرف سے
سیمتن روانہ ہوئین شعلۂ جوالہ کوہ عجائب پر آئی طلسم کشا کو لاکر مع عیار کوہ عجائب پر اُتارا
سماک ساتھ ہی شعلۂ جوالہ طرف قلعے کے گئی لقمان بُردبار بیٹھا تھا کہ بیٹی آکر پہونچی کہا کہ کیون والد
اب طلسم کشا جب قلعۂ ہفت سحر کو تسخیر کریگا اور وہان زرہ ہفت جوش نہ پائیگا تو پھر اسطرف
کا ارادہ کریگا اُس وقت مشکل پڑیگی زرہ ہفت جوش آپ نے کہان رکھی ہی لقمان نے کہا کہ ای
نور نظر تیری باتون سے مجھے کھٹکا ہوتا ہی نازنینان مہ جبینان نے ملک مٹائے ہین نہ بتاؤنگا ملکہ شعلہ
خاموش بیٹھی ہین باپ کی بات کا جواب نہین دیتین کہ وزیر اعظم لقمان بُردبار کا آیا اُسنے دست بستہ
عرض کی کہ اگر حکم ہو تو خزانے سے زرہ کو نکال لاؤن ہرچند لقمان نے اشارہ کیا وزیر یہی کہے
جاتا ہی کہ خزانے مین رکھنا ایسے تحفۂ نایاب کا مناسب نہین شعلۂ جوالہ نے وزیر سے پوچھا وزیر
نے صاف کہدیا کہ زرہ ہفت جوش خزانے مین ہی آپ اُسکے لانے کا حکم دین تو مین دکھلانے
اُٹھا لاؤن لقمان تو خاموش ہو رہا وزیر اعظم چلا کہ زرہ نکالون ملکہ نے وزیر کو اشارہ کیا کہ زرہ

ہمارے پاس لاؤ باواجان کی عقل میں فتور ہی اور یہ بات عقل سے سراسر دور ہی کہ زرہ ہفت جوش
ایسے ہنگامے میں کسی اور کے پاس رہے وزیر نے جاکر زرہ نکالی پاس ملکہ کے آیا عرض کی کہ غلام
زرہ نکال لایا ملکہ نے زرہ لے لی کہا کہ لشکر میں جاؤ لشکر کا انتظام کرو فوجیں ہر وقت تیار رہیں وزیر
فوج میں گیا سرداروں کو ہوشیار کرتا پھرتا ہی کہ یارو ہوشیار رہو جتنی فوج جسکے سپرد ہی شاہ کا حکم ہی کہ وہ
تیار رہے اب ملکہ نے زرہ پائی خیال میں آیا کہ چلکر رستم کو دیدیجیے یہاں رستم جس گوشے میں ملکہ
بٹھا گئیں وہیں بیٹھے ہیں سمک پھرنے لگا نخلستان کو دیکھتا پھرتا ہی قضائے کار عجائب جادو جو اس
کوہ کی حاکم ہی اسکی کنیز صندل نامے کسی کام کو نکلی تھی اُسنے دیکھا کہ ایک عیار وضع قطع درست زربفتی
سے آراستہ بالائے کوہ پھرا کیا اسنے سحر کیا سمک چلتے چلتے رکا سمک کو پکڑ کے پاس عجائب جادو
کے لیگئی کہا کہ حضور یہ مکار کہاں سے آیا آپ کے پہاڑ پر پھر رہا تھا بخوف صاف ظاہر تھا کہ یہ پہاڑ
کے حاکم ہیں عجائب نے پوچھا کہ ارے تو کسکے ساتھ آیا اس کوہ عجائب پر کہ کمند وہم وخیال
بھی نہیں پہونچتی تو کیونکر پہونچا سمک نے کہا کہ ملکہ شعلہ جوالہ بیٹی لقمان جردبار کی آسمان پر
اُڑاکے لائیں آقا کو بھی پہاڑ پر اُتارا میں انکا عیار ہوں سمک بن عمرو میرا نام ہی وہ زرہ لینے
گئی ہیں ہم انکا انتظار کرتے تھے اسوجہ سے پہاڑ پر پھر رہے تھے پوچھا اسنے کہ آقا تمھارے
کہاں ہیں سمک نے کہا کہ وہیں پہاڑ پر بیٹھے ہیں چلکر گرفتار کرلو عجائب جادو اُٹھی آکے دور سے
دیکھا کہ ایک جوان حور مثال آفتاب جمال مثل شیر کے بیٹھا ہوا ہی قضائے کار عجائب نے ایک
گوشے سے چھپکر دیکھا کہ گھاٹی سے کوہ کی ایک شیر ببر نکلا دھڑکا مارکر رستم پر آیا دونوں پنجے مارے
کہ گوشت جسم کا نوچ لوں رستم نے تلوار کھینچ کر ایک ہاتھ مارا کہ دونوں اگلے ہاتھ شیر کے اُڑگئے
مُنھ کے بل زمین پر گرا رستم نے اُٹھکر دوسرا ہاتھ مارا کہ شیر کے دو ٹکڑے ہوے شیر کو مارکر
پھر بہ اطمینان بیٹھے عجائب جادو اس جرأت پر عاشق ہوگئی اسیطرح گیسو و تیغ منحنی کشادہ ہوئی
نظارہ جمال دور سے کرنے لگی اسی عرصے میں شعلہ جوالہ زرہ لیے ہوے آئی لاکر رستم کو دی رستم نے
کہا کہ عیار ہمارا کہاں ہی شعلہ جوالہ پہاڑ پر ڈھونڈھتی ہوئی چلی عجائب نے دل میں کہا کہ اگر یہ میرے
مکان پر پہونچ جائیگی وہاں اُسکو قید دیکھے گی تو برہم ہوگی میں اسکو سحر کرکے گرفتار کروں رستم نے
زرہ کو پہن لیا عجائب نے پشت پر آکر سحر کیا شعلہ جوالہ کی ایک نخل کے سائے میں شعلہ کو روکا

آپ یہان سے بھاگی جاکر لقمان بُردبار سے خبر کی کہ آپ کی بیٹی نے غضب کیا طلسم کشا کو اونی جلد کشا
زرہ ہفت جوش پہنے ہوے بالاے کوہ بیٹھے ہین عیار اُنکا میرے مکان پر قید ہی لیکن وہ شیر نہایت
صاحب جرأت وشوکت ہو آپ کو چاہیے کہ مجکو سحر کرکے بصورت ملکہ شعلہ جوالہ بنائیے مین زرہ وکلاہ
ہفت گوشہ اُنسے لیلون تب آکے گرفتار کیجیے لقمان نے یہی کیا کہ سحر کرکے عجائب کو بشکل شعلہ
بنادیا عجائب سامنے رستم کے آئی کہا کہ ای شہریار ابھی تک عیار کا پتہ نہین لگا زرہ ذرا مجھے دیجیے
مین باپ کو بھی گرفتار کرلون رستم نے بلاتکلف اُتار کے دیدی کہا کلاہ بھی براے چند ساعت دیجیے
رستم نے کلاہ ہفت گوشہ بھی دیدی دونون چیزین لیکر اُسنے للکارا کہ ای طلسم کشا تمھاری قضا
تمھین لیکر یہان آئی تھی بی شعلہ جوالہ بھی گرفتار ہوگئین منم عجائب جادو عجائب کی آواز سُنکر
لقمان بُردبار بھی آیا لقمان نے سحر کیا کہ تلوار ہاتھ سے گرپڑی زمین نے پانون تھام لیے
لقمان نے عجائب سے اشارہ کیا کہ طلسم کشا کو اُٹھالے عجائب نے سحر کیا کہ آگے آگے عجائب پیچھے اُسکے
رستم چلے مگر دعائین مانگتے ہوے کہ ای ربّ پاک ذات اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے آپ تھے زرہ لینے
پر گرفتار ہوے اب نہین معلوم کہ یہ کہان لیجائے تو رحیم وکریم وسمیع وعلیم ہی

نظم

میرسد آخر بگوش حق صدائے مستغیث — مرحبا گوید خدا بر نالہ ہائے مستغیث
کوہ گردد کاہ از سوز صدائے مستغیث — موم گردد سنگ خارا از نوائے مستغیث
حاکم از حال دل محکوم میدارد خبر — قاضی الحاجات داند مقتضائے مستغیث
یارب کے یابد بجز سایل بدربار شہان — کے رسد بر درگہ والا سوائے مستغیث
نشنود کس استغاثہ جز شہ فریاد رس — کس بجز منصف نہ گردد آشنائے مستغیث

آنکھون سے آنسو بہ رہے ہین یہان سمک صحن مکان عجائب مین بیٹھا تھا ہتھکڑیان بیڑیان پہنے
ہوے کنیزین گرد گھیرے ہوے صندل ہر مرتبہ بڑھ بڑھکر مارتی ہی کہتی ہی دیکھ تھوڑی دیر مین تیرے آقا
بھی گرفتار ہوکر آتے ہین زرہ وکلاہ بھی لے لیجائیگی بی شعلہ نے بڑی آگ لگائی جو سمک کچھ بولتا ہی تو
صندل مار بیٹھی ہی سمک اپنی جان سے بیزار بیٹھا ہی کنیزین چاؤن چاؤن کر رہی ہین کہ لالہ عذار
کا اسطرف گذر ہوا سمک کو قید دیکھا سحر کیا کہ بجلی گری کنیزون کے سر اُڑنے لگے ٹکڑے
ٹکڑے ہین ملکہ لالہ عذار نے سب کو مار کر ڈالدیا سمک عیار بلداقی کو رہا کرلیا سب حال جو گذرا تھا

سمک نے بیان کیا اللہ عذار نے سمک کو اٹھا لیا کاہن جھومتا ہوا چلا دور سے دیکھا ایک ساحرہ
اشارے کرتی ہوئی آتی ہے رستم چلے آتے ہین کاہن دیکھکر جل گیا للکارا ارے تو کون ہے کہ جو ہمارے
آقا سے نامدار کو یون لیے جاتی ہے اب کہان جائے گی یہ کہکے کارد سحر کھینچ ماری لقمان بردبار نے جو پشت
تھا ایک نخل کی آڑ پکڑ کے دیکھا ایک ساحر نے عجائب جادو کو مار لیا رستم نور ہا کر لیا رستم فرماتے ہین اسی
کاہن زردہ کی تلاش مین کلاہ بھی گئی اسی ملعونہ کے پاس ہے کاہن نے اُسکے پاس تلاش کیا زردہ کلاہ دیکھ نہ پائی کہا
لوئی اور بھی یہان ہوگا لقمان بردبار ایک نخل کی آڑ مین کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے کہ عجائب جادو قتل ہوئی
ایک ساحر زبردست چہار طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ رہا ہے لقمان یہ سب معرکے دیکھ کر پریدہ ہو اور پیدا کر کے اڑا
کہ قلعے مین جاؤن جیسے ہی سرحد کوہ سے باہر نکلا دیکھا ایک ابر سیمابی گھرا ہوا ہے کہ جسکی وجہ سے بہت بلند ہے
دوسری جانب سے چاہا نکلون دیکھا چند پتلے چاندی کے نیچے لئے کھڑے ہوے ہین پکار رہے ہین
ارے آ اسطرف سے نکلجا یہ سمجھا کہ یہ سحر خداوند کا ہے یا کسی مددگار کو بھیجا ہے پتلون کی جانب چلا
چاہا کہ اسی جانب سے نکل جاؤن پتلون نے اُسے گھیر لیا نیچہ پڑنے لگا لقمان بیتاب اور بیقرار ہو
کہ کدھر سے نکلون پیچھے ہٹ کے بلند ہوا چاہتا ہے اپنے قلعے مین پہونچون بلند ہوکے دیکھا کہ افسران
فوج تیار کھڑے ہین اُنسے پکار کر آواز دی ارے ہے ارے خداوند ہفت پیکر مجھکو آکر ان ساحرون سے
بچاؤ سب افسر دوڑ پڑے دیکھا ابر سیمابی گھرا ہے کدھر سے جائین ساحرون نے آکر ابر پر گولے مارے
ابر پھٹا دیکھا ایک نازنین نہایت حسین تخت پر سوار ابر کے اندر سے ظاہر ہوئی پتلون کو اشارہ
کر رہی ہے جو پتلہ سامنے لقمان کے جاتا ہے لقمان گولہ مار دیتا ہے کسی کا سر پھٹ گیا کسی کے سینہ کو توڑ کر
پار گذرا کہ پہلو سے آواز آئی منم آفتاب فلک سیر آتے ہی کارد سحر ماردی لقمان لڑکھڑا کے
گرا الکھ کارد کو روہ کا گروہ نہ رکی سینے پر پڑی توڑ کر پشت کو پار گذری اندھیرا ہو گیا آواز آئی کہ ہسی مرا نامم مین
لقمان بردبار جادو بود شعلہ جوالہ جو سحر مین عجائب جادو کے مبتلا تھی یکایک پہاڑ کانپا اور شق ہوا کہ
کان مین آواز باپ کے مرنے کی آئی اور عجائب جادو کے مرنے کی صدا پہلے ہی سن چکی تھی سحر اسیری سے
دفع ہو چکا تھا ارادہ تھا کہ چلکر طلسم کشا سے ملون باپ کے مرنے کی آواز سن کے اور زیادہ ہوشیار
ہوئی آکر طلسم کشا سے ملی اور افسران فوج لقمان کے مرنے کی صدا سُنکر بھاگے شعلہ جوالہ نے آکر
رستم سے عرض کی آپ صاحب اقبال ہین مجھکو بدل لیا تھا اور عجائب میری شکل پر تھی آپ کے

ساتھ کے ساحرون نے سب کو مارا اسی کے پاس زرہ ہوگی رستم نے کاہن سے کہا کاہن نے آکر
نعش لقمان کی تلاش کی جھولی سے زرہ و کلاہ نکلی لاکر رستم کو پہنائی کلاہ سر پہ رکھی جاکر قلعہ مین
بلند تیار دیا کہ لقمان مارا گیا طلسم کشا آتا ہے جو استقبال کریگا وہ آبرو پائیگا ورنہ بذلت مارا جائیگا
عجب طور سے زرہ انگوٹھی کسی کا احسان اٹھائے ہوا لاکھون ساحر واسطے استقبال کے نکلے طلسم کشا پشت
مرکب پر سوار زرہ ہفت جوش زیب جسم کلاہ ہفت گوشہ بر سر انور سمک بن عمرو قنطورہا ہے
زرلفتی سے آراستہ جست و خیز کرتا ہوا پشت پر آفتاب فلک سیر ایک جانب لالہ عذار ایک طرف
سیماب جادو اس کروفر سے چہ طلسم کشا کو آتے دیکھا ریسان شہر جھک کر قدمبوس ہوئے قضا کے کار
مضمار ابلق سوار بھائی لقمان بردبار کا اسنے جو خبر سنی کہ بھائی میرا مارا گیا طلسم کشا قلعہ مین آگیا
تلوار کھینچکر چلا جب سحر کیا آگ برسادی دس بیس جل گئے برق چمکی دس پانچ کے سر اڑ گئے کاہن نے
پڑھکر اس سحر کو روکا بلکہ سحر الٹا پلٹا دیا مضمار تین لاکھ ساحر سے آتا تھا چلا کر آواز دی اے آتش افروز
کیا بے ادبی ہے کہ میرے ساتھ والے قتل ہوتے ہین کیسی گرمی دکھائی تجھکو یہی بن آئی کاہن نے
دیکھا مضمار آتا ہے نعرہ کرکے جا پڑا اسردار بھی لڑنے لگے رستم نعرہ کرکے جا پڑے لالہ عذار نے بڑھکر
سحر کیا چراغ لالہ روشن ہوا اس روشنی سے ساتھ والے مضمار کے نابینا ہونے لگے بڑھ کر مضمار نے
طلسم کشا کو تاکا گینڈے کو مہمیز کرکے قریب آیا کئی سحر کیے سحر نے تاثیر نہ کی جب تو اسنے ہاتھ تلوار کا مارا
رستم نے تیغہ کپتیان پر روک کے ہاتھ مارا دیا کہ مضمار کے مع گینڈے چار ٹکڑے ہوئے کہرام ناگاہ آندھی
سیاہ اٹھی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ دراز تک اندھیرا رہا بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتہ شد نام
من مضمار جادو بوجب تاریکی دفع ہوئی اور روشنی ہوئی رستم کو سب لیکر دارالامارہ شاہی مین آئے
رستم تخت پہ بیٹھے مال یہان بہت کچھ ملا اس لشکر کو نامہ لکھا کہ تم سب لوگ یہان چلے آؤ ان سب نے
بارگاہ کا اٹھالا دیا ہفت سر نے کہلا بھیجا کہ آپ لوگ کہان جاتے ہین ہم نہ جانے دینگے افسرون نے
کہا ہمارے آقا نے جاکر قلعہ لقمان فتح کیا ہمارے پاس نامہ آیا جہان آقا وہان ملازم دن کو تو
ہفت سر خاموش رہا رات کو آکے شبخون مارا ساحر و غیر ساحر کی لڑائی کیا لشکر رستم تباہی مین پڑا
لشکر سنبل ہفت گیسو بیدار ہوئی پوچھا یہ کیا ہنگامہ ہو رہا ہے کنیزون نے عرض کی آپکے بھائی صاحب نے
لشکر طلسم کشا پہ شبخون مارا ہے سنبل اپنے مقام سے اٹھی طاؤس زرین بال پہ سوار ہوئی بالائے آسمان

آکی دیکھا لشکر طلسم کشا گھرا ہوا ہے ساحر بیخبر ساحرون کو قتل کر رہے ہین سنبل نے آکر سحر کیا لکہ ابر بھی چمکا یا کہ وہ لکہ ابر سحر ساحرون کا اپنے اوپر لیتا ہے کبھی ابر سے ایسی برق چمکتی ہے اور ایسے سحر ہوتے ہین کہ ہفت سر کو خوف پیدا ہوتا ہے برقین اسکے آگے پیچھے ٹوٹ رہی ہین ابر سر پر اہل اسلام کے سایہ فگن ہے لشکر پہلوان آکر سامنے ٹوکتے ہین کہ او ہفت سر گستاخ ہمکو ملکۂ عالم نے بھیجا ہے اپنی جان بچا پلٹ جا ورنہ مشکین باندھکر سامنے ملکہ کے لے جائینگے ہم چند کس اسی عہدے پر مقرر ہین کہ تجھکو ذلیل کرین رات بھر دمدمۂ قلعہ مین تلوار چلی ہفت سر دستگین دیگران پہلوانون کو ہٹاتا ہے صبح ہوتے ہی چاہا لشکر کو الگ کردے کہ آسمان سے ایک صداے ہیبتناک آئی دیکھا آفتاب فلک سیر دہن سے نعرے کرتا ہوا آتا ہے ان ساحرون کو مار لو ملکہ سنبل تمنے بڑا احسان کیا بیخبر ساحرون کو ان ساحران غدار کے ہاتھ سے بچالیا طلسم کشا نے ہمکو بھیجا ہے کہ ہمارا لشکر لاؤ یہ کہتا ہوا آتے ہی ایک گولہ مارا کئی سو ساحرون کے سر کٹے چاہتا تھا کہ ہفت سر پر جا پڑے ناگہ بیچ مین ایک زنگی سیاہ رو تیرہ درون اجل گرفتہ کہتا ہوا آیا کہ اے آفتاب مجھے قدرت نے بھیجا ہے کہ کاہن کی مشکین باندھکر لاؤ یہ کہکے زنگی نے ہاتھ مارا کاہن نے روک کے جھولی سے کار دیگر نکالی زنگی پر کھینچ ماری زنگی تو مرا اور ساحرون پر برقین گرین کہ ہزارون کے سر کٹے ہفت سر نکل گیا کاہن نے بڑا افسوس کیا ملکہ سنبل سے بڑھکر کاہن نے پوچھا کہ یہ بچا کہان بھاگ کر نکل گیا ملکہ نے سر جھکا کر کہا کہ اب یہ پاس زنار بلا افگن کے جائیگا تیغۂ ہفت جوہر کو مخفی لائیگا ہزارہا ساحر مسلمان ہوے کاہن و سنبل سب کو سرفراز کرتے ہوے قلعے مین آئے تین روز یہان قیام کیا تین دن مین انتظام کر لیا ملکہ کو آٹھ پہر رستم کی یاد ہے دل مائل فریاد ہے فرماتی ہین اے کاہن اب جلد چلو دل گھبراتا ہے فراق مین طلسم کشا کے عجب کیفیت ہے جو لائق بیان کے نہین نظم

فرقت مین مری آکے دل آزار خبر لے ۔۔۔ ہون سخت مصیبت مین گرفتار خبر لے

دے شربت دیدار مجھے آکے مسیحا ۔۔۔ ہون نرگس بیمار کا بیمار خبر لے

کس قہر سے کاٹے ہین تری ہجر مین دن رات ۔۔۔ دکھلاکے رخ و زلف کا دیدار خبر لے

اغیار سے ہی حسن کے تری گرمی صحبت ۔۔۔ جی جلتا ہے اے غیرت گلزار خبر لے

دکھلا دے مجھے خواب مین اُس ماہ کی صورت ۔۔۔ بیچین ہے دل طالع بیدار خبر لے

مشکل کا ہے یہ وقت کہ ہے تیغ مین رستا ۔۔۔ یا شیر خدا کُل کے مددگار خبر لے

اس رنگ سے یہ اشعار پڑھے کہ سُننے والے رونے لگے لشکر تیار ہوا کاہن کل کا قسم بنا ملکہ کو ہوا دار پر
سوار کیا کاہن کہ ملکہ کا بڑا پاس ہی راہ مین ذکر کرتا ہوا کہ پہلی شجاع جو اطلسم کشا کی لڑائین کو وہ عجائب پر
جا کے بٹھا دیا عجائب جادو وہان کی حاکم تھی اُسنے گرفتار کیا مگر لالہ جادو اور بین کی قسمت سے پھر تین اُنھون نے
جا کے سماک کو رہا کیا وہ لقمان بردبار کو بلا لائی تھی اسباب لیکر روانہ ہو سکی تھی کہ بھلوک پہونچ گئے
آفت کو رہا کر لیا زرہ ہفت جوشن آقا کو دستیاب ہوئی اب صرف ہفت بحر کی فکر ہے وہ
انشاءاللہ قلعہ زنار یہ جب پہونچین تو اسکی بھی فکر ہو یہ باتین کرتے ہوئے داخل قلعہ ہوئے تیسرے
روز رستم نے فرمایا اے آفتاب فلک سیراب کیا کرنا چاہیے سب کی صلاح یہ ہوئی کہ اب یہانسے کوچ
کیجیے رستم کا ارادہ ہے کہ اب کوچ کرین کل لشکر اس قلعے پہنچے ہیں لیکن ہفت سر جو ہوگا اُسکے ساتھ
کوئی نہین پہونچا اکیلا جاتا ہے یہی خیال ہے کہ زنار بلا افگن کا شریک ہون وہ کچھ طلسم کشا پر آفت
برپا کرے مطلب نکلے زنار بلا افگن اپنے قلعے مین بیٹھی ہے حضرت سے اسکو خبر ملی ہے کہ طلسم کشا کا رخ ان
قلعہ جات کی طرف ہے کہ دیکھا آسمان پر برق چمکی ہفت سر جو اسکے سامنے گرا کہا کہ سیر صاحبہ قلعہ ہمارا
برباد ہوا ان چھوکریون نے آفتین برپا کین جسنے طلسم کشا کو دیکھا وہ عاشق ہوگئی زرہ نکل گئی طلسم
کے پاس پہونچ گئی زنار کا دربار جمع ہے پکار کر آواز دی تم مین کوئی ایسا ہے کہ طلسم کشا کو مع ساتھ
والون کے گرفتار کر لائے اشفاق فیل تن پہلوان اپنے مقام سے یہ کہکر اٹھا کہ غلام جا کے سب کو
لاتا ہے مگر میرا خیال رکھیے گا ایسا نہ ہو کہ وہان جا کر کوئی اُفتاد پڑے اور آپ خبر نہ لین زنار نے کہا
مین فوراً فوج بھیجونگی ایسے مقام پر طلسم کشا کو پھینکون کہ موت کا مزا لے ساریان زادہ بھی نہ پہونچ سکے
اسکو بڑا دعوی ہے منسوبات طلسم کشائی مین پھر رہا ہے ہر ہر مقام پر گیا جادوگرنیون کو مارا حوصلہ اسکا بڑھ گیا
اب مین پہلے طلسم کشا کو گرفتار کرون اور صحرائے ستارگن مین پھینکدون تب مجکو اطمینان ہو اشفاق
اُسی وقت چار لاکھ فوج لیکر روانہ ہوا تیسری منزل ہے ایک صحرائے خارستان مین پہونچا دیکھا ایک
بارگاہ استادہ ہے اسی ہزار جوان گھوڑے اُنکے چھوٹے ہوئے دہانے چڑھے ہوئے جنگل مین چرا کر رہے
ہین اور جابجا درختون کے نیچے جوانان خوشرو بیٹھے ہین دائرے ہاتھ مین غزلخوانیان کر رہے
ہین کسی مقام پر دیہاتنین ناچ رہی ہین اسنے ایک ساحر کو بھیجا کہ دریافت کرو یہ کون صاحب
فروکش ہین یہ صحرائے خارستان اُس مین یون بہ اطمینان اُترے ہین ناچ ہو رہا ہے

کس اطمینان سے لوگ بیٹھے ہین ساحر آیا ایک جوان سے پوچھا کہ ہمارے افسر صاحب دریافت کرتے ہین کہ آپ
کون لوگ ہین جو اس صحرا سے خارستان مین یون بہ اطمینان فروکش ہین کوئی تردد نہین جس سے ساحر نے
پوچھا اُسنے کلائی پکڑکے ایک جھٹکا مارا کہا ابے یہ بتا کہ تیرا افسر کون ہی کچھ مال بھی لے کے نکلا ہی
ہم قزاق لوگ جہان چاہتے ہین وہان اُترتے ہین ہمین کون روک سکتا ہی ساحر کو اپنی جان کے
بچانے کی فکر پڑگئی اسنے ہاتھ باندھکر عرض کی اشفاق بڑا پہلوان زبر دست ہی چار لاکھ ساحر ونکی
جمعیت سے براے گرفتاری طلسم کشا جاتا ہی یہ سنکر اس قزاق نے ساحر کو گرفتار کیا اور کہا
سامنے آقا کے چلو گرفتار کرکے اسکو ایک بارگاہ مین لاے ساحر نے دیکھا ایک لڑکا بالکل کمسن
مقام صدر پر بیٹھا ہی قزاق نے جاکے سب کیفیت عرض کی پہلو مین اُس جوان کے ایک بوق ترکی
رکھا تھا اسنے اُٹھاکر بجایا ای قزاقان تیار شوید گھوڑے جنگل سے دوڑے اپنے اپنے مالک
کے پاس جاکے کھڑے ہوگئے سر جھکاے کھڑے ہین راکب سے اشارے کررہے ہین کہ زین
ہمپر کسیے سوار دوسری آواز کے مشتاق ہین کہ دوسری آواز آئی سوارون نے مرکبون پر زین
ڈالے تیسری صدا مین سب تیار ہوے در دولت پر آقا کے آئے کہ دیکھا اندر سے افسر صاحب
نکلے گھوڑے پر سوار ہوے مرکب طرارے بھرنے لگا ایکمرتبہ بوق ترکی بجایا اس مین آواز تھی
ای قزاقان بزنید و ببندید و بکشید آگے آگے سردار پیچھے پیچھے پیدل و اسوار طرف لشکر اشفاق
کے چلے اشفاق اپنے گینڈے سے اترا ہوا ٹہل رہا ہی ساتھ والون سے کہ رہا ہی ساحر ہمارے
خبر گیا تھا پلٹ کے نہین آیا کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی ایکجوان کمسن گھوڑے پر سوار اُسکے
ساتھ کے قزاق گرتے ہی لشکر کو قتل کرنے لگے سائیسون نے فتیلے باروت کے خیمون پر پھینکے
خیمے جلنے لگے خیمون مین آگ لگائی اور لوٹ لیا دم بھر مین سارا لشکر لٹنے لگا خیمے جل جل کے گرے
قزاقون نے وہ آفت مچائی کہ ساحر اپنی جان سے تنگ ہین سحر کرنا بھولے اشفاق یہ معرکہ کھڑا
دیکھ رہا ہی جب دیکھا اسنے کہ لشکر ختم ہوچکا تھوڑے ہی عرصہ مین یہ میرا باقی لشکر بھی
قتل ہوجائیگا کوئی ساحر مہلت نہ پائیگا گینڈے پر سوار ہوا پکارتا ہوا چلا ای افسر قزاقان
کیا تم خداوند ہفت پیکر کو نہین پہچانتے مین زنار بلا افگن کا مصاحب ہون براے گرفتاری
طلسم کشا چلا ہون میرے لشکر پر یہ کیا مصیبت ہی مین نے کیا خطا کی کس بات پر آپ خفا ہین کیون

غصہ آیا مین نے ساحر کو دریافت حال کیواسطے بھیجا تھا کیا اُس سے کچھ خلاف ہوا جو مجھے حکم ہو وہ بجا لاؤن
یہ کہتا ہوا سامنے غضنفر کے آیا غضنفر نے تیغہ چمکایا اشفاق جا پڑا غضنفر نے نیزہ ہلا کر گینڈے
کی آنکھ پر مارا گینڈے کی آنکھ مین نیزہ اُتر گیا گینڈے نے بلبلا کے جست جو کی اشفاق
نے ہر چند چاہا کہ اپنے کو پشت گردن پر قائم رکھون آخر زمین پر گرا گرتے ہی اسکے غضنفر
گھوڑے سے کود پڑے کودتے ہی برس پڑے اسقدر تلوارین مارین کہ آخر اشفاق اُٹھکر
بھاگا تین کوس تک غضنفر نے بھگایا اشفاق کئی جگہ راہ مین گرا اور پھر اُٹھکے بھاگا اتنے عرصے
مین قزاقون نے تمام لشکر کو لوٹ لیا خزانے پر قبضہ کیا ایک ایک توڑا اُٹھا کر اپنے اپنے گھوڑون پر
رکھ لیا بنیے بقالون کے ہاتھ کاٹ لیے کہ اُنکے ہاتھون مین کڑے تھے عورتون کو گرفتار کیا زیور
اتروا لیا تب چھوڑا عورتون کے ہاتھ باندھ دے جب غضنفر پلٹ کے چلے آئے اشفاق لشکر مین آیا
یہ تباہی دیکھی چار لاکھ مین دس ہزار جوان بچے ایک عرضی اسنے زنار کو لکھی کہ مین صحرا سے
خارستان مین آکر لٹ گیا چار لاکھ مین دس ہزار باقی ہین زنار نے یہ سنکے برہمن جادو کو تین لاکھ
فوج سے روانہ کیا اشفاق ابھی موجود تھا کہ برہمن جادو آکر پہونچا کہا ای پہلوان دوران مین
تمھارے ساتھ ہون وہ کون ایسا گستاخ تھا جسنے تم ایسے پہلوان کو لوٹ لیا اسنے پشت کے
زخم دکھائے برہمن نے کہا کیا مجال کہ وہ قزاق اس طرف رخ بھی کرین اگر وہ آجائین تو سبکو
گرفتار کرون ایک سحر مین بھائی کو بھائی گرفتار کریگا انھین کے ساتھ والے انکے دشمن ہو جائین
راہبر رہزن ہو جائین اس حال سے اس لڑکے کو گرفتار کرون کہ اپنی زندگی سے بیزار ہو
بہت سا لاف و گزاف کرکے اشفاق کو سوار کرایا تین منزلین طے کی تھین کہ صحرا سے
گرد اُڑی دیکھا ایک نقابدار بادلہ پوش تاجدار ساٹھ ہزار جوانون سے آگے پہونچا گھوڑے
کو مہمیز کیا میدان مین آکر آواز دی تم لوگ کون ہو کس پر لشکر کشی کی کہا طلسم کشا پر جاتے ہین
نقابدار نے فوج کو اشارہ کیا فوج تلوارین کھینچکر لشکر ساحران پر آپڑی نقابدار کے مقابلے
مین برہمن جادو نکلا ایک گولہ مارا نقابدار گلے مین ایک تختی پہنے تھا اسکو چمکا دیا بجلی چمکی
گولہ الٹا پلٹا پائون پر برہمن کے پڑا کہ پائون زخمی ہوا جب سحر کیے وے زخم کھائے آخر
تلوار کھینچکر جا پڑا اُکی ہاتھ تلوار کے مارے نقابدار نے تختی کو چمکا دیا آنکھون مین برہمن کی

اندھیرا آگیا حیران ہوکر چاہا پیچھے ہٹون نقابدار نے خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا برق شمشیر چمک
کر گری سپر کو کاٹکر مع گھوڑے برہمن کے چار ٹکڑے ہوئے لشکر ساحران کو فوج والون نے
تباہ کر دیا اشفاق نے جو یہ معرکہ دیکھا للکارا کہ او نقابدار تو نے برہمن کو مارا مجھسے تو مقابلہ
کر نقابدار اشفاق پر جا پڑا اشفاق نے کئی ہاتھ تلوار کے مارے نقابدار نے ہاتھ خالی دیے
برق شمشیر چمکا کر ہاتھ مارا کہ اشفاق کے دو ٹکڑے ہوئے اسکے ساتھ والون کو لوٹ لیا یہان
زنار بلا افگن اپنے مقام پر بیٹھی ذکر کر رہی ہے کہ مین نے ایسے وقت پر شکست کھائی کہ
اشفاق ایسا پہلوان تا بطلسم کشا نہین پہونچا اب مین نے برہمن کو بھیجا ہے وہ طلسم کشا
کو گرفتار کر لائیگا یہ ذکر تھا کہ رونے کی آواز آئی ہمراہیان برہمن لاشہ برہمن کا و ہمراہیان اشفاق
لاشہ اشفاق کا لیکر آئے سامنے لاکر دونون لاشے رکھدیے کہا حضور ایک نقابدار بادلہ پوش
آیا اور اسنے آکے گھیرا پہلوان بھی قتل ہوا اور برہمن کو مع لشکر مٹایا ہم چند کس بمشکل بچے
ہوا خواہان طلسم کشا جابجا جنگلون مین پھیلے ہوئے ہین راہ مین گھیر لیتے ہین ایسے زبردست
ہین کہ اشفاق ایسے پہلوان کے بیک ضرب شمشیر دو ٹکڑے کئے خزانہ لوٹ لیا ہم لوگ بمشکل
بھاگ کے نکلے یہانتک جان بچاکے آئے اب سرکار کو اختیار ہے اول مرتبہ قزاقون نے لوٹا دوبارہ
نقابدار نے بالکل خاتمہ کر دیا یہ سنکر زنار اپنے مقام سے اٹھی کہا اب مین خود جاؤنگی
طلسم کشا کو گرفتار کرکے لاؤنگی بڑے بڑے لوگ طلسم کشا کے ساتھ جمع ہین ساحر وغیرہ ساحر
سب انکے ہاتھ سے مارے جاتے ہین مین مقابلہ طلسم کشا مین جاتی ہون ہفت سر نے
ہاتھ پکڑ لیا کہا اے ملکۂ عالم آپ قصد نہ کیجئے ایسا نہ ہو وہ قزاق آ کے مل جائین تو جان بچانا مشکل
ہوگی زنار نے کہا قزاقون کو ہم کپ لوٹ لینگے مگر اے ہفت سر تمہارے کہنے سے رکتے ہین
مجکو انتہا کا قلق ہے کہ دو سردار میرے مارے گئے جنکا مثل نہ تھا ارے اب کون چلیگا سلطان زنجیر
زنجیرین ہلاتا ہوا صف سے سردارون کی اٹھا کہا غلام جائیگا سب کو باندھ لائیگا جسپر چوب دست ماردون
پھر اٹھا نہو جائے میان قزاق منزلون بھاگ جائینگے یہ کہکے دیوانے نے ایک چیخ ماری لاکو دیوانے آکے
جمع ہوئے زنجیرین ہلاتے ہوئے سر برہنہ ننگے پاؤن کمر مین لنگر بندھے ہوئے سامنے صف جماکے کھڑے
ہوئے افسر نے زنار کے سامنے بڑا عجز کیا کہا اب غلام کو رخصت کیجئے چوتھے دن پلٹ کے آؤنگا

طلسم کشا کو کیسے زندہ لاؤن کیسے مردہ زنار نے کہا اختیار ہی دیوانے رخصت ہو کے چلے سب
جستین کرتے ہوے غل مچاتے ہوے شاہزادہ غضنفر ایک گانون کو لوٹ کر چلے ہین اسی صحراے
خارستان مین اترے ہین کہ کان مین آواز دیوانون کی آئی سر اٹھا کے فرمایا ہمارے جنگل مین کون دیوانہ پن
کر رہا ہی کہ عیار نے خبر دی سلطان سر برہنہ کو ملکہ زنار نے براے مقابلہ طلسم کشا بھیجا ہی وہ سب
اُنکر صحرا مین اترے ہین غل مچا رہے ہین غضنفر نے حکم دیا ہان یارو تیار ہو جاؤ چالاکی دیوانون کو ہوشیار
کرو کہ وہ بھی جانین شہنشاہ قزاقان ایسے ہوتے ہین اُسی وقت سب تیار ہوے غضنفر گھوڑے پہ
سوار ہوے نعرہ کر کے جا گرے دیوانون کو قتل کرنے لگے وہ بھی بلاے روزگار ہین چوبدستین
لیکر اُٹھے دیوانون سے جو غضنفر والون سے مقابلہ پڑا جب یہ چوبدست مارتے ہین وہ جست
کر کے الگ ہو جاتے ہین چوبدست زمین پر جو پڑی غبار بلند ہوا اسی غبار مین بڑھکر چوبدست ماردی
دیوانہ پہ اٹھا ہو کے رہگیا دوسرا بھائی اسکا قریب آیا اسنے آواز دی بھائی اُٹھو کیون زمین پر پڑے
ہو اپنے ہم صورتون سے اُٹھکر لڑو اسکے ہاتھ پانون ٹوٹے ہوے گردن کا منکا شکست جواب نہ دیا اُسنے
اوپر سے ایک چوبدست اور ماردی تڑپ کے اُسکا کام تمام ہوا اندھیرے مین اپنے بیگانے کو
نہین پہچانتے ہین آپس مین لڑنے لگے دھڑا دھڑ چوبدستین پڑ رہی ہین سلطان سر برہنہ نے جو
یہ معرکہ دیکھا چوبدست لیکر اُٹھا کہتا ہوا ہم دیوانون پر کون آیا ہی چوبدست ہلاتا ہوا بہت سے دیوانون کو
مارا دیوانون نے آواز دی اے افسر ہمسے کیا خطا سرزد ہوئی جو ہمکو چوبدستین مار رہا ہی دیوانہ رنگ اب
دیکھکر لڑنے لگا کہ سامنے غضنفر کے پہونچا للکار کر آواز دی او آفاے سرخ تو کون ہی کہ ہم سے دیوانون
سے مقابلہ آیا یہ خود دیوانہ مزاج جاہلون کے سر کا تاج آواز دی او بھیا ہم شہنشاہ قزاقان ہین یون ہی
سبکو قتل کرتے ہین اسی مین ہماری وجہ معاش ہی اگر یہ کام نہ کرین تو ہماری بسر کیونکر ہو تیا تیرے ساتھ
کچھ خزانہ بھی ہی سر برہنہ نے کہا کئی لاکھ روپیہ ساتھ ہی وہ جو سامنے بارگاہ استادہ ہی اسمین روپیہ
بھرا ہی غضنفر نے بوق مین آواز دی انکے قزاقون نے پھریری لی اور دوڑ کر اُس بارگاہ پہ
جا پڑے سب روپیہ لوٹ لیا اپنے اپنے گھوڑون پر دو دو توڑے رکھ لیے طرف اپنے لشکر کے
چلے غضنفر سے اور سر برہنہ سے مقابلہ ہوا اسنے چوبدست لگائی غضنفر نے جست کر کے خالی دی
جیسے ہی وہ چوبدست مار کر پلٹا لپک کے ہاتھ مارا اُسنے سر آگے کر دیا تلوار ایسی پڑی کہ ٹانگو تلے گذر گئی

بارگاہین خیمے اُسکے اُٹھوا لیے اور لدوا کے اپنے مقام پر لائے قریب ایک قصبہ تھا وہانکے زمیندار سے کہلا بھیجا کہ آج رات کو ہماری دعوت کرو ہم تھک کر آئے ہین زمیندار نے اسی وقت کھانا پکوایا جانتا تھا کہ اگر نہ بھیجا دُونگا یہ شہنشاہ قزاقان ہین آپ ٹھینگے خوان کسوا کر لایا حکم ہوا کہ رنڈیان نہین لائے ہمارے قزاقون کو ناچ دیکھنے کی عادت ہے زمیندار نے کہا رنڈیان دوسرے گانون مین رہتی ہین حکم ہوا کہ تم رنڈیون سے کہلا بھیجو کہ شہنشاہ قزاقان فروکش ہین فوراً دوڑی آئینگی زمیندار نے یہی کیا پاسی سے کہا جا کے پکار آکہ شہنشاہ قزاقان کی اس گانون مین دعوت ہے جس رنڈی کے کان مین آواز پہونچی آنکھین ملتی ہوئی اُٹھی ماما چاچا جو سارنگی طبلہ بجانے والے تھے اُنکو جگایا تیار ہوکر سو دوسو رنڈیان حاضر ہوئین طبلہ ٹھنکنے لگا دوسرے دن غضنفر وہان اُترے ہوے تھے کہ صحرا سے گرد اُڑی عیار کو بھیجا دریافت کرو کون آتا ہے عیار نے خبر دی کہ طلسم کشا جاتے ہین رستم کو خبر ملی کہ میان غضنفر یہان اُترے ہوے ہین ناچ ہو رہا ہے رستم سوار ہوے عیار کو لیکر لشکر غضنفر مین آئے غضنفر نے خبر سنی کہ ماموجان آتے ہین واسطے استقبال کے نکلے آکے سلام کیا پوچھا ای فرزند یہان کہان اُترے ہو غضنفر نے بارنا بہمن جادو و اشفاق و سلطان سربہنہ کا بیان کیا رستم نے کہا تمنے کیون روکا ہم تک آتے تو مقابلہ پڑتا غضنفر نے کہا وہ ایک چوبدست مین ٹکڑے اُڑا دیتا بھلا آپ اُس سے کیا لڑ سکتے جب چوبدست اُسکی زمین پر پڑتی تھی پانی نکل آتا تھا رستم نے کہا کیا ہمارے مسروق دیوانہ سے زیادہ زبردست تھا اسکو تو سمجھا لیا غضنفر نے کہا مین نے بہ یک ضرب شمشیر دو پرکالے کیے رستم نے کہا اب ہمارے ساتھ چلو غضنفر نے کہا مین کسی کے ساتھ نہین جاتا مین وقت پر آجاؤنگا تین دن رستم یہان اُترے رہے غضنفر کو سمجھایا کیے کہا اے فرزند ہم تم ملکر طلسم ہفت پیکر مین چلین ہم جا کر ہفت پیکر کو مارین تم دربند فتح کرنا منسوبات سے ساحر جمع ہونے پائینگے تیسرے دن رستم غضنفر کو اپنی بارگاہ مین لائے بڑی خاطر کی کہا ای فرزند تمہارے باپ سُنینگے تو شکایت کرینگے کہا ماموں جان زمانے مین ہوش ربا کے ہین آیا اور قبلہ و کعبہ ہوش ربا پر لڑا کیے مین نے سارے قریے لوٹ لیے کوئی قریہ ہوش ربا مین ایسا نہین جہان ہم نہ پہونچے ہون نورافشان کے زمانے مین نانا جان طلسم مین سے سمنے بڑے بڑے شاہون کو لُوٹا کہا ہر چند رستم نے غضنفر کو سمجھایا غضنفر نے نہ مانا یہی کہا کہ ہم ایسے وقت پر آپہونچینگے

جب آنکو زندگی سے یاس ہوگی آخر رستم چوتھے دن لشکر تیار کرکے طرف قلعہ زناریہ کے چلے تیسری منزل تھی رات کو ایک صحرا مین اُترے جب کھانا وغیرہ کھا کے لوگ بیٹھے ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اور لشکر پر رستم کے محیط ہونے لگا رستم باہر آئے سب ساحران زبردست ساتھ ہین کہتے ہین حضور ابر گندہ ہمارے اس سرحد مین برستا ہوگا تھوڑی دیر کے بعد بوندیان پڑنے لگین اور ہوائے تیز چلنے لگی برق چمک کر گرتی ہی ہر اہل لشکر کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمکو کاٹ کے نکل جائے گی بہ مشکل بچ رہے ہین بعد تھوڑی دیر کے منھ تیز ہوا برف پڑنے لگی جب گری سل گری سو دو سو اسکے نیچے دبے فریاد فریاد کی صدائین بلند کر رہے ہین مگر مجبور و ناچار جدھر بھاگ کر جاتے ہین سل برف کی گرتی ہی اسکے نیچے دب جاتے ہین ہزارون بندگان خدا زیر برف دبے رستم افسر دونکو ساتھ لیے ہوے دوڑے دوڑے پھر رہے ہین چاہتے ہین بارگاہ اُکھڑوا دون شاہزادیون کو نکال لیجاؤن اب جو بارگاہ اُکھڑی ہی کوئی اُٹھانے والا نہین آخر یہ ٹھہری رستم نے کہا تین طرف سے ہم بارگاہ کو اُٹھائین ایک طرف سے تم لوگ ہاتھ لگادو تین طرف کے ستون رستم نے شانون پر رکھے اور ایکطرف جملہ ہمراہیان نے ہاتھ لگایا شاہزادیان مع کنیزونکے کھڑی ہین بلک بلک کے دعائین مانگ رہی ہین کہ ای پروردگار عالم ہمارے وارث کو بچالے ایسا زور کیا کہ تین طرف کے ستون کاندھے پر رکھ لیے لباس پارہ پارہ ہوگیا جوشن جو بازو و پر بندھے تھے اُنکے ڈورے ٹوٹ گئے ملکہ شعلہ جوالہ و ملکہ سنبل ہفت گیسو نے ابر پر ایک گولہ مارا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ابدر سے ابر کے ایک تخت نمایان ہوا دیکھا تخت پر ایک جادوگرنی سحر کر رہی ہی ایک تاج سر پر رکھے ہوے ملکہ سنبل نے للکارا او مکارہ ظاہر مین آکر مقابلہ کر یہ چورون کیطرح شب تیرہ و تار مین کیا سحر کر رہی ہی ایک طرف سے سنبل نے اور ایک طرف سے شعلہ جوالہ نے ایک طرف سے سیماب نے ایکطرف سے لالہ عذار نے گولے مارے تخت اس ساحرہ کا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا یقین تھا کہ تخت پر سے گرے کہ برق بنکر وہ آسمان چمکی وہان سے جاکے گولے پھینکنے لگی جب اسنے گولہ پھینکا ایک سل برف کی گرتی سو دو سو اُسکے نیچے دبے کاہن نے کہا ای ملکہ سنبل مین اسکو جاکر گراتا ہون تم سب اسکو گھیر کر مار لو ورنہ یہ آفت دفع نہ ہوگی سنبل نے کہا اگر ہمارے سامنے آجائے تو کیا اسکو زندہ چھوڑین کاہن پر پرواز پیدا کرکے بلند ہوا اسقدر اونچا ہوا کہ اُس جادوگرنی سے سو گز بلند ہوگیا وہان جا کر ایک سل

برف کی پھینکی کاندھے پر ساحرہ کے پڑی قریب تھا ٹھنڈی ہو مگر سل کو توڑ کر کاہن پر گولہ مارا کاہن نے
گولہ کاٹا پھر ٹکڑا برف کا اُسپر گرایا تین ٹکڑے برف کے اسپر گرائے چوتھی مرتبہ خود تڑپ کے گرا تلوار کا ہاتھ
مارا سر ساحرہ کا زخمی ہوا سر سے جو قطرے خون کے گرے خس خیمے پر پڑے برف پانی ہوکے بہ گئی جو اسکے
نیچے دبے تھے کلمہ پڑھتے ہوئے نکلے ہزارہا بندگان خدا اُس آفت آسمانی سے محفوظ ہوئے ساحرہ
بھاگی بھاگی پھرتی ہے کاہن اسکے تعاقب مین ساحرہ ایک طرف ایک نخل کی آڑ مین آئی شاخون مین
چھپنے لگی شاخ نخل پر ایک طاؤس رقص کر رہا تھا پکار اُٹھا ای برف بار کیون بھاگی بھاگی
پھرتی ہے خداوند ہفت پیکر کو پکار یہ سنتے ہی برف بار تڑپ کر پکار اُٹھی یا خداوند اپنی کنیز کو
ان ظالمون کے ہاتھ سے بچائیے بلکہ جو برف بار جادو نے دعا کی کوہ زمرد پر تصویر سنگی مین میٹھا
ہفت پیکر باتین کر رہا تھا تصویر کے منھ سے دھوان نکلا طرف آسمان کے چلا جون جون بلند ہوتا ہے
محیط ہوتا جاتا ہے تھوڑے عرصے مین رستم نے دیکھا دھوین نے سارے لشکر کو گھیر لیا اُس دھوین کا
ابر بنکر تیار ہوا ابر کڑکا گرجا ہر چند کاہن چاہتا ہے برف بار کو پکڑ لے برف بار پہ سحر تاثیر نہین کرتا جو سحر
کرتا ہے وہ اُلٹا پلٹ آتا ہے کئی سحر کئے سب اُلٹے پلٹے سیماب نے جو دیکھا تڑپ کے برابر کاہن کے پہونچی
کہا آفتاب کیا سبب ہے جو سحر تاثیر نہین کرتا تم ہٹ جاؤ مین گرفتار کیے لیتی ہون کاہن پیچھے ہٹا سیماب کو
منظور ہوا اسکو کشتہ کرون یہی سحر اکسیر ہے اب اِسنے جھولی سے کارد نکالی انگلی کو تراش کر اسپر خون
ڈالا برف بار کے سینے پر جا کر کارد پڑی توڑ کر پار گذری اس طاؤس نے آواز دی کیا خداوند
ہفت پیکر کو مردہ زندہ کرنیکا اختیار نہین اے برف بار اُٹھ ظہور قدرت اس سے ظاہر ہوگا رستم
بھی کھڑے دیکھ رہے ہین کہ برف بار کا لاشہ جو زمین پر آتا تھا زندہ ہو کر تڑپی آواز دی یا خداوند ہفت پیکر
تو نے مجھکو دوبارہ زندہ کیا مین دیکھ رہی تھی کہ یا تو روح جسم سے نکل کے طرف ملک عدم کے جاتی تھی یا
آواز آئی اے ملک الموت قدرت اسکو زندہ کرینگے وہ فرشتہ جو روح کو لیے جاتا تھا اسنے لا کر روح بدن مین
ڈال دی مین زندہ ہوگئی اب مجھے کون مار سکتا ہے جلشاہ کھڑے تھے سمک تماشا دیکھ رہا ہے کہ ابر سے
ایک پنجہ گرا سمک کو اُٹھا لے گیا بعد تھوڑی دیر کے رستم نے دیکھا سمک سامنے آتا ہے پکارتا ہوا
آقا ادھر آئیے تماشا دیکھیے رستم اسطرف بڑھے پاس سمک کے آئے سمک نے کہا اسوقت
زرہ ہفت جوش اُتاریے اور کلاہ ہفت گوشہ مجھے دیجیے رستم نے زرہ جسم سے اُتاری اور کلاہ سر سے

دونون چیزین سمک کو دین سمک نے نعرہ کیا ای رستم منم برف بار جادو ان دونون تحفون پر کو
بڑا ناز تھا رستم برف بار کے پیچھے دوڑے اسی ابر سے ایک پنجہ گرا رستم کو اٹھا لے گیا تھوڑے ہی
عرصے مین نیچے آسمان سے گرنے لگے آفتاب وسیماب ولالہ عذار وشعلہ جوالہ وسنبل وسمن
کو اٹھا لے گئے سارا لشکر بے سردار ہوگیا تھوڑے عرصے مین لشکر رستم نے دیکھا کہ برف بار آسمان
سے اُتری کئی لاکھ جادوگر ساتھ ہین سرداران اسلام مسلسل ومطوق کلاہ ہفت گوشہ و زرہ
ہفت جوش برف بار کی جھولی مین سب سردارون کو ارابے پر سوار کیا لشکر والون نے چاہا بلوہ
کر کے اپنے سردارون کو چھڑا لین برف بار نے طرف آسمان کے اشارہ کیا آسمان سے برف گرنے لگی
جس پر برف گری وہ بیہوش ہو کے گرا تھوڑے ہی عرصہ مین سارا لشکر بیہوش ہوگیا برف بار نے سب کو
گرفتار کر لیا ایک ایک ارابے پر دو دو سو کو سوار کیا سردارون کو آگے ارابے پر رکھا آپ سب کے آگے
ہوئی طاوس پر سوار ہوا رستم نے جو پلٹ کر دیکھا سب سرداران نامی ہمارے گرفتار ہین سب کی زبانون
مین سوزن بدن مین مار سیاہ لپٹے ہوئے اپنی زندگی سے بیزار ہین رستم نے دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات
بلند کر کے پکارا ای رحیم وکریم اپنا فضل وکرم ہم پر نازل کر نظم

کی شود در باغ دل از نور حق روشن چراغ — تا نہ گردد دل چو لالہ از محبت داغ داغ
مائل صورت نہ گردد مرد معنی حق پرست — زانکہ جلوہ میدہد ہر پوست رنگ اندر باغ
ہر زمان در چشم مردم می نماید تازہ رنگ — ہست آن صباغ ہر دم مشتغل در انصباغ
کی شود موصول در قرب وصال ایزدی — تا نہ دنیا دار از دنیا کند حاصل فراغ
دل صفا دارد چو آئینہ ز ہر گرد وغبار — مرد صافی سینہ و روشن دل در روشن دماغ
حق ادا کردہ است در تبلیغ حکم بندگی — بہر تادیب گروہ بندگان شرط بلاغ
بشکنند مینا ہمان ساعت شود ساقی خموش — چون لبالب از شراب زندگی گردد ایاغ
کردہ از دل ہر کہ ترک لذت دنیای دون — کی نشینند بر سر مردار مانند کلاغ
دیدہ عبرت کشا و قدرت قادر ببین — در بہار گل چو بلبل سیر کن در باغ و راغ
بندہ ہر ہر و چو در راہ محبت گشت گم — باز شد ظاہر نہ زان در عالم فانی سراغ
باعث تفریح طبع خلق ہندی نظم تست — زانکہ در وے ہست ہر مضمون شگفتہ مثل باغ

سب سرداروں سے زیادہ سنبل ہفت گیسو پریشان ہے رستم کو دیکھ دیکھ کر سرداروں سے کہتی ہے کہ شاہزادہ زبردستی گرفتار ہوا سب سردار گرفتار ہو گئے کیا کہوں پہلے میں اس مضمون کو نہ سمجھی ورنہ اس سحر کو دفع کرتی یہ سحر خاص ہفت پیکر کا تھا کہ برف بار کو زندہ کر کے دکھایا تاکہ دیکھنے والوں کو اعتقاد ہو مقام افسوس ہے اگر یہ تحفے پاس ہفت پیکر کے پہونچ گئے تو پھر انکا ملنا دشوار ہوگا اس خیال سے عجب حال ہے قلب پر ہجوم غم و ملال ہے کیا کہوں کہ دل کی کیفیت کیا ہے میری تو عجب کیفیت ہے یہ نوبت ہے نظم

دوستو عشق نہفتہ نے ستایا ہے مجھے
آتش شوق نہانی نے جلایا ہے مجھے
کیا کہوں کیا غم پنہاں نے دکھایا ہے مجھے
ضبط وحشت نے یہ دیوانہ بنایا ہے مجھے

چہرۂ زار سے پردہ نہ اٹھاؤں کب تک
گو غم پردہ نشین ہے یہ چھپاؤں کب تک

تاب پرخاش ستمہاے نہاں کی حد بھی
قوت کشمکش آہ و فغاں کی حد بھی
کچھ فریب دل بے تاب و تواں کی حد بھی
ضبط سوزاں نفس شعلہ فشاں کی حد بھی

کیونکہ خالی نہ کروں جی کہ بھرا آتا ہے
پیش چلتی جو نہیں غصہ چلا آتا ہے

کب تلک کوئی نہ سرگرم حکایت ہووے
کب تلک لب نہ شررریز شکایت ہووے
ہو تحمل جو تحمل کی نہایت ہووے
کیجیے صبر اگر صبر کی غایت ہووے

کچھ زباں بھی تو نہیں زور کہ چل ہی نہ سکے
غم کچھ ارمان نہیں ہے کہ نکل ہی نہ سکے

جب سے عاشق ہوئے ہم رنج نہ پائے کیا کیا
لب پر آئے نہ گلے جی میں گر آئے کیا کیا
کیا کہیں آہ کہ خاطر میں نہ لائے کیا کیا
جب تلک تاب رہی ناز اٹھائے کیا کیا

پر نہیں حوصلۂ رنج ستم بھی اب تو
بیوفا ہائے موئے جاتے ہیں ہم بھی اب تو

یہ چند بند پڑھ کر ملکہ بہت روئیں کہا صاحبو دعا کرو کہ یہ تحفہ جات تا بہ ہفت پیکر نہ پہونچیں سب سرداران اور جملہ اہل فوج ملک بلک کے دعائیں کرنے لگے برف بار نے جو سب کو روتے دیکھا جلادونکو طلب کیا

چند جلاد با خنجر ہائے برہنہ حاضر ہوئے آواز دی پہلے رستم کا سر کاٹ لے ایک جوان زنگی تلوار کھینچے ہوئے قریب رستم کے آیا آواز دی اے جوان تیرا کیا نام ہے پیمانہ عمر تیرا لبریز ہوا اسیر رشتہ حیات منقطع ہوا سر جھکا کر بیٹھ جو کھانا ہو وہ کھا لے ہم منگا سکتے ہیں اگر کسی کے دیکھنے کی ہوس ہو اسکو بلا دیں چونکہ تم قتل ہوتے ہو جو کہو وہی کریں دم بھر میں لاشہ تمہارا خاک و خون میں غلطان ہو گا ہمارے ہاتھ سے قتل کا سامان ہو گا رستم نے کہا او بیحیا ہمیں کوئی خواہش نہیں جو تجھ سے ہو سکے قصور نہ کر جو تیرے مالک نے حکم دیا وہ بجا لا یہ کہنا تھا کہ پشت سے برق بار نے آواز دی او جلاد صاحب بیداد فوراً سر کاٹ لے ایسے باغی سے کیا پوچھتا ہے اس سے باتیں نہ بنا یہ سنتے ہی جلاد نے ہاتھ مارا رستم نے ہاتھ اٹھا دیے ہتھکڑی کٹی رستم نے وہی ہتھکڑی سر پر جلاد کے ماری کہ جلاد کا سر پھٹا رستم نے بیڑیاں اور طوق توڑا جھپٹ کر نعرہ کیا نظم

شعلہ شمشیر شان شمع جگر سوز من	گرمی بازار عشق از اثر خون من است	بر سر دار فنا خانہ غوغائے من
باک نہ دارم ز دار چوب ستون من است	خانہ تاریک و تنگ لعبتہ بہ زنجیر عشق	بشکنم این بند را وقت جنون من است

قید کو توڑ کر مثل تار عنکبوت کے پھینک دیا جلاد کی تلوار اٹھا لی لڑنے لگے کئی جوان اس مقام پر مارے لاشے پڑے ہوئے پھڑک رہے ہیں ہاطبہ برق بار نے دیکھا پلٹ کے آواز دی ارے سب بیحیاؤ ہیں اسکو گرفتار کر لو نگی جھولی میں ہاتھ ڈالا کہ اسباب سحر نکالوں رستم پر سحر کروں کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا ایک جوان بوق تہ کی بجاتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ صور سرافیل پھونکا زمین کانپنے لگی گھوڑے الف ہونے لگے ساحر کانپنے لگے دیکھا کہ شاہزادہ غضنفر اسی ہزار دیوانوں سے آ کر پہونچے بوق سونے کا کمر سے نکالا بجا دیا کہ اے قزاقان بزنید و بکشید قزاقوں نے گھوڑے دوڑائے لشکر ساحران پر آ پڑے جب ساحر نے منہ کھولا کہ سحر پڑھے دوسرے نے تاک کے تیر مارا کہ حلق کو توڑ کر پار گذرا کسی نے پہلو سے خنجر مارا کسی نے جھپٹ کر نیزہ مارا شاہزادہ غضنفر لڑتا ہوا قریب رستم کے آیا کہا ماموں جان آداب عرض ہم عین وقت پر آئے ورنہ آپ قتل ہو جاتے لیکن سب دست چپی بغیرت نہیں رکھتے ہمیشہ دست راستی مصیبت میں دست چپ والونکی مدد کرتے ہیں ماموں جان شاہزادہ بدیع الزمان ہر مقام پر غالب رہے قاسم کی بیغیرتی کی حد ہے کہ انسے چشمک رکھتے ہیں یہ کہکے غضنفر گھوڑے سے کود پڑے ایک سوار کو برچھی مارا وہ گھوڑا رستم کے سامنے پیش کیا عرض کی اسپر سوار ہوجیے رستم پشت مرکب پر سوار ہوئے کہا تیرے دیے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہے تو سیکڑوں جگہ ذکر کریگا غضنفر نے کہا ماموں جان آپ قاسم کو منع کر دیجیے کہ وہ اب نام دنگل رستم کا ہرگز نہ لیں

آپکو جینے اسیواسطے لے کے بچایا ایک نیشنا لے نے سامان دعوت کیا ہی وہین جاتا تھا راہ مین آپکی خبر ملی آپڑا یہ کہکے
قریب سنبل ہفت گیسو کے آیا زبان سے سوزن نکالی کہا میرا نام شاہزادہ غضنفر ہی ہمیشہ دعا مین دینا کہ تمکو خدا
سلامت رکھے جبپر مصیبت پڑے گی ہمین کام آئینگے یہ کہکے اور سردارون کی زبانون سے سوزن لی رستم کو بڑا
قلق ہو کہ یہ دیوانہ احسان کر رہا ہی جابجا ذکر کریگا کہ رستم کو مین نے رہا کیا اسکے احسان سے خدا بچاے
مگر غضنفر اسپ بادپا کو اڑاتا ہوا قریب برف بار کے پہونچا برف بار نے خوب برف برسائی اُس برف سے
اسی کے ساتھ والے ٹھنڈے ہوے برف کے انبار ہوگئے لیکن غضنفر پر تاثیر نہ ہوئی غضنفر گھوڑا اڑاتا
ہوا قریب پہونچا برف بار نے جب دیکھا کہ اس شیر دلیر پر سحر تاثیر نہین کرتا ہرچند برف برسائی کچھ نہ ہوا تلوار
کھینچکر چاہڑی کئی ہاتھ مارے غضنفر نے بھی تیغ رومین شگاف کا ہاتھ مارا کہ برف بار کے دو ٹکڑے ہوے
مرتے ہی برف بار کے سب لشکر نے رہائی پائی تلوارین کھینچکر اڑنے لگے لشکر ساحران ہفت پیکر کا نام لیتا ہوا
بھاگا یہان ہفت پیکر جادو کوہ یاقوت پر ہی زیر کوہ لاکھون آدمی جمع ہین مرادین مانگ رہے ہین غلغلہ
کر رہے ہین یا خداوند بیمار ہین صحت دیجیے اک برق چمک کر اسپر گرتی ہی یا تو ڈولی مین پڑکے آیا تھا اور یا ہاتھ
پیرون مین طاقت آگئی بعض پکار رہے ہین یا خداوند زوجہ میری جو میرے ساتھ ہی اسکے یہان لڑکا ہو تب
مجھے اعتقاد ہو ایک برق چمکی وہ عورت برق مین چھپ گئی اب جو ظاہر ہوئی تعریفین خداوند ہفت پیکر کی کرنے
لگی پکار کر آواز دی صاحب مجھکو پورا مہینہ ہی دیکھو پیٹ مین لڑکا پھر رہا ہی شوہر خوش ہوگیا تصویر شعبدے
سب کو دکھا رہی ہی سب کو مرادین مل رہی ہین یکایک تصویر کے کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من برف بار
جادو بود تصویر سنکے مثل انسان کے پکار اٹھی کہ برف بار جادو قتل ہوگئی اے ضیغم تم اپنے کو صحراے
خیزران مین پہونچاؤ وہان بڑی خونریزی ہوئی طلسم کشا کو پکڑ لاؤ کوہ شق ہوا ایک شیر ظاہر ہوا شیر پر ایک
ساحر عجیب بہ شکل مہیب سوار تیغ خون آلود ہاتھ مین آواز دی کہ یا خداوند غلام جاتا ہی اور طلسم کشا کو
گرفتار کرکے لاتا ہی یہ کہکے وہ شیر پہاڑ سے کودا درۂ کوہ سے بارہ ہزار شیر نکلے ہر ایک کی پشت پر ایک ایک ساحر
سوار تھا جست وخیز کرتے ہوے یہ بارہ ہزار ساحر چلے یہان رستم لڑائی فتح کرکے زرہ ہفت جوش زیب جسم
کیے چلے اور کلاہ ہفت گوشہ سر پر رکھ چکے اسی صحرا مین اتر پڑے خود بارگاہ مین آئے ہین سردار اپنی اپنی
بارگاہین استادہ کر رہے ہین کہ صحرا سے بارہ ہزار شیر منہ کھولے ہوے آکے لشکر پر گرے لشکر مین رستم
کے ہنگامہ ہوا سمک نے آکے رستم کو خبر دی کہ بارہ ہزار شیر سوار آپ کے لشکر پر آ گرے ہین

تمام لشکر تباہ و برباد ہو رہا ہی کاہن کیسے کیسے سحر کر رہا ہی مگر کوئی مراد نہین حاصل ہوئی ساحر جو سحر کرتے
ہین شیر سوار نہین ٹلتے سنبل ہفت گیسو آگ برسا رہی ہی مگر آپکا لشکر ہٹتا ہوا دامن مین ایک پہاڑ کے آگیا
درۂ کوہ سے ایک شعلہ بھڑکتا ہی جو شیر سوار مارا گیا وہ لاشہ اُس شعلہ مین غائب ہو جاتا ہی صدہا شیر سوار مارے
گئے لاشہ شیر سوار کا نہین معلوم ہوتا رستم تلوار کھینچکر جا پڑے جس شیر سوار کے ہاتھ مارا اسکے مع شیر دو ٹکڑے
ہوے رستم سب کو قتل کرتے ہوے قریب افسر کے پہونچے افسر نے آواز دی ای فوج خداوندی طلسم کشا
وہ آپہونچا سب ملکر اسے گرفتار کر لاؤ دیکھا سب شیر سوار سمٹ کر اُسی مقام پہ آئے سنبل نے دیکھا طلسم کشا
ہنگامہ ہی چاہتے ہین کہ لپٹ جائین رستم نے کسی کو گھونسہ مارا کسی پہ قبضہ مارا اگرد شیر سوار ونکے لاشے بیچ مین
رستم لڑ رہے ہین سنبل نے سردارون کو آواز دی آفتاب فلک سیر کاہن وغیرہ آگر کے جب سحر کیا تو لے
مارے دو چار شیر سوار مرے رستم لڑتے ہوے قریب افسر کے پہونچے آواز دی او نامرد سامنے مردون کے
آ افسر قریب آیا اسنے کہا کہ کلاہ ہفت گوشہ مجھے دیجئے رستم نے جواب دیا ٹھہر جا دیتے ہین شیر سوار نے
کہا ابھی لونگا یہ کہکے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے سپر کپتیان پہ گانٹھا الجھا دے سے ہاتھ نکالکر مارا افسر کے
مع شیر چار ٹکڑے ہوے ان سب کا افسر جو مرا اندھیرا ہوا دیر تک آگ برسی آواز آئی کشتی مرا نام من شیر سوار جادو
بود لاشے مین شیر سوار کے غبار لپٹا ہوا طرف کوہ یاقوت کے اُڑتا ہوا چلا کوہ یاقوت پر خدائی
کے سامان ہفت پیکر کی درست ہو رہے ہین مراد مند جمع ہین ہر طرف سے آوازین بلند ہین کہ یا خداوند
ہفت پیکر تیری قدرت کے صدقے جو مراد مانگی وہ ہی حاصل ہوئی ہوائین سرد چل رہی ہین اور پھول
برس رہے ہین جتنے کھڑے ہین سب جھوم رہے ہین کہ یکایک آسمان سے آکر شیر سوار کا لاشہ پہاڑ پر گرا
لاشے کا پہاڑ پر گرنا یا تو سب کے سامنے یہ شیر درۂ کوہ سے نکلے اور ڈکارتے ہوے روانہ ہوے تھے
یا لاشہ جو آکر گرا سب نے حیران ہوکر عرض کی یا خداوند یہ کیا ہوا ایک غریو بلند ہوا سب پکار اُٹھے یا خداوند
یہ نقص قدرت ہی کہ جسکو تو روانہ کرے وہ یون مارا جاے آپ کیا زندہ نہین کر سکتے ماں کے پیٹ مین نطفہ
فوراً عطا کرتے ہین تصویر سنگی نے آواز دی ای شیر سوار زندہ ہو اپنے قاتل کا نام بیان کر یکایک وہ شیر
اور شیر سوار غلطک مار کر اُٹھے سامنے تصویر کے کھڑے ہوے پکار کر آواز دی یا خداوند کیا دریافت
کرتے ہین طلسم کشا کے ساتھ بڑے بڑے ساحر ہین اگر کسی پہاڑ پہ آ پڑین تو زمین ہلا دین انسے مین نہین دبا
اُن سب پہ سحر کیا مگر کسی کو قتل نہین کر سکا اور لشکر طلسم کشا کے لوگ بہت سے کھاے کہ روحین انکی

پیٹ میں ہمارے پھڑک رہی ہیں جب کسی ساحر نامی کے سامنے گیا اسنے ایسا سحر کیا کہ میں منھ پھیر کر بھاگتا تھا آخر ناچار
ہوکر طلسم کشا کے ہاتھ سے مارا گیا اسکے جسم میں زرہ ہفت جوش تھی مرا کچھ بندرہ چلا آواز آئی جو گذرا
وہ گذرا اپنے مقام پر جاؤ شیر سوار پہاڑ سے پھاندا اور کوہ میں جا کر غائب ہوا حاضرین وقت کو بڑی حیرت
ہوئی ہر ایک کا قول تھا مسلمان بڑے زبردست ہیں جس دن سے قدم مسلمانوں کا طلسم میں آیا کوہ نیرنگ تک
صاحبقران پہونچ گئے تصویر کو توڑ ڈالا اگر کسی دن قدرت کی موجودگی میں کسی پہاڑ کے اوپر آگئے تو
قدرت کو بھاگنے کا رستہ نہ ملیگا وہ صاحب اسم اعظم محترم و محتشم ہیں جب اسم اعظم پڑھتے ہیں ساحر کے ہونٹھ
بند ہو جاتے ہیں شاید ایسا ہو کہ کوئی ساحر زبردست تصویر میں آکر بیٹھا ہے اپنے کو خداوند بنایا ہے زرہ
ہفت جوش و کلاہ ہفت گوشہ طلسم کشا پاچکا اب تیغ ہفت جوہر باقی ہے مشہور ہے کہ زنار بلا افگن
نے کیسے کیسے ساحر بھیجے ہاتھ سے طلسم کشا کے مارے گئے بعضے طلسم کشا تک پہونچ بھی نہ سکے مسلمان
سارے طلسم میں پھیلے ہوئے ہیں ایک لڑکا کمسن اسکے ساتھ اسی ہزار دیوانے ہیں تمام قریات اسنے لوٹ
لیے جب ان پہاڑوں پر گذر ہوگا تو ہم لوگ کہاں جائینگے کہیں ہمارے جانیکا ٹھکانا نہیں ہے قصبے والے
بھاگ کر جنگل میں چلے جاتے ہیں یوں جان بچاتے ہیں ہم لوگ کہاں جائینگے لاشہ شیر سوار دیکھکر اعتقاد
میں فرق آگیا آپس میں یہ باتیں کرتے ہوئے اپنے گھروں میں آئے ملک یاقوت شاہ جو اپنے
گھر میں آیا تخت پر آکے بیٹھا وزیر امیر جمع ہوئے یاقوت شاہ نے بھی مقدمہ پیش کیا سب نے عرض کی
ہم سب کو تردد ہے جو خداوند قدیم تھے دس بیس سے انکو چھوڑا ہفت پیکر کو سجدہ کیا ان خداوند کی خدائی
میں بھی فرق معلوم ہوتا ہے مسلمانوں نے آکے گھیر لیا یاقوت نے کہا سلطنت کیونکر بچے حق بادشاہوں کو
طلسم کشا نے پھرا انکے ملک لے لیے جو لوگ انکے شریک ہیں انکو سلطنت دیتے ہیں سیکڑوں ملک قبضہ
مسلمانان میں آگئے اسلام آباد ہوئے کوئی وہاں ہفت پیکر کا نام بھی نہیں لیتا اگر تم سب کی صلاح ہو قبل از
فتح ہونے طلسم کے طلسم کشا کے جاکے شریک ہوں انکے ساتھ شریک لشکر کشی ہیں طلسم کشا شاید ہمارا
ملک واپس نہ لے اور ہمیں کو سلطنت دے آج خوب ظاہر ہو گیا ہفت پیکر کوئی ساحر زبردست ہے کہ
اسنے اپنا باندھ لیا ہے ہفتے میں سات دن ہوتے ہیں تصویروں میں آکر سحر سے قدرت نمایاں کرتا ہے
آج مجھپر حال کھلا کہ شیر سوار اسی وقت گیا اسی وقت اسکا لاشہ آیا یہ بھی شعبدہ تھا کہ آواز دیکر اسے
زندہ کیا اور کہدیا کہ اپنے مقام پر جا کر سکونت اختیار کر نام سے طلسم کشا کے ڈرتا ہے آفتاب فلک سیر

کیسا ساحر زبردست ہی نجوم میں بھی جانتا ہی کیسا جا کر طلسم کشا کا شریک ہوا سنتے ہین کہ طلسم کشا اسکی بڑی ہی
خاطر کرتے ہین اور تقاضائے جرأت یہ ہی کہ ہر وقت منع کرتے ہین سحر نہ کرو ہم سحر کے خواہان نہین ہم چھوٹے
ساحر ہین خداوند بڑے ساحر ہین جسدن طلسم کشا آجائیگا بھاگتے رستہ نہ ملیگا زرہ ہفت جوش
کلاہ ہفت گوشہ پا چکے اب صرف تیغہ ہفت جوہر لینے کو باقی ہی پھر یقین ہی کہ فکر لوح کریگا صاحب
اقبال ہی جو نشان لوح جانتا ہوگا وہ جا کر بتا دیگا لوح لے لینگے لوح ملی اور طلسم کشا ہم لوگون کو
شریک بھی نہ کریگا وزیرون نے یہ باتین سنکر سر جھکا لیا کوئی بادشاہ کی بات کا جواب نہ دے سکا بعض نے
یہ بھی کہا کہ جو حضور فرماتے ہین یہی ہماری بھی راے مین آتا ہی کہ حضور کی تدبیر سے تیغہ ہفت جوہر حاصل کیجے
اور طلسم کشا کے پاس لے کے چلین یاقوت نے کہا مین اپنے گھر مین ذکر کرون میری زوجہ سے اور
زنار بلا افگن سے دوپٹہ بدلا ہوا ہی وزرا سے صلاح کر کے گھر مین آیا زوجہ اسکی الماس جادو اس سے
اسنے سب حال بیان کیا زوجہ نے کہا مین زنار کو بلا بھیجون اسکو مار کر تیغہ ہفت جوہر لے لیجیے یاقوت
بہت خوش ہوا کہا صاحب نامہ لکھو زنار آوے اسکی دعوت کرو تیغہ ہفت جوہر لے لو الماس نے
اسی وقت نامہ لکھا ہمشیرہ زنار تمکو مدت سے نہین دیکھا لہذا آؤ آنکر ہم سے ملو تمھارے پاس تیغہ ہفت جوہر
ہی طلسم کشا تمھاری فکر مین ہی ایسا نہ ہو کہ اس سے تمھارا سامنا ہو جائے ہم تمھارے دیدار سے محروم رہین گی
سرداران طلسم کشا تمھاری فکر مین ہین ایسا نہ ہو کوئی سردار تمکو دھوکہ دے خبردار کسی کے یہان مہمان نہ جانا
یہان جو آنا تیغہ ہفت جوہر لیتی آنا ایک شب کی یہان تکلیف ہوگی یہ نامہ لکھکر ماہیار نامے کنیز کو دیا اسنے
جھولی مین رکھا اڑتی ہوئی طرف قلعہ زناریہ کے پہونچی قضائے کار ملکہ سنبل ہفت گیسو شیر سوار کی لڑائی
سے فراغت کر کے داخل بارگاہ طلسم کشا ہوئی بیٹھے بیٹھے گھبرائی عرض کی اے شہریار کنیز کا اسوقت دل
گھبراتا ہی دل کہہ رہا ہی اگر کنیز فکر کرے کیا عجب ہی کہ تیغہ ہفت جوہر کا پتہ مل جاے رستم نے کہا ملکہ
ہفت پیکر کے سردار تمھاری فکر مین ہونگے ایسا نہ ہو لشکر سے نکلو اور کسی بلا مین مبتلا ہو سب مین مشہور ہی
کہ سنبل ہفت گیسو نے زرہ ہفت جوش دلوائی باپ کو قتل کرایا سنبل نے عرض کی کہ کنیز کی جان
تک سرکار کے کام پہ نثار ہی یہ شیر سوار وغیرہ جو آئے ہفت پیکر کے بھیجے ہوئے تھے یہ کہکے باہر آئی
آتے ہی ایک طاؤس تیار کیا اسپر سوار ہو کے چلی ایک پہاڑ پہ آ کر ٹھہری ماہیار نامے جو نامہ
لیکر چلی تھی اڑتے اڑتے تھک گئی خیال مین آیا اس پہاڑ پہ اترون چشمے پہ پانی پیکر اپنے کو

تر و تازہ کرون ابکی جو اُڑونگی تو قلعہ زناریہ مین جاکر ٹھہرونگی یہ سوچ کر اُسی پہاڑ پر اُتری چشمہ پر پانی پیا اور ٹہلنے
لگی زیر نخل ملکہ سنبل بیٹھی تھین اُنھون نے دیکھا ایک ساحرہ آئی پانی پی کر ٹہلنے لگی طرف قلعہ زناریہ
کے سمجھ کر کے دیکھ رہی ہی ملکہ کو گمان غالب ہوا کہ یہ کسی کی بھیجی ہوئی ہی کارد سحر جھولی سے نکالی اسپر اسم پڑھا
جب ہاتھ سے چھوڑا کارد مثل شعلہ جوالہ کے چلی ملکہ نے پکار کر آواز دی او ساحرہ ہوشیار ہو جا وہ پلٹی کارد
سینے پر پڑی توڑ کر پشت کو پار گذری سنگ باری برف باری ہونے لگی طائر اس کوہ کے پرون سے
سر پیٹ رہے ہین ملکہ چاہتی ہین کہ یہ ہنگامے موقوف ہون تو مین اسکی نعش کی تلاش لون جب تھوڑی
دیر مین ہنگامہ رفع ہوا قضائے کار اس کوہ کے حاکم شقائق جادو و حقائق جادو درۂ کوہ مین پڑے
ہوے سوتے ہین کوہ پہاڑ ہوا دونون بیدار ہوے شقائق نے حقائق سے کہا کون ساحر ایسا
زبردست آیا کہ جسنے ہمارے پہاڑ پر آکر یہ ہنگامہ برپا کیا آنکھین ملتے ہوے دونون اُٹھے درہ کوہ سے جھانک
کے دیکھا کہ ایک مہجبین قمر طلعت گاتی دوپٹے کی باندھے ہوے ایک نازنین کا لاشہ برابر اسکے پڑا ہوا
ہی حقائق نے کہا ای برادر مین اس مہجبین کو پہچانتا ہون اتنا جانتا ہون کہ طلسم کشا کی طرفدار ہی
ایک طرف سے تم سحر کرو اور ایک طرف سے مین سحر کرون ورنہ یہ تڑپ کے نکل جائیگی
یہ بڑی نامی ساحرہ ہی حقائق و شقائق دونون آپس مین صلاح کر کے چلے سنبل نے دیکھا
بیچ مین سے کوہ شق ہوا دو ساحر داہنے بائین سے پیدا ہوے آواز دیتے ہوے او نازنین کہان
جاتی ہی ایک نے داہنے پر سے گولہ مارا ایک نے بائین پر سے ملکہ نے داہنی طرف کا گولہ روک لیا
بائین طرف والا گولہ جو پھٹا دھوان اسکا آنکھون مین لگا وہ گولہ جو ہاتھ مین تھا وہ پھینک مارا
شقائق کا سر پھٹا بائین طرف سے دھوان جو لگا ملکہ غش کھا کے گرین حقائق نے گرفتار کر لیا
آکر اُس کنیز کی تلاشی لی جھولی مین سے نامہ نکلا الماس زوجہ یاقوت کا لکھا ہوا سوچا کہ گنہگار
ہی سنبل کی کمر مین پنجہ دیا لے اُڑا طرف قلعہ زناریہ کے چلا یہان رستم گھبرائے جب سنبل کو عرصہ ہوا
گھبرا کر سمک سے فرمایا نہین معلوم کہ سنبل کو کیون عرصہ ہوا ذرا جاکر تلاش تو کرو جسوقت سے وہ
گئی ہین دم گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی اپنی تو عجب کیفیت ہی نظم

ہاتھ مشتاق گریبان ہی جنون کا جوش ہی	پیرہن تن پہ مرے گرمی مین بالا پوش ہی
دو رہون یکجائی پر بھی صورت فانوس شمع	ہی بغل مین یار پر خالی مرا آغوش ہی

گلشن خوبان مین گ وزیست دونون ہین خراب
بار خاطر زندہ ہی مردہ وبال دوش ہی

جان جاتی ہی و لیکن آہ دل کرتا نہین
ناقۂ لیلی روان ہی پر جرس خاموش ہی

کوچہ و بازار مین رسوا نہ کر عاشق کو تو
اے صنم اللہ کو سنتے ہین پردہ پوش ہی

عاقلان اتنے تو بہ کار خویش ہم دیوانے ہین
موسم گل تک گریبان پہاڑ نیکا ہوش ہی

حال دل سنکر وہ چپکا ہو رہا مین خوش ہوا
نیم راضی کا نشان یعنے لب خاموش ہی

روتے روتے پانی ہو کر بہ گیا آخر کو مین
قصر تن کے ڈھانے کو سیلاب لکا جوش ہی

ضعف پیری سے نہین ہوتا ہی قد انسان کا خم
توڑتی آخر کمر کو حسرت آغوش ہی

درد دل کہنے کی خو مجھکو نہ سننے کی اُسے
عہد مین میرے زبان نایاب و عقل و گوش ہی

ہون وہ دیوانہ گرفتاری ہی جسکو زندگی
طوق کا حلقہ پری کا حلقۂ آغوش ہی

موت کا سامان ہی فریاد سامان نشاط
لب تو ساغر نوش ہین پر دل مرا خون نوش ہی

گو رہین کیونکر قوی ہووے نہ امید وصال
رات اندھیری ہی چراغ خانہ تک خاموش ہی

ناگوار آتش ہی اپنی ہمت مردانہ کو
باندھنا مضمون غیر اُتری ہوئی پاپوش ہی

رستم کو جو سمک نے بیقرار پایا عرض کی غلام الٰہی تلاش کو جاتا ہی یہ کہکے رستم سے سمک بانہائے عیاری سے آراستہ ہو کر جست وخیز کرتا ہوا قریب اُس پہاڑ کے آیا دیکھا ایک مرد کا لاشہ پڑا ہی اور ایک عورت کا لاشہ پڑا ہی ساحر بنکر پھرنے لگا کہ درۂ کوہ سے دو چار جادوگر نکلے سمک نے اُنسے ملاقات کی صاحب سلامت کرکے پوچھا اس کوہ کا حاکم کون ہی ساحر رونے لگے کہا شقائق وحقائق دو بھائی تھے ایک کو سامری وجمشید نے بلا لیا ایک طرف قلعہ زناریہ کے گیا ہی اب تو سمک نے باتون مین سب حال دریافت کیا پوچھا کہ اب یہان کا حاکم کون ہی کہا زفیل جادو سمک نے کہا میان زفیل کو ہم دیکھ بھی سکتے ہین ان ساحرون نے کہا اندر درۂ کوہ کے بیٹھے ہین صورت زفیل کی پہچان کر سمک آگے بڑھا ایک مقام پر بیٹھکر زفیل کی شکل بنا قلعہ زناریہ پوچھتا ہوا چلا جب سامنے قلعے کے پہونچا اُسی شکل سے داخل قلعہ ہوا پوچھتا ہوا حقائق جادو کہان ہی یہان حقائق ملکہ سنبل کو لیے ہوئے پاس ملکہ زنار کے آیا زنار سنبل کو دیکھکر خوش ہوگئی کہا تو طلسم کشا کے بہت بڑے دوست کو گرفتار کرکے لایا حقائق نے کہا ایک کنیز نامہ لیے ہوئے تمہارے پاس آئی تھی سنبل نے اسکو مارا میرے

کان مین جو آواز آئی ہم دونون بھائی جا پڑے ایک بھائی کو تو اسنے مار لیا مین نے گو ابحر کا پھینکا میرے گولے
سے بیہوش ہوئی ہرچند کہ جمال اسکا دیکھتے ہی جا مین عتاب ہو گیا مگر دل نے کہا کہ اسکی صورت ظاہری پر مائل
ہونا اچھا نہین خدمت مین زنار کے لیچلو ملکہ زنار اسکو سزا دیگی زنار نے رات کو قید کیا صبح کو دربار مین
آکر بیٹھی حقائق سے باتین کر رہی ہو زنار کہ رہی کہ اسکے قتل سے طلسم کشا کو بڑا ملال ہوگا اسکے قاتل کو
بچنا دشوار ہو جائیگا کہ ساحرون نے آکر خبر دی ای حقائق تمھارا ملازم زفیل جادو دروازے پر آیا ہی
اسنے گھبرا کے کہا بلاؤ سمک بشکل زفیل اندر آیا پہلے زنار کو سلام کیا پھر حقائق سے متوجہ ہوا کہا حضور
ساحرہ کو یہان لیکر چلے آئے طلسم کشا کو نہین معلوم کیونکر خبر پہونچی کاہن کو بھیجا یہان آفتاب نے لڑکے گرمی دکھائی بہا گیا
گرادیا نوکرون کو آپکے قتل کیا مین پہلے ہی بھاگ آیا تھا بیرون کوہ سے سب معاملہ دیکھا کیا جب وہ قتل وغارت
کرکے پلٹ گئے تب مین نے کہا جا کر مالک کو اطلاع دون ابھی اسکو قتل نہ کیجیے ایسا نہو طلسم کشا سن پاسے مین
برائے خبر پہلے لشکر طلسم کشا مین گیا سنا کر طلسم کشا کو اسقدر ملال ہو کہ خاصہ نوش نہین فرمایا اور سب صاحب تلاش
مین اسی ظالم کی نکلے ہین کہ جہان ملے اسے لاؤ اگر میرے نام حکم ہو تو مین اسے قتل کرون وعدہ کرتا ہون کہ سر اسکا
سامنے طلسم کشا کے لیجاؤن بڑے لطف سے سر پہونچاؤن لبعد اسکے آپ لوگون کو اختیار ہی اپنے کو سحر سے مخفی کیجیے
ایسا نہو طلسم کشا آپ لوگون کو پاجاے زنار نے کہا ہم ایسے مقام پر چھپینگے کہ طلسم کشا تو کیا ہی ہیک خیال
نہ پہونچ سکے جو اس مقام پر آئے مارا جاے سمک نے پوچھا آپنے تیغہ ہفت جوہر کہان رکھا ہی اسنے دکھلا کر
کہا تیغہ ہر وقت کمر مین رہتا ہی کسکی مجال ہی کہ تیغے پر نگاہ ڈالے سمک نیچہ کھینچکر اٹھا ملکہ سنبل سے اشارہ کیا
او گنہگار سر جھکا کر بیٹھ حقائق تو حال قتل اپنے عزیزون کا سنکر خاموش ہی ہی جوش ہی کہ بدلا اسکا طلسم کشا
سے جا کر لون کہ سمک نیچہ کھینچکر سر پر سنبل کے آیا سر زنجیر کو تھام کر جھٹکا مارا کہا اپنے غلام کو پہچانیے مین
ہون سمک بن عمرو آپکی زبان سے سوزن نکالون آپ نکل جائیے گا سنبل نے اشارہ کیا کہ مین تجھکو
لیجاؤنگی بارگاہ مین آگ برسا دونگی سمک پتیرے سے بدلنے لگا پکار کر آواز دی معشوق طلسم کشا کو قتل
کرتا ہون زنار وحقائق نے اشارہ کیا ارے سرکاٹ دے اسی کی وجہ سے زرہ ہفت جوش ملی اگر طلسم کشا
عمر بھر کوشش کرتا تو زرہ نہ ملتی سمک نے باتون مین زنار وحقائق کو لگا کر زبان سے سنبل کی سوزن نکالی سنبل نے
سوزن نکلتے ہی اشارہ کیا کہ ماران سیاہ جو جسم مین لپٹے تھے وہ جل کر گرے تڑپا کے بلند ہوئی ایک گولہ
مار دیا بارگاہ مین زنار کی آگ لگا دی سمک کو جو ساحرون نے گھیرا سمک نیچہ کھینچکر لڑ رہا ہی کہی

ساحرا سنے مارے سنبل نے دیکھا زنار نیچے کھینچکر سمک پہ چلی سنبل سمجھی کراب سمک قتل ہوجائیگا جھولی پہ ہاتھ ڈالکر ایک پرچہ کاغذ کا پھینکا وہ سنہرہ پنجہ بنکر گرا کمر مین سمک کی پڑ گیا لیکر بلند ہوا اب سنبل لڑتی بھی جاتی ہے اور پیچھے ہٹتی آتی ہے دروازے پہ لاکھون جادوگر تھے انھون نے سحر کی آگ برسائی تلوارین گرائین یہی چاہتے تھے کہ سنبل کو زمین پہ گرائین لیکن سنبل آتش سحر سے مثل شعلہ جوالہ نکلتی ہے تلوارون سے یون نکلی گویا جوہر تیغون کا ظاہر ہوا کوئی حال سے اسکے نہ ماہر ہوا لڑتی ہوئی بیرون قلعہ پہونچی ہزارون جادوگر مارے گلی کوچون مین لاشہ ہاے ساحران کا انبار کردیا مکان سیکڑون گرادے اسمین بھی ساحر دبے مرنے سے جو ساحرون کے اندھیرا ہوا اسمین سنبل بیرون قلعہ آئی اب سنبل کر سحر کر رہی ہے مطلب یہ تھا کہ زنار کو قتل کرون مگر پنجہ قابض نہ ہوتا تھا کیسے کیسے سحر زنار وغیرہ نے کیے مگر سنبل نہ رکی لڑتی بھرتی نکلی چیخ مار کر بلند ہوئی ستارہ بنکر آسمان مین ڈوبی وہان سمک کو پنجہ لئے ہوے جاتا تھا لمعان سحر بند کوہ لمعان پہ بیٹھی پوجا کر رہی تھی کہ اسنے دیکھا ایک سنہرہ پنجہ ایک عیار کو لئے جاتا ہے لمعان نے سحر کیا سمک زمین پہ گرا سمک نے گرتے گرتے آواز دی ہمیشہ دلبر سے سجان مبارک باشد لمعان نے پوچھا ارے تو کون ہے کہا حضور بھیک گویا ایک ساحر نے رات کو واسطے مجرے کے بلایا صبح کو جو سو اسیر دیتا تھا مین نے انکار کیا ایک کاغذ میری کمر مین لپٹا دیا کہا جاکے کسی جنگل مین اسے چھوڑ آ یہ غلام کی کیفیت ہے صبح کا وقت ہے کچھ بھیرو ین شاؤن یہ کہکے بایان کھینچا سیدھا ٹھیکا چھیڑنے لگا لمعان سے آنکھین ملاکر یہ غزل عاشقانہ گانا شروع کی

نظم

یدِ قدرت لقب ہے تیرے کلک گوہر افشان کا — بہار صبح اک سادہ ورق ہے میرے دیوان کا

مری باد نفس سے گر ہو تیران پردہ غفلت — بھیر فرقہ کے پیش نظر ہو تو ہر عرفان کا

ریاض قدس ہریالی مرے صحن سرا کی ہے — بہار انس گلدستہ ہے میرے طاق ایوان کا

سحاب ملک جانتی ان کرمین سون کشت گردون پہ — رواں ہو جوے خشک کہکشان مین چشمہ حیوان کا

دلون مین شاعرون کے گوہر معنی نہ پیدا ہون — نہ ٹپکے گر صدف مین انکے قطرہ میرے نیسان کا

نہین پیدا ہون مین باد و خاک و آب و آتش سے — کہ مرکز چار عنصر سے ہے باہر میرے ارکان کا

بشر کے قالب خاکی مین جو مین جلوہ فرما ہون — تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگ امکان کا

مرے زیر قدم ہے تخت شاہی جس ولایت مین — وہان کے دام و دد کو عار ہے منصب سلیمان کا

رہا ہون دہر مین اندیشۂ آسیب سے ایمن　　گھر کو گیا خطرہ ہی لطمۂ دریاے عمّان کا
جسے کہتے ہین سب فردوس پائین باغ ہی میرا　　مجھے ہی مفت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمان کا
مری خاک قدم سے تاج خسرو استقامت ہی　　مری نعلین کو دے نعلبندی تاج سلطان کا
فنا فی المرتضے کے رمز سے ہی جسکو آگاہی　　مقام اس شخص پہ ہی کشف میر عرش شان کا
عروس بن کو جسکے عقد سے سو سو تفاخر ہون　　شہید ہی منقبت خوان ہین جناب شاہ مردان کا

یہ غزل سمک نے اس رنگ مین گائی کہ لمعان رونے لگی گلے سے موتیون کا مالا اتار کر دیا کہا اسے تو تو اس لائق ہی کہ تجکو تعویذ بازو بنائے ایک کنیز نے عرض کی واری اسکے دام مکر مین نہ آیئے گا یہ طلسم کشا کا عیار ہی اسنے قلعہ زنار مین جا کر قیامت بپا کی ملکہ سنبل کو جا کر ہا لیا میرے ایک عزیز وہان نوکر تھے انکے سامنے یہ سب معرکہ گذرا یہ پکڑ ملکہ سنبل کا تھا اسکو طرت اپنے لشکر کے لیے جاتا تھا سمک نے کہا حضور اصل کیفیت یہ ہی کہ مین نہین جانتا زنار یہ کہان ہی لمعان تیغ لیکر اٹھی کہ نگوڑے مین تجھے قتل کرونگی کنیزین اٹھین عرض کی واری آپ قتل کیون کرین کنیزین قتل کرینگی ایک کنیز تیغ کھینچکر سر پر آئی چاہا کہ ہاتھ مارے کہ آسمان پہ سنبل ہفت گیسو چمکی دیکھا سمک زیر تیغ بیٹھا ہی ایک کنیز چاہتی ہی تیغ مارے اور لمعان جادو اشارے کر رہی ہی کہ جلد اس مکار کو قتل کر اسکا زندہ رہنا بہتر نہین وہین سے سنبل نے ہاتھ ہلا دیا برق گری کنیز کا سر اڑ گیا کڑک سے جو گری کئی سر اڑا دیئے لمعان نے سحر کیا گولہ اٹھا کر مارا سنبل نے گولہ کاٹا اس سے ایک برق چمکی کئی کنیزون کے سر اڑ گئے لمعان نے دوسرا گولہ مارا قریب سنبل کے گولہ پہونچا سنبل نے منہ سے دھوان چھوڑا گولہ پھٹا پھٹکر گرا ایک برق چمکی سامنے لمعان کی آنکھون کے برق آئی ایک آنکھ جھپکی اس عالم مین سنبل نے زلف کو ہلایا ایک زنجیر آہنی پیدا ہوئی لمعان کے سر پر پڑی کہ سر لمعان کا پھٹ گیا مار کر لمعان کو پہاڑ کو ویران کیا خزانہ لوٹ لیا سمک نے پہلے روپے لوٹے جب اشرفیان دیکھین روپے پھینکے اشرفیان اٹھائین کمر مین رکھین سنبل نے سمک کو اٹھا لیا لیکر لشکر مین آئین یہان طلسم کشا پریشان بیٹھے تھے سنبل نے آکے سلام کیا سمک کو حاضر کر دیا رستم بہت خوش ہوے مگر وہان نہ دیکھا یاقوت ماہیار کنیز کو جو روانہ کر چکی تھی جب کئی دن گذرے یاقوت نے آکر کہا کیون صاحب جواب نامے کا نہ آیا یاقوت نے کہا اور نامہ روانہ کرو الماس نے اور نامہ لکھا شقاقل نامے کنیز نامہ لیکر چلی صبح کا وقت ہی ہوا سے سرد چل رہی ہی جنگل پہ عالم بہار گل خود رو سے جنگل نمونۂ گلشن ہی تجل سرسبز و شاداب نہرون مین پانی لاجواب شقاقل ہر جگہ ٹھہرتی ہوئی جاتی ہی کبھی کسی چشمہ پہ ٹھہر گئی

کہ گانے کی آواز کان میں آئی کہ کوئی شخص بھیرویں کے سروں میں اس غزل بے بدل کو گا رہا ہے **نظم**

مرا خون اپنے تا ثابت نہ ہو مکار روتا ہے
مجھے مارا ہے پر ظاہر میں وہ عیار روتا ہے

میں اس صحرائے وحشت میں ہوں برگشتہ اب اے دلبر
کہ چشم آبلہ سے ہر قدم اک خار روتا ہے

بلا بھیجا ہے محبوب حقیقی نے چلا ہوں میں
ہنسی آتی ہے مجھکو جب کوئی غمخوار روتا ہے

مرض الفت کا ہے تو مانع گریہ نہ ہو ناصح
مسلسل چشمہ ہو جاتا ہے یہ آزار روتا ہے

مری گردن جھکا دینے سے رحم آتا ہے قاتل کو
وہ خود سر خم کیے کھینچے ہوئے تلوار روتا ہے

بہت اس کمچے میں نالاں رہا لیکن نہ یہ پوچھا
کوئی آفت رسیدہ کیا پس دیوار روتا ہے

ہمیشہ ہجر کا غم ہے تصور وصل کا گا ہے
جو دل اکبار ہنستا ہے تو سو بار روتا ہے

مری حالت پہ دل بگڑا ہے تیور ہیں مگر کڑے
ترحم سے گلے ملتا نہیں پر یار روتا ہے

ترے بیمار کو تیرے سوا صحت ملے کس سے
مسیحا کا بھی کچھ چارہ نہیں ناچار روتا ہے

تقاضا ہے کے رونا ہے تو پھر تھم تھم کے کیوں روؤں
ہمارے کھیل میں کیا ابر دریا بار روتا ہے

دعائیں مانگ کر ہنسنے پہ اسکے موت مانگی تھی
خدایا اب جلا مجھکو مرا دلدار روتا ہے

قبول اس دہر کو غفلت کدہ جانو رند خوش رہنا
جو غافل ہے وہ ہنستا ہے یہاں ہشیار روتا ہے

یہ غزل سنکر شقاقل طرف صدا کے متوجہ ہوئی دیکھا ایک نخل کے سایہ میں لباس پر زر پہنے ہوئے بیٹھی ہے پھولوں کے زیوروں میں لدی ہوئی آسن مارے ہوئے تن تن کے یہ اشعار گا رہی ہے طائر ہر مرتبہ زمزمہ سرائی کرتے ہیں گانے پر محو ہو رہے ہیں شقاقل قریب پہونچی جھک کر اسکو سلام کیا اس نازنین نے اشارے سے سلام لیا اشارہ کیا بیٹھ جاؤ شقاقل بیٹھ گئی گاتے گاتے اس نازنین نے ہاتھ ہلا دیا درخت سے پھول برسنے لگے شقاقل کے آگے انبار ہو گیا اشارہ کرکے اس نازنین نے پھول اٹھا کر سونگھے شقاقل نے بھی مٹھی میں پھول اٹھائے اٹھا کر سونگھے سونگھتے ہی آنکھیں سرخ ہوئیں گھبرا کر اٹھی لڑکھڑا کر گری اُس نازنین نے اٹھکر شقاقل کا سر کاٹ لیا جھولی سے نامہ نکلا نعرہ کیا منم سنبل ہفت گیسو مار کر اسکو نامہ اسکی جھولی سے لیا خدمت میں رستم کی آئی عرض کی کہ حضور کوچ کریں اور کوہ یاقوت کو تشریف لیچلیں طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یاقوت جادو آپکے ملنے کا خواہاں ہے دو کنیزیں اسکی زوجہ کی بھیجی ہوئی قتل ہوئیں دونوں کے پاس اسی مضمون کے نامے نکلے رستم نے بلا کر مقدمۃ الجیش کو حکم دیا کہ بموجب حکم ملکہ سنبل کے اتالا بارگاہ کا

طرف کوہ یاقوت کے روانہ ہو دو سری طرف کوہ یاقوت کے لیجلا ملکہ الماس جادو زوجہ
یاقوت نے جو دو نامے بھیجے اور جواب ایک کا بھی نہ پایا حیران ہو کر کنیزون سے کہنے لگی کہ مقام حیرت ہے کہ دو کنیزین
معتبر جست و چالاک سحر مین بھی بھاگ گئین اور پلٹ کر نہ آئین مین خود جاؤن شوہر کو بلا بھیجا ملک یاقوت سے
سب حال کہا یاقوت نے کہا صاحب تحقیق جاؤ ہم بھی چاہتے ہین کہ طلسم کشا سے ملین مگر یہ آبرو ملین سارے
طلسم مین آبرو ہو کہ شاہان ہفت کو وہین سے ملک یاقوت شاہ بادشاہ کوہ یاقوت شریک طلسم کشا ہوا
الماس اسی وقت روانہ ہوئی بادشاہ کوہ یاقوت کی زوجہ دریاے جواہر مین غوطہ زن سحر و ساحری مین فرین
لباس معقول پہنے ہوے روانہ ہوئی ایک پہاڑ پر آکے ٹھہری کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا کہ ایک لشکر کی آمد ہے اور سب کے
آگے آفتاب فلک سیر گھوڑے پر سوار شیر و لشکر ہے سات ہزار سوار پرے اسکی پشت پر جمائے ہوے اور
وردیان برنگ مختلف پہنے ہوے اس ساز و سامان سے سامنے سے گذر گیا اس لشکر کو دیکھکر الماس
حیران ہوگئی بعد اسکے دیکھا سیماب جادو سات ہزار ساحر اسکی پشت پر نوبت نقارے بجتے ہوے سامنے
سے گذر گئین اسکے بعد ملکہ لالہ عذار ساٹھ ہزار فوج سے یہ بھی گذر گئین اسکے بعد سنبل ہفت گیسو تخت پر سوار
گرد ڈیڑھ لاکھ عورتین اسکے تخت کو گھیرے ہوے سقے آب پاشی کرتے ہوے کہ گرد نہ اڑے ایسا نہ ہو کہ عارض
انور پر گرد و غبار پڑے آئینۂ رخسار مکدر ہو سب شاہ و شہریار اسی کے تخت کو گھیرے ہوے اسکے ساتھ
بیحساب فوج ہے اژدرون پر اٹھائے بارگاہ کے لدے ہوے اژدر منہ سے قلابۂ آتشین چھوڑتے ہوے تمام
صحرا آتش بہار ہو رہا ہے اسکے بعد دیکھا ملکہ شعلہ جوالہ و سمتین بڑے زور و شور سے ہمراہ لشکر گران گذر گئین
اسکے بعد دیکھا کہ جاع عالم انبوہ خلایق علمہاے زرنگاری کے پھریرے کھلے ہوے ایک سردار مثل دیو کے
جھومتا ہوا علم زرنگار کی چھڑ کاندھے پر سائے مین علم کے ایک جوان رعنا بلند بالا خود سر پر رکھے ہوے
زرہ ہفت جوش زیب جسم کلاہ ہفت گوشہ سر پر ہزار ہا نقیب آوازین دیتے ہوے کہ باروادب
سے جلو یہ جوان کہ حسن و شوکت مین یکتا یعنی طلسم کشا ہے اسکی سواری مین خوش آواز نقیب دعائین
دیتے ہوے پشت پر بہیر بنگاہ بازارین لشکر کی جمی ہوئی منزلون تک آثار لشکر طلسم کشا کا ہے جہان تک
نگاہ جاتی ہے علمہاے زرنگاری کے پھریرے کھلے ہوے یہ شوکت و شان دیکھکر ملکہ الماس کو پسینہ
آگیا دل بیقرار ہوگیا آنکھین فصل برسات کا ابر نگین جی مین کہتی ہے اے الماس یہ لشکر جس ملک پر جاکر
گریگا کوئی ذیحیات کا ہیکو بچیگا حقیقت مین یہ شاہزادیان بڑے عیش مین ہین ہیچ عام ساحران زبردست طلسم کشا

جمی و بہادر انکو کون روکیگا اب کون روک سکتا ہے اجماع لشکر پہ ثابت و سیارہ کو سکتا ہے کیا لشکر ہے ادہر کیا
تاجداری جاکر شوہر کو سمجھاؤن الیباذ ہو کوئی اختار ہوا ہی الماس اب مین قلعہ زناریہ پر جاؤن یا اپنے
قلعے مین جاؤن اس فکر مین تھوڑی دیر کھڑی رہی آخر یہ سوچی کہ زنار کو جاکر لاؤن طرف قلعہ زناریہ کے چلی مگر
چوٹ کھائی ہوئی آہ آہ کی صدا دل سے بلند کرتی ہوئی کبھی بیقرار ہو کر پکار اُٹھتی ہے اور کہتی ہے کہ

نظم

ٹھوکرین مار کے مردون کو جلاتے نہ چلو
رشک سے خاک مین زندون کو ملاتے نہ چلو

اُنکی پازیب کی جھنکار سے آتی ہے صدا
فتنۂ حشر کو بدخواب جگاتے نہ چلو

باغ مین آئے ہو ساتھ اُنکے کبھی پھر لو دو گام
کبک و طاؤس کا جھگڑا ہی چکاتے نہ چلو

برق شمشیر کی اچھی نہین چالین چلنی
راہ کو کاٹتے جادے کو جلاتے نہ چلو

سائل بوسہ سے منہ پھیر کے کہتا ہے وہ شوخ
نیک طینت ہو تو بدذاتی پہ آتے نہ چلو

گرتے پڑتے ہین کنوئین اور گڑھون مین اکثر
ذقن و ناف کے عالم کو دکھاتے نہ چلو

دو قدم ساتھ جو چلتا ہون مین گریبان اُنکے
یہی فرماتے ہین ہنس ہنس کے ہنساتے نہ چلو

گوشمالی دو نہ گلگشت مین گل کو پیارے
طفل غنچہ ہے غریب اُسکو ڈراتے نہ چلو

پر مشقت ہے رہِ عشق نہ طے ہو دو گام
کوسون دریا کو پسینے سے بہاتے نہ چلو

منہ چھپا کر یہ پکارا ہے نکلتا اندھیر
رہ نشین عاشقون کو راہ بتاتے نہ چلو

مشق رفتار کرو گرم روی کی نہ سہی
کونسی چال ہے یہ آگ لگاتے نہ چلو

بھاگ کر عاشق شیدا سے کہان جاؤ گے
قدم آہستہ رکھو ٹھوکرین کھاتے نہ چلو

اپنے ہاتھون سے نہ اندھو نکالا کٹھوا اُجو
یون چلو پاؤن کی آواز سناتے نہ چلو

کوے معشوق مین اے عاشقو جاتے ہو تو جاؤ
یہ شگون نیک نہین خاک اڑاتے نہ چلو

اسلئے کہدو کوئی آگے مین جو یہ لکہا ابر
چشم آتش کی طرح آنسو بہاتے نہ چلو

ٹھنڈی سانسین بھرتی ہوئی الماس زوجۂ یاقوت قلعۂ زناریہ مین پہونچی ملکہ زنار بلاافگن کو خبر ہوئی
برائے استقبال نکل آئی گلے ہی ہاتھ پکڑ لیا کہا بہن کیونکر آنیکا اتفاق ہوا الماس نے کہا مہینہ بھر کا زمانہ گذرا
کہ مینے ایک کنیز کو بھیجا نامہ اپنا مہری دیا اسمین یہ مرقوم تھا کہ بہن ہمین سرفراز کرو حال نہ کھلا کہ اس کنیز پر کیا
گذری زنار نے کہا تمھاری کنیز کو سنبل ہفت گیسو نے قتل کیا حقائق و شقائق بالکل اس کوہ سے

نکلے سنبل پر سحر کیا سنبل نے شقائق کو مارا حقائق نے سحر کرکے سنبل کو گرفتار کرلیا گرفتار کرکے یہان لایا عیار طلسم کشا بھی برابر پہونچا آکر اسنے سنبل کو رہا کیا اس دن دس بیس ہزار ساحر بیابانکا مارا گیا مگر وہ لشکر کی اور عیار کو بھی لے گئی دوسری کنیز کا حال نہین معلوم غرضکہ استقبال کرکے الماس کو بارگاہ مین لائی الماس نے تعریف لشکر طلسم کشا کی شروع کی اور کہا ایسے ایسے ساحر شریک طلسم کشا ہین کہ زمین ہلا دینگے کائنات طلسم مین زنار کہتی ہی بوا تم تو اسقدر تعریفین کرتی ہو کہ انکے آگے قدرت کی کچھ حقیقت نہین ہی ایسے لشکر قدرت نے سالہا سال مشقت کی تب حکم ہوے جسدن ارادہ کرینگے ایک دن مین لشکر طلسم کشا مٹا دینگے منھ سے اف کرین سارا جنگل دھوین سے بھردین کون قدرت کا سامنا کرسکتا ہی باتین کرتے کرتے الماس نے جام وصراحی کو اٹھایا ایک جام آپ پیا دوسرا زنار کو دیا کہا لو بوا جام پیو جیسے ہی جام زنار نے ہاتھ مین لیا شراب چرخ مارنے لگی شعلہ بنکر اڑی زنار نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کہا کیون الماس یہ کیا حرکت تھی الماس کانپنے لگی کہا بوا مین نے کچھ نہین ملایا یہ کہکے ہاتھ چھڑایا اٹھکے بھاگی زنار نے کہا لینا یہ جانے نہ پاوے ہزارہا جادوگر پیچھے الماس کے چلا جب درۂ قلعہ پر یہ پہونچی چاہا خندق کے پار جاؤن خندق سے ایک شعلۂ آتش بھڑکا برابر منھ کے آکر پھٹا اس شعلے سے دھوان نکلا بیہوش ہوکر الماس گری ساحرون نے گرفتار کرلیا سامنے زنار کے لائے زنار نے زبان مین سوزن دی مسلسل و مطوق کیا مار ان سیاہ جسم مین لپٹا کر کہا انکو لیجا کر قید خانے مین قید کرو مین انکو خدمت خدا وند مین لیجاؤنگی الماس کو جب کئی دن گزرے یاقوت شاہ فراق زوجہ مین گھبرایا شکار کے حیلے سے صحرا مین آیا گل ولالہ کو دیکھکر عارض محبوب یاد آئے بیقرار ہوکر گھوڑے سے کودا یاد مین اپنی زوجہ کے یہ اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا **نظم**

زاہد فریفتہ ہین مرے نونہال سے	عاشق بزرگ لوگ ہین اس خردسال کے
ہر شب شب برات ہی ہر روز روز عید	سوتا ہون ہاتھ گردن مینا مین ڈال کے
مضمون لے فنگان ہی طبیعت کو اپنی تنگ	کانک نہو وین ہم کبھی منہ کے مال کے
شان و شکوہ نے ہمین برباد کر دیا	مثل حباب اڑ گئے خیمے نکال کے
بیخ خمار اٹھانے کی طاقت نہین مجھے	پیتا ہون مین شراب مین بھی لون ڈال کے
لے عشق لوگ کہتے ہین ماہ چہاردہ	منکر سقر ہوے ہین تمھارے کمال کے
اُس ترک کی نگہ جو کرے تاوک افگنی	تو دے لگائے خاک شہیدان کلال کے

سر پہ نہین ہوا ہی تجلی سے طور ہی — ہم بھی ہین سوختہ تری برق جمال کے
شام شب فراق سے پہلے موے جو لوگ — آتی ہوئی بلا گئے سر پر سے ٹال کے
اس شمع رو کا واہ رے جسم گداز و صاف — اللہ نے بنایا ہی سانچے مین ڈھال کے
افعی ہی زلف خال ہی افعی کی مہرہ سا — عقدے کھلے یہ فکر سے اس زلف و خال کے
آنکھون مین اپنی رکھتے ہین اہل نظر انھین — سرمہ ہوے جو پیسے ہوے تیری چال کے
اخوان دہر سے عجب اسکا نہ چاہیئے — یوسف کی فکر مین جو پھرین گرگ بال کے
معنی کے شوق مین جو ہوا دل کو میل فکر — تصویر شعر بنگئے پتلے خیال کے
سودائی جانکر تری چشم سیاہ کا — ڈھیلے لگائے ہین مجھے دیدے غزال کے
شک ہوتا تیرے ہاتھ کا ہوتے جو ای صنم — پنجے مین آفتاب کے ناخن ہلال کے
آئینہ سے کلام کو کیونکر کیا ہی صاف — حیران کا ہم بھی ہین آتش کے حال کے

یاقوت بیقرار کھڑا ہوا ہی زوجہ کی تصویر آنکھون کے سامنے پھر رہی ہی زیر نخل اتر پڑا اشکار وغیرہ موقوف کیا یادہ مژگان مین دل پر تیر چل رہے ہین کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی نوبت نقارے کی بھی آواز آئی یاقوت دیکھنے لگا پشت مرکب باد رفتار پر ایک جوان باشوکت و شان سطوت و صولت مثل ملازم ہمراہ رکاب گرد ساحران لاجواب کاہن طلسم رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے ملکہ سنبل ہفت گیسو و سیماب تن لالہ عذار و ملکہ شعلہ جوالہ و سمیتن وغیرہ گرد گھیرے ہوے شاہزادے کو گویا گرد ہجوم ثوابت و سیارگان بیچ مین وہ ماہتاب تابان پشت پر فوج ظفر موج علمہاے زرنگاری کے پھریرے کھلے ہوے آیہ لطیف الہی و نعت رسالت پناہی اسپر مرقوم آمد فوج کی دھوم یاقوت حیران حیران دیکھ رہا ہی رستم کی نگاہ پڑی کہ ایک تاجدار جلیل پریشان ایک نخل کے سایے مین کھڑا رو رہا ہی ہچکی لگی ہوئی ہی آنکھون سے دریا جاری ہی رستم نے گھوڑے کو دوڑایا رحم دل انتہا کے ہین رونا اسکا دیکھکر دل بیتاب ہو گیا صاحب سلامت کی تاجدار نے کچھ جواب نہ دیا رستم نے ہاتھ پکڑ کے بلایا کہا ای کشتۂ تیغ حسرت و یاس کیون اسقدر ملول و حزین ہی اس تاجدار نے کلیجے پر ہاتھ رکھا دل کو سنبھال کر جواب دیا ای شہریار کیا حال بیان کرون مقام شرم و حجاب ہی دل کو پیچ و تاب ہی اگر حضور علیحدہ ہون تو کل کیفیت عرض کرون رستم ہاتھ پکڑ کر کنارے لاے یاقوت نے رو کر کہا ای شہریار جب روز شیر سوار

مارا گیا اعتقاد مین ہزارون کے فرق آگیا عجب معرکہ گذرا ہی مین نے زوجہ سے صلاح کی کہ تیغہ ہفت جوہر ملے تو لیجا کر طلسم کشا کو دون اس حیلے سے اُس شہریار سے ملون زوجہ نے کہا نہ نار سے اور مجھسے بڑی دوستی ہی دو کنیزون کو نامہ دیکر بھیجا تھا ایک کا حال تو مجملاً کھلا ایک کا بالکل نہ معلوم ہوا شوق ملاقات طلسم کشا دل مین بھرا تھا وہ خود یہان سے گئین کہ مین اسکو مع تیغہ ہفت جوہر لاؤن مکان پر لا کے دعوت کرون تیغہ لیکر طلسم کشا سے ملون آج کئی دن کا زمانہ گذرا وہ واپس نہین آئی اگر قید خانے مین ہین تو مجبور ہون سوچ رہا ہون کہ طلسم کشا کے پاس کیونکر جاؤن کیا روے سیاہ دکھاؤن اگر تیغہ ہفت جوہر ملتا تو غنچہ آرزو کھلتا فلک نے نہین چاہا رستم نے کہا مین خود جاؤنگا زرہ ہفت جوش زیب جسم ہی اور کلاہ ہفت گوشہ بالاے سر ہی انشاء اللہ تعالی ضرور رہا کرکے لاؤنگا لشکر طرف کوہ یاقوت کے چلتا ہی مین الماس کو رہا کرکے لاتا ہون تم اگر مناسب جانو لشکر کے ساتھ رہو یا الگ رہو جیسا مناسب جانو وہ کرو مین وقت پر آجاؤنگا بہ منت وخوشامد رستم یاقوت کو بارگاہ مین لائے آپ مرکب تیار کرایا فرمایا بھائیو تم لوگ طرف کوہ یاقوت کے چلو ہم قلعہ زناریہ سے ہوکے آتے ہین آفتاب فلک سیر اپنے مقام سے اٹھا عرض کی حضور یہ کیون تکلیف اٹھائین مین جاتا ہون ہر چند رستم نے منع کیا لیکن یہ پرپرواز پیدا کرکے طرف قلعہ زناریہ کے چلا سنبل ہفت گیسو بھی اپنے مقام سے اٹھین یہ کہتی ہوئین ای کاہن ٹھہر و مین بھی آئی سمک قدمون پر گر پڑا کہا حضور آپ تامل فرمائین مین جاتا ہون جس حال مین اسکی زوجہ ہوگی ہی رنگ سے لاؤنگا یہ کہکے سمک نے قنظورہ عیاری لگائے یہ بھی چلا یہان زنار نے دوسرے دن الماس کو ارابے پر سوار کیا طرف ہفت پیکر کے لیچلی کہ خدمت خداوندمین اسکو پہونچاؤن اسکو سزا ملے کہ پھر کوئی ایسی حرکت نکرے خود بھی طاؤس پر سوار ہوکر ساتھ چلی بارہ ہزار ساحر بھی اپنے ہمراہ لیے زنار قید الماس کی لیکر چلی قلعے سے بارہ کوس پر ایک مقام پر چاہ پختہ تھا وہان لنگر ملازم اسکے ٹھہرنے لگے زنار بھی ٹھہری کوئی پانی بھرتا ہی کوئی نہارہا ہی کہ ایک افسر نے پانی بھرا دوسرے افسر نے ڈول اٹھا لیا آپس مین تلوار چلنے لگی زنار نے دیکھا پیدل سوارون پر جا پڑے اور سوار پیدلون کو مار رہے ہین تھوڑے عرصہ مین نصف فوج تمام ہوئی زنار چند غل مچاتی ہی کہ ارے کمبختو کیون آپس مین لڑتے ہو لاکھ کہتی ہی مگر کوئی نہین سنتا دیکھا زنار نے چھ ہزار مر کر گرے چھ ہزار باقی ہین زنار افسرون کو تڑپ تڑپ کے روکتی ہی افسر اسیر سحر کرتے ہین جتنا دہلاتے کیجاتی ہی اتنا ہی افسر بلوہ کرکے چاہتے ہین کہ ہمکو پکڑ کر قتل کرین کہ آسمان پر سر اٹھا کے دیکھا چھوٹا سا لکہ ابر ہی سمین سے

بوندیان گر رہی ہین جسکے سر پہ وہ بوندی گری اُسکو زنار سے دشمنی زیادہ ہوئی جب زنار نے دیکھا کہ آسمان
پہ جو ابر ہی اس سے قطرات آب گر رہے ہین وہی قطرات جوش مزاج سرداران بڑھا رہے ہین اٹھا کے ایک گولہ
اسپہ مارا ابر چھٹا دیکھا ایک تخت پہ ایک نازنین تاج سر پہ رکھے ہوے پشت پر وزیرزادی مگس رانی کر رہی ہی
ایک جوان سبز رنگ خود سر پہ جھولی بائین ہاتھ پہ سحر کر رہا ہی زناران ساحرون کو دیکھکر گھبرا گئی اس جوان نے
للکارا کہ او زنار مجھے پہچانتی ہی منم آفتاب فلک سیر ایک مہ جبین نازنین نے آواز دی منم سنبل ہفت گیسو
جس نازنین کے سر پہ تاج تھا اسنے آواز دی منم شعلہ جوالہ ان سب نے آکر زنار کو گھیرا آفتاب اڑتا بھڑتا برابر
اڑاپنے کے پہونچا آکے الماس کو رہا کیا الماس جو اٹھی تڑپ تڑپ کے گرنے لگی کئی سے کے سر اڑا دیے
زنار نے جو یہ ہنگامہ دیکھا اور دیکھا کہ سب پیکر سر کے خوابان ہین نکل بھاگی دونون پانون زمین مین مارے
غرق زمین ہو گئی یہ سب سردار فتح کر کے الماس کے پاس آئے الماس رونے لگی کہا کہ ای سرداران نامی مجھکو
شوہر بجنون طلسم کشا سے محبت پیدا ہوئی مین نے چاہا تھا جا کر زنار کو قتل کرون اور تیغہ ہفت جوہر لاؤن نہین معلوم
وہ کیونکر آگاہ ہوئی شراب کا یہ انجام ہوا کہ جام سے شعلہ بنکر اُڑ گئی اسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین تڑپ کے اڑتی ہوئی
چلی بیرون قلعہ آکر گرفتار ہوئی اب پاس ہفت پیکر کے چلی تھی آپ لوگون نے آکر رہا کیا اب مین پاس شوہر کے
جاتی ہون سکو لیکر آپ لوگون کی خدمت مین آتی ہون سکو غیرت ہی کہ ایسی تدبیر سے پاس طلسم کشا کے جاؤن
کہ طلسم کشا کو معلوم ہو کہ یاقوت ایسا شخص شریک ہوا کاہن نے کہا ای شاہزادی یہ خیال محال ہی دل سے
نکال ڈالو طلسم کشا پہ کوئی احسان نہین کر سکتا طلسم کشا پہ خدا مہربان ہی ہر مشکل انکی آسان ہی آپ تشریف
لیچلین آپکے شوہر بھی وہان موجود ہین الماس بھی ان سب کے ساتھ ہوئی یہ سب سردار طرف لشکر طلسم کشا کے
چلے رستم یاقوت کو تھوڑی دور لیکر آئے تھے کہ یاقوت نے عرض کی آج جس منزل پر آپ اُترینگے یہان سے بارہ
کوس کے فاصلہ پر کوہ یاقوت ہی اگر گھڑی دو گھڑی رات سے آپ کوچ کرین تو کل کا دن اسکا عجائب و غرائب
دکھائیگا ہی مجھکو رخصت کیجئے مین آپکے آنیکا اہتمام کرون فوج کو آپکی ملازمت پر ترغیب دون جسوقت آپ
پہونچین مین بھی شریک ہون طلسم کشا نے یاقوت کو رخصت کیا یاقوت شہر مین آیا افسران فوج کو
بلایا انسے بیان کیا کہ اب وقت زوال ہفت پیکر آگیا طلسم کشا بڑے زور و شور سے آتا ہی زرہ ہفت جوش
زیب جسم کلاہ ہفت گوشہ بہ سر اور ساحر عمدہ سکو ممکن ہو گئے ہین کل کوہ یاقوت پہ ہنگامہ ہو گا یا تو آپ لوگ
میرا ساتھ دین یا مجھکو جواب ملے سب نے عرض کی ہم آپ کے ساتھ ہین جس سے آپ لڑینگے ہم بھی لڑینگے

یاقوت مطمئن ہوا یہان یہ سرداران مذکور الماس کو ساتھ لیے ہوے خدمت طلسم کشا مین آئے سب کیفیت
بیان کی طلسم کشا نے الماس کو بھی رخصت کیا کہا اب جاؤ جا کر شوہر سے ملو شوہر تمھارا بہت بیقرار ہی اسکو تمھاری
جدائی شاق ہی اہتمام میلے کا کر لینا ہم کل عین وقت پر پہونچین گے گھبرانا نہین الماس بھی طلسم کشا سے رخصت
ہوئی وعدہ کر کے پاس اپنے شوہر کے آئی دیکھا یاقوت اسباب طلسمی نکال رہا ہی اور تحفہ جات جلسم پر آراستہ
کر رہا ہی زوجہ نے آ کے سب کیفیت بیان کی یاقوت اور زیادہ محجوب ہوا کہ طلسم کشا نے احسان کیا اگر تم
گرفتار ہو کر سامنے اس مردود کے جاتین نہین معلوم کیونکر پیش آتا کل ہم ساتھ طلسم کشا کے جانبازی
کرینگے کہ تصویر کا حال کھلے یہ مکار بندگان خدا کو اپنی پرستش پر ترغیب دیتا ہی دیکھین کیا ہوا اس رات بھر مین
زیر کوہ میلہ جمع ہوا یاقوت نے صبح کو اٹھکر زوجہ کو تخت پر سوار کر لیا اوّل بالاے کوہ آیا تصویر کے سامنے
کھڑا رہا غصّے مین سجدہ نہ کیا برہمنون کو دیر مین مقرر کیا تصویر سے آواز آئی کیون اے یاقوت آج تمھارا مزاج
کیسا ہی تمنے قدرت کو سجدہ نہین کیا یاقوت نے جواب دیا دل سجدہ کر رہا ہی ظاہراً سجدہ کیا نہ کیا برابر ہی
اب یاقوت کوہ سے اترا فوج کو جما کر قاعدے سے کھڑا ہو انتظار طلسم کشا کر رہا ہی مرادمند حاضر ہونے
لگے مرادین سب کی ملنے لگین جو جو کچھ مانگتا ہی وہی مراد ملتی ہی یاقوت فوج کو لیے ہوئے منتظر کر رہا ہی
کہ صحرا سے گرد اڑی آمد لشکر طلسم کشا شروع ہوئی آگے آگے سب کے کاہن فوج کو ترغیب دیتا ہوا سب
ساحر ایک تخت پر طلسم کشا پشت مرکب پر یاقوت آگے بڑھا کاہن سے کہا آمد فوج کو اپنے چھپائیے
تصویر پر ظاہر نہ ہو مین طلسم کشا کو بالاے کوہ لیے جاتا ہون کاہن نے نشان فوج مخفی کرائے تا یہ نہ کوئی
کہہ سکے کہ لشکر طلسم کشا آیا بارہ کوس تک ہجوم عالم انبوہ خلائق اسی جا ؤ مین لشکر طلسم کشا بھی ٹھہرا یاقوت
نے قریب آ کر کہا کیون شہریار کچھ مراد مانگیے گا طلسم کشا نے سر ہلا دیا یاقوت نے طلسم کشا کو ساتھ لیا راہ مین
لوگون سے کہتا ہوا یہ سوداگر بڑی دور سے آئے ہین مراد مانگین گے جو مانگین گے وہ ملیگا قدرت کا
فیض جاری ہی داہنے پر خود بائین پر طلسم کشا کے الماس زوجہ یاقوت و وزیرزادیان الماس کی گرد
طلسم کشا کے جمال بے مثال دیکھکر دل ہی دل مین پستی ہین کوئی آہ کرتی ہی کوئی واہ کرتی ہی وزیر بھی یاقوت کی پشت
شاہزادے کے ساتھ ساتھ سمک بھی آتا ہی کاہن نے ترپ کے اپنے مقام پہ کہا اے ملکہ سنبل تم انتظام لشکر
کرو مین پاس طلسم کشا کے جاؤن وہ اکیلے پہاڑ پر جاتے ہین غیر لوگ ساتھ ہین ایک تو اپنا ملازم خاص
ساتھ ہو سنبل نے کہا مین جاؤن آفتاب فلک سیر نے کہا مین جاتا ہون سب شاہزادیونکو

آگاہ کرکے آفتاب اسوقت قریب طلسم کشا کے پہونچا کہ یہ پہاڑ پر چڑھ رہے ہین یاقوت راستہ بتاتا ہوا
لاتا ہی گھاٹیون کو طی کر رہے ہین کہ آفتاب آکر پہونچا سلام کرکے پشت پر ہو لیا سمک بن عمرو سمجھاتا ہوا ای
شہریار جب تصویر پہ ہاتھ ڈالیے گا کلاہ سے بہت ہوشیار رہیے گا سب ہی طرح کے فتور کریگا چاہیگا کہ
کلاہ ہفت گوشہ آپکے سر سے لے لون آفتاب کہتا ہی مہتر صاحب یہ سب حفاظتین میرے سپرد ہین
بہت اچھے دن آئے ہین ساعت بھی نیک ہی انشاءاللہ کوہ یاقوت پر قبضہ کرتے ہین رستم گھاٹیان طی
کرکے بالاے کوہ پہونچے جب سامنے دیر کے پہونچے کشتیان جواہرات کی سامنے تصویر کے رکھین
یاقوت نے آواز دی یا خداوند یہ تاجر بڑی دور سے آیا ہی تصویر نے بہ قہر و غضب آواز دی او یاقوت
قدرت کو دھوکھا دیتا ہی طلسم کشا کو ساتھ لایا ہی ابھی اسکو پتھر کا کردون طلسم کشا نے یہ آواز سنتے ہی تلوار
کھینچی اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ رستم ارشد اولاد امیر عرب مالکیت علمشاہ چو رستم لقب نعرۂ دیگر

علمشاہ رومی شہ فیل زور
گر بر تخت مرزوق افگندہ شور
تزلزل فتد درمیان مصاف
اگر تیغ کین بر کشد از غلاف

سرداروں نے بھی کرنا شروع کر دیے تصویر نے منھ کھولا صدہا طائر
اسکے دہن سے نکلے گرد طلسم کشا کے چرخ مار رہے ہین چاؤن چاؤن کر رہے ہین علمشاہ نے جو تیغ کو ہلایا
طائرون کے سر کٹ کے گرنے لگے بیان زیر کوہ جو سرداروں نے نعرے کی آواز اپنے آقا کی سنی فوراً
برابر لڑنے لگے فوج یاقوت کی لڑتی ہی بالاے کوہ آگ برس رہی ہی آفتاب فلک سیر جب ماش کے
دانے مارتا ہی طائر جلکر گرتے ہین یاقوت و الماس ہرچند کہ صداے طائران سے کانپ جاتے ہین
لیکن یاقوت سب کے آگے بڑھا ہوا گولے تصویر پر مار رہا ہی آواز آئی او مکار اب کیون فتور کرتا ہی جلد
قدرت کو سجدہ کر قدرت پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ تو طلسم کشا کو لیکر آیا ہی عین گرمی جنگ ہی کہ زنار جو اس مجمع
سے نکلی تھی چھوٹی پہاڑ پر گئی سنا کہ ظہور قدرت کوہ یاقوت پر ہی اسی وقت آکر پہونچی دیکھا وہ وقت ہی
کہ طلسم کشا لڑتے ہوے برابر تصویر کے پہونچے ہین لیکن وہ جا ؤ ہی کہ سانس لینا مشکل ہی آخر ہاتھ بڑھا کر
تلوا ماری وہ جو طائر اڑ رہے تھے انھین سے ایک طائر کلان قریب تصویر کے آیا پکار کر آواز دی یا
خداوند مجھکو زندہ کیجیے گا آواز آئی تجھکو زندہ جاوید کیا ہی تجھے کون مار سکتا ہی طائر نے گلا اپنا دم شمشیر پہ
رکھدیا رستم نے ہاتھ مارا کہ سر طائر کا کٹ کر گرا سر تو غائب ہو گیا لیکن طائر کے حلق بریدہ سے دھوان نکلنے لگا
ہسقدر دھوان نکلا کہ اپنا ہاتھ اپنے کو نہ معلوم ہوتا تھا رستم نے آفتاب کی طرف دیکھا آفتاب نے آواز دی

ای ساکنان صحراے شعلہ خیز جلد حاضر ہو تا مل نہ کرو چند جوان مشعلین ہاتھ مین آکر حاضر ہوے مشعلون کی روشنی سے سارا پہاڑ روشن ہو گیا آفتاب لڑنے لگا طلسم کشانے کئی ہاتھ تصویر پر لگائے طائرون نے اپنے سر کٹوا ئے مگر تصویر کو بچایا جب طلسم کشا تلوار کھینچکر قریب ہوتے ہین زمین کانپتی ہی پانون جمتا نہین ہاتھ بہکتا ہی بمشکل ہاتھ مارتے ہین طائر مر مر کر پڑتے ہین آفتاب فلک سیر نے طرف یاقوت کے دیکھا یاقوت نے جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک کاغذ سیاہ نکالا اُسکو بشکل عقاب کاٹا پکار کر آواز دی ای عقاب جہان گردان طائرون کو لینا کئی عقاب تیز پر آکر حاضر ہوے طائرون پر گرے چیر کر پھینکنا شروع کیا طائرون کا خون جو پہاڑون پر گرا پتھر پھٹنے لگے وہ صداے ہیبتناک آئی کہ زمین تھرائی صدہا آدمی بہرے ہو گئے یہ جو آفتاب نے دیکھا کہ وزیر اور وزیرزادیان اشارے کرتی ہین کہ ہمین سنائی نہین دیتا کاہن نے دو پتھر زمین پر مارا یا تو دریاے خون جوش مار رہا تھا یا وہ دریا گھٹ کا کم ہونے لگا غرض اٹھا مارکے اُنھین پتھرون مین غائب ہونے لگا طائر عقابون کے خوف سے چیخ مارتے ہوے بھاگے آسمان مین ڈوب گئے عقاب اسیطرح اڑتے پھرتے ہین تصویر جب منھ کھولتی ہی طائر اسکے دہن سے نکلتے ہین وہی عقاب شکار کر لیتے ہین برہمنون نے بڑھکر تصویر کے سامنے فریاد کی یا خداوند مراد مسند قتل ہوے زیر کوہ اہل سیلہ قتل ہو رہے ہین قدرت انکو بچا مین تصویر نے آواز دی ارے برہمنو دیکھتے ہو کہ قدرت کی جان پر بنی ہی طلسم کشا تا ہوا کھڑا ہی کئی تلوار کے ہاتھ مارے خیر خواہان دولت نے بچایا ورنہ اتبک قدرت کا خاتمہ ہوا تھا یہ جو یاقوت نے سنا ہنس کر وجبہ سے کہا لو صاحب سنو یہ کیسے قدرت کہ اپنی جان کا خوف کرتے ہین معلوم ہوا کہ یہ مذہب باطل ہو یاقوت والماس کو ایک جوش ہوا جمکر لڑنے لگے جب گولہ مارا دس کے سر اڑ گئے طلسم کشا کو ساتھ لیکر بڑہاتے ہوے سامنے تصویر کے آئے تصویر نے آواز دی او یاقوت کیون تیری قضا آئی ہی ابھی پتھر کا کر دونگا یاقوت نے کہا او مکار تو اپنی جان بچا یہ کہکے ایک گولہ مارا کہ تصویر کا سر پھٹگیا سر سے تصویر کے دھوان نکلا وہ دھوان بلند ہوا دیکھا ایک جوان سیہ فام نعرے کرتا ہوا بھاگا جاتا ہی مگر ہاتھ جو ہلاتا ہی ہاتھ سے برقین گرتی ہین سیکڑون کے سر اڑ گئے سیکڑون پہاڑ پر سے گر پڑے آواز دیتا ہوا وہ جوان بھاگا جاتا ہی کہ ای بندگان من اپنے کو سرداران طلسم کشا سے بچاؤ یاقوت تاجدار علمشاہ کے ساتھ لڑتا ہوا ایک طرف کا ہن مثل شیر کے جھومتا ہوا پہاڑ سے یہ سب اُترے ہین کہ پہاڑ پھٹا تین لاکھ سوار و پیدل اُسمین سے تلوار کھینچے ہوے نکلے رستم کو سب نے گھوڑے پر سوار کر لیا سمک نے حقہ آتشبازی مارے رستم

تیغہ کھینچکر گرے غول مین انکے جاکر گرے بڑھکر افسر کو مارا فوج والے فریاد کرتے ہوے چپا ہٹتے ہین درۂ کوہ مین گھس جاتے ہین مگر رستہ نہین ملتا یہان ملکہ سنبل و لالہ زار شگفتہ تن و سیماب و شعلہ جوالہ وغیرہ نے میلے مین ہنگامہ ڈالدیا دوکانین لٹنے لگین سارے میلے کو قتل کیا سنبل نے ساتون گیسو ہاے ساحرون کی آنکھون مین اندھیرا آجاتا ہی نابینا ٹٹولتے پھرتے ہین سنبل نے ہاتھ ہلا دیے برق چمکی اندھون کے سر اڑگئے ملکہ لالہ عذار جس غول پر آئین عارض انور مثل ماہتاب کے چمکے ہزارہا دیوانے ہوے اشعار عاشقانہ پڑھتے پھرتے ہین

نظم

کافی بس اسکو نشہ ہی بوے شراب کا
جو بوچھے جسکے ہاتھ مین ساغر حباب کا

ہر ہر قدم پہ پھوٹتے جاتے ہین آبلے
نقش قدم مین ہوتی ہی چشم پر آب کا

کہتے ہین تیرے عارض و قامت کو دیکھکر
بالاے سرو پھول کھلا ہی گلاب کا

دیکھی جو اسکی زلف ہوا محو داغ دل
ہوتا ہی وقت شام غروب آفتاب کا

آتا ہی رشک اے دل پر آبلہ مجھے
کیا خوب پھوٹتا ہی پھپھولا حباب کا

مشکل بغیر ساقی بہوش ہی دور تھی
محتاج آفتاب ہوا ماہتاب کا

آتی ہی خشک و تر سے مجھے بوے زلف یار
ہی مشک کی زمین تو دریا گلاب کا

اسکی نگاہ گرم جو پڑتی ہی غیر پر
ابلیس اب نشانہ ہی تیر شہاب کا

پیری بغیر ہمنے نہ دیکھا طلوع صبح
گذرا شب فراق مین موسم شباب کا

آتا نہین ہی دنکو بجز شب وہ اندنون
بدلا ہی شپرہ سے مزاج آفتاب کا

تیری بہار نے یہ اڑائے گلون کے رنگ
دنرات جوش باغ مین ہی ماہتاب کا

مارا ہی چشم مست نے میرے سوم مین جان
نرگس کے پھول اور پیالہ شراب کا

محشر مین ہمکو نامۂ اعمال دیکھکر
قاصد خیال آئیگا خط کے جواب کا

ارض و سما کے طبقے ہین بازی گنجفہ
چوتھا فلک ہی ایک ورق آفتاب کا

سیر تری مین کی جو سکندر کی ہمنے دید
تھا سر پہ نقش آب کے افسر حباب کا

اپنی غزل پہ آپ مین لکھتا ہون اب غزل
دیکھو جواب ہے سخن لاجواب کا

اشعار عاشقانہ پڑھتے اور درہ کوہ مین پہنچے پتھرون سے سر ٹکرانے لگے بعض تھرا کے جھیل مین گرتے ہین اور نام لیکر پکارتے ہین ای ملکہ لالہ عذار جمال اپنا ہمکو دکھاؤ دم بھر کو نگاہ کے سامنے آؤ نا شوق جمال

بیتاب ہین ہم لوگ محو جمال ہین کسی جانب چند کس بھاگے جوش محبت مین جھیل مین جا گرے شعلۂ جوالہ نے
ایک سحر کیا جنگل جلکر گرے انبار ہیزم ہوے تین غول کو اشارہ کردیا ہزارہا اس آگ مین گرپڑے رستم
آکر مجمع مین پہونچے تیغ کھینچا ہوا ہاتھ مین جسکے ہاتھ مار دیا اسکا سر اڑگیا آفتاب فلک سیر نے
دستانہ دہی ہیرا اخطل کی گرمی بڑھی بھیجے دماغ سے نکلنے لگے مثل ہیزم خشک کے جلنے لگے چہار جانب سے
ان ساحرون نے سحر کی بوچھار کردی سینتین کا دریاے سحر جوش مار رہا ہی جو قریب دریا پہونچا
مچھلیان تڑپ کے نکلین جسکے سینے پہ پڑین توڑکر پشت کو پار گذرین بعض جوش دریا دیکھکر ہرو
ڈوبنے کو بیتاب پڑے صاف ظاہر کہ حباب لب دریا مثل چشم معشوق اشارے کررہے ہین کہ ہمارے پاس آؤ
جو قریب گیا وہ گرفتار سحر ہوا پانچ چھ شاہزادیان و آفتاب فلک سیر و یاقوت و الماس کے سحر سے
پناہ نہین ملتی یاقوت و الماس تاک تاک کے گولے پہاڑ پہ مار رہے ہین اور سنبل وغیرہ کو تعلیم کرتے
ہین کہ اس پہاڑ سے متعلق ہفت ہیکل کی جان ہی اسکو صدمے پہونچتے ہونگے یہین پھر ایک طور پہ جنگ
ہوئی بڑا ادہ کرنے والا ہی انکا یاقوت تاجدار تھا وہ شریک طلسم کشا ہوا جس مقام پہ تصویر گری
ہر جگہ کی تصویر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی مگر ایک مقام کو گھیرے ہوے ہی ہاتھ پھیلاے تو قاعدے سے
پانون پھیلاے تو قرینے سے یاقوت نے اگر چاہا تصویر کو ہٹاؤن اس مقام کو کھدواؤن
شاید کچھ عجائب وغرائب طلسم نکلے گھنٹہ نواز ناقوس نواز جو اس مقام پر مقرر تھے وہ دوڑے
ہوے آئے کہا اے یاقوت تم بادشاہ ہوکر قاعدے کے خلاف کرتے ہو جب طلسم کشا لوح طلسمی
پائیگا اور ان مقامون کو مٹائیگا تب تحفہ جات نکلینگے آثار سحر اور کسی شی سے دفع نہ ہونگے
جب تک کہ لوح طلسمی کا عکس نہ پڑے بس اب میلہ برباد کرچکے بارہ کوس تک آدمی نہین معلوم
دیتا ہی دوکانین لٹی ہوئی پڑی ہین لاکھون لاشے پڑے ہین اب طلسم کشا کو پلٹا لیجاؤ یاقوت نے
نہ مانا برہمنون کو ہٹایا چاہا دیر کی دیوارین توڑین بت جو چھوٹے رکھے تھے انکو اٹھائین کہ ایک
صداے ہیبتناک ایسی بلند ہوئی کہ زمین کانپ گئی آواز آئی او یاقوت کیا قضا دامنگیر ہی ایسے مقام مین
قید کرونگا کہ آب و دانہ ممکن نہ ہوگا کاہن یاقوت کے ساتھ ہوا کاہن و یاقوت و الماس ملکر
بتون کو اٹھانے لگے جسم سے ان بتون کے زنجیرین لوہے کی نکلین ایک گردن مین یاقوت کے
ایک گلے مین الماس کے ایک گلے مین کاہن کے یہ تینون زنجیرین پڑگئین کاہن کے اتنے حواس بجا تھے

کہ آواز دی ای شہریار غلام کو بچائیے رستم یہ صدا سنکر دوڑے ایک زنجیر انکی جانب بھی چلی لالہ عذار
نے آواز دی ای شہریار اپنے کو بچائیے طلسم کشا نے زنجیر پہ ہاتھ مارا تیغہ کپتیان کا وار کیا اور کلاہ
ہفت گوشہ کو گردش دی خود بخود کلاہ پہ ہاتھ پڑ گیا وہ زنجیر تڑپ کے گلے مین سمک کے پڑی چارون
زنجیرین چارون آدمیون کے گلے مین پڑین اور لیکر طرف آسمان کے غائب ہوگئین اور پہاڑ پھٹکر گرا
وہ صدائے مہیب پیدا ہوئی اور برق چمکی کہ سب کی آنکھین بند ہوگئین بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھین
کھلین اپنے کو اس مقام پر نہ پایا دیکھا ایک صحرائے وسیع بارگاہین رفیع اژدرونکی پشت سے گری
ہوئین اژدر مرے ہوئے سب لشکر ہمراہ طلسم کشا اسی مقام پر گھوڑے کھڑا ہی بعض جوان
نخلستان کے سائے مین فروکش طلسم کشا سب سردارون کو لیکر بارگاہ مین آئے سردار بھی آکر
بیٹھے طلسم کشا نے ملکہ سنبل سے کہا یہ کیا ملکہ گذرا وہ پہاڑ وہ قلعۂ سرخ پوشان جسمین یاقوت تاجدار
رہتے تھے وہ سب مقام کیا ہوئے سنبل نے عرض کی حضور نار بلا افگن ابھی وقت پر آئی تھی اگر یہ
ہنگامہ دیکھکر نکل گئی تصویر جو لوٹی ہفت پیکر اسکے سر سے نکلا جاکر اسنے انتظام کیا اس صحرا مین آپکو
پہونچایا اس صحرا کی جو حاکم ہی بہار لال پوش وہ ملعونہ اب سرکار کے مٹانے کی کد و کوشش کرے گی
وہان سے اسنے ہٹا دیا اس صحرا مین آپکو اُتارا ہی بہار لال پوش کے شعبدے چلینگے چارون سردار
جو آپکے قید مین میرے نزدیک تو یہ صورت ہی کہ بعد فتح طلسم وہ لوگ چھوٹینگے اور اگر کوشش ہو جائے کہ
بہار لال پوش پر قبضہ ہو تو کیا کہنا ہی اس صحرا مین جا بجا پھریے کیا عجب ہی کہ بہار لال پوش آپکو دیکھکر
مائل ہو اور اپنی خوشی سے آکر ملے اب مصنف تحریر کرتا ہی کہ حقیقت مین جب ہفت پیکر تصویر سے نکلا
اور بالائے آسمان پہونچا تو اُسنے جمکر سحر کیا کہ اتنے بڑے لشکر کو بارہ کوس پہ پھینک دیا کہ طلسم کشا
پر کرامت ظاہر ہو بہار لال پوش کا اسی صحرا مین ایک باغ ہی کہ بہار کا داغ ہی اس باغ مین بیٹھی تھی
کہ ایک آواز کان مین آئی ای بہار لال پوش ہوشیار ہو جاؤ تمھارے صحرا مین طلسم کشا کو بھیجا ہی
چار سردار ان قیدی پہونچتے ہین بہار لال پوش یہ صدا سنکر گھبرائی سر اُٹھاکے جو دیکھا ایک
زنجیر مین بندھے ہوئے یاقوت والماس ایک مین سمک و آفتاب فلک سیر کاہن
آسمان سے اترے بہار لال پوش نے حکم دیا ان چارون گنہگارون کو ہمارے سامنے لاؤ کنیزین
کشان کشان چارون کو سامنے لائین بہار لال پوش نے اپنے ہاتھ کے گجرے سے چار پھول نکالے

چارون کے سر پر ڈالدیے اور کہدیا کہ جاؤ جنگل کی سیر کرو چارون ہو حق کرتے ہوے طرف صحرا کے روانہ ہوے باغ سے نکلے جابجا نخلستان مین ٹھہرتے ہین اور اشعار عاشقانہ اپنی اپنی دُھن مین پڑھ رہے ہین نظم

نقش ہی زاہد مٹے گلرنگ کا جام ایسا ہی
ہو گیا زہد حلال اب یہ حرام ایسا ہی

یا علی مقام ہو یا تھا اپنے اس اُفتادہ کا
لب کافر سے نکلتا ہی یہ نام ایسا ہی

خدمت حیدر صفدر ہو لی قنبر کو نصیب
کہئے آقا جسے سب کا وہ غلام ایسا ہی

راز پوشی کی ہی امید دل وحشی سے
دیکھیے کیا ہی سپرد ایسے کے کام ایسا ہی

پر خطر ہی وہ گلی تیری کہ کہتے ہین جسے
عین جرأت ہی جو بھاگین یہ مقام ایسا ہی

ہین تری زلف کا کیا وصف کرون اے خوشخط
چشم حافظ کو ملے نور یہ لام ایسا ہی

عشق ہی سارے زمانے کو تری زلفون سے
پھنستے ہین طائر جان جس مین یہ دام ایسا ہی

کیسی نادر ہی زمین جسپہ گذرتے ہین سب
غصہ کھالیتا ہی عالم یہ حلم ایسا ہی

مہر و مہ عارضون کی یاد مین تڑپاتے ہین
رنگ وہ صبح کا ہی جلوہ شام ایسا ہی

رکھو رے سر پہلے در حیدر صفدر پہ قبول
سب اماموں سے ہی اول وہ امام ایسا ہی

یاقوت تاجدار ایسا زوجہ کا عاشق زوجہ کو نگاہ بھر کے نہین دیکھتا اس خیال مین ہی نہین معلوم کہ زوجہ کس حال مین ہی گریبان چاک چہرے پر خاک دیوانہ وار پھر رہے ہین کاہن عاشق زار نام طلسم کشا کا ہی اگر سمک سے کہتا ہی مین تجھے قتل کرونگا سمک سامنے سے کاہن کے بھاگ جاتا ہی جب کاہن سامنے آیا کاہن ڈھیلا لیکر دوڑا سمک پھر بھاگتا ہی اسطرح یہ چارون پھر رہے ہین کسی ملازمون نے خبر دی کہ اے شہریار چارون سردار آپ کے جنگل مین پھر رہے ہین ایک کو ایک کی خبر نہین رستم نے سامنے آکے دیکھا کہ چارون دیوانہ وار پھر رہے ہین سمک کا حال بہت ابتر ہی کہ کاہن نے ڈھیلے مارے ہین سر سے خون بہتا ہوا لباس پھٹا ہوا جنگل مین دوڑا دوڑا پھر رہا ہی ہر چند رستم نے پکارا سمک انکی آواز پر متوجہ نہ ہوا جو سامنے سے گذرا اُسے بمحبت رستم نے پکارا کسی نے جواب نہ دیا رستم خاموش ہو رہے جنگل سے پلٹے ہین کہ زنگ کی آواز کان مین آئی دیکھا خواجہ عمرو برق سامنے سے آتے ہین رستم نے خواجہ کو سلام کیا بارگاہ مین لائے تمام کیفیت جنگ کو وہ یاقوت کی بیانکی اور کہا چار سردار دیوانہ وار جنگل مین پھر رہے ہین انکا علاج کیجیے عمرو نے کہا اے نور نظر

افلاس مین کوئی کام نہین ہو سکتا مثل مشہور ہی فرد کیا ہنسے کیا خاک کوئی رو سکے ہوجی ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہو سکے + ای فرزند مین تو پریشان ہون چاہتا ہون زمانہ تنخواہ کا قریب آیا خدمت مین آقا ے نامدار کی پہونچون ہرچند تنخواہ کے ملنے سے رفع عسرت نہ ہوگی چند ساعت کی تسکین ہی تم خود پریشانی مین ہو رستم نے کہا دادا جان سب کچھ موجود ہی مگر کام کرنے پر ہی سردار میرے میرے قبضے مین آئین مین دس ہزار روپے حاضر کرونگا خواجہ نام روپیون کا سنکر ہنس پڑے کہا ای نور نظر تجھے تمھارے کام سے کیا انکار ہی مگر رقم منگوا دو رستم نے دس توڑے کے بدلے پندرہ توڑے کی قیمت کا جواہرات ایک خیمہ مین رکھدیا کہا میرے سرداروں کو لاکر مجھسے ملا دیئے یہ جواہرات حاضر ہی لیجائیے اور اگر وہ ہوش مین نہ آئین تو اسکو چھوڑ سکیے گا مین یہان چوکی پہرہ مقرر کرتا ہون آپکا فرزند احمند بھی مبتلاے مصیبت ہی خواجہ نے کہا وہ میرا فرزند نہین پڑوسی دعوے کرتے ہین مین تو چار پیسہ کی وجہ سے اس کام کو جاتا ہون برق یہ سنتے ہی بھاگا خواجہ نے کہا دیکھو یہ جا کر انکو ہوشیار کر دیگا برق چھپتا ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان یہ لوگ مارے مارے پھر رہے ہین برق نے انکا پیچھا کیا دیکھا ایک عندلیب خوش نوا آتی ہی ان چارون کے گرد پھرتی ہی اشعار عاشقانہ سناتی ہی

نظم

کھینچ لی تھی الفت احباب محفل کی طرف
کھینچ لائی آرزوے قتل قاتل کی طرف

ای جنون ہی کون اسمین غیرت لیلی سوار
مثل مجنون دل کھنچا جاتا ہی محمل کی طرف

تیغ ابرو خنجر مژگان سے ہین دونون فگار
فکر پہلو کیجیے یا دیکھیے دل کی طرف

حلقۂ کاکل سے الفت زلف پیچان سے ہی ربط
طوق کو یارب مین دیکھون یا سلاسل کی طرف

کہکشان کو طاق پر رکھدے ابھی پیر فلک
ای قمر دیکھے اگر تیری حمائل کی طرف

پھر گئی آنکھون مین اسکے گردش نجم زحل
جس سیہ بخت نے نظر کی آپکے تل کی طرف

کیا عجب مقصود حاصل ہو کمال شاعری
ہی رجوع قلب اک استاد کامل کی طرف

برق نے دیکھا عندلیب نے چارون کے گرد سر پھیر کر یہ اشعار پڑھے اور غائب ہوئی چارون کی وحشتین بڑھین ولولۂ جنون کی زیادتی ہوئی غل مچانے لگے زنجیرین ہلانے لگے دن بھر برق انکے پیچھے پیچھے پھرا اگلی مرتبہ عندلیب آئی اور گرد سر انکے پھری شام کو دیکھا وہی عندلیب آئی اور گرد سر انکے پھری اور یہ بھی آواز دی ای وحشیو چلے آؤ برق نے دیکھا آگے عندلیب جاتی ہی پیچھے چارون قیدی چلے جاتے ہین

خاک اڑاتے ہوے اشعار عاشقانہ پڑھتے ہوے آتے آتے یہ چارون سردار زیر سایہ دیوار ایک
باغ کے آکے پہونچے برق نے سُنا کہ اندر گانا ہو رہا ہو دیوار باغ شق ہوئی چارون باغ مین داخل ہوے
اندر آکے دیکھا ایک چبوترہ پر فرش بچھا ہو ایک نازنین تاجدار مسند پر بیٹھی ہو ایک کنیز نے جھککر عرض کی
چارون قیدی حاضر ہین اُس تاجدار نے سر اُٹھاکر کہا دیکھو گل اندام خوش لو آسمان ہو ایک کنیز نے
آواز دی سامنے نخل تھا اُسپر سے عندلیب اتری غلطک مار کر شکل انسان کے بنگئی ہاتھ باندھکر سامنے
اُس تاجدار کے آئی عرض کی کیا ارشاد ہوتا ہی تاجدار نے حکم دیا اپنے دیوا ںون کو بھیجا کر قید خانے
مین قید کرو اُس نازنین نے اشارہ کیا ایک نخل کے سائے مین چارون کو لائی شاخ شجر پر ہاتھ ڈالا
چارون قیدی غائب ہوگئے صاحب صحبت نے کہا صاحب قدرت نے طلسم کشا کو اس صحرا مین بھیجا ہی مراد
یہ ہی کہ سزا دو تکلیف پہونچا عاجز کر کے گرفتار کر لو سب کنیزین اٹھین وہ خوشنودانہ کہکر چلی کہ مین جاکر
ابھی لشکر طلسم کشا پر آفت برپا کرتی ہون جیسے ہی یہ چلی برق بھی اسکے پیچھے چلا اور کئی کنیزین اسکے
پیچھے تھین برق فرنگی اُنکے پیچھے پیچھے صحرا مین آیا ایک کنیز کو اشارے سے بلایا جب وہ کنیز قریب
آئی کہا دیکھو پہلوے صحرا سے ہزار ہا آہو آتے ہین جیسے ہی وہ کنیز پلٹی برق نے حلقہ ہاے کمند گلے مین
ڈالدیے جھٹکا مارا حباب مار کے بیہوش کیا کنیز کو کنارے لایا چاہا اسکی شکل بنون کپڑے اُتارے
اُسی کنیز کی شکل بنکر دوڑتا ہوا پاس گل اندام کے آیا کہا اے ملکہ عالم طلسم کشا اکیلا آتا ہی آپ چلیے
تو گرفتار کر لین گل اندام نے کہا صدہا طلسم کشا کے رفیق ہین اکیلا اسے کون آنے دیتا برق نے کہا
آپ میرے ساتھ چلین مین آپکو دکھا دون گل اندام نے کہا نرگس کچھ دیوانی ہوئی ہی مجھے تجھپر
شک ہوتا ہی یہ کہکے ہاتھ ہلایا مُنھ پر برق کے ہاتھ پھیر دیا برق کا رنگ و روغن عیاری اڑگیا گل اندام
نے دریافت کیا کہا پاس ملکہ بہار لال پوش کے لیجاؤ کنیزین کشان کشان لیچلین تین کنیزین ساتھ
ہین برق کو مارتی ہوئی لیے جاتی ہین کوئی کہتی ہو او انگریز ہمارے ساتھ یہ مکاری ایک کہتی ہو کہ یہ
عمرو کا شاگرد رشید ہو اُسنے اسکو عیاری سکھائی برق نے توبڑہ گلے سے اُتار کے پھینکدیا کہا مین نے
عیاری ترک کی مجھکو بہار لال پوش کے پاس نوکر رکھادو اب آج سے عیاری نہ کرونگا کنیزون نے
توبڑہ کھولا دیکھا مٹھائی ترکاری دھری ہی برق نے کہا یہ ترکاری اُستاد نے میرے منگائی تھی ایک
ایک نارنگی تینون کنیزون نے اُٹھالی چھیل کر کھانے لگین برق نے کئی مرتبہ پکار کر کہا ہماری

تکا رہی تھا کہ جیسے استاد اسکی ہیچ لے لینگے کنیزون نے نانا نارنگیان کھا گئیں کھاتے ہی گرین برق نے
انکو قتل کیا کہ سامنے سے گل اندام آگئی برق ایک جانب بھاگا گل اندام دوڑی تو نگر برق کو
نہ پایا دے سر توڑ کر پھینکا برق بھاگا جاتا تھا ایک مقام پر جھناٹے کی آواز آئی دیکھا زنجیر آ کے
گردن مین لپٹ گئی کشان کشان برق کو لیچلی گل اندام کے پاس برق کو پہونچایا گل اندام نے
کہا اے زنجیر سحر سموم بہ زلف آرا یہان برق کو کہان لائی پاس انھین چارون کے لیجا اُس زنجیر
سے غراتا ہوا ایک ساحرہ بال سر کے بڑے بڑے زمین پر لٹکتے ہوئے پیدا ہوئی برق کو موے زلف
مین باندھ لیا کشان کشان لیچلی تو بٹوہ برق کا دیکھکر راہ مین زلف آرا نے پوچھا ارے اسمین کیا
ہے برق نے کہا وجہ معاش کا ٹھیکرا ہے ذرا اسے ملاحظہ فرمائیے اُسنے جو تو بٹوے کو کھولا ایک ڈبیہ
یاقوت احمر کی چمکتی ہوئی نکلی زلف آرا نے چاہا اسکو کھولون برق نے منع کیا کہ اسکو نہ کھولو
زلف آرا نے نہ مانا جیسے ہی کھولا اسمین سے بیہوشی اڑی زلف آرا بیہوش ہو کر گری برق نے
اسکا بھی سر کاٹا ایک جانب بھاگا پھر گل اندام کی فکر مین چلا گل اندام آتی ہے چاہتی ہے طرف لشکر
طلسم کشا کے جاوے کہ ایک طرف سے آواز آئی اے گل اندام قدرت کو دیکھ لے گل اندام پلٹی دیکھا
ایک نخل بیچ سے شق ہوئی ہے اسمین ایک شخص کھڑا ہے سر سے پا تک برقع پوش لال برقع اُس سے جسم کو
چھپائے ہوئے گل اندام قریب پہونچی ایک طرف برقع ہٹایا دیکھا ایک نازنین مہ جبین تھوڑی سی
ناک مین پڑی ہوئی رسیلی آنکھون مین سرمہ دیا ہوا حسن وجمال ہے کہ ہاتھ پاؤن نہین دیکھکر رعشہ
آ گیا اُس نازنین نے اُدھر سے نقاب ڈال لی دوسری طرف کا چہرہ دکھایا آئینہ دان ہو گیا تھا یہ شال
ٹھہرا ہے تیغ کھینچے نگاہ ہے آنکھ مثل برق کے چمک رہی ہے کہ آنکھ ملانے سے خوف آتا ہے قلب تھرا اٹھا
گل اندام نے پکار کر آواز دی آپ کون بزرگ ہین اونٹنی سے جمال دونون طرف سے دیکھا
آواز دی ہم تمھارے پرانے خداوند سامری ہین ہفت پیکر کو سجدہ کیا اتنے بندے ہمارے تھے
چھوٹ کے اسی صحرا مین رہتے ہین خوراک ہماری یہ نخل تھی تھوڑا تھوڑا کر کے اسی کو کھا گئے ہفت پیکر
پر مسلمانون کا خروج کرا دیا وہ دبے مارے اسکو نہ چھوڑینگے ہم بھی مدد مسلمانان کو جاتے ہین
اگر تجھسے ہو سکے تو بہر حال بہار لال پوش کو سمجھا دو کہ بہ صدق دل اطاعت مسلمانان
کرے خدائے آسمان ہے اور جسے معاملہ ہو گیا جتنے بندے ہمارے اُسکو سجدہ کرینگے نصف سجدہ

ہم لینگے نصف خداے آسمانی ہر بات مین آدھے آدھے کا فیصلہ ہو گیا نصف رزق ہم دیتے ہین نصف خداے آسمان یہ کہکر آواز دی کیا تو نے برق کو گرفتار کیا تھا ہمنے جا کر مدد کی ایک مرتبہ اُسنے تین کنیزون کو مارا ایک مرتبہ ایک کو مارا برق ہمارا بندۂ خاص ہی عمرو تو اب بڈھا ہو گیا اُس سے کچھ نہین ہو سکتا پہلو کی جانب اشارہ کیا کہ کابل مین ہمارا ایک بندہ مر گیا تھا اسکے عزیزون نے نذر دلوائی تھی قدرت ایک طباق حلوے کا اُٹھا لائے اب تو اسکو اٹھا لے یہ تیرا حصہ ہی سا جہ جھکی دیکھا چینی کی قاب مین حلواے گرم رکھا ہی دھوان نکل رہا ہی گل اندام نے اٹھا لیا آواز آئی اِسکو ہین رکھو کچھ تھوڑا سا کھا لو گل اندام نے کنیزونکو دیا جب کھا چکی تو آواز آئی جاؤ جب قدرت کو ڈھونڈھو گی اسی مقام پر پاؤ گی گل اندام چلی چند قدم پر جا کے گری اس برقع پوش نے جھپٹا کر نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
سر تیز رفتار ہو گر قدم
دوندہ جہانگرد طرار ہون

ڈرے کر سے کانپتا ہی جہان
صبا ٹھوکرین کھاے ہر ہر قدم
جہانگیر عالم کا عیار ہون

ہم اشندہ ریش کفار ہون
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو

زمانے مکار و عذار ہون
نہ پاے مری گرد پاپوش کو

یہ کہکے خنجر مارا کنیزون کے کپڑے اتارے یہان تو عمرو نے انکو قتل کیا ۔ ہان برق عیاری کرکے کنیز بنا ہوا پہلوے بہار لال پوش مین بیٹھا ہی گانے کا رنگ جما یا ہی برق کی بھینی بھی بایان کھینچا سیدھا ٹھیکہ بجا تا ہی گلے مین ہاتھ ڈال کے کہتا ہی ہی اس شمع جمال کا کوئی پروانہ نہین ماہ حسن کا چکور نہین ملکۂ عالم مجھکو بڑا قلق ہی بہار لال پوش کہتی ہی ائی رس آج تجھے کیا ہو گیا ہی اپنے جوبن پر بھٹی پڑتی ہی قدرت کے سامنے چلون تو تیری لیے شوہر تجویز کردون کرمنے کی گل اندام کے کان مین آواز آئی بہار لال پوش سر پیٹنے لگی کہا ارے میری مصاحب خاص کو کسی نے مار لیا چاہتی ہی اپنے مقام سے اُٹھے انتظام سحر گل اندام کرے کہ سامنے جو نخل تھا اسکی جڑ مین سے آگے آفتاب فلک سیر ایک طرف یاقوت ایک طرف الماس پشت پر نسب کے سمک بن عمرو آفتاب نے اپنے نام کا نعرہ کیا یاقوت والماس نے لپک کے کوڑے مارے بہار لال پوش نے کنیزون کو اشارہ کیا ارے انکو مارو کنیزین سب اسباب سحر لیکے چلین آپ کڑک کے بلند ہوئی مثل بوے گل کے نکل گئی آفتاب نے کنیزون کو قتل کیا یہان رستم صبح کا وقت ہی بارگاہ سے نکلے ہین کرسی پر بیٹھے ہین سردار گرد کہ پہلے نعرۂ خواجہ کی آواز کان مین آئی رستم نے کہا ہمارے عمر نامدار نے کسی کو مارا کہ آسمان سے آگ برسی دیکھا تینون سردار

سمک کو پنجے مین دبائے ہوئے آگے پہونچے تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ خواجہ و برق مگر برق منھ پھلائے ہوئے آگے پہونچے رستم نے پوچھا کیون میان برق سناٹے مین کیون ہو عرض کی غلام نے راستہ پیدا کیا چار کنیزون کو مارا مگر نہین معلوم خواجہ کیونکر پا گئے جھٹ پٹ مار لیا خواجہ نے کہا ہماری دعا ؟ میان برق پتہ تو خوب لگاتے ہین کہا حضور جب یہ سردار نکلے ہین تو مین پہلو مین بہار لال پوش کے بیٹھا تھا اگر تھوڑی دیر یہ ہنگامہ نہ ہوتا تو بہار لال پوش کو مار لیا تھا اُستاد نے جلدی کر کے معاملہ بگاڑ دیا روپیہ آدھا انکو ملے اور آدھا مجھے ملے آفتاب نے بھی گواہی دی کہ بیشک برق فرنگی پہلوے بہار لال پوش مین بیٹھا تھا رستم نے کہا آدھا آدھا روپیہ بانٹ دو نصف برق کو اور نصف عمرو کو دو جب تو خواجہ بگڑے کہا اے رستم ابھی بڑے معاملے باقی ہین تمغۂ ہفت جوہر کا ملنا تلاش لوح مین سرگردان رہو گے کبھی تمھارے لشکر مین نہ آؤنگا اپنے خزانہ سے برق کو دلوایئے رستم نے خواجہ کو تو پندرہ ہزار روپے دیے برق کے لیے حکم ہوا کہ دو ہزار روپیہ ہمارے خزانے سے دو برق نے بہت اشارے رستم سے کیے کہ اُستاد کے سامنے نہ دیجیے اور خواجہ نے کہنا شروع کیا بیٹا تم وہ دو ہزار بھی اور یہ پندرہ ہزار بھی لے لو جانتا ہون کہ تمھارا خرچ بڑا ہی برق نے کہا اُستاد اب آپ سے ایک پیسہ نہ دونگا خواجہ فرماتے ہین بیٹا برق روپیہ پاس رکھو گے چار دشمن پیدا ہونگے کٹنے تمھارے پاس آئینگے وہ لگا کے رنڈیون کے پاس لیجائینگے میرے فرزند ہو یہ زنبیل کسکو ملے گی چالاک سے مجھے رنج رہتا ہی مین زنبیل تجھی کو دونگا ایسے دم دیے کہ وہ دو ہزار بھی برق سے لے لیے کہا جب گھر جاؤ گے تمکو دیدونگا برق نے کہا لیجیے یہ حاضر ہین مین تو جانتا تھا کہ آپ کے سامنے روپیہ کیونکر ہضم ہوگا اب بھلا آپ کیا دینگے رستم نے دیکھا خواجہ نے روپے برق سے لے لیے خدمت مین حاضر ہین کہ رنگ صحرا دگرگون ہوا چشمے خشک ہوئے نخل سوکھنے لگے پھول درختو نکے مرجھا کر گرے پتے بشکل مدقوق زرد ہوکر درختون سے گرے ہر نخل کے نیچے زر دپتے اڑتے پھرتے ہین عمرو نے کہا اے شہریار یہ صحرا متعلق بہ صحرائے گل اندام تھا اسکے مرنے سے رنگ صحرا بدل گیا اب یہان سے کوچ کیجیے رستم نے آفتاب کو اشارہ کیا لشکر تیار ہونے لگا رات بھر لشکر مین کر بندی ہوئی صبح کو یاقوت کو تخت پہ سوار کیا سردار فردا فردا اپنا اپنا لشکر لے کر چلے ایک صحرائے خارستان مین اگر اترے مگر بہار لال پوش جو باغ سے بھاگی سوچی کہ پاس زنار بلا افگن کے چلون

دیکھوں وہ کس فکر میں ہی پر پرواز پیدا کرکے اُڑی اڑتی ہوئی قلعہ زنار پہ پر آئی دیکھا زنار مبہوت ہو رہی ہی
کہتی ہی ہوا تم حقیقت میں بہار لال پوش ہو کوئی عیار تو نہیں تمھاری صورت نہیں آیا ہی مجھے خوف معلوم
ہوتا ہی بہار لال پوش نے کہا سحر کرو حال کھل جائیگا جب زنار نے بہار لال پوش کا امتحان لیا تب
باتیں کرنے لگی مگر کھٹکا دل میں لگا ہی بہار لال پوش نے شراب مانگی زنار نے گلابی ہٹا دی کہا
ہوا تم پیتی ہو تو نہ پیونگی بہار لال پوش نے کہا ہوا اگر تم نہ پیوگی تو میں بھی نہ پیونگی اصرار کرکے دونوں نے
شراب پی آپس میں باتیں ہونے لگیں بہار لال پوش نے کہا ہوا اگر تم میرا ساتھ دو تو ہم تم چل کے
طلسم کشا کو گرفتار کرلیں گل اندام کے مرنیکا مجکو داغ ہی میری مصاحب خاص سحر میں دی شریک
ہوتی تھی اُسکا قتل ہونا مجھپر بہت شاق ہی سحر صحرا اُسنے اپنے ذمے لیا تھا قید سرداران اسی کے متعلق
تھی زنار نے کہا ہوا چلو بہار لال پوش اور زنار بلا افگن دونوں نے اپنے اپنے سحر تیار کیے
تلاش لشکر طلسم کشا چلیں پہلے اس صحرا میں آئیں دیکھا رنگ صحرا بدل گیا بہار لال پوش بہت روئی
کہا ہوا میر زور جاتا رہا میں آگے بڑھوں تم صحرا کو دیکھتی ہوئی آؤ زنار تو سیر صحرا کرنے لگی بہار لال پوش ایک
عندلیب خوشنوا کی صورت بنکر چلی بارہ کوس راستہ طی کیا کہ وہی جنگل کانٹوں کا ملا دیکھا سارا صحرا آباد ہی
عندلیب ایک نخل پر آکے بیٹھی صبح کو دیکھا لشکر طلسم کشا میں کمر بندی ہونے لگی عندلیب دیکھا کی جب
نیر اعظم برآمد ہوا دیکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی صدا بلند ہوئی تمام صحرا گونج گیا بہار لال پوش اُڑکر دوسرے
نخل پر آئی کہ یہ کیا ہنگامہ ہی دیکھا ایک جوان بارگاہ سے برآمد ہوا شیر صولت رستم ہیبت ایک مرکب
پری پیکر پر سوار ہوا کلاہ ہفت گوشہ سر پر زرہ ہفت جوش زیب جسم سپر در پشت پر
شکل قرص قمر تیغہ زیب کمر نہایت حسین وجمیل سب سردار گھیرے ہوئے سنبل ہفت گیسو رکاب پہ
ہاتھ ڈالے ہوئے ایک جانب سیماب جادو آگے مرکب کے آفتاب چمکتا ہوا اسباب سحر ہاتھ میں
چہار جانب دیکھتا ہوا ایک طرف لالہ عذار سب عاشق تن گھیرے ہوئے حملہ کیدان رسالہ دار
مرکب کو گھیرے ہوئے سمک بن عمرو اسباب عیاری آراستہ کیے ہوئے نگاہ جو بہار لال پوش کی
پڑی جمال بمثال رستم دیکھکر پسینہ آگیا ہاتھ پیر دن میں رعشہ پڑا قلب تھرایا کلیجہ منہ کو آیا بیقرار ہوکر
پکار اُٹھی فرد مرا کشتی وتدبیرے نگفتی عجب سنگین دلی اللہ اکبر لشکر طلسم کشا چلا یہ بھی اُڑتی ہوئی
نظارہ بازی کرتی ہوئی چلی آتی ہی زنار بلا افگن سیر صحرا کرکے بڑھی پشت لشکر طلسم کشا پر پہونچی

دیکھتے ہی اسنے سحر کرنا شروع کیا ایک لکۂ ابر نمایان ہوا ہاتھ سے اشارہ کیا پانی برسنے لگا لشکر مین طلسم کشا
کے تلاطم ہوا بہار لال پوش نے جو یہ ہنگامہ دیکھا پر پرواز پیدا کرکے قریب ابر کے آئی پھولون کا
گجرا ہاتھ سے اتار کر مارا ابر پھٹ گیا جنگل مین جا کر برسنے لگا زنار نے جو بڑھکے دیکھا کہ بہار
لال پوش میرے سحر کو مٹایا چاہتی ہی پکار کر آواز دی بوا بہار لال پوش مین تھوڑے ہی عرصے
مین لشکر مسلمان کو مٹائے دیتی ہون دیکھو کئی ہزار لاشے تڑپ رہے ہین بلکہ ابھی سحر کامل نہ ہوا تھا
ابر بلند ہو رہا تھا تھوڑے عرصے مین محیط ہو کر برستا اکیلا طلسم کشا رہجاتا بہار لال پوش نے کہا
بوا مین تدبیر گرفتاری طلسم کشا کر رہی ہون دیکھو کون کون سردار ساتھ ہین جب انپر حال کھلتا
اس ابر کو اشارون مین ہٹاتے آفتاب فلک سیر کیسا ساحر زبردست ہی سنبل کرا گر زلف عنبرین
کو ہلادے زمین کو آسمان پر پہونچادے انھین سب سردارون کی مدد سے کوہ یاقوت کو لوٹ
لیا کوئی زندہ نہ بچا اگر طلسم کشا کو گرفتار کرنے کا ارادہ ہو تو میرے ساتھ آؤ ورنہ گرفتار ہو جاؤ گی
یہان بعد دفع ہونے ابر سحر کے آفتاب نے کہا ای شہریار یہ کسی کا سحر تھا مگر کسی نے بڑے لطف
سے مٹا دیا دیکھیے ابر جنگل مین جاکے برسا نخل سرسبز و شاداب ہوے چشمے جوش مار کر لاجواب ہوے
ابر برس رہا ہی سحر کرنے والا اسی حوالی مین ہی یہ کہکے طرف آسمان کے دیکھا دیکھا ایک عندلیب
خوشنوا اسکے پہلو مین ایک حسینہ آپس مین باتین کرتی ہوئی اڑی ہوئی جاتی ہین آفتاب نے گولہ
جھولی سے نکالا اسم سحر پڑھکر حسینہ پر مارا گولہ قریب آکے پھٹا ایک خنجر دھوین سے نکلا سر پر
حسینہ کے پڑا حسینہ کا سر اڑ گیا لاشہ الٹتا پلٹتا ہوا چلا کمر مین تیغہ ہفت جوہر بہار لال پوش
نے جھپٹ کے تیغہ کمر سے زنار کی لیا لیکر بلند ہوئی آفتاب نے یہ سب معاملے دیکھے حیران ہو گیا
رستم سے عرض کی نہین معلوم یہ حسینہ کون تھی اور عندلیب کون ہی کمر مین حسینہ کی تیغہ تھا کہ دیکھا لاشہ
ایک عورت کا زمین پر گرا سردارون نے پہچانا یہ لاشہ زنار بلا افگن کا ہی آفتاب نے کہا ای
شہریار یقین ہی کہ عندلیب خیر خواہ دولت ہی کیا عجب ہی کہ تیغہ آپکو پہونچے تیغہ اسنے گرتے ہی کمر سے
لے لیا اور آسمان مین ڈوب گئی مگر بہار لال پوش تیغہ لیے ہوے ایک پہاڑ پر آکے ٹھہری
اس انتظار مین کہ شام کو جہان لشکر طلسم کشا کا اترے گا رات کو جاکر تیغہ نذر کرونگی مین بھی سردارون
مین منسوب رہونگی ہفت پیکر نے کوہ زبرجدی پر آکے اپنا انتظام کیا میثاق جادو

چہلو مین رہتا ہی سیکھ حکم دیا کہ جاکر زنار بلا افگن کو بلا لاؤ کہ تیغہ کو بہ انتظام رکھا جائے الغرض طلسم کشا
لیلے میثاق آسمان پہ اُڑا ہوا جاتا ہی نگاہ اسکی جمال باکمال بہار لال پوش پہ پڑی دیکھا ایک
سبز پوش ساحر تکئی مین بیٹھی ہی مگر سرنگون کلیجہ غم سے خون دل اُداس عالم حسرت وپاس آنکھون مین آنسو
بھرے ہوئے بہار جانب دیکھ رہی ہی ایک تیغہ سامنے رکھا ہی دل سے یہی باتین کہ جب شام کو شکر
طلسم کشا اسی مقام پہ اُترے مین جاکر حاضر ہون اور تیغہ بہ تکلف نذر دون میثاق جو کڑک کر گرا تیغہ
اٹھا لیگیا اور پکار کر آواز دی اے جان جہان اے آرام دل مشتاقان مین کوہ زبرجدی پہ جاتا ہون
یہ تیغہ ہفت جوہر ہی سکی فکر مین طلسم کشا کے ناموری معلوم ہوتا ہی تونے زنار کو مارا اور تیغہ اس سے
لیا طلسم کشا کے پاس جانے کی فکر مین تھی اگر پرستار خداوند ہی تو خدمت مین آکر حاضر ہو کیا عجب ہی کہ خداوند
سرفراز کرین ورنہ مین تیری سفارش کردونگا یہ کہتا ہوا ایک گولہ پہاڑ پہ پھینکتا ہوا بھاگا وہ گولہ جو پھٹا اندھیرا
ہوگیا آنکھون کے نیچے بہار لال پوش کی تاریکی آئی ٹٹولنے لگی پہلے تیغہ ہی کو ڈھونڈھا تیغہ نہ پایا کلیجہ پہ چھری
پھر گئی گولہ جو زمین پہ پڑا تھا اُسے اٹھایا دیکھا پرچہ تو کسکا سحر ہی آواز آئی کہ مین سحر ہون میثاق جادو کا
وہی تیغہ اٹھا کرلے گیا اب تو بہار لال پوش غصے مین اُٹھی کہ میثاق کو کیا مطلب تھا اُسنے میرے ساتھ
کد کی تیغہ اٹھا کے لے گیا جہان ملیگا وہان اُسکو مارونگی بڑا افسوس ہی بہار لال پوش کو کہ مین نے
زنار کے ساتھ کیا حرکت کی اُسکو کاہے نے مارا مین نے کسی بات کا خیال نہ کیا صرف تیغہ لیا یہ سوچ کر
تلاش مین میثاق کی چلی لیکن فراق مین طلسم کشا کے بیتاب وبیقرار ہوکر یہ اشعار پڑھنے لگی نظم

یون مری آنکھین عیان ہین اشک کے سیلاب مین — جیسے آتے ہین نظر ترتے کنول تالاب مین
اپنے تو دست حنائی کو اگر دھوئے وہان — لال ہوجاین ابھی سب مچھلیان تالاب مین
کسنے چہرے سے اُٹھائی ہی لب دریا نقاب — کوندتی ہین بجلیان لہرون کے بدلے آب مین
استفادہ سخت دل کیا دل گدازون سے کرے — کب ملائم ہوا گر برسون رہے سنگ آب مین
اشک کے قطرے مین یہ چھوتا تو ان کا حال ہی — کوئی آجاتا ہی تنکا جس طرح سیلاب مین
جلوہ بینی ہی یون محراب ابرو کے تلے — شمع روشن جس طرح رکھدے کوئی محراب مین
دانے ہین انگیا کی جیٹیا کو بنت کی چھنیان — بلتی ہی بالے کی مچھلی موتیون کی آب مین
رشک کے معنی یہ ہین سوتے ہین جیسے میرے بخت — سوچ رہتا ہی کہین تجھکو نہ دیکھین خواب مین

خط نظر آتا ہی گرد اُسکے وقت [illegible] — جمع ہوتے ہین تنکے بیشتر گرداب مین
چشم تر مین ہر تصور روے جانان [illegible] — پھنس گیا ہی عکس یہ خورشید کا گرداب مین
ہوگئے ہین کور اگر اعدا عدو [illegible] — نور ہین اشعار ناسخ دیدۂ احباب مین

بہار لال پوش تو اس حال مین جاتی ہی کہ میثاق کو تلاش کرون ملتے ہی اُسیر سحر کرون مگر میثاق جو چلا گھبرایا ہوا کہ تیغ ہفت جوہر میرے پاس ہی کہان جا کے ٹھہرون آخر سوچا کہ زنہار جادو گر میری قدیم آشنا ہی وہ دریا کے بیچ مین رہتی ہی وہان کوئی نہ آ سکیگا یہ سوچکر دریا پہ آیا آواز دی کہ ملکہ زنہار جادو گر کیا کرتی ہین بیچ دریا مین ایک قصر ظاہر ہوا دیکھا تو زنہار جادو مسند پہ بیٹھی ہی گرد کنیزین اسباب عیش مہیا آواز دی ای میثاق آؤ میثاق اُترا زنہار نے پوچھا اسوقت گھبرائے ہوے کیون ہو میثاق نے کہا بہار لال پوش تیغ ہفت جوہر لیے جاتی تھی اُسکی صورت ایسی بھلی معلوم ہوئی کہ اسکو تو قتل کیا تیغ ہفت جوہر اُٹھا لایا ہون مجھے خوف ہی کہ اب وہ بیدار ہو کر میری تلاش مین آئیگی ساحرہ زبردست ہی ایسا نہو مین اُسکے ہاتھ سے مارا جاؤن اسی لیے گھبرایا ہوا تمہارے پاس آیا تمنے قصر اپنا ظاہر کر دیا اچھا ہی مین [illegible] ایسا نہو بہار لال پوش آجاے زنہار کہتی ہی کہ کیون ڈرتے ہو گھبراتے ہو وہ آئیگی تو کیا ہی اُس سے سحر مین کم ہین آئیگی تو مقابلہ پڑیگا تمکو لیجا نہ سکیگی اور تیغ تمہارے قبضے مین ہی اب تیغ کیون [illegible] سکتا ہی میثاق نے کہا تیغ مین لایا اور تم کہتی ہو کہ تیغ تمہارے قبضے مین [illegible] وہ تیغ ہی کہ کل طلسم کے رہنے والے اسکی فکر مین ہین جو طلسم کشا کو [illegible] نے دنگی مین طلسم کشا کو دیکر اپنا مرتبہ بڑھاؤنگی اپنی جان بچاؤنگی [illegible] کب آیا ہی [illegible] میرے سامنے سے لیجاؤ یہ کہکے زنہار نے تیغ اُٹھا لیا اور [illegible] اگر سامری و جمشید بھی ہون تو اس تیغ سے [illegible] زنہار نے پکار کر آواز دی ای ماہیان دریا [illegible] ایک شخص مجھپر ظلم کرتا ہی تم سب دریا سے دیکھ رہے ہو اُسکو مار ڈالین یہ سنتے ہی میثاق نے دیکھا دریا مین کھولن ہوئی ہزارون مچھلیان و نہنگان کلان منھ کھولے ہوے دریا سے نکلے آوازین دیتے ہوے ای ملکہ زنہار ہم حاضر ہین جو حکم ہو وہ بجا لائین زنہار نے اشارہ کیا کہ میثاق کو مار لو مچھلیون نے آکے میثاق کو گھیر لیا مشغول [illegible] کے مچھلیان حمل کر رہی ہین

ادھر میثاق کو مارلو میثاق پر جو سب گرین تمام بدن اسکا غربال کردیا میثاق حیران ہو کہ کیونکر جان بچاؤن
دور کیا کرون ساحری جمشید کو پکارتا ہو اپنا تیغہ مار رہا ہو جان اپنی بچا رہا ہو کبھی گولہ مارتا ہو صدہا مچھلیان
مرگئی ہین مگر دریا سے تار بندھا ہوا ہو ایک مچھلی مرتی ہو تو دس مچھلیان نکلتی ہین میثاق پر حملہ کرتی ہین
میثاق بھاگتا ہو حیران ہو کہ مین کس آفت مین آکر پھنسا قضائے کار بہار لال پوش ساحرون کی
صدا سنکر آسمان پہ آکر چمکی دیکھا میثاق مچھلیون سے لڑ رہا ہو مچھلیون نے اسکے بدن کا گوشت نوچکر
پھینکدیا ہو اور تیغہ مست چہرہ زنہار کی رکھا ہو اب بہار لال پوش تڑپ کے گری تیغہ اسنے اٹھالیا
میثاق زنہار اسکی جانب دوڑے مچھلیون نے بھی اسکو گھیرا ہو بہار لال پوش نے تیغہ نیام سے
کھینچا تیغہ کو جو جنبش دی تیغے سے برقین چمکنے لگین ہر برق مچھلیون پر گرین مچھلیان کٹ کٹ کے دریا
مین گرنے لگین ان دونون نے چاہا ملکہ پکڑین بہار لال پوش نے تیغے کو جنبش دی دو طائر
دونون کے سامنے پیدا ہوے زمزمہ سرائی کرنے لگے یہ دونون طائرون کی آواز پر متوجہ ہو گئے
بہار کا تعاقب نہ کرسکے بہار لال پوش مثل بجلی کے نکل گئی جب بہار لال پوش نکل گئی تو میثاق
نے کہا کیون زنہار ہم تو مقام محفوظ سمجھکر تمھارے پاس آئے تھے یہ فساد برپا کیا کہ تیغہ ہاتھ سے کھویا
اب مین کیا کرون بہار لال پوش اڑتی ہوئی جاتی ہو ایک صحرا مین دیکھا ایک نہر جوش مار رہی ہو جیسے ہی
قریب نہر کے پہونچی نہر نے حبابون کی آنکھین نکالین موجین خنجر بکف ہوئین گرداب چرخ مارنے لگے
ناگاہ دیکھا ایک ساحر گرداب سے نکلا پکار کر آواز دی کہ ای بہار لال پوش کیا تجھسے پاس نہین
دل کو بیتابی ہوئی ہین گھبرا کر نکل آیا منم گرداب دریانشین اگر خداوند سے باغی ہوئی ہو تو آ مجھسے
مقابلہ کر اگر موافق ہو خداوند سے تو حال مفصل بیان کر ورنہ مین تجکو جانے نہ دونگا بہار نے کہا
ای گرداب کیون دیوانہ ہوا ہو مین نہین معلوم کہان سے آتی ہون کہان جاتی ہون میرا سدراہ نہ ہو
ورنہ بہت پچھتائیگا گرداب نے کہا مین البتہ آب بیقرار ہوا کر نکلکر باہر آیا اب مجھے کہان تامل ہو
اب مین لڑونگا یہ سنکے بہار لال پوش پڑھتی کہ نکل جاؤن گرداب نے نہر پر اشارہ کیا ہزارون مچھلیان
سدراہ ہوئین پانی نہر کا بڑھنے لگا بہار لال پوش نے تیغہ کھینچا پکار اٹھی ای تیغہ ہفت جوہر مجھے
اس ظالم کے روکنے سے نجات دے کہ مین تا بہ طلسم نشا جاؤن یہ کہکے جو تیغہ کو جنبش دی عکس تیغہ کا
نہر پر پڑا ایک دھاگا سا ہوا نہر سمٹ کر آتے تیغہ شکل مین آئی ہرچند گرداب اسکا انتظام کرتا ہو حبابون سے

آنکھین لڑاتا تھا کچھ نہ ہوا تیغہ ہفت جوہر سے ایک برق چمکی کہ دریا بالکل خشک ہو گیا وہی برق تڑپ کر
گرداب پر گری گرداب دریا نہین سکے دو ٹکڑے ہوئے گرداب کا مرنا کہ ٹھہرا دن اندھیرا ہو گیا
تماشائے کار سفید چپکہ آج تین دن سے کوہ زبرجدی پر ہی لوگ حیران ہین کہ قدرت آتشین دن ہوا
کرتے تھے آج کیا ہو کہ تین دن سے اسی مقام پر ظہور ہی ادھر گرداب مرا تصویر سنگی کا سر شق ہوا لوگ دیکھنے
والون نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام تصویر سنگی کے سر سے نکلا یہ کہتا ہوا چلا کہ ارے غضب بہار
لال پوش نے گرداب جادو کو مارا تیغہ ہفت جوہر لیے ہوئے پاس طلسم کشا کے جاتی ہی
بہار لال پوش گرداب کو مار کر آگے بڑھی ہی کہ دیکھا ایک پہاڑ بیچ مین حائل ہی رستہ نہین ملتا جدھر
جاتی ہی ادھر پہاڑ ہی معلوم ہوتا ہی اسنے تیغہ ہفت جوہر چمکایا پہاڑ بیچ مین سے شق ہوا بہار لال پوش
کو رستہ ملا پہاڑ سے نکلنا تھا پہاڑ ہو گیا پہاڑ سے آوازین آتی ہین ای بہار لال پوش کہان جاتی ہی
یہ بچہ قدرت کا تھا ہم کو قدرت نے تیرے روکنے کو بھیجا تھا تو نے غضب کیا بہار نے دیکھا سامنے
لشکر طلسم کشا اترا ہی سنبل ہفت گیسو طلایہ پھرا رہی ہی انتظام لشکر کر رہی ہی بہار نے پکار کر آواز دی
او سنبل یہ تیغہ ہفت جوہر لائی ہون بڑی بڑی آفتین اس تیغے کے لیے اٹھائی ہین یہ سنتے ہی
سنبل نے جھپٹ کے چاہا بہار لال پوش سے تیغہ لون کہ ہفت پیکر آسمان سے گرا ہاتھ پیر
بہار کے ایک تھپکی ماری کہ تیغہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا سنبل تڑپ کر گری کہ تیغہ اٹھا لون
ہفت پیکر نے آواز دی او نمک حرام بد انجام خبردار تیغہ نہ اٹھانا یہ کہکے ایک چیخ ماری آفتاب
فلک سیر اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا اسنے گھبرا کے کہا ارے ہفت پیکر آ گیا بارگاہ سے گھبرا کے نکلا
دیکھا سنبل ہفت گیسو گیسو ہلا رہی جب گیسو ہلے سات برقین چمک کر ہفت پیکر پر گرین ہفت پیکر
ان ساتون برقون سے بچا چاہتا ہی تیغہ اٹھا لون مگر سنبل کا سحر محیط ہو رہا ہی لرز کر آفتاب گرا
جنگل مین روشنی ہوئی ہفت پیکر چار جانب دیکھ رہا ہی آفتاب نے تیغہ اٹھا لیا مگر جس مقام پر
کھڑا ہی وہان سے بڑھ نہین سکتا ہی سنبل بھی سحر کر رہی ہی ہفت پیکر ہاتھ ہلاتا ہی آواز دیتا ہی
ای آفتاب کیون بغاوت پر کمر باندھی ہی ارے طلسم تباہ ہو جائیگا طلسم کشا کا ایک مذہب
ہو جائیگا میرا کیا خداوندان قدیم سامری و جمشید کا کوئی نام نہ لیگا گھر بار تم سبھون کے تمام
لٹ جائینگے دیکھو تیغہ دیدیا آفتاب تیغہ لیے کھڑا ہی طلسم کشا جھپٹ کر قریب آفتاب کے آئے آفتاب نے

تیغہ پھینکا پکار کر کہا لیجیے طلسم کشا نے چاہا جھپٹ کے تیغہ اٹھاؤں مگر تیغہ پر ہاتھ نہ پڑا ہفت پیکر نے
ہاتھ چمکایا برق گری کہ بہار لال پوش کے دو ٹکڑے ہوے بہار لال پوش کا مرنا کہ آفتاب تھرا لیا
ہفت پیکر تڑپ کر کرا تیغہ اٹھا لیا برق چمکائی آفتاب کا سر زخمی ہوا سنبل ہفت گیسو نے کیسے
کیسے سحر کیے لالہ عذار بھی آئین جمال بٹیاں اپنا ہفت پیکر کو دکھایا ہفت پیکر جھجم گیا مگر آفتاب
فلک سیر زخمی ہو کر پیچھے ہٹا ہفت پیکر نے سوے گیسو توڑ کر آفتاب کی جانب اشارہ کیا زنجیر آہنی
گلے میں آفتاب کے پڑی نیمچہ تو اسکے کمر سے لگایا آفتاب کو لٹکاتا ہوا لے اڑا سنبل نے چاہا کہ آگا
پیچھا کروں طلسم کشا نے ہاتھ پکڑ لیا کہا اے سنبل ہفت پیکر بلاے روزگار ہے اس سے مقابلہ دشوار ہے
اسکے پیچھے نہ جاؤ ہفت پیکر تیغہ ہفت جوہر و آفتاب فلک سیر کو لیے ہوے جاتا ہے قریب کوہ
ہفت جوش کے پہونچا ملکہ ہفت رنگ گلگون پوش بناؤ کیے ہوے بیچ میں کنیزوں کے بیٹھی تھی
کہ ایک اندھی سیاہ چلی دیکھا ہفت پیکر تیغہ کمر میں آفتاب فلک سیر زنجیر آہنی میں لٹکا ہوا بسرعت تمام
لیے آتا ہے ہفت رنگ گلگون پوش واسطے سجدے کے جھکی اور پکار کر آواز دی یا خداوند تقدیر یہ کیا
کہ آپکا ادھر گذر ہوا چند ساعت کو یہاں تشریف لائیے اس قیدی گنہگار کو میرے سپرد کیجیے اس ناز
و نیاز سے ہفت رنگ گلگون پوش نے کلام کیا کہ ہفت پیکر بیقرار ہو گیا آواز دی اے بندی
خاص الخاص قدرت نے تمکو اپنے ہاتھ سے بنایا اسوقت تمکو دیکھکر اپنی تو یہ کیفیت ہے نظم

دکھایا آئینہ فکر نے جب صفاے آب در سخن کا
دہن کو جوہر کھلا زبان کا زبان کو عقدہ کھلا دہن کا

ہر ایک گلبن ہے نخل ماتم ہر ایک جو ہے پر آب دیدہ
جو زخم گل سیر باغ کیا ہے تو داغ تپتہ مرے چمن کا

نظر جو آجائے بید مجنون تو روؤں مجنون کی یاد میں خون
جو دیکھوں شیشہ تو سر کو پھوڑوں خیال بندھ جاے کوہکن کا

چھوا جو گیسوے عنبرین کو تو سانپ کیلا فسون سے گویا
لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار میں نے کیا ہرن کا

نگاہ اول میں چشم مے گون یہ رنگ محفل کرے دگرگون
وہ حال ہووے جو وقت آخر شراب خوارو کی انجمن کا

خراب مٹی نہ ہو کسی کی کوئی نہ مردود دوستان ہو
جدا ہوا شاخ سے جو پتہ غبار خاطر ہوا چمن کا

جو حال پروانہ عشق میں ہے وہی محبت میں عالم دل
وہ شمع فانوس کا ہے کشتہ یہ سوختہ نور پیرہن کا

جو بخت صحرا میں قبر دیکھی تو میں نے کندہ کیا یہ اسپر
عجیب غربت حبیب کا ہو غبار خاطر نہ ہو وطن کا

برہنہ آیا تھا یان عدم سے برہنہ یان سے چلا عدم کو
نہ بوے کافور میں نے سونگھی نہ داغ مجھکو لگا کفن کا

نہ یہ نزاکت پری مین ہوگی نہ حور مین یہ نزاکت آتش | جو ہار پھولون کا اُسنے پہنا تو بوجھ اُٹھایا ہزار من کا

ہفت رنگ گلگون پوش اِن اشعار کو سُنکر ہنسی کہا یا خداوند یہ شعر ابھی نظم کیے آیئے تشریف لایئے
ہفت پیکر نے کہا اے جان جہان وای آرام دل مشتاقان آج قدرت بصورت اصلی ہین کبھی کسی بندے
نے قدرت کو اس صورت سے نہین دیکھا اسوقت قدرت نہ ٹھہرینگے ہفت رنگ گلگون پوش
نے عرض کی اب تو کنیز جمال قدرت دیکھ چکی کنیزون کو ہٹا دون ہفت پیکر نے اشارہ کیا تنہا
قصر مین پہلو تو قدرت آئین ہفت رنگ گلگون پوش ایک کمرے مین آئی ہفت پیکر اُتر پڑا تیغہ
ہفت جوہر دکھایا کہا قدرت اِسکے واسطے گئے تھے بہار لال پوش کو مارا اس ظالم کو پکڑ لایا
تیغہ ہفت جوہر لیا اب کوئی نہ پا سکیگا اصل یہ ہے کہ دو تحفے طلسم کشا پا گیا تیغہ ہفت جوہر اگر نہ ملیگا تو
پھر وہ دونون تحفے ناقص رہینگے ہفت رنگ نے گلابی اُتاری جام شراب پلایا دو تین جام پی کے
ہفت پیکر اٹھا کہا اے ملکہ اب تمھارے یہان قدرت ہوچلے تیغہ اپنے پاس رکھو لیکن اے ہفت رنگ
خبردار تیغے کا کسی سے ذکر نہ کرنا اور اس قیدی کو بھی احتیاط سے رکھنا یہ کہکے ہفت پیکر تو روانہ ہوا
ہفت رنگ ٹہلتی ہوئی قریب آفتاب کے آئی کہا کیون اے آفتاب مقام افسوس ہے کہ تم ایسا ساحر
ہشیار یون شریک طلسم کشا ہو آفتاب نے کہا اے ملکہ عالم طلسم کشا خلق مین اخلاق مین حُسن مین
جمال مین یکتا ہے طلسم کشا نے وہ آبرو کی اپنے ایک ایک خدمتگار کے واسطے کد و کوشش کی زنار کیوا سطے
کیا کیا فکر ہوئی سنبل گرفتار ہوگئی عیار کو بھیجا شب کو خاصہ نوش نہ کیا جب تک سنبل نہ آئین اس شیر دلیر کو
آرام نہ تھا جب سنبل آئین عیار رہا کر کے لایا تب خاصہ نوش فرمایا کتاب ہفت پیکر تو تمھارے
پاس بھی ضرور ہوگی اس مین صاف صاف قدرت لکھ چکے ہین کہ یہ سال آخر طلسم ہے ختم طلسم تمام
ہوئی رستم بٹیا صاحبقران کا آکے طلسم کو فتح کریگا ساحران نامی شریک ہونگے جنکو قدرت اپنا دوست
سمجھینگے وہی قدرت کے دشمن ہونگے جسکو راہبر سمجھا ہے وہ راہزن ہوگا طلسم کشا لوح طلسمی
پائیگا اس مزے سے اسنے اوصاف طلسم کشا بیان کیے کہ ہفت رنگ بھی مشتاق ہوئی کہا اے
آفتاب اصل یہ ہے کہ جو لڑکے ہفت پیکر پرست ہوے اُنکے قلب اُلٹ دیے کہ وہ سوائے ہفت پیکر
کے کسی کا نام نہین جانتے بڑی مشکل کی بات ہے طلسم کشا کو کیونکر دیکھون آفتاب نے کہا آجکل
سفر مین ہین کسی پہاڑ پر جا کے ٹھہرو آمد لشکر دیکھو دیکھو کون کون سے معشوقان پری چہرہ ساتھ ہین

ہفت رنگ نے کہا مین نہایت مشتاق ہوئی بیشک جاکر دیکھونگی ہفت رنگ ایک طاؤس پر سوار ہوئی واسطے دیکھنے طلسم کشا کے روانہ ہوئی کوہ زبرجد پہ آئی زبرجد جادو اپنے شہر مین تھا تھوڑے عرصے تک ہفت رنگ ٹھہری وہان سے آگے بڑھ کے کوہ گلگون پر زیر نخل ٹھہری ذرا دن چڑھا تھا کہ گل آفتاب چمن چرخ نیلگون مین شاخ ضیا و شعاع پہ پھولا عندلیبان خوش نواز مزمہ سرائی کر رہے ہین کہ ہفت رنگ نے دیکھا نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی صحرا سے گرد اڑتی دیکھا سب کے آگے سانبل ہفت گیسو اہتمام سواری کرتی ہوئی ایک طرف نکل گئی پھر دوسری گرد اڑتی دیکھا ملکہ سیماب اسی ہزار کنیزین پشت پہ اہتمام کرتین نکل گئین اسکے بعد لالہ غدار طاؤس زرین بال پر سوار ساٹھ ہزار کنیزین پشت پہ یہ بھی نکل گئین اسکے بعد دیکھا خوب نوبت نقارے بجے بیچ مین طلسم کشا گرد کل سردار عاشق وغیر عاشق گلچینی گلشن جمال کی کرتے ہوے سامنے سے گذرے علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے انپر تعریف الہی و نعت رسالت پناہی مرقوم غرضکہ پندرہ لاکھ ساحر وغیر ساحر کا لشکر پشت پر صحرا تمام گلزار ہوگیا ہفت رنگ کی جو نگاہ جمال جمیل طلسم کشا پہ پڑی بیقرار ہوگئی بے اختیار لکھا پڑھی

نظم

اُسکے کوچے مین مسیحا ہر سحر جاتا رہا
بے اجل وان ایک دو ہر رات مرجاتا رہا

کوے جانان مین بھی اب اُسکا پتہ ملتا نہین
دل مرا گھبرا کے کیا جانے کدھر جاتا رہا

جانب کہسار جا نکلا جو مین تو کوہکن
اپنا تیشہ میرے سر سے مار کر جاتا رہا

کشش معشوق مین پایا ہو نہ عاشق مین جذب
کیا بلا ہی محبت کا اثر جاتا رہا

واہ اے اندھیر روشنی شہر مصر
دیدۂ یعقوب سے نور نظر جاتا رہا

نشہ ہی مین یا الٰہی میکشون کو موت ہے
کیا گری قدر جب آب گہر جاتا رہا

اک نہ اک مونس کی فرقت کا فلک نے غم دیا
درد دل پیدا ہوا درد جگر جاتا رہا

حسن کھو کر آشنا ہمسے ہوا وہ نونہال
پہونچے تب زیر شجر ہم جب ثمر جاتا رہا

بیخ دنیا سے فراغ ایذا دہندون کو نہین
کب تپ شیر اُتری کس دن درد سر جاتا رہا

فاتحہ پڑھنے کو آئے قبر آتش پہ نہ یار
دوسہی دن مین پاس اُلفت اسقدر جاتا رہا

اسی وقت ایک صحرا سے سبزہ زار رستم کو ملا پلٹ کر سنبل نے عرض کی آج کئی دن کے بعد صحراے سبزہ زار

بلاہی لشکر کو اسی مقام پر اُتارے ایک دن تو لشکر کو آرام ملے ایسا نہو کسی مقام پر کوئی حریف آجائے
اور لشکر کو لڑنا پڑے ایسے گھبرائے ہوئے ہین کہ فوراً قدم اُٹھ جاینگے رستم نے کہا بہتر ہے اسی مقام پر
بارگاہ استادہ ہوئی سردار اُترنے لگے ہفت رنگ اپنے مکان پر آئی پہلے اُسنے آفتاب کو
رہا کیا اور گوشے مین لاکے کہا اے آفتاب ہماری طرف سے جاکر طلسم کشا سے سفارش کرو مین
تیغہ ہفت جوہر لیکر حاضر ہوتی ہون آفتاب نے کہا ملکہ ہمارے ساتھ چلو کہا تیغہ مین نے
خزانے مین رکھا ہے وہان سے نکالون اب ہو مین آؤنگی آپ ہی کے ساتھ رہونگی وہ دو شاہزادیان
ساتھ لشکر کے دیکھین کہ دل کو تسکین ہوگئی جو اُنپر گذرے گی وہ ہمپر گذرے گی آفتاب رخصت ہوا
یہان ملکہ ہفت رنگ گلگون پوش خزانے مین گھسی اپنی ہم شبیہ پتلیان جواہرات کی تھین اُنکو اپنی
چھولی مین رکھا جا بجا سے تحفہ جات اُٹھاتی ہوئی اس مقام پر آئی جہان تیغہ ہفت جوہر رکھا تھا
تیغہ اس مقام پر نہ پایا ہوش اُڑ گئے کہا اے ہفت رنگ یہ کیا ستم ہوا تیغہ کون لے گیا وہان سے
جھلاکے باہر نکلی کنیزون کو بلایا کہا ارے تم مین سے کسی نے تیغہ ہفت جوہر اُٹھایا ہے اُنھون نے
کہا وارثی ہمارا خزانے مین کب گذر ہو سکتا ہے کنیزین تو کبھی جاتی بھی نہین اگر ہم لوگون کے ذمے
ثابت ہو تو گردن از مو باریک تر اسی وقت قتل کیجئے ہفت رنگ ناچار ہوئی سوچی کہ مین آفتاب
کو رہا کر چکی اگر قدرت آکر پوچھین تو مین کیا جواب دون اب نہین رہ سکتی یہ کہکر کنیزون کو اشارہ کیا
سارے گھر کو تم سب لوٹ لو ہم جاتے ہین لیکن دریاے سحر مین ڈوبی ہوئی ہے ہم شبیہ پتلیان جواہر کی
چھولی مین پڑی ہوئی ہین اشیاے سحر ذات پر آراستہ طاؤس پر سوار ہوکے بلند ہوئی تیغہ ہفت جوہر
پر یہ معرکہ گذرا کہ ہفت پیکر کوہ زبرجدی پر کئی دن سے ساکن ہے اسکو معلوم ہوا کہ ہفت رنگ طلسم کشا پر
عاشق ہوئی سوچا کہ ابھی تیغہ ہفت جوہر جاکے دیدے گی دو پہر رات گئے تصویر سے نکلا
زیر کوہ آیا سحر کرکے غرق زمین ہوا زمین کو کاٹتا ہوا خزانے کے اندر آیا زمین سے نکلا تیغہ اُٹھا لیا
اسی طرح نقب سے نکلکر شب ماہتھی آسمان پر چلا ہوا کو کاٹتا ہوا آتا ہے کہ دماغ مین بوے خوش آئی
معلوم ہوا کہ عطار صبا نے قرابے عطر کے لنڈھا دیے جون جون لگے بڑھتا ہے خوشبو بڑھتی جاتی ہے دیکھا
ایک باغ جنت نظیر اسمین ملکہ رنگین بہار پیرا بیچ مین ایک چبوترہ ڈالیان اُسپر پھولونکی لگی ہوئین
اُن ڈالیون مین گلہاے زنگار رنگ خوشبودار ایک جانب اوٹین او ٹوپیر گجرے اور بدھیان

نہایت شگفتہ پڑی ہین انخین کی خوشبو پھیلی ہوئی ہی رنگین بہار پیرا بیچ مین بوے گل سے دماغ معطر کنیزین
نسرین و نسترن و غنچہ دہن اپنے اپنے مقام پر بیٹھی ہین اور سامنے تصویر ہفت پیکر پھولون مین
لدی ہوئی رکھی ہی کہہ رہی ہی اے خداوند میری مرادین پوری ہون تو آپکو چھوڑین تو اون ہفت پیکر نے
جو اعتقاد رنگین بہار پیرا کا دیکھا مبہوت ہو گیا سمجھا کہ یہ ہماری بڑی چاہنے والی ہی اور نازنین پری پیکر
چہرہ رشک قمر اُسنے اشارہ کیا تصویر باتین کرنے لگی ہر مرتبہ کہتی ہی کہ اے رنگین بہار پیرا تیری
کل مرادین حاصل ہین جو مانگ وہ دلوا دون مراد دلی تیری پوری کر دون کبھی کسی وقت تجھکو
رنج و الم نہ ہو بہار تیرے باغ مین ساکن رہے تو اسم با مسمے ہی رنگین بہار پیرا تیرا نام بہار کا
اسی باغ مین رہنا کام ہی یہ باتین تصویر کو کراکے ہفت پیکر خود اُترا آواز دی اے رنگین اسوقت
اِس خضوع و خشوع سے تصویر سے باتین کین کہ فرشتون نے عرش اعلی تک پہونچائین دیکھ
جب زمین پر آئے تو دوست دشمن کو خیال کیا معلوم ہوا کہ ہفت رنگ نے طلسم کشا سے
عشق کیا ہی آفتاب فلک سیر باغی قدیم کو اسنے رہا کیا اب فکر مین تھی کہ تیغ ہفت جوہر
لیکر جاؤن اسی کے ذریعے سے ملون قدرت نے تیغ اُسکے خزانے سے نکال لیا لو یہ تیغ اپنے
پاس رکھو قدرت تمکو بالاے عرش بلا لینگے رتبہ معراج عطا کرینگے وہ مرتبہ دینگے کہ سارے طلسم کے
شاہ و شہریار رشک کرین یہ کہکے تیغ پاس تصویر کے رکھدیا کہا بس زیادہ قدرت کا ٹھہرنا
مناسب نہین جہان قدرت دہا لشبے ہٹے عرش متزلزل اور متحرک ہوتا ہی ڈر ہی کہ میری قدمبوسی
کی ہوس مین زمین پر نہ آجاے یہ کہکے ایک سحر کیا کہ نظرون سے رنگین بہار پیرا کی غائب ہو گیا کوہ
زبرجدی پر پہونچا دیر مین تصویر سنگی ہی اُس مین داخل ہو گیا گھنٹ نواز و ناقوس نواز گھنٹ
و ناقوس بجانے لگے بلوا ہوا ظہور قدرت ہو گیا میلہ جو زیر کوہ جمع تھا مرادین مانگنے لگے مگر ملکہ
ہفت رنگ گلگون پوش جو مکان اپنا مٹا کر نکلی کنیزون کو بلایا سب ملازمون نے لوٹ لیا
اب ہفت رنگ طاؤس پر سوار ہو کر انتہا کی بلند ہوئی سر جھکا کے دیکھا ایک باغ پر بہار ہی مین ایک
نازنین گلگون پوش مسند پر بیٹھی تصویر ہفت پیکر سے باتین کر رہی ہی ہفت رنگ نے جو تیغ دیکھا شگفتہ
ہوئی جھولی سے پتلی ہم شبیہ اپنی نکالی یہ کہکے پھینکا کہ اے ہمشبیہ اس نازنین کو اپنی طرف ایسا
متوجہ کر کہ مین تیغ لے لون پتلی زمین پر آتے آتے ایک نازنین چہار دہ سالہ بنکر تیار ہوئی

سر ہلاتی ہوئی سامنے رنگین بہار پیرا کے آئی آواز دی کہ بی بی واری جاؤن شاہزادی رنگین مزاج ہو پھولون کے سر کا تاج ہو ذرا ادھر متوجہ ہو یہ کہکے غزل عاشقانہ شروع کی

بلبل گلون سے دیکھکے تجھکو بگڑ گیا — قمری کا طوق [illegible] کی گردن مین پڑ گیا
چین برجبین نہ ای بت چین رہ غرور سے — نقشہ [illegible] کا [illegible] بگڑ گیا
آئی تو ہے پسند اسے چال یار کی — سن [illegible] پاؤن [illegible] اکڑ گیا
پیچھے ہٹا نہ کوچۂ قاتل سے اپنا پاؤن — سر سے ترپ کے چار قدم آگے دھڑ گیا
کھینچی جو میری طرح سے قمری نے آہ سرد — جاڑے کے مارے سرو چمن مین اکڑ گیا
شیرین کے شیفتہ ہوئے پرویز و کوہکن — شاعر ہون مین یہ کہتا ہون مضمون لڑ گیا
اللہ رے شوق اپنی جبین کو خبر نہین — اس بت کے آستانے کا پتھر رگڑ گیا
درمان سے اور درد ہمارا ہوا دوچند — مرہم سے داغ سینہ مین ناسور پڑ گیا
گلدستہ بن کے رونق بزم شہان ہوا — گوشہ جو اس فقیر کے تکیے سے جھڑ گیا
پہونچا مجاز سے جو حقیقت کی کنہ کو — پہچان لے کر راستہ مین پھیر پڑ گیا
فرقت کی شب مین زیست نے اپنی وفا کی — شمع حیات گل ہوئی اندھیر پڑ گیا
پایا ہون شوق وصل مین احباب کے کمی — حسن و جمال یار مین کچھ فرق پڑ گیا
لاشے جو تھے عاشقون کے نہ اٹھوا سکی صبا — بسنے کا پھر یہ گانون نہین جب اجڑ گیا
دیکھا جو خون شہیدان سے سرخ پوش — ترک فلک زمین مین خجالت سے گڑ گیا
برسون کی راہ آگے عزیزان نکل گئے — افسوس کاروان سے مین اپنے بچھڑ گیا
لکھا جو شرح وصف لب یار کا بیان — جھنڈا قلم کا اپنے بدخشان مین گڑ گیا
مین نے لیا بغل مین پری رو کو وصل مین — دیو فراق کشتی مین مجھسے پچھڑ گیا
نکلا نہ جسم سے دل نالان شریک روح — منزل مین زنگ ناقہ سے اپنے بچھڑ گیا
آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا — سینہ مین داغ داغ مین ناسور پڑ گیا

اس نوع سے اس نازنین نے یہ غزل گائی کہ تمام کنیزین ناچنے لگین رنگین بہار پیرا بیان کرتی ہے کہ کتنی ہزار سے کیون دیوانی ہوئی ہو دیکھو ناچو نہین مگر وہ نازنین اس طرح کے اشارے

کرتی ہی کہ کنیزین پانون بجانے لگتی ہین آخر اپنے مقام سے رنگین بہار پری اُٹھی کنیزین دف کی گالیان چپکی ہی
آنوالا لقوبے تیغہ دو اسکا رنگ شاق ہو مین دیکھو تیا پاؤن جس طرح وہ پاؤن زمین پر رکھتی ہی اسی طرح
پھر رکھو دیکھو نقش قدم اسکا تاج سر گلعذاران ہی عندلیب چمن شاخ آئینہ حیران ہی یہ کہکر ناچنے لگی گرد
کنیزین بیچ مین رنگین بہار پری آگے سب کے وہ پتلی ہی یہ تو سب ناچ مین مصروف ہوے ہفت رنگ
گلگون پوش جو تڑپ کر گری تیغہ اٹھا لیا لیکر ڈب گئی ہفت رنگ گلگون پوش تیغہ
ہفت جوہر لیکر بھاگی رنگین بہار پری کو ایک عندلیب نے آواز دی ای رنگین بہار پری ایسی غفلت تیغہ
ہفت جوہر کیا ہوا ذرا خیال کرکے دیکھو یہ کہکے پھڑکی سر پر اُس پتلی کے سایہ ڈالا برق گری پتلی کے دو ٹکڑے
ہوے رنگین بہار پری کو اب ہوش آیا دیکھا تصویر خداوند سر پیٹ رہی ہی کہتی ہی ای شاہزادی الامان
دشمن نے ایسا کام کیا تیغہ لے گئی ہفت رنگ کے دل مین آتش عشق شعلہ ور ہی طلسم کشا کے پاس
جاتی ہی کہ پہونچے یہان طلسم کشا بر سر راہ مین ایک مقام پر لشکر کا سنبل نے بڑھکے عرض کی
حضور ٹھہر جائین ایسی خوشی پہونچا چاہتی ہی کہ حضور تلاش لوح کرین رستم نے آفتاب سے پوچھا
کہ سنبل کیا کہتی ہین آفتاب نے ورق جیب سے نکالا ہنستا ہوا سامنے آیا کہا تیغہ ہفت جوہر ابھی آتا ہی
طلسم کشا گھوڑے سے اترے سب سردار گرد آ گئے لیکن ہفت رنگ جو چلی راہ مین ایک مقام پر
دیکھا جنگل مین ایک نخل بلند و مرتفع اس مین جھولا پڑا ہی بارہ تیرہ نازنینان مہ جبین تماشا لگا رہی
ہین پینگ بڑھ رہا ہی ایک نے تان لگائی دوسری اُس سے بڑھ گئی تیسری نے کہا یو اچھی
شفقت کی وہ آ پہونچی چوتھی نے لنگنا کے عارض پر ہاتھ رکھا گورے گورے ہاتھ عارض رشک قمر

یہ اشعار حیرت خیز گانے لگی نظم

ترے سوا کوئی ترکیب دل پسند نہ ہو — جو برق طور بھی چمکے تو آنکھ بند نہ ہو
نکلتا ہی نہین آئینہ خانے سے باہر — غرور حسن سے اتنا بھی خود پسند نہ ہو
گلے مین یار کے پڑنے کا ہاتھ ہی مشتاق — کبھی غزال کی گردن کی یہ کمند نہ ہو
غرور رکھتی ہی تعلیم خاکسارون کی — اُگے جو سرو مری خاک سے بلند نہ ہو
گوارا یان دل دشمن کی بھی شکست نہین — ہماری کفش سے موذی کو بھی گزند نہ ہو
زیادہ بوسے سے دشنام مین حلاوت ہی — وہ زہر ہی یہ کہ جس سے لذیذ قند نہ ہو

برابر اسکے کھڑا ہو کے سروا کرتا ہی	الٰہی قد بھی کسی کا بہت بلند نہ ہو
زبان وہ گنگ ہو جس سے نہ آفرین نکلے	وہ گوش کر ہو جو آتش سخن پسند نہ ہو

سب اس نازنین کی تعریفین کرنے لگین ہفت رنگ کھڑے ہو کے تماشہ دیکھنے لگی کہ تیغہ کو یکایک جنبش ہوئی ہوش مین آگئی سوچی کہ ای ہفت رنگ اس مشقت عظیم سے یہ تیغہ حاصل ہوا ایسا نہ ہو کہ شعبدے مین بہجاؤن اور یہ تیغہ ہاتھ سے جاتا رہے اُن گانے والیون کی جانب سے منھ پھیرا ہر چند کہ گانا اُنکا دل کو کھینچ رہا ہی قدم وہان سے نہین اُٹھتا اور حیران ہی کہ مشرق و مغرب جنوب و شمال کس طرف جاؤن کہ طلسم کشا کو پاؤن او نذر پیش کرون شاید قبول ہو آخر ایک جانب چلی گانے والیان آواز دیتی تھین ای ہفت رنگ ہمارا گانا توسن لے مقام افسوس ہی کہ ہم ایسی گانے والیان کہ جنکا گانا قدرت سنتے ہین لولی فلک کو ہمارے گانے پہ سکتا ہی کسی سے ایسا کمال کیا ہو سکتا ہی ہفت رنگ نے پلٹ کے بھی نہ دیکھا تیغہ نیام سے نکالا چمکاتی ہوئی چلی جیسے ہی تیغہ چمکا وہ جو پریشانی اسکے قلب پہ تھی وہ دفع ہوئی اب ایک جانب چلی یہان رستم ٹہل رہے ہین لشکر اسی صحرا کے سبزہ زار مین اترا ہی کہ ین سب کی کھل رہی ہین آفتاب فلک سیر قریب کھڑا ہوا عرض کر رہا ہی کہ تیغہ ہفت جوہر حضور کے پاس آیا چاہتا ہی بڑی تیغہ پر کد پڑی مگر آپ صاحب اقبال ہین ہفت رنگ تیغہ لاتی ہی اب انشاءاللہ تلاش لوح مین مصروف ہو جیے گا یہی قواعد مین درج ہی کہ معرفت ہفت رنگ گلگون پوش کی تیغہ سرکار کو پہونچیگا سرکار کو تیغہ ملا اور فتاحی طلسم کی تدبیرین ہوئین اسی طرح لوح بھی آپ کو غیب سے ملیگی یہ ذکر تھا کہ ہوا سے سرد چلی آفتاب نے کہا یہ علامت آمد آمد ہفت رنگ ہی سب شاہزادیان نام ہفت رنگ سنکر مثل گل شگفتہ ہو گئین اور برائے استقبال بڑھین آپس مین کہتی تھین کہ ہفت رنگ کیا صاحب اقبال ہی کہ جسکا احسان طلسم کشا پر ہو گا کہ دیکھا ملکہ طاؤس زرین بال پر سوار موے مشکین چہرۂ زیبا پہ پریشان تیغہ کھینچے ہوے اسکو جنبش دیتی ہوئی تیغہ سے برقین چمکتی ہوئین وہ برقین ہفت رنگ کو گھیرے ہوے گرد ماہ تابان جیسے ہالہ ہوتا ہی پہلے سب سنبل ہفت گیسو بڑھی جا کر گرد طاؤس کے پھرنے لگی اور کہتی تھی کہ میری ہزار جان تیرے نام پر نثار ہو کہ تو تیغہ ہفت جوہر لائی ہفت پیکر ہماری فکر مین ہی ایک ہفتہ اسکو گذرا کہ کوہ زبرجد ہی سے نہین ٹلتا وہین سے بیٹھے بیٹھے فکرین کر رہا ہی ہم لوگون کی گرفتاری کی فکر مین ہی

مگر خدا طلسم کشا کو سلامت رکھے جس مقام پر جو قید ہوا قبل از فکر نتاجی طلسم اسکی رہائی کی تدبیر کی مہر سمک برابر
پہونچے خواجہ عمرو برق بھی اسی فکر مین رہین یہ کہکے پایہ طاؤس پہ ہاتھ ڈالا سب شاہزادیون نے آکر گھیر لیا
آفتاب فلک سیر قریب آیا آفتاب کا سر پہ سایہ کیا اس اعزاز و اکرام سے ہفت رنگ کو سامنے طلسم کشا
کے لائے ہفت رنگ نے جو قریب سے جمال رستم کو دیکھا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا دست نگارین پہ تیغہ
رکھکے مسکرا کر کہا کنیز کی نذر قبول ہو کنیز نے بڑی بڑی جفا اٹھائی آپکا اقبال تھا کہ آپ تک پہونچی پروردگار آپکے
مبارک کرے طلسم کشا نے تیغہ کمر سے لگایا اب شاہزادیون کی نگاہ جو جمال جہان آرا پر پڑی عارض
مثل قرص قمر آنکھین نرگس شہلا صاف ثابت ہو کر رعب و دبدبہ تہور و شجاعت سطوت و صولت مشتمل
چاکران کمترین حاضر خدمت ہین سب ترقی حسن و جمال و جاہ و جلال کی دعائین دے رہے ہین ہر ایک کا
یہی قول تھا کہ خدا اس آفتاب شہریاری و کوکب شبہت افروز جہانداری کا سایہ ہم سب کے سر پر رکھے
ہفت پیکر کی شعبدہ بازیون سے خدا بچائے روز سیاہ نہ دکھائے قضائے کار آفتاب فلک سیر کا
ایک غلام ہے کہ کیا دبد باطن اسکا نام ہے جاہ و جلال طلسم کشا دیکھکر جل گیا چار سے سردار جو گرد
دیکھے جاہ و جلال انکا دیکھکر آتش رشک مین پھنکا خیال مین آیا بڑے افسوس کا مقام ہے کہ طلسم کشا
فرزند مجاور خانہ کعبہ اس جاہ و جلال پر ہو اور خدائی ہفت پیکر کی مٹے مین جاکر قدرت سے اطلاع
کردون یہان تو لشکر مین مبارک سلامت کی صدا بلند ہے کیا دبد باطن کنارے آیا پر پرواز پیدا کر کے
طرف کوہ زبرجدی کے چلا ہفت رنگ کی زبانی سن لیا تھا کہ قدرت ایک ہفتہ سے کوہ زبرجدی پر جسم
تصویر مین سمایا ہوا بیٹھا ہے مراد مند جمع ہین تقدیرین نکھار رہا ہے زبرجد شاہ جو یہان کا بادشاہ ہے اسکے
وزیر و امیر گرد تصویر کے جمع ہین غلغلہ کر رہے ہین قدرت نے کرامت دکھائی ہے جسطرح کی آرزو رکھتا ہے وہی
مراد ملتی ہے دیکھو بانجھ عورتون کے لڑکے ہوئے جو قدرت سے باغی ہوگا سنگ سیاہ ہو جائیگا آرام پائیگا
اور جو طلسم کشا کے پاس جائیگا دیوانہ ہو جائیگا اپنے ہوش مین نہ رہنے پائیگا زبرجد شاہ سامنے
ہاتھ باندھے کھڑا ہے کہ آسمان پر سناٹا ہوا گیا دبد باطن آکر پہونچا کہا اے زبرجد شاہ قدرت سے
عرض کرو کہ جلد کوئی تدبیر کرین کہ تیغہ ہفت جوہر پاس طلسم کشا پہونچ گیا اسوقت لشکر مین بڑی
خوشیان ہو رہی ہین اور بی ہفت رنگ کی بڑی خاطرین ہین بڑی آبرو پائی زبرجد شاہ آگے بڑھا
دست بستہ ہوکر عرض کی یا خداوند قدرت آگاہ ہون تیغہ ہفت جوہر ہفت رنگ نے طلسم کشا کو جا کر دیا

لشکر طلسم کشا مین بڑے ہنگامے ہین ہر ایک کا قول ہے کہ اسی طرح لوح بھی بلبلکی تصویر سے آواز دی اے زبرجد
شاہ مسلمانون کو ایسی سزا ملے گی کہ کبھی مسلمان جنگ کا نام نہ لینگے اور ابھی لشکر جلیل مقابلہ
طلسم کشا مین پہونچا ہے طلسم کشا آرام نہ پائیگا اُس پہلوان کو بھیجا ہے جس سے طلسم کشا مہلت نہ پائیگا
فیلان مردار خوار اُسکا نام ہے وہ جاتے ہی آفتین برپا کریگا اور اے زبرجد شاہ کیاد بدباطن کو اپنا
وزیر کرو اور تین لاکھ فوج اسکے ساتھ ہو عیاری کے بانی اسکو دو مقابلہ طلسم کشا مین جانے کیاد
یہ احکام سُنکر پھول گیا کہا اے زبرجد شاہ مین عہدہ وزارت جب لونگا کہ طلسم کشا کو لے آؤن فوج میرے
ساتھ ہو کہ جاتے ہی آفت برپا کرون طلسم کشا کو مین مع بی ہفت رنگ کے لاؤن زبرجد شاہ کیاد کو ساتھ
لیے ہوے شہر مین آیا تین لاکھ فوج جمع کی تخت طاؤس خزانہ سے نکلوایا اسپر کیاد کو سوار کیا تاج جو
سر پر رکھا گیا کیاد پھول گیا اکڑنے لگا وزیر زبرجد کے گرد آکر بیٹھے اس زور و شور سے لشکر لیکے چلا
کہتا ہے سب سرداروں کو پکڑ لاؤنگا اور بی ہفت رنگ کے ہاتھ کاٹونگا اور بی سنبل کے ہفت گیسو
قلم کرونگا دیکھو آفتاب کا کیا حال کرتا ہون ایک ایک کو قتل کرتا ہون اس زور و شور سے کیاد چلا وہان
لشکر اسلام مین صدائے مبارک سلامت بلند تھی طلسم کشا نے فرمایا تین دن کا لشکر مین جشن ہو بڑی خوشی کرنا
ملکہ ہفت رنگ نے بڑا احسان کیا اگر زیادہ جشن کی مہلت نہین ہے تین دن مین سب درجے جشن کے طے ہون
جشن لشکر مین ہو رہا ہے جہان ایک سپاہی کا بستر ہے وہان بھی ایک نازنین ناچ رہی ہے ہر مقام پر صحبت جشن
و عیش آراستہ ہے طلسم کشا مقام صدر پر بیٹھے ہین معشوقان پری چہرہ گرد بیٹھی ہین گلچینی گلشن جمال کی کر رہی
ہین سنبل ہفت گیسو کہتی ہین دیکھین کیا تدبیر ہو طلسم کشائی کیونکر ہو اور فرما رہی ہین اس جشن مین خواجہ
عمرو و برق نہین ہین سماک تلاش کراؤ سماک عرض کرتا ہے کل سے تشریف نہین رکھتے برق نے
جو دو پی پائے ہین خواجہ اسی فکر مین ہین اگر ہفت پیکر کو پا جاؤن تو اُسے بھی پکڑ لاؤن رستم یہ باتین کر رہے
ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی دیکھا ایک پہلوان فیل مست پر سوار ایک ران کسی جانور کی ہاتھ مین ہے چباتا ہوا
اسقدر اُسمین بو ہے کہ خود منھ بناتا ہے مگر بڑی چپڑ چپڑ چبا رہا ہے پشت پر دو اڑھائی لاکھ پہلوان گینڈون پہ
دور کابے مرکبون پر سوار نیزے ہلاتے ہوے گھوڑے چمکاتے ہوے مقابلے مین طلسم کشا کے
آکے پہونچے اُترتے اُترتے اُس پہلوان نے آواز دی مَین فیلان مردار خوار ہون طلسم کشا
اس ذلت سے قتل کرونگا کہ دیکھنے والے افسوس کرینگے طلسم کشا نے فوراً سامان جشن موقوف کیا

فیلان نے طبل جنگی بجوایا رستم کو خبر پہونچی رستم نے بھی نوازش طبل کا حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے
تیاریان ہونے لگین صبح کو فیلان مردار خوار گردن مست پر سوار فوج کو لیکر میدان مین پہونچا طلسم کشا نے
اپنے لشکر کے ساتھ ہزار آدمی ہمراہ رو لاکھون مین سے غیر ساحر چھانٹے انکو ساتھ لیکر میدان مین آئے صفین جمین
کہ یکبارگی گرد اٹھی آفتاب تک سایہ الگ کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا ایک شخص
زرد رو زرد مو کوتاہ گردن تنگ پیشانی شیطنت کی نشانی ایک گھوڑے پر سوار سپر شمشیر لگائے ہوئے
پشت پر تین لاکھ فوج لشکر ساحر سے ایک طرف آکے ٹھہرا فیلان نے گینڈا بڑھایا میدان مین آکر
پہونچا نعرہ کیا جسے تمنا مرگ کی ہو وہ میرے مقابلے مین آئے یہ جو اسنے للکارا کیا دیو بد باطن مقابلے
فیلان مین آیا فیلان نے آواز دی او غلام بد انجام تو کیا سمجھ کے نکلا تجھکو یہ مرتبہ کیونکر ملا تو آفتاب کے
پیر دباتا تھا پانی پلاتا تھا خدمتگذاری مین رہتا تھا اب یہ مرتبہ کس طرح حاصل ہوا کیا دیو نے کہا مین نے
خبر قدرت کو پہونچائی یہ عہدہ ملا برائے قتل طلسم کشا آیا ہون تو نے یہ کہکے پکارا کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے
مجھکو ناگوار ہوا یہ سنکر فیلان نے ایک نیزہ مارا کیا دیو نے سنان نیزہ بچاکر گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا نیزہ اسکا
توڑ ڈالا فیلان نے قبضے پر ہاتھ ڈالا تلوار کھینچکر ہاتھ مارا کیا دیو گھوڑے سے کود پڑا اچھلکر پالٹ کا ہاتھ
مارا کہ چارون پیر گینڈے کے کٹے فیلان گینڈے سے گرا ادھر سے کیا دیو نے ہاتھ مارا گلوگاہ پر پڑا
کہ سر فیلان مردار خوار کا کٹ کر گرا کیا دیو نے اپنی فوج کو اشارہ کیا اور گھوڑے پر سوار ہوکے
فوج پر فیلان کی جا پڑا تمام فوج کو تہ و بالا کیا بارگاہین خیمے لوٹ لیے فوج والے شکست کھاکے
بھاگے دور تک کیا دیو نے پیچھا کیا تلوار سے خون ٹپکتا ہوا پلٹ کر آیا طلسم کشا کے لشکر کو آواز دی
اے آفتاب جنگ کو میری دیکھا مجھے قدرت نے سرفراز کردیا زور عطا کیا فنون سپاہ گری تباہ اب مجھسے
کون لڑسکتا ہے یہی تم سبھو نکا حال کرونگا یہ کہکے طبل بازگشت بجواکر پلٹا اکڑتا ہوا اپنی بارگاہ مین آیا
کہا یارو دیکھا تمنے مین نے اس مغرور کا کیا حال کیا لشکر طلسم کشا کی بھی یہی کیفیت کرونگا اتفاقاً
صحرا سے شیرون کی آواز آئی جھلا کے کہنے لگا کہ بندگان خداوند ہفت پیکر جو اس طرف آتے ہونگے
شیرون کے ہاتھ سے کیونکر امان پاتے ہونگے اسباب صید و شکار تیار کرو بدولت واسطے شکار کے جائینگے
شیرون کے کان پکڑکے لائینگے کہ طلسم کشا کو خوف پیدا ہو یہ کہکے سوار ہوا واسطے شکار کے صحرا مین آیا
طائران پرند کا شکار کھیل رہا ہے جدھر کو شیر ہین ادھر نہین جاتا ہے ایک نخل کے سایے مین زین پوش بچھاکر

بیٹھا صحرا کی سیر کرنے لگا کہ کان مین رونے کی آواز آئی پھر آواز آئی کہ کوئی قہقہے مار رہا ہی اور یہ اشعار عبرت آثار پڑھ رہا ہی نظم

ای جنون دشت عدم کے کوچ کا سامان کیا
جسم کے جامے کو مین نے چاک تا دامان کیا

منہ چھپا اب تو نہ مشتاقون سے ای خورشید رو
چرخ گردان کی طرح برسون ہی سرگردان کیا

مر گئین تیری جدائی مین ہزارون حسرتین
عشق غارت گر نے میرے دل کو گورستان کیا

نالۂ جانکاہ نے پتھر کو پانی کر دیا
مرغ و ماہی کو دل بیتاب نے گریان کیا

جلد نہلا مجھکو میرے خون سے ای شمشیر یار
دامن دل سالہا آلودۂ عصیان کیا

شام سے تا صبح نیند آئی نہ اکدم تجھ بغیر
آگ نالون نے لگائی اشک نے طوفان کیا

ای فلک ممنون احسان تو نہین تیرا ہوا
شکر ہی مجھکو خدا نے بے سروسامان کیا

آدمی کیا وہ نہ سمجھے جو سخن کی قدر کو
نطق نے حیوان سے مشت خاک کو انسان کیا

آتش دل خستہ تیرا یا الٰہی کچھ نہ تھا
قطرۂ ناچیز کو دریاے بے پایان کیا

اسنے گھبرا کر سہیلیون سے کہا ارے یہ کون ہی کبھی رونے کی آواز آتی ہی کبھی ہنسنے کی آواز آتی ہی اشعار کیا غضب کے پڑھے ہین کہ دل پر تاثیر کر گئے کوئی پریزاد ہی مگر جو کوئی ہی ہجران دیدہ آفت کشیدہ ضرور ہی سہیلیے تلاش کو چلے تھے کہ دیکھا نخلستان سے ایک نازنین مہجبین آوارہ و سرگشتہ دیوانہ وار وحشی مثال پائچون پر گرد پڑی ہوئی دوپٹہ ڈھلکا ہوا گرتی آب روان کی مسکی ہوئی آئی کیا دکو دیکھکر دوڑی پکار کر آواز دی او ظالم گم شدہ کہان تھا آج کیون صورت دکھائی تجھکو شرم نہ آئی ذرا میرے پاس آ کلیجے سے لپٹ جا دل کی دھڑکن موقوف ہو دل تردد منزل عیش وصل مین مصروف ہو یہ باتین سنکر کیاد دوڑا حاضر حاضر کہتا ہوا قریب ہوا اس نازنین نے بہ نگاہ غور اسکو دیکھا چیخ مارکر زمین پر گری ایڑیان رگڑنے لگی بغل سے ایک پرچہ کاغذ کا گرا اسکو اٹھا کر کیاد نے دیکھا یہی تصویر ہی اسکے نیچے لکھا ہی خداوند ہفت پیکر نے یہ عاشق و معشوق قرار دیے کہ دونون آپس مین ملین ایک مہینے مین تیس لڑکے پیدا ہون ان دونون کے نام کا ایک شہر بسے سال مین اسی تعداد کا تصور کیا جائے صورت کسی دن مہلت نہ پائے کیاد یہ معاملہ دیکھکر سامنے سہیلیون کے آیا کہا یارو دیکھیو یہ معشوقہ خوبرو قدرت نے مجھکو مرحمت کی ہی قدرت پہ ہفت پیکر کی ناز کرتا ہون

تم لوگ ہٹجاؤ مین اپنی معشوقہ کو اٹھاؤن سب ہٹ گئے فرشِ خاک پر اسنے جھکر سر اُٹھا کر زانو پر رکھا بیٹھکر روسنے لگا اشکِ گرم چہرۂ عارض پر پڑے اُس ماہ رخسار نے آنکھ کھولدی زیر تکیہ زانوے محبوب پایا سرکو عرشِ اعلی پر پہونچایا گھبراکے اُٹھ بیٹھی کیا رند نے پوچھا صاحب تمھارا کیا نام ہی کس ملک کی رہنے والی ہو اُس نازنین نے آنکھون مین آنسو بھر کے جواب دیا کہ یہان سے قریب ایک قلعہ ہی اُسکو خورشید انگار کہتے ہین خورشید وش میرا نام ہی اپنے قصر مین سوتی تھی کہ خداوند ہفت پیکر تشریف لائے تم ساتھ تھے مین دیکھکر مائل ہوئی تصویر تمھاری قدرت نے مجھکو دی اور یہ مضمون لکھدیا اور مجھسے کہا جاکر صحرا مین تلاش کرو مین آوارہ ہوکر نکلی جنگل جنگل ڈھونڈھتی تھی آج یہ شرف ہاتھ آیا کہ تمکو پایا قدرت تمھاری بڑی تعریف کرتے تھے کہ ہمارا بندۂ خاص الخاص ہی رستم جو اپنی بارگاہ مین آئے تو قصد کیا کہ صحرا مین جاکر اسکی گردن یون برق نے منع کیا کہا حضور نہ جائین اُسکا سر آتا ہوگا اُستاد فکر مین گئے ہین کاٹے ہونگے اُس خود سر کا لاتے ہونگے رستم انتظار مین بیٹھے ہین یہان اُس نازنین نے کیا رند سے کہا اُو نامرد میرا اشتیاق دیکھتا ہی جا کر ایک گلابی شراب کی لا نہین تو مین خود جاؤن دو پٹہ گرو رکھکر شراب لاؤن کیا رند یہ سُنکر طرف چھاؤنی کے دوڑا کوزے لوٹے مین شراب لایا لاکے سامنے رکھدی کہا لو جان جہان اُس نازنین نے شراب اُلٹ پلٹ کرکے جام لبریز کیا کہا پہلے تم پیو کیا رند جام پی گیا اور دو تین جام پے در پے پیے کہا کہو اب کیا معلوم ہوتا ہی کیا رند نے کہا کوئی آسمان پہ لیے جاتا ہی اُس نازنین نے کہا ذرا اُٹھکر تم ٹہلو سامنے دیکھو قدرت آتے ہین اشارون مین تمھین بلاتے ہین کیا رند بلبلا کے اُٹھا بیہوشی تاثیر کرچکی تھی لڑکھڑا کر گرا اُس نازنین نے

نعرہ کیا نعرۂ عمرو تصنیف مصنف

مری نسل سے ملک پیدا ہوا — مرے نام پر قدر شیدا ہوا
مرا اکر ہی گلشنِ قیل و قال — مری چال سے ہی سبا پائمال
مرا افسر ذیحشم نامدار — امیر عرب شیر پروردگار

میرا نام ہی خواجۂ خواجگان — عمرو ذیحشم مہتر مہتران
اڑاتا ہون کفار کے مین صفین — جھکاتا ہون دشمن کو ہر کہین
فلک کی جو گردش کا سامان ہوا — نشان تمھارا گردیا پوش کا
یہی فتح و نصرت کی تدبیر ہی — کہ آقا ہمارا جہانگیر ہی

نعرہ کرکے خنجر مارا سر کیا رند کا کاٹ لیا کپڑے اُتار لیے رومال مین باندھا لیکر بھاگے بعد تھوڑی دیر کے بھلیے قراولون نے کہا چلکے اپنے آقا کو لائین اتنے معشوق سے وصل حاصل کرچکے ہونگے آکے دیکھا دریا خون جاری لاشہ برہنہ پڑا ہی سر کوئی کاٹ لیگیا بھلیون نے لاشہ اُٹھا لیا کانون سے چارپائی لائے لاشے کو اُس چارپائی پر ڈال کے لے چلے جہان لشکر اسکا پڑا تھا وہان لیکر آئے سبکو معلوم جو ہوگیا

بھاگنے لگے ہر ایک کا یہی قول ہے کہ افسر مارا گیا جو اُٹھا وہ بھاگا آخر سبنے صلاح کی چلکر قدرت کو خبر کرین کہ آپکے بندہ خاص کو کسی نے مارا لاکھ سوار و پیدل ایک جگہ ہو کر کوہ زبرجدی پر آئے اور رو کر فریادی کہا خداوند غضب ہوا افسر ہمارا جنگل مین بے سبب مارا گیا پہلے دن تو اس جرأت سے لڑا کہ فیلان مرد افشوا کو مارا اور کہتا تھا یہی حال طلسم کشا کا کرونگا جنگل مین واسطے شکار کے گئے ہمراہ تھا ایک ناگہان قدرت نا جو ہمنے جاکے دیکھا تو لاشہ بے سر پایا تصویر سے آواز آئی چونکہ اُسنے فیلان کو مارا اُسکے بدلے میں اور کو اسپر مسلط کیا عمرو نے اُسکو شراب پلاکر مارا لیکن عمرو کو قدرت نے جنگل مین آوارہ کر دیا اُسکو راستہ نہین ملتا زبرجد سے کہو گل خیز جادو کو روانہ کرے وہ جاکے پکڑ لائے جنگل مین مارا مارا پھر رہا ہے زبرجد شاہ نے آواز دی ارے گلخیز صحرائے اسپان مین جا عمرو وہان مارا مارا پھر رہا ہے جاتے ہی پکڑ لا گلخیز جادو چلی پر پرواز پیدا کرکے کنارے پہ صحرائے اسپان کے آئی دیکھا ہزارون گھوڑے گھوڑیان جنگل مین پھر رہی ہین تلاش عمرو مین چلی عمرو کا حال اسطرح سے عرض کرتا ہون کہ جسوقت خواجہ نے کیا دکو مارا ایک دنناتا ہوا آواز آئی کہ او ساربان زادے یہ کیا حرکت کی اب اس جنگل سے کیونکر نکلیگا یہین مارا مارا پھریگا قدرت نے تجھپر راستہ بند کیا ہے خواجہ جدھر جاتے ہین گھوڑے گھوڑیان ملتی ہین اور وہ گھوڑے اُنپر دوڑتے ہین گھوڑیان چاہتی ہین گردن پکڑکے اٹھا لین کبھی قصد کرتے ہین چبا ڈالین خواجہ نے جیب سے گھانس نکالی اکثر گھوڑے گھانس کھلا کے مارے اگر چار مارے تو دس اور پیدا ہوے خواجہ ایک مسافر کی صورت بنے ہوے ایک نخل کے سایے مین آکر بیٹھے ہین کہ دیکھا سامنے سے ایک آندھی سیاہ اُٹھی خواجہ نے دیکھا ایک جادوگرنی دوڑتی ہوئی آئی دم جو اُسکا چڑھتا تھا آمد و شد نفس سے یہ آندھی چلی ہے خواجہ کو دیکھکر قریب آئی کہا اے مسافر تو اس جنگل مین کیونکر آیا خواجہ نے جواب دیا گستیان آج تیسرا دن ہے اس جنگل مین بھٹک کر آ گیا اب جدھر جاتا ہون گھوڑے اور گھوڑیان ملتی ہین ایک نیا معرکہ دیکھا دیکھو وہ سامنے جو درخت ہے ایک شخص دبلا سا آکر بیٹھا خداوند ہفت پیکر لکر پکارنے لگا کہ آسمان سے ایک سنہرہ پتلا آیا اُس پتلے نے آکر پوچھا کہ عمرو عیار تو ہی ہے عمرو نے اول تو انکار کیا بعد اُسکے سوچا کہ شاید قدرت نے بلایا ہو پتلے نے پھر کہا تیرا عمرو عیار نام ہے یہ کہکر اُس پتلے نے کاندھے پہ سوار کیا اور لے بھاگا آسمان پہ جاکے آواز دی منم فرستادۂ قدرت یہ سُنکر گلخیز جادو یہ کہکر پلٹی

کہ قدرت بھی لغو ہین مجکو تو روانہ کیا کہ عمرو کو پکڑ لاؤ اور پتلے کو بھیجکر یون بلوا لیا جا کر قدرت سے شکایت کرونگی یہ کہکے بلند ہوئی عمرو یا بند آنکھیں اوسطرف جا بیٹھے گلچہر اڑتی ہوئی کوہ زبرجد پر آئی شام قریب ہی دوکاندار اُٹھ رہے ہین تصویر کے سامنے زبرجد شاہ دست بستہ کھڑا ہے قدرت مرادین دے رہے ہین کہ گلچہر آکے پہونچی غل مچانے لگی کہ یا خداوند آپنے عجب فریب کیا مجھکو برائے گرفتاری عمرو روانہ کیا اور عمرو کو پتلہ بھیجکر بلوا لیا تصویر سے آواز آئی او نادان کیون اپنے اعتقاد مین فتور ڈالتی ہی جس سے تونے جا کے پوچھا دی عمرو عیار تھا سیکڑون گھوڑے اسنے مار ڈالے ابھی اُسی جنگل مین ہو کسی سے پوچھنا نہین اُس جنگل مین کبھی انسان کا گذر نہین ہوا گلچہر یہ سنکے بلند ہوئی صحراے اسپان مین پہونچی کہ یکایک کسی کے گانے کی آواز کان مین آئی کہ کوئی مصیبت کا مارا دشت غربت کا آوارہ یہ اشعار پر بہار رو رو کے گا رہا ہو اس کنائے مین حال دل سنا رہا ہی نظم

وحشت دل نے کیا ہی وہ بیابان پیدا — سیکڑون کوس نہین صورت انسان پیدا
سحر وصل کریگی شب ہجران پیدا — قلب کافر سے بھی ہوتا ہو مسلمان پیدا
دل کے آئینہ مین کر جو ہر پنہان پیدا — در و دیوار سے ہو صورت جانان پیدا
خار دامن مین اُلجھتے ہین بہار آئی ہی — چاک کرنے کو کیا گل نے گریبان پیدا
نسبت اُس دست نگارین سے نہین کچھ اُسکو — یہ کلائی تو کرے پنجۂ مرجان پیدا
نشۂ مے مین کھلی دُشمنی دوست مجھے — آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا
باغ سنسان نہ کر انکو پکڑ کر صیاد — بعد مدت ہوے ہین مرغ خوش الحان پیدا
اب قدم سے ہی مرے خانہ زنجیر آباد — مجھکو وحشت نے کیا سلسلہ جنبان پیدا
رو کے آنکھون سے نکالون مین بخار دل کو — کر چکے ابر مژہ بھی کہین باران پیدا
نعرہ زن کنج شہیدان مین ہو بلبل کی طرح — آب آہن نے کیا ہی یہ گلستان پیدا
نقش انکا نہ کسی لعل سے لب پر بیٹھا — میرے منھ مین ہوے تھے کسلیے دندان پیدا
خوف نافہمی مردم سے مجھے آتا ہے — گاؤ خر ہونے لگے صورت انسان پیدا
روح کی طرح سے داخل ہو جو دیوانہ ہی — جسم خاکی مجھ اُسکو جو ہو زندان پیدا
سمجھا یون کا گر شہر ہی اقلیم عدم — دیکھتا ہون جسے ہوتا ہی وہ عریان پیدا

سو جلا اسکی ہے سوزی ہماری آتش | ہم نہ ہوتے تو نہ ہوتی شب ہجران پیدا

یہ اشعار حسرت آثار سنکر گلچہرہ بیتاب ہوگئی اُسی صدا کی جانب چلی آگے دیکھا ایک نخل کے سایے مین
ایک جوگن بیٹھی جنگلہ گا رہی ہے گلچہرہ بیٹھکر سننے لگی جوگن نے بعد تھوڑی دیر کے ہاتھ سے بین کو رکھدیا
اور گلچہرہ کو دیکھکر خاموش ہوئی گلچہرہ نے کہا بی جوگن اس صحرا مین تم کیونکر آئین جوگن نے کہا ہم
بہشت بیجا صحرا الفور رہتی ہین ادھر بھی آ گذرے اب چلے جاینگے یہ کہکے خواجہ اُٹھے اُٹھتے اُٹھتے گلیم
اوڑھ لی گلچہرہ پکارنے لگی بی جوگن صاحب کہان گئین صورت تو دکھاؤ خواجہ نے گلیم اُتاری
دیکھا سیرے پہلو مین کھڑی ہے کہا اے گلچہرہ تو عمرو کے واسطے آئی تھی دیکھ عمرو کو وہ قدرت لیے جاتے
ہین عمرو کیسا تڑپ رہا ہے دعائین کرتا ہے کہ قدرت مجکو رہا کرین اور مین صحراے اسپان سے نکلون
گلچہرہ نے کہا کہان عمرو نے کہا وہ دیکھ جیسے ہی گلچہرہ پلٹی عمرو تو برابر کھڑا تھا ایک خنجر مارا شکم چاک قصہ
پاک آندھی سیاہ اُٹھی چہار طرف سنگ باری برف باری ہونے لگی آواز آئی کشتی مرا نام من گلچہرہ جادو
بود کوہ زبرجدی پر شام کا وقت ہے لوگ رخصت ہو رہے ہین میلہ برخاست ہوا چند دوکانین
باقی رہین ہین قوال اُٹھواتا پھرتا ہے پیادے غل مچا رہے ہین ارے دوکانین اُٹھاؤ قدرت اب
آسمان پر جاتے ہین زبرجد شاہ سامنے تصویر کے کھڑا ہے جواہرات جسقدر نذر چڑھا ہے
سب شاہ بیادہ صندوق جمع ہو آستین بھر رہا ہے کہ زمین شق ہوئی ایک طائر قوی الجثہ زمین سے پیدا ہوا
آواز دیتا ہوا آیا خداوند گلچہرہ جادو کو عمرو نے مارا اس کے سر مین میرا مقام سکونت تھا تصویر نے
آواز دی اے سرسام جادو عمرو کو جا کر پکڑ لا سرسام اسی جا غرق زمین ہوا صحراے اسپان
مین پہونچا عمرو کو ڈھونڈھنے لگا ایک طرف سے رونے کی آواز آئی صدا تھی کہ تیر دل دوز اس صدا نے
سرسام کا چلا پانون مین گویا کند بندھ گئی تھوڑی دور پر آکر دیکھا ایک جوان دیوانہ وار زیر درخت
بیٹھا ہوا شکوے فلک کے کر رہا ہے دمبدم پکارتا ہے یا خداوند ہفت پیکر سامری و جمشید
و لات و منات سبکو چھوڑا آپکا مذہب اختیار کیا اسپر یہ سختیان فرزند کو میرے مجسے ملائیے
جمال میرے نور نظر کا مجھکو دکھائیے اس طرح سے بلک رہا ہے تڑپ رہا ہے کہ سرسام جادو
بیتاب ہوگیا کہا اے شخص تیرا کیا نام ہے کس مصیبت مین مبتلا ہے مفصل حال بیان کر اُس شخص نے
پوچھا آخر تو کس فکر مین ہے سرسام نے کہا میرا سرسام جادو نام ہے مجھکو براے گرفتاری عمرو خداوند

ہفت پیکر نے روانہ کیا ہی مجھکو گلچہر نے اپنی سرحد مین جگہ دی تھی اُسکو عمرو نے مارا مین اُسکی تلاش مین نکلا ہون نوجوان نے کہا قدرت نے پچاس برس کے سن تک اولاد سے محروم رکھا پچاس برس کے سن مین ایک اولاد عطا کی مین ایک قریے کا حاکم تھا قدرت سے حکم ہوا کہ اسکا نام منصور زرین کمر رکھو مین نے منصور نام رکھا قریب میرے گانون کے شہر تھا نمونۂ فردوس اُسکا نام تھا بادشاہ وہانکا خلد مکان میرا فرزند چالیس پاسی ساتھ لیکر اس ملک پر چڑھ گیا بادشاہ کو مار الملک پر قبضہ کیا کئی دن بعد اُسکے محلات مین گیا اُسکی بیٹی خلدانہ ماہرو اُسیر عاشق ہوا اُسنے شرط کی صحراے اسپان فتح کرو تو میرے ساتھ شادی کرو وہ اس جنگل مین آیا مہینون ان گھوڑون سے لڑا صدہا مرکب قتل کیے ایکطرف سے مرکب کو: سرین کو دکفل پیدا ہوا یہ گھوڑے پر جا پڑا اُسنے اسکو منھ مین دبالیا لیکر آسمان اُڑ گیا مین اُسکی تلاش مین بیتاب وبیقرار ہون خداوند ہفت پیکر سے دعا کرتا ہون کہ وہ مرکب کون تھا کہ ایسے شیر دل کو لیگیا پتہ نہین ملتا اس وجہ سے مین مضطر وحیران ہون اور مثل زلف محبوب پریشان ہون خداوند میری نہین سنتے دعا کرتے کرتے زبان گھس گئی کیا کیکے دعا کرون سرسام نے یہ حال سنکر کہا ای جوان نہ گھبرا اگر مجھکو عمرو ملجاے تو مین تجکو سامنے خداوند کے لیچلون قدرت کے قدمونپر تجکو گرادون جوان نے کہا عمرو عیار سامنے جو جھاڑیان ہین اُسی مین چھپا ہی مسافرون کو لوٹ لیتا ہی آپ سحر تیار کرکے میرے ساتھ چلیے مین بتلادون سحر کرکے گرفتار کرلیجے مجکو اُسکو دونون کو خدمت خداوندمین لیچلیے سرسام نے کہا بڑا احسان ہو جو ہمکو بتادو جوان نے کہا آئیے تھوڑی دور آکر کہا وہ دیکھو جھاڑی مین چھپا بیٹھا ہی سرسام جھکا جوان نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدے آواز دی اب عمرو کو دیکھا یہ کہکے جھٹکا مارا سرسام منھ کے بل گرا خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک آواز آئی کشتی مرا نام من سرسام جادو بود ایک بونڈلہ گرد کا لاش کو اسکی لیکر چلا خواجہ بھی اُس گرد کے پیچھے چلے کئی کوس جاکر سرحد صحراے اسپان سے باہر نکلے طرف لشکر طلسم کشا کے چلے خواجہ نے آکے رستم سے ملاقات کی رستم تو خود انتظار مین بیٹھے تھے کہا ای عمرو نامدار آپکی عنایت سے تیغہ سیفت جو ہر ملا تینون تحفے ایک مقام پر ہوے اب تلاش لوح کی صلاح کیجیے خواجہ نے اپنا پہونچنا صحراے اسپان مین بیان کیا اور سب جادو گردن کا مارنا ذکر کیا رستم نے اُس شب کو انجمن مشاورت منعقد کی سب سردار جمع ہو کر بیٹھے اپنے اپنے

طور پہ صلاحین دینے لگے رستم طرف کاہن کے متوجہ ہوے فرمایا کہ آفتاب یہ لوح کیونکر تلاش کرین آفتاب نے
عرض کی کیا گذارش کرون غلام نے حاضر ہونے مین جلدی کی ورنہ ہفت پیکر کا صلاح کار تھا
اب جب آپکو یہ تحفہ جات مل چکے تھے تو ضرور لوح کا ذکر نکلتا مجکو بھی خبر ہوتی کہ فلان مقام سے
لوح کا پتہ لگیگا خواجہ نے کہا ای نور نظر جو تمھارے بزرگونکا طریقہ ہے وہ کرو کہ عبادت خانہ
آراستہ ہو پروردگار سے دعا کرو دیکھو بزرگان دین سے کیا ہدایت ہوتی ہے رستم نے حکم دیا
عبادت خانہ آراستہ ہو فوراً ایک خیمہ مقام پاک و پاکیزہ پر نصب کیا گیا سجادہ بچھایا رستم آکے بیٹھے بعد
ادائے نماز مغرب بخضوع وخشوع دعا کرنے لگے پکار رہے ہین ای معبود حقیقی اس مشکل کو حل کر نظم

ہر طلبگار خدا مشتاق ذات
می نماید از وجود کائنات
نسبت کامل بذات خالق است
گاہ بخشد مردہ را نور حیات
خامہ در تسطیر وصفش سرنگون
گردن گردون براے کورنشات
بندہ با پیش خدا کن التجا

ذات را بینند ز انوار صفات
از طریق حق نمی لغزد قدم
جسم و جان از حیات و درجات
میدہد نام خداوند کریم
خشک در تحریر تعریفش دوات
ہر بہر بندہ بہ فرمان خدا
در زمانہ بہر حل مشکلات

اہل بینش از وجود پاک ذات
گر بود بر جائے خود پائے ثبات
گاہ خالق زندہ در امرت کشد
ہم زبان با لذت قند و نبات
ختم بر درگاہ جناب ذوالجلال
ہست گاہ و بندگی از واجبات

آخر پہر رات رہے روتے روتے
بیہوش ہوگئے دیدۂ ظاہری بند ہوے دیدۂ باطنی وا تھے عالم خواب مین دیکھا ایک بزرگ
تشریف لاے فرمایا ای نور نظر کیا خواہش ہے رستم نے عرض کی آپکی عنایت سے تینون تحفے پہونچے
اب تلاش لوح کی خواہش ہے فرمایا ای نور نظر لوح کی تلاش مین بڑی تکلیفین ہین صحراے باد انگیز
پر بہار مین اپنے کو پہونچاؤ وہان سے نشان لوح ملینگے رستم چاہتے تھے کچھ اور پوچھین کہ فوراً آنکھ
کھل گئی دیکھا وقت نماز ہے مکان پر از خوشبو معلوم ہوتا ہے از زمین تا آسمان ایک نور ساطع اور لامع
ہے فوراً وضو کرکے نماز صبح پڑھی باہر آئے خواجہ و کاہن حاضر تھے تمام کیفیت خواب کی بیان کی
آفتاب نے عرض کی صحراے باد انگیز پر بہار صدہا کوس پر واقع ہے ہر منزل پہ بڑے بڑے
جادوگرون کے مقام ہین ان سب کو معلوم ہوگا کہ طلسم کشا صحراے باد انگیز پر بہار مین جاتے
ہین روکنے مین سرکار کے کد و کاوش کرینگے رستم نے کہا خدا مالک ہے لشکر تیار کرو اسی وقت

لشکر تیار ہو اطلسم کشا طرف صحراے باد انگیز کے چلے راہ مین ایک مقام ہی کہ وہان کی حاکم ملکہ نیرنگ سحر طراز ہی اپنے باغ مین بیٹھی ہی کہ چند سیاہ چشم خوشنوا درخت پر آکے بیٹھین ایک نے پکار کر آواز دی ای نیرنگ اب زمانے کا نیا رنگ ہی اور ہفت پیکر اپنی جان سے تنگ ہی ہوشیار ہو یہ کہکے وہ جانور اڑ گئے نیرنگ نے کنیزون سے کہا کیا نیا رنگ ہی جانور کیا کہ گئے دیکھا آسمان پر ایک نکتہ ابر پیدا ہوا آواز آئی ای نیرنگ یہ طائر قدرت نے بھیجے تھے کل لشکر طلسم کشا تیری سرحد سے گذریگا جو ہو سکے وہ تدبیر کر قدرت سے عیش و راحت چھوٹ گیا مقامات کوہ و دشت برباد ہوے تجھے جو کچھ کد و کوشش ہو سکے وہ کر اور طلسم کشا کو روک لے صحراے باد انگیز بہار مین جائیگا وہان سے لوح کا پتہ لگائیگا اگر یہ تقدیر کر سکتی ہین کر جاتے ہی باد انگیز مسلمان ہوگی ای نیرنگ یہ نیا رنگ ہی کہ قدرت مبتلاے قلق ہین تجھے قدرت کے حق مین عہدہ ملک و مال دیا باغ مین تیرے بہار کا مسکن نسرین و نسترن تیری کنیزین ہین یہ سنکر نیرنگ اپنے مقام سے اٹھی چند کنیزون کو اپنے ہمراہ لیا طرف لشکر طلسم کشا کے چلی یہان لشکر طلسم کشا صحراے انور مین اترا ہی طلسم کشا شب کو سوئے صبح کو سوار ہوے دیکھا سامنے سے آفتاب فلک سپہر چشمہ رنگ و گلگون پوش کچھ باتین کرتے ہوے آئے سامنے طلسم کشا کے پہونچے آفتاب نے دست بستہ عرض کی کہ ہفت رنگ چاہتی ہین کہ سرکار عیسوی سے ساتھ شادی کرین مین نے جواب دیا کہ بدون فتح طلسم یہ امر نہ ہوگا طلسم کشا نے کہا ای آفتاب بہت معقول جواب دیا یہ سب شاہزادیان جو مشتاق وصل ہین بعد فتح طلسم جواب با صواب ملیگا یہ سنکر ہفت رنگ نے گریبان پھاڑ ڈالا اور پکار اٹھی ای شہر یہ نیا خلاف جواب دیا لونڈی کی تو یہ کیفیت ہی کیونکر ضبط کرون نظم

بندھا خیال جنون بعد ترک یار مجھے	کیا ہی یاس نے کیا کیا امیدوار مجھے
کہ آسمان کا رخ پھیر دون جدھر چاہون	دیا ہی کیا تپش دل نے اختیار مجھے
وہ شام وعدہ جو آلے تو پوچھ دوست	رہا وصال مین بھی وہ ہی انتظار مجھے
وہ رند خمکدہ کش ہون کہ زہر پیتے ہین	تنک آکے حریفان بادہ خوار مجھے
نہ ہو وہ بات کہ جس سے وفا مین آئے خلل	کہین نہ کیجیو تا صبح سے شرمسار مجھے
بقدر جوش تڑپنے کو تھا وہ لیس قتل	وہ بیقرار ہوے آگیا قرار مجھے

امید مرگ پہ ہر فتنہ راحت جان ہی ۔۔۔ شب فراق مین کیا بیم روزگار ہے مجھے
قِران انجم سیارہ برج آبی مین ۔۔۔ ڈبوئے گی مری چشم ستارہ بار مجھے
اگر حساب وفا امتحان کے بعد نہ ہو ۔۔۔ قبول عذر ستمہاے بیشمار مجھے
شب وصال مین سب قطرہ قطرہ مے پی لی ۔۔۔ رہا نہ وسوسۂ چارۂ خمار مجھے
رقیب کھائے قسم تو وفا کا آئے یقین ۔۔۔ تو میری جان ہی کیا تیرا اعتبار مجھے
نہ سیر گل نہ قدح نوشی اُسکے ساتھ ہوئی ۔۔۔ غم خزان ہی نہ کچھ حسرت بہار مجھے
پس شکستن خم زجر محتسب معقول ۔۔۔ گناہگار نے سمجھا گناہگار مجھے
لبوں پہ جان ہی ایسی بھی کیا ہی بیدردی ۔۔۔ نہ قرض دیتے ہو بوسہ نہ مستعار مجھے
[illegible]م زور سے نکلا نہ عجز کام آیا ۔۔۔ بس اب تو چھین لے ای شوق زہر کار مجھے
خدا کرے ملک الموت اُنسے پہلے آئے ۔۔۔ بہت سی لینی ہین جانین پئے نثار مجھے
کیے ہین طول امل نے تمام کام خراب ۔۔۔ ہمیشہ نظم جہان کے ہین کاروبار مجھے
ہر آن آن دگر کا ہوا ہین عاشق زار ۔۔۔ وہ سادہ ایسے کہ سمجھے وفا شعار مجھے
ثواب ترک صنم سچ سہی ولے مومن ۔۔۔ یہ کیا سبب کہ ستاتے ہو بار بار مجھے

غالباً ہفت رنگ یہ بیقراریان کر رہی ہین کہ سامنے سے سیماب آئی آتے ہی گولہ جھولی سے نکالا کہا ہی ہفت رنگ خاموش رہو ابھی کتنے دن ہوے لشکر مین آئے ہوے پہلے میرے ساتھ شادی ہوگی یہ کہکے گولہ مارا ہفت رنگ نے کاٹا کہ سنبل ہفت گیسو آئین اُنھون نے بھی یہی دیکھی کیا آپس مین گولے چلے تھوڑے عرصے مین دیکھا کہ سب معشوقین جمع ہوگئین آپس مین گولے و ترنج و نارنج چلنے لگے شاہزادہ فرماتا ہی کہ ای آفتاب اِنکو جدا کرو اکثر آفتاب افسون کے سحر دفع کر دیتا ہی تھوڑے عرصے مین کئی ہزار سردار طلسم کشا کے سامنے آئے اپنے اپنے حقوق ظاہر کرکے آپس مین لڑنے لگے لشکر مین طلسم کشا کے غدر ہو گیا سپاہیون نے بھی تلواریں کھینچین اور افسرون کی جانب سے لڑنے لگے سارے لشکر مین غدر ہو گیا گولہ ترنج نارنج چل رہا ہی ہزارہا آدمی مر گئے طلسم کشا کد و کوشش کر رہے ہین کوئی نہین مانتا سارے لشکر مین ساحرون کا جماؤ ہی طلسم کشا کے سامنے آتے ہین اپنے اپنے حق ظاہر کرکے لڑنے لگتے ہین مگر سنبل ہفت گیسو نے

سب معشوقون کو زخمی کیا سنبل کی شوکت دیکھکر آفتاب بھی بگڑا کہا ای سنبل تمنے کیا ان شاہزادیون کو لینا
حقیر سمجھا کہ سبکو زخمی کیا خبردار اب سحر نہ کرنا سنبل نے کہا ای آفتاب تم نجوم کے جاننے والے تمھین سحر مین
کیا دخل ہی ان شاہزادیون کو قتل میرے مرتبہ نہین میرے منھ لگتے ہو یہ کہکے آفتاب پر گولہ مارا
آفتاب نے اپنے کو بچایا طرف طلسم کشا کے متوجہ ہوکے کہا ای شہریار ایسا نہ ہو کہ میرے ہاتھ سے
یہی سنبل قتل ہون طلسم کشا نے سنبل کو منع کیا اسنے عرض کی ای شہریار آپکے لشکر مین انصاف
نہین ہی میان آفتاب کو منع کیجیے ان شاہزادیون کو بھی مین نے یہی کہکے منع کیا کہ اپنے مرتبے کو
خیال کرو میرے مرتبے کو حضور نے خیال نہین کیا میرا مرتبہ سب سے زیادہ ہی یہ لوگ میرے سامنے
کلام نہین کر سکتے یہ کہکے سنبل رونے لگی نیمچہ کمر سے کھینچا کہا مین اپنا گلا کاٹ ڈالونگی سب کی سب
شاہزادیون نے نیمچے کھینچ لیے طلسمشاہ نے بڑھکر سنبل کا ہاتھ پکڑ لیا کہا ای ملکۂ عالم اسقدر کبیدہ و رنجیدہ
نہ ہو مین خود جان دینے کو موجود ہون برائے خدا الشکر کو روکو آپ لوگون کی طرفداری کی وجہ سے
جان دینے پر آمادہ ہین کئی لاکھ آدمی مرکر گر چکے اب جو سحر چلیگا لاکھونکی جان جائیگی یہ کہکے طلسم کشا نے
جو سنبل کا ہاتھ تھاما کلاہ ہفت گوشہ و زرہ ہفت جوش کا جو عکس پڑا سنبل کو ہوش آگیا کہا
ای شہریار چھوڑ دیجیے ان سب پر تیغہ ہفت جوہر کا عکس ڈالیے یہ سب سحر مین مبتلا ہین کسی مکار نے
آکے سحر کیا ہماری یہ مجال ہوئی کہ آپکے سامنے ایسے امورات مہمل کا ذکر کرین اور آپس مین لڑین
مگر سحر سے مجبور ہین ہمارے دل اپنے قابو مین نہ تھے تیغہ ہفت جوہر کو طلسم کشا نے نیام سے کھینچا
چمکا کر سب پر عکس ڈالا تب سبکو ہوش آیا اب تو آپس مین کلام کرنے لگے کہ چل کے اس سحر کرنیوالے
کو تلاش کرین کسنے ہمکو سامنے طلسم کشا کے بے ادب کیا آگے آفتاب اُسکے پیچھے سنبل ہفت گیسو
اُسکے پیچھے ہفت رنگ اس طرح مجمع کرکے یہ پندرہ سولہ ساحر قریب ایک پہاڑ کے پہونچے
دیکھا کہ تمام صحرا مین ہوا نہین ہی مگر اس کوہ کے قریب ہوا سے گرم چل رہی ہی جب ہوائے گرم
بدن مین لگتی ہی تو ایک جوش پیدا ہوتا ہی سنبل نے کہا ای آفتاب اسی پہاڑ سے کوئی آفت
بپا ہوئی ہی یہ سنکے آفتاب جھپٹ کر پہاڑ پر آیا دیکھا ایک نازنین نہایت حسین گرد کنیزین ما ہرو
اسباب سحر سامنے رکھا ہی سحر کر رہی ہی کنیزین بڑھ بڑھ کے بڑھ دیتی ہین کہ خوب لڑائی ہو رہی ہی نیرنگ
جواب دیتی ہی کہ ابھی کیا ہی اگر طلسم کشا کے قبضہ مین تحفجات نہ ہوتے تو یہ سب ملکے طلسم کشا کو قتل کرتے

شب کو جب طلسم کشا آرام کرینگے اور تحفہ جات جسم سے جدا ہونگے سنبل ہفت گیسو جا کر سر کاٹ لیگی یہ
میرا سحر خالی نجائیگا طلسم کشا اس سحر سے مارا جائیگا کون اس سحر کو روکیگا کنیزین کہتی ہین واری سنبل
ہفت گیسو سب پر غالب آئی در سب کو اسنے زخمی کیا نیرنگ نے کہا یہ سحر وہ ہین جو ملکہ ہفت پیکر
نے اپنی ذات سے تیار کیے ہین انکا جواب ممکن نہین کہ سنبل نے نعرہ کیا او گیسو بریدہ او مکارہ
کیا مین تجھسے پایہ کمی کار رکھتی ہون یہ کہکے ساتون کا کلین ہلائین سات برقین چمکین سب کنیزون
کے سر اڑ گئے نیرنگ اپنے مقام سے اٹھی آفتاب نے اپنا سحر چمکایا آفتاب جو چمکا نیرنگ کو یہ
معلوم ہوا کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا پشت پر سے ہفت رنگ نے آکے ہاتھ ہلا دیا برق سر پر
نیرنگ کے گری کہ سر اسکا زخمی ہوا سب شاہزادیون نے آکر گھیرا آخر نیرنگ بھاگی کبھی آسمان مین
ڈوب جاتی ہے یہ شاہزادیان سحر کرتی ہین تو زمین پر آتی ہے جاہتی ہے غرق زمین ہو جاؤن آفتاب نے
زمین پر سحر کیا زمین سخت ہو گئی بہ قول شخصے زمین سخت آسمان دور نیرنگ ناچار مجبور بھاگی ہوئی جاتی
ہے تا در باغ پہونچی ان سب ساحرون نے سحر کرکے دیوارین گرا دین باغ مین آگ لگا دی یا تو نخل سبز
وشاداب تھے یا اسکی بیخ سے شعلے پیدا ہوے نخل آتش بنگئے ہر برگ و بار سے آگ شعلہ زن ہے
دیوارین گر پڑین مکان جل رہے ہین دھڑا دھڑ گر رہے ہین آخر نیرنگ اسقدر ناچار ہوئی کہ طرف
ہفت پیکر کے بھاگی مطلب یہ تھا کہ دریاے خون مین نہائی ہون شاید خداوند یہ حال دیکھکر کچھ رحم
کرین کچھ تقدیر فرمائین ہاتھ سے ان ظالمون کے بچائین تین کوس تک ان سب نے اسکا پیچھا کیا
ہر مقام پر زخم لگائے پشت و پہلو زخمی حیران چار جانب دیکھ رہی ہے ایک طرف سے سحر
ہفت رنگ آیا اسنے پشت کو زخمی کیا ایک طرف سے سات پتلے سنبل کے دوڑے ہوے
آتے ہین پکارتے ہوے او مکارہ ٹھہر تو جا ایک ایک وار ہمارا قبول کرلے پھر تجکو اختیار ہے سیماب
کے سحر مین یہ تاثیر ہے کہ کشتہ ہونا اکسیر ہے آخر تین کوس پر جا کر ایک درہ کوہ مین آکے چھپ گئی ان
ساحرون نے جہانتک تلاش کیا اسکا کہین نشان نہ پایا ناچار ہو کر پلٹے یہان رستم بارگاہ مین کر
بیٹھے ہین لیکن ذکر کر رہے ہین کہ ہمارے سردار نہایت غصے مین گئے ہین مخفی سحر کرنے والے کو ڈھونڈھ
لینگے کہ سمک نے بڑھکر خبر دی سب سردار آتے ہین رستم دنگل پر بیٹھے ہین تیغہ ہفت جوہر
و کلاہ ہفت گوشہ و زرہ ہفت جوش دنگل پر چھوڑ کر باہر آئے سرداروں کو دیکھکر پوچھا کیونصاحبو

کون سحر کرتا تھا آفتاب نے بڑھکر عرض کی حضور نیرنگ سحر طراز ایک ساحرہ حسینہ اس سرحد کی حاکم ہی
اُسنے لگے سحر کیا لیکن خدا نے ہمین بچا لیا آخر غلام و کنیزان شاہی نے جاکر اُسکی کنیزون کو مارا چاہتی تھی
کہ باغ مین جاوے باغ کو جلادے یا دیوارین گرادین بھاگ کر بجدت ہفت پیکر گئی ہی سب کی صلاح یہی تھی
کہ جہان ہفت پیکر ہی وہان چلکر ہفت پیکر کو پکڑ کر مارلین پھر طلسم ہفت پیکر کو کون پوچھیگا
مگر غلام سب کو پھیر لایا ہفت پیکر بلاے روزگار ہی جسوقت وہ نکلکر لڑیگا زمین ہلا دیگا اُسنے
بڑے بڑے سحر بنائے ہین سنبل ہفت گیسو نے کہا ای آفتاب یہ خیال نہ کرو جو علم سحر سے ماہر ہی آپکا
حال ہفت پیکر بخوبی ظاہر ہی اُسنے کتاب علم سحر بہت دیکھی اُلٹی سیفی پڑھتا ہی اُسکا سحر دم بدم بڑھتا ہی
یہی چاہتا ہی کہ حریف پہ غالب آؤن ساتھ والون کو دشمن کے مٹاؤن طلسم کشا کہتے ہین ہمکی شکایت
کیا اپنے دشمن کو سب مٹانا چاہتے ہین آخر یہ صلاح ہوئی کہ کل اس سرحد سے نکل چلین لیکن خواجہ عمرو کا
ذکر کرنا واجب و لازم ہی جب نیرنگ یہانسے شکست کھاکے بھاگی خواجہ درہ کوہ مین بیٹھے تھے دیکھا
بھاگی ہوئی نیرنگ آتی ہی خواجہ درہ کوہ مین گھس گئے کمند مارکے نیرنگ کو گرفتار کیا نیرنگ کو زنبیل مین
ڈال لیا اُسکی شکل بنکر طرف کوہ زبرجدی کے چلے با حال خستہ سر پہ زخم پشت و پہلو پہ زخم تخت
زبرجدی پر سوار بارگاہ دانیالی کا اسپر سایہ کر لیا تخت اُڑاتے ہوے چلے کوہ زبرجدی پہ
اُسوقت پہونچے کہ صبح کا وقت ہی دیمہ کا دروازہ کھلا ہوا زبرجد شاہ یہان کا بادشاہ مع وزرا و امرا
باہر کھڑا ہی کہ آسمان پرسے رونے کی آواز آئی زبرجد شاہ نے سر اُٹھاکے دیکھا نیرنگ جادو تخت پر و لیکن
با حال تبہ سر پہ زخم پشت و پہلو بھی زخمی وہین سے پکارتی ہوئی کہ یا خداوند فریاد ہی یہ کہکے تخت اُترا تخت سمیت
نیرنگ اندر آئی تصویر کی پشت پہ ایک دو ہتھڑ مارا اور کہا یا خداوند تیری خدائی مین آگ لگے تیرا طرفدار
ایسا ذلیل ہوکر بھاگے رستہ نہ ملے یہ شکل کنیز یہانتک پہونچی تصویر نے نگاہ دروازے پر ڈالی دروازہ
بند ہوگیا عمرو نے دیکھا تصویر شق ہوئی اُسکے اندر سے ایک تاجدار سیہ فام بد انجام یہ کہتا ہوا نکلا اری
بندی قدرت کیون گھبراتی ہی ہوا کو حکم دون مسلمانون کو اُڑا دے سر ٹکرا کر مرین زمین سے کہون جتنے
غار ہین مثل اژدر منہ کھولین اور مسلمانون کو نگل جائین جو تجھکو صدمہ پہونچا قدرت اُس سے بخوبی
آگاہ ہین خواجہ ڈر کے مارے تخت سے نہین اُترے بارگاہ دانیالی مثل چھتری کے سر پہ سایہ فگن ہی یہی
تدبیر بچنے کی سوچی کہ شاید ہمکو پہچان جائے تو تخت اڑا کر نکل جاؤن دروازہ بھی دیمہ کا بند ہوگیا نکلنا بھی

دشوار ہی یہ سوچ کر باتین ہفت پیکر سے کرنے لگے ہفت پیکر تسکین دے رہا ہی کہ ای خیر نگ نہ گھبرا تیرے
ہاتھ سے مسلمانون کا خاتمہ کرا دونگا تیرا باغ جو جل گیا تھا اب جا کے دیکھنا باغ اسی طرح درست ہو عمارتین
عمدہ قصر رفیع کیون اسقدر گھبراتی ہی خواجہ نے کلیجہ پر پتھر رکھ کے اپنے مقام سے اُٹھ کے قدرت کی بلائین
لین ترقی خداوندی کی دعائین دین عرض کی قدرت بیٹھ جائین تو حال مفصل عرض کرون وہ سردار ان
نامی کہ جو جان طلسم ہین انھون نے بڑے شد و مد سے مجھپر حملہ کیا مشکل ہفت رنگ کے سحر کو رد کا بل نے
وہ سحر کیا کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا آفتاب کے سحر سے کلیجہ تھرّا گیا چاہتی تھی مین کہ آسمان مین
ڈوب جاؤن ایک ایک اُنمین سحر مین طاق عجائب و غرائب مین شہرۂ آفاق آسمان پر نہ جانے
دیتے تھے چاہا کہ غرق زمین ہو جاؤن زمین سخت تھی پیرون کے نیچے سے نکلی جاتی تھی طبیعت رہ رہ
کے گھبراتی تھی آخر طرف جنگل کے بھاگی کبھی درختون مین چھپی کبھی کانٹون مین مخفی ہوئی اس مشکل سے تا بہ
کوہ ویران پہونچی اس پہاڑ مین پہر بھر کامل چھپی رہی وہ لوگ ڈھونڈھا کیے سب کو جیسے قلق کہ سب کے
قلب الٹ دیتے تھے مگر طلسم کشایہ تحفہ نایاب اگر نہ رکھتا ہوتا تو عمر بھر وہ لوگ ہوش مین نہ آتے اب
مین بمشکل اُنسے جان بچا کر آپ تک آئی ہون امیدوار ہون کوئی سحر ایسا ملے کہ جاتے ہی سبکو قتل کرون
کوئی میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچے ہفت پیکر نے کہا انگیٹھی منگا کو کوئلے روشن کرو عمرو نے کہا انگیٹھی میرے
پاس موجود ہی یہ کہکے خواجہ نے انگیٹھی نکالی ہفت پیکر نے اپنی کمر سے لوبان نکال کر دیا خواجہ نے اپنے پاس سے
لوبان لیا بیہوشی اُسمین ملائی ہفت پیکر نے کہا اسکو آگ پر ڈالو ایک پتلی پیدا ہوگی وہ حفاظت کو
تمھارے ساتھ رہیگی خواجہ نے وہ لوبان آگ پر ڈالا دھوان جو اُس سے نکلا ہفت پیکر کے
دماغ مین پہونچا ارے کہکے اُٹھا لڑکھڑا کے گرا عمرو نے زبان مین سوزن بلکہ سوزن کے اوپر تکلہ
زبان پر چلا دیا دماغ پر پٹی بیہوشی کی چڑھائی تخت پر ڈال لیا اندر سے آواز آئی ای بندگان من ہٹ جاؤ
قدرت باہر آتے ہین ایسا نہ ہو کوئی جل جائے فرشتے ساتھ ہین رہبر جدشاہ جو باہر کھڑا تھا اسنے سبکو
ہٹایا خواجہ نے سفید مہرہ زنبیل سے نکالا دروازے کو کھول کے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران — ارے کسے کا بنتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم — صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
تراشندہ ریش کفار ہون — زمانے کا مکار و غدار ہون
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو — نہ پائے مری گرد پاپوش کو
دوندہ جہانگرد طرار ہون — جہانگیر عالم کا عیار ہون

عمرو نے تخت جو بلند کیا اور جادوگرون نے دیکھا

کہ خداوند بیہوش پڑے ہین عمرو تنہا ہوا بیٹھا ہی دو گرگے زنبیل سے نکالے وہ سونٹے لیے ہوے سر پر ہفت پیکر
کے کھڑے ہین کہ سر ہلاے تو سونٹا ماریں جادوگر جھپٹ جھپٹ تخت سے لپٹنے لگے جو تخت کے قریب پہونچا
اور تخت پہ ہاتھ رکھا کسی اُٹھاکے مسند اور بارگاہ دو نالی مین لپٹ گیا اسی طرح سیکڑون ساحر طناب مین
لپٹے ہوے ہین عمرو اُنکے سر کاٹ کاٹ کے پھینک رہا ہی کل مردمان کوہ زبرجدی نے دیکھا کہ عمرو
قدرت کو لیے جاتا ہی محبت مین اپنے خداوند کی وہ کاندار اُٹھ کھڑے ہوے سحر کرکے جب قریب تخت
پہونچتے ہین طناب مین لپٹجاتے ہین گرگو تنہا سونٹا الگ چل رہا ہی کوئی بھائی کا نام لیکر پکارتا ہی کوئی
کہتا ہی میرا فرزند گرفتار ہوا عورتین شوہر کا نام لیکر پکار رہی ہین کوئی پکارتا ہی یا خداوند یہ کیا تقدیر تھی
آپ بندے کے ہاتھ سے گرفتار ہوے ایسے مجبور و ناچار ہوے آپ تو یہانسے بیٹھے بیٹھے تقدیر کرتے تھے
سیکڑون کوس کا حال بتاتے تھے عمرو آپکے پاس آیا آپ کو نہ سوجھا ہمنے آپکا مذہب اختیار کیا تھا اب کیا
کرین کہان آپکو ڈھونڈین صدہا زیر تخت دوڑے جاتے ہین کوئی نام لیکر پکارتا ہی کوئی زیر تخت دوڑا
جاتا ہی تمام کوہ زبرجدی والے آگاہ ہوے کہ قدرت آج گرفتار ہوگئے عمرو کس تدبیر سے آیا
اور کیونکر کوٹھری مین گھس گیا قدرت تصویر مین رہتے تھے آج کیونکر باہر نکلے کیا عمرو نے دم دیا کہ باہر
نکل آئے عمرو نے یون گرفتار کرلیا سارے پہاڑ پہ ہلڑ رہا زیر کوہ بھی ہنگامہ ہی عمرو لیکر نکل گیا لشکر رستم
مین پہونچا تمام جادوگرنیان مثل سنبل ہفت گیسو و ہفت رنگ وغیرہ دیکھنے لگین کہ قدرت تخت پر
بیہوش پڑے ہین دو گرگے سونٹے لیے سر پر کھڑے ہین اور سیکڑون جادوگر طناب مین لپٹے ہین عمرو بارگاہ
رستم مین آیا کہا ای نور نظر میرا روپیہ بہت سا صرف ہوا اگر مین اسکو پکڑ لایا سب جادوگرنیان خواجہ کی
تعریفین کر رہی ہین خواجہ کہتے ہین روپے سے کام نکلتا ہی لاکھون روپے صرف کیے تب مین اُس تک
پہونچا خزانہ کھلوائیے اب مرحمت فرمائیے رستم نے کہا ای عم نامدار یہان جو کچھ ہی حق غازیون کا ہی خواجہ نے
کہا غازی تھا ان پہ پہنایا کرتے ہین بمشکل رستم نے دس توڑے منگوا کر دیے خواجہ نے اسکو غنیمت جانا اور
سمجھے کہ یہ فرزند مجاور خانہ کعبہ ہی جو ملا اسکو غنیمت جانو ہفت پیکر کو ستون سے باندھا اُسوقت سب
جادوگرنیان اسباب سحر لیکر گرد کھڑی ہوئین خواجہ نے اسکو ہوشیار کیا آنکھ جو ہفت پیکر کی کھلی
دیکھا گرد صدہا جادوگرنیان کھڑی ہین آفتاب فلک سیر تیغہ لیے سر پہ کھڑا ہی کہہ رہا ہی کہ او ہفت پیکر
تو نے قدرت خدا کو دیکھا کہ تجھکو فلک نے کیسا ذلیل کرایا گرفتار ہوکر دربار طلسم کشا مین آیا بہتر ہی

ہے کہ دعوی یکتائی سے باز آ پیدا کرنے والے کو سجدہ کر رستم نے بھی یہی کہا یاسنبل وغیرہ بھی یہی کہ رہی ہین
اُسوقت ہفت پیکر نے اِن پر آنکھین نکالین بہ مشکل زبان کو جنبش دی پکار کر آواز دی ای نگہبان خداوند
اسوقت کہان ہو یہ جو ہفت پیکر نے کہا ایک آندھی سیاہ اُٹھی کہ تمام بارگاہ مین اندھیرا ہوگیا آفتاب کے منھ پر
ایک طمانچہ پڑا سب جادوگر بیان چیخ کر گرین اور گر کر بیہوش ہوئین سوائے رستم کے سب کے منھ پر طمانچے پڑے کسی کو
معلوم ہوا کسی نے دھکا دیا اور گر کر بیہوش ہوا خواجہ کی کمر مین ایک پتھر پڑا اور ایک آواز ہیبتناک آئی باشیعہ
ای مسلمانان اب تمکو یہ حوصلہ ہوا کہ قدرت کے ساتھ بے ادبی کی سوائے رستم کے کہ تینون تحفے انکے جسم پر
آراستہ تھے یہ تو ہوشیار رہے اور باقی سب بیہوش ہوگئے مع ستون بارگاہ کوئی ہفت پیکر کو اُٹھا لے گیا سمک
و برق جب ہوشیار ہوئے دیکھا ایک آندھی سیاہ چلتی ہوئی اُس مین ہفت پیکر اور ایک ساحرہ سیہ فام
ہفت پیکر کو لیے جاتی ہی اور اُسکے نفس سے آندھی چل رہی ہی پیچھے اُسی آندھی کے برق بھی دوڑا ہوا جاتا ہی
کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا برق جاتا ہی لیکن بعد نکلجانے ہفت پیکر کے رستم نے سب ساحرونکو تیغ
ہفت جوہر کا عکس ڈال کے ہوشیار کیا جو اٹھا افسوس کرتا ہوا اُٹھا ہر ایک کا یہی قول تھا کہ حضور نے
اختیارات ہفت پیکر دیکھے زبان مین سوزن تھی اسپر یہ اختیار ہوا خود سحر نہین کرسکا آفتاب نے کہا
ایک ساحرہ موسوم بہ اکلیل جادو اسپر عاشق ہی اسی کی وجہ سے سارا اسکا عظم وشان ہی وہی آکے
لیگئی اگر مناسب ہو تو آپ حضور بھی اُس سے ہاتھ اٹھائین رستم نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا یارو اگر
اسی وجہ مین قضا ہی تو بسم اللہ اپنا دل یہ کہتا ہی کہ اس طلسم کو توڑینگے ہفت پیکر کو زندہ نہ چھوڑینگے یا
اپنی جان دینگے بہ قول شاعر شعر یا تن رسد بہ جانان یا جان ز تن برآید ٭ دست از طلب ندارم تا کام من
برآید ٭ علاوہ اسکے خواجہ گرفتار ہوئے مین قبلہ وکعبہ کو کیا منھ دکھاؤنگا فرمائینگے تمھارے واسطے خواجہ
گئے انکو تم پھنسا کر چلے آئے خواجہ کی تو رہائی ہو آفتاب نے کہا مین جاتا ہون یا خواجہ کو لاؤنگا یا
جان دونگا یہ کہکر آفتاب فلک سیر اور ہفت رنگ دونون اُسی وقت اٹھکر روانہ ہوئے خواجہ کی
جو آنکھ کھلی دیکھا ایک صحرا مین ایک قصر بنا ہوا ہی اُس مین تخت بچھا ہی ایک ساحرہ کالی اُسکی صورت ہی
گویا کالی مورت تخت پر بیٹھی اور ہفت پیکر تاج سر پہ ندارد پہلو مین اُس ساحرہ کے بیٹھا ہی اُس ساحرہ
پانچ کوڑے ہفت پیکر کو مارے کہ ہفت پیکر بلبلا گیا توبہ توبہ کرنے لگا کہتا تھا ای محسن و ای
جان جہان تو نے مجکو اس مرتبہ اعلی پر پہونچایا آج بڑا کار نمایان کیا مجکو دربار مسلمانان سے

لے آئی اب ایسی مدد کر کہ ہو وہ مسلمانان میکراو پر سے موقوف ہو لیس حمزہ کو قتل کرون میری خدائی کا زور وشور ظاہر ہو اس ساحرہ نے کہا او بیحیا مین نے تجکو ہمیشہ سمجھایا کہ مسلمانون سے بگاڑ ہی نہ اچھا نا تو نے انھین سے مقابلہ شروع کیا یہ ساربان زادہ جو بیٹھا ہے اسکے رگ و ریشہ مین مکر ہے اگر تو نے اسکو قتل کیا تو مدعا ے دلی حاصل ہو اور نہ ہی تیرا رنگ خدائی مٹائیگا کوہ زمرد جلدی پر اب تیرا جانا بالکل بیکار ہے سب نے تجھکو اس خرابی سے دیکھا اب وہ کیونکر تجکو سجدہ کرینگے یہ کہکے طرف خواجہ کے پلٹی کہا او ساربان زادے تو نے میرے معشوق سے بیجا حرکت کی ہے شرط کہ تجکو چیر پھاڑ کر کھا جاؤن یا ایسی جگہ پہ قید کرون کہ تڑپا تڑپا کر مرے وہاں سے نکل نہ سکے یہ کہکے خواجہ کی کمر مین پنجہ دیا اور لے اڑی وہی آندھی سیاہ لیکر چلی خواجہ وہین منتین کرتے مین اے ملکہ عالم مجھپر رحم کیجیے مین آپکا غلام ہون ہمیشہ خدمتگذاری کرونگا مین نے کوئی کام نہین کیا اگر مجکو آپ چھوڑ دیجیے تو ایک دن مین سب کو قتل کرون اور حمزہ کو پکڑ لاؤن ایک دن مین سب کا خاتمہ کرا دونگا آپ یہان سے اس ساحرہ نے خواجہ کو پھینکا خواجہ ناپا ہو گئے خیال مین تھا کہ اب جو زمین پر گرونگا ہڈیان چور ہو جائینگی دعائین مانگتے ہوئے طرف زمین کے چلتے ہین کہ ایک پنجہ کمر مین پڑا اس زور سے ہکہ دیا کہ خواجہ بیہوش ہو گئے بعد تھوڑی دیر کے آنکھ کھولی دیکھا ایک کانٹون کا جنگل ہے بونٹے گرد کے اٹھ رہے ہین کانٹون کے درخت بڑے بڑے کانٹے گویا انگلیان اٹھائے ہین کہ خواجہ کو قتل کرو خواجہ ان کانٹون کو دیکھکر کانپ رہے ہین اس ساحرہ نے سر دھکے کپڑے اتار لیے برہنہ خواجہ کو اس جنگل مین چھوڑ دیا اور آپ اسی محل مین غائب ہوئی خواجہ حیران ہین کہ کس بلا مین پھنسا اس صحرائے ہولخیز مین مارے مارے پھرتے ہین کوئی حال پوچھنے والا نہین برق جو چھپے تھا ایک پہاڑ پر چڑھ کے دیکھا کہ استاد جنگل مین برہنہ دوڑتے پھرتے ہین برق پہاڑ سے اترا ایک ساحرہ کی شکل بنکر تیار ہوا ایک دائرہ ہاتھ مین لیکر اسی کانٹون کے جنگل مین زیر درخت بیٹھا دائرہ بجانے لگا یہ اشعار عاشقانہ اسی درخت کے نیچے بیٹھکر گانے لگا نظم

کیا لگا دست دلارام سے ہاتھ
نہین ہوتا دل ناکام سے ہاتھ
ہاتھ دیجیے تو مین اب ہاتھ مین پھیر
مہر کا دست گل اندام سے ہاتھ
کیا کہون آد بقول **مومن**

دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ
پنجۂ مغز ان جنون سے ہون مین
کان پر رکھے گا پھر نام سے ہاتھ
ہائے پہنچے نہین اس پانون تلک
دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ

کسلئے ہاتھون سے لگا تھا کہ جدا
کیون اٹھاؤن طمع خام سے ہاتھ
دھوکے شبنم سے نہ ہو کا پھر رنگ
ایک دن گردش ایام سے ہاتھ
اس رنگ مین بیٹھکر یہ غزل گائی کہ

دیکھا تیغ تجلی شق ہوئی ایک ساحرہ پکارتی ہوئی نکلی منم خارستان جادو ارے گانے والی تجھکو کیا سامری و جمشید نے بھیجا ہی یا ہفت پیکر نے تو یہان کس خیال سے آئی برق نے کچھ جواب نہ دیا وہ ساحرہ قریب آبیٹھی جب برق خاموش ہوا کہا ارے تو یہان کب آئی برق نے کانپ کے کہا میرے شوہر کو تیاران سلام مار ڈالا مین بلک بلک کے روتی تھی ایک رات کو سامری و ساحرن خواب مین آئے ساحرن نے کہا ای سامری اسکا رونا ہمسے نہین دیکھا جاتا اسکو کوئی کمال دو کہ اس حیلے سے ملا کرے سامری نے میرے گلے پر ہاتھ رکھدیا کہا تجھکو کمال علم موسیقی دیا اب صحراے خارستان مین جا وہان ہماری بندی خاص الخاص رہتی ہی وہ ضرور تجھکو سرفراز کریگی تیری قدر بھی کریگی اب جو میری آنکھ کھلی اپنے کو مین نے اس مقام پر پایا ابھی کا خارستان نام ہی ساحرہ نے کہا ہان برق قدمون سے لپٹ گیا کہا ای ملکہ عالم یہان خداوند ہفت پیکر رہتے ہین کوہ زبرجدی اسکا نام ہی مجکو وہان پہونچا دیجیے تو مین قدرت سے طرن خارستان نے کہا ای دائرہ لو از آج تجھکو اپنے باغ مین لیچلونگی کنیزون کو گانا سنواونگی یہ کہکے خارستان نے ہاتھ برق کا تھاما اور لیچلی ایک آواز دی ارے کوئی حاضر ہی گوشہ صحراے چند کنیزین حاضر ہوئین ان سے خارستان نے کہا چلکر باغ مین جلسہ جماؤ اسباب عیش مہیا کرو کنیزین باغ مین پہونچین خارستان مسند پر آکے بیٹھی برق کو سامنے جگہ دی برق نے کہا کیون ملکہ عالم یہ نگا لنچا کون شخص ہی جو جنگل مین بارا مارا پھر رہا ہی ساحرہ نے کہا یہ ملکہ کلیل شعبدہ باز کا گنہگار ہی یہان حکم ہوا ہی کہ اسکو قید کرو مگر ایسے صدمے دو کہ تڑپ تڑپ کے جان دے مین نے اسکو ننگا کرکے جنگل مین چھوڑ دیا اسقدر پسینہ آئیگا کہ دل اسکا تھرا آئیگا جون جون پسینہ آئیگا دون دون ہڈیان پگھلتی جائینگی بائیس دن مین پانی ہو کر بہ جائیگا پھر کبھی کوئی بھی مسلمان خداوند ہفت پیکر سے دعوی سرکشی نہ کریگا برق نے کہا کیا مجال برق نے دائرہ درست کیا آنکھین ملا کر ہاتھون سے بتا بتا کر ٹھمریان غزلین گانا شروع کین مگر دیکھتا ہی کہ کنیزین جو کنا بیٹھی ہین زمین ہل رہی ہی درختون پر طائرون نے آشیانون سے سر نکال دیے گانا سنکر رو رہے ہین کوئی طائر پرون سے سر پیٹتا ہی برق ہر مرتبہ جب تان مارتا ہی خارستان پھڑک جاتی ہی موتیون کا مالا نکال کر دیتی ہی یہ سلام کرکے پہن لیتا ہی ایک چمن کی جانب ایک آہو پیدا ہوا پاس خارستان کے آیا منھ کھول کر کچھ خارستان سے بیان کیا خارستان سمجھی پھر آہو کچھ آسکے کان مین کہکر غائب ہو گیا اسکا غائب ہونا کہ خارستان نے کہا ارے تو صاف صاف نام نہین بتاتی تو کوئی عیار مکار ہی یہ کہکر ہاتھ اٹھایا کہ سحر کرے برق کے قریب ایک

کنیز جو بیٹھی تھی اُسکو خنجر مار کے بھاگا اور اپنے نام کا نعرہ کرتا گیا نعرہ برق ہو لقب ہی مرا برق خنجر گزار

کہ اُستاد ہین خواجہ نامدار	تڑپنے مین ہین برق رفتار ہون	سکھے کون مکار و غدار ہون
کرون سیکڑون کوس کی راہ طی	ارسطوے ذی علم شاگرد ہی	در مکر پر میرا پھر ا رہا
تڑپ سے مری چرخ پھر ا رہا	بزیر قدم شرق ہی غرب ہی	چھلاوہ ہون مین نام بھی برق ہی

خارستان پیچھے دوڑی برق جاکر ایک غار مین چھپا کمندین لگا دین خارستان ڈھونڈھتی ہوئی جو اُس مقام پہ پہونچی دل دھڑکا خارستان رکی برق نے جھٹکا مارا کمند مین پھنسی برق تڑپ کر نکلا ایک حباب مارا دیکھا خارستان بیہوش ہوئی اب دیکھا کہ خواجہ سامنے سے آتے ہین برق نے تڑپ کر خنجر مارا کہ سر خارستان کا کٹ گیا خواجہ نے دوڑ کر برق کو گلے سے لگا لیا کہا ای فرزند مین اپنے ہوش مین نہ تھا اس جنگل مین تین دن گذرے تین دن مین دُبلا ہو گیا استخوان گھل گئے دو تین دن مین پانی ہو کر بہجاتا یہ کہکے اُسکے کپڑے اُتار لیے خواجہ و برق ایک جانب بھاگے پشت سے آواز آئی ہی ارے خارستان کو مارے ہوے جاتے ہین اِنکو لینا جانے نہ پائین کہ برق نے دیکھا ایک طرف سے گرد اُڑی وہی آہو جو خارستان کے پاس آیا تھا کہ چھلانگین بھرتا ہوا آتا ہی مثل انسان کے پکارتا ہوا ای عمرو و برق کہان جاتے ہو عمرو جھپٹ کر قریب پہونچا دونون ہاتھ ہلا دیے منھ پر آہو کے حباب پڑے بیہوش ہو گئے کہ برق نے خنجر مارا آہو کا سر کٹا شعلے بلند ہوے برق نے کہا اُستاد بھاگئے کوئی بلا نازل ہوا چاہتی ہی عمرو و برق بھاگے شعلہ ہاے آتش دوڑے ہوے آتے ہین اُن شعلون سے آواز آتی ہی ای عمرو و برق خارستان و آہوان کو مار کر کہان جاتے ہو خواجہ تو آگے نکل گئے برق پیچھے رہگیا ایک شعلہ اُسپر گرا ایک پنجہ اُٹھا کر لے گیا برق نے آواز دی اُستاد غلام کو بچائیے خواجہ گلیم اوڑھکر پیچھے اُس شعلے کے چلے وہ شعلہ جاکر ایک باغ مین اُترا خواجہ پشت باغ پر آئے کمند مار کر دیوار پر آئے دیکھا برق بندھا ہوا بیٹھا ہی مسند پر ایک شعلہ چمک رہا ہی اُس سے آواز آتی ہی او برق تیرا اُستاد کہان گیا کہ اُسنے میرے سامنے آہوان کو مارا اُسکا پتہ بتا دے تجھکو رہا کر دون برق منتین کر رہا ہی کہ حضور مجھے رہا کر دیجیے مین خواجہ عمرو کو پکڑ لاؤن شعلے سے آواز آتی ہی تو بھاگ جائیگا برق کہتا ہی آپ ایسا قدر دان مجھکو کہان ملیگا آپکو چھوڑ کر کہان جاؤنگا وہ شعلہ پھر آیا اُسکے اندر سے ایک ساحرہ پیدا ہوئی نعرے کرتی ہوئی چاہا پنجہ کھینچکر مارون سر اسکا کاٹون کہ خواجہ بشکل ساحر دیوار سے کودے آواز دیتے ہوے

ارے خبردار اسکو قتل نہ کرنا یہ ہمارا مقبول بارگاہ ہے اسوقت اسکا حال تباہ ہے یہ کہکے قریب آکے کہا یہ کاغذ
لیجیے کاغذ ہاتھ میں دیا سرنامے پر اسکے مہر ہفت پیکر کی پائی وہ ساحرہ کاغذ پڑھنے لگی خواجہ نے
حلقے کمند کے مارے جھٹکا مارا حباب مار دیا گرتے گرتے خنجر مارا آواز اس ساحرہ کا شکم چاک کیا شور ہوا کہ برق
سے کہا بھاگ ایک طرف برق بھاگا خواجہ بھی چھپتے باغ میں پڑا ہوا ارے عیار جاتے ہیں اپنا شعلہ بار کر
مارے جاتے ہیں پلٹ کے عمرو و برق نہیں دیکھتے باغ سے نکل گئے اب صحرا اصفہ دلا اس میں راہ
طے کرتے ہوئے چلے کہ نوبت نقارے کی آواز کان میں آئی دیکھا کہ لشکر طلسم کشا چلا آتا ہے خواجہ و برق کو
جو آفتاب نے دیکھا دوڑ کر خواجہ سے ملاقات کی کہا خواجہ اس ظالم کے ہاتھ سے کیونکر رہائی پائی
خواجہ نے کہا مجھکو صحراے خارستان میں قید کیا تھا وہاں برق پہونچا خارستان کو مارا میں نے
آہوان کو مارا پھر شعلہ بار جادو برق کو پکڑ لے گئی اسکو بھی جاکر میں نے مارا آفتاب نے کہا ہم اور
ہفت رنگ آپکی تلاش میں نکلے تھے مگر آپکو بخیر و عافیت پایا اب صحراے باد انگیز میں چلتے ہیں یا علیک
باد انگیز کو مارا یا قتل ہوے یہ ذکر تھا کہ رستم بھی آکر پہونچے عمرو نے رستم کا دامن تھاما کہا ای رستم
مجھکو گرفتار کرکے ساحرہ لے گئی میری کمر میں ڈبے جواہرات کے تھے وہ گر گئے اب مجھکو تم اسے دلوائیے
رستم نے کہا میرے پاس آپکے دینے کو نہیں ہے خواجہ نے کہا میں اپنی جان دونگا ورنہ قرضدار مجھکو
گرفتار کرینگے اس ذلت سے جان دینا بہتر ہے اتنا لشکر تمھارے ساتھ ہے اگر ایک ایک پیسہ دیں تو
ہزار ہا روپے ہو جائیں زبان نہیں ہلاتے ہمارا افلاس بڑھتا جاتا ہے یہ کہکے خواجہ نے چادر بچھا دی
پکار کر آواز دی ہاں بھائیو سخی داتا جسکو جو دینا ہو وہ دیوے انگوٹھی چھلے پیسے دوانیاں چوانیاں
سب نے دینا شروع کیں افسروں نے پانچ پانچ سو روپے منگوا کر دے خواجہ نے مبلغ خطیر جمع کیا اب
لشکر رستم صلاح کرکے طرف صحراے باد انگیز کے بہ فر فریدونی و حشمت جمشیدی روانہ ہوا مگر خواجہ
برق نے آفتاب فلک سیر سے پتہ و نشان صحراے باد انگیز کا پوچھا آگے خواجہ و برق روانہ
ہوے بعد جانے عمرو و برق کے فرداً فرداً امرا بیان رستم نے اسباب سحر جسم پر آراستہ کیے اور بتدریج
اپنے اپنے قاعدے سے چلے ان سب کے بعد رستم سوار ہوے سمک ہمراہ رکاب ہے دو کوس لشکر
رستم چلا تھا ایک بلندی پر رستم کھڑے ہیں اپنے لشکر کی روا روی دیکھ رہے ہیں علماے
زنگاری کھلے ہوے آنپر حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی مرقوم ہے لشکر کی روا روی کی دھوم ہے

کہ دیکھا صحرا سے گرد بلند ہوئی سامنے آکر دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا ایک پہلوان دیو بیٹھا گرگدن
مست پر سوار پشت پر ساٹھ ہزار فوج گویا دریا کی موج سامنے لشکر اسلام کے آکے پہونچا پکار کر آواز دی کہ
رستم ٹھہر جاؤ جس صحرا کو جاتے ہو اسی صحرا سے آتا ہون صحراے باد انگیز جادو کا مقتدی ہون باد انگیز
گرگدن سوار میرا نام ہے اہل اسلام کو قتل کرنا میرا کام ہے کیا مجال کہ میری سرحد مین سلطان
قدم رکھین قدرت کا حکم میرے نام آیا کہ راہ مین جاکے طلسم کشا کو روک لے اگر اپنی جان بچانی منظور ہے
تو پلٹ جاؤ جواب مین رستم نے جواب دیا ہم ایک شیر بیشۂ جرأت ہین اور نہنگ دریاے ہمت ہین انشاء اللہ
صحراے باد انگیز مین پہونچینگے باد انگیز جادو کی فکر ہو جائیگی یہ کہکے رستم نے ٹھہرنے کا اشارا کیا
لشکر رک گیا باد انگیز گرگدن مست پر سوار جرأت و جلالت رستم دیکھکر بہت نادم ہوا کہ قدرت نے
مجھے کس دلیر پر بھیجا ہے ایسے ایسے ساحر اسکے ساتھ ہین یہ کیونکر قبضے مین آئے طلسم کشا تو بے
سردار کیونکر پاسکے یہ نازنینان مہ جبین طلسم کشا پر عاشق ہین کیسی طلسم کشا سے موافق ہین اتنے مین
اپنی بارگاہ مین آیا عیار اسکا ہماے دوندہ بھی آکر بیٹھا باد انگیز گرگدن سوار نے اس عیار سے
کہا ای ہماے دوندہ جسوقت سے لشکر طلسم کشا فرداً فرداً میری نگاہ جمال بینان سنبل پہ
پڑا ہی تیر مژگان نے دل کو مشبک کیا ہلال ابرو کی تلوار کلیجے پر چل گئی عجب میری کیفیت ہے نظم

کام کرتی رہی وہ چشم فسون ساز اپنا
لب جان بخش دکھایا کیے اعجاز اپنا

سرو گڑ جائینگے گل خاک مین مل جائینگے
پانون رکھے تو چمن مین وہ سرافراز اپنا

خندہ زن ہین کبھی گریان ہین کبھی نالان ہین
ناز خوبان سے ہوا ہی عجب انداز اپنا

یہی اللہ سے خواہش ہے ہماری ای بت
گور بد مین ہو ترا آنگن ہو عماز اپنا

سوزش دل سے زبان کو نہ ہوئی آگاہی
اُف کیا منہ سے نہ نہکنے نہ کھلا راز اپنا

خون ہوتا ہے جگر زمزمہ سنکر بے یار
دل دکھاتی ہے مغنی ترمی آواز اپنا

نہ سنی یار نے اک بات سخن ساز و نکی
رہ گئے طول کے منہ مفسدہ پرواز اپنا

پر کترنے سے تو صیاد چھری ہی پھیرے
قصہ کوتاہ کرے حسرت پرواز اپنا

ہمین کھولے ہی گا بتکدہ کا دروازہ
بند رہنے کا نہین کار خدا ساز اپنا

یاد آتی ہین ادائین جو تری ای محبوب
بھول جاتے ہین حسینان جہان ناز اپنا

مرغ دل صید گہ عشق ہوا ہی دیکھین	طمع کرتا ہی اسے کون تماشہ ذرا اپنا
روٹھکے ملنے جو جاتا ہون تو کہتا ہی وہ شوخ	کل خفا تم تھے مزاج آج ہی ناسازا اپنا
خبر اوّل و آخر نہین مطلق آتش	نہ تو انجام ہی معلوم نہ آغاز اپنا

یہ اشعار جو سامنے عیار کے رو رو کے پڑھے عیار نے کہا حضور نہ گھبرایئے مین رات کو گرفتار کر لاؤنگا یہ کہکے باہر آ کے عیاری اُسی وقت جسم پر آراستہ کئے اور طرف لشکر طلسم کشا کے چلا ایک بڑھیا کی شکل بنکر رستم کے لشکر مین آیا دریافت ہوا پہلوے لشکر مین بارگاہ سنبل ہفت گیسو استادہ ہی گرد کنیزین حلقہ زن دروازے پر محلدار پڑے فن دیکھکر اسنے مقام تاکا جب کنیزین کسی کام کو نکلین ایک کنیز کو اشارے سے الگ بلایا جب نخل کی آڑ مین کنیز آئی حباب مار کر بیہوش کیا اُس کنیز کی شکل بنکر ملکہ سنبل کی بارگاہ مین آیا دیکھا ملکہ سنبل ہفت گیسو انتظام مین جنگ کے مصروف ہین۔ ہمارے دونده نے دن بھر تامل کیا شب کو جب ملکہ سوئین یہ چھپر پر آیا تین کنیزین اور تھین جو تھا یہ جب رات زیادہ جا چکی تب اسنے تینون کنیزون کو گلوریان کھلا کے بیہوش کیا او ملکہ کا پشتارہ باندہ لیا اور لیکر بھاگا نہر سمک پڑا سو رہا تھا کہ اسنے خواب مین دیکھا ایک سگ سیاہ سنبل پر حملہ کر رہا ہی سمک گھبرا کے اُٹھا دوڑا ہوا بارگاہ سنبل ہفت گیسو مین گیا نگہبانون سے پوچھا نگہبانون نے کہا خیر و عافیت ہے اندر بارگاہ کے جو گیا دیکھا روشنی گل ہی تین کنیزین بیہوش پڑی ہین ملکہ سنبل اپنے پلنگ پر ندارد سمک نے ایک چیخ ماری قریب ہی بارگاہ ملکہ ہفت رنگ تھی صدا سمک کی سنکر دوڑین دیکھا سمک پیٹ رہا ہی نگہبانون پر غصہ کر رہا ہی لوگون نے کہا باد انگیز پہلوان کا عیار ہی کہ ہمارے دونده اُسکا نام ہی وہی لیگیا دن کو بازارون مین بصورت مبدل پھر رہا تھا یہ سنکر سمک چلا ملکہ ہفت رنگ کے پاس اور بھی شاہزادیان آئین مثل ملکہ لالہ عذار وغیرہ کے ہر ایک کا یہی قول تھا اے مہترو الا گر تم نہ جاؤ ہم جا کر بارگاہ مین اُسکی آگ لگائے دیتے ہین اور ملکہ کو لاتے ہین سمک نے کہا آپ لوگ تامل کرین سب جادوگر نیونکو روکا مگر لالہ عذار نذرکین چمک کر بلند ہوئین طرف بارگاہ پہلوان کے چلین مگر اول اول سمک بن عمرو ایک ساحر کی شکل بنکر لشکر مین باد انگیز کے آیا جا بجا پھرنے لگا یہان صبح کو باد انگیز کردن سوار رات بھر فراق مین ملکہ سنبل کے تڑپا ہی صبح کو آنسو بھرے ہوے بارگاہ مین آکر بیٹھا کہ عیار ملکہ کو لیکر آیا پشتارہ اسنے سامنے لاکے ڈال دیا

سمک نے بشکل ساحر اندر آیا عیار سے کہا کہ ہوشیار کرو عیار نے عرض کی کہ حضور سنبل ہفت گیسو
اسکا لقب ہی ساتھ بلائین نازل کر دیگی جان بچانا مشکل پڑیگا اسنے کہا آخر کیونکر ہوشیار کرین اب
عیار بھی حیران ہی کہ کیا کرین بعض کہتے ہین عیار سچ کہتا ہی ہوشیار ہوتے ہی بگڑ جائیگی جان پر انکی
آفت لائیگی آخر کو سمک نے بڑھکے عرض کی غلام ایک تدبیر بتاتا ہی ساحر کو جب قید کرتے ہین
اور چاہتے ہین کہ سحر سے مجبور کرین تو زبان مین سوزن دیتے ہین تب ہوشیار کرتے ہین اگر حکم
ہو تو مین ہوشیار کرون ناچار شب تو ہو ہی رہی تھی آخر سمک سے کہا سمک قریب پلنگ کے
آیا جھک کر اسنے ظاہر مین سب کے سوزن دی باطن مین صاف رکھا ملکہ کے کان مین کہا آپ گرفتار
ہو کے آئی ہین سنبھل کر اٹھیے مین ہون سمک رستم بیقرار ہو رہے ہین یہ کہکر اسنے ہوشیار کیا ملکہ تڑپ کر
اٹھین اٹھتے اٹھتے ایک گیسو کو ہلا دیا معلوم ہوا کہ ناگن لہرا رہی ہی بارگاہ مین اندھیرا ہوا آواز دی
منم سنبل ہفت گیسو او بیحیا تجھکو دیوانہ کر کے مار بگرد عادے رستم کو کہ انکی ممانعت ہی کہ تجھ پر
سحر نہ کرو تجھکو بھی یہ دن نصیب ہوا یہ حوصلہ پیدا کیا کہ ہمارا نام سا بے ادبی سے لیتا ہی یہ کہکے
ان چھ کاکلون کو جو ہلایا صاف ظاہر تھا چھ مار سیاہ لہرا گئے قلب کافرون کے تھرا گئے سمک کو
گرفتار کرنے چلے بادانگیز گردن سوار نے کہا ہان اس قبلے ساحر کو مار لو پانچ ہزار غیر ساحر طرف
سمک کے چلے سنبل نے کہا اگر کوئی پریشانی واسطے سمک کے ہوئی تو رستم کو کیا منھ دکھاؤنگی
آخر نگاہ سحر ڈالی وہ پانچ ہزار یا تو سمک کو پکڑنے چلے تھے یا نگاہ پڑتے ہی جھومنے لگے اور جھوم
جھوم کر بہ ذوق تمام یہ اشعار عاشقانہ پڑھنے لگے نظم

پامال کیجیے انھین رفتار ناز کا
لیتا قلم سے کام ہون مین نیزہ باز کا
اللہ رے صفائے بیان حدیث دوست
اڑتا ہی رنگ چہرۂ نیرنگ ساز کا
ظاہر ہی گر جو شمع پہ پروانہ کا اثر
مستون کو تیرے ہوش کہان امتیاز کا
آنکھین ہین بھر آئی مین لبریز اشک سرخ

طاؤس و کبک رکھتے ہین دعوی نیاز کا
ساقی سمائے آنکھ مین ہزارون خم شراب
دم بند ہی فصاحت اہل حجاز کا
کیونکر وہ نازنین نہ کہے بے نیاز جان
روشن ہی حال شمع کے سوز و گداز کا
ہو جائے حسن معنی بے صورت آشکار
سوز جگر کو شغل ہی دل کے گداز کا

لکھتا ہون صف یار کے قد دراز کا
کشتی مری کنارے خدا نے جہاز کا
ہوتا ہی شعبدہ سے ترے آسمان سفید
اندازہ سے بھی حوصلہ عالی ہی ناز کا
ساقی زلال خضر دیجیو تو تشنہ ہو رہے
وہ حقیقت اٹھے جب پردہ مجاز کا
پھر جبہ کو ظہور کا رہتا ہون منتظر

مشتاق ہون امام کے پیچھے نماز کا
سوداے عشق مین نہ رہی شان [illegible]
دھبا مٹے زمین کے نشیب و فراز کا
حسن و جمال نور رخ اسلام کا دکھا
دھو دن پیچ یار کی زلف دراز کا
نیرنگ حسن و عشق کی آمد ہے بہار
یہ طفل کھیل کھیلنے لگے افشاے راز کا
چھپکر کیا ہی قتل مجھے تیغ یار نے
پیر مغان کا حکم ہی [illegible] کا

ہجران یار مین تہ خاک سے تنگ ہون
محمود بندہ ہو گیا حسن ایاز کا
ساحل سمجھتے ہین تہ دریاے عشق کو
دیوانہ پیر ہی ہو مقید نماز کا
[illegible] کے خنجر کا دل کیون ہو گئی
بیٹا کوئی فصل نہین کارساز کا
بیمار عشق کے لیے ممکن نہین شفا
کشتہ ہو دل مرا شرف امتیاز کا
[illegible]

اے مرغ روح کو چنگل ہی باز کا
پتلے ہین خاک کے یہ اڑے وہ چلین کہین
طوفان ناخدا ہی ہمارے جہاز کا
[illegible] سے انکی زیادہ ہو زندگی
تکیہ ہی کیسے خسرو مسکین نواز کا
عشق نہفتہ ہوے گا شگفتنے کا آشکار
پرہیز سے مقام ہی یہ احتراز کا
مجھ رند کو حلال ہی کوئی حرام ہو
کم زہر سے اثر نہین اس ہر آز کا

یہ اشعار پڑھتے ہوے سب طرف [illegible] ڈالا سمک ایک جانب بھاگا باد انگیز
کرگدن سوار نے چاہا پیچھا کرون [illegible] اسی نے قتل کے درپے ہوے مگر باد انگیز
بڑا بہادر تھا تلوار کھینچکر انکو قتل کرنے لگا وہ لوگ کچھ اسکے ہاتھ سے قتل ہوے کچھ صحرا مین آوارہ ہوے
سر ٹکراتے پھرتے تھے اور سنبل کا نام زبان پر جاری تھا یہی باعث بیقراری تھا آخر سب یون ہی
تباہ ہوے سمک سنبل سامنے رستم کے پہونچے رستم تو خوشیان کرنے لگے لیکن لالہ عذار جو گئی
تھین یہ بارگاہ پر جاکے باد انگیز کی چمکین سامان سنبل کا نہ دیکھا سمجھین کہ شاید سنبل کو مار ڈالا یہ
سوچکر نعرہ کیا اے باد انگیز تونے غضب کیا کہ ہماری بہن کو قتل کر ڈالا یہ کہکے کچھ پھول پھینکے پھول جو
بارگاہ مین گرے بو سے خوش آئی سب تالیان بجانے لگے کہ پہلو سے آواز آئی اے ہمشیرہ زیادہ کد و
کوشش نہ کرو مین بچکر نکل آئی لالہ عذار پلٹین دیکھا ملکہ سنبل پکار رہی ہین لالہ عذار سنبل کے ساتھ
واپس ہوئین یہان دو گھڑی کامل سب سرداران باد انگیز اچھلے کودے تالیان بجائین باد انگیز نے اٹھکے کئی کو
قتل کیا کئی جوان اسکے ہاتھ سے مارے گئے تب جاکر وہ لوگ ساکت ہوے جھنجھلا کر اسنے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے
اور کہا کہ سر میدان رستم سے سمجھونگا ہرکارے جو بہ امر جاسوسی موجود تھے خبرین لیکر بھاگے خدمت
رستم مین حاضر ہوے بعد دعا و ثنا کے سب کیفیت بیان کی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ لالہ عذار کی وجہ سے
اور چند کس وہان مارے گئے اب اسنے غصے مین طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ ہے کہ کل نکل کر معرکہ آرا ہو آتش عناد کو

دوبالا کرے پس رستم نے سمک کی طرف دیکھا فرمایا کہ اے برادر ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی وبہ
عنایت ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ ورزی گرگڑایا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کل باد انگیز سے
سر میدان مقابلہ ہے تیاریاں ہونے لگیں نیزے درست ہو رہے ہیں تیغ چرخ چڑھ رہے ہیں کہ عقل
پیر چرخ کی چرخ میں ہے چار پہر رات تیاری رہی رستم نے بعد برخاست دربار سمک کو حکم دیا غیر ساحر
ہمارے ساتھ چلینگے سمک نے حکم پہونچایا سب شاہزادیوں کو ملال ہوا شاہزادے نے [illegible]
مگر آفتاب فلک سیر نے کہا میں ضرور ساتھ جاؤنگا یہ بھیجا ہوا صفت پیکر کا آیا ہے شاید ساحر ہو تو میں نظر
رکھونگا بوقت سحر جب ماہ تابان مع فوج ثوابت و سیارگان ہاتھ سے شہنشاہ زرین پوش کے
شکست کھائی اور وہ تخت زبرجدی پر آکر بیٹھا فوج ضیا و شعاع ساتھ ہی تمام دنیا روشن ہوئی لیلی شب
داخل حجاب مغرب ہوئی و مجنون روز بصد سوز و گداز صحرائے نجد اشتیاق میں آیا زمانہ روشن ہوا صحرا
سر سے خارستان جہان مثل گلشن ہوا رستم نماز پڑھ کے سوار ہوئے اونچی نگاہ آفتاب آنکر حاضر ہوا رستم
نے کہا اے آفتاب تجھے کہا تھا کہ کوئی ساحر ہمارے ساتھ نہ آئے تم کیوں آئے آفتاب نے عرض کی یہ پہلوان
بھیجا ہوا صفت پیکر کا ہے شاید کوئی شعبدہ کرے تو غلام اسکی فکر [illegible] ہوا [illegible]
ہو رہے بس ساٹھ ہزار جوان سوار و پیادے غیر ساحر ہمراہ ہو کے میدان کارزار میں آکر پہونچے دیکھا
سامنے سے گرد اٹھی باد انگیز کرگدن سوار ہے گرد و پیش مع تین لاکھ فوج کے میدان کارزار میں آکر
پہونچا صفیں جمنے لگیں نقیبوں نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کھڑکا ہٹے باد انگیز کرگدن سوار نے پہلے
اپنا بڑھایا میدان کارزار میں آیا نیزہ اپنا ہلایا فنون سپاہ گری دکھائے جب خوب عرق عرق ہوا و
پیروں سے یوں پسینہ ٹپکا جیسے دو کالی گھٹائیں برستی ہیں طرف لشکر رستم کے رخ کیا للکار کر آواز دی کہ اے
فرقہ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے سوائے طلسم کشا کے اور کسی کو نہیں چاہتا رستم نے
گھوڑا بچھرا گھوڑے سے کودے سامنے یاقوت تاجدار کے آگئے فرمایا اے شہریار اجازت ہے میدان یاقوت
نے تخت رکھوا دیا گھر دیکھ کر عرض کی خدا حضور کو سلامت رکھے کہ غلام کو تاجدار قرار دیا بسم اللہ
پروردگار حضور کو مظفر و منصور کرے رنج و الم دل سے دور کرے رستم دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوئے
سمک نے رکاب پر ہاتھ رکھا سر اپنا میدان کا دکھاتے ہوئے سامنے باد انگیز کے پہونچے باد انگیز کرگدن
سوار نے جو جمال بے مثال اور صولت اور شوکت دیکھی دنگ ہو گیا ہاتھ اٹھا کر سلام کیا کہا اے طلسم کشا

ہین قہر خداوندی ہون میرے ہاتھ سے کوئی زندہ نہین بچتا بہتر یہ ہی کہ میری اطاعت کرو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا رستم نے کہا ای باد انگیز تجھ ایسا پہلوان صاحب شوکت ولیاقت افسوس کا مقام یہ ہی کہ اپنے پیدا کرنیوالے کو نہ پہچانے اگر اسلام اختیار کرو تو رونق بارگاہ کرین لات ومنات پر لعنت کرو یہ سنکر باد انگیز جھنجھلایا نیزہ مارا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا آپس مین نیزہ بازی ہونے لگی دونون لشکر دیکھ رہے ہین اور آفتاب بدل وجان متوجہ ہی ایک مقام پہ رستم نے گاٹھکر نیزہ ہاتھ سے باد انگیز کے نکالا باد انگیز نے جھنجھلا کر ہاتھ تلوار کا مارا دیا رستم نے بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالا باد انگیز گینڈے سے کودا کشتی ہونے لگی رستم ریل ریل کے لیجاتے ہین باد انگیز چاہتا ہی اپنے کو زور سے رستم کے بچاؤن مگر ہنگام کشتی مین رستم سے دبا ہوا لڑ رہا ہی پسینے پسینے بے اختیار پکار اٹھا یا خداوند مدد کیجیے یہ جو اسنے پکار کر آواز دی یا خداوند ہفت پیکر جیسے ہی اسنے کہا آسمان پر سناٹا ہوا ایک طائر ہفت رنگ درخت پہ آکے بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا مگر رستم سے آنکھ ملائے ہوئے پکار رہا ہی ای رستم ذی شوکت ولیاقت ذرا ہمسے آنکھ ملائیے جیسے ہی رستم نے سر اٹھایا طائر پکارنے لگا نظم

کیسی محبت مین مزا آتا ہے
سیمتن کونسا ہاتھ آتا ہے
دل سے مطبوع مکان مین ہر دم
ولولہ ناک مین دم لاتا ہے
یہ غم پردہ نشین جو ناصح کو
میرے ملنے کی قسم کھاتا ہے
کیسی دل اک بت کو دیا مومن نے

کیون نہ کھائین ہمین غم بہاتا ہی
مدد ای کشمکش شوق کہ پھر
ہی پھر اب صبر کا گھبراتا ہے
کسکی چشمک سے یہ اختر شمری
پھر زبان کھولتے شرماتا ہے
پھر ہون دیوانہ چھوڑ دکس کا
کب وہ ان باتون سے باز آتا ہے

پھر کھجاتی ہی ہتھیلی دیکھون
دل کہین کھینچے لیے جاتا ہے
عشق کی زمزمہ سنجی ہے ہے
فلک آنکھین مجھے دکھلاتا ہے
کس سے پھر وعدہ وصلت ہی کہ دل
خار تلوے مرے سہلاتا ہے

یہ جو طائر نے آواز دی رستم کا زور کم ہونے لگا نگاہ حسرت طرف آفتاب کے دیکھا آفتاب نے نگاہ اٹھا کے طائر کو دیکھا سمک سے کہا یہ طائر برائے مدد باد انگیز آیا ہی مین اسے مارتا ہون جسوقت سے یہ آیا ہی دیکھو رستم کے زور مین کمی ہی الجھ الجھ کے لڑ رہے ہین یہ کہکے آفتاب فلک سیر نے جھولی سے کاغذ نکالا اسکو بشکل باز کاٹا اس طائر کی طرف اشارہ کرکے چھوڑ دیا دیکھا سب نے کہ باز جاکر طائر پر گرا پنجون سے پکڑ کے اسے چیر ڈالا ادھر تو آفتاب نے طائر کو مارا ادھر رستم نے باد انگیز کر گردن سوار کے دونون

سونڈھے پکڑے ریل کرکے دوڑے پندرہ قدم بڑھکر کہہ مارا دونون گھٹنے بادانگیز کے آشنا بہ زمین ہوے
بادانگیز نے چاہا لنگر قائم کرون رستم نے دونون ہاتھ ستون کیے کمر مین ہاتھ دیکر اُٹھا لیا سر سے بلند کیا
زمین پر دے مارا چارون شانے چت گرا یہ کود کر چھاتی پر سوار ہوے گُندہ زانو سے دبا کے ارشاد فرمایا
جالا در شناختن پروردگار چہ میگوئی بادانگیز سوچا کہ جان کا بچانا واجب و لازم امر ہی پکار اُٹھا
مین تابعدار ہون رستم نے کلمۂ طیب تعلیم فرمایا طوطے کی طرح دل مین کینہ رکھکر بادانگیز مسلمان ہوا
سوچا جسدن پنجہ قابض ہوگا اسی دن مار ڈالونگا رستم اسکو ساتھ لیکر چلے سمک نے عرض کی
اسکی پیشانی پر نور اسلام نہین چمکا رستم نے کہا تم بڑے عیار مکار ہو اور کو بھی مکار جانتے ہو وہ
کیون نہ مسلمان ہوتا مین نے سر میدان زیر کیا اب یہ پہلوان لشکر اسلام مین رہنے لگا لشکر والون نے
بہ اشارہ کہدیا ہی کہ لوگ ٹھہرے رہو مین اسی ہفتے عشرے مین آتا ہون ایک دن اسکا طلایہ بارگاہ رستم پہ
مقرر ہوا دو پہر رات گئے در بارگاہ پر آیا پردہ اُٹھا کے دیکھا رستم آرام کر رہے ہین چہرہ مثل آفتاب
روشن ہی پلنگ عکس چہرہ گلگون سے رشک گلشن ہی اگرچہ بادانگیز کو رحم آیا مگر کہتا ہی جو یہ زندہ رہیگا
تو خدائی خداوند ہفت پیکر کی ہٹیگی اسکا سر کاٹ لینا بہتر ہی یہ سوچکر اسنے تلوار کھینچی ہاتھ مارا رستم کی
حیات باقی تھی آنکھ کھل گئی دیکھا ایک سیاہ پوش نے ہاتھ مارا اپنے کو پلنگ سے گرا دیا تلوار سے پٹی کٹی
رستم نے نعرہ کیا اسکو لینا نعرہ رستم سُنکر بادانگیز بھاگا باہر آیا گھوڑا سواری کا موجود تھا سائیس
مار کر مرکب پر سوار ہوا رستم جو نکلے دیکھا بادانگیز بھاگا جاتا ہی یہ نعرے کرتے ہوے پیچھے
چلے اور ایک سوار کا گھوڑا لے لیا پٹری جو جمائی گھوڑا طرارے بھرتا ہوا چلا بادانگیز پہلے اپنے
لشکر مین آیا آواز دی یار و میرے پیچھے یہ جوان آتا ہی اسے روکو لشکر والے تیار ہوے آگے
بادانگیز پیچھے اسکا لشکر اسکے پیچھے رستم نعرے کرتے ہوے ہر مرتبہ آواز دیتے ہین او بیحیا اگر
آسمان پہ جائیگا تو وہین آکر مارونگا مثل آہ مظلومان پہونچونگا اگر تحت الثریٰ مین جائیگا تو مثل
قطرۂ آب جذب ہونگا اور وہین آکر تجھے قتل کرونگا بادانگیز کرگدن سوار بدحواس جان لیے
ہوے بھاگا جاتا ہی نعرہ رستم سے تھراتا ہی قضائے کار بطلان بن فستق و فجور پہلوان ملقب بہ
مغرور فیل کن اسکو فرمان ہفت پیکر پہونچا تھا کہ طلسم کشا کے مقابلے مین جاؤ تین لاکھ فوج
جنگی اپنے ہمراہ لیکر قلعہ سے باہر نکلا ہی زیر کوہ تین لاکھ فوج سے فروکش ہی اب ملحوظ خاطر عاطر رہے

ر فیل کن جو لقب اُسکا ہی سبب یہ ہی کہ صبح کو اکھاڑے مین جو آتا ہی سات سے پہلوان شاگرد اسکے ہین
ایک ایک فیل تن فیل شمال دیو خصال اُن سبکو زور دلاتا ہی جب ان سبکو زور دلا چکتا ہی تو کنارے پے
کھڑا ہوکے چیخین مارتا ہی کہ یا خداوند ہفت پیکر سات سو شاگرد جو آپنے مجھکو عطا کیے اِنسے زور میرا
نہین پورا ہوتا ہی یہ کہکے آواز دیتا ہی کہ یا خداوند میرے زور کے پورے ہونے کی تدبیر کیجیے اُسوقت
جنگل سے ایک فیل مست پیدا ہوتا ہی جھومتا ہوا جھنڈا اٹھائے ہوے آتا ہی آکے مغرور سے متوجہ
ہوتا ہی مغرور اُس سے مقابلہ کرتا ہی فیل بڑے بڑے زور کرتا ہی دو گھنٹے عاجز ہوکر جہان سُست
ہوا مغرور نے گھونسہ مار دیا سر اُس فیل خود سرکا پھٹ گیا آج جسوقت مغرور نے فیل کو مارا اور
اُسکو اکھاڑے سے باہر پھکوا دیا درخت جو بڑے بڑے قریب تھے کسی پر دوڑکر ٹکر ماری کسی
درخت کا ڈالا پکڑا کر پھاڑ ڈالا درختون کو گرا رہا ہی کہ نعرہ رستم کی آواز اسکے کان مین آئی
دیکھا آگے ایک پہلوان گینڈے پر سوار بھاگا ہوا آتا ہی اور پیچھے ایک جوان آفتاب مثل خورشید
تمثال پشت مرکب پر سوار نعرہ شیرانہ کرتا ہوا چلا آتا ہی مغرور نے پکار کے آواز دی خبردار او
جوان ٹھہر جا ورنہ چٹکی سے مل ڈالونگا رستم نے آواز دی او بیجا ان درختون کے گرانے پہ نہایت
مغرور ہی مقابلے مین تو مردان عالم سے آ زور بازو دکھا تو ہم جانین کہ تو کیسا دلیر ہی یہ سُنکر
مغرور نے آواز دی او گردن سوار یہ تیرا قد و قامت اور معشوق سے یہ ہیبت خبردار اب
تو بھاگ باد انگیز نے پکار کے آواز دی مین اسکے ہاتھ سے زیر ہو چکا ہون وہی خون میرے
دل مین بھرا ہی لیکن تیرے کہنے سے پلٹتا ہون علاوہ ازین ای مغرور فیل کن شاید تو اسپے
غالب ہو کہ خداوند ہفت پیکر نے زور کوٹ کوٹ کے تجھمین بھرا ہی مغرور فیل کن جھپٹ کے
بیچ مین آیا باد انگیز کو ہٹا دیا آپ روبرو رستم کے آیا کہا ای معشوق پری چہرہ میرے پاس آ میرے
پہلو مین بیٹھ کر مین سات لاکھ فوج کا افسر ہون اب انپر تجھکو افسر کرونگا شراب مجھکو پلایا کرنا ساقی
خوش رو تیرا نام رکھونگا رستم نے جواب دیا مین ساقی جام اجل ہون یہ سُنکر مغرور فیل کن نے
ایک چیخ ماری کہ کل فوج کو اسکی خبر ہو گئی سب سب مسلح و مکمل ہوکے اپنے اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوے
آگے پیچھے دیکھا ایکطرف ایک پہلوان مثل شاخ نخل گینڈے پر سوار تین لاکھ فوج اُسکی پشت پر
سب ہتھیار بند مسلح و مکمل کھڑے ہین اور اپنے افسر کو دیکھا کہ سامنے جوان خوش رو کے کھڑا ہوا الغرض

مار رہا ہی وہ بھی اسکو للکار رہا ہی کہ مغرور نے ہاتھ بڑھایا کہ مع گھوڑے اٹھا لون رستم گھوڑے سے
کود پڑے کلائی کو مغرور کی تھام کر بقوت صاحبقرانی ایک جھٹکا مارا یا تو مغرور مثل الف کے
سیدھا کھڑا تھا یا مثل ذال کے خم ہوا رستم نے ایک گھونسا مارا شقیقہ مغرور کا شق ہوگیا اب تو وہ لپٹ پڑا
رستم سے اور دو تین گھونسے ایسے مارے کہ مغرور چیخین مارنے لگا رستم سے اور مغرور سے کشتی ہونی
شروع ہوگئی رستم نے کولے پر لاد کر مغرور کو دے مارا کہ لٹھے کا لٹھا زمین پر گرا زمین تھرائی جست کرکے
رستم چھاتی پر سوار ہوے کہا کیون او مغرور عقل و فراست سے دور ساقی خوش رو کے ہاتھ سے اب جام
اجل پیے گا شناخت مین پروردگار عالم کی کیا کہتا ہی ہفت پیکر پر لعنت کر مین تیرے ہفت پیکر کا
قاتل ہون انشاء اللہ مثل لقا کے یہ بچا بچا گا بھاگا بھاگا پھریگا کہین مہلت نہ ملیگی وہ بہت دنون
خدائی کر چکا اب اسکا وقت فراق قریب ہی ہرچند رستم نے سمجھایا اس بیچارے پر تاثیر نہ ہوئی جواب
دیا کہ لاکھ جان میری نام پر خداوند ہفت پیکر کے نثار ہی رستم اسکے سینے سے اترے ایک
پانون دونون ہاتھون سے تھاما اور ایک پانون کو دونون پانون سے دبایا ایک جھٹکا مارا تین
جھٹکون مین چیر کر اسکو مثل کرپاس کہنہ کے پھینکدیا فوج والے لینا لینا کہکر دوڑے رستم پر آپڑے
یہی سبکا قول تھا کہ اس جوان نے ہمکو بے افسر کر دیا اسکو قتل کرو تین لاکھ یہ اور تین لاکھ باد انگیز کے
چھ لاکھ پر رستم دوڑ پڑے جسکو ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے کیے افسرون کو تاک تاک کر مارا عین گرمی
جنگ مین باد انگیز بھی گینڈا چمکا کے آیا ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے تلوار کو اسکی تیغہ کپتیان بچ
گا تھا خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا باد انگیز کر گردن سوار کے دو ٹکڑے ہوے مار کر باد انگیز کو رستم
چھ لاکھ مین مصروف جنگ ہوے مگر جب سے فوج کے تنگ ہوے کہ ایسے آدمی دیکھا آفتاب
فلک سیر سات ہزار جوانون سے آکے پہونچا رستم ہان ہان کرتے رہگئے آفتاب نے آکے
ایسے چار گولے مارے کہ فوج والے الامان الامان کرنے لگے چھ لاکھ فوج کا جھاڑو سات ہزار
جوانون نے گر گرا زمین ہلادی اب تو سب بھاگنے لگے کوئی آپ ڈوبنے کو دریا مین گرا کوئی
سر اپنا پتھرون سے ٹکرانے لگا کچھ قلعے کی طرف بھاگے آفتاب فلک سیر نے بڑھکے آواز دی
اس طرف نہ جاؤ تمھارا مسکن دشت و بیابان ہی وقت امتحان ہی ادھر سے لوگ پلٹے صحرا کا
رخ کیا سب جنگل مین جاکے مخفی ہوے قلعے مین جانا ترک کیا رستم نے بڑھکے آفتاب فلک سیر کا

ہاتھ پکڑا کہا برادر تمنے ہمارے قانون کے کیون خلاف کیا کہا ای شہریار چھ سات لاکھ سے آپ اکیلے لڑ رہے تھے میرے دل کو تاب نہ رہی آخر غلام نے سحر کیا سب کو تباہ کر دیا حضور اگر دو چار دن لڑتے تو شاید یہ بھاگ جاتے خدا نے اپنا بڑا افضل کیا لڑائی فتح ہوئی اب قلعے مین چلیے عجب شخص آپ کے ہاتھ سے مارا گیا بے مثل و نظیر زور و شور مین تمامی طلسم مین نہ تھا رستم داخل قلعہ ہوے تھوڑے ہی عرصے مین سب سردار فرداً فرداً آئے داخل قلعہ ہوے اب بیان رستم نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ و برق کا حال کچھ نہ معلوم ہوا اُنپر کیا گذری سمک نے عرض کی ثابت ہوتا ہے کہ صحراے باد انگیز مین پہونچے وہ جاتے ہی ہنگامہ برپا کر دینگے اب مصنف حال خواجہ عمرو و برق کا لکھتا ہے کہ خواجہ و برق جو رستم سے جدا ہوے کئی کوس تو ساتھ ساتھ آئے بعد اُسکے ایک صحراے پر بہار مین پہونچے خواجہ نے فرمایا بھئی برق اب ہمارے ساتھ سے جاؤ ظاہر مین یہ صحراے پر بہار ہے عقل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقام ساحران غدار ہے برق نے کہا اُستاد اگر مقام ساحران ہے تو جاے امتحان ہے حضور کو ساحر ملینگے غلام بھی کام آئیگا عیاری کر کے جان لگائیگا خواجہ نے کہا آپ الگ جانبازی کیجیے برق نے کہا اچھا غلام رخصت ہوتا ہے یہ کہکے برق تو ایک جانب کو روانہ ہوا دیکھا ایک نخل کے سایے مین ایک ساحرہ بیٹھی ہوئی پھول کچھ اچھال رہی ہے انکھین پھولوں کی وجہ سے صحرا تمام پر بہار ہے غنچے چٹک رہے ہین پھول آنکھین اپنی کھول رہے ہین شاخین بار اثمار سے سربسجود قدرت معبود طائر جوش مین پھول پھول کر شاخہاے گل پر بیٹھے ہین مصروف زمزمہ سرائی ہوتے ہین درختون کی رعنائی زیبائی برق نے کنارے آکے رنگ و روغن عیاری کا لگایا ایک عورت کی صورت بنا حسین کمسن پھولون کا زیور زیب جسم خراماں خراماں یہ غزل گاتا ہوا سامنے آیا

زبان غیر سے جب نام تیرا میری جان نکلا
لگی اک آگ تلوونسے کہ بس سر سے دھوان نکلا

زمین مین گڑ گیا خجلت سے تیری سرو ای قمری
خراماں باغ مین جسدم مرا سرو روان نکلا

فلک کے ہاتھ سے جس سرزمین پہ بھاگ کر پہونچا
وہی وان بھی زمین پائی ہی وان آسمان نکلا

نہ دیکھی سرزمین ایسی نہ ہووے آسمان جس جا
مگر طبقہ زمین شعر کا بھی آسمان نکلا

نہ دکھلایا کسی دن بوند بھر پانی پسینے نے
ترا چاہ ذقن ای جان جان اندھا کنوان نکلا

دلا کس دشت پر آفت مین تنہا لیچلا مجھکو
کبھی اس راہ مین ہوکر سلامت کاروان نکلا

بڑا رتبہ بیان کرتے تھے حاجی سنگ اسود کا | کیا تحقیق تو اس بت کا سنگ آستان نکلا
ترے عشاق کو پروا نہ دیکھی فقر والون کی | مقام تخم کاران محبت لامکان نکلا
جہان تک ہوسکے تجھسے ستم کر آسمان مجھپر | زبان تو کاٹ لونگا جو حرف الامان نکلا
خوشا طالع ترے ای پیر کنعان واہ ری قسمت | کہ تیری طلب کی دولت سے یوسف سا جوان نکلا
تن خاکی مین دیکھا روح کو تو اک مسافر ہی | گمان تھا صاحب خانہ کا جسپر میہمان نکلا
خلش موجود ہی سینے مین اُسکے تیر مژگان کی | جگر سے رہ گئے عیسیٰ نفس کا ٹانکا کہان نکلا

اسطرح یہ اشعار پڑھتا ہوا سامنے اُس ساحرہ کے پہونچا اُسنے پکار کر آواز دی بی گل اندام صاحب میرے سامنے آؤ اس صحرا مین تمھارا کیونکر گذر ہوا جب برق قریب آیا اور قریب آکے بیٹھا ہاتھ باندھکر عرض کی حضور مین مقبول سامری و جمشید ہون شب کو سامری آتے ہین مصروف اختلاط ہوتے ہین کہ انکے بڑے بھائی صاحب جمشید آجاتے ہین وہ بھی مائل ہوتے ہین چاہتے ہین مصروف اختلاط ہون دونون بھائی آپس مین تکرار کرتے ہین دونون رات بھر لڑتے ہین مین چین سے آرام کیا کرتی ہون کوئی پانون دباتا ہی کوئی عارض پہ عارض رکھتا ہی شب بھر یہی حکایتین شکایتین رہتی ہین صبح کو دیکھتی ہون ہاتھی گھوڑے کھڑے ہین سامری و جمشید ندارد آج مین بھی انکی تلاش مین نکلی ہون سارے جنگل مین ڈھونڈھا کہین تم انکی آشنا تو نہین ہو اُس عورت نے کہا ای گل اندام جب تیرا ایسا حسن و جمال ہو تب کہین سامری مائل ہون تیغ ابرو کے گھائل ہون مین اس صحرا کی نگہبان ہون گل فروش میرا نام ہی مجھے بڑا تعجب ہوتا ہی کہ تو یہان کیونکر آئی برق نے ہاتھ باندھکر کہا کیا تمھاری سماعت مین فرق ہی مین نے تو تمسے کہا کہ یہان سامری مجکو لائے ہین اس صحرا مین چھوڑکر چلے گئے اب مین انھین تلاش کرتی پھرتی ہون وہ نہین ملتے یا تو وہ دن تھا کہ وہ میری تلاش کرتے تھے مین جھاڑیون کی جھنڈیون مین چھپ رہتی تھی وہ ڈھونڈھکر نکال لیتے تھے اور کہتے تھے بہن گل اندام آؤ مین کہتی تھی بجیا ہوش مین آؤ جمشید کا آجانا محبت و اخلاص کا بڑھانا یا اب یہ رنگ ہی کہ ہم انھین ڈھونڈھتے ہین دیکھو وہ سامنے آتے ہین پشت پر تمھاری کھڑے ہین جیسے ہی وہ ساحرہ پلٹی برق نے حلقہ ہاے کمند مار دیے گردن مین ساحرہ کی پیچ پڑے ارے کہکے پلٹی برق نے حباب مارا ساحرہ بیہوش ہوکے گری برق خنجر پکڑ کے چھاتی پہ چڑھ بیٹھا

چاہا سر کاٹ لون کہ آواز آئی او ظالم کیا کرتا ہی خبردار خنجر نہ مارنا ایک ساحر قریب آ پہونچا برق کو ایک لات ماری برق نیچے گرا اُس ساحر نے ہاتھ اُس ساحرہ کا تھام لیا آواز دی بی گل فروش آنکھین کھولو مین اس نالایق کی عیاری کو دیکھ رہا تھا اب اُس ساحرہ کی آنکھ کھلی دیکھا برق عیار پڑا ایک جانب تڑپ رہا ہی خار صحراے وقاحت مجکو بیدار کر رہا ہی ساحرہ نے آواز دی اے خار تو کیونکر آیا اسکے کلیجے مین سنان بنکر نہ گھسا اسے کیون زندہ چھوڑا اُس ساحر نے برق کا ہاتھ پکڑا کشان کشان اسکو ایک جانب لیچلا برق غل مچاتا ہی کہ اے گل فروش یہ ظالم مجھے قتل کریگا تو اپنے ہاتھ سے مجھے قتل کر اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے برق نے غل مچایا خواجہ ایک گوشے مین کھڑے تھے سر اُٹھا کے دیکھا ایک ساحر برق کو گرفتار کیے لیے جاتا ہی خواجہ ایک ساحر کی صورت بنکر دوڑے پکارتے ہوے اے ساحر ٹھہر جا مین قریب آلون تو جانا ابھی اِسکے گلے سے خنجر نہ ملانا سامری جمشید اسکو بہت چاہتے ہین عرش اعلی پہ ہمکو حکم دیا ہمارے پرستار کو جا کر بچالو یا وہ جو اسکو قتل کرتا ہی اُسکو مٹا دو جا کر راہ عدم کی بتا دو مین چشم زدن مین آ پہونچا شکر ہی کہ تمکو راہ مین پایا اگر تم اسکو قتل کر چکے ہوتے تو مین سر تمھارا خدمت خداوند مین لیجاتا یہ کہکر قریب اُس ساحر کے آئے برق کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا کہا اسے چھوڑ دے ساحر نے نہ چھوڑا خواجہ نے کہا دیکھ خداوند کیا کہتے ہین جیسے ہی ساحر پلٹا خواجہ نے خنجر مارا اپنے نام کا نعرہ کیا

نعرۂ خواجہ عمرو تصنیف مصنف

مرا نام ہی خواجۂ خواجگان
اُڑاتا ہون کفار کے مین دھوین
فلک کی جو گردش کا سامان ہوا
یہی فتح و نصرت کی تدبیر ہی

عمرو ذیحشم مہتر مہتران
جھکاتا ہون کفار کو مین یہین
نشان تمہاری گردیا پوش کا
کہ آقا ہمارا جہانگیر ہی

مری نسل سے مکر پیدا ہوا
مرا لکمہ ہی گلشن قیل و قال
مرا افسر ذیحشم تاجدار

مرے نام پر غدر شیدا ہوا
مری چال سے ہی صبا پائمال
امیر عرب شیر پروردگار

ملا ساحر کا شکم چاک قصہ پاک برق کا کان پکڑ کے اُٹھا اور ایک طمانچہ مارا کہا کیون ادبیا جہان جاتا ہی وہان گرفتار ہی ہو جاتا ہی مین نہ سن لیتا تو بچہ مارے گئے تھے برق فرنگی نے قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ استاد آپ کے تو قبضے مین میری جان ہی آپ کا آٹھ پہر میری گردن پہ احسان ہی اب چلکر گل فروش کو مارین نہین تو اسی جنگل مین مست ہو ہو کے رہ جائے گا بو سے پھولون کی دماغ پریشان ہوتا ہی وحشت بڑھتی ہی دل چاہتا ہی اُسکے پاس چلے جائے خواجہ نے اُسی وقت جس ساحر کو مارا تھا رنگ و روغن عیاری کا

لگا کہ اُسی کی شکل بنکر تیار ہوے برق کی مشکین باندھولین کشتان کشتان لیکر سامنے گل فروش کے آئے
گل فروش کو دیکھا وہی بیٹھی ہوئی پھول اُچھال رہی ہی جون جون پھول اُچھالتی ہی بہار صحرا بڑھتی جاتی ہی
گل فروش نے آواز دی ای خار صحرائی کیون پلٹ آیا برق کو قتل نہ کیا عمرو نے عرض کی ای ملکۂ عالم
یہ غل مچاتا ہی راہ گیر ٹوکتے ہین اسکو خاموش کر دیجیے گل فروش نے کہا میرے پاس لاؤ مین اسکی زبان بند
کر دون خواجہ برق کو لیے ہوے سامنے اُس ساحرہ کے آئے گل فروش نے منھ پر ہاتھ پھیر دیا کہا
ارے لیجا اب یہ نہ بولیگا خواجہ نے کہا ای ملکۂ عالم صحرا کی بہار کم ہوئی جاتی ہی گل فروش تو کہتی ہی جاؤ
اسے لیجاؤ لیجا کر اسے قتل کرو خواجہ باتین بنا رہے ہین کبھی کہتے ہین بہار کم ہو گئی کبھی کہتے ہین درختو ن کا
وجد کم ہو گیا دیکھیے تو یہ کیا سبب ہی کبھی کہتے ہین دیکھیے پھول نہین کھلتے ہین آخر گل فروش نے جھنجلا کے
کہا ای خار جاتا نہین کیا میرے قلب مین کانٹا لگائیگا خواجہ نے کہا مجھے ایک امر اور عرض کرنا ہی بلکہ مین
اسوجہ سے اسکو لیکر پلٹ آیا کہ جب یہ غل مچانے لگا تو گانون سے ایک زمیندار دوڑا آیا اُسنے آکے
کہا اس قیدی کو چھوڑ دو مین نے جواب دیا کہ یہ قیدی ملکہ گل فروش جادوگر کا ہی اُسنے مجھکو ایک ڈبیہ دی
اور کہا ملکۂ عالم کو دینا دیکھے تو اس ڈبیہ مین کیا ہی یہ کہکے کمر سے ڈبیہ نکالی یاقوت کی ڈبیہ کام کی
بنا ہوا کہا ملکۂ عالم دیکھیے تو اس مین کیا رکھا ہی کہ جو اُسکو ایسے وقت مین دے گیا اور یہ کہگیا
کہ اس مین تحفۂ نایاب ہی خداوند نے عطا فرمایا ہی گل فروش ڈبیہ کو دیکھکر خوش ہو گئی کہا دیکھ تو
نہ کھولنا مین کھولونگی قدرت نے کچھ میرے واسطے بھیجا ہی خط ہدایت حفاظت صحرا اسمین ہوگا
یہ کہکے ڈبیہ کو ہاتھ سے لیا کہا ارے میرا دل دھڑکتا ہی اس ڈبیہ مین کیا چیز ہی خواجہ نے
کہا حضور جانین راز خداوندی کو ہم کیا جانین مین بیچارہ جنگل کا رہنے والا کیا جانون آخر
گل فروش نے ڈبیہ کھولی ڈبیہ نہ کھلتی تھی زور کرکے جو کھولا دھوان اُس سے نکلا ارے
کہکے گری خواجہ نے خنجر کھینچا درختون سے طائر آواز دینے لگے ای شخص کیا کرتا ہی گل فروش کے
خون سے ہاتھ نہ بھرنا ارے ہمکو بے وارث کرتا ہی اس صحرا کی مالک ہی راہ بھرو ساحری کی یہی سالک
ہی اسی کے سحر سے صحرا یہ بہار ہی ہر طرف صحرا مین یہی پکار ہی خواجہ نے کسی کی بات کا جواب نہ دیا
خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک پھول درختون سے گرے برگ مثل برگ خزان دیدہ زرد ہو کر
درختون سے گرتے تھے شاخین سرنگون عندلیبان خوشنوا کا کلیجہ غم سے خون کئی نخل بھی

تھرا کے گرے بعض درختون سے قمریون نے بیقرار ہو کر آواز دی او ظالم غضب کیا کہ ایسی ساحرہ کو
مارا قمریان درخت سے گرین اور تڑپ تڑپ کے تمام ہوئین ہزارہا طائر مرنے سے گل فروش کے تمام
ہوگئے کباب ہو کر درختون سے گرے اور تڑپ کر تمام ہوے برق نے پڑے پڑے تاک لیا تھا کہ
ساحرہ انگوٹھیان پہنے ہوے ہی اُٹھتے ہی انگوٹھیان اسکی ہاتھ سے اُتار لین اور ایک جانب بھاگا
خواجہ اُسکے پیچھے دوڑے مگر برق کو کب پاتے ہین ایک نخل پر کچھ طائر بیٹھے چانون چانون کر رہے
تھے برق کو جو آتے دیکھا کہ باہناے عیاری لگاے ہوے چلا آتا ہی ایک طائر ان مین سے تڑپ کر
برق پر گرا کمر مین پنجہ دیکر لے اڑا برق نے آواز دی اُستاد آپ بچیے غلام کو یہ لیے جاتا ہی خدا
اس ظالم کے ہاتھ سے بچائے غلام کو روز سیہ نہ دکھلائے غلام آپکا بالکل بے دست و پا ہی یہ سنتے
ہی خواجہ نے فوراً گلیم اوڑھ لی وہ طائر تڑپ تڑپ کے زمین پر گرے پردون سے ڈھونڈھتے تھے
عمرو کو کب دیکھ سکتے ہین عمرو کو نہ پایا وہ طائر جو لیکر برق کو بھاگا راہ مین برق نے دیکھا ایک ساحرہ
عجیب بہ شکل مہیب مجھکو اپنے پنجے مین دبائے ہوے لیے جاتی ہی تڑپنے لگا جب دیکھا کہ وہ کسی طرح
نہین چھوڑتی کہتی ہی ارے تو نے گل فروش کو مارا صحراے پر بہار ہمارا ویران کر دیا جلد تجھے
خداوند ہفت پیکر غارت کر دین ایسی کمسن نازنین پری پیکر حسن مین رشک قمر کیا اُسکو عاجز کر کے
مارا ہی کہ جسکو دفن و کفن تک نہ ملیگا صحرا ویران ہوا خار صحرا کو بھی پامال کیا برق نے دیکھکر کہا اے
ملکۂ عالم مجھکو اب کہان لیے جاتی ہین اُسنے کہا تو نے گل فروش کو مارا اسکے خون کا بدلہ تجھسے لیا جائیگا
اب تو زندہ نہ بچیگا برق نے کہا اسی مقام پر ٹھہر جائیے تو مین اپنا درد دل اظہار کرون اصل یہ ہی
کہ مین نے بہت ساحرون کو مارا مسلمان قدر نہین کرتے جب کسی ساحر کو مارا اُسکے پاس جو کچھ مال
نکلا وہ مین نے لے لیا اب وہ تمام مال مجھسے آپ لے لیجیے مگر مجھکو چھوڑ دیجیے مال کا نام سُنکر ساحرہ نے
کہا سامنے درۂ کوہ ہی مین وہان ٹھہرتی ہون دیکھون مال کیا ہی دل مین سوچی کہ مال بھی لون اور
لونڈے کو قتل بھی کرون یہ کہکے پہاڑ پر اتری کہ کان مین آواز آئی یا سامری و جمشید پلٹ کے
ساحرہ نے دیکھا ایک مقام پر گنبدے کا چمن ہی ایک ساحر سیاہ فام تیرہ اندام بیٹھا ہوا پوجا
کر رہا ہی پوتھی کھلی ہوئی ہی اُس سے نام نکال نکال کر پڑھ رہا ہی ایک درخت مین ایک گھڑا
پانی کا لٹک رہا ہی پیندے مین اُسکے ایک چھید ہی نہین معلوم کیا بھید ہی کہ قطرے پانی کے

سر پہ تصویر سنگی کے ٹپک رہا ہی تصویر سنگی کے جب قطرہ منھ پر پڑتا ہی تو منھ کھول دیتی ہی قطرہ پانی کا منھ مین لیتی ہی
ساحرہ نے برق کو ایک گوشے مین ڈال دیا سمجھی کہ یہ مقبول بارگاہ سامری ہی اس سے ملاقات کرنا
واجب و لازم ہی برق کو کنارے ڈالکر آپ سامنے آئی ساحر گالیان دینے لگا کہ او ملعونہ یہان
کہان آئی ہی کیا تیری شامت آئی ہی لوٹک لوٹا و جھوٹک جھوٹا و آرمل خرمل و سامری و جمشید
وغیرہ یہان آتے ہین سیر صحرا کر کے چلے جاتے ہین یہ تصویر خداوند کلان لگی ہی ساری برکت اسی
کی ہی اگر تیرا جی چاہے گھڑے سے منھ لگا کے تھوڑا پانی پی لے پھر کسی طرح تیری آبرو نہ جائیگی ساحرہ
جھپٹ کر قریب گھڑے کے پہونچی اپنے منھ گھڑے سے لگایا پانی دل کھول کر پیا تھوڑی دور چلی
تھی کر لڑکھڑائی لڑکھڑا کے گری ساحر نے کھڑے ہو کے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ قران

سریع السیر چون باد بہاری	بمیدان اژدر آتش فشانم
منم مہتر قران شیر ژیانم	جہان سرہنگ در خنجر گزاری

یہ کہکے بغدہ مارا ساحرہ کے سر کے دو ٹکڑے ہوے برق نے
چاہا اٹھکر بھاگون قران نے لپکے ہاتھ پکڑا کہا کیون بچہ کیونکر پکڑے گئے اور کیونکر گرفتار ہوے
برق نے سب کیفیت بیان کی کہا استاد میرے تعاقب مین آتے ہین اگر مجھکو پائینگے مار ڈالینگے قران
نے کہا ای برق جب تمکو یہ ساحرہ لیکر چلی تھی مین اسیوقت یہان آکر بیٹھا تھا خبر ہی کہ یہی ادھر آئی
تقدیر نے اسکو یہ صورت دکھائی برق و قران یہ باتین کر رہے تھے مگر برق یہ چاہتا ہی کہ مین
قران کے ہاتھ سے چھوٹون تو بھاگون مگر قران ہاتھ نہین چھوڑتے دیکھا زنگ کی آواز پیدا
ہوئی اور خواجہ عمرو سامنے سے دوڑے ہوے چلے آتے ہین قران نے پکار کر کہا استاد
ادہر آیئے مین نے میان برق کو پکڑا ہی خواجہ جھپٹ کر پہاڑ پر آئے ایک لات برق کو ماری کہا
او بھوریے بدنصیب وہ انگوٹھیان تو مجھے دے ورنہ آج تجھے قتل کرونگا ہنسے تو تیری جان بچائی
آپ انگوٹھیان لیکر بھاگے عمرو نے کمر سے برق کی انگوٹھیان نکالین دو انگوٹھیان کم تھین عمرو
نے کہا وہ بھی دونون انگوٹھیان نکالئے یہ کہکے ایک طمانچہ مارا برق کے منھ سے انگوٹھیان
نکل پڑین خواجہ نے اٹھالین برق نے کہا استاد یہ نہ لیجیے خواجہ بھلا کب مانتے تھے وہ
بھی انگوٹھیان لے لین برق ایک جانب بھاگا کہا اب جا کے تدبیر کرتا ہون برق چلا خواجہ
اسکے پیچھے چلے برق جو بھاگا ایک صحرا مین پہونچا جیسے ہی اس صحرا مین قدم رکھا آہو وہان کے

برق کو گھیرنے لگے ہر چند برق چاہتا ہی اِنسے بھاگون لیکن جدھر یہ جاتا ہی وہ آہو اُسی طرف اسکو آکے گھیرتے ہین بمشکل برق اِنکے بیچ سے نکلا ایک جھنڈی مین جاکے چھپا تو بڑے سے اپنے آہو کی کھال نکالی جسم پر اپنے آراستہ کی آہو بنکے نکلا اب آہوون مین ملا لیکن آہو ستاتے ہین اب بھی پیچھا نہین چھوڑتے گھبراکے ایک جانب کو لیچلے آخر یہ بیچارہ اُن سب کے ساتھ چلا گئی جنگل خارستان کے طے کیے دیکھا جنگل مین ایک عمارت بنی ہی نہایت بلند و مرتفع دروازہ اُس مکان کا بند ہی ایک آہوے کلان جو آہنین تھا اُسنے دروازے پر جاکے ٹکر ماری دروازہ کھلا دیکھا ایک نازنین سہ جبین نیچہ ہاتھ مین لیے ہوے پہرہ دے رہی ہی اُسنے اُس آہو کی پشت پہ اپنا ہاتھ پھیرا آہو نے ایک چیخ ماری چیخ مارتے ہی آہو کے حسین عورتین گوشۂ مکان مین سے پیدا ہوئین دس بیس نے آکر اُس آہو کو گھیر لیا آہو چیخین مار کر طرف برق کے اشارہ کرتا ہی کنیزون نے آکر آہوون کو گھیر لیا برق چاہتا ہی اِنکے درمیان سے نکلون وہ کنیزین گھیرے ہوے چلین برق ہر چند چاہتا ہی کہ اِنکے بیچ سے نکلون مگر آہو نکلنے نہین دیتے ناچار سرنگون و پریشان برق اُن سب کے بیچ مین چلا جاتا ہی تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ طبلے سارنگی کی آواز کان مین آئی دیکھا سامنے ایک باغ کا دروازہ مثل آغوش عاشق کھلا ہی اُس باغ مین کوئی ستمدیدہ یہ غزل عاشقانہ گا رہا ہی

نظم

ہوشیار ہی نے ستمگر تری بیہوش کیا	تیری گفتار نے ظالم مجھے خاموش کیا
سرِ شوریدہ کیا تن سے جدا قاتل نے	بار احسان مرے سر سے سبکدوش کیا
بعد مردن پھر گئی روح بھی دیوانی سی	تیرے سوداے محبت نے اگر جوش کیا
مرد ہ ای شوق کہ لیلی رہی اب صحرا مین	شہر کی راہ نے نلتے کو فراموش کیا
بہن وہ دیوانہ تھا جسکے لیے بیابان مین	میرے ماتم نے حسینون کو سیہ پوش کیا
گور کی مردہ پسندی ہوئی ظاہر مجھکو	مردے کیطرح نہ زندون کو ہم آغوش کیا
واہ رے عشق نہ ہے تیری کشش مجنون کو	شاہد موسے تہ خاک ہم آغوش کیا
مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بھی	دا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا
پوچھتے رند سے کیا ہو سبب بیہوشی	چشم مخمور نے اک مستا کی بیہوش کیا

وہ کنیزین سب آہوون کو ساتھ لیکر اُس باغ مین داخل ہوئین جیسے ہی برق فرنگی آہو بنا ہوا اندر باغ کے پہونچا دیکھا ایک نازنین اندر باغ کے مسند پہ بیٹھی ہے گرد کنیزان معقول ایک گائن بیٹھی گا رہی ہے سازاُس مین ساز کیے ہوے وہ آہو جسنے وہان ٹکر لگائی تھی اور آواز دی تھی اسی آہو کو نازنین مسند نشین نے اشارہ کیا اور زبان سے یہ کلمہ کہا کہ خلاف وقت آنیکا کیا باعث ہے اُس آہو نے طرف برق کے اشارہ کیا برق تڑپ کر کودتا ہوا محفل مین آیا پانون بجانے لگا سم پہ اچکتا اور کودتا ہے جب گائین چپ ہو جاتی ہین برق بھی خاموش ہو جاتا ہے اُس نازنین نے برق فرنگی کو قریب آنیکا اشارہ کیا برق نے دوڑ کر قدمون پر سر رکھدیا اُسنے پیشانی پہ ہاتھ پھیرا برق فرنگی زمین پر گر کے تڑپنے لگا خود بخود گھنڈیان کھلین کھال الگ ہوگئی جب برق فرنگی ظاہر ہوا تو آہوون کو اس ساحرہ نے اشارہ کیا کہ اسکو پامال کرو آہو سینگ جھکا جھکا کر دوڑے چاہتے ہین برق کو مارین برق تڑپ تڑپ کے پشت نخلستان پہ چھپتا ہے اور بیقرار ہو ہو کے پکار رہا ہے کہ اے بے نیاز و اے بندہ نواز و اے کارساز اس آفت سے بچالے اور وہ ساحرہ دمبدم آہوون کو اشارہ کرتی ہے آہو بیقرار ہوکر دوڑتے ہین برق تڑپ کے پشت نخل پہ چھپتا ہے برق پکارنے لگتا ہے اے حاکم حقیقی واے مالک تحقیقی ان ظالمون کے ظلم سے مجکو نجات دے نظم

خداست مالک ملک و خداست بندہ نواز	خداست بے مثل ولا شریک و بے انباز
بظاہر است خدا پردہ پوش و عذر نیوش	بباطن ست دلارام و مونس و ہمراز
بہ ہر کرشمہ رباید دل از جہان جانان	ز دلبران جہان دل برد بہر انداز
فقیر گشت بفرمانش صاحب دولت	گدا نشست ز حکمش بہ مسند اعزاز
کسے بہ شوق رخش پیش بت کند سجدہ	کسے نہادہ بخاک حرم جبین نیاز

برق نے جو بیقرار ہوکر دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر جاکے پہونچا بہ قدرت سبحان لم یزل گوشۂ باغ سے ایک شیر ببر پیدا ہوا دھڑ کا مار کر اُن آہوون پر جا پڑا اُسکی خبر کر پھینکدیا کسی کے طمانچہ ماردیا کئی آہوون کو اسی طرح مارا ساحرہ اپنے مقام سے اُٹھی چاہتی ہے شیر پر سحر کرے ابھی ایسے ہی اُسنے جھولی پہ ہاتھ ڈالا شیر غرا کر ساحرہ پر جاپڑا اُوکر کے جو ایک دھڑکا مارا ساحرہ تھرا کے گری شیر نے ساحرہ کے گلے سے منھ لگایا معلوم ہوا کہ خون پی رہا ہے دیکھے یہ ماجرا قرار

چیر ڈالا کنیزون پر جا پڑا کسی کنیز کو چیر ڈالا کسی کو طمانچہ مارا آخر کنیزین پر پرواز پیدا کر کے بھاگین شیر
جھومتا ہوا قریب برق کے آیا برق ہاتھ باندھ کر گڑگڑانے لگا کہ ای شہنشاہ بیشۂ جرأت و ای حاکم
اقلیم دبدبہ و شوکت ای بادشاہ و ای شیر بیشۂ رب اکبر مجھ غریب سے کیا فائدہ مین اپنی جان سے بیزار ہون
شیر ہنس پڑا کھال جسم سے جدا کی برق نے دیکھا مہتر قران نامدار ہین برق سے کہا تو بدنصیب ہی عیاری
کر کے پہونچ تو جاتا ہی مگر گرفتار ہونا تیرا کام ہی مین جنگل مین پھر رہا تھا کہ استاد نے زنبیل بجا کے مجھے
بلایا کہا برق باغ مین قتل ہوا چاہتا ہی ای قران اگر ہو سکے تو اپنے کو پہونچا دے مجھے جلدی ہی مین کچھ
بن نہ پڑا شیر بنکے پھاند پڑا شکر ہے کہ ساحرہ کو مارا اب آگے بڑھو مین جا کر استاد کو خبر کرون یہ کہکے
مہتر قران بھاگے طائرون نے غل مچایا آخر دیوار باغ تھرا کر گری دم بھر مین باغ ویران ہو گیا
پھول سب جلے غنچے سر بستہ جل جل کے گرنے لگے تھوڑی دیر مین یا تو وہ باغ سرسبز و شاداب تھا یا
جا بجا خاک اڑنے لگی مہتر قران پاس استاد کے پہونچے جا کے عرض کی استاد برق بجا غلام نے
جا کے ساحرہ کو مارا برق کو رہا کیا برق آگے بڑھا سنا ہی کہ کئی جنگل ملینگے جادوگرنیان نگہبان
ہین حضور جو مناسب جانین وہ کرین خواجہ عمرو ایک جانب چلے مہتر قران نے ایک جانب
توجہ کی اول اول حال کیفیت مآل مہتر برق فرنگی کا لکھا جاتا ہی کہ برق فرنگی جو یہان سے
بھاگا دس بارہ کوس راستہ طی کر کے ایک صحرا مین پہونچا کہ نہایت ویران و پریشان ہی بونڈلے
پیچ و تاب کھا کے برائے تعظیم اٹھتے ہین جنکا غبار دیکھکر دل بیٹھا جاتا ہی ریتی کا میدان خاک
اڑا رہا ہی کچھ آہو زبانین منھ سے نکالے ہوے کنارے پر صحرا کے پھر رہے ہین برق کو دیکھکر
وہ آہو غل مچانے لگے برق سمجھا کسی کو پکار رہے ہین اپنی جان بچاؤ یہ سوچکر ایک طرف بھاگا
ایک جھاڑی مین آ کے چھپا آہو بدستور غل مچا رہے ہین دیکھا برق نے سامنے سے گرد اڑی بعد
تھوڑی دیر کے دیکھا ایک ساحرہ چہار جانب دیکھتی ہوئی جیسے کوئی کسی کو تلاش کرتا ہی سطح
سے چلی آتی ہی آہوون نے آنکھون سے اشارے کیے اسی جھاڑی کے گرد اس ساحرہ نے پھرنا
شروع کیا اب برق کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کپڑ لے پکارتا ہوا جھاڑی سے نکل پڑا ہاتھ باندھکر
سامنے آیا کہا ای ملکۂ عالم مین آپکی تلاش مین آیا تھا شکر ہی کہ غلام نے آپکو پایا یہ کہکے
ہاتھ باندھے عرض کی دیکھیے آہو غل مچا رہے ہین اس ساحرہ نے منھ پھیرا برق نے حلقے کمند کے مارکر

جھٹکے مارا کرتے گر تے اتنی جلدی خنجر مار دیا کہ زبان نہ ہلا سکی مار کر اُس ساحرہ کو برق آگے بڑھا خواجہ
اس صحرا مین پہونچے ایک ساحرہ کا لاشہ دیکھا سمجھے کہ برق کا یہان گذر ہوا کہ راہ مین قران سے
ملاقات ہوئی قران نے بیان کیا کہ برق یہان سے بلطف گذرا ساحرہ کو مار کر نکل گیا خواجہ الگ
چلے قران بھی آگے بڑھے لیکن برق جو چلا بھاگا ہوا جاتا ہی ذرا کسی طائر نے آواز دی اور
یہ سنبھل کر دیکھنے لگا پتہ کھڑکا بندہ بھڑکا اس جنگل کو طی کر کے ایک نئے رنگ کے صحرا مین پہونچا دیکھا
ایک طرف خاک اڑ رہی ہی بونڈلے گرد کے اُٹھتے ہین طائر جو اُس طرف پہونچا شدت سے دھوپ کی گرا
جلنے لگا منہ کھول کے رہگیا ایک طرف ہوا ٹھنڈی چل رہی ہی کہ اُدھر کے طائر شاخہاے گل پہ بیٹھے ہوے
زمزمہ سرائی کر رہے ہین شاخین پہ بہار ثمر بے شمار پتے سبز و شاداب صحرا لاجواب برق اس حال کو
دیکھکر گھبرایا سوچا کہ ایک طرف بہار اور ایک طرف خزان یہ صورت بیوجہ نہین ہی کسی ساحرہ نے
دام خزان و بہار پھیلایا ہی ہر گوشے مین دیکھتا پھرتا ہی آخر تھوڑا راستہ طی کیا تھا کہ ایک باغ ویران
معلوم ہوا دیوارین ٹوٹی ہوئی ہین دروازہ گرا پڑا ہی اینٹون کا جابجا انبار طائر کا چمن مین نشان
نہین درخت پھولون سے مرجھائے ہوے پھول سوکھے ہوے درختون کے نیچے پڑے ہین برق
ڈرتا ہوا اُس باغ مین آیا چہار جانب دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک گوشے مین ایک ساحرہ بیٹھی ہوئی سحر
کر رہی ہی ایک طرف پھول رکھے ہین اُن پھولون کو اچھالتی ہی ہوا ٹھنڈی چلتی ہی ایک طرف
کانٹے رکھے ہین پھر اُن پھولون کو رکھ دیتی ہی اور کانٹون کو جب گردش دیتی ہی ہوا گرم چلتی ہی
برق یہ حال دیکھکر فکر مین ہوا کہ اس ساحرہ کو ماریے ن ایک گوشے مین بیٹھ کر رنگ و روغن عیاری کا
لگایا ایک جوان حسین کی صورت بنکر تیار ہوا تلوار کمر سے لگی ہوئی سپر پشت پہ خود سر پر زرہ پہنے ہوے
مسلح ہو کر سامنے اُس ساحرہ کے آیا جب اس ساحرہ نے سر نہ اٹھایا تو برق فرنگی نے گنگنا کے
یہ اشعار عاشقانہ گائے نظم

تجھ سوا اور کس سے الفت ہی
ہم ہین اور سیر دشت غربت ہی
مرض عشق کی شفا ہی موت
او پہ کی کوئی آدمیت ہی

جب سنو مشورہ ہی خلوت ہی
جھوٹ بہتان مجھپہ تہمت ہی
جان مدت سے نذر فرقت کی
غسل میت بھی غسل صحت ہی
رو ڈھی رو ڈھی نہ کیجیے باتین

یار کوئی بھی وقت فرصت ہی
خوش رہو تم وطن مین اہل وطن
اے اجل تجھسے کیا ندامت ہی
اپنے دیوانون سے یہ اٹھ چلنا
ابھی تو بھولی بھالی صورت ہی

یون خوشامد سے کچھ کہے کوئی
دفن جس جا شہید الفت ہے
یار صورت نہیں دکھاتا رند

سچ یہ ہے کتنا بے مروت ہے
تا تجھ در کنار یہ نہ کہا
کونسی زندگی کی صورت ہے

لاکھ بار اضطراب سے گذرا تو
مرگیا کون کسکی تربت ہے

اس طرح کے یہ اشعار برق نے پڑھے کہ اس ساحرہ نے سر اٹھایا پکار کر آواز دی کہ میان برق فرنگی کیا کہنا آؤ ہم تو تمہارے مشتاق تھے یہ کہکے پھول رکھدیے کانٹون کو گردش دی برق بدحواس ہوگیا خود اتار کر سر سے پھینکا زرہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے سپر پھینکی تلوار کمر مین رہنے دی معلوم ہوا کوئی طرف ساحرہ کے کھینچے لیے جاتا ہے آخر جھپٹ کر قریب آیا دست بستہ ہوکر عرض کی کہ مجھے معاف فرمائیے مین آپکا نیازمند ہون لیکن مرتبے مین خود پسند ہون مجھے اپنی خدمت مین قبول کیجیے مدت سے آپکی کالی صورت کا مشتاق تھا یہ کہکے کچھ ڈھیلے اٹھائے اُن سے سر پھوڑنے لگا جب یہ نوبت پہنچی تو اس ساحرہ نے اٹھکر برق کی گوری گوری صورت جو دیکھی پھسل گئی دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا کہا کہ میان برق بیٹھو برق بیٹھا ساحرہ نے کہا کہ تونے میری بہنون کو مارا مین تجھسے بدلا لونگی اب تجھے قتل کرونگی برق نے ہاتھ باندھ کر کہا کہ مین آپ کا غلام ہون جو سزا میرے واسطے تجویز کیجیے وہ شایندہ ہے مگر دو قران آئے ہین وہ تمھاری خدمت کرینگے ساحرہ کو بہت ناگوار ہوا کہا او نالائق تو اپنے کو بڑا عیار جانتا ہے دیکھ تو تیرا کیا حال کرتی ہون یہ کہکے ایک دستک دی باغ پُربہار سرسبز و شاداب ہوگیا گوشۂ باغ سے کنیزین پیدا ہوئین اُنھون نے عرض کی کہ فرش وغیرہ تیار ہے اب محفل مین تشریف لے چلیے وہ ساحرہ زیر نخل سے اٹھی مسند پر آکر بیٹھی شراب و کباب کا چرچا ہونے لگا برق بندھا ہوا سامنے بیٹھا ہے یکایک اُس ساحرہ نے آواز دی ایسے یہ نامے لیکر جاؤ ہماری بہنون کو بلا کے لاؤ کہنا کہ صحراے خزان و بہار مین آج برق قتل کیا جائیگا تم بھی آکے شریک ہو یہ وہ عیار ہے کہ جسنے صدہا جادوگرنیون کو مارا آج یہان پھنسا ہے ایک نوجوان کی شکل بنکر آئے تھے مجکو دام مکر مین پھنسائے تھے سات سے برس لگ کر اس صحرا کی حفاظت ہمارے بزرگون کے سپرد رہی ہین کیا دھوکا دیگا ہمنے گرفتار کیا تم سب کے آنے کے مشتاق ہین یہ کہکے خارستان و نیستان جادو اپنی بہنون کو نامے لکھے کنیزون کو دیے کہ اسے جلد لیجاؤ دونون کنیزین نامے لیکر چلین جب سرحد باغ سے باہر آئین آپس سے

جدا ہوئین ایک داہنی جانب اور ایک بائین جانب چلی جو نیستان جادو کی طرف چلی اُسکا نام
زنخار جادو ہی زنخار طرف نیستان کے چلی خواجہ راہ مین آتے تھے دیکھا کہ ایک ساحرہ
اُڑی ہوئی جاتی ہی عمرو نے ایک ساحر بنکر آواز دی وہ ساحرہ زمین پہ آئی خواجہ نے
باتین کرتے کرتے اُسکو بیہوش کیا اور اسکی جھولی کی تلاشی لی نامہ نکلا اُس نامے کو پڑھا
مضمون اصلی پایا اُس ساحرہ کو وہین زندہ درگور کیا اور اُسی کی شکل بنکر پتہ مکان نیستان
کا پوچھتے ہوے چلے کئی کوس کے بعد ایک قصر دکھائی دیا دروازے پہ اُسکے چند ساحر ٹہل رہے
تھے عمرو نے اُنسے پوچھا معلوم ہوا کہ اسی مکان مین نیستان رہتی ہی خواجہ اُسی کنیز کی شکل پہ
قصر مین داخل ہوے آگے نیستان جادو کو سلام کیا ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ
نے یہ نامہ بھیجا ہی نیستان نے نامہ پڑھا پڑھکر کہا کہ مین ابھی چلتی ہون یہ کہکے تخت تیار کیا
اُسپر سوار ہوئی زنخار نقلی کو پاس بٹھا لیا طرف صحراے بہار وخزان کے چلی اُدھر خارستان
کو نامہ پہونچا وہ بھی فوراً روانہ ہوئی یہان خزان بہار جادو برق کی قید لیے بیٹھی ہی کہ آسمان کے
برق چمکی اول خارستان آئی خزان بہار نے برق کا ذکر کیا کہ مین نے اسکو گرفتار کیا
ہی یہ باتین تھین کہ نیستان بھی آکر پہونچی دونون نے تعظیم کی اب تینون جادوگرنیان آکر مسند
بیٹھین خزان بہار جادو کی تعریفین کرنے لگین کہ اس عیار طرار کو خوب گرفتار کیا اس
ظالم نے سب جنگل ویران کیے کیسی کیسی ہوشیار جادوگرنیان ماری گئین وہ جنگل ویران
پڑے ہین ہین اُسکا اُستاد بھی آتا ہی آج قواعد کی کتاب مین نے اُٹھاکے دیکھی ہی اُسمین لکھا تھا
کہ آج کی شب باغ مین خزان بہار کے اُستاد وشاگرد جمع ہونگے شاگرد تو آیا اُستاد بھی آتا ہوگا
خواجہ لشکل زنخار ساحرہ نیستان کے جو آکر پہونچے آتے ہی خنجر کھینچا کہا کہ حضور کنیز اسکو قتل کرے
ایسا نہ ہو کہ اُستاد اسکا آجائے محفل کو درہم وبرہم کرے یہ کسی طرح جلد قتل ہوجائے خزان بہار
جادو نے منع کیا کہ ابھی قتل نہ کرو اے زنخار سامان عیش ونشاط مہیا ہو کہ نشے مین اس ظالم
قتل کرین سجائے گزک اسکے کباب کھائین غیر ساحر کے بدن کا گوشت کھانا ساحرون کا کام
آج یہی تدبیر ہوگی سب جادوگرنیان اس امر پر آمادہ مستعد ہوئین سب جمع کر بیٹھین زنخار
نے سازندون کو اشارہ کیا سازندے ملے تو زنخار نے بیچ مین بیٹھکر یہ غزل عاشقانہ شروع کی نظم

اس ترک کی ثنا میں جو حرف رقم ہوا | خنجر زبان بنگئی نیزہ قلم ہوا
گستاخ ہاتھ گردن دلبر میں خم ہوا | حد ادب سے شوق کا باہر قدم ہوا
بے یار باغ خانۂ بیمار ہو گیا | پھولا جو غنچہ مین نے یہ سمجھا ورم ہوا
وقت اخیر جذبۂ دل کھینچ لائیگا | دیکھین گے روئے یار جو آنکھون مین دم رہا
دنیا مین ننگ سے ہی فزون بد کا امتیاز | کیا کیا گران شہرت سے قیمت مین سم ہوا
بخشش دنی مٹا کے بنا گھر خدا کا دل | کعبہ ہوا خدا سے جو بیت الصنم ہوا
چرخ دنی نے داغ کیا نذر دل مدام | دست بخیل سے مجھے حاصل درم ہوا
نکلی نیام سے تو گلے لپٹی اپنے تیغ | چھوٹا کمان سے تیر تو ہمسر کرم ہوا
چھپکے سے بھی کیا نہ کبھی ہمکو سرفراز | قاتل کی تیغ مین نہ تواضع کا خم ہوا
آثار عشق آنکھون سے ہونے لگے عیان | بیداری کی ترقی ہوئی خواب کم ہوا
راحت سے ایک دن نہ ہوا عشق مین بسر | غم پر غم اپنے دل کو الم پر الم ہوا
دنیا کو آتش ایک کے اوپر نہین قرار | یہ آج کل وہ صاحب طبل و علم ہوا

زخار نے اس رنگ مین یہ غزل گائی کہ سب تعریفین کر رہے ہین ہر ایک کا قول ہی کہ الٰہی زخار کیا کہنا ہے ان بہار جادو نے کہا کہ ای زخار مقام تعجب ہی کہ تو دس برس سے ہماری خدمت مین ہی کبھی تیرا گانا نہین سنا آج تو تو نے دل کے ٹکڑے کر دیے جی چاہتا ہی کہ تیری بلائین لون اسکا کیا باعث زخار نے جواب دیا کہ ای ملکۂ عالم جو کچھ آپ سے ہمنے پایا استادان فن کو دیا آپ سے اس امر کو مخفی کیا کہ آپ خفا ہونگی اس وجہ سے ظاہر نہین کیا آپ کو اس حال سے ماہر نہین کیا آج چونکہ روز جشن تھا آپ کی بہنین بھی آئین ہین مین نے اپنا ہنر ظاہر کیا یہ سنکر خزان بہار نے نیستان و خارستان سے کہا کہ کیون کیا صلاح ہی زخار پر شک ہوتا ہی ایسا نہو کہ خلاف نکلے اور ہم قواعد مین قدرت تحریر کر چکے ہین کہ اس جشن مین عمرو و برق ضرور ہونگے لہذا برق تو پکڑا گیا عمرو کیون نہین آیا زخار کی چرب زبانی کبھی نیستان کے آگے ہاتھ جوڑتی ہی کبھی خارستان کے پاس گھس کر بیٹھتی ہی اور کہتی ہی کہ بی بی اگر مجھپر شک ہی تو سب کے سامنے میری آبرو نہ لینا دونون جادوگرنیون نے خزان بہار سے کہا کہ بوا جان

ناحق کا شک ہے قدرت کے ہاتھ میں قلم تھا جو دل میں آیا وہ لکھدیا اُسکا اعتبار کیا اے زخار یہ گمان
نہ کرو یہ سُنتے ہی خزان بہار نے کہا اے زخار آج تمھیں سب کو شراب پلاؤ اب تو سب
سر جھکا کے بیٹھے کوئی کہتا ہے کہ زخار تبدیل ہو گئی ابھی کانٹا دل میں چبھیگا ضرور دو چار کی
آبرو لیگا خواجہ بشکل زخار ایک ایک کو جواب دیتے ہیں چاہتے ہیں کہ یہ سب شراب پئیں تو
برق کو رہا کروں اور ان سب کو مار کر نکلوں کہ آسمان پر ایک ابر سیاہ اُٹھا اس ابر نے سارے
باغ کو گھیر لیا خزان بہار اُس ابر کو دیکھکر ہنسی کہا کہ میری بہن نیسان جادو آتی ہیں وہ ابر
شق ہوا عمرو تو گھبرا گئے شراب کو اُلٹ پلٹ کر رہے ہیں ابر جو پھٹا دیکھا کہ ایک ساحرہ تخت پر
سوار کئی سو جادوگرنیاں گھیرے ہوئے ابر سے نکل کر آئی آتے ہی دو تھپڑ خزان بہار کو لگائے
کہا کہ کیوں بُوا طلسم میں تو یہ انقلاب اور تمنے صحبت عیش آراستہ کی ہے خداوند فرماتے ہیں کہ آجکل
پوجا پاٹ کرو خداوند کی یاد میں رہو ایسا نہ ہو کہ کوئی مقدمہ قدرت کے خلاف گذرے یہ کہکے
خارستان و نیستان کے بھی دو دو طمانچے لگائے اور کہا کہ ارے کمبختو تم اس محفل میں کہاں سے
گھس پڑیں یہ نہ سمجھیں کہ زمانہ انقلاب ہے مسلمانوں نے لشکر کشی کی ہے طرف صحرائے باد انگیز کے
جاتے ہیں ہم سب کی فکر میں آتے ہیں طلسم کشا کے پاس تین تحفے ہیں کہ جنکو سابق کے بادشاہ جان
طلسم و روح طلسم کہتے تھے یہی ہر ایک کا قول ہے کہ طلسم کشا تحفہ جات کو پائیگا طلسم کو مٹائیگا کوئی
کوشش کام نہ آئیگی رہنے والے طلسم کے خوب چین کر چکے اب وقت مصیبت ہے طلسم کے لُٹنے کا
وقت آگیا عمرو نے بڑھ کر عرض کی کہ اے ملکۂ عالم ذرا دریافت تو کیجئے کہ ہم لوگ رات بھر پوجا پاٹ
کرتے ہیں آج چونکہ برق فرنگی گرفتار ہوا اول کو سرور ہے چاہتے ہیں شراب پی کر نشے میں اسکو
قتل کریں نیسان کہا کہ بوا زخار تمنے تو گاکر ایسا رنگ جمایا کہ سب آمادہ ہیں شراب پئیں بعد
اسکے برق کو قتل کریں اگر یہ عیار مارا گیا تو عمرو بیدست و پا ہوا جائیگا بیٹا اُسکا چالاک
بن عمرو مارا مارا پھرتا ہے اور یہ ظالم سر کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے گھس پڑتا ہے خزان بہار نے بڑا
کمال کیا کہ اس متنفی کو پہچانا انجام کا سحر کر رکھا تھا کہ جیسے ہی یہ آیا پکار کر آواز دی میاں برق
آداب سب یہ باتیں سُنکر خواجہ نے سب بتوں کو مسند پر بٹھایا پایان چھیڑا اور یہ غزل عاشقانہ
گنگنا کے شروع کی نظم

سادہ رو ایک بت غنچہ دہن مجکو دیا — میرے اللہ نے بنجار چمن مجکو دیا
کی پس از مرگ فلک نے مری مٹی بھی خراب — گور ہی دی مجھے اُسنے نہ کفن مجکو دیا
بوسۂ خال پری لونگا یہی ہے تعبیر — خواب مین حور نے ہے مشک ختن مجکو دیا
مالکِ سلطنت و ملک کیا اورون کو — بدلے خلعت کے فلک تو نے کفن مجکو دیا
شکر کس منہ سے ادا ہو ترا اے رب کریم — لاکھ احسان کیے جو عضو بدن مجکو دیا
اور اللہ سے کیا دولت دنیا مانگون — یہ عطا کم ہے بتِ سیم بدن مجکو دیا
گور سے میٹھے نہین لگنے کی سبب سن رکھین — بعد مردن جو عزیزون نے کفن مجکو دیا
سر پہ رکھا اُسے مین پھول سے بہتر سمجھا — گر کسی دوست نے اک خار وطن مجکو دیا
نونہال چمن حسن جسے سب کہتے — ایسا اک یار نہ اے چرخ کہن مجکو دیا
رند کی ہے یہ تمنا کہ اثر بھی دے تو — رتبا تو نے اگر ذوق سخن مجکو دیا

اس رنگ مین خواجہ نے یہ غزل گائی کہ چارون بہنین تعریفین کرنے لگین نیسان نے کہا کہ اب جلدی کرو فوراً یہ ظالم قتل ہو جائے تو دل کو آرام آئے عمرو نے جام بھر کر پہلے نیسان ہی کو دیا نیسان فوراً جام پی گئی دوسرا جام خزان بہار کو دیا تیسرا خارستان کو چوتھا نیستان کو اب طرف کنیزون کے متوجہ ہوے کہ تو تم بھی پیو کسی کے گلے مین ہاتھ ڈالدیے کسی کے منھ پر منھ رکھدیا برق بیٹھا دیکھ رہا ہے اکثر کہتا ہے کہ اے نمخار میرا وقت آخر ہے مجکو بھی ایک جام پلادو خواجہ ایک لات مار دیتے ہین کہتے ہین کہ او بچہ تجکو شراب پلائین گے تیرے قتل کا سارا انتظام ہے کہ نیسان نے اشارہ کیا ایک جام مجھے اور دے عمرو نے اور ایک جام دیا وہ بھی پی گئی خواجہ نے جب کئی مرتبہ برق کو لات ماری برق تڑپ تڑپ گیا اشارے کرتا ہے کہ اُستاد جلدی کیجئے خواجہ اشارے کرتے ہین کہ ارے کیون گھبراتا ہے سب کو پلا چکا اب رنگ ہوا چاہتا ہے او بچے تمھین اسقدر ذلیل کیا کہ تم اپنی زندگی سے بیزار ہوا اب نہ گھبراؤ وقت رہائی آگیا کہ دیکھا ایک جادوگر پکارتا ہوا آتا ہے عمرو نے طرف نیسان کے دیکھا اشارہ کیا کہ ملکہ ذرا ہاتھ ہلادو نیسان نے جھولی پر ہاتھ ڈال کر چند دانے موتی کے نکالے اور اس ساحر پر کھینچ مارے جیسے ہی اُس ساحر کے سینے پر جاکے پڑے توڑ کر پشت کو پار گذرے اس ساحر نے مرتے مرتے آواز دی

کرا ہے نیسان بربادی طلسم کا وقت آ گیا اپنے خیر خواہ دولت کو مار این تم سب کو بچانے آیا تھا
تمنے مجھکو یہ کہنے بھی نہ دیا نیسان جھلا کر اٹھی کہ زنخار کو مارون اٹھتے اٹھتے گری تینون بہنین ہان
ہان کہکے اٹھین یہ بھی گرین کنیزون کو عمرو نے ڈھکیلنا شروع کیا پہلو پر ہاتھ رکھکر
کہا کہ ہوا الگ کھڑی ہو کنیزین بھی گرنے لگین تھوڑے عرصے مین سب بیہوش ہوکر گرین عمرو نے
اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو تصنیف مصنف

عمرو ذیحشم مہتر مہتران
اڑاتا ہون کفار کے ہین دھوین
مری چال سے ہے صبا پائمال
مرا افسرِ ذیحشم نامدار
کہ آتا ہمارا جبا گنجیر کجی

مری اصل سے مکر پیدا ہوا
جھکاتا ہون دشمن کو ہر دم کو نگون
فلک کی جو گردش کا سامان ہے
اسی ... شہیر پرور دگا

مرا نام ہے خواجۂ خواجگان
مرے نام پر عذر شیدا ہوا
مرا مکر ہے گلشن قیل و قال
نشان تھا مری گرد پاپوش کا
یہی فتح و نصرت کی تدبیر ہے

عمرو نے چپکے چپکے ان افسرون کو قتل کیا برق تڑپ رہا ہے کہ
استاد پہلے مجھے رہا کیجئے عمرو نہین رہا کرتا سحر کے اشیا جو تھے وہ جسم سے برق کے گر گئے مگر
رسن سے جو مشکین بندھی ہین برق چاہتا ہے کہ دانت سے رسی کھولون استاد لوٹ رہے ہین
ہین بھی زیورون سب عورتین زیور پہنے ہین خواجہ نے جسے قتل کیا اسکا زیور اتار لباس بھی
اتار لیا لاشہ برہنہ پڑا رہنے دیا اسطرح عمرو نے سبکو لوٹا جا کر بارہ دری مین جال مارا وہان کا
فرش وغیرہ لیا پردے بھی کاٹ لیے چھتین نوچ لین جب خواجہ ان باتون سے مہلت پا چکے تب
طرف برق کے آئے چاہتے ہین کہ برق کو رہا کرین نا ایک طرف سے آواز رونے کی آئی
وہ صدا ہیبتناک تھی آواز آئی کہ او ظالم تو نے غضب کیا کہ کل خاندان ہمارا ویران کر دیا
چار بیٹیون کو مارا اب ہین انکو کہان ڈھونڈھون ایسی ہوشیار تھین مگر موت نے تاخیر نکیا
عمرو نے چاہا کہ کود کر بھاگون برق نے دامن پکڑ لیا کہا کہ استاد ان چارون کی مان آئی ہے
مجھکو تو رہا کرتے جائیے اتنے عرصے مین دیکھا کہ دروازۂ باغ سے ایک جادوگرنی لعبوتہ عجیب و
غریب سیہ فام بد انجام ایک طاوس پر سوار پیدا ہوئی عمرو ہر چند چھٹا چاہا برق نے دامن نہ
چھوڑا اپنی رہائی کی ہوس مین رہا اس ساحرہ نے آکر ایک دو پتھر زمین پر مارا گرنی آواز دی
خواجہ زمین پر مثل مرغ بسمل گرے تڑپنے لگے اس ساحرہ نے جو بیٹیون کے لاشے دیکھے ہر ایک کی

لاش پر خوب روتی پکار کر آواز دیتی ہی کہ ای فرزند وائی تمہارا کیا سن تھا جو سب مین چھوٹی تھی اُسکا سارھے تین سو برس کا سن تھا دنیا کا تم نے کیا تماشا دیکھا باغ عالم سے کچھ پھل نہ پایا قاتل کو تمہاری صورتون پر رحم نہ آیا چلا کر جو ساحرہ روتی ہر طرف سے باغ کے جادوگرنیان پیدا ہونے لگین وہ تین ہزار جادوگرنیان جمع ہوگئین سمجھاتی ہین کہ بی بی صبر کرو ای چمن پیرا آج تیری کمائی لٹ گئی قاتلون کو قتل کرو لاشے انکے خدمت خداوندین لے چلو اور عرض کرو کہ سب کو زندہ کیجیے قدرت صاحب کرامات ہین فوراً زندہ کرینگے یہان رونے سے کیا فائدہ سب نے مل کر دارین اُستادگین خواجہ کہہ رہے ہین کہ او برق تو نے مجکو زبردستی گرفتار کرایا ورنہ مین نکل جاتا برق کہتا ہی کہ اُستاد آپکی وجہ سے مین بھی بچ جاؤنگا تھوڑے عرصے مین خدا مدد کریگا اس بلا کو رد کریگا اگر مین اکیلا ہوتا تو بڑی مشکل تھی کہ چمن پیرا نے کنیزون کو اشارہ کیا ان دونون کو دار پر کھینچ کنیزون نے دونون کے پاؤن مین زنجیر باندھی دار پر کھینچ دیا چمن پیرا نے جھولی سے سنیگ کا تیر و کمان نکالا سب نے ایک ایک کمان ہاتھ مین لی تیرون کو جوڑا مشتاق ہین کہ چمن پیرا تیر کو چھوڑے تو ہم بھی برق و خواجہ کو شکار کرین اُسوقت خواجہ و برق کی بیتابی کہ ملک الموت کا سامنا تیر و کمان کا لیے سب جادوگرنیان کھڑی ہین یہی خواہش ہی کہ چمن پیرا تیر مارے تو ہم بھی سب عمرو و برق کے سینے پر لگائین یہ دونون اپنے خدا سے دعائین مانگ رہے ہین کہ ای کریم و رحیم رحم اپنا شریک کر ہاتھ سے ان جادوگرنیون کے بچالے

نظم

ہر آنکہ گشت بدنیا اسیر نفس شریر — بچشم اہل نظر ہست خوار و زار و حقیر
خدا انکلک لطافت کشید ہر یک نقش — خدا بنجامہ قدرت نوشت ہر تصویر
خلاف حکم خدا در جہان مکن کارے — شوی وگرنہ گنہگار لائق تعزیر
بجرم بندگی عاصی تو در گذر یارب — گناہ بخش الٰہی معاف کن تقصیر

بیقرار ہوکر جو دونون نے دعا کی رجوع قلب سے تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا بقدرت سبحان لم یزل وہی جزیرے بدل گئے اسے گرد اڑی کہ روئے آفتاب چھپ گیا آفتاب فلک سیر سپہ سالار لشکر رستم آ گئے لشکر کے چمکتا ہوا آتا ہی اسکی جو نگاہ پڑی کہ خواجہ و برق دار پر لٹکے ہین کئی ہزار جادوگرنیان چمن پیرا چاہتی ہین آفتاب وہین سے نعرہ کرکے جاپڑا اسکے پیچھے ملکہ سنبل اُسکے پیچھے

لالہ عذار آفتاب کو سنبل نے دیکھا کہ بیتاب ہوکر ایک طرف گرا سنبل بھی جھپٹی مگر آفتاب نے جاتے ہی دار کو کاٹا زنجیر کو توڑا خواجہ و برق کو رہا کیا الگ لا کے آفتاب نے خواجہ و برق کو چھوڑا لیکن کل جادوگرنیون نے آفتاب کو گھیر لیا چمن پیرا پکار رہی ہی کہ ارے اس ظالم کو پکڑ لو ہمارے خونی کو لیے جاتا ہی قیدی جانے نہ پائین سب جادوگرنیان آگے آفتاب پر گرین اسقدر سحر کیے آگ برسائی تلوارین گرائین چھریان پھینکین کہ آفتاب کھڑا ارد کر رہا ہی مگر مجمع سے اُنکے نکل نہین سکتا کئی زخم آفتاب نے کھائے ملکہ سنبل نے آکر ہفت گیسو کھولے کچھ زبان سے بھی پکار کر کہا ماران سیاہ برسنے لگے جبپر سانپ گرا دُم ماردی وہ کنیز پانی ہوکے بہ گئی کفچہ بڑھا کر مار سیاہ نے دوسری کو کاٹا وہ بھی پانی ہوکر بہ گئی ہزارون جادوگرنیون کو ماران سیاہ نے کاٹا وہ پانی ہو ہوکر بہ گئین چمن پیرا نے ہاتھ ہلائے آسمان سے طاؤس پیدا ہوے وہ ماران سیاہ کو نگل گئے ملکہ سنبل نے آکر پھر زلفین ہلائین چمن پیرا پر جو عکس پڑا دلوانہ وار وحشی مثال گریبان چاک کیا منھ پر خاک ملنے لگی بیقرار ہوکر پکار اُٹھی نظم

نظر آتا ہی وہ بیزار خدا خیر کرے
پھر گئی پھر نظر یار خدا خیر کرے

پھر کسی بت کی محبت نے بنایا کافر
پھر پہننی پڑی زنار خدا خیر کرے

ٹیس پھر اُٹھنے لگی پھر اُسے دکھڑے نے گھیرا
پھر کراہا دل بیمار خدا خیر کرے

پھر نہ آجائے مری جان کہین آنکھونمین
پھر ہوئی حسرت دیدار خدا خیر کرے

وائے تقدیر کہ مر مر کے بچے تھے جس سے
پھر ہوا ہی وہی آزار خدا خیر کرے

دیکھون کس کسکی قضا کھیل رہی ہی سرپے
لئے جاتے ہین گنہگار خدا خیر کرے

آج صیاد کے تیور نظر آتے ہین بُرے
ہی کی مرغان گرفتار خدا خیر کرے

بیچ ابرو قاتل کے اشارے ہین ادھر
آ نکلی پڑتی ہی یہ تلوار خدا خیر کرے

بات وہ کیا تھی ہوا جسکا بکھیڑا اتنا
بڑھ چلی یار سے تکرار خدا خیر کرے

دل کی بیتابی سے ہی زلزلہ سارے گھر کو
ہین لرزتے در و دیوار خدا خیر کرے

فتنہ پردازی پہ مائل ہی طبیعت اُسکی
شر پہ آمادہ ہی دلدار خدا خیر کرے

جرم الفت نہ کسی پہ ہوا ثابت اے رند
ایک ہم ٹھہرے گنہگار خدا خیر کرے

اس طرح کے اشعار پڑھتی ہوئی چاہا تھا کہ بڑھے اور سنبل کے سامنے جا کر پریشانی اپنی ظاہر کرے
کہ وزیر زادی اسکی گلشن آرا بڑھ کر آئی اسنے دستک دی ایک طائر ظاہر ہوا گرد سر چمن پیرا کے
چرخ مارنے لگا سات چرخ مارے چمن پیرا کو ہوش آگیا چاہا کہ سنبل پر جا پڑوں اودھر سے اڑتی ہوئی
ملکہ لالہ عذار آئی تھی لالہ عذار نے پھر اُسکو داغ دیا صورت جو دکھائی اپنے عارض پر اشارہ کیا
جیسے ہی عارض پر نگاہ پڑی چمن پیرا مثل آئینہ حیران مثل زلف محبوب پریشان سحر کرنا موقوف کیا
چاہا کہ تیغ کھینچ کر سنبل پر جا پڑوں سنبل نے زلفون کو پھر جنبش دی لیکے کاکل کو پیچ و تاب دیا
پیچ و تاب چمن پیرا کا بڑھنے لگا گلشن آرا نے پھر دستک دی طائر پیدا ہوا چاہا کہ ڈسے کہ عکس ڈالون ملکہ
سنبل نے ایک کاکل کو کھولدیا ایک جال آسمان سے پیدا ہوا اُس جال میں وہ طائر پھنسا چمن پیرا
و گلشن آرا کوشش کر رہی ہیں ہاتھ بھی چمکاتی ہیں چاہتی ہیں کہ جال کو توڑیں سحر جال تک نہیں
جاتا تھوڑے عرصے تک کشاکش رہی کبھی چمن پیرا جال کو اپنے جانب کھینچتی ہے کبھی جال
طائر کو پھنسائے ہوے بلند ہوتا ہے آخر ملکہ سنبل نے جس زلف کو کھولا تھا اُس زلف کو
جنبش دی ایک برق پیدا ہوئی اُسنے جال کو کاٹا اور طائر کے بھی دو ٹکڑے ہوے طائر کے
جو دو ٹکڑے ہوتے اُسکا خون سر چمن پیرا پر گرا چمن پیرا کے دو ٹکڑے ہوے بس مرنا چمن پیرا کا کہ
گلشن آرا رونے لگی گلشن آرا نے بڑھ کر آفتاب نے سامنا کیا آفتاب اپنا چمکایا اسقدر گرمی
ہوئی کہ گلشن آرا اُف اُف کرنے لگی دوپٹہ اتار کر پھینکا خواجہ برق لوٹتے پھرتے ہیں جو کنیز
مرے گری اُسکا لباس اتار لیا آفتاب پکارتا ہے کہ خواجہ مُردون کو نہ چھوڑ ایسا نہو کوئی
کنیز نیم بسمل ہو بھوت پلید بنکر لپٹ جائے تو مشکل ہو خواجہ آواز دیتے ہیں کہ اے آفتاب مفلس کو کچھ
نہین سوجھتا قرضدارون نے بہت حیران کیا ہے انکا تقاضا تو کم کرون حمزہ تنخواہ نہین دیتا ہم
یہان جانثاری کر رہے ہین وہان غیر حاضری کٹ رہی ہوگی آخر کیا کرین ہمارا آقا ہے اب تو ہم
رستم کے ساتھ ہین رستم ہمارا قرضہ ادا کرینگے رستم نے آواز دی کہ اے عمر نامدار میرے یہان
خزانے مین روپیہ نہین اگر ہو بھی تو آپکو نہ دون یہ حق غازیون کا ہے اس مہینے مین تنخواہ نہین بٹی
اسکا بڑا خیال ہے آپ لوٹیے جہان تک لوٹا جائے آپ کی ہی بسر اوقات ہے جو مناسب ہو وہ کیجیے
رستم تلوار کھینچے ہوے لڑ رہے ہین جب گلشن آرا و چمن پیرا قتل ہوئین صحرا سے گرد اُڑی ایک

ساحر سیہ فام بد انجام اژدر پہ سوار سات لاکھ فوج سے آکر پہونچا آواز دی کہ ارے طلسم کشا کو
مار لو زندہ نہ چھوڑو اب طلسم کشا سیدھا صحرائے باد انگیز کو جائیگا وہان پہ گیا اور لوح کا پتہ لگا
سات لاکھ ساحرون نے آتے ہی سحر کرنا شروع کیا لشکر اسلام پہ آگ برسنے لگی ہزارہا ملازمان
طلسم کشا مارے گئے دریاے خون بہنے لگے آفتاب ساحرون کو لیکر پلٹا اور طلسم کشا سے عرض کی
کہ اژدران فیل پیکر آگیا حضور بڑھ کر اُسکو ٹوکین دیکھیے جب وہ تازیانہ مار آتشین کا سر اژدر
پہ مارتا ہی اژدر دم کھینچتا ہی ہزارہا ساحر و غیر ساحرون کو نگل لیتا ہی ہزارہا بندگان خدا پامال
ہوے دیکھیے اتنے ہی عرصے مین لشکر کو کیا ملال ہوے اب بے بھاگے نہین بنتا لیکن آپکو صحرا
باد انگیز تک جانا ہی لہذا لشکر کا ہٹانا مناسب نہین رستم نے آستین چڑھائی تیغ ہفت جوہر
کھینچکر لشکر اژدران پر گرے جس ساحر تک پہونچگئے اُسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے
صدہا ساحر مارے آخر کار اژدران پکار اُٹھا کہ ای طلسم کشا اب نکل جاؤ اپنے کو جلد صحرا
باد انگیز مین پہونچاؤ ہمارے قتل کرنے سے کچھ نفع نہ ہوگا آفتاب بھی سحر کر رہا ہی جب سحر کیا
آفتاب چمکا گرمی ٹیکھی اژدران اُف اُف کرنے لگتا ہی اژدر بھی اُسکا منھ پھیر کر زبان دکھاتا ہی
اور اس سے یہ ہی کہ پیاسا ہون اژدران سر پہ اژدر کے ہاتھ رکھکر تسکین دیتا ہی جھپٹ جھپٹ کے
لڑتا ہی ایک مقام پر گھبرا کے اژدر سے اُترا اژدر کے سر پہ تازیانہ مار آتشین کا مارا اژدر نے منھ سے
شعلۂ آتش چھوڑا شعلہ چھوڑ کر اژدر نے دم کھینچا کئی ہزار جادوگر پشت ہاے مرکب سے گرے کھنچے ہوے
طرف دہان اژدر کے چلے آفتاب نے بڑھکر ان سب کو روکا سب کو فرش خاک سے اُٹھایا خود اپنے کو
گرایا لوٹتا ہوا قریب دہن اژدر آیا کلے پکڑ کر اژدر کو چیر ڈالا جیسے ہی اژدر چیر گیا اژدران نے
آواز دی کہ او آفتاب بڑا غضب کیا میرا اژدر تو نے مارا یہ کہکے برقین آفتاب پر گرائین آفتاب
نے برقون کو دفع کیا جھومتا ہوا قریب اُس خونخوار کے پہونچا اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا آفتاب
نے تلوار کو تلوار پہ روکا اژدران نے کہا کہ ای آفتاب دیکھ تیرا آفتاب نہین چمکتا آفتاب
نے طرف اپنے آفتاب کے دیکھا اوپر سے اژدران نے ہاتھ تلوار کا مارا چاہا کہ سر کاٹ لون
آفتاب کا سر زخمی ہوا دھار لہو کی نکلنے لگی چاہتا ہی کہ تلوار اُٹھاکے سر کاٹون پہلو سے آواز آئی کہ
او مردود کیا کرتا ہی خبردار آفتاب کا سر نہ کاٹنا دیکھا اژدران نے کہ رستم پیلتن شیرانہ لڑتے ہوے

آتے ہین اژدران نے بڑھکر مقابلہ کیا رستم پہ ہاتھہ مارا رستم نے تیغ کو تیغ پر روکا جیسے ہی وہ
تلوار مار کر پلٹا تیغہ ہفت جوہر کا ہاتھہ چمکا کر مار دیا اژدران نے سپر سحر کو سامنے کیا لیکن تیغہ
ہفت جوہر جو گرا سپر کے دو ٹکڑے کیے سپر کو کاٹ کر تلوار جو گری خود کو کاٹا زمین پر آکر تلوار نے بوسہ دیا
گرد اُڑی لاشہ اژدران کا زمین پر گرا ایک اژدہا زمین سے پیدا ہوا اُسنے دہن مین لاشہ
اژدران کو لیا طرف آسمان کے اُڑ گیا ساتھہ والے اسکے بھاگنے لگے تھوڑے ہی عرصے مین
سب بھاگ گئے بارگاہین خیمے لوٹ لیے فتح کرکے پلٹے اُسی دشت مین بارگاہ رستم استادہ ہوئی اہل
اسلام جابجا اترے لیکن آفتاب کہ رہا ہے کہ اے شہریار کوئی آفت آیا چاہتی ہے اژدر زمین سے
پیدا ہوا لاشہ اژدران کو لے گیا آج کئی دن سے ہفت پیکر کوہ زنگار رنگ پر جشن کر رہا ہے
وہی سامان خدائی آراستہ ہین مرادمند حاضر ہین مرادین سب کی مل رہی ہین وہ بھید یہ نہین جانتا
کہ سب کے دل سے اعتبار اُسکا کم ہوا حضور نے لوح پائی اور یہ بھاگا دیکھے کہان جاکے مقام
کرے خدا وہ دن دکھائے کہ حضور کو لوح طلسمی حاصل ہو تحفہ جات تو پروردگار نے دلوائے
کیا کیا سختیان پڑی ہین مگر یہ سب اشیا آپ تک پہونچین یہان تو یہ ذکر تھا مگر وہ اژدر کہ جو لاشہ اژدران
لیکر چلا کوہ زنگار رنگ پر آیا وہی تصویر سنگی حکم لگا رہی ہے مرادمند غل مچاتے ہین اپنی مرادین پاکے
ہین میلے مین ہنگامہ ہے کہ آسمان سے وہ اژدر آیا اور لاشہ اژدران کا سامنے ڈال دیا مثل
انسان کے آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر یہ بندہ آپ کا ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا گیا تیغہ
ہفت جوہر کا وار پڑا کہ دو ٹکڑے ہوئے غلام فوراً اُٹھا لایا تصویر سے آواز آئی کہ جاؤ اپنے مقام پر
بیٹھو مہلال سرکش کو ہمارے پاس بھیجو سامنے ایک کنوان تھا اُسمین سے ایک ساحر حاضر حاضر
کہتا سامنے آیا آواز آئی کہ اے مہلال سرکش فوج گران لیکر جاؤ طلسم کشا کو گرفتار کرکے لاؤ
طرف صحراے باد انگیز کے نہ جانے دو اُس ساحر نے تصویر کو سجدہ کیا اور پھر کنوئین مین پھاند پڑا
تھوڑے عرصے مین کنوئین کا پانی اُبلنے لگا یہان تک پانی اُبلا کہ تمام صحرا مملو از آب ہو گیا پانی سے
ایک ساحر نکلا اٹالہ بارگاہ کا مچھلیون پر لدا ہوا دس لاکھ ساحر اُس دریا سے نکلے مہلال
تخت پر سوار چار اژدہے تخت کاندھون پر اُٹھائے نوبت و نقارے بجتے ہوئے اس زور و شور
سے مہلال سرکش براے مقابلہ طلسم کشا جاتا ہے کہ جا کر روکے اور طرف صحراے باد انگیز کے

جانے دے اور یہ بھی علم ہے کہ طلسم کشا تلاش ... اسکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا رستم
صحرائے کیمیا میں اُترے ہیں ارادہ ہے کہ ... باد انگیز کے کوچ کرین دیکھیے کیا کیفیت ہے
اب اِس جلد کو اس مقام پر تمام کرتا ہوں دوسری جلد سے داستان صاحبقران شروع کیجائیگی
ناظرین پر حال ظاہر ہوگا۔ تمام شد جلد اوّل طلسم ہفت پیکر اب دوسری جلد شروع کیجائیگی
عجائب و غرائب طلسم ہفت پیکر کا حال سامعین و ناظرین کو ظاہر ہوگا کہ صاحبقران
سے کیا مقدمات اِس طلسم مین سرزد ہوتے ہین سب لشکر امیر کے ساتھ ہے

تقریظ چکیدۂ کلک جواہر سلک منشی اشتیاق حسین سہیل فرزند مصنف

بعد حمد خداوند و نعت سرور انبیا و منقبت علی مرتضےٰ حقیر کیا صفت مصنف صاحب کی تحریر کے
بر وقت تحریر و تقریر دریائے زخار جوش مارتا ہے ماشاء اللہ رستم کو کس ترکیب سے تحفہ جات
ملے کیا کیا کوشش ہوئی آخر کوشش کا یہ انجام ہوا کہ تحفہ جات رستم کو حاصل ہوے
فرزندان صاحبقران کی داستانین کس لطف سے لکھین کہ جس سے جلالت صاحبقران ظاہر
ہوتی ہے ناظرین پر واضح ہو کہ انکا فرزند طلسم کشا ہے جا بجا یہی چرچا ہے کہ طلسم کشا رستم فتاح
طلسم ہفت پیکر ہے صاحبقران کے ہاتھ سے کفار زیر و زبر ہین دو پہاڑ فتح ہوے پانچ پہاڑ
وہ باقی ہین اُنپر جانا صاحبقران کا بہ تصریح تحریر ہوگا انشاء اللہ جو عجائب و غرائب قبلہ
کعبہ نے تجویز فرمائے ہین ناظرین پر ظاہر ہوگا ہر پہاڑ پر رسائی صاحبقران کا باعث ظاہر
ہے عین وقت میلے کے صاحبقران پہونچینگے اور وہ پہاڑ فتح ہوگا ناظرین و احباب
ہین گے یقین ہے کہ خلعت تحسین و آفرین بخوشی مرحمت فرمائین مصنف صاحب کی آبرو
ہئین ہر ایک کا قول یہ تھا کہ بعد تحریر طلسم ہوش ربا اب منشی صاحب کیا قلم اُٹھائینگے تمام
کے معاملات ہوش ربا مین صرف کیے مگر ماشاء اللہ کیا ذہانت و متانت ہے کہ طلسم ہوش ربا
کتاب کے سوا دو سے جزو مین فتنۂ نور افشان کس لطف سے تحریر فرمایا کہ ناظرین پر واضح
ہوگا اُسکے بعد بانوے جزو مین بقیۂ طلسم ہوش ربا تحریر فرمایا اب طلسم ہفت پیکر
تصنیف فرمائی بڑی تعریف یہ ہے کہ کوئی داستان کسی مقام پر سست نہین ہوئی اپنے اپنے موافق

ہر داستان رنگ پر ہے اب ہوش ربا سے منتخبات ہوش ربا باقی ہے اگر جناب
منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ نے اسکو تحریر کرایا تو ناظرین والا تمکین بہت
ہونگے فرمائین گے کہ بعد ہوش ربا و بقیۂ طلسم ہوش ربا منتخبات کیا خوب لکھے
عجائب وغرائب تمام منتخبات مین جمع ہونگے دو جلدین منتخبات کی ہون تب ناظرین
اٹھائین تعریف فرمائین اور اپنے مقام پر کہین کہ سبحان اللہ کیا زبان ہے اور کیا بیان
حقیقت مین آجتک ایسے طلسمات زبان اردو مین تصنیف نہین ہوے تھے و
نہ طاق ہفت کنگرہ یا طلسم خیال سکندری بعد طلسم ہفت پیکر قرار پایا ہے جسکی دا
پہلے طلسم ہفت پیکر کی جلد سوم مین لکھ دیگئی تھین تاکہ ناظرین آگاہ ہون کہ طلسم خیال سکن
کیا چیز ہے اسکے بعد طلسم خیال سکندری بھی بہمہ وجوہ مکمل ہو کر ناظرین کے ملاحظہ مین گذ

تاریخ تصنیف کتاب ہذا طغرا مصنف کتاب در صنعت توشیح

یہ خالق کی رحمت قمر پر ہوئی
کہ طے منزل ہفت پیکر ہوئی

جو ہین ناظرین خجستہ مقال
پکارین یہ نشار ہے بے مثال

عجب لطف سے یہ فسانہ لکھا
قمر آفرین مرحبا مرحبا

عجب لطف کی داستانین لکھین
قیامت کی ہر جا زبانین لکھین

شرافت لیاقت سے معمور ہو
یہ نزدیک ہے تم بہت دور ہو

خیال آگیا مجکو یہ برمحل
لکھو اسکی تاریخ بھی بے بدل

قمر رحمت حق کا کیا شکر ہو
عنایت کا اسکی کجا شکر ہو

ہوا سال توشیح کا اختتام
قمر تیرا روشن ہے سارا کلام

سر مصرعہ سے جو لو ایک حرف
نکل آئے تاریخ سال شگرف

بحمد اللہ کہ جلد اول طلسم ہفت پیکر بار سوم مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بسرپرستی ج
عالی القاب بابو پراگ نرائن صاحب مالک مطبع ماہ فروری سنہ ۱۹۰۹ع مطبع ہوکر زیب ناظ

نام کتاب	قیمت
(۲۳) لعل نامہ جلد دوم۔	عـہ/ ۱۲ر پ
(۲۴) دفتر آفتاب شجاعت جلد اول۔	للعہ پ
(۲۵) دفتر آفتاب شجاعت جلد دوم۔	للعہ پ
(۲۶) ″ ″ جلد سوم ″ ″	للعہ ۸ر پ
(۲۷) ″ جلد چہارم ″	۸ر پ
طلسم فتنۂ نور افشان جلد اول۔ مصنفہ منشی احمد حسین صاحب قمر	سے ر پ
(۲) ″ جلد دوم۔ ″	۸ر پ
(۳) ″ جلد سوم ″	للعہ پ
ایضاً کامل یکمشت ہر سہ جلد کے لیے	لعہ پ
طلسم خیال سکندری جلد اول۔ مصنفہ منشی احمد حسین قمر	۷ پ
ایضاً۔ جلد دوم ″	عـہ ۸ر
ایضاً جلد سوم ″	عـہ ۸ر پ
طلسم نوخیز جمشیدی جلد اول۔	عـہ ۸ر پ
ایضاً۔ جلد دوم۔	عـہ ۸ر پ
ایضاً۔ جلد سوم	عـہ ر پ
طلسم زعفران زار۔ جدید التصنیف وجدید الطبع دو جلدوں میں بحسب تفصیل ذیل۔	سے ۸ر پ
جلد اول۔	عـہ ۱۲ر
جلد دوم۔	عـہ ۸ر

نام کتاب	قیمت
قصۂ ٹھگ در سہ حصہ مطبوعہ غیر	عـہ ۸ر پ
ایضاً حصہ چہارم ″	۱۲ر پ
بیرنا بالغ در دو حصہ ″	عـہ پ
سوانح عمری عمرو عیار۔ ″	عـہ ۸ر پ
تاج کامیابی۔ ″	۷ر پ
سوانح عمری شیطان۔ ″	عـہ ۸ر پ
الف لیلہ و نیازاد بطرز ناول ″	عـہ ۱۲ر پ
شبستان حیرت۔ ″	عـہ ۸ر پ
پھول والوں کی سیر۔ مطبوعہ غیر۔	۶ر پ
اخوان الصفا۔ اردو چھاپہ ٹیپ مطبوعہ غیر	عـہ ۸ر پ
ترجمہ اردو رابنسن کروسو چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول قابل دید ہے مطبوعہ غیر۔	۱۱ر پ
ترجمہ داستان امیر حمزہ باتصویر ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمہ مولوی عبداللہ و نظرثانی کردہ مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی۔	۴ع ۱۴ آنہ
الف لیلہ باتصویر۔ دو کالم میں مشہور افسانۂ ہزار و ایک رات کا عربی میں ہے اسکا ترجمہ اردو میں منجانب مطبع منشی طوطارام شایان مرحوم نے کیا تھا	

نام کتاب	قیمت
یہ مزید نظرثانی مولوی محمد حامد علی خان متخلص بہ حامد - کاغذ سفید و حنائی -	عہ رپ
فسانہ عجائب جلی قلم - باتصویر بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور کاغذ سفید گندہ -	۹ رپ
ایضاً - کاغذ حنائی گندہ -	۷ رپ
الف لیلہ باتصویر کامل ہر چہار جلد یکجائی مترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب مطبوعہ ۱۹۰۴ء کاغذ سفید -	۱۴ رپ
قصہ سندباد جہازی - ماخوذ از قصہ الف لیلہ -	۲ رپ
کامروپ کا جادو ساڑہ دو کاغذ سفید	۲ رپ
جادۂ تسخیر - قصہ دلچسپ از نواب محمد حیدر علیخان صاحب -	عہ رپ
فسانہ عجائب متوسط قلم - باتصویر از مرزا رجب علی بیگ سرور مرحوم -	۶ ر
ایضاً - بلا تصویر خفی قلم حسب مراتب بالا -	۳ ر
سروش سخن - باتصویر بجواب فسانۂ عجائب از سید فخر الدین حسین مودودی -	۵ ر ۹
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۴ ر ۹
طلسم حیرت - افسانۂ دلچسپ از منشی جعفر علی متخلص شیون -	۵ ر

نام کتاب	قیمت
باغ و بہار - معروف بہ قصہ چہار درویش باتصویر -	۳ ر
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۲ ر ۹
لطائف الظرفا - مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمین ڈیڑھ سو سے زیادہ عمدہ عمدہ تڑاق پڑاق لطیفے ہیں -	۳ رپ
تفریح الطلبا - مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمین اخلاقی نتیجہ خیز حکایات مع نتائج و فوائد ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی حکایت فرضی و خیالی نہیں ہے -	۲ رپ
طلسم فصاحت - قصہ عجیب غریب از سید محمد حسین جاہ مرحوم -	۹ ر
آرائش محفل - قصہ حاتم طائی باتصویر از سید حیدر بخش -	۶ ر ۹
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۵ ر
مقتول جفا - معروف بہ فسانۂ غم انگیز از حافظ امیر الدین -	۱ ر ۹
نوطرز مرصع - از محمد عوض -	۱ ر ۹
بستان حکمت - اردو ترجمہ انوار سہیلی مترجمہ فقیر محمد خان -	۳ ر
سیر باغ از میر محمد علی خلق مرحوم و مغفور	۳ ر ۹